



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking
it out. You will be responsible for
damages to the book discovered while
returning it.

حَفِظِ صِحَّتِ اور طِبِّ کا



بیتادگار
شہیدین ہمدرد خلافتِ حکیم حافظ عبد المجید
بانی ہمدرد وادھانہ دہلی

حکیم حافظ محمد سعید دہلوی

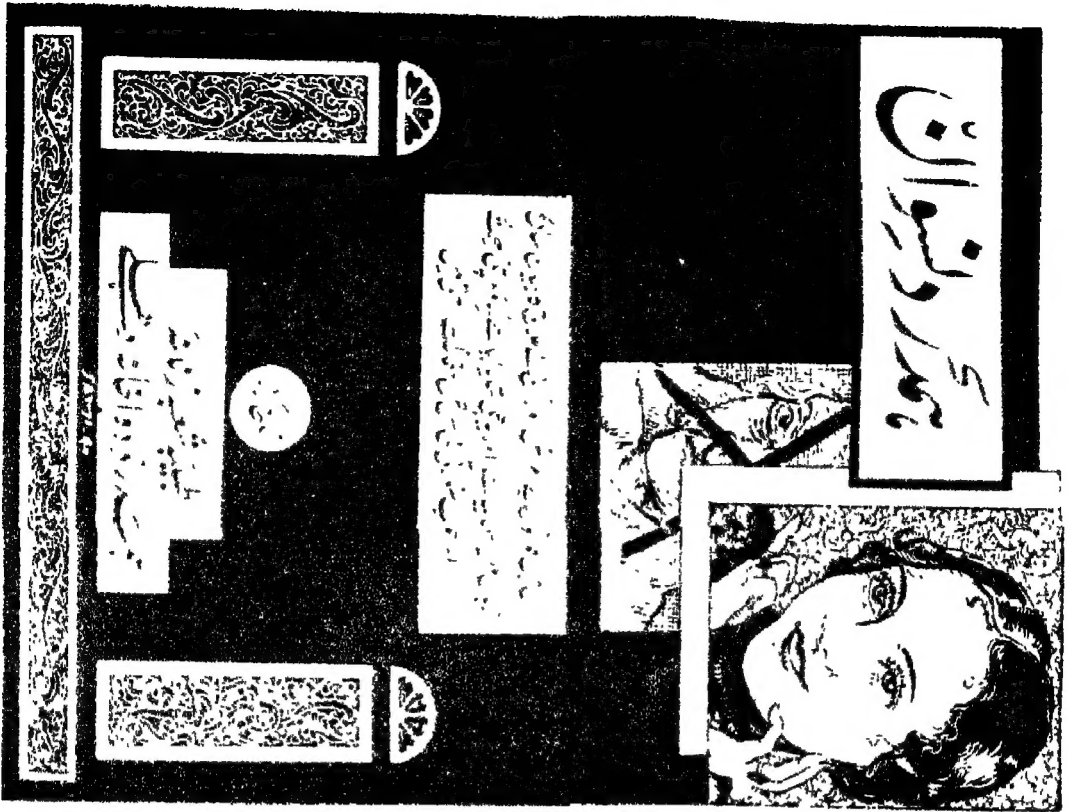
نگران
حکیم حاجی محمد المجید دہلوی



بانی و مدیر
چھپنے

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

ایک روپیہ سالانہ



ان رسالوں میں سے جس رسالے کی آپ کو ضرورت ہو ۔ بلا تکلف ایک
کارڈ لکھ کر مفت منگائیے ۔ ہمدرد نوجوان کی ضخامت ۶۳ صفحے اور
ہمدرد نوجوان کی ۳۲ صفحے ہے ۔

مینجر ہمدرد خواجہ دہلی

جلد (۹) دسمبر ۱۹۲۰ء نمبر (۶)

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ
۴۱	ثقل سماعت اور جہاتین "ب"	ترجمہ	۱	فہرست مضامین	مینجر
۴۱	اونچی ایڑی کے جوتے	"	۲	ہمدرد صحت کی اشاعت خاص	مینجر
۴۲	تھوڑے کمضرات قلب پر	"	۳	فہرست مضامین روحانی علاج نمبر مینجر	مینجر
۴۲	جہاتین کی کمی سے امراض	"		انتقاد	
۴۲	مچھلوں سے پٹرول	"	۴	مختلف کتابیں اور رسائل	حکیم عبدالحمید صاحب
۴۳	مٹاپے کا علاج	"		الامراض والعلاج	
	مجبوری بات		۱۲	حکایت مرفی	حکیم مولوی عبدالواحد صاحب
۴۵	حکیم اکبر حسین صاحب			مجلس تشخیص و تشخیص	
۴۵	حکیم سید محمد اسد علی صاحب		۱۶	روماد	ادارہ
۴۵	حکیم کبیر احمد صاحب مہنگاوی			افسانہ	
۴۶	حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب		۲۰	ذاکر کی تشخیص	ادارہ
۴۶	حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب			علم الادویہ	
۴۶	ڈاکٹر کریم۔ اسے عید خاں صاحب		۲۸	رسوت	حکیم مولوی عبدالواحد صاحب
۴۶	حکیم عبدالعزیز صاحب			باب الصححت	
۴۶	حکیم محبوب احمد صاحب		۳۲	جاپانیوں کی جسمانی قوت اور	ڈاکٹر جان ہاروے کیلاگ
۴۶	حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب			قوت برداشت	ایم۔ ڈی
			۳۳	متباکو، کافی اور چائے	ڈاکٹر آر تھامز ڈونڈسن
۴۹	مختلف اہباء		۳۵	صحت کا سائنس	مسٹر ایس۔ اے خالق دہلوی
۵۵	مختلف اصحاب		۳۸	ہندستان میں نشے کی چیزوں کا استعمال	ادارہ
	اشتہارات			معلومات	
۵۰	موسم سرما اور صحت و شباب		۴۱	کدو دانوں کی دوا آنتاس	ترجمہ

ہمدرد صحت میں اب تک ہمدرد دوا خانے کے علاوہ کسی اور کے اشتہارات شائع نہیں کیے گئے تھے۔ لیکن اب عام تقاضے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کدو دانوں کے اشتہارات کے علاوہ دوسرے اشتہارات ہمدرد صحت میں قبول کر لیے جائیں۔ اشتہارات کی اجرت یہ ہے:-

اجرت فی صفحہ ایک بار صفحہ روپے آدھا صفحہ ایک بار کے لیے مٹھ روپے پانچ صفحہ ایک بار کے لیے مٹھ روپے قیمت سالانہ ایک روپے مالک غیر (براد وغیرہ) سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنت

حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر ہمدرد پبلشرس لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ہمدرد صحت کو شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

روحانی علاج

بغیر دوا کے مرضوں کو دور کرنے کے طریقے

اس نمبر کے ذریعے سے اردو زبان میں پہلی بار تنویم اور تنویم علاج پر تفصیل اور تنجید کی سے بحث کی گئی جو اس کی فہرست مضامین کو دیکھنے

بازاری معلومات کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ ایک شہ
تمام متعلقہ چیزوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے
کو دور کرنے کی کوشش کی گئی جو ہندوستان
موجود تھی، وہاں روحانی علاج کے متعلق عوام



سے آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ غیر
خاص طبی اہلی اور طبی کا نام ہے جو جس میں
اس نمبر سے بحث سے جہاں اس بے کاغذ
کے معالجین اور روحانی علاج کے زبان
کی بھی پیچیدہ رہنمائی کی گئی ہے۔

تنویم، تنسیق، علاج کی تائید
تائید ہے۔ یہی سبب شاکہ کی تائید
اور دوا دہن اور دوا دہن روحانی علاج کے
نظم اور دوا دہن اور دوا دہن روحانی علاج اور
ابوں سے نام میں اب باب ہیں روحانی
مضامین ہیں۔ یہ نمبر علاج کرنے والوں کو ترقی

لی بحث جو اس نمبر میں اس قدر جامع اور
میں نہیں مل سکے گی۔ اس نمبر میں یہ بتایا گیا ہے
عباسی طریقے بتائے گئے ہیں تنویم اس کے
واقعات و مشاہدات وغیرہ اس کے مستقل
علاقے سے متعلق دل چسپ افسانے اور پرتیبہ
کا ایک نیا راستہ دکھائے گا۔ ادب دل چسپی

رکھنے والوں کو اس کا مطالعہ یہ بتا دے گا کہ متعلق مضامین کو کس طرح عام اور سلیس زبان میں دوا کیا جا سکتا ہے۔ عوام اس خاص نمبر کے مطالعہ سے
روحانی علاج کی حقیقت معلوم کر لیں گے اور چہر کوئی شخص انہیں دھوکا نہیں دیکھے گا۔ فہرست مضامین دیکھیے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ آیا آپ
کی معلومات اس نمبر کے مطالعہ کے بغیر مکمل ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیا آپ ہی آپ اس نمبر کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟

روحانی علاج کی اہمیت اور اس کی نہایت کامروری اندازہ فہرست مضامین سے اور ان راؤں سے پوچھ جائے گا جو اس رسالے میں شامل
ہو رہی ہیں۔ لیکن اشاعت خاص دراصل کیا چیز ہے اس کا صحیح جواب آپ کو ”روحانی علاج“ نمبر ہی دے سکتا ہے۔

اس نمبر کو حاصل کرنے کی دو صورتیں

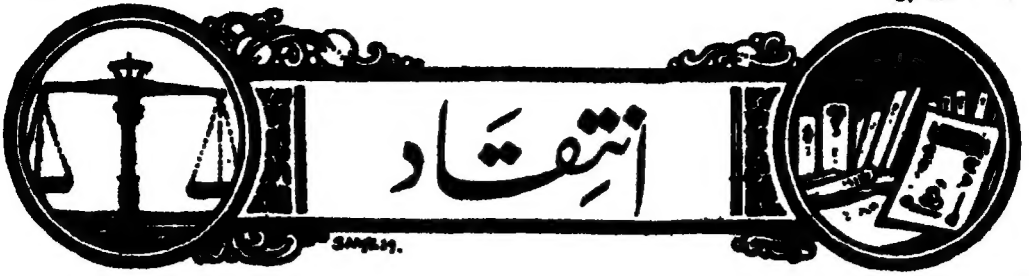
۱۔ اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ یا نوٹ لفافے میں رکھ کر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس
پہنچ جائے گا بلکہ سب سے پہلے ۱۹۶۲ء میں کے رسالے آپ کے پاس پہنچنے میں لگے۔ جون ۱۹۶۲ء میں ہمدرد صحت
کی گیارہ سو صفحوں کی جلد کے آپ نام ہوں گے اور میرت کریں گے کہ نہ صرف ایک روپے میں تناسلی اور ادبی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

۲۔ اگر آپ کو صرف ”روحانی علاج“ مہر دکر جو تو اس کی قیمت کے ٹکٹ ۱۱۲۵ محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں
رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے۔ چند روز میں آپ کے پاس یہ عظیم الشان نمبر پہنچ جائے گا۔

قیمت: اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے ۱۱۲۵، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے۔ محصول ڈاک اور

مینجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

دستی تصاویر: (۱) سے ۴ تک، ڈاکٹر وس کا طریقہ تنویم (صفحہ ۸۱ و ۸۲)، ۵، ورزش کی ایک ہیئت (صفحہ ۸۶)، (۶) ورزش کی دوسری ہیئت (صفحہ ۸۷)



تذکرۃ الہند معروف بہ یادگار رضائی۔ سائز ۲۶×۳۰، ضخامت پہلی جلد کی ۶۰۰ صفحے، دوسری جلد کی ۴۸۸ صفحے، قیمت ہر جلد کی صفر پتہ ۵:- دفتر انجمن اطباء یونانی، فضل گنج، حیدرآباد دکن۔

اس تالیف کی بنیاد "نوائے محمودیہ" نامی ایک مختصر رسالے پر ہے جسے مولف کے والد جناب حکیم محمود علی بن حکیم حضرت اللہ صاحب نے علم الادویہ میں تالیف فرمایا تھا اور جس میں موصوف نے ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا تذکرہ مختصر انداز میں کیا تھا۔ ہمارے مولف نے اپنے اس تذکرے میں نہ صرف شمالی ہندوستان بلکہ دکن کی جڑی بوٹیوں کو شامل کیا اور ان کے متعلق جو معلومات مولف کے زمانے تک موجود تھیں، انہیں یک جا کیا۔

یہ کتاب چوں کہ علم الادویہ کے متعلق دکن میں اپنی نوعیت کے اعتبار سے پہلی مفصل تالیف تھی، اس لیے اسے قبول عام حاصل ہوا۔ اس کا پہلا ایڈیشن اب کم بابت ۱۰۰ سال سے انجمن اطباء یونانی کی قوتہ اس کے نئے ایڈیشن کی طباعت کی طرف مبذول ہوئی۔ اور آج اس قوتہ کا نتیجہ سامنے ہے۔ اطباء کو انجمن کا ممنون ہونا چاہیے کہ اس نے ان کو ایک مفید کتاب سے استفادے کا موقع بہم پہنچایا۔ لیکن یہ ممنونیت اس وقت زیادہ باہمی ہوتی جب کہ انجمن اس کتاب کو زیادہ مفید بنانے کے اپنے دعووں میں کام یاب ہو جاتی یا وہ ان اصول ترتیب کو سامنے رکھ کر اس کتاب کو مرتب کر سکتی جو موجودہ زمانے میں مروج و موجود ہیں۔

ہیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ انجمن نے جس مفید علمی کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کو چھو سات سال کی مدت میں پورا کیا اور غالباً اسی مناسبت سے اس پر زکریا صرف کیا، لیکن اصل کتاب میں چند فروعی تبدیلیوں کے سوا وہ کچھ نہ کر سکی۔ انجمن کے معتمد صاحب نے مقدمہ الکتاب میں دو اضافوں پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ اول یہ کہ "دواؤں کے مختلف زبانوں کے نام بہ امداد کتب مندرجہ حاشیہ علوم کر کے نفس کتاب کے حاشیے پر اضافہ کیے گئے ہیں، کیوں کہ اس کی اشد ضرورت تھی" دوسرے یہ کہ "دواؤں کے اسماء تلاش کرنے میں ورق گردانی کی زحمت گوارا کرنی پڑتی تھی، کیوں کہ تا وقتیکہ مختلف زبانوں کے نام معلوم نہ ہوں، اس کتاب میں نام نہیں ملتا تھا۔ اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے فہرست ادویہ مرتب کر کے آخر میں منسلک کر دی گئی ہے۔ اس فہرست میں یہ خوبی ہے کہ جس زبان کا نام معلوم ہو، اس کو ردیف مختلف میں دیکھ لیجیے۔ اس کے محاذیں آپ کو دوا کا وہ نام مل جائے گا جو کتاب ہذا میں درج ہے"۔

اب دو اضافوں کو کارکنان انجمن نے جس طرح نبھایا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اول اول توجوش میں بہت سی دواؤں کے دنیا بھر کی زبانوں کے نام لکھ دیے گئے ہیں لیکن اس کے بعد توجوش ٹھنڈا پڑتا ہے تو پھر وہ کہیں لکھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ اول تو یہ بات ہی محض غور و تدبر ہے کہ علم الادویہ کی ایک ایسی تالیف میں جو ہندوستانی اطباء کے لیے شائع کی جا رہی ہو اور جس کا مقصد خاص ادویہ کے افعال و خواص وغیرہ سے اطباء کو واقف کرنا ہے، بے شمار ناموں کو جمع کرنے کا التزام کس حد تک ضروری ہے۔ اگر دلائل سے اس ضرورت کو ثابت کیا جاسکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ادویہ کی عظیم اکثریت کو اس شرف سے محروم رکھا گیا۔ کیا سنگ جراحہ، کبیلہ اور کلونجی جیسی چیزوں کو نام بھی دوسری زبانوں میں نہیں ہیں؟

اب رہا دوسرا اضافہ جو فہرست کے متعلق ہے، اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب ہمیں جناب معتمد صاحب نے یہ یقین دلایا کہ "جس زبان کا نام معلوم ہو اس کو ردیف مختلف میں دیکھ لیجیے" تو ہمیں وہ فہرست بڑے اشتیاق سے دیکھنی پڑی، کیوں کہ ہمارے نزدیک ہر قسم کا مکمل اندکس تیار کرنا آسان نہیں تھا چنانچہ ہم نے اپنے حافظے میں محفوظ ادویہ کے نام نہیں بلکہ خود اس کتاب میں درج کیے ہوئے

ناموں کو اس فہرست میں تلاش کرنا شروع کیا تو ہمیں مشکل سے پچاس فی صدی کام باقی ہوئی۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر دواؤں کے ناموں کو درج کرنے کا جوش اسی طرح قائم رہتا جس طرح وہ پہلے پہل تھا اور پھر ان ناموں کا اندکس بھی تیار کیا جاتا تو یہ کتاب ”مذکرہ اسما لادویہ“ بن جاتی اور انجمن کو شاید ایک جلد کا اور اضافہ کرنا پڑتا۔ حقیقت یہ ہو کہ اس قسم کی مشکلوں کا اندازہ پہلے سے نہیں کیا گیا اور جب یہ مشکلات سامنے آئیں تو ان کو حل کرنے کے بجائے گول مول کر کے چھوڑ دیا گیا۔ اس طرح کتاب کی ترمیم و اصلاح کے جو دعوے کیے گئے وہ بھی علی جامہ نہ ہیں سکے۔ ہمارے نزدیک ”یادگار رضائی“ کی اصلاح و ترتیب کا کام کسی فاضل مجلس منتخبہ کے بجائے کسی ماہر علم الادویہ اور واقف ترتیب و طباعت کے سپرد کیا جاتا تو نتائج بہت ضرورت میں نکلتے۔ اگر کوئی ایسی جامع شخصیت مجلس کی نظر میں نہیں مٹی تو پھر ان دونوں ماہرین کا اشتراک عمل اس کام کو آسان بنا سکتا تھا۔ بہر حال انجمن اطباء ریونیو نانی جہاں اس ہمت کے لیے تحسین کی مستحق ہے کہ اس نے ایک مفید کتاب کی عظمت کا اہتمام کیا وہاں اس سے ہماری شکایت بھی ہے کہ اس نے اس بار کو صبح طرح سے اٹھانے میں کوتاہی کی ہے تعجب ہے کہ مجلس منتخبہ کے فاضل ارکان نے اتنا بھی تو نہیں کیا کہ اس کتاب کو آج سے چالیس پچاس برس پہلے کے اُس معیار کو ترتیب و تدوین تک پہنچا دیتے جو حکیم عظیم خان غیو کی تالیفات سے قائم تھا۔ کتاب کی زبان کے متعلق ہم انجمن کے ارکان کی خدمت میں یہی گزارش کر رہے ہیں کہ اگر اس کو اردو زبان میں منتقل کر کے شائع کیا جاتا تو اس کے افادے کا دائرہ موجودہ دائرے سے وسیع ہوتا۔ کچھ دلائل ایسے بھی ہیں جنہیں اس کتاب کی فارسی زبان کے حق میں استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن زیادہ تعداد ان بڑھین کی ہے جو ترجمے کے جواز میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

اُن گوارشات سے قطع نظر جو ہم نے انجمن کی خدمت میں پیش کیں، ہمارے نزدیک تذکرۃ الہند معروف بہ یادگار رضائی اپنے وقت کی بہترین تالیف ہے۔ آج سے سو ساو برس پہلے کا زمانہ علم الادویہ کی کسی ایسی جامع تالیف کے لیے کچھ زیادہ سا دھکا کھاتا تھا۔ اسی لیے مولف کتاب جناب حکیم رضا علی خاں صاحب کی ہمت اور تحقیق کی داد دینے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ مولف نے اس کتاب کی تالیف میں جو جاں فشانی کی ہے اس کا اندازہ ان کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے:-

”بناتائے راکہ آوردن آہنا ممکن بود، طلبیدہ وآں کہ ممکن نبود خود رفتہ ملاحظہ نمودہ و از ثقات شنیدہ، ماہیت آں نوشتہ اکثرے را بہ تجربہ آوردہ و بعضے را بہ اعتماد و کتب ہند یہ قدمیہ گزارشتہ بقید تحریر آوردم کہ افادہ خاص و عام شود۔“ مولف کی محنت اور اس کام سے دلی لگاؤ کا ثبوت اس کتاب کے ہر صفحے سے مل سکتا ہے۔ یقیناً یہ کتاب ہی قبول عام کی مستحق تھی جو اسے حاصل ہوئی۔ مولف کی یہ خدمت بھی قدر کی مستحق ہے کہ اس نے اپنے تذکرے میں نہ صرف ان ہی دواؤں کو شامل نہیں کیا جو طب ریونیو نانی میں عموماً درج ہیں بلکہ اُن دواؤں کا تذکرہ بھی کیا جو دکن کی سرزمین میں پیدا ہوتی ہیں اور اپنے دوائی خواص کی وجہ سے لائق توجہ ہیں۔ جنوبی ہند کے اطباء کے لیے تو یہ کتاب مفید ہوگی لیکن شمالی ہند کے معالجین کے لیے اس کا مطالعہ معلومات میں اضافہ کرنے اور معالجات میں توسیع و ترقی کے لیے ضروری ہے۔

یہ کتاب تین تذکروں اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے۔ پہلے تذکرے میں مولف نے اصول بدن، عناصر بدن، کیفیت خلقت انسان، اخلاط، ماکول و مشروب، اقالم، ادویہ و اغذیہ کے مزے اور اس کے درجے اور دواؤں کے چلنے کے مقامات وغیرہ عنوانوں پر ۲۷ صفحات میں اظہارِ خیال کیا جو دوسرے تذکرے میں دواؤں کے اوزان، مضرو و مصلح کے مسائل زیر بحث رہے ہیں۔ یہ تذکرہ ۴۴ صفحات کا ہے۔ اس کے بعد تیسرے تذکرے سے اصل کتاب شروع ہو جاتی ہے۔ کتاب کی ظاہری شان انجمن کی توجہ کی بدولت اس کے پہلے ایڈیشن کے مقابلے میں کبیر اچھی ہے۔ کتابت اور طباعت کا خاصا اہتمام کیا گیا ہے اور کاغذ سفید چمکا لگایا گیا ہے۔ غرض بحیثیت مجموعی یہ کتاب مفید اور قابل مطالعہ ہے۔

منقح الحکمات (جلد دوم) سائز ۱۸x۲۲، صفحات ۱۱۱۶، قیمت جلد رعایتی چار روپے آٹھ آنے، جلد تین روپے بارہ آنے

پتہ: غیر صاحب دارالکتب رفیع النعت، برکت علی روڈ، بیرون موچی دروازہ، لاہور۔

منقح الحکمات موسوم بہ کتاب العلاج، جناب حکیم محمد شریف صاحب، ایچ۔ پی۔ ایل۔ ایل۔ مدیر ”الطیب“ کی تالیف ہے۔

اس کتاب کی پہلی جلد طبقہ اطباء میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی تھی، اس لیے قابل مولف نے یہ جلد لکھ کر کتاب کی تکمیل کی طرف دوسرا قدم اٹھایا ہے، اس جلد کو مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص و عام امراض کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ امراض کے ان تین عنوانوں کی

امیت سے کسی صاحبِ علم کو دکھارہیں ہو سکتا۔ ان پر جتنا بھی اعلیٰ مواد فراہم ہو سکے، اچھا ہے، جفتاحِ الحکمت میں بھی یہ دیکھ کر مستر نہ ہوں کہ مولف نے تیوں عنوانوں پر اتنی ہی توجہ کی ہے جس کے کہ وہ سخت تھے۔ چنانچہ مردوں اور عورتوں کے امراض کے لیے اس کتاب کے علی الترتیب ساڑھے تین سو صفحے اور سوا پانچ سو صفحے وقف کیے گئے ہیں۔ بچوں کے امراض و معالجات کی تفصیلات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ سوا دو سو صفحات میں پھیل چکی ہیں۔ اس تالیف کا مقصد جیسا کہ اس کے ایک نام کتابِ علاج سے ظاہر ہے، یہ ہے کہ معالجات اور نجات کا ایک ایسا ذخیرہ فراہم کیا جائے جو معالجین کو ہر حد تک نسخوں کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کر دے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے ہر خاص مقصد میں یہ کتاب کامیاب ہو۔ اس کتاب میں اگرچہ امراض کے اسباب و علامات پر دل کھول کر بحث نہیں کی گئی لیکن فراہمیِ نجات کے لیے مولف نے جان توڑ کوشش کی جو ایک مرض نقصان دہی کو لے لیجیے جس کے لیے اس کتاب کے ۱۴۰ صفحے وقف ہیں۔ پانچ صفحات میں تو ضعفِ باہ کے اسباب و علامات اور عام ہدایات درج ہیں۔ اس کے بعد ۱۳۵ صفحات میں ضعفِ باہ کے متعلق سینکڑوں مرکبات کے کس کس نسخے مع ترکیب استعمال و ہدایات درج ہیں بشتوں کے بیان میں ایک ایک چیز کو کشتہ کرنے کی بہت سی ترکیبیں لکھی گئی ہیں۔ غرض مولف نے جس عنوان کو بھی لیا ہے اس کو معالجاتی نقطہ نظر سے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ نسخوں کے انتخاب میں مولف کی پرکھ قابلِ داد ہے کہ ذیلی عنوان کے میں نسخوں میں سے شاید ایک دو ہی ایسے نکلیں جن کو نظر انداز کیا جاسکے، باقی سب اپنی اپنی جگہ اہم اور مفید ہیں۔ بہر حال یہ کتاب معالجین کے لیے بڑی کارآمد ہے۔ ہمیں یقین ہو کہ وہ اس کی قدر کریں گے۔

چھوٹی چندن - سائز ۱۸×۲۲، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت چار آنے (۴۱)

پتہ: کویراج جگن ناتھ صاحب دینید، جند ضلع ہنگ (پنجاب)

کویراج جگن ناتھ صاحب نے ہندوستان کی مشہور جرئی بوٹیوں کا تذکرہ لکھنا شروع کیا ہے۔ رسالہ چھوٹی چندن اسی تذکرے کا ایک باب ہے جسے لائقِ مولف نے علیحدہ شائع کر دیا جو اور اس طرح ایک عام ضرورت کو پورا کیا ہے۔ چھوٹی چندن اب حلقہِ اہلبا میں کسی ترقی کی محتاج نہیں۔ یہ ہندوستان کی ایک ایسی بوٹی ہے جس نے یورپ تک کے محققین کی توجہ اپنی طرف مبذول ہے اور اب بھی اس کے متعلق برابر تجربات کیے جا رہے ہیں۔ کویراج جگن ناتھ صاحب نے اپنے اس رسالے میں اس بوٹی کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں ان کی نظر ہندوستان اور بیرونِ ہندوستان کے محققین کے تجربات پر بھی ہے اور انھوں نے ان کا تذکرہ عام فہم انداز میں کروایا ہے۔ بوٹی کی شکل و صورت، جانے پیدائش اور دوسری عام معلومات کے ساتھ اس رسالے میں احوال و خواص اور مختلف نسخے بھی درج کیے ہیں۔ غرض یہ رسالہ اپنے مقصد کو بڑی حد تک پورا کر رہا ہے ہمیں یقین ہے کہ مولف کی محنت کی داد دی جائیگی۔

شلا جیت - سائز ۱۸×۲۲، ضخامت ۹۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے (۸)

پتہ: کویراج جگن ناتھ صاحب دینید، جند ضلع ہنگ (پنجاب)

یہ رسالہ بھی رسالہ "چھوٹی چندن" کے مولف جناب کویراج جگن ناتھ صاحب کی تالیف ہے جس میں موصوف نے اس مشہور دوا کے متعلق قیمتی معلومات جمع کی ہیں۔ شلاجیت کی پیدائش کے متعلق جدید و قدیم خیالات اس کی قسمیں، صاف کرنے کی ترکیبیں، اصلی اور نقوی کی پچانیں اور کیمیائی تجزیہ کی تفصیل عام فہم انداز میں بیان کی ہے۔ آخر میں شلاجیت کے خواص اور فوائد کے ساتھ اس کے مفید مرکبات بھی درج کر دیے ہیں۔ یقیناً یہ رسالہ شلاجیت کے متعلق مستند اور مفید معلومات اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کے مطالعے کو علاجِ پیشہ اصحاب یقیناً کارآمد پائیں گے۔

مغرباتِ سلطانی (حصہ سوم) - سائز ۱۸×۲۲، ضخامت ۴۴۰ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے (۸۶)

پتہ: منیر صاحب دارالکتب نقشبندیہ، لیلیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)

جناب حکیم محمد یار خاں صاحب کھوکھر قریشی علوی نقشبندی نے مغرباتِ سلطانی کے نام سے مغربات کے مجموعوں کا ایک سلسلہ ترتیب دیا ہے۔ اس سلسلے کے دوسرے حکیم صاحب پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ اب حال میں انھوں نے تیسرا حصہ شائع فرمایا ہے۔ پہلے دونوں

حصوں کے متعلق ہم یہ اظہارِ خیال کر چکے ہیں کہ مولف نے انھیں بڑی محنت اور تلاش سے مرتب کیا ہے۔ اب تیسرے حصے کے سامنے آنے سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کو واقعی اس کام سے بڑی دل چسپی ہے۔ انھوں نے مفید اور تجربہ نفعی نہ صرف مختلف کتب سے انتخاب کرنے میں سلیقے کا ثبوت دیا ہے بلکہ موجودہ اطباء سے بھی ان کے تجربات حاصل کر کے داخل کتاب کیے ہیں۔ اس طرح اس مجموعہ کو مفید اور کارآمد بنانے میں حکیم صاحب کو بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ تجرباتِ سلطانی کا یہ حصہ بھی امراضِ سر سے شروع ہو کر امراضِ عامہ تک ختم ہوتا ہے۔ اور تجربات کی تعداد ۴۸۷ ہے۔ کتاب کی کثابت اور طباعت خاصی ہے۔

علاج بالغذا - سائز ۱۸×۲۲، ضخامت ۱۵۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ ۱۷۷

پتہ: ناظم مشیر الاطباء و چشمہ زندگی، دل محمد روڈ، لاہور۔

لاہور کا مشہور طبیب رسالہ "مشیر الاطباء" کا اس سال کا خاص نمبر "علاج بالغذا" کے تحت شائع ہوا ہے۔ اس کا موضوع طبیعت نام سے ظاہر ہے، یہ ہے کہ معالجات میں غذا کو کیا اہمیت حاصل ہے اور محض غذا کے مسئلے کے حل ہو جانے سے نہ صرف یہ کہ صحت برقرار رکھی جاتی ہے بلکہ امراض بھی دفت کیے جاسکتے ہیں۔ معالجات اور غذا کا باہمی تعلق کوئی نیا نظریہ نہیں ہے۔ انجینا، فیم نے اس باب سے تذکرہ میں ہوا کے بعد غذا ہی کے مسئلے پر بحث کی ہے۔ اور معالجات میں دوا کے مقابلے میں غذا کو ترجیح دی ہے لیکن آج کل طبی سائنس کی ترقی نے اس مسئلے میں نئے نئے انداز پیدا کر دیے ہیں۔ سیاتین کے انکشاف نے غذا کے مسئلے کو بالکل ہی نئے قالب میں پیش کیا ہے اور ان مشیر الاطباء مستحقِ بہت افزائی ہے کہ اس نے غذا اور معالجات پر معلومات کا خاصا ذخیرہ اٹھایا۔ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ یہ نمبر ہال پر تقسیم ہے۔ پہلا باب "عمومی تذکرہ" کے نام سے ہے جس میں علاج بالغذا کا عام بیان اور علم غذا اور صحت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرا باب "علاج بالغذا کی اہمیت" بھی مفید معلومات اپنے اندر رکھتا ہے۔ تیسرا باب "غذا کے اجزاء کی اہمیت" سیاتین کی تالیف اور اس کی قیموں کے علاوہ بہت سی غذاؤں کے اجزاء کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ چوتھا باب "مخصوص غذائی امراض اور ان کا علاج" اور پانچواں باب "مختلف امراض میں غذا" یہ دھاتوں کے مطالعے کے قابل ہے بلکہ عوام بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بہر حال ادارہ مشیر نے یہ خاص نمبر مرتب کر کے قابلِ ستائش خدمت انجام دی ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس نمبر سے فائدہ اٹھائیں گے۔

حکمت - سائز ۲۰×۳۰، ضخامت ۲۴ صفحے، قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے (دبیر)

پتہ: مینجر صاحب رسالہ "حکمت" سہارن پور۔

"حکمت" کے نام سے ایک نیا طبی رسالہ سہارن پور سے جناب حکیم ناظر حسن صاحب شمیم کی ادارت میں نکلتا شروع ہوا ہے۔ اس کا پہلا پرچہ اس وقت ہمارے سامنے ہے، اس میں بعض عنوانات پر مفید طبی مضامین جمع کر کے شائع کیے گئے ہیں۔ طبی معلومات اور الامراض والعلان کے علاوہ تجربات بھی اس میں موجود ہیں جو خود دیر صاحب کے قلم سے ہیں۔ ضرورت ہو کہ رسالے کے مضامین کے معیار کو بلند کیا جائے اور اس کی کثابت اور طباعت کا انتظام بھی بہتر کیا جائے۔ میں امید ہے کہ اگر دیر صاحب کی توجہ اس مسئلے پر صرف ہوتی رہی تو وہ اس رسالے کو مفید بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

نصیح بلسلہ "گھر کا حکیم" - ستمبر ۱۹۸۷ء کے ہمدرد صحت میں ہوم ڈاکٹر یا گھر کا حکیم نامی کتاب پر جو تبصرہ شائع ہوا تھا اس میں اس کی ضخامت ۱۲۰ صفحے غلطی سے درج ہو گئی ہے۔ کتاب کی اصل ضخامت ۳۲۰ (تین سو بیس) صفحے ہے۔ ناظرین نصیح فرمائیں۔ (مینجر ہمدرد صحت)

ماہواری "پچھلے سال آپ کے درخانے سے ایک شیشی "ماہواری" منگوائی تھی جس کے استعمال کا اب موقع ملا جو بہت کمال کی دوا ہے۔ درحقیقت ماہواری کے نقائص کے لیے تیرہ ہدف دوا ہے۔ براہِ کرم دوشیشاں اور ماہواری بذریعہ وی پی پائل ارسال فرمائیں۔

نیا ذمندا: حکیم ڈاکٹر محمد سعید اکبر، ملتان۔

مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سارے ۳۰۰ صفحات ۸۴ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ ناظم کتب خانہ نذیریہ، پھانک پیش خاں، دہلی۔

جناب مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب ناظم کتب خانہ نذیریہ اہل علم کے دلی شکر ہے کہ مستحق ہیں کہ انھوں نے حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی کے مکتوبات جمع کر کے شائع فرمائے۔ یہ مکتوبات فارسی زبان میں ہیں اور ان کا اردو ترجمہ مقابل کے کالم میں دیا گیا ہے۔ ترجمہ اگرچہ صاف اور سلیس نہیں ہے مگر بھی قابل قبول ہے۔ لیکن ترتیب یا کتابت کا جو سب سے بڑا نقص اس میں پیدا ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ ترجمہ متن کے مقابل نہیں دیا گیا بلکہ کہ آخ میں تین تین چار چار صفحوں کا فرق پڑ گیا ہے۔ بہر حال اصل چیز مکتوبات ہیں اور ہم یقین ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے معتقدین اور معترفین کی بڑی اکثریت انھیں فارسی زبان ہی میں دیکھنا پسند کرے گی۔ بہرہ ہوتا کہ جناب مرتب نے چنانچہ حضرت شاہ صاحب کی مختصر سوانح حیات درج فرمائی وہاں وہ ان مکتوبات کے سلسلے میں بھی کچھ تحریر فرما دیتے۔ بہر حال یہ مکتوبات خاص علمی نوعیت کے ہیں اور ان کا موضوع زیادہ تر تصوف ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مرتب کی کوشش کی داد دی جائے گی۔ شائقین ادب کے پتے سے یہ کتاب منگاسکتے ہیں۔

جوگی اور دوسرے افسانے سارے ۳۰۰ صفحات ۱۹۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ تین آنے۔

پتہ:۔ کرینٹ ٹریڈنگ کمپنی، اسٹیشن روڈ، گورکھ پور۔

آٹھ مختصر افسانوں کا یہ مجموعہ جناب عبدالقیوم صاحب رسا کی تصنیف ہے، جسے جناب ایم۔ عبد الرحیم صاحب میتا پوری نے مرتب فرما کر شائع کیا ہے۔ جناب مرتب نے اس مجموعے پر جو مقدمہ سپرد قلم فرمایا ہے اس میں جناب رسا کے تعارف کے بعد ان کے افسانوں پر بھی اہل خیال کیا ہے جن میں انھوں نے شاید خاطر داری کو زیادہ ملحوظ رکھا ہے، ورنہ جناب رسا کے افسانوں کی اصل افسانوی خوبیاں ہی کیا کم تھیں کہ افسانوں کو گھسیٹ کر خواہ مخواہ واقعات کا ہمسرہ قرار دیا جائے۔ رسا صاحب کی طبیعت افسانہ نویسی کے لیے خاصی موزوں ہے۔ پلاٹ بڑے نہیں ہوتے تو مسلسل کا خیال رکھتے ہیں، الفاظ کا استعمال موٹا صحیح کرتے ہیں، فقرے ٹیک اور رواں ہوتے ہیں اور ہمیشہ مجموعی ان کا افسانہ دل چسپی اور افادے سے خالی نہیں ہوتا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ افسانہ ہی رہتا ہے، واقعہ نہیں بنتا۔ ہم نے اس مجموعے کے خاص افسانے جوگی کا مطالعہ خصوصیت سے غور کے ساتھ کیا۔ عوام کی دل چسپی کے لیے اچھا افسانہ ہے، لیکن ہمیں افسوس ہے کہ رسا صاحب کی قوت مشاہدہ کی کم زوری کا ثبوت پڑھنے والے کو جگہ جگہ سے ملتا ہے۔ چند رکھی اور سادھو کا صرف چھ سال کی مدت میں اتنی محبت اور تعلق رہنے کے باوجود ایک دوسرے کو اتنے جتنوں کے بعد بھی نہ پہچانتا تعجب انگیز ہے۔ پھر بزرگ ایک دہقانی مجمع میں جو تقریر ارشاد فرماتے ہیں وہ اتنی طویل اور بے لگم ہے کہ اسے مجذوب کی بڑو قرار دیا جاسکتا ہے لیکن ایک اچھے پڑھے لکھے ہوش و حواس انسان کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ آخر میں نو عمر چند رکھی جس انداز سے سادھو سے گفتگو کرتی ہے اور جس طرح ساری رات اس کے تعاقب میں بھاگتی رہتی ہے اس کا ثبوت نہ تو ہماری موجودہ معاشرت میں آسانی کے ساتھ مل سکتا ہے اور نہ عام مشاہدہ اس کی تائید کرنے کو تیار ہے کہ رات کی تاریکی میں کوئی عورت یا مرد ہی سہی، پچیس تیس میل نوک دم بھاگے چلے جائیں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی کوئی ایسا حادثہ پیش نہ آئے کہ وہ ذرا رک جائے پر مجبور ہو۔ خیر، یہاں تک تو جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ اب جوگی اور چند رکھی کے خاتمے کی تفصیلات بھی دیکھ لیجیے۔

”اس کا (جوگی کا) پانی میں گرنا تھا کہ چند رکھی بھی جم سے کوڑ پڑی۔ دریا کی تہ سے جب دونوں لاشیں سطح آب پر نکلیں تو اس طرح کہ چند رکھی کی بائیں جوگی کے گلے میں اور جوگی کی بائیں چند رکھی کے گلے میں۔ دونوں اس طرح پلٹے ہوئے تھے جس طرح وصل کی رات عاشق و معشوق گلے مل کر سو رہے ہوں۔ ان کے چہرے مثل ماہتاب روشن تھے۔“

دریا کی لہریں بہا کر ان کو غیر معلوم مقام پر لے گئیں جہاں سے ان کا کوئی کھوج نہیں ملا۔“

کاش اس انجام کو دکھانے سے پہلے رسا صاحب یا تو خود بچتے دریا میں ایک غوطہ لگا کر دیکھ لیتے یا کسی پیراک ہی سے معلوم

کر لیتے کہ بہتے پانی میں گرنے کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ بہر حال پانی کے اندر خواہ کچھ ہی ہوتا ہو لیکن جہاں تک میں علم ہو رہا ہے نہیں ہوتا لگ کر جان دینے والے دو آدمی یکے بعد دیگرے تیز بہتے پانی میں گرے اس کے بعد ان میں سے ایک اطمینان سے اندر کھڑے رہ کر دوسرے کا انتظار کرے اور پھر دونوں بغل گیر ہو کر دریا کی تہ میں رہیں اور اس وقت کا انتظار کریں جب کہ رسا صاحب دریا کے کنارے انسان کے لیے نہ پہنچ جائیں اور پھر وہ عاشق و معشوق کے اس جوڑے کو سطح آب پر پہنچنے کا نظارہ اطمینان اور دل جمعی سے دیکھ کر اُسے غیر معلوم مقام پر چلے جانے کی اجازت نہ دے دیں۔

بہر حال انسانی نوک یہ مجبوعہ دل چسپی سے کسی طرح خالی نہیں ہے۔ شائعین اُدپر کے پتے سے منگوا سکتے ہیں۔

ترقی کی پہلی سیر ص ۱۲۲-۱۲۳ صفحات ۱۴۴ صفحہ، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- حاجی ایم۔ اشفاق مالک دولت، صحت اور عزت لاہور بری، دہلی۔

ترقی کی پہلی سیر ص ۱۲۲-۱۲۳ کے مصنف جناب ایس۔ اے۔ خاق صاحب ماہ اصول تجارت سے ناظرین ناواقف نہ ہوں گے۔ موصوف کے مضامین "ہمدرد و صحت" میں بھی شائع ہوتے ہیں۔ اور بہت سے ناظرین نے ان کے انداز تحریر کو پسند کیا ہے۔ خاق صاحب نے چوں کہ بعد یہ اصول تجارت کا علمی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا ہے اس لیے ان کی تحریریں تجارت پیشہ اصحاب کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہوتی ہیں۔ اور دل سب اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ موصوف اپنے مطالب اکثر کھاٹ کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ ترقی کی پہلی سیر ص ۱۲۲-۱۲۳ میں مصنف نے تجارت میں کامیابی کے ذرائع کو ایسی عمدگی اور سلاست سے لکھا ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے دل چسپی لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حالانکہ جن مسائل پر خاق صاحب نے قلم اٹھایا ہے وہ بڑی حد تک فلسفیانہ ہیں۔ تقریباً ستر صفحات میں ان ذرائع پر بحث کرنے کے بعد مصنف نے پڑھنے والے کو سکھانے کی تجارتی نیز "کرائی" ہے۔ اس سیر سے مفید نتائج حاصل کیے ہیں۔ ہمیں یقین ہو کہ اس رسالے کا مطالعہ تجارتی اصحاب کے لیے نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔ رسالہ کی قیمت آٹھ آنے نہایت مناسب رکھی گئی ہے۔ شائعین اُدپر کے پتے سے یہ رسالہ بذریعہ وی۔ پی۔ یا سوانا آنے کے ٹکٹ بیج کر بلا دی۔ پی۔ منگوا سکتے ہیں۔

خلاصۃ المیزان ص ۲۲-۲۳، صفحات ۴۲ صفحہ، قیمت چھ آنے۔

پتہ:- سنٹرل بک ڈپو، اردو بازار، دہلی۔

یہ مختصر لیکن مفید اور کارآمد رسالہ جناب حافظ محمد صادق صاحب کی تصنیف ہے۔ یہ دراصل اُن کی مفصل کتاب المیزان کا خلاصہ ہے جس میں موصوف نے ریاضیات کی تجدید و اصلاح کے سلسلے میں اپنے خیالات اور تجاویز کا اظہار فرمایا ہے۔ اس خلاصے میں ریاضی کے ابتدائی اصول جمع، تفریق، ضرب، تقسیم پر بحث کی گئی ہے اور ان خامیوں کو بتایا ہے جو موجودہ قواعد میں پائی جاتی ہیں۔ مصنف نے صرف اعتراض پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اپنے وضع کیے ہوئے جدید قواعد اور ضابطے بھی پیش کئے ہیں۔ حافظ صاحب کے خیالات یقیناً قابلِ غور ہیں۔ ہمیں یقین ہو کہ ریاضیات والے اس رسالے کو مفید پائیں گے۔ شائعین اُدپر کے پتے سے سوا سات آنے کے ٹکٹ بیج کر یہ رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ رسالہ مجلد ہے۔

اقبال ص ۲۲-۲۳، صفحات ۱۱۲ صفحہ، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- خورشید اینڈ برادرز، فرآش خانہ، دہلی۔

حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ کے سوانح وادکار اور ان کے کلام پر تبصروں کا سلسلہ ہماری زبان میں جاری ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کردی یہ رسالہ ہے جو جناب محمد حسین خاں صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی (ایلیگ) کی تالیف ہے، جس میں موصوف نے مرحوم کے سوانح حیات جمع کئے ہیں پھر بنام اقبال کے عنوان سے اقبال کے کلام پر تبصرہ ہے۔ اس تبصرے میں مولف نے فلسفۂ اقبال کے اہم عنوانات کو سامنے رکھا ہے لیکن چونکہ مولف نے اس کا التزام رکھا ہے کہ مطالب کی توضیح و تشریح اقبال کے صرف اردو کلام سے کی جائے، اس لیے بعض مور کا تذکرہ جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اقبال کا فلسفہ زیادہ تر فارسی زبان میں ہے۔ اور بظاہر یہ مشکل معلوم ہوتا ہے کہ اس فلسفے پر فارسی کلام سے بے نیاز ہو کر کچھ لکھا جائے، لیکن جناب محمد حسین خاں صاحب نے ہمت اور کوشش سے کام لے کر یہ تبصرہ لکھ ہی دیا اور یہ کہ تو یہ کہ ان کی محنت رائگان نہیں گئی

اور اس عام فہم تالیف کا یہ مقصد نوجوانوں کو حضرت علامہ کے کلام کا مطالعہ کرنے اور ان کی تعلیمات سے فیض حاصل کرنے کا شوق پیدا ہونے کی بڑی حد پورا ہو گیا ہو۔ عنوان نے آئین میں نام اقبال کے عنوان سے وہ اشعار اور قطعات بھی خاصی تعداد میں جمع کر دیے ہیں جو علامہ مرحوم کے انتقال کے بعد مختلف شاعروں نے کہے تھے۔ یہ رسالہ شائقین ادب کے ہمت سے منگایا جاسکتا ہے۔

تذکرہ حبیب سائز ۱۲۰ صفحہ، قیمت چھ آنے۔

پتہ :- خورشید اینڈ پراورز، فراراش خانہ، دہلی۔

یہ چھوٹا سا رسالہ جناب محمد حسین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی (علیگ) اسسٹنٹ ماسٹر انٹیکو ویک ہائی سکول دہلی کی تالیف ہے جس میں موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عام فہم اور سلیس زبان میں لکھی ہے۔ مقصد تالیف خود عنوان کی زبان میں یہ ہے کہ صحیح اور مستند روایات کو ایسی صاف اور سادہ زبان میں لکھا گیا ہو جو بچوں کے لیے موزوں ہو۔ یہ مختصر رسالہ ماسٹر صاحب کے معتمد کو پورا کر رہا ہے۔ ماسٹر صاحب نے اپنی تحریر میں مولانا مانی، مہندس نے اقتباسات بھی جا بجا دیے ہیں۔ جن سے یہ رسالہ دل کش اور مفید ہو گیا ہے۔ ادب کے پتے سے یہ رسالہ منگایا جاسکتا ہے۔

سالنامہ ختام ۱۹۴۱ء سائز ۱۰۰ صفحہ، قیمت نصف آنہ آنے۔

پتہ :- میو ختام، تحصیل بازار، لاہور۔

لاہور کے مشہور مہندس اور ادیب ختام کا سالنامہ حسب معمول نہایت شان سے شائع ہوا ہے۔ کاغذ اور سامان طباعت کی اس گرانی کے دور میں ادارہ ختام نے یہ ضخیم اور خوب صورت سالنامہ شائع کر کے اپنے وسائل کی وسعت اور خدمت ادب کے جذبے کو ثابت کر دیا ہے۔ یہ سالنامہ ظاہری حیثیت سے ہی شاندار نہیں ہو بلکہ معنوی لحاظ سے بھی قابل قدر ہے۔ تاریخی اور تنقید، علمی و ادبی مضامین کے علاوہ دلچسپ اور توجہ خیز افسانے، ڈرامے اور منظومات بہترین انتخاب اس سالنامے کی خصوصیات ہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ دو تین رنگین تصویروں کے علاوہ اس سالنامے میں بہت سے مضمون نگاروں کی تصویریں بھی شامل ہیں۔ شائقین نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ سالنامہ ادب کے پتے سے منگایا جاسکتا ہے۔

مشرقی جنتری ۱۹۴۱ء سائز ۲۲x۲۹، صفحات ۸۰، قیمت دو آنے۔

پتہ :- میجر صاحب مشرقی جنتری، کوچہ جیلان، دہلی۔

مشرقی جنتری اپنی عمدہ ترتیب، اچھی کتابت و طباعت اور نہایت مفید اور دل چسپ معلومات اور مضامین کی وجہ سے ملک میں خاصی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اس کے مرتب جناب مکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب سہوانی نے آٹھ سال کی جنتری بھی اُسی محنت اور لگاؤ سے مرتب کی ہے جس طرح وہ پہلے کرتے رہے ہیں، اور جس کی وجہ سے وہ اس بات کے بجا طور پر مستحق ہیں کہ انہیں ہندوستان بھر کی جنتریاں مرتب کرنے والوں میں امتیازی درجہ دیا جائے۔ معلومات کو جمع کر لینا اور پھر انہیں چھاپ کر شائع کر دینا تو کوئی مشکل کام نہیں، لیکن ان کو ترتیب اور طبقہ سے ہر مذاق کا لحاظ کر کے مرتب کرنا، اور پھر کتابت کی خوش نمائی اور طباعت کی عمدگی کا اس درجے اہتمام کرنا کہ بخلاف عام جنتریوں کے اسے دیکھنے اور پڑھنے کو ہی چاہیے، مشرقی جنتری کے مرتب قابل تحسین کارنامہ ہے۔ جنتری میں دو خوش بلاک کی تصویریں بھی شامل ہیں۔ تاہم عمدہ ہے۔ یہ جنتری کتب فروشوں سے عموماً مل جاتی ہے۔ لیکن اگر نہ ملے تو شائقین اسے براہ راست دفتر سے تین آنے کے ٹکٹ مع حصول ڈاک بھیج کر منگاسکتے ہیں۔ کتب فروشوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

پھیپھڑوں کی کم زوری مابحتی کو گرا دیتی ہے !! صدری



دق اور س کے امراض میں پھیپھڑے ہی سب سے زیادہ خراب ہوتے ہیں، بہتر دق کی مجلس تجربات کے سامنے ساہا سال تک یہ شکل اور پھیپھڑے منسلک رہا کہ چونکہ پھیپھڑوں کو رات اور دن کسی وقت بھی سکون میسر نہیں یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت پھولتے رہتے ہیں۔ اس لیے کسی طرح اس نئے کو ترتیب دیا جائے جو باوجود ہر وقت پھولنے کے پھیپھڑوں کی تمام خرابیوں کو دور کر سکے۔

خدا کا شکر ہو کہ ممبران مجلس تجربات جن کے سامنے زہری اور وقت کا کوئی سوال نہیں تھا، عرصہ دراز تک محنت کرنے کے بعد کام پایا ہو گئے۔

پھیپھڑوں کی تمام خرابیوں کے لیے تمام دنیا میں ہمدرد کی صدری سے بہتر دوا اہل نہیں سکتی۔

ان کے صرف چند روز کے استعمال سے خطرناک علامات، کھانسی، حرارت، بچوں کا مرض کساح، جس میں بڑیاں ٹری ہو جاتی ہیں، ضعف اعصاب وغیرہ کا فوراً ہونے لگتے ہیں، اور بہت جلد کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ واپس ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے بڑی کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ پرچہ ترکیب ہمدرد ہی۔ ابھی منگائیے۔

قیمت فی سیشی صرف
ایک روپیہ (ضرر)

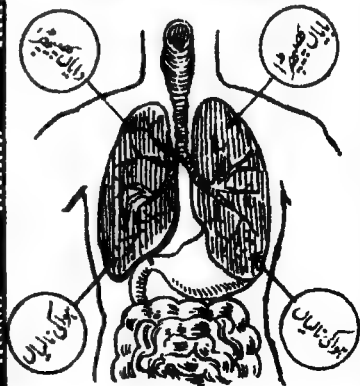
ملنے کا پتہ :- ہمدرد دوا خانہ یونانی - دہلی

سینے اور حلق کی تمام بیماریوں کو شکست فاش سعالین (رجسٹرڈ)

خشک اور لمبی کھانسی کی وجہ سے نیند حرام اور راتیں کالی نہ کیجیے۔ کھانسی کی وجہ سے پھیپھڑوں سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے، جو خطرناک بیماریوں کی علامت ہے، قابل اعتماد مشہور سعالین نہر قسم کی کھانسی، ابتدائی حالت میں خون کٹنے، ذات الجنب، نونیا، بیضی ہوئی آواز کشادہ کرنے کے لیے غیر معمولی شہرت حاصل کر چکی ہے۔

تمام ہندوستان، برما، افغانستان، یہاں تک کہ جنوبی افریقہ والے بھی سعالین کو حلق اور سینے کے تمام امراض کے لیے اکیسویں خیال کیے جاتے ہیں ذرا آپ اس کو صرف چند روز استعمال کر کے دیکھیے، تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کس طرح آپ رات کو میٹھی نیند سوتے ہیں اور صبح کو کیسے تازہ دم اٹھتے ہیں۔

بچوں، جوانوں، ضعیف مہجاب و عواتین کے لیے نادر و مجرب المہرب، کم خرچ بالانشین تحفہ ہی پرچہ ترکیب ہمدرد، قیمت صرف آٹھ آنے (۸) ہی منٹ منگائیے +



ملنے کا پتہ :- منیجر ہمدرد دوا خانہ یونانی - دہلی

الامرض والعلاج + حکایات مرضی

مترجمہ از رموز اعظم

از جناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب رکن مجلس تشفی و تجویز، ہمدرد و احسانہ، دہلی

گزشتہ سے پیوستہ

حکایت نمبر ۱۵۔ ایک عورت روزانہ آدھ پاؤ سنگ برہت کھا جاتی تھی۔ بارہن بھی استعمال کرایا گیا۔ لیکن اس کے استعمال سے فائدہ نہ ہوا تو اس کے لیے یہ تدبیر کی کہ سنگ برہت کے ساتھ امرت اور اندر سے کی گویاں کھلائی گئیں اور اوپر سے سفوف زیرہ دیا گیا۔ رات کو صبح سہل عرق بہا کر کے ساتھ استعمال کرائی گئی۔ چالیس روز تک ان دواؤں کا استعمال جاری رہا۔ روزانہ دس تین اجاتیں مختلف دھنوں کی جوتی تھیں۔ آخر کار انھیں تدابیر سے آرام ہو گیا۔

نسخہ سفوف زیرہ۔ زیرہ گزنی، تخم کرغز، ایسوں ہر ایک ڈیڑھ تولے، ہانگر موتا، پودینہ خشک ہر ایک ساڑھے دس ماشے، زرنباہ سات ماشے، لوہک ۳ ماشے، تلی سیاہ دتوے، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار فوراک، ماشے۔

حکایت نمبر ۱۶۔ ایک جوان شخص کو دم معده لاقی ہوا۔ دم معده کے مقام پر سختی تھی، بخار تھا اور پیاس کی شدت تھی، چکیاں۔ تاری بھتیں اور دست جاری تھے۔ اس کی قصد باسلیق کھلوانی گئی اور پادیرغون کھلوا گیا، اس کے بعد یہ نسخہ دیا گیا۔

آب کاسنی سبز مرق، آب کومر سبز مرق ہر ایک دتوے، شیرہ مغز توڑ چار ماشے، مغز اٹاس ایک تولہ، روغن بادام ۴ ماشے، دودھ پانی کے بجائے عرق کھلایا گیا۔ چند دن کے استعمال سے صحت ہو گئی۔

حکایت نمبر ۱۷۔ ایک شخص کو دم معده لاقی ہوا۔ اس کے ساتھ ہی چکیاں اور آبکائیاں بھی تھیں۔ چہرے پر ہتھ تھا، اس کی پیٹھ دیا گیا۔ گل خلی ۳ ماشے، گل سرخ ۴ ماشے، موہنہ متھے دس دانے، مکو خشک ۴ ماشے۔ ان کو عرق کومر ۲ دتوے میں جوشدہ ۱۰ اور شربت دینار ۲ دتوے ملا کر پلائیں۔ پانی کے بجائے عرق کومر دیں۔

حکایت نمبر ۱۸۔ ایک شخص کو دم معده تھا۔ روزانہ بیس بیس دست آ رہے تھے، بخار تھا، اور سو متغص لاقی تھا۔ سانس لینے سے ناک کے نچنے کمرہ لوگوں کی طرح حرکت کر رہے تھے۔ قصد کرانی گئی، سیاہ خون نکلا۔ پیٹھ کیلے یہ نسخہ دیا گیا۔

شیرہ تخم کاسنی، شیرہ مکو خشک ہر ایک ۶ ماشے، شربت بزرہی بارہ ڈیڑھ دتوے ملا کر پلائیں۔

دوسرے روز آب کاسنی سبز مرق، آب کومر سبز مرق ہر ایک ڈیڑھ تولے مغز اٹاس ایک تولہ مل کر کے دیا گیا۔ چند روز کے استعمال سے آرام ہو گیا۔
حکایت نمبر ۱۹۔ ایک شخص دو دم معده میں مبتلا تھے۔ کچھ کھاتے تھے، اتنے کے ضیے سے فالج ہو جاتا تھا، ایک طبیب ان کو گل خلی، گل سرخ، پد سیاہ شاہ، موہنہ متھے، سنائی اور گل خندہ سے رہے تھے۔ اس صاحب کو تیب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس لیے کہ مرضی لاعز اور مکرور تھا اور اس کے مزاج میں جدت تھی۔ سنا کہ کسی کے جو شاہدے کی حدت سے اس کا دم بڑھ گیا بخار زیادہ ہو گیا۔ اور پیاس بھی بڑھ گئی، ان کو ۶۔

شیرہ مکو خشک ۶ ماشے، لعاب ریضہ خلی ۳ ماشے، شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشے عرق بذران اور عرق کوہی نکال کر شربت بنفشہ دتوے ملا کر پلاؤ گوبکلاس کو علاوہ پیٹ پر روغن گل ملنے اور ضمدا باسلیق کھونٹنے کے لیے فرمایا۔ پھر توب کومر سبز مرق اور آب کاسنی سبز مرق ہر ایک دتوے میں مغز اٹاس ایک تولہ اور گل خندہ دتوے مل کر کے دیا گیا۔

حکایت نمبر ۲۰۔ ایک شخص کو دم معده کی شکایت تھی۔ معدے میں درد تھا، آبکائیاں تاری بھتیں اور دست آ رہے تھے۔ وہ اس سے

پہلے گرم دوائیں استعمال کر چکا تھا، اور اس کے شکم میں جگہ جگہ سختی تھی۔ اس کی قصد باسلیق کھلوائی گئی، خون سیاہ رنگ کا تقریباً سوا پاؤ نکالا گیا، اس کے بعد نصفہ پلا گیا۔

لعاب گل خلی ۳ ماشے، شیر و کوہ خشک ۴ ماشے، لعاب اسپنول ۱۶ ماشے عقیقات میں نکال کر گلاب ۲ تولے، شربت انار شیریں ۲ تولے ملا کر دیں۔
یہ نصفہ دوم تیار کیا اور دو دن مرتبہ اس کے ذریعے سے نکل گیا، لہذا اس کو موتوت کر دیا گیا، اور فرمایا کہ چوں کہ مدہ مؤذت ہو اور اس کی حالت زیادہ خراب ہے۔ اس لیے کوئی چیز دینی مناسب نہیں ہے۔ البتہ مرینس کے تے ہوتے شکم پہ مغز امتاس روغن گل کے ساتھ ضا د کیا گیا۔ اور دوسرے روز گل خلی ۳ ماشے عرق کوہ بارہ ۲ تولے میں جوش دے کر مری ایک تولہ ملا کر پلا گیا اور بھوک کے وقت ملائم کچھ پی کھانے کی اپازت دی۔ اس کے بعد جب مریض کا بدن ٹھنڈا ہو گیا تو سوخہ کوہ بارہ یک پیس کر تولوں پر ملنے کے لیے کہا گیا اور پھر یہ نصفہ پلا گیا اور اسی نسخے کے متواتر استعمال سے آرام ہو گیا۔
آب کاسنی سبز رقیق، آب کوہ سبز رقیق ہر ایک ۵ تولے میں، مغز امتاس ایک تولہ مل کر کے چھان میں۔ اوپر سے زعفران سائیدہ دورقی اور نصفہ سائیدہ ۳ ماشے چھڑک کر کلقتہ آفتابی ۳ تولے ملا کر پلائیں۔

حکایت نمبر ۲۱، ایک شخص کا پیٹ سخت تھا، ہاضمہ کرنے سے دکھتا تھا۔ اور روزانہ دو تین دست آجاتے تھے۔ بنجارہ بھی تھا اس کو کھم شریف خا صاحب نے آب کوہ سبز رقیق سات تولے میں شکر سفید ایک تولہ ملا کر تخم بڑنگ ۱۶ ماشے اوپر سے چھڑک کر پلانے کے لیے فرمایا اور مغز امتاس آب کوہ سبز میل کر کے ضا د کرنے کے لیے تجویز کیا۔ دو تین روز کے استعمال سے بہت افاقہ محسوس ہوا۔ اس کے بعد آب کوہ سبز روزانہ ایک ایک تولہ اضافہ کر کے پلانے کے لیے منسربایا۔

حکایت نمبر ۲۲، ایک بچہ اس سالہ ارقی اور فضائی مریض صلابت معدہ (معدے کی سختی) میں مبتلا تھا۔ بواسیر بھی اور قبض دائمی کی شکایت بھی تھی۔ جب موسم سرما آیا تو شکم میں سختی بڑھ گئی اور قبض بھی زیادہ ہو گیا، کبھی کبھی خون آلودہ سداے نکلتے تھے۔ اس کو سب سے پہلے یہ نسخہ منعج پلایا۔
نصفہ ۱۶ ماشے، کوہ خشک ۱۶ ماشے، ہل اسٹوس ۵ ماشے، پوست بیج کاسنی ۹ ماشے، بیج بادیان ۶ ماشے، گاؤ زبان ۶ ماشے، موہر نشتر ۱۰ دانے، سب عروق کوہ ۱۰ تولے، عرق کاسنی ۱۰ تولے میں رات کو بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت جوش دے کر گل قند آفتابی ۳ تولے ملا لیں۔ اور چھان کر نیم گرم تین چار روز تک پییں۔ دوسرے روز اس نسخے میں بواسیر کی رعایت سے تخم خلی، ریشہ خلی اضافہ کیا گیا۔ چوتھے روز خون آلودہ سداوں کا کھن موتوت ہو گیا۔ لیکن پیٹ میں اکثر نفخ رہتا تھا۔ کبھی کبھی دکان بھی آتی تھیں۔ لیکن بچے کی طرف سے راج کہ غلبے سے تھے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ شکم میں کوئی چیز چبھی ہوئی ہے۔ کاٹھا گاڑا پیشاب کثرت سے آتا تھا۔ تب اس نسخے میں انیسون ۳ ماشے، بادیان ۱۶ ماشے، تخم کوٹ ۳ ماشے، سپستان ۱۰ دانے اضافہ کر کے دروز پلا گیا اور اس کے بعد سداوں کو کھونٹے اور پیٹ کو نرم کرنے کے لیے مسبل سے ایک روز پہلے سنا کر ۱۶ ماشے اضافہ کی گئی جس سے دو تین دست آئے دوسرے روز مغز امتاس ۱۶ ماشے، تربتبین ۴ تولے اور روغن بادام شیریں ۶ ماشے اضافہ کر کے مسبل دیا گیا۔ ان کے علاوہ جوشاندے میں مغز تخم کر ایک تولہ بڑھایا گیا تھا۔ غذا میں چنے کا پانی اور ملائم کچھ پی اور پانی کے بجائے عرق گاؤ زبان، عرق کاسنی، عرق کوہ نیم گرم پینے کے لیے کہا گیا۔ اس مسبل کو چھو سات دست ہونے اور مریض میں کسی قدر تخفیف معلوم ہوئی۔ اس کے بعد یہ تیرہ دی گئی۔

لعاب ریشہ خلی ۱۶ ماشے، شیر و تخم بخارین ۱۶ ماشے، گاؤ زبان، کاسنی اور کوہ کے عروق میں نکال کر شربت بزوری ۲ تولے ملا لیں اور تخم ریحان ۱۶ ماشے چھڑک کر پلائیں۔ رکا ہے اس تیرہ کے بجائے عرق بادیان ۱۰ تولے عرق گلاب ۲ تولے، شربت بزوری ۲ تولے، تخم ریحان ۱۶ ماشے دیا گیا اور گلاب شربت کے بجائے گل قند آفتابی بھی دیا گیا۔

دو تین روز کی جہلت دینے کے بعد یہ منعج دو تین دن پلا گیا۔

نصفہ ۱۶ ماشے، کوہ خشک ۱۶ ماشے، بیج بادیان ۱۶ ماشے، موہر نشتر ۱۰ دانے، تخم کوٹ ۳ ماشے، بادیان ۱۶ ماشے، انیسون ۳ ماشے، تخم بخارین نیم کوہ ۱۶ ماشے، انجیر زرد ۳ دانے، گاؤ زبان ۱۶ ماشے، پوست بیج کاسنی ۱۶ ماشے۔ سب دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت گل قند ۳ تولے ملا کر چھان کر پلائیں۔

اس منعج کو دو تین روز پلانے کے بعد دوسرے مسبل میں سفانج فستقی ۱۶ ماشے، ریونہ فطائی ۱۶ ماشے، غاریقون ۱۶ ماشے اضافہ کیا گیا۔ سات

دست ہوئے، جن میں جلاہو امود اور چٹش کے ساتھ ملغم نکلا۔ اس کے بعد بدستور تبرید پلانے کے بعد یہ منہج دیا گیا۔

گاؤز باں ۶ ماشے، مکور شک ۶ ماشے، بیج کاسنی ۶ ماشے، ہفشر ۶ ماشے، بیج بادیاں ۶ ماشے، موزیتے آؤد، تخم خرنہ ۶ ماشے، تخم خیارین ۶ ماشے، تخم کنوٹ ۳ ماشے، محل نیلو فرآؤد، محل قند آفتابی ۷ توے۔

دو تین روز پلانے کے بعد تیسرے مہل میں حب ایاج اور حب لاجورد عرق گگاؤز باں اور عرق کونکے کے ساتھ چار گمڑی رات باقی رہے کھلا کر صبح کو مہل کی دواؤں میں منہج کی دوا میں اعتنا نہ کر کے پلائی گئیں۔ پیٹ میں مرور ہو کر دست ہوئے۔ یس دار ملغم متور استوار نکلا۔ پھر دو تین روز منفع دیکر چوتھا مہل بدستور حب ایاج اور حب لاجورد کے ساتھ دیا گیا۔ اور پھر معجون دیداؤد، عرق گاؤز باں، عرق کونک، اور شربت بزدوری اور گل زند بطور تبرید پلانے گئے۔ اس کے بعد منہج ذیل معجون کھلائی گئی جس سے کچھ دنوں بعد صلابت دور ہو گئی۔

معجون، ابرشہ مقترض، گاؤز باں، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، تیز پات، اسارون دیم، بوزردان، حسندل، فقیہون، محل ہفشر، مایہ پنا گل سرخ، نیلوفر، ہر ایک سات ماشے، گل گاؤز باں ۷ توے، فرنجشک ۳ ماشے، دانہ الائچی خورد، پانچ ماشے، خرفہ، دارچینی، زرنیاد، بادیاں، اگر، مصطکی، انیسون، ہر ایک ساڑھے تین ماشے، بولیان، بالچتر، تخم خرفہ، تخم کاسنی، ہر ایک ساڑھے دس ماشے، جبن سفید چودہ ماشے، جاتصل، جاتوری ہر ایک پونے دو ماشے۔ مصری دواؤں سے دو چند، شہد دواؤں کے برابر، عرق گلاب پاؤسیر۔ قوام تیار کر کے بدستور معجون بنائیں۔ آخر میں مشک دو ماشے، زعفران چار ماشے عرق گلاب میں کھل کر کے ملائیں۔

قواعد؛ پیٹ کی سختی اور مراق کے لیے مفید ہے۔ سوداوی اخلاط کا تنقید کرتی ہے۔

غور و فکر سے یا نیند؟



ایک دوست:۔ دیکھنا بالوجہ، یہ ہمارے پریسڈنٹ صاحب سو رہے ہیں، یا غور و فکر کے دریا میں غوطے لگا رہے ہیں؟
دوسرا دوست:۔ میں خود ہی سوچ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ سو رہے ہیں۔ بچا رہے کیا کریں، پڑھتے پڑھتے دماغ خالی ہو گیا ہے۔
پہلا دوست:۔ تو پھر انہیں ہمدرد دو اخلانے کا ماء اللحم پیئے کا مشورہ دینا چاہیے مجھے نہیں دیکھتے جب سے
ہمدرد کا ماء اللحم پینا شروع کیا ہے کیسا جانی چوبند ہو گیا ہوں؟
قیمت؛ فی بوتل پانچ روپے۔ نمونے کی شیشی ایک روپیہ چار آنے۔



KHAMERA NUZZI JAWAHARWALA

نزہ معمولی مرض نہیں ہے خمیرہ نزلی جواہر والا!

طاقت و دردی کا مالک دولتِ صحت اور عزت کا بھی مالک ہوتا ہے۔ طاقت و دردی کے سامنے فسادِ موم اور دشمن زیر ہو جاتے ہیں۔ نزدِ قبل از وقت بال سفید کر دیتا ہے۔ دانتوں، آنکھوں اور دردی کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ دقِ دل بھی نزلے سے پیدا ہو جاتی ہے۔
خمیرہ نزلی جواہر والا کے دو خواص ہیں :-

نزہ کا قلع قمع کرنا، اور ساتھ ساتھ دماغ کو طاقت پہنچانا۔ نیا نیا کیسا ہی پرلنے سے پرانا نزلہ ہو، خمیرہ نزلی جواہر والا کے سامنے ٹھیک نہیں سکتا، ضعفِ عصاب کو بھی حد درجہ مفید ہے۔

طلباء، مصنفین، ایڈیٹران، تجارتی صاحبان، وکلا اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفیدی دماغ، واقع نزلہ، موثر اور مجرب الحارث تھوڑے۔ قیمت فی شیشی پانچ تو لے

ایک روپیہ چار آنے (دعلا)
آج ہی منگائیے +

ہم کرد و احسانہ یونانی دھلے



ابلیق ہوئی جوانی کا جذبہ پرکھیف بھجان مجنون شباب اور (رجسٹرڈ)

ناورانا یا بسانہ شاہ، معرکہ الآرا، مترجم، ملکی علاج، گوہرِ نایاب، کم زوروں کا سہارا، طاقت کا بیمہ، شہ زور کوں سا لفظ بانی ہے، جو نامردی کے مایوس مریضوں نے

مجنون شباب اور کی تعریف میں استعمال نہیں کیا۔
کثرتِ جمار، انوسٹاک غلط کاریوں، ضعیفی اور از حد دماغی محنت سے

یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے

ہزاروں عقل مند صحاب جو روپے کو روپیہ سمجھتے ہیں، اور لے برباد کرنا نہیں چاہتے، بروقت کویتی سمجھتے ہیں اور جلد اچھا ہونا چاہتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پیچیدہ علاج ہے، جو لازمی دوا خانوں اور ایسے دوا خانوں سے یہاں اچھا مال تیار کرنے کی نسبت، روپیہ حاصل کرنے پر زیادہ توجہ کی جاتی ہے۔ پرہیز کرتے ہیں۔ بہمدروکی مشہور عالم مجنون شباب اور استعمال فرماتے ہیں۔

مجنون شباب اور سے پرکھیف بھجان، اور جوانی کا جذبہ، پورے جوش کے ساتھ ابل پڑتا ہے۔

اس کی ایک ایک رتی موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔

اگر خاص الخاص 'اُمرا' اور روسلے لائق، قوتِ باہ کو جو بالا کرنے والی، بڑے بڑے شہ زوروں کو مات کرنے والی برقی قوت پیدا کرنے والی جادو اور دوا کی ضرورت ہے، تو مجنون شباب اور ایسی منٹ منگائیے قیمت ۵ تو لے کی شیشی صحر

پانچ روپے نو لے کی شیشی ایک روپیہ

ہم کرد و احسانہ یونانی دھلے

رونداد مجلس تشخیص و تجویز ہمدرد و خانہ دہلی دق وصل

مریضہ نمبر ۲۵۵۶۱

مریضہ کے حسب ذیل حالات سے مجلس کو آگاہ کیا گیا۔

مریضہ کو کھانسی اور ہمار کی شکایت ہو چکیوں اور ڈاکٹروں نے دق تشخیص فرمایا ہے۔ آپ کے پاس حالات لکھ کر بھیج رہے ہیں، تشخیص کے بعد دوا بہت جلد روانہ فرمادیں۔ پیٹ میں درد رہا کرتا ہے۔ سینے میں ہر وقت دائیں طرف درد رہتا ہے۔ بلغم پیپ کی طرح کانکھتا ہے۔ خون بھی آچکا ہے۔ بائیں سارہ خراب ہو۔ ڈکاریں بہت آتی ہیں۔ بھوک کا تو نام و نشان نہیں ہے۔ اعضا شکنجی تھی ہے تلوے اور تھیلیاں جلتی رہتی ہیں۔ مجلس نے حسب ذیل دوائیں تجویز فرمائیں۔

قرص سحر ایک عدد، مار ایمیات ۵ توے کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت استعمال کرائیں۔ دوائیں ۳۶ دن استعمال کر کے مندرجہ ذیل حالات سے اطلاع دی گئی۔

حالات ما قبل استعمال ادویہ	حالات مابعد استعمال ادویہ
۱ کھانسی چوبیس گھنٹے ساتی رہتی تھی۔	اب صبح یا شام کبھی اٹھ جاتی ہے۔
۲ گھبراہٹ تھی۔	اب نہیں ہے۔
۳ پیٹ میں درد رہا کرتا تھا۔	اب نہیں ہے۔
۴ قبض شدید تھا۔	بہت کمی ہے۔
۵ ڈکاروں کی کثرت تھی۔	اب کبھی آ جاتی ہے۔
۶ اعضا شکنجی رہا کرتی تھی، تلوے اور ہاتھ جلتے تھے۔	اب ایسی بات نہیں ہے۔
۷ درد سینہ کی شکایت تھی۔	اس میں بخوبی کمی ہو گئی ہے۔
۸ بھوک بند تھی۔	اب کھل گئی ہے۔
۹ لعاب دہن کی کثرت تھی۔	اب بہت کمی ہے۔
۱۰ منہ کا مزا پھیکا تھا۔	اب بھی مزا پھیکا ہے۔

مجلس نے مندرجہ بالا دوائیں دستور استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی اور مخرج بار دوا ہر والی ۱۲ شے شام کے وقت کھانے کے لیے اضافہ کی۔

اسہال دوری

مریضہ نمبر ۳۱۳۹۳

حسب ذیل حالات سے ہمدرد خانے کی مجلس تشخیص و تجویز کو اطلاع دی گئی۔

مریضہ کی عمر انیس بیس برس کی ہے۔ ایک لڑکا ہے۔ شادی ہوئے دو برس ہوئے۔ ہر ایس روز کے بعد دمٹ شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد چہرہ ہزد دی جھکا جاتی ہے اور کم زوری بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ دو تین دن بھی حالت رو کر ٹھیک ہو جاتی ہے اور پھر ایس دن کے بعد دوا ہو جاتا ہے۔ بھوک تو لگتی ہی نہیں۔ نغصہ میں رہنے سے جگر جڑ میں درد ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹری علاج ہوئے۔ انجیکشن بھی لگے۔ لیکن حالت بدستور ہے۔ مجلس نے حسب ذیل دوائیں تجویز فرمائیں۔

(صبح) قرص مالتی بسنت ایک عدد مجون تنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(بعد غل) جوارش عود شیریں ۶-۷ ماشے دونوں وقت استعمال کریں۔

بیس دن مسلسل دوائیں استعمال کرنے کے بعد حسب ذیل حالات سے اطلاع دی گئی:-

”گزارش خدمت یہ ہے کہ حضور کے دوا خانے سے دوائیں ملنا کہ استعمال کرائی گئیں۔ خدا کے فضل و کرم سے بہت زیادہ فائدہ ہوا اس مرتبہ دست آنے ہی نہیں اور روئی بھی بھوک کے ساتھ کھاتی ہے۔“

ضعیف ہضم بلغمی

مریض نمبر ۳۹۹۳

حسب ذیل حالات سے خط کے ذریعے سے اطلاع دی گئی:-

”معرقرینا اڑتالیس سال کی ہے۔ مزاج بلغمی واقع ہوا و جسم ذمہ ہے۔ منہ سے رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ سسرے پھول جلتے ہیں۔ قبض لازمی رہتا ہے۔ پیٹ بھاری رہتا ہے۔ طبیعت ہر وقت گری گری سی رہتی ہے۔ دل میں میٹھا میٹھا درد اور کم زوری معلوم ہوتی ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔ نزلہ اور نہ کام دائمی ہیں۔ خالی آنکھیاں بھی آتی ہیں۔ دانت گر گئے ہیں۔ کچھ ہیں تو ان میں درد رہتا ہے۔ دوائیں تجویز کر کے صرف ۵ دن کے لیے بھیج دیجیے۔“

مجلس نے حسب ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی:-

(صبح) قرص کشتہ خبث الحدید ایک عدد، قرص کشتہ مرغان ایک عدد، دوا لک سادہ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(شب) قرص ملین ۲ عدد ایک روز کے وقفے سے کھائیں۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس نو نو ماشے استعمال کریں۔

۱۳ دن دوائیں استعمال کر کے حسب ذیل حالات سے باخبر کیا:-

حسب ہدایت آپ کی دواؤں کا استعمال ہماری ہے۔ قریب قریب سب ہی شکایتیں دور ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ چند دن دوائیں اور کھالوں۔ اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو ۱۵ دن کے لیے دوائیں اور روانہ کر دیں:-

سیلان الرحم

مریضہ نمبر ۳۹۹۱

”مریضہ کو عرصے سے سفیدی آنے کا مرض ہے۔ بہت سے علاج کر ڈائے لیکن افدق کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ماہر ہی کی بے قاعدگی

نے الگ پریشان کر رکھا ہے۔ اکثر دوران سرگی شکایت رہتی ہے۔ آپ سے یہ بھی مشورہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو ہر ہوا حصائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے تو کیوں نہ مریضہ کو استعمال کرایا جائے۔“

مجلس نے حالات پر غور کر کے مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی:-

(صبح) مستورین ایک تولہ آدھ پاؤد دھ میں حل کر کے پلایا کریں۔

(شب) مجون سہاگ سوٹھ ایک تولہ سوتے وقت کھلایا کریں۔

دس دن دوائیں استعمال کرنے کے بعد مریضہ کے حسب ذیل حالات سے اطلاع دی گئی:-

”آپ کی ارسال کردہ دوائیں جلد ہدایات و پرہیز کے ساتھ استعمال کرائی گئیں۔ الحمد للہ بہت فائدہ ہوا۔ میرا یہ خیال ہے کہ دس دن کے لیے

(انہیں دواؤں کا کھلانا اچھا رہے گا۔ اگر اب جو ہر ہوا مناسب ہو تو ان ہی دواؤں کے ساتھ روانہ کر دیں۔“

MAJUN
MUQAWWI
RAHM

بچہ انسان کا باپ ہو

معجون مقوی رحم

ایک مشہور انگریز مُصنّف نے لکھا ہے: ”بچہ انسان کا باپ ہو“ یہ بالکل صحیح ہے۔ رحم کی خرابی کی وجہ سے ایک بچہ ضائع ہو جائے تو اس کی نسل کے ہزاروں انسان ضائع ہو جاتے ہیں۔
 معجون مقوی رحم، سیلان الرحم، سیلان غدودی اور خواتین کے اندرونی اعضائے تناسل کے درم کا اکیسری علاج ہے۔
 نصیبتہ الرحم اور نلوں کو از حد طاقت بخشی ہو یا مہواری کی تمام خرابیاں اس کے سامنے ٹھہ نہیں سکتیں، حمل کی حفاظت کرتی ہے۔ اور پورے دنوں کا صحیح سلامت بچہ پیدا ہوتا ہے۔
 سونے پر شہاگہ یہ کہ خواتین کی عام جہانی صحت روز بروز بہتر ہوتی جاتی ہے۔



قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (چھ آنے)
 اگر خدا نخواستہ آپ کے کسی عزیز رشتے خاتون کو رحم کی تکلیف ہو تو یہی وقت نہایت مناسب ہے کہ
 معجون مقوی رحم منگائیں *

بہارِ دد و احسانہ یونانی دہلی

ذیابیطس بڑا خطرناک مرض ہے

ذیابیطس بڑا ہی خطرناک مرض ہے، اس کا آخر میں نتیجہ دیق ہوتا ہے، غلط قسم کی دوائیں اس کو اور خطرناک کر دیتی ہیں۔
 دولابی بہارِ دد و احسانہ کی مشہور دوا ہے، اس کے استعمال سے گردے، جگر، معدے وغیرہ کے عوارض لاحق ہونے کا خطرہ جاتا رہتا ہے، دولابی کے نمونہ ہونے کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اطباء بھی جب ذیابیطس میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو خود دولابی استعمال کرتے ہیں۔ اس کی صرف چند خوراکیوں سے پیشاب کی زیادتی کم ہو جاتی ہے۔ اور اس کا شفا بخش اثر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ شکری اور سادہ دونوں قسم کی ذیابیطس کے لیے تریاق کامل ثابت ہوئی ہے، تری سے فروخت ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک (پستے)

ملنے کا پتہ: بہارِ دد و احسانہ یونانی دہلی



خواتین پر رحم کیجیے

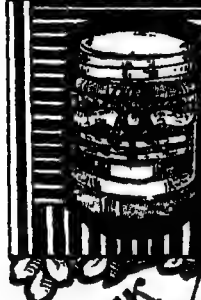


خواتین کی رحم کی تمام بیماریاں مستورین قلع قمع کر دیتی
ہو۔ اس مایہ ناز دوا کی پشت پر آپ کے ہمدرد دوا خانے کی،
حاسدوں کی آنکھوں کو چند صیائے والی ۳۵ سالہ شہرت ہو۔

ایام کی بے قاعدگی، رحم میں درد، خون کی زیادتی و کمی،
اختناق الرحم (سٹریا)، باؤ گولہ اور رطوبت کے غیر معمولی اخراج کے لیے
تمام دوائیں مستورین کے سامنے ہیچ ہیں
اس سے کوئی مطلب نہیں کہ مستورین آپ اپنے گھر میں استعمال کے لیے منگاتے ہیں یا آپ طبیب میں اور
مریض خواتین کے لیے آپ کو ضرورت ہو، ہر حالت میں آپ مستورین کو تیرہ ہدف، قابل اعتماد پائیں گے۔
پرچہ ترکیب استعمال شیشی پر چسپاں ہو۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف ایک روپیہ (دھ) ابھی منگائیے +

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



MUMSIR
BENAZIR

بیوی کو خوش رکھیے

آمدنی بڑھانے کا نسخہ

بیوی کو خوش رکھنے سے دلغ درست رہتا ہو۔ دلغ درست رہنے سے آمدنی
بڑھ جاتی ہو۔ بیوی کو حکم بردار تاجدار اور فرماں بردار بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ فوری
شان و عظمت قائم کرنے والی مسک کے نظیر استعمال کی جائے، قوت مردی کو حد درجہ
بڑھاتی ہو اور عورت کو مجبور کرتی ہو کہ مرد سے ہر وقت خوش رہے۔ کیونکہ یہ صحیح معنوں میں
انتہائی درجے کی مسک ہو۔

سو نے پر سہاگہ یہ ہو اس سے آج تک کبھی بھی کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں ہوا
بڑے اہتمام سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہو۔ قیمت فی شیشی ۱۲ روپے اور تین روپے
دلی آرزوئیں پوری کرنے کے لیے پورے اعتماد

کے ساتھ آج ہی
منگائیے

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



(مشہور فرانسیسی فسانہ نگار ساں ژویر (Saint-Juirs) کا شاہ کار)

ڈاکٹر نے اس کی صورت دیکھتے ہی کہا: تم مر جاؤ گے۔ تمہارے مرنے میں کوئی شبہ نہیں۔ مجھے تو تم اس وقت بھی مردہ نظر آ رہے ہو۔
ماتے بڑے ڈاکٹر کی زبان سے یہ الفاظ سُن کر نوجوان سلیم خوف سے کانپنے لگا۔ ڈاکٹر بدری داس کو ماہر بیماریات کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت حاصل تھی۔ اور دنیا میں کوئی ملک ایسا نہ تھا جہاں ان کے علم و کمال کا اعتراف نہ کیا جاتا ہو۔ سلیم اُن کے مرحوم دوست کا اکلوتا فرزند تھا۔ ڈاکٹر بدری داس کو اس سے محبت تھی۔ اور وہ بھی ان کے پاس تیسرے چوتھے دن آتا رہتا تھا۔ ڈاکٹر بدری داس نے سلیم کی آنکھوں کو دوبارہ فوراً دیکھا اور بولے: زہر کا پورا اثر جیوید نصیب لو کے چکا تھا تو نے کیا کیا ہے؟

موت کو نظروں کے سامنے دیکھ کر سلیم کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔ خوف سے کانپتے ہوئے بولا: میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔
ڈاکٹر صاحب اس کی زبان کا معائنہ کرتے ہوئے بولے: بیٹا! ذرا اپنی یادداشت پر زور دو۔ تم نے کوئی چیز کھائی ہے۔ کوئی چیز پی لی ہے۔ کوئی چیز سونگھی ہے؟

سلیم نے کہا: میرے ایک دوست مالوہ کے جنگلوں کی سیاحت کر رہے ہیں۔ انھوں نے مجھے سرخ رنگ کا ایک پھول لٹافے میں بند کر کے بھیجا تھا۔ وہ میں نے ضرور سونگھا تھا۔

ڈاکٹر بدری داس ایک دافع سمیت حق کی پوری شہی اپنے رومال پر بندھا کر بولے: کہاں ہے وہ پھول، کہاں ہے وہ پھول؟ ذرا مجھے بھی دکھاؤ۔
سلیم نے جیب سے لٹافہ نکالا اور پھول ڈاکٹر صاحب کی میز پر رکھ دیا۔

ڈاکٹر صاحب پھول کو دیکھتے ہی زرد سے بولے: میری تشخیص باطل صحیح ہے۔ اس پھول کا نام ہے پائیرامینس انڈیکا (Pyramene Indica) یہ سخت زہر والا ہوتا ہے۔ اور اس کو سونگھنے سے انسان مر جاتا ہے۔ تم نے یہ پھول کس وقت سونگھا تھا؟
آج نو بجے دن کو۔

اس کا زہر پورے چوبیس گھنٹے میں اثر کرتا ہے۔ کل ٹھیک نو بجے دن کو تم مر جاؤ گے۔

سلیم کا چہرہ زرد ہو گیا۔ وہ بولا: ڈاکٹر صاحب۔ میری صحت تو بالکل اچھی ہے۔

ڈاکٹر بدری داس بولے: تم سمیات کا حال نہیں جانتے۔ کل جب نو بجے میں پانچ منٹ باقی رہیں گے تو تمہارے قلب میں ایک ایسی درد اٹھے گا اور تم ہانک منٹ کے اندر تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے۔

ڈاکٹر صاحب! کوئی علاج؟

کوئی علاج نہیں۔

ڈاکٹر بدری داس کی تشخیص کس طرح غلط ہو سکتی ہے۔ یورپ اور امریکہ کے طبیب بھی اس نام وراہر بیماریات کے سامنے زانوئے شاگردی دیکھتے ہیں۔ تیس چوبیس سال کا نوجوان سلیم دیوانوں کی طرح ڈاکٹر صاحب کے مطلب سے باہر نکلا۔ قدم لٹکھڑا رہے تھے۔ موت کی تمکو نظروں کے سامنے۔ کل ٹھیک نو بجے دن کو میں مر جاؤں گا۔ یہی ایک خیال دل میں بسا ہوا تھا۔

۲۰ بجے رات کو گزرا پڑا مکان پہنچا۔

بوڑھی ملازمہ نے کہا: کھانا کھا لو۔

ننگر کھانا کس سے کھایا جائے۔ اور اب کھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بارہ گھنٹے کے بعد تو زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا۔

وہ درد سر کا میاں نہ کر کے لیٹ رہا۔ مگر آنکھوں میں نیند کہاں۔ سوچنے لگا۔ میری سوری سو روپے ہینے کی جائداد ہے۔ اس کا وصیت نامہ مرتب کر لینا چاہیے۔ مگر جائداد کا وارث کسے قرار دیا جائے؟ نہ کوئی دوست نہ رشتے دار ہیں اس کے مرحوم چچا کی ایک نو عمر لڑکی نیمہ تھی جو کئی سال سے اپنے ماموں کے پاس قلمی کار پر عمر گزار رہی تھی۔ سلیم کو اس سے درپردہ محبت تھی۔ لیکن شادی کی درخواست کس طرح کرتا۔ جانتا تھا کہ ماموں زبردست ہے۔

اُس نے وصیت نامہ مرتب کر کے اپنی محقر جائداد نیمہ کے نام منتقل کر دی۔

وہ سوچنے لگا۔ نیمہ کس قدر خوب صورت اور شریف طبیعت لڑکی ہے۔ مگر مصیبت میں گرفتار۔ تین چار دن ہوئے جب اس سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کس قدر غمگین تھی۔ معلوم ہوا کہ اس کو ماموں نے ادھیڑ عمر کے ایک اُبڑ مگر دولت مند فوجی افسر کے ساتھ اس کی منگنی کر دی ہے۔ وہ قیاسی خیالات کا غیر تعلیم یافتہ زمیندار، اسے بے ریز شبابی دلوں کے جذبات کا کیا احساس! وہ تو ہر وقت روپیہ آنے پانی کے چکر میں گرفتار رہتا ہے۔ اسے روپیہ چاہیے۔ اس کے نزدیک روپیہ ہی سب کچھ ہے۔ نیمہ بد نصیب نیمہ مجھ سے درد کو کہتی تھی کہ وہ زہر کھاکے مر جائے گی۔ مگر اس بد مزاج فوجی افسر کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرے گی۔ اس کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے بھی کسی سے محبت ہے۔ کاش نیمہ کو مجھ سے محبت ہوتی! اس میں کوئی شک نہیں کہ نیمہ میرے لیے بہترین شریک زندگی ثابت ہوتی۔ مگر اب ان باتوں کا ذکر کیا؟ رات کے دو بج چکے۔ سات گھنٹے بعد میری زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا۔ مگر جب مجھے مرنا ہے تو اپنی پیاری نیمہ کو مصیبت سے نکالنے کی آخری کوشش کیوں نہ کروں۔ کیوں نہ اس کے ماموں سے جا کر لڑوں کہ وہ رُپے کے لالچ میں اُس اُبڑ فوجی افسر کے ساتھ نیمہ کی شادی نہ کرے۔ مگر وہ کس طرح رضا مند ہو جائے گا۔ بہت فحشی آدمی ہے۔ میں نیمہ کے لیے اپنی جان پر کھیل جاؤں گا۔ مرنے والے کے مقابلے پر کوئی نہیں آتا۔ جب مجھے مرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایک نیک مقصد کے لیے جان دوں۔

یہ سوچ کر سلیم اٹھا۔ گھڑی میں دیکھا تین بج چکے تھے۔ اس نے کپڑے پہنے اور نیمہ کے ماموں کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے پہلے آہستہ سے دستک دی۔ پھر دو چار آوازیں دیں لیکن جب کوئی نہیں بولا تو اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھا کر دروازے کو بڑی طرح پیسٹنا شروع کر دیا۔ نیمہ کے ماموں کی آنکھ کھل گئی۔ گھبرا کر بولا، کون ہے؟

سلیم نے جواب دیا، ذرا نیچے تشریف لائیے۔ میں ہوں سلیم۔

نیمہ — اس وقت تم کیسے کہتے؟

نام ہی سے آیا ہوں اور کیوں آیا۔

نیمہ کا ماموں شب خوالی کے کپڑے پہنے ہوئے نیچے اتر آیا اور بولا، کہو کیا بات ہے؟

سلیم نے کہا، مجھے آپ سے یہ عرض کرنا ہے کہ اس بوڑھے رسالدار عبداللہ خاں سے جس کی پہلی بیوی سے چار بچے موجود ہیں، نیمہ کی شادی کا ارادہ ترک کر دیجیے۔

تم کیا کہہ رہے ہو؟

میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سوچ کچھ کر کہہ باہوں۔ میرے غفلتوں میں کوئی الجھن نہیں۔ صاف الفاظ ہیں اور صاف ہی ان کا مطلب ہے۔ اردو زبان میں کہہ رہا ہوں۔ کیا آپ سمجھ نہیں؟

ایسا نہیں ہو سکتا۔

”ایسا ہو کر رہی گا۔“

”میں نے زبان دے دی ہے۔ اب رسالہ رعبہ اللہ خاں کے ساتھ نیمہ کی شادی ضرور ہوگی۔“

”ہرگز نہیں ہوگی۔“

”کون مزاحم ہو گا؟“

”میں“

”دیکھا جاتے گا۔ خیر میں تمہاری بات کا جواب دے چکا۔ اب تم جاؤ اور جو کچھ کرنا، سو کر لو۔“

نہر دی میں اتنی رات کو جاؤں کہاں۔ میں تو آپ کے پاس رہوں گا۔“

نیمہ کے ماموں نے جھٹکا کر کہا، رہتے ہو تو رہو۔ لیکن میں یہ سمجھ لوں گا کہ تم چلے گئے۔ اور میں تم سے بات حیت نہ کروں گا۔

سليم نے مسکرا کر جواب دیا، آپ شوق سے بات نہ کیجیے۔ لیکن مجھے اپنے گھر میں اتنی رات تو کاٹ لینے دیکھیے۔

یہ بہ کردہ نیمہ کے ماموں کے ساتھ مکان کے اندر داخل ہو گیا۔ نیمہ کا ماموں بڑبڑاتا ہوا بستر پر لیٹ رہا۔ کیا شرافت ہے، کیا

میزداری ہو، سردی کے موسم میں کسی شخص کو دروازہ پیٹ پیٹ کرتی بجے رات کو سوتے سے جگانا، اس کی فینہ خراب کرنا اور ہم ایک لغو بات کے لیے۔“

یہاں تک کہ اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ ایک گزشتہ نیمہ کے ماموں کا پڑا ناستار رکھا ہوا تھا جسے وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا تھا۔

فہما یلم نے ستار اٹھا کر بجا نا شروع کیا۔ "مان مان، تنوم تنوم ———"

نیمہ کاموں گھبرا کر اٹھ بیٹھا، بولا: "یہ خدا کے لیے میرے ستار کو ہاتھ نہ لگاؤ۔"

سیلم نے جواب دیا: ”آپ نے یہ پہلے ہی سے مجھ رکھا، ہر کہ میں چلا گیا۔ میں یہ مجھ لوں گا کہ آپ کہے میں نشرین فرما نہیں۔“

جو میراجی چاہے گا کروں گا ————— تِن تِن ، تاں تاں —————

دیکھو میاں سلیم۔ میں تمہیں سمجھا تا ہوں۔ اپنی شرارتوں سے باز آؤ۔ مجھے اس قسم کی بے ہودہ باتیں پسند نہیں۔“

”آپ کمرے میں تشریف ہی کب رکھتے ہیں۔۔۔ تِن تِن، تووم، تاان، تاان، تاان۔۔۔“

خدا کے لیے میرے مستند پر دم کرو۔ یہ میرے پاس میں برس سے ہے اور ابھی میں نے تین ٹو بے خرچ کر کے اس کے تار بدلوائے

میں۔ اس زمانے کے چھوکر دوں کو پیسے کا درد ہی نہیں۔ گویا تین رُپے کچھ جوتے ہی نہیں۔“

اچھا تو آپ میری بات منظور کرتے ہیں؟“

کون سی بات؟“

”رُپے کی لالچ میں نسیمہ کی شادی اس اچھڑ فوجی افسر سے نہ کیجیے۔“

”یہ تو نہیں ہو سکتا۔“

اچھا تو پھر لیجیے۔۔۔ تان، تنوم، تان، تن، تن، تن، تن، تنوم، تان۔۔۔

ہم نے میرا ستارہ ماس ہوا۔“

اے میری نیمہ کی زندگی اس ہوئی — تن تن امان امان —

ہائے میرے گزرے ہوئے عہد شباب کی نشانی ستارے۔

ہائے میرے مرحوم چچا کی نشانی نسیم — تان، تان، تان، تن تن۔ تان تان، تنوم تنوم۔ شن تن تن۔ ”

بڑے زمیندار نے تنگ آکر کہا، آخر تم چاہتے کیا ہو؟

سلیم نے جواب دیا، بس یہی کہ اُس وحشی فوجی افسر کے ساتھ نیسہ کی شادی ہو۔۔۔۔۔ تنوم۔۔۔۔۔ تنوم اتن تن۔۔۔۔۔“

22

”تم کون ہو؟“

”اس کا چھیرا بھائی۔“

رسالدار عبداللہ نے اپنی بڑی بڑی مونچھوں پر تاؤ دے کر سلیم کے چہرے پر نظر دوڑائی پھر میرے بدن کا خوب صورت نوجوان لگو چہرے پر غضب کی مستقل مزاجی۔ بولا، جا کر کے جا۔ مجھے تیری فوجانی پر رحم آتا ہے۔“

سلیم نے جواب دیا، ”مجھے رحم کی ضرورت نہیں۔“

”کیا تو اپنی زندگی سے تنگ آچکا ہے جو مجھ سے لڑنے آیا ہے؟“

”اور کیا تو اپنی زندگی سے تنگ آچکا ہے جو میری چھیری بہن کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے؟“

”دیکھ میں سینکڑوں آدمیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار چکا ہوں۔ اس وقت مجھ سے بڑا شمشیر زن دنیا کے پردے پر موجود نہیں۔“

”مجھے بھی کسی ایسے ہی مرد میدان کی ضرورت تھی جو میرے مقابلے کی تاب لاسکے۔“

رسالدار نے شری طرح گرج کر کہا، ”کیا تو واقعی مجھ سے لڑنا چاہتا ہے؟“

سلیم نے میز پر زور سے گھونٹ مار کر جواب دیا، ”اور کیا تو مذاق سمجھتا ہے؟“

”دیکھ تیری ماں سر پر ہاتھ دھر کر روئے گی۔“

”توب! میں اپنی ال کو پہلے ہی روچکا۔ بتا کس چیز سے لڑے گا؟ تلوار سے یا بندوق سے یا ریوا اور سے لڑے گا؟“ میز پر چودو

ریوا اور پر لڑے تھے ان کی طرف ہاتھ بڑھا کر سلیم نے کہا، ”آریوا اور ہی سے لڑیں۔ ایک ریوا اور تو لے۔ ایک مجھے دے۔“

رسالدار نے ریوا اور دوں کو ہاتھتے ہوئے کہا، ”میاں صاحبزادے۔ آفتیش اسلحہ کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ ان سے کھیلنا مذاق نہیں۔

جان کا خطرہ رہتا ہے۔“

سلیم نے جواب دیا، ”تو مرنے سے ڈرتا ہی کون ہے؟ کیا میری تمھاری طرح بزدل ہوں۔“

میں بزدل ہوں! اتنا مشہور۔ فوجی افسر!۔“

”فادہ کیا کہنا میرے رسالدار بہادر کا۔ جب ہی قوت سے تھر تھر کانپ رہی ہو۔“

”میں خوف سے نہیں کانپ رہا ہوں۔ بلکہ اس وقت سردی زیادہ ہے۔“

”اگر خوف سے نہیں کانپ رہی ہو تو مجھ سے لڑو۔“

رسالدار نے نرمی سے کہا، ”میاں لڑنے جھگڑنے سے کیا فائدہ۔ شریفوں کی طرح بیٹھ کر بات چیت کرو۔ آخر تم چاہتے کیا ہوتا

سلیم نے اپنا سوٹ درست کرتے ہوئے جواب دیا، ”میں یہی کہ تم میرے ساتھ شادی کا خیال ترک کر دو۔“

رسالدار نے کہا، ”صاف بات یہ کہ میں تو زمیندار صاحب کی بھانجی کے ساتھ خود ہی شادی کرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ سولہ سترہ

برس کی فوجان لڑکی اور میری پچاس سال کی عمر۔ اس سے بڑے تو میرے لوگے ہیں۔ مگر زمیندار صاحب میری جائیداد کی لاپرواہی میں مجھے

بڑی طرح گھیرے ہوئے تھے۔ میں تمھارا مطالبہ پورا کرنے کے لیے بخوشی تیار ہوں۔ مگر دشواری یہ ہو کہ تم نے مجھے دھمکیاں دی ہیں، اؤ

میں آج تک کسی کی دھمکی سے مرعوب نہیں ہوا۔“

سلیم نے جواب دیا، ”اجی حضرت میں اپنی ساری دھمکیاں واپس لیتا ہوں۔ آپ تو میرے باپ کے برابر ہیں۔ اور پھرتے بڑے

”نامور فوجی افسر ہیں بھلا آپ کو کیا دھمکیاں دوں گا۔ کہیے تو دست بستہ آپ سے معافی مانگ لوں۔“

رسالدار نے اس کی پیٹھ پر آہستہ سے پٹکی دے کر کہا، ”جب یہ بات ہو تو مجھے تمھاری خواہش منظور ہو۔ میں تمھاری چھیری بہن کے

ساتھ شادی کا ارادہ ترک کرتا ہوں۔“

سلیم نے کہا، ”تو ازراہ کرم مجھے یہ کھ کر دے دیکھیے۔“

رسالدار مسکرا کر بولا، "میاں صاحب زادے تم بوڑھے ذات شریف، آسانی سے نئے دالے نہیں،" یہ کہہ کر اس نے شادی سے انکار کا خط نیلم کے ہاموں کے نام لکھ دیا۔

سیلم ۱۱½ بجے رسالدار سے رخصت ہو کر سات بجے کے قریب نیلم کے ہاموں کے گھر پہنچا۔ زمیندار صاحب دیوان خانے میں بیٹے ہوتے جتے سے شغل فرما رہے تھے۔ سیلم کی صورت دیکھتے ہی بولے، "اب تم پھر مجھے تنگ کرنے آگئے؟" سیلم نے جواب دیا، "میں آپ کو تنگ کرنے نہیں، بلکہ خوش خبری سنانے آیا ہوں۔ رسالدار صاحب نے شادی سے انکار کا خط لکھ دیا۔"

زمیندار نے حیرت سے چونک کر پوچھا، "کیا تم واقعی اس بد مزاج رسالدار کے پاس گئے تھے؟" "جی ہاں۔"

"ہو نہیں سکتا۔ وہاں اگر کھانے تو زندہ بچ کر نہیں آسکتے تھے۔"

"اجی دیکھیے یہ رہا رسالدار کا خط۔"

زمیندار نے خط لے کر متحیر نگاہوں سے دیکھا۔ اور بولا، "تم نے اس پر کیا جادو کر دیا۔ وہ تو بہت ہی ضدی شخص ہے؟"

اور کیا میں کم ضدی ہوں! لایسے اس خوشی میں آپ کو تار کا ایک ٹکڑا تو سنا دوں؟

یہ کہہ کر وہ مکان کے اندر بیٹھا گا۔ زمیندار صاحب اس کے پیچھے شور مچاتے ہوئے، "دیکھو خبردار۔ میرا تار خراب نہ کرنا۔ ورنہ مجھ سے بڑا کوئی نہ ہوگا۔"

سیلم نے اندر جا کر نیلم کو دیکھا۔ وہ غسل خانے میں تھی۔ سیلم نے جینا شروع کیا: نیلم، نیلم! جلد باہر نکلو۔

سیلم کی آواز سن کر نیلم جلدی سے غسل خانے سے باہر نکلی۔ بالوں سے ٹپکنے والے پانی کے قطروں نے اس کے حسن کی جاذبیت اور بھی بڑا دی تھی۔ سیلم نے کہا، "آج صبح صبح کیسے راستہ بھول گئے۔ ہاموں جان کہتے تھے کہ تم تین بجے رات کو بھی آئے تھے غیر تو ہو، کیا بات ہے؟"

زمیندار نے کہا، "بات کیا ہے۔ تیرے چچے بے بھائی کا دماغ خراب ہو گیا۔ ساری رات خود بھی پریشان رہا اور دوسروں کی بھی نیند حرام کی۔"

نیلم بولی، آخر یہ کیا کرتے رہے۔

زمیندار نے کہا، "انہی سے پوچھو۔"

سیلم بولا، "اب اس اجڑا رسالدار کے ساتھ تمہاری شادی نہیں ہوگی۔ میں نے اس سے خط لکھوا لیا۔ ہاموں صاحب نے مجھ سے وعدہ کر لیا کہ اب تم شادی کے معاملے میں آزاد ہوگی۔ تمہاری شادی وہاں ہوگی جہاں تم چاہو گی۔"

نیلم نے سر جھکا کر کنکلیوں سے سیلم کی طرف دیکھا، بوڑھے زمیندار کی تجربہ کار آنکھوں نے نیلم کی دُزدیدہ نگاہوں میں سب کچھ دیکھ لیا۔ وہ سب کچھ سمجھ گیا۔ بولا، "سیلم، میں نیلم کے ساتھ تمہاری شادی منظور کرتا ہوں۔"

سیلم کے دل کی حرکت تیز ہو گئی۔ پیشانی پر پسینہ آ گیا۔ بولا، "میری شادی نیلم کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ انہیں جی ان کی زندگی برباد کرنا نہیں چاہتا۔ میں آپ کے پاس صرف اس لیے آیا تھا کہ اپنے مرحوم چچا کی واحد یادگار نیلم کو بوڑھے رسالدار کے عذاب سے نجات دلاؤں اور اسے اپنا وصیت نامہ دے دوں۔"

زمیندار نے پوچھا، "وصیت نامہ! کیسا وصیت نامہ؟"

"میرا وصیت نامہ۔ میں نے اپنی جائیداد نیلم کے نام منتقل کر دی ہے۔"

"یہ کیوں؟"

”آٹھ بجے والے ہیں۔ میں اب اس دنیا میں گھنٹہ سوا گھنٹے کا جہان ہوں۔ میں اب گھر جا رہا ہوں۔ مرنے کے لیے“
نیمہ سر جھکائے خاموش کھڑی تھی۔ اس نے گہرا کر سلیم کی طرف دیکھا۔ بولی: ”آج تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ اپنی موت کا علم بھی کسی کو ہوا ہے۔“

سلیم آہ سرد بھر کر بولا: ”اے نیمہ، مجھے اپنی موت کا علم ہے۔ میں نے کل ایک زہریلا پھول مونگھ لیا تھا۔ اس کی سمیت سے میں آج نوبے دن کو مر جاؤں گا۔“

نیمہ نے پوچھا: ”تم سے یہ کس نے کہا دیا؟“

سلیم نے جواب دیا: ”ڈاکٹر نے۔“

”کون ڈاکٹر؟“

”ڈاکٹر بدری داس جو ملک میں سمیات کے سب سے بڑے ماہر ہیں اور جن کی تشخیص کبھی غلط نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر بدری داس کا نام سن کر نیمہ اور اس کے ماموں دونوں نے قہقہہ لگایا۔ سلیم نے تعجب سے سننے کا سبب پوچھا۔ نیمہ دوڑ کر کمرے کے اندر سے ایک روزنامے کا پرچہ اٹھالائی اور ایک مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی: ”اپنے ڈاکٹر بدری داس کا حال تم خود پڑھ لو۔“

سلیم نے پڑھنا شروع کیا۔ اخبار میں لکھا تھا:-

”افسوس ہے کہ ہمارے شہر کے نامور ماہر طب ڈاکٹر بدری داس کا دماغی توازن دفعتاً بگڑ گیا۔ انظرین کو معلوم ہو گا کہ وہ ملک میں سمیات کے سب سے بڑے ماہر تھے۔ اور ہمیشہ زہریلی چیزوں کی تحقیقات میں مصروف رہتے تھے۔ سمیات پر غور و فکر کی کثرت سے ان کے ذہن میں یہ خیال بیٹھ گیا کہ جو شخص بھی ان سے ملنے آتا ہے وہ کسی زہر کے زیر اثر ہے۔ چنانچہ رات کو نوبے کے قریب اپنا مطلب بند کرتے ہوئے ان کا دماغی توازن یا نکل بگڑ گیا اور انہوں نے اپنے دوا خانے کی تمام شیشیاں، دوائیں اور فرنیچر = کہہ کہہ کر دیوانہ وار باہر سڑک پر پھینکنا شروع کیا کہ یہ دوا بھی زہریلی ہے۔ یہ کرسی بھی زہریلی ہے۔ یہ میز بھی زہریلی ہے۔ ان کی اس حرکت سے کئی راگبیر سخت بھرج ہوئے۔ پولیس نے انہیں بڑی شکل سے قابو میں کیا اور وہ ایک بجے رات کی ٹرین سے آگرے کے پاگل خانے روانہ کر دیے گئے۔“

سلیم نے اخبار ہاتھ سے رکھ دیا اور نیمہ کی طرف دیکھا بولا: ”نیمہ!“

نیمہ نے آہستہ سے کہا: ”سلیم!“

دونوں کی آنکھوں میں آنسوؤں کے دودو قطرے تھے۔

گھر کا مولوی

اگر آپ مذہب کے کچھ بھی لگاؤ رکھتے ہیں تو آپ کو اپنی زندگی کے ہر لمحے میں اپنے مذہبی قاعدوں کو معلوم کرنے کے لیے ضرور کسی رہنمائی تلاش ہوتی ہوگی۔ اس دشواری کو دور کرنے کے لیے ”برہمستی زیور“ کی ایک جلد اپنے پاس رکھیے۔ اس کے دس حصے ہیں۔ گیارہواں حصہ برہمستی گودھ ہے اور اشراف العلماء حضرت مولانا مولوی اشراف علی صاحب تھانوی کا لکھا ہوا مجموعہ ہے جس کو ہندوستان کے تمام علمائے مستند قرار دے چکے ہیں اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ”اس کی ایک جلد ہر گھر میں ضرور ہونی چاہیے۔“ اس میں خاص طور پر عورتوں کے لیے مذہبی مسائل کا مکمل پروگرام ہے۔ مذہبی نقطہ نظر سے زندگی کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس کے لیے مکمل ہدایات اس میں نہ ہوں۔ شادی، بیاہ اور غرض زندگی اور موت کے ہر پہلو کے لیے پورا پروگرام ہے۔ قانون اسلامی اس قدر سہل اور مفصل لکھو ہیں کہ اگر اس کو مذہبی انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کا پڑھنے والا خواہ مرد ہو یا عورت اردو کا پورا مولوی بن سکتا ہے۔ خدمات تفریبا آٹھ سو صفحات۔ قیمت دو روپے، مجلد دورپے آٹھ آنے۔ ملے کا پتہ:- مینجر ہاشمی بک پلو۔ کوچہ چیلان، دہلی۔



نسلِ انسانی کے دشمن شیر، سانپ، جکڑا شیم، سیل اور دق

شیر اور سانپ کو تو گولی اور لاشی سے مارا جاسکتا ہو، مگر ان نفعی نفعی خوردبینی جراثیم کا بقراط اورسقراط کے زمانے سے کوئی خاص علاج نہیں تھا۔

لعاب اور دہن میں جراثیم ہوتے ہیں۔

گندے بوتلوں، کندے گلاسوں اور چائے کی پیالیوں سے یہ مرض روز بروز ترقی کر رہا ہو۔

چونکہ پھیپھڑوں کو رات اور دن کسی وقت بھی سکون میسر نہیں، یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت پھو۔ لتے۔ ہتے ہیں۔ اس لیے ان کے نقائص اور زخم وغیرہ دور کرنا ناممکن تو نہیں مگر از حد دشا ضرور تھا۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے دس سال تک سرگرم تحقیقات جاری رکھی اور قرص سحر اور مارالحمیات دو اکیسروائیں دنیا کے سامنے پیش کر دیں، جن سے پھیپھڑوں کے جراثیم ہلاک ہو کر ان میں روز بروز طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہو۔

ہلکی حرارت، کھانسی، سانس پھولنا، وزن کا بلاوجہ کم ہونا، دق کے خطرے کی علامات ہیں۔

ہرگز ہرگز غفلت نہ کیجیے، ان کو فوراً قرص سحر اور مارالحمیات سے روک دیجیے۔ اگر خدا خواستہ مرض بڑھ گیا ہو، تو بھی انشا اللہ یہ دونوں دوائیں فرشتہ رحمت ثابت ہوں گی۔ اور آپ کے پھیپھڑوں میں زیادہ طاقت بھر دیں گی۔

بچھتر فی صدی ایسے صحاب جن کے انتظار میں موت ہر وقت کندھے کے برابر لگی کھڑی تھی، خدا کے فضل سے بالکل تن درست ہو گئے ہیں۔

مریض خوش ہو جائیں، ماں باپ، بچے، عورتیں، رشتے دار اور دوست بھی خوشیاں منائیں، زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں مریض کو مکمل شفا ہو جاتی ہو۔

قیمت قرص سحر فی عدد دو آٹے۔ مارالحمیات جو بارہ روز کے لیے کافی ہونی بتل دیکورپے۔ ابھی منگائیے۔

توکیو کی سہیصال بہت آسان ہو، صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے مارالحمیات دو ٹولے پی لیجیے، اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ فوگہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجیے۔

غذا نرم اور زود ہضم کھائیں، آتش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہو۔

ہمدرد و دوا احسانہ یونانی دہلی



از جناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب رکن مجلس میں کچھ فرمودہ درود و اخلاقی

رسوت ان چند واؤں میں سے ہے جن کے اکثر افعال و تاثرات میں تینوں مروجہ طبیں آیورویدک، طب یونانی اور ڈاکٹری متفق ہیں۔ اگرچہ ڈاکٹری میں اس کا استعمال زیادہ نہیں ہے لیکن آیورویدک اور طب یونانی میں یہ دو اکثریت سے استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اکثریت سے استعمال ہونے کے باوجود ہماری علم الادویہ کی کتابوں میں اس کی مابیت کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں جن کو دیکھ کر صمیم مائے قائم نہیں کی جاسکتی کہ رسوت درحقیقت کس درخت یا پودے سے بنائی جاتی ہو۔ اس لیے ہم اس مضمون میں اس دو کے متعلق مختلف اقوال، اس کی صحیح مابیت اور دوسری ضروری معلومات ہرے ناظرین کرتے ہیں۔

رسوت کے نام رسوت اردو، ہندی میں اسی نام سے مشہور ہے۔ ابتدائی عربی میں اس کو 'خضض' داج "ادوض" پر پیش اور سنسکرت میں 'ساجن' کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرہٹہ اور بنگالی زبانوں میں بھی یہی سنسکرت نام معمولی تبدیلی کے ساتھ بولا جاتا ہے گجراتی میں اس کو 'رسوتی' کہا جاتا ہے اور انگریزی میں اس کو ایکسٹریکٹ آف بربرس اور لاطینی میں ایکسٹریکٹ بربرس کہتے ہیں۔ اور اس کا قدیم یونانی نام 'ویکون' ہے۔ مخزن الادویہ اور علم اعظم میں اس کا یونانی نام 'ویکون' لکھا ہے، جو شمس الاطباء حوم کی تحقیق کے مطابق غلط ہے۔ صحیح لفظ 'ویکون' ہوا۔ یہ کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ اکثر افعالیں اس قسم کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ 'ویکون' کو شروع میں کاتب نے غلطی سے کات کے بجائے کھانے کے لکھ دیا ہوگا۔ (دقیقاً) کچھ مدت گزرنے کے بعد کات کا ایک لفظ انگلیا یا پڑھنے والے نے غلطی سے 'ویکون' پڑھا اور دوسری جگہ 'ویکون' ہی نقل کیا گیا۔ دوسری زبان کا لفظ تھا۔ امتداد زمانہ کے بعد کسی کو اس کے صحیح تلفظ کی خبر ہی نہیں رہی۔ لہذا ویکون ہی مشہور ہو گیا۔

رسوت کی وجہ تسمیہ رسوت کا تلفظ عام طور پر 'رسے' کے زبر اور 'سین' کے زبر یا پیش کے ساتھ کیا جاتا ہے، یعنی 'رسوت' اور 'رسوت' اور انجمنوں کے ساتھ درحقیقت یہ لفظ 'رس' اور 'اٹ' دونوں نفلوں سے مرکب ہو۔ جس کسی کوئی یا پھل کے ٹھوڑے ہوئے پانی یا پانی میں جوش دے کر حاصل کیے ہوئے پھولوں کو کہتے ہیں اور 'اٹ' کے معنی اڈنا یا یعنی جوش دینا ہے۔ چون کہ رسوت ایک درخت کی گولہوں کو جوش دے کر حاصل شدہ رس کو پکا کر بنائی جاتی ہے، اس لیے اس کو 'رسوت' کہنے لگے اور پھر یہی لفظ 'کوت' سے تبدیل کر کے رسوت بولا جانے لگا۔

رسوت کی تاریخ طب یونانی اور آیورویدک میں رسوت زمانہ قدیم سے استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ دیویدوس اسکوس اور جالینوس وغیرہ قدیم علماء نے 'ویکون' کے نام سے اس کو بیان کیا ہے اسی طرح آدودیدک کی پرانی کتابوں میں بھی اس کا تذکرہ موجود ہے۔

رسوت کی قسمیں رسوت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) رسوت کی جس کا بیان علم الادویہ کی کتابوں میں خضض کی کے نام سے موجود ہے۔ (۲) رسوت ہندی، جو آج کل مستعمل ہے۔

خضض کی جو کسی زمانے میں کٹر مضر میں بنائی جاتی تھی اور وہاں سے مختلف ممالک میں پہنچتی تھی، آج کل نایاب ہے۔

رسوت کی طبعی صفات تازہ اور خالص رسوت کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ کچھ مدت گزرنے پر رنگ سیاہ ہو جاتا ہے، لیکن پانی میں گھونٹنے سے پانی زرد ہو جاتا ہے۔ مزہ کڑوا ہوتا ہے اور بوجا خاص قسم کی ہوتی ہے۔

بازار میں تازہ اور خالص رسوت کا ملنا مشکل ہے۔ کچھ نہ کچھ مدت اس پر گزرنے لگی ہوتی ہے اس لیے رسوت بازار میں سیاہ رنگ کی جگہ ڈھکی ڈھکیوں کی شکل میں ملتی ہے، جس پر مختلف قسم کے درخوں کے پتے چھپے ہوتے ہیں، اور کنکر مٹی کی ملاوٹ بھی ملتا ہے جو کراتی ہے۔ اگر رسوت کی ٹولیاں یا کڑے نسبتاً چمکے ہوں، توڑنے پر ماسنی ہے ٹوٹ جائیں، رنگ سیاہ اور زردی مائل ہو اور منہ میں لٹنی

تو اس کو بہترین رسوت سمجھنا چاہیے۔ گویا یہ اقلیتی علامتیں ہیں جن کو معلوم کر کے ہر رسوت کے اچھا یا بُرا ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں بس کے علاوہ اصلی اور عمدہ رسوت اگر منہ میں جانی جائے تو اس سے زبان کچھ سکڑتی ہی لیکن جس رسوت میں لادٹ ہوتی جو وہ چبانے سے زبان پر قبض نہیں پیدا کرتی۔ اس کا مزہ بہت زیادہ کڑوا ہوتا ہے۔ اس کے ٹکڑے بھاری ہوتے ہیں اور اگر ان کو توڑ کر دیکھا جائے تو ان میں وہ چمک بھی نہیں ہوتی جو توڑنے پر رسوت کے ٹکڑوں میں دکھی جاتی ہے۔

رسوت کی ماہیت رسوت ایک درخت یا پودے کا ٹھکانہ ہے، لیکن وہ درخت کون سا ہے۔ اس میں اہلبا کا اختلاف ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شخص کے لئے متعلق جو کچھ مشہور ہو کہ وہ ایک فارد درخت کے پتوں اور پھل کا ٹھکانہ ہے۔ یہ درخت تقریباً تین گز بلند ہوتا ہے اس کی چھال کا رنگ سیاہی ہوتا ہے۔ پتے شمشاد کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں۔ پھل سیاہ مہرچ کے مانند گول اور کالے۔ لیکن یہ سیاہ مہرچ کی طرح ٹھکڑے نہیں ہوتے بلکہ ہموار اور پختے ہوتے ہیں اور ان کے منہ میں تلخی ہوتی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ شخص کے لئے درخت کے پتے گول اور کسی قدر موٹے ہوتے ہیں اور ان کی ٹوکس اور کی طٹ گھسی ہوئی ہوتی ہے اور یہ عورت کے میدان میں پیدا ہوتا ہے۔

اس درخت کی جڑ پتوں، بیجوں اور لکڑیوں کو لے کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک حوض میں بھگو تے ہیں اور ان کو خوب کتے ہیں اس کے بعد چھوڑ دیتے ہیں، یہاں تک کہ تلچٹ پھینٹ جاتی ہے۔ اس کے بعد اوپر سے صاف پانی تھار کر جوش دیتے ہیں، اور جب وہ گاڑھا ہو جاتا ہے تو اس کو مشیکڑوں میں بھر کر مختلف مالک میں درخت کے لیے لے جاتے ہیں اور اس کو خاص طور پر فولان کہتے ہیں۔ اور پھر گاڑھے پیچھے جاتی ہے پھر اس کو چھانٹتے ہیں، نیچے اور لکڑیوں وغیرہ کو پھینک دیتے ہیں، اور پھر اس چھنی ہوئی گاڑھ کو تھوڑا سا پکاتے ہیں جب یہ گاڑھی ہو جاتی ہے تو اس کے ٹکڑے سے بنائے تے ہیں۔ اس کو شخص کہتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ نولان اور شخص الگ چیزیں ہیں۔ درحقیقت دونوں چیزیں ایک ہی ہیں۔ ان میں فرق لطافت اور کثافت کا ہے۔ پہلی قسم کی شخص لطیف اور نفیس ہوتی ہے اور زیادہ قیمت پاتی ہے اور دوسری قسم کی شخص کثیف اور غلیظ ہوتی ہے، قیمت میں ازراں ہوتی ہے، لیکن ہوتی ہیں دونوں اعلیٰ صاحب مخزن الادویہ تحریر فرماتے ہیں کہ معتبر اشخاص سے سنا گیا ہے اور یہی صبح بھی جو کہ رسوت جس پودے سے بنائی جاتی ہے وہ ہر قسم کوہ کے پودے کے مانند ہوتا ہے رسوت ہندی کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ وہ نیل زسرج کا ٹھکانہ ہے، لیکن صاحب مخزن الادویہ اس کی تردید کرتے ہیں۔ صاحب دستور الاطباء کہتے ہیں کہ بہترین رسوت وہ ہے جو ٹنگ کوٹ اور لاہور کے مضافات میں تازہ بیلے کے رس سے بنائے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ رسوت چند بوٹیوں کے پتوں کا ٹھکانہ ہے۔ بعض بوٹیوں کے پتے میٹھے کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں اور وہ فارد ہوتی ہیں۔ بعض کے پتے خرنے کے پتوں سے مشابہ اور ان سے زیادہ موٹے ہوتے ہیں۔ بعض کے پتے پس کھیرے کے پتوں سے ملے جلتے ہیں بلن کو لکڑی کی بڑی ادھیں ہیں کوٹ کھان لینے ہیں پھر اس کو جوش دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو پتوں پر پھیلا کر خشک کر لیتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید حاشیہ تحفہ میں لکھتے ہیں کہ جو کچھ دیموں اور ان کی معتبر کتابوں سے تحقیق ہوا ہے وہ یہ ہے کہ رسوت دار ہلکا کا ٹھکانہ ہے اور یہی صبح بھی ہے۔

صاحب محیط نے نسخہ سیدی کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ نواب محمد حیدر خان والی رام پور ایک مرتبہ کوہ نادون اور ٹنگ کوٹ کی طرف ٹنگا کے لیے گئے تھے۔ انہوں نے رسوت کے درخت دیکھے اور ان سے رسوت بھی تیار کرانی۔ نسخہ مذکور میں درخت رسوت کے متعلق لکھا ہے کہ

”رسوت کا درخت دار ہلکا نارنگی کے درخت کے ملہ ہوتا ہے۔ اس پر کانٹے لگتے ہیں۔ اس کی جڑ اور لکڑی زرد رنگ کی ہوتی ہے پتے درامین کے پتوں کے مانند اور پھل کوہ اور فالے جیسے ہوتے ہیں۔ پختہ ہونے پر ان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ مزہ ترش ہوتا ہے اور پھاری لوگ اسے کھاتے ہیں اور وہ اس کو گھسیل کہتے ہیں۔“

رسوت کا درخت ہی زرشک کا درخت ہے

شش الاطباء مرحوم مخزن الادویہ ڈاکٹری میں لکھتے ہیں کہ دار ہلد کا ڈاکٹری نام بزربرس اور اس کا طبی نام برابریس درحقیقت ایک ہی نام ہے، لیکن ڈاکٹری میں بزربرس سے دار ہلد یا رسوت کی نگرانی فرمادی جاتی ہے اور طب میں برابریس یا امبرباریس سے زرشک مراد لی جاتی ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ اصل میں درخت زرشک کے تنے کی کڑی کو دار ہلد اور اس کے عصا سے کو حشش یا رسوت، اس کی جڑ کو آفیس اور اس کے پھل کو زرشک کہتے ہیں :

ہمارے نزدیک بھی تحقیق صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اول تو برابریس اور امبرباریس دونوں لفظ ایک ہی معلوم ہوتے ہیں۔ ایسے لفظی تغیرات اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہماری علم الادویہ کی کتابوں میں دار ہلد کے پھل کو اگرچہ زرشک نہیں لکھا۔ لیکن زرشک کے مانند ضرور لکھا ہے۔ علاوہ ازیں جب ہم زرشک کے درخت کی بابت پڑھ کر رہتے ہیں تو اس میں اور دار ہلد کے درخت میں کوئی بڑا اختلاف نہیں پاتے۔ چنانچہ درخت زرشک کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ خاردار ہوتا ہے، پہاڑوں میں آگتا ہے، دو تین قدام بلند ہوتا ہے، پتے ہریا ہری مائل پتیلی کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ پھل خام ہونے کی حالت میں سبز، پختہ ہونے کی حالت میں سرخ ہوتے ہیں اور پرانے ہونے پر سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ مزے میں کھٹے شے ہوتے ہیں اور فارسی میں اس درخت کی جڑ کی کھال کو پوست پنج زرد شدہ کہتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ زرشک کا درخت اور رسوت کا درخت ایک ہی ہے۔ یہ بھی خاردار ہوتا ہے اور رسوت کا درخت بھی۔ دونوں کا مقام پیدائش کوستان ہے۔ بلندی کے لحاظ سے دونوں یکساں ہیں۔ پھل بھی دونوں کا ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ پھل کی ضخامت و شکل اس کی رنگت اور مزہ سب ایک ہے۔ درخت زرشک کے فارسی نام پنج زرد شدہ سے ظاہر ہے کہ اس کا رنگ بھی دار ہلد کے مانند زرد ہوتا ہے۔ ان فرض رسوت اور زرشک کا درخت ایک ہی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نظر نہیں آتا۔ البتہ اختلاف مقامات کے لحاظ سے ان میں جسمی اختلاف پایا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ زمانہ قدیم میں مختلف قسم کے درختوں سے رسوت بنائی جاتی ہو، اور تیار شدہ رسوت اپنے انحال و خواص کے لحاظ سے ایک ہی قسم کی بنتی ہو۔

لاہور کا واقعہ ہے کہ میں نے بازار سے زرشک منگوائی۔ اتفاق سے ایک پہاڑی جو غالباً گڑھ وال کا باشندہ تھا، میرے پاس بیٹھا ہوا تھا، جب میں زرشک کو دیکھ رہا تھا تو اس نے بھی اس کے چند دانے اٹھا کر دیکھے اور ان کو چمک کر کہنے لگا "حکیم صاحب یہ دوا تو ہمارے یہاں پہاڑوں میں ہوتی ہے۔ ہم اس کو کھل کھتے ہیں اور اس کے درخت کی کڑی سے روت بناتے ہیں۔"

میں نے اس کی یہ بات سن کر حیرت منظم میں رسوت کا بیان دیکھا تو اس کے بیان کی تصدیق ہوئی کہ جس چیز کو ہم زرشک کہتے ہیں، پہاڑی لوگ اس کو کھل کھتے ہیں جس کا تلفظ صاحب غلط نے کھنسل لکھا ہے اور اس کا درخت ہی دار ہلد یا زرشک کا درخت ہے۔

یورپ اور امریکہ میں جس قسم کے درخت کی کڑیوں سے رسوت بنائی جاتی ہے، اس کو نباتی اصطلاح میں بزربرس و گبریس کہتے ہیں۔ ہندوستان میں جن درختوں سے رسوت بنائی جاتی ہے وہ مقام پیدائش کے لحاظ سے کئی قسم کے ہوتے ہیں، فارما کو پیدائشاً میں مندرجہ ذیل تین قسم کے درختوں کو بیان کیا گیا ہے:

(۱) جوبربوس (ایسٹےٹا) (Berberis Aristata) اس کو انگریزی میں نیپال باربری (Nepal Barberry) کہتے ہیں اور اس قسم کے درخت نیپال کے پہاڑوں پر پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) جوبربوس لیسکی (Berberis Lycium) اس کو انگریزی میں آفٹھلمک باربری (Ophthalmic Barberry) کہتے ہیں۔ اس قسم کے درختوں کا مقام پیدائش بنگلہ دیش ہے۔

(۳) جوبربوس ایشیائیکا (Berberis Asiatica) اس کو انگریزی میں ایشیائک باربری (Asiatic Barberry) کہتے ہیں اور اس قسم کے درخت گڑھ وال سے لے کر ہزارہ تک تمام کوستانی علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)



میں اپنی بیوی کی بدچلنی سے تنگ تھا

طلائے مقوی خاص (رجسٹرڈ)

گھنٹا تو نہیں چاہیے مگر یہ واقعہ ہو کہ جو صاحب اپنی بیویوں کی بدچلنی سے اداس رہتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ قصور خود ان کا ہو۔

اندکی شان ہو۔ قوت باہ کی کمزوریوں کا علاج کر لے، ڈاکٹر سی بی طب یونانی کے منہ آنے لگی ہو! غددی علاج اور بندر کے ہونہار کا کئی سال تک دھول چٹا کیا، مگر نتیجہ وہی دھاک کے تین بات۔ اب یہ ٹل خیارہ کم ہو گیا ہو۔ اس پر ہمدرد کی مجلس تجربات کے کئی سال تک، طلائے مقوی خاص کے نسخے کی تحقیقات کرتے ہوئے غددی علاج اور ہونہار کو سامنے رکھا کیونکہ صبح منوں میں ریسرچ (سرگرم تحقیقات) صرف ہی طرح ہو سکتی جو جب کہ تمام دنیا کے نظریے اور تحقیقات سامنے رکھی جائیں۔

ہمدرد کی مجلس تجربات کا نتیجہ طلائے مقوی خاص ہے

بے ضرر، قابل اعتماد، نادر، مجرب الخرب طلائے مقوی خاص کے استعمال سے کیا ہوتا ہے:-
(۱) غلام، بلیق کی وجہ سے جو ساخت کی خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں اور زیادتی عمر سے سخت کم زوری ہو گئی ہو، اس مشہور طلاء کے استعمال سے ان شکایتوں کا نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

(۲) یقیناً چھاتی ہوئی جوانی دوبارہ مل جاتی ہو۔ (۳) شرم اور ندامت کا قلع قمع ہو جاتا ہو۔ (۴) گھڑیں خوش اور نرمی نظر آنے لگتی ہو۔ (۵) رنگ ریش اور پیشوں میں شدید کمزوری پیدا ہو جاتی ہو۔ (۶) آرزو سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہو جس سے بد مزاجی جھپٹ کے نئے کے مطابق بنے ہوئے طلاؤں کے امرا اور رؤسا ہزاروں روپے اٹھا کر بھلو ٹھکانہ دیتے تھے، یہ ایک نہایت ہی قیمتی اور نادر خصلت ہے جو ہر شخص اور ناممکن تو نہیں مگر نہایت دشوار و کمیوں سے بڑی مقدار میں تجارتی حیثیت سے تیار کیا جاتا ہو جس سے لاکھ بہت ہی کم آتی ہو۔ آٹھ روپے میں ہی عیطلہ کی ایک شیشی صفت کے برابر ہو۔ ابھی منٹکا سیے۔

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



MAHWARI

حیض کی تمام خرابیاں دور کرنے والی مجسم کسیر ماہواری

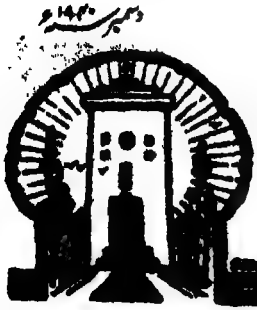
رحم کا درم، ہسٹیریا وغیرہ خطرناک امراض "معمولی" حیض کی خرابیوں سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تمام دنیا کے ڈاکٹر اور حاذق حکماء اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ نہایت ہی پیچیدہ مرض ہو، علاج میں اگر ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرتے ہیں تو حیض میں کمی بلکہ بندش واقع ہو جاتی ہو اور اگر کمی اور بندش کا نسخہ تجویز کرتے ہیں تو ایام ماہواری بے قاعدہ ہو جاتے ہیں۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے سالہا سال تک ریسرچ (سرگرم تحقیقات) کرنے کے بعد کئی سال ہوئے ماہواری کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

ہمدرد کی مایہ ناز قابل افتخار ماہواری تمام حیض کی خرابیوں، حیض کی کمی، حیض کی بندش حیض کی بے قاعدگی کا خدا کے فضل سے ایسا بھی علاج ہو کہ ہمدرد سے حسد رکھنے والے دوا خانوں نے ایڑی سے چوٹی کا زور لگالیا، مگر اس کا مقابلہ تو کیا، اس سے بڑھتا فائدے مند دوا بھی پیش نہ کر سکے ہمارے ہاں روزانہ ماہواری کے آرڈروں کا تانتا لگا رہتا ہو۔

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (پلر)
آپ کے گھر میں ضرورت ہو، ہی منٹ منٹکا سیے۔

ملنے کا پتہ:- ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



جاپانیوں کی جسمانی طاقت اور قوت برداشت



۱۱ ڈاکٹر جان ہاروسے کیلگ ، ایم ۔ ڈی ۔

پروفیسر بائیلز، ایک مشہور جرمن طبیب ہیں جو سابق شہنشاہ جاپان میکاڈو کے شاہی معالج رہ چکے ہیں۔ انہیں جاپانیوں کے طرز معاشرت اور صحت و زندگی کے بارے میں جس قدر قریبی معلومات حاصل ہیں شاید اور کسی کو نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک جگہ وہ لکھتے ہیں کہ جاپان کے پچھلے طبقے کے لوگ جو زیادہ تر نباتاتی غذا کھاتے ہیں، ان لوگوں کی نسبت جو لحمی غذاؤں پر پرورش پاتے ہیں۔ اور لازمی طور پر خوش حال ہوتے ہیں زیادہ قوی اور بہت دالے ہوتے ہیں۔ غذائیات کا مطالعہ کرنے والے اس بات سے ابھی طرح واقف ہیں کہ جاپانی کئی ہزار سال سے صرف نباتاتی غذا پر چل رہے ہیں اور اس وقت بھی جاپان کی آبادی کا بڑا حصہ صرف چاول اور سبز یوں پر گزارا کرتا ہے اور یہ چیز ان کے جسموں میں غذا کا ایک معقول تناسب و توازن پیدا کرنے اور تائمر و جن کی کافی مقدار مہیا کرنے میں بالکل کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

پروفیسر بائیلز کے پاس دو ہفتے کے جاپانی فوجان ۱۲۵ اور ۲۲ سال کی عمر کے خدمت گاروں کے کام پر ملازم تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو اپنے تجربات کا موضوع بنایا۔ انہیں ایک خاص اور متعین مقدار اور حالت کی غذائیں ہینا کی جاتی تھیں جن کی کیمیائی ترکیب کا اندازہ علمی ذرائع سے لگایا جاتا تھا۔ ان خدمت گاروں سے خاص خاص کام بھی لیے جاتے تھے، مثلاً تین ہفتے تک مسلسل انہیں رکشا کھینچنی پڑتی تھی جس میں وہ خود سوار ہوتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا وزن ۱۷۶ پونڈ تھا۔ انہیں ۲۵ میل روزانہ دوڑنا پڑتا تھا اور بیچ میں کہیں ٹھہرنا نہیں ہوتا تھا۔ بظاہر یہ محنت نہایت محنت معلوم ہوتی ہے لیکن دراصل ان خدمت گاروں کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی بلکہ وہ خود نہایت خوشی سے اس محنت جسمانی مشقت کو برداشت کر لیا کرتے تھے اور کچھ جوں و چرا نہ کرتے تھے۔ اگر کسی سے صرف ۲۵ میل روزانہ ہی تین ہفتے تک چلنے کے لیے کہا جائے تو یہ معلوم اس کا کیا حال ہو۔ لیکن ۲۵ میل کے فاصلہ دوڑتے ہوئے طے کرنا ۱۷۶ پونڈ کا آدمی رکشا میں بٹھا کر کھینچنا اور مسلسل تین ہفتے تک اس مشقت کو بلا تاخیر برداشت کرنا بہادری اور جسمانی توانائی کا ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔ اس تجربے کے دوران میں ان خدمت گاروں کو عام خوراک کے علاوہ اور کچھ نہیں دیا جاتا تھا۔ ایک معمولی آدمی کے لیے

لازمی طور پر جس قدر چربی استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے اس سے بہت کم ان قلیوں کو دی جاتی تھی۔ ان کی پروٹین کی تعداد بھی ۶۰ سے ۸۰ فی صدی کے حساب سے کم دیش ہوتی رہتی تھی۔ شکریتے اجزاء انہیں مختلف غذاؤں سے فراہم کیے جاتے تھے۔ جن میں چاول، آلو، جو اور مٹھی سبزیاں شامل تھیں۔ تجربے کے آخر میں ان کا وزن کیا گیا۔ ایک خدمت گار کا وزن آدھ پونڈ بڑھ گیا اور دوسرے کا وزن وہی رہا جو پہلے تھا۔ اس کے بعد پروفیسر بائیلز نے ان خدمت گاروں کو یہ خوش خبری سنائی کہ اب انہیں خوب گوشت کھانے کے لیے دیا جائے گا۔ نوکر یہ خیر مسرت اثر سن کر باغ باغ ہو گئے، کیوں کہ گوشت ان کے لیے ایک نعمت تھا۔ شکریتے اجزاء، والی غذا کم کر دی گئی، اور لحمی غذائیں بڑھادی گئیں۔ اگرچہ پروٹین کی مقدار پروفیسر ڈاکٹر کے نظریے اور معیار کے مطابق نہیں دی گئی مگر پھر بھی بڑھا ضرور دی گئی۔ تین روز تک ان نوکروں نے خوب ڈٹ کر کھایا۔ تیسرے روز کے آخر میں نوکر کہنے لگے کہ اب ان سے اس قدر تیزی کے ساتھ نہیں دوڑا جاتا، جس قدر وہ پہلے دوڑا کرتے تھے، اس لیے انہیں گوشت کھانے کے لیے نہ دیا جائے۔ چنانچہ بائیلز نے انہیں پھر وہی غذا کھانے کے لیے کہہ دیا اور اس کا نتیجہ وہی نکلا جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ ایک کا وزن بدستور وہی رہا یا زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ گرام کی زیادتی محسوس کی گئی۔ دوسرا آدمی پانچ ہفتے کے قریب وزن میں بڑھ گیا۔

ہائیلز نے قوت برداشت کا ایک اور حال لکھا ہے۔ وہ ٹوکیو سے نکو جا رہا تھا۔ ان دونوں کے درمیان ۶۰ میل کا فاصلہ ہے مگر میں کاموسم تھا اور گرمی بھی خاصی تھی۔ شام کے چھ بجے سے صبح کے آٹھ بجے تک ۱۴ گھنٹے اس سفر کو طے کرنے میں لگے۔ وہ لکھتا ہے کہ جوں ہی میں ٹوکیو سے نکلا میں نے رکشائیں ایک جاپانی کو دیکھا۔ وہ بھی نکو ہی جا رہا تھا۔ اس کی رکشا کو ایک آدمی پکھنچ رہا تھا۔ وہ نکو میں ہائیلز کے پیچھے کے کوئی آدھ گھنٹے بعد پہنچا۔ ہائیلز لکھتا ہے کہ اسی خود راستے میں چھ مرتبہ گھوڑے بدلنے پڑے تھے۔ لیکن اس کا ہم سفر جس کا وزن ۱۱۵ پونڈ تھا، رکشائیں بیٹھا ہوا تقریباً اسی وقت اپنی منزل پر پہنچ گیا۔ اور راستوں میں کہیں نہیں رکا۔ اس قلی کی خوراک بالکل بنانا ہی تھی۔

یہ بات سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جاپانی چھوٹے قد کے ہوتے ہیں لیکن وہ برداشت اور طاقت کے کارناموں میں کسی طرح بھی دوسری اقوام سے کم نہیں ہوئے۔ جیسا کہ حال کے بہت سے تجربات اور واقعات نے ہم کو بتا دیا ہے۔ ان میں ہمت، امنگ اور زندگی کی تڑپ کسی طرح بھی دوسری اقوام کے فرد سے کم نہیں ہوتی۔

”یرٹش میڈی کل جرنل“ میں ایک مضمون نویس لکھتا ہے کہ خود جاپانی لوگ اپنی غیر معمولی طاقت اور توانائی اور قوت برداشت کی وجہ معمولی اور سادہ غذا کو بتا رہے ہیں۔ نیز ورزش اور کسرت کے ایک خاص طریقے کو بھی جس میں جو جو حبو نامی مشہور کرتب بھی شامل ہے، خاص دخل ہے۔ اس طریقے کو جاننے کے لیے علم تشریح اور پانی کے اندرونی اور بیرونی استعمال کی واقعیت بھی ضروری ہے۔ ۱۸۸۸ء میں یہ معلوم کرنے کے لیے کہ گوشت کھانے یا غذا میں کسی قسم کی تبدیلی سے جاپانیوں کے قد بڑھ سکتے ہیں یا نہیں، ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ نتیجہ اس تحقیقات کا یہ نکلا کہ اگرچہ دوسری اقوام سے ان کے قد چھوٹے ہیں مگر قوت برداشت اور طاقت اور توانائی میں وہ کسی سے کم نہیں ہیں بلکہ بعض سے افضل ہیں۔ اس لیے ان کے قد کا چھوٹا ہونا کوئی نقصان کی بات نہیں ہے۔ رہ گئی ان کی غذا تو وہ بہت معمولی اور سادہ ہوتی ہے۔ ہر کھانے میں چاول کا استعمال ضرور ہوتا ہے۔ جاپانی افواج نے ریکارڈ قائم کرنے والے دھواڑے صرف چند منٹھی چاولوں کی غذا پر بوسے ہیں۔ جاپان میں پھل اور سبزی کثرت سے ہوتی جاتی ہے۔ یورپ کی نسبت جاپان کے لوگ سبزی خوری کے فائدوں سے بہت زیادہ واقف و آگاہ ہیں۔ حدیث کہ ایک معمولی مزدور چند نمائروں اور ایک دو گلوٹیوں پر سارا دن محنت کرنے کے لیے بالکل تیار رہتا ہے۔ جاپان میں دودھ کی کمی ہے، کیونکہ صرف دودھ کی خاطر سے گائے پالنا فائدے کی بات نہیں ہے۔ اور گوشت کوئی کھانا نہیں ہے۔

تمباکو، کافی اور چائے

(از ڈاکٹر آرتھر این۔ ڈونلڈسن)

تقریباً تین سال کا عرصہ ہوا میرے پاس ایک شخص بزم علاج آیا۔ اس کا ایک پیہ خاص کر انگوٹھا بالکل بے کار اور سن ہو رہا تھا۔ بغیر دیکھنے سے اس کی کھائی کی رگوں میں غیر معمولی سختی محسوس ہوئی اور ٹخنوں کے پاس بھی رگوں کی صبح حالت نہ تھی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ سگریٹ کے دو پیکٹ روزانہ پنی جاتا ہے۔ میں نے اسے سگریٹ نوشی کم کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن اس نے قبول نہ کیا اور میں نے انجکشن نکاکر اسے رخصت کر دیا۔

چند روز بعد پھر وہی مریض میرے پاس آیا۔ اس کی حالت پہلے سے خراب ہو رہی تھی۔ میں نے اس سے پھر دہی کہا، تھاری شرابین کی سختی کا سبب خاص زیادہ تمباکو نوشی ہو رہی ہے، یہ عادت کم کرنی چاہیے۔ چوں کہ اس کی تکلیف بہت بڑھ گئی تھی۔ اس لیے اس نے ناچار ہوا کہ میرا مشورہ قبول کر لیا اور چند روز کے اندر ہی اندر اس کی حالت میں خاصا فائدہ محسوس ہونے لگا۔

میری شخص - صحت ثابت ہوئی۔ بات یہ تھی کہ زیادہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے تمباکو کا معضرتین مسموم جزو نکوٹین اس کے جسم کی باریک باریک رگوں (عروق شریہ) کا منہ بند کر رہا تھا۔ جسم کی رگوں کا یہ نظام غذا بخت اور آکسیجن کا سرچشمہ ہے اور اس کے ذریعے سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ جب اس نظام کی خرابی سے جسم میں آکسیجن کافی مقدار میں داخل نہ ہو سکے اور فضلات کے اخراج میں دشواری ہو تو درد پیدا ہوتا ہے۔ پھنسیاں کثرت سے نکلتی ہیں اور ہاتھ، پیر اور انگلیاں بے حس و حرکت ہو جاتی ہیں۔ نکوٹین جب زیادہ مقدار میں جسم کے اندر داخل ہو جائے تو وہ شرائین میں جم کر ان کے فعل یعنی خون کی تقسیم میں توراہر پار کر دیتا ہے۔

اس سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہر شخص پر سگریٹ پینے کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو دن رات میں کئی کئی پیکٹ سگریٹ کھاتی جاتے ہیں۔ مگر آخر وقت تک ان کی صحت میں کوئی خاص خرابی نظر نہیں آتی۔ لیکن اس قسم کی مثالوں کو مستثنیات میں سمجھا جاسکتا ہے۔ میں نے ایک ریز کے ذریعے سے امتحان لینے پر ساٹھ فی صدی سے زیادہ تمباکو پینے والوں کا قلب بڑھا ہوا پایا۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ شرائین کے سخت ہو جانے کی وجہ سے خون کی کافی مقدار دل تک نہیں پہنچ سکتی ہے۔ تمباکو کا ایک خاص اثر ارتعاش پیدا کرنا ہے۔ اس کی کثرت سے نظام جسمانی جب متاثر ہوتا ہے تو انسان وقت سے پہلے ہی بوڑھا نظر آتا ہے۔

تمباکو نوشی کی طرح میں کافی پینے کی عادت کے بھی خلاف ہوں اور میرے ذاتی تجربات شاہد ہیں کہ کافی کے اجزاء کا بھی شرائین پر تقریباً وہی اثر ہوتا ہے جو نکوٹین کا۔

جلد کی حرارت غریزی کے نہایت ادنیٰ فرق کو بھی معلوم کرنے کے لیے جو آلہ بنایا گیا ہے اس سے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کافی پینے سے جلد کا درجہ حرارت بہت تیزی سے گر جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کافی کے اجزاء سے جلد کے مسامات ایک دم سکڑ جاتے ہیں۔ اور یہی چیز بڑھ کر شرائین کی سختی کا خاص سبب بن جاتی ہے۔ کافی کا معضرتین جزو "کافین" ہے، اور کافی کی ایک پیالی میں اس کی مقدار دو گرین سے چار گرین تک ہوتی ہے۔ یہی مال چائے کا ہے۔ جہاں تک شرائین کی سختی کا تعلق ہے اسے بھی تمباکو اور کافی سے کم درجے پر نہیں رکھا جاسکتا۔

شرائین کے سخت ہو جانے سے خون کی روانی اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ جب خون گردش کرتا ہوا جسم کے ایسے حصے میں پہنچتا ہے جہاں کی رگیں سخت ہوں تو اس میں پھٹکیاں پڑ جاتی ہیں اور خون کی یہی پھٹکیاں آہستہ آہستہ سخت ہو کر رگوں میں جم جاتی ہیں۔ اگر دماغ تک خون پہنچانے والی رگوں میں یہ پھٹکیاں جم جائیں تو انسان کو درد سر، غشی، دوران سر اور کسیر جاری ہو جانے کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر اس رگ کا تعلق قلب سے ہو تو امراض قلب کا حملہ ہوتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ خون کی سخت پھٹکیوں میں جو جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں وہ جسم کے کسی حصے کو بھی متاثر کر دیتے ہیں۔

میرا ایک مریض جو قلب کی شکایتوں میں عرصے سے مبتلا تھا، ایک رات اس کی پنڈلی میں بہت سخت درد ہوا۔ معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خرابی قلب کی وجہ سے جو پھٹکیاں خون میں بڑھتی جا رہی تھیں انھوں نے داہنی پنڈلی تک خون کے پہنچنے کا راستہ بند کر دیا۔ کوشش کے باوجود اس کی پنڈلی کی رگیں درست نہ ہو سکیں اور اس کی جان بچانے کے لیے پنڈلی کاٹنی پڑی۔

شرائین کی سختی یا ریٹروپوس کلیروسس کا نتیجہ محض کم زور قلب و دماغ، وجہ مفاصل یا کسی خاص حصے کے بے کار ہو جانے ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ کبھی کبھی خون کی پھٹکیاں کسی ایسے مقام پر جا کر جم جاتی ہیں کہ دوران خون کے رک جانے کا نتیجہ فوری موت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

اگر آپ کو آپ کے خط کا جواب نہ ملے یا دفتر میں آپ کی شکایت کی سناٹی نہ ہو تو سمجھ لیجیے کہ آپ نے اپنے خط میں اپنا خریداری نمبر نہیں لکھا۔ اس لیے ہر خط میں اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیے۔ "مینجر"

صحت کا سائنس

(۳) از مسٹر ایس۔ اے۔ خالق صاحب، بی۔ امان، دہلی

(اس مضمون کا کاپی رائٹ بحق مسٹر حاجی ایم۔ اشفاق، مالک دولت صحت عزت لائبریری دہلی محفوظ ہے)

وہم۔ احتیاط اور وہم میں بہت بڑا فرق ہے۔ احتیاط جس قدر مفید ہے، وہم اتنا ہی مضر ہے۔ وہم ایک خیالی بیماری ہے۔ وہم اس چیز پر یقین کا نام ہے جس کا ظہور ہم نہیں چاہتے۔

ہزاروں اصحاب اس وہم میں مبتلا ہیں کہ ان کو تپ دق، ذیابیطس یا اور کوئی مہلک مرض لاحق ہو جائے گا۔ خیال میں قوت ہے، ہاں بے پناہ قوت ہے۔ خیال میں کشش ہے، یہ خیال ان امراض کو کھینچ لیتا ہے اور بالآخر ان کو وہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ کلکتہ کی ایک صحبت میں جس میں میں بھی موجود تھا، حضرت مولانا محمد علی نے وہم پر اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے ایک قصہ سنایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ حضرت کے خیالات سے آپ بھی مستفید ہوں۔

مولانا نے فرمایا: ایک مرتب طاعون ایک قصبہ میں جا رہا تھا کسی شخص نے اس سے پوچھا بھی تم کہاں جا رہے ہو بولا سائے قصبہ میں جا رہا ہوں، اُس شخص نے دریافت کیا یہاں کتنے آدمی مارو گے؟ کہنے لگا اُن سات سو بات آئی گئی ہو گئی، قصبہ میں افراد فرمی چم گئی۔ ہزاروں آدمی طاعون سے مر گئے۔ جب خدا خدا کر کے واپس گئی تو طاعون اسی آدمی کو پھر کہیں مل گیا۔ اس نے طاعون سے کہا، تم بڑے جھوٹے ہو۔ تم کو کہتے تھے سات سو آدمی مارو گا، وہاں تو ہزاروں مر گئے! طاعون نے جواب دیا، مجھے بدنام نہ کرو، میں نے تو سات سو آدمی ہی مارے تھے۔ باقی آدمی وہم کی وجہ سے ڈر گئے، بیماری میں مبتلا ہو گئے اور مر گئے۔

مسٹر اقلیدس۔ فی الحقیقت ہم کو دور بین سے زیادہ خوردبین کی ضرورت ہے۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو یہ بات ہم کو صاف طور سے نظر آ جاتی ہے کہ وہم ہر روز آدمیوں کو اس طرح ذبح کرتا ہے، جس طرح صبح کے وقت کیلے میں بکے ذبح کیے جاتے ہیں۔ حاجی اشفاق۔ بے شک آپ وہم کے متعلق مبصرانہ طور پر لکھ سکتے ہیں اس لیے کہ عرصہ دراز تک آپ خود توہمات میں مبتلا رہے ہیں۔

مسٹر اقلیدس۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میں عرصہ دراز تک توہمات کا شکار رہا ہوں۔ مگر یہ توہمات دوسری قسم کے تھے۔ مسٹر جنید جی۔ کیا مطلب؟

مسٹر اقلیدس۔ یہی جھاڑ پھونک، گنڈہ تعویذ وغیرہ۔ میں نے ان کے متعلق سائنٹیفک تحقیقات شروع کی تھی۔ دوران تحقیقات میں خود مجھ پر اتنا اثر ہو گیا کہ میں خود وہی ہو گیا۔ تمام امراض اور تکالیف کا علاج جھاڑ پھونک اور گنڈہ تعویذ ہی کو سمجھنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ صبح کے وقت ہندو مسلمان عاملوں کے ہاں مرادیں مانگنے والے مرد اور عورتوں کا جھگٹ رہتا ہے۔ کوئی ایسی تکلیف کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا "علاج" اور دفعیہ عامل صاحب نہ کرتے ہوں۔ کسی کے ہاں چوری ہو گئی۔ چوری کے مال کا پتہ لگانے کے لیے دیوار میں ٹھونکنے کے لیے کیل "پڑھ کر" دے دی گئی۔ میاں بیوی کی لڑائی ہے۔ بیوی کو چوٹی میں رکھنے کے لیے تعویذ دیدیا گیا۔ تعویذ رکھنے کی ترکیب یہ بتائی کہ "پہلے گھر میں اپنی طرح جھاڑو دو لاؤ۔ پلنگوں کی چادریں اور تکیوں کے خلاف پلٹو۔ پھر غسل کرواؤ۔ سب سے اچھا لباس پہنو۔ بالیوں میں پھول پر دو۔ کیونکہ اوپر والے، یعنی جنات اس تعویذ کے اثر سے تمہارے گھر میں آئیں گے اور تمہارے شوہر کو مجبور کریں گے کہ تم سے خفا نہ رہیں۔"

عامل صاحب کی عقل کا میں قابل ہوں۔ سارا گھر چیدن بنا ہوا ہے، صاف ستھرے بستر ہیں۔ منگوں کی کائی تک اُتار دی گئی ہے۔ بیوی نہائی دھوئی پھول پہنے بیٹھی ہیں۔ کون سے ایسے تیاں ہیں جو اس سلیقہ کو دیکھ کر خوش نہ ہوں گے۔ بیوی کا مزاج بھی صفائی ستھرائی کی وجہ سے درست ہے۔ میاں بیوی سے ابھی طرح "بولے" صبح کو عامل صاحب کی چاندی سے بٹھائی کی جگہ ٹھٹھا

جوڑے کی جگہ جوڑا، پانچ روپے نقد۔ ماما سے کہلوادیا: "حضرت آپ کے تعویذ نے تو جاؤ کا اثر کیا۔"
عالم صاحب نے جواب دیا: "اوپر والے محض اور نیچے کو تمہارے گہرے پاؤں گے۔ صفائی، غسل، پھولوں کا اسی طرح خیال رکھنا۔
ہر سو چاند رات ہے۔ میں تمہارے لیے ختم بھی پڑھوں گا اور تعویذ بھی لکھوں گا۔ اس ختم کے بعد کسی غریب لڑکی کی شادی کے لیے سونا اور
چاندی دیا جاتا ہے۔ اور کچھ کچھ اور ایک بکرا خیرات کیا جاتا ہے۔ اس لیے کُل تین ماشے سونا اور دو تولے چاندی، گز بھر لٹھا (دیکھیے ہستی
چیز کتنی کم ہے، اور ایک بکرا بیچ دینا۔"

عرصہ دوازہ سے محلے کے قصائی سے عالم صاحب نے معاملہ طر کر رکھا ہے۔ بکرا قصائی کے حوالے کر دیا گیا، وہ آٹھ روپے کے بکری کے
ساڑے پانچ روپے لکایا کرتا تھا۔ عالم صاحب کے پاس بھی بکری مفت ہی آتے ہیں قصائی عالم صاحب کا راز دار ہر کسی کو کانوں
کان خبر بھی نہیں ہوتی۔ عالم صاحب بکریوں کی قیمت نقد نہیں لیتے۔ سیر ڈیڑھ سیر گوشت روزانہ "حساب" میں اتار رہا ہے۔
اگر میں اپنے پورے تجربات لکھوں تو ایک علیحدہ دفتر درکار ہے۔ یہ چوں کہ صحت کے متعلق مضمون ہے، اس لیے یہاں صرف چند
لیے واقعات لکھتا ہوں جن کا تعلق صحت سے ہے۔

یہ لکھتے ہوئے میرا کلیجہ مرنے کو آتا ہے، جگر شق ہوتا ہے کہ میرے علم میں ایسے جاں گداز حادثے ہیں جن میں بیماروں کے رشتے داروں
نے ان "پاکستانوں" کے ہنگاموں میں مہنس کر طبی علاج سے مجرمانہ غفلت برتی۔ اور مریضوں نے تڑپ تڑپ کر جانیں دیں۔
ایک عورت کو دروزہ شروع ہوا۔ کج فکری "وائی" موجود ہے۔ درد بڑھ رہا ہے، ناقابل برداشت بے چینی ہے، گھروالے سب
پریشان ہیں، ہر گھر میں ایک عقل کل ضرور ہوتا ہے، بوجھ بھگڑ کر رائے کے مطابق میاں مانچنے کا نپتے، عالم صاحب کی خدمت
اقدس میں پہنچے اور ایک نیلے رنگ کا کپڑے سوت کا دوڑا لیے ہوئے واپس آئے، جو بیوی کے پیٹ سے باندھ دیا گیا۔
تین گھنٹے کے بعد درد بڑھ گیا۔ بیوی کے منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں۔ بے چینی حد سے زیادہ ہے۔ گھروالے سب پریشان ہیں
خدا خیر کرے، میاں پھر عالم صاحب کے پاس پہنچے۔ عرض حال کی۔ عالم صاحب نے بڑی توجہ سے پورا حال سنا۔ درمیان میں سوالات
بھی کرتے جاتے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیک، یونانی، ڈاکٹری اور متحدہ بیڑی ان کے سامنے بے حقیقت ہیں۔
فقور سی دیو میں انھوں نے ایک سوکھی ہوئی لکڑی کا ٹکڑا، جو کسی درخت کی جڑ معلوم ہوتی تھی، دیا۔ اور کہا سات مرتبہ اس کو
پیروں کی طرف سے سر کی طرف "اُتارو" پھر اس کو تکیے کے نیچے رکھ دو۔

دو گھنٹے کے بعد مریضہ پر نیم غشی کی سی کیفیت طاری ہو۔ از حد تکلیف ہے۔ سب کی پریشانی پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے
عالم صاحب کو بلا لایا گیا انھوں نے تسلی بخشی دی۔ کچھ جھاڑ پھونک بھی کی اور ان ہی ہدایتوں کے ساتھ لکڑی کا ایک اور مختلف ٹکڑا
دے کر چلے گئے۔

رات کے بارہ بجے جب مریضہ کے چہرے پر موت کے آثار صاف دکھائی دینے لگے تو طبیہ کو بلا لایا گیا۔ طبیہ کے آتے آتے
مریضہ ختم۔

ایک اور صاحب کا لڑکا تپ دق میں مبتلا تھا۔ ابتدائی درجوں میں علاج ہو سکتا تھا مگر یہ "عالموں" کے جال میں پھنسے ہوئے
تھے، دولت مند آدمی ہیں۔ عالموں کے نصیب تو کھل گئے، مگر ان کا مقدر سو گیا۔ نذر نذرانے، ختم، بجوے، خیر، خیرات تو حد کو
پہنچ گئی، مگر مریض کو اس بیماری کے لحاظ سے غلیظ محلے میں رکھا گیا۔ مریض کا کمر باند رہتا تھا صفائی کا بھی کچھ لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا۔
بہلے نام زیادہ حزن نام و نمود کے لیے ڈاکٹر اور حکیم بھی آتے رہتے تھے۔ مگر علاج پر کوئی خاص توجہ نہ تھی۔ جھاڑ پھونک سب سے
مقدم، علاج ایسا ضروری نہیں۔ حالانکہ دنیا کا ہر مذہب علاج کرنے کا حکم دیتا ہے۔

میں صدقہ اور خیرات کو بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ دعا بھی اتنی ہی ضروری ہے، مگر طبی علاج بھی ایسا ہی ضروری ہے۔ ان کا خیال
تھا کہ چون کہ وہ بچا بچا سب سے بکرا کر کھلاتے ہیں۔ ہزاروں روپے خیرات کر رہے ہیں۔ عالموں کا اتنا تنہا بندھا ہوا جو نذر نذرانوں

میں تنہیلیاں خالی ہو رہی ہیں۔ اس لیے خدا کی بنائی ہوئی دوائیں اور خدا کی دی ہوئی نعمتیں، جیسے صفائی، روشنی اور مہاضوری نہیں۔ یہ لوگ نمود باندریں، ڈالک، اندھ میاں سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق جڑی رقم کی خیرات قبول ہوتی ہے۔ پچاس پچاس بکریے تو قبول ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی غریب آدمی مٹی بھر چنے تقسیم کر دے تو وہ درگاہ ایزدی میں قابل قبول نہیں۔ قاعہ ربوہ اولی الاصلہ۔ تو بہات کی ایک قسم یہ بھی ہو کہ ہم کسی نہ کسی بیماری اور ایک نہ ایک آزار کے انتظار میں رہتے ہیں۔ ہم کو یقین ہوتا ہے کہ بہت جلد فلاں مرض ہم کو چٹ جائے گا۔

مکن ہو کہ آپ کے سامنے تاریک پہلو بھی ہو، یعنی فی الحقیقت آپ بیا بھی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ دہم بھی ہو۔ اس دہم کو دور کرنے کے لیے سب سے پہلے تو مذہب کی صحیح رہنمائی سے کام لے لیجیے۔ اگر آپ مذہب پر اعتقاد نہیں رکھتے تو سائنسی فکر طریقہ آپ کی مدد کریں گے۔ نیز ذاتی خیال یہ ہو کہ سائنس اور مذہب اسلام میں حدود درجے مطابقت ہے۔

سب سے پہلے میں مذہبی نقطہ نظر سے لکھتا ہوں۔ قرآن شریف کی آیت ہو، لا تقنطون (حمت اللہ) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، عربی قواعد کی رو سے ”لا“ نفی جنس ہے۔ یعنی ہمیشہ ہر حالت میں اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کو منع کیا گیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ سے مایوسی حرام ہے۔ پھر آپ کو کیا فکر؟ یقین رکھیے کہ خدا بہتر کرے گا۔ ہاں پورا غیر متزلزل، سو فی صدی یقین کہ وہ مرض جس کا ہر وقت آپ کو کھٹکا لگا ہوا ہے، آپ کو لاحق نہیں ہو گا۔

اگر آپ سائنس کے لحاظ سے دہم کا علاج چاہتے ہیں تو دنیا کے سب سے بڑے فرانسیسی ماہر نفسیات موسیو کوئے کی تحقیقات سے مدد لیجیے موسیو کوئے نے اپنے خیمالات اور اچھی عادتیں اختیار کرنے اور بڑے خیالات اور بڑی عادتیں چھوڑنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ بتایا ہے کہ ہم نہیں مرتبہ روزانہ صبح کے وقت اور ہمیں مرتبہ شام کو خود اپنے سے کہا کریں ”او لو جیشن۔ خود توجہی“ کہ فلاں خیال یا فلاں عادت ہم میں سے غائب ہوتی جا رہی ہے۔ اگر آپ وہی میں اور تو بہات نے آپ کے دل پر تسلط جبار رکھا ہو تو آپ میں مرتبہ صبح کو اور میں مرتبہ شام کو مندرجہ ذیل فارمولوں میں سے جون سا آپ کے حسب حال ہو اپنی زبان سے دھرایا کیجیے۔

(۱) میرا دل مضبوط ہے اور میں دہم کے خیالات پاس پھینکنے نہیں دیتا۔

(۲) میں واقف ہوں کہ وہی خیالات چھوڑ دینے چاہیے، اور عقل سے کام لینا چاہیے۔

(۳) مجھے صحت کی ضرورت ہے۔ تو بہات سے صحت نہیں بلکہ بیماری ملتی ہے میں تو بہات سے آزاد ہو گیا ہوں۔ دنیا کے ہر قسم کے دہم سے آزاد ہوں۔

(۴) یہ ممکن ہی نہیں کہ تو بہات مجھے گھیر سکیں، تو بہات تو میرے دل سے نکل چکے۔

(۵) میں خوش و خرم ہوں، صحت مند ہوں اور تمام تو بہات سے آزاد ہوں۔

موسیو کوئے فرماتے ہیں: ”جب آپ خود کو مشورے دیا کریں، تو ٹھکانہ لہجہ اختیار کیجیے۔ زور سے یا فحش کر بولنا ضروری نہیں، بلکہ اپنی معمولی روزمرہ کی آوازیں مشورے دینے چاہیے۔ البتہ ہر لفظ پر زور دینا بہت ضروری ہے۔ اور ساتھ میں اس کا بھی خیال رکھیے کہ روزانہ خود کو مشورے دیا کیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی دن بھی ناغہ ہو جائے جس وقت آپ مشورے دیا کریں تو اپنی پوری دماغی طاقت بھی مشورے کے الفاظ پر لگایا کیجیے۔“

حاجی اشفاق۔ مہربانی فرما کر صاف اور کھلے الفاظ میں فرمائیے کہ ان مشوروں کا نتیجہ کیا ہو گا؟

مشرقاقلیدس۔ اگر آپ نے ان پر پورا پورا عمل کیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ بلکہ خدا کے بھروسے پر آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ بہت جلد آپ کے دل سے تمام تو بہات نکل جائیں گے۔

مشر مورین۔ جس طرح ایک بچہ بارود سے کھیلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کس قدر خطرناک ہے، مگر جب بارود اس کی تنہیلی پر بھک سے اڑ جاتی ہے، تو اس کو کان ہو جاتے ہیں، اسی طرح اگر آپ تو بہات سے کھیل رہے ہیں، اور ہماری بات کان دھر کر نہیں سنتے تو ایک

ذایک دن آپ کو نقصان پہنچ جائے گا۔ اور آخر کار نقصان اٹھا کر آپ ہماری باتوں کے ضرور قایل ہو جائیں گے۔

مسٹر جمشید جی۔ خود کو مشورہ دینے سے کتنے روز میں ہمارے دلوں سے توہمات نکل سکتے ہیں؟

مسٹر اقلیدس۔ آپ اپنی وہی حالت اور وہی خیالات کو ایک ہی رات میں نہیں بدل سکتے۔ ساہا سال سے یہ خیال آپ کے دل میں بیٹھا ہوا ہے۔ اگر کئی سال تک، ایک پتھر پر پانی کی بوند برابر بیکیتی رہے تو پتھر میں بھی گڑھا پیدا ہو جاتا ہے۔ باقاعدگی عجیب چیز ہے۔ متواتر بلاناغہ خود کو مشورے دینے سے بہت جلد حسب منشا نتائج ظاہر ہو جائیں گے۔

مسٹر مورین۔ اس دل چسپ گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم کو ہر قسم کے توہمات دل سے نکال دینے چاہئیں۔ اور اگر ہم بیمار ہوں تو ہم کو بجائے ”روحانی علاج“ کے طبی علاج کرنا چاہیے۔

مسٹر جمشید جی۔ بیشک ایک اور بھی خیال رکھنا چاہیے۔ ہم ہندوستانیوں پر ڈاکٹری علاج کی نسبت یونانی اور ویدک علاج جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔

حاجی اشفاق۔ یہ تو صحیح ہے، مگر صحیح اجزاء اور صحیح ترکیب سے تیار کی ہوئی یونانی دوائیں ہم کو میسر نہیں ہوتیں، عطاریوں کی کتر بیوت.... مسٹر اقلیدس۔ (بات کاٹ کر) یہ تو آپ کا قصور ہے، آپ ہمدرد دوا خانے سے دوائیں کیوں نہیں منگاتے۔ بڑے بڑے بلند پایہ حکیم صاحبان، جب خود بیمار ہو جاتے ہیں تو دہلی کے ہمدرد دوا خانے کی دوائیں استعمال کرتے ہیں۔

حاجی اشفاق۔ جناب ذرا ہمدرد دوا خانے کے متعلق کچھ اور بھی فرمائیے۔

مسٹر اقلیدس۔ میں کیا بتاؤں سب جانتے ہیں کہ ہمدرد دوا خانے سے بہتر دوائیں اور کہیں نہیں مل سکتیں۔ (باقی آئندہ)

ہندوستان میں نشے کی چیزوں کا استعمال

آب و ہوا کے اثرات اور مشرق میں بھنگ، چرس، گانجا اور افیون وغیرہ جیسی نشہ کرنے والی چیزوں کی پیداوار کی بدولت ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک کے باشندے زمانہ قدیم سے نشہ کرنے کے عادی رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں مشرب نوشی میں مغرب کے من چلے لوگوں نے نشہ کرنے والوں میں درجہ امتیاز حاصل کر لیا ہے لیکن اس حقیقت سے کسی وقت بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ افیون، گانجا، چرس اور بھنگ جیسی چیزوں کے استعمال میں ہمیشہ مغرب سے پیش پیش رہا ہے۔

نشے کی چیزوں کے استعمال کی عادت انسانی قومی پرکس درجہ اثر انداز ہوتی ہے اور قوت فکر و عقل کو کس حد تک بے کار کر دیتی ہے۔ اس کا اندازہ کرنے کے لیے ان لوگوں کی تاریخ پر سرسری نظر ڈال لینا کافی ہو سکتا ہے جنہیں عرصہ دراز تک ان خراب عادتوں کا شکار رہنا پڑا ہے۔

ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقے میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جسے یہ نہ معلوم ہو کہ چین کے لوگ افیون خوری میں دنیا بھر میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ آخر کار ان کی عادت نے انہیں کس حال کو پہنچا دیا، اس کا اندازہ گزشتہ چند سال کی جنگ میں چین میں جاپان کے اعداد و شمار اور چین کی موجودہ حالت سے بہت کچھ کیا جاسکتا ہے اب وہی چینی ہیں اور وہی ان کی قومی حکومت جو اپنی آمدنی کی پروا نہ کرتے ہوئے چین میں افیون کے استعمال کو خلاف قانون قرار دینے اور پوسٹ کی کاشت پر پابندیاں عائد کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اس کے خلاف چین کے جن جن علاقوں پر جاپانیوں کا قبضہ ہوا ہے وہاں ہر جائز و ناجائز ذریعوں سے یہ کوشش منظم اور باقاعدہ طور پر عمل میں لائی جا رہی ہے کہ چینیوں میں افیون نوشی کا شوق دن و دن اور رات چوگنا ترقی کرتا رہے تاکہ اپنی عیش بازی اور غفلت شکاری میں بھنس کر انہیں اتنی فرصت و مہلت ہی نہ مل سکے کہ کبھی ایک منٹ کے لیے بھی اپنی پوری قوم کے ذوال

پڑا تو بہائیں۔ اور انھیں کھول کر چا پانیوں کو اپنے ملک سے نکال باہر کرنے کے درپے ہو سکیں۔

چین کو جانے دیجیے خود ہندوستان میں فرماں روا یان اودھ کی تاریخ عروج و زوال کا مطالعہ کر لیا جائے لکھنؤ آج تک افینویوں کا خاص مرکز اور پناہ گاہ ہونے کی حیثیت سے بدنام ہو۔ ہم تک جو روایات پہنچی ہیں ان کی بنا پر تو کہا جاسکتا ہے کہ آخری شاہ اودھ کے وقت میں لکھنؤ اور لوح لکھنؤ میں مشرب خوری، افیون و بھنگ نوشی اور میز و شیر بازی وغیرہ مذموم عادتیں لوگوں میں پیدا ہو گئی تھیں۔ جو زوال کا پیش خیمہ اور بربادی کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ سلاطین تباہ ہو گئیں۔ ترقی یافتہ گھرنے برباد ہو گئے لیکن نشہ کرنے والی چیزوں کے استعمال کی عادت ہزاروں اور لاکھوں ہندوستانیوں سے نہ چھوٹ سکی۔ بد قسمتی سے افیون وغیرہ جیسی مضر صحت چیزوں کو تو گھروں تک میں اتنا افرا حاصل ہو گیا کہ بہت سے گھرانوں کی عورتیں اب تک بچوں کو دودھ پینے ہی کرانے میں افیون کا عادی بنا دیتی ہیں۔ اور جب ان کے ہاتھوں افیون کھا کر بچہ کچھ عرصے کے لیے غافل ہو جاتا ہو تو وہ نادان سمجھتی یہ ہیں کہ افیون سے ان کا بچہ خوب آرام سے سوتا ہے اور انھیں اطمینان کے ساتھ گھر کا کام کاج کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

ایسی عورتیں جو اپنے معاشی ویر کے آرام اور سہولت کے لیے اپنے بچوں کو افیون جیسی زہریلی چیز کی عادت ڈال دیتی ہیں یہ نہیں سمجھتیں کہ اپنی اس حرکت سے وہ خود اپنی نسل کو خراب کر رہی ہیں اور ملک و ملت کے آئندہ نونہالوں میں وہ زہریلے جراثیم پیدا کر رہی ہیں جو نہ صرف ان کی بد حالی، افلاس اور پریشانی کا باعث ہوں گے، بلکہ بحیثیت مجموعی تمام قوم کے لیے زوال کا پیش خیمہ ہوں گے۔

آج ہندوستان میں گھر گھر جو حقہ، سگریٹ وغیرہ کا رواج ہو وہ بھی ان ہی خراب عادتوں کی ایک قسم کی اصلاح شدہ شکل ہے شہر و دیہات کے نوجوان ہی نہیں بلکہ نابالغ اور کم سن بچے تک سگریٹ پیتے اور حقہ کڑکڑاتے دیکھے جاتے ہیں۔ ہم "ترقی ترقی" کا رونا روتے ہیں "آزادی آزادی" کے گیت گاتے ہیں، "انقلاب زندہ باد" کے نعرے بھی لگاتے ہیں لیکن منظم طور پر ایسی کوششیں عمل میں لانے کی کوئی سبیل نہیں نکالی جاتی کہ ہم سے یہ نحوستیں دور ہو جائیں اور ہم اپنی صحت اور اپنی زندگی کو قوم کے لیے کارآمد بنا سکیں۔

جب تک ہمارے بچے اور نوجوان ان بری عادتوں کو نہ چھوڑیں گے جو بد قسمتی سے ان میں پیدا ہو گئی ہیں یا پیدا کرادی گئی ہیں اور ان کے دل و دماغ افیون، تباکو، گانجا، چرس، بھنگ اور مشرب جیسی انسانیت کش ملاؤں کے اثرات سے پورے طور پر آزادی اور نجات حاصل کر لیں گے اس وقت تک یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ترقی کر سکیں۔ ہماری تمام قومی اور ملکی ترقی کا دار و مدار آئندہ نسلوں پر ہے۔ اس میں شک نہیں موجودہ نسلیں اس ترقی کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت حاصل کر سکتی ہیں لیکن بہر حال اس عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ان ہستیوں کے اختیار میں ہو جو آج گھوڑے میں یا مدارس میں اپنا وقت عزیز گزار رہی ہیں غلامی سے جب ان کے دماغوں کو ہماری بدستیریاں اس قابل ہی نہ رہنے دیں گی کہ صحیح طور پر وہ اپنے حال و مستقبل کی بہتری کے لیے کچھ غور و فکر کر سکیں اور اپنے واسطے کوئی شاہ ترقی ڈھونڈ نکالیں اس وقت تک یہ خیال خیال خام سے زیادہ وقت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو اس کی موجودہ بد حالیوں اور مصیبتوں سے نجات دلائی جاسکتی ہے +

ہماری زبان میں اس قسم کی کتابیں بہت کم ہیں کہ جن میں اولیاء اللہ کے حالات آسان

تذکرہ اولیائے ہند

اور عام فہم پیرائے میں لکھے ہیں "تذکرہ اولیائے ہند" میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود ہے لیکن

اس کتاب کی سب سے بڑی اور سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ ہند کے سات سودھیوں کے حالات و زندگی مختصر مگر جامعیت کے ساتھ لکھے گئے

ہیں۔ چشتیہ، نظامیہ، صابریہ، نقشبندیہ، قادریہ اور سہروردیہ اولیاء کے کشف و کرامات ٹھوس تحقیقات کے بعد لکھے گئے ہیں۔ غرض اولیاء

اللہ کی تاریخ اور حالات زندگی پر ایک مفصل کتاب ہو کہ جس کا ہر مذاق کے آدمی کے پاس رہنمائی ضروری ہے۔

چار سو صفحے کی کتاب حجت مرق چار روپے

مکتبہ حاجی حافظ محمد زکریا۔ بازار سیٹا رام۔ دہلی

**BENAZIR
HAIR
OIL**

بالوں کے گرنے سے اور بالوں کے اُڑنے سے
شکل بگڑ جاتی ہے

بال اگر کم ہوں یا اڑ جائیں تو خوبصورت سے خوبصورت انسان بد شکل معلوم ہونے
لگتا ہے۔ بال مرد اور عورت دونوں کا بہترین حسن ہے۔ بالوں کے لیے

روغن بے نظیر

لا جواب تیل ہے۔ یہ گرتے ہوئے بالوں کو روک دیتا ہوا اُڑے ہوئے بالوں کو نئے
سرے سے پیدا کرتا ہے۔ اور عورتوں کے بالوں کو نہ صرف بڑھاتا بلکہ ان میں چمک
اور خوشامی بھی پیدا کر دیتا ہے۔ مقوی دلخا ادویہ سے کیا وہی ٹھول پڑتا رہتا ہے۔
درد سر، نزلہ اور زکام کے لیے اکیس ہے۔ رنگ اور خوشبو نہایت ہی
دل فریب۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲ ر)

ہمدرد دواخانہ یونانی دھلے



AUJAI

خیرات دروہ کے لیے لا جواب دریافت

درد کا فور ہو جاننا ہے

فتح المفاصل، عرق النساء، نقرس اور عصبی دردوں کے لیے ایک
کوئی ایسی دوا دریافت نہیں ہو سکی تھی جو ان تکلیف دہ امراض سے ہمیشہ
کے لیے نجات دلا دے۔ ہمدرد دواخانہ کو فخر حاصل ہو کہ وہ اس دریافت میں
کام یاب ہو گئی۔

اوج کاعی

ہمدرد دواخانہ کی وہ جدید دریافت ہے جس نے ان خطرناک بیماریوں سے ہمیشہ کے لیے ہزاروں ہنگامہ خد کو نجات دلا دی ہے
اوجاعی کو سب سے شہرہ آفاق کے بعد پبلک میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے فوائد بالکل اچھے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی یہ وہ مشہور دوا ہے جسے
کیما دی اصول پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ بچہ اور گردے کی نسل کر کے اس زہریلے مادے دیورک ایسٹ کو گھٹاتی ہے جو ہر قسم کے ہر
کی جڑ ہے۔ یہ بلاشبہ ایک اکیس ہے۔ دوا ہے۔ قیمت فی شیشی

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنے دینا



کہ وہ دونوں کی دوا انتناس کہ وہ ان بن کا اصطلاحی نام "ایکارس میس کاٹز" ہے، اپنے شجرہ نسب کے لحاظ سے کچھوں کے چچرے بھائی ہوتے ہیں۔ ان کی باپائی بالعموم سات انچ بڑی ہے اور اپنے ذکر کردہ بھائیوں کی نسبت بہت زیادہ ذوی حوصلہ اور کارگر ہوتے ہیں۔ انسانی تہوں کے یہ نواسہ جہاں اس قسم کے جھالوں میں سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہیں۔ یہ کیڑے پانچ اور جوان آدمیوں کی یا نسبت پچھوں کی تہوں میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں عام طور پر اپنی ترکاریوں کے ذریعے سے ان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں جو ان کیڑوں سے آلودہ ہیں بچوں کو ان ہی وجہ سے دست بھی آنے لگتے ہیں، پیٹ میں درد بھی ہو جاتا ہے اور تشیخ کے دور سے بھی پانے لگتے ہیں۔ کہ وہ انوں کے لیے ایک مخصوص دوا تو ایک تلخ تیل ہے جسے چینی پودہ یا مرکب تیل کہتے ہیں، ایسکن ان کیڑوں کو جاک کرنے والی ایک میٹھی دوا بھی قدرت نے پیدا کی ہے جو اتنی قدر موثر ہے کہ اس دوا کا نام تازہ انتناس کا رس ہے۔

ہندوستان کے باشندے جن کے پیٹ عام طور پر ان کیڑوں کی جائے پناہ بنے ہوئے ہوتے ہیں، اس سے انتناس کو پھیل کے طور پر لگاتے ہیں۔ لیکن جس وقت تک کہ ماہرین طب نے اسے اپنے لیو ریڑی میں جگہ نہ دی کوئی اس کے جراثیم کش اثرات سے واقف نہ تھا۔ ارباب فرنگ نے وہ کہ وہ انوں کو انتناس کے تازہ رس کے اندر ڈال دیا اور دو کو انتناس کے ایسے ریس میں ڈال کر چسے جو شہ سے لیا گیا تھا۔ اور دو کو معمولی نمک کے پانی میں ڈال کر رکھ دیا۔ چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد نمکین پانی والے اور جو شہ دینے والے انتناس کے رس والے کیڑے تو نہایت اچھی حالت میں تندرست و توانا پائے گئے۔ لیکن تازہ انتناس کے رس والے کیڑے مر گئے تھے۔ سب یہ دیکر تازہ انتناس کے رس میں ایک قسم کا خمیر موجود ہوتا ہے کہ جو کیڑوں پر جلائے اسے تیزاب کا سا اثر کرتا ہے۔ ماہرین طب کا بیان ہے کہ کیڑوں میں بند جو انتناس فروخت ہوتے ہیں ان کا یہ اثر اس لیے زائل ہو جاتا ہے کہ انھیں ڈبوں میں بند کرنے سے پہلے جو شہ سے لیا جاتا ہے تاکہ وہ مر نہ جائیں۔

ثقل سماعت اور حیاتین "ب" سان فرانسکو (امریکہ) کے اسپتال کے ایک ڈاکٹر ڈاکٹر انٹ سیلفر نے کہہ چکے انوں کے امراض کے ماہر خصوصی میں اور پندرہ سال کی عمر کہتے ہیں، ثقل سماعت کا ایک نیا علاج دریافت کیا ہے۔

پہرے پن کا ایک بہت ہی عام سبب آٹھویں عصب کا خراب ہونا ہے کہ جو کان میں جاتا ہے۔ پانچ برس ہوئے جب ڈاکٹر سیلفر کو خیال گذر کہ ان کے پہرے مریضوں میں سے اکثر ایسی غذا میں کھاتے ہیں جن میں حیاتین "ب" کی بہت کمی ہو حال آں کہ حیاتین "ب" مخصوص طور پر دھاتا کو درست حالت میں رکھتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی انہوں نے اپنے ایک سو سے زیادہ مریضوں پر حیاتین "ب" کی آزمائش شروع کر دی۔ اس حیاتین کی انھیں گولیاں کھلائیں، چاولوں کے اوپر چھوٹا ہوتا ہے وہ انہیں دیا۔ اور اسی حیاتین کے انجیکشن لگائے۔

صرف چھ انجیکشنوں کے بعد بہت سے ایسے مریض کہ جن کی عمر زیادہ تھی زیادہ صاف سننے لگے، اور یہ ترقی انہی مریضوں میں رونما ہوئی جو کثرت سے دالیں اور سبز ترکاریاں بھی ساتھ ہی ساتھ کھا رہے تھے کہ جن میں حیاتین "ب" بہت ہوتا ہے۔ زیادہ عمر کے مریضوں کو بہت سے انجیکشن دینے پڑے اور پھر بھی ضعیف العمر لوگوں کی سماعت پورے طور پر واپس نہ آئی۔

اونچی ایڑی کے جوتے لڑکیاں عام طور پر بانسوں پہ چلنا تو پسند نہیں کرتیں جس طرح اکثر لڑکے چلا کرتے ہیں، لیکن اکثر ان کی جوتوں کی ایڑیاں اس قدر اونچی ہوتی ہیں کہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بانس پر چل رہی ہیں۔ ان میں سے بعض کے جوتوں کی ایڑیاں تو اس قدر اونچی ہوتی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے وہ گولیاں ہیں جنھیں کلائی کی ٹانگوں پر کھڑا کر دیا گیا ہو اور جن کے ٹخنے مڑ جانے کا ہر قدم پر خطرہ ہے۔

خیرہ و خفاق تھا لیکن اس غراب فلاح کا ایک سنجیدہ پہلو بھی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سی عورتیں اور بچے ایسی موجود ہیں جنہوں نے محض اپنی لڑائی کا جوتا پہننے کی بدولت اپنے پاؤں اس حد تک بے کار کر لے دیے ہیں کہ اب ان کی درستگی کی کوئی امید نہیں رہی ہے۔ کوئی پیدل چلنے والا انسان جب کہ وہ پیدل سفر کے لیے نکلتا تو اس قسم کا جوتا نہیں پہنتا۔ مگر یہ بات کس قدر حیرت انگیز ہے کہ پھوٹی عمر کی لڑکیاں اپنی بڑی عمر کی پنوں کو جو اپنی لڑائی کے جوتے پہنے اور صحتی پھرتی ہیں، بہت ہی دشمن کی نگاہ سے دیکھا کرتی ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ ننھی بچیاں بعض اوقات ان جوتوں کے شوق میں دیوانی ہو جاتی ہیں۔ ان کا یہی شوق خطرے کی جڑ ہے۔ جتنی کم عمری میں اس قسم کے جوتے پہننا شروع کیا جائے اور روزانہ جتنی زیادہ دیر تک انہیں پہنے رہیں اسی قدر یہ خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے کہ لڑکی کے پاؤں ناکارہ ہو جائیں گے۔

قہوے کے مضر اثرات قلب پر کولمبیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر رابرٹ ایل۔ لیوی کی یہ رائے ہے کہ قہوہ کا مضر اور تباہ کن اثر یعنی طور پر دل پر پڑتا ہے۔ انہوں نے دو مریضوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو ایک ڈاکٹر تھا جو روزانہ دو پیالے قہوہ کے پیتا تھا۔ اور اس کے دل کے مقام پر درد ہونے لگا تھا۔ اس نے قہوہ کا استعمال ترک کر دیا اور بہت جلد اس درد سے نجات مل گئی۔ دوسرا مریض ایک وکیل تھا اور وہ بھی روزانہ دو پیالے قہوہ کے پیا کرتا تھا۔ اسے یوں تو کوئی تکلیف نہ تھی۔ لیکن ورزش کرنے کے بعد دل کے مقام پر یہ درد ہوا کرتا تھا۔ اس کو یہ مشورہ دیا گیا کہ ورزش کم کر دے اور اپنے پیشے کا کام بھی کیا کرے۔ لیکن اسے آرام اسی وقت ہوا کہ جب اس کو قہوہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس کے بعد وہ بالکل تن درست ہو گیا اور بہت زیادہ کام کرنے لگا۔

ہر کثرت آدمی ایسے طبع سے جو اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ قہوہ کی وجہ سے دل کے مقام پر انہیں ایک قسم کی بے آرامی سی محسوس ہوتی رہتی ہے۔

حیاتیات کی کمی سے امراض بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہو گا کہ غذا میں کسی وٹامن کی کمی کی وجہ سے بھی انسان کو طرح طرح کے امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔ جسم کے مختلف حصوں کے زخموں اور دھوؤں کے متعلق بھی تحقیقات کرنے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ان تمام حالتوں میں امراض کے پیدا ہونے کا خاص سبب کسی نہ کسی وٹامن کی کمی ہی ہوتی ہے۔ حال ہی میں امریکہ کے ڈاکٹروں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ آنکھوں کے مختلف امراض بھی غذا میں ایک حیاتیات جی کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک امریکن رسالے میں چار ڈاکٹروں کی یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ انہوں نے آنکھوں کے مریضوں کا علاج محض اس طریقے سے کیا کہ حیاتیات جی کی ایک معقول مقدار کی پمپ میں بند کر کے پالکے کی صورت میں ان کے معدے تک پہنچادی اور اس طرح ان کی غذا میں جس چیز کی کمی تھی اسے پورا کر دیا گیا۔

جن مریضوں کا ذکر کیا گیا ان میں بعض تو آئسب جیٹم کے مریض تھے اور بعض ضعف بصرات کے لیکن جب انہیں چشمہ استعمال کرایا گیا تو ذرا بھی فائدہ نہیں محسوس ہوا بلکہ تکلیف برابر قائم رہی۔ بعض ایسے بھی مریض تھے جنہوں نے یہ شکایت کی کہ ان کی آنکھیں ایکساٹنا معلوم حوادث کا شکار رہتی ہیں اور ان کی گری آنکھ کے اندرونی حصوں کو بھی تکلیف دہ صورت میں محسوس ہوتی ہے۔ بعض کو ٹیرہ چشمی کی شکایت تھی اور بعض کی آنکھوں میں شرفی دھڑکنی تھی۔ لیکن ان مریضوں کے برقت ریشا خاں نے پینچ ماہانہ اور ڈاکٹروں سے رجوع کرنے کی وجہ سے ساری دقیقیں رفع ہو گئیں۔

جس حیاتیات جی کی غذا میں کمی کی وجہ سے اس قسم کی شکایتیں پیدا ہو جائے گا قوی احتمال رہتا ہے اس کی مقدار زیادہ تر کارکروں اور انڈین دیو میں پائی جاتی ہے۔

پھلوں سے پٹرول موجودہ جنگ شروع ہونے سے پہلے یہ بات معلوم کی جا چکی تھی کہ جرمنی اپنی جنگی ضرورتیں پوری کرنے اور نئے نئے قسم کے آلات جنگ ایجاد کرنے میں دن رات مصروف ہے۔ چنانچہ جرمن سائنس دانوں کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ وہ اپنے ملک کو کسی آئندہ جنگ میں فتح یاب کرانے کے لیے نام و شہراریوں کا صلہ دریافت کرنے میں مصروف تھے تاکہ اگر شہ جنگ خلیج کی طرح کوئی قوم جرمنی کی بحری ناکہ بندی کر کے اس کی

ہوئی تھا کہ کاتھمہ کر دے اور جرمنی کو شکست پہنچو نہ ہونہ ملے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن سائنس دانوں نے اپنے ملک کی پٹرول کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوئلے سے پٹرول تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ پٹرول کے علاوہ دوسری بھی ضرورت کی چیزیں اور وہ چیزیں جو جرمنی میں بستر نہیں آتی ہیں اور جن کے لیے جرمنی دوسرے ملکوں کا محتاج رہتا تھا اس قسم کی چیزوں سے بنائی جانے لگیں جو جرمنی میں کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ سیٹھے سے کپڑے، لکڑیوں سے جوتے، پھلی وغیرہ سے تیل اور دوسری چیزیں اسی اسکیم کے تحت تیار کی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کو ہر سال پٹرول کی جتنی ضرورت پڑا کرتی تھی۔ اسی مقدار کا، بہ فی صدی حصہ جرمنی میں کوئلے سے تیار کر کے ضرورت پوری کی جانے لگی۔

اٹلی کے سائنس دانوں کو بھی پہلے سے یہ دن نظر آ رہا تھا اور انہوں نے بھی اس قسم کی کوششیں شروع کر دی تھیں کہ جنگ کی صورت میں اٹلی کی بری ٹاکہ بندی ہو جانے پر جب اٹلی کا تجارتی حلقہ دوسرے بری مالک سے ختم ہو جائے تو وہ بھی اپنے ملکوں میں پیدا نہ ہونے والی چیزوں کے لیے فیض کا محتاج نہ ہو۔ چنانچہ جو اطلاوی سائنس دان مت سے غیر اطلاوی چیزوں کے اطلاوی بدل تیار کرنے میں مصروف تھے ان کی باہت اب تازہ اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے صحرائی انجیر کے پھلوں سے پٹرول تیار کرنا شروع کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں مزید یہ معلوم ہوا ہے کہ تجربہ اور آزمائش کرنے والوں نے موٹر سائیکلوں کو اس پٹرول سے چلانے میں کامیابی بھی حاصل کر لی ہے۔ انجیر کے علاوہ بہت سے ایسے درختوں اور پودوں سے بھی جو شمالی ارض کے اطلاوی مقبوضات میں بہ تعدد اکثر پائے جاتے ہیں، پٹرول تیار کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ گیس بنانے والی مشینیں چلانے کے لیے جاؤ کوئلے اور تیل کے اٹلی میں ایک نیا پودا کاربوڈاس استعمال کیا جائے لگا جو۔ اس سے فائدہ اٹھانے میں بھی اٹلی والوں کو خاطر خواہ کام یابی نصیب ہوئی ہو

مٹاپے کا علاج مال ہی میں ایک ہٹی رسالہ مشرقی پاسبان صحت میں ایک ایسی روسی عورت کا حال شائع ہوا جس کا وزن ۲۹۵ پونڈ (تقریباً ۸ من) تھا۔ یہ عورت اپنی نومندی اور مٹاپے سے سخت پریشان نظر آتی تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کرے۔ جس زمانے کا یہ ذکر ہو اس وقت یہ عورت امریکہ کے علاؤکولمبیا میں مقیم تھی۔

آخر ایک روز کوکولمبیا میڈیکل یونیورسٹی کے رکن پروفیسر جیمز جوزف شورٹ کے پاس پہنچی اور ان سے اس نے اپنی تمام راز کہانی بیان کی۔ اُس نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس کے وزن اور فریب کو کم کر کے اُسے اور انسانوں کی طرح کام کاج آزادی سے کرنے کے قابل بنا دیا جائے۔ ڈاکٹر موصوف نے قابل طور پر اس کا طبی معائنہ کیا۔ اس قانون کی عمر اس وقت کل ۳۲ سال تھی صحت بہ ظاہر بہت اچھی معلوم ہوتی تھی اس کی فریب کا سبب زیادہ تر اس کی زیادہ کھانے کی عادت ہوتی تھی۔ ڈاکٹر شورٹ نے اس کے تمام جسم کا طبی معائنہ کرنے کے بعد اس کے لیے معتدل غذائیں تجویز کیں جن میں چربی، حیاتین اور ملک وغیرہ کے اجزاء بھی رکھے۔ چنانچہ روزانہ ۶۰۰ کیلری غذا اسے استعمال کرائی جانے لگی۔

ڈاکٹر مذکور کے اس دل چسپ علاج کے نتائج حال ہی میں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ اور ڈاکٹر مذکور کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ اس موٹی عورت کے جسم کا ۶۰ فی صدی وزن چند دن کے علاج سے غائب ہو گیا ہے۔ تفصیل یہ بتائی گئی کہ پہلے بیٹھنے میں اس کے وزن میں ۱۲ پونڈ کمی ہوئی اور اس کے بعد ۲۰ پونڈ کے عرصہ میں اس کا وزن ۲۳۹ پونڈ کم ہو گیا۔ اس تمام علاج کے دوران میں اسے جو تھوڑی بہت تکلیف اٹھانی پڑی وہ محض اس وجہ سے کہ ڈاکٹر نے دو فنٹ بھی اور ایک فنٹ چوڑی کھالی جو اس کے پیٹ پر شکست ہوئی رہ گئی تھی آپریشن کے ذریعہ سے دور کی۔ اس کے علاوہ اس مریضہ کو اور کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑی۔ آخر جب اس کا وزن ۱۵۶ پونڈ رہ گیا تو وہ صحت کے اعتبار سے نہایت جیس اور خوش و خرم نظر آتی تھی۔ اس کی صحت مندی اور ڈاکٹر شورٹ کے علاج پر امریکہ کے بہت سے رسالوں اور اخباروں نے مقالات لکھے۔ اور انگلستان کے مشہور اخبارات نے بھی ایک تقریبی نوٹ شائع کیا۔

اپنے ٹریڈ مارکوں کی حفاظت کیجیے نئے قانون کے مطابق، پرانے ٹریڈ مارک بھی دوبارہ ڈپازٹ ہونے اور ضروری ہیں۔ ٹریڈ مارک ڈپازٹ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ مرکزی حکومت ایک نوٹس شائع کر چکی ہے کہ جو اصحاب ٹریڈ مارک ڈپازٹ کر دیں گے، اُن کے حق میں بہت مفید رہے گا۔ دوست دشمن لکے ہوئے ہیں۔ ہرگز دیر نہ کیجیے۔ قواعد بحسنی اس منٹ مفت مٹائیے۔ مسٹر ایس لے خالق۔ ماہر ٹریڈ مارک، بلی ماران۔ دہلی

رجسٹر اموات و پیدائش سے حیرت انگیز انکشاف

ہندوستان کی سیاسی سماجی، مذہبی اور اقتصادی ترقی کے خواب دیکھنے والے ہر لرزہ خیز حقیقت کی جانب آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں کہ اس بزرگ نمائندگی میں ہر سال ہزار ہائے پیدا ہونے سے کچھ ہی عرصے کے اندر اندر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ملک کے اموات و پیدائش کے رجسٹروں کو دیکھنے سے یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ اگرچہ ملک میں بچوں کی پیدائش کم نہیں لیکن بچپن ہی میں ان کی موت کی رفتار اور واسطے تمام ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور ملک میں اس سلسلے سے اس سب سے تک بوڑھے ہی پورے طور پر لگے ہیں۔ ہندو دوا خانہ دہلی کے ماہر طبیبوں نے ملک میں بچوں کی اموات کی اس برہمنی ہوئی رفتار کو حیرت اور تشویش کی نظر سے دیکھا۔ تحقیقات سے یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ بہت سے بچوں کی موتیں ان کے والدین کی بے پروائی اور غفلت کی بدولت واقع ہوئی ہیں بچوں کو عموماً پرہیزی، قبض، نزلہ اور زکام کی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ دانستہ کھانے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر دست بھی لگتے ہیں۔ اور والدین خصوصاً بچے کی ماں چونکہ کوئی خاص احتیاط نہیں کرتی اور اسے مرض کے اصل اسباب معلوم ہونے میں اس وجہ سے بچہ رفتہ رفتہ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے اور خود اس کی ماں اور باپ بڑی حد تک اس کی ہلاکت کے ذمے دار ہوتے ہیں۔

اس زبردست طبی تحقیقات کے بعد جو دوا خانہ ہندو دوا خانہ یونانی دہلی نے

نو نہال

کے نام سے تیار کی ہوئی دوا جو بچہ کی ہر قسم کی بیماریوں کا واحد اور موثر علاج اور بچہ کی صحت و قوت کی ضمانت ہے۔ یہ دوا بچوں کے ہر مرض کے لیے ایک سیکڑا حکم دیتی ہے۔ ہر مہینہ دوا خانہ آٹھ قبض بچوں کے نزلہ زکام اور دانت پھلنے کی تکلیفوں کے لیے تو خاص طور پر مفید ہے۔ بچوں کے متعلق جو دوا سائنٹیفک معلومات کے پیش نظر نو نہال کے اجراء کی ترکیب حیرت انگیز، اس حیرت کے ساتھ کی گئی ہے۔ اپنے پیارے بچوں کو نو نہال استعمال کر کے نہال کر دیجیے۔ قیمت فی شیشی جو ایک عرصے کے لیے کافی ہے۔ صرف آٹھ آنے۔

مفصل پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے +

مینجر ہمدرد دوا خانہ دہلی

جے پور میں ایک مرد کو حمل قرار پا گیا اسپتال میں حیرت انگیز انکشاف

پچھلے دنوں متعدد اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ جے پور میں ایک مرد کے حمل قرار پا گیا تھا اور جب بہت سے لوگوں نے اس نوجوان کا پیٹ دیکھنے کے بعد یہ خیال قائم کر لیا کہ یہ بات بالکل سچی ہے اور یہ کمزور گمانی کے اعتبار سے وہ آثار نمایاں ہیں جو عائد عورت کے دیکھے جا سکتے ہیں تو غصوں نے اس مرد کو ہسپتال بھیج دیا اس مدت میں تمام شہر اور نواح شہر میں یہ بات اڑ گئی کہ:-

جے پور میں مرد کے پیٹ پر پید ہوا ہو گیا

دیکھو! یہ بھی اچھی طرح اس نوجوان کے آہٹار حمل کا سامانہ نہیں کیا تھا۔ اسپتال میں جب آلات کے ذریعہ اس نوجوان کے پیٹ کی امتحان کے متعلق تحقیقات کی گئی تو یہ لرزہ خیز انکشاف ہوا کہ اس کو حمل نہیں قرار پایا تھا بلکہ اس کے مرض نے ایسی صورت پیدا کر دی تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو حمل کا دھوکا ہونے لگا اور غور و خیز ہی دیکھیں ایسی بات سب جھڑ گئی۔ عوام میں ہر افواہ سے چاہے اور لوگوں نے کتنی ہی دلی جی کیوں نہ لی ہو مگر جس معلوم ہوا کہ خود اس نوجوان کے مزاج اور سنے داروں کو اس درجے میں صدمہ پہنچا کہ انھوں نے بعض اخبارات میں جن میں اس قسم کی اطلاع شائع ہوئی تھی تردید تک کر اسے کی کوشش کی۔ لیکن خود انھیں بھی فکر یہ ہوئی کہ کسی ایسی طرح جلد سے جلد اس نوجوان کے پیٹ کو کھلی حالت پر لایا جائے اور اس کے ہر موڑی مرض کو دیکھا جائے۔ اصل میں اس دہشیہ لوگوں کو کتنی کے متعلق یہ اندازہ بھی ہوا کہ

یہ مرض بظاہر معمولی ہے لیکن حقیقت میں بہت خوفناک ہے

مرض کو دور کھلانے یا پانے میں کبھی صحت یہ چیز اتنی کہ دو ایک زیادہ مقدار تک کو کم کرنے کے بجائے اور اضافہ کا موجب ہو سکتی تھی ضرورت میں کی محسوس کی گئی کہ کوئی ایسی دوا حاصل کی جائے جو زور اثری کے اعتبار سے حیرت انگیز ہے جو اس کی مقدار محدود رکھی گئی کہ وہ معلوم نہ ہو۔ چنانچہ بعض تجربہ کار ماہرین طب کے مشورے سے ہمدرد دوا خانہ دہلی کی تیار کردہ دوا بنائی گئی جو کئی کے مریضوں کے لیے تندرستی کا بیجام ہے اور کئی کی تمام شکایات کے لیے بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے جو ہمدرد دوا خانہ جن ادویات پر بجا طور پر، ذکر سکنا جو ان میں یہ ایک دوا ذرا سی بھی ہے۔ ہر دوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ

معتد از خوراک بہت کم اور اس کے فائدے زیادہ

ہیں۔ تھکی سی سختی اور ورم کو دیکھتے ہی دیکھتے

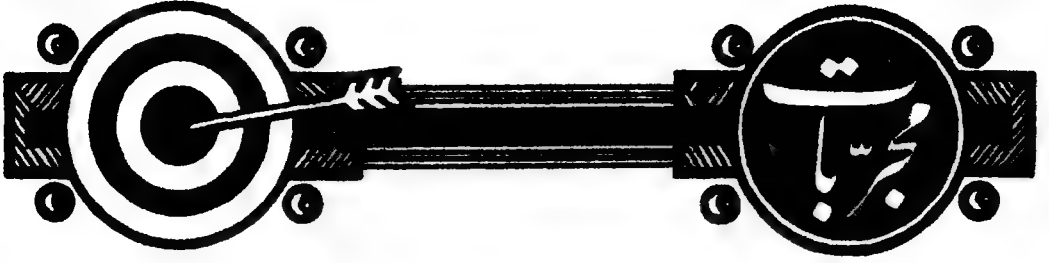
لے آتی ہے۔ باغیچے پر اچھا اثر آتی

قیمت صرف بائو آٹھ آنے

ترکیب ہسپتال کا پرچہ

ملنے کا پتہ

مینجر ہمدرد دوا خانہ یونانی۔ دہلی



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

نسخہ جریان پوست پنج ستیامی، پوست پنج اونٹ کلا، پوست پنج موسری، پوست پنج کنارہ تھی، پوست پنج گار، پھلی کیکر غام، پھلی موچرنا، برگ نورستہ پستان، برگ نورستہ بڑ، سب دوائیں ہم وزن لے میں اور سائے میں خشک کر کے سفوف بنالیں، اور بڑا برگ کی قد سفید ملا دیں۔ صبح کے وقت دودھ کے ساتھ صواتو لے یہ سفوف پھانکیں۔

فوائد:- دافع رقت، سرعت وجریان ہے۔ منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ نیز منی کی پیدائش زیادہ کرتا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب، ایم۔ آر۔ اے ایس آنریری مجسٹریٹ جوہ پور

حب بے نظیر وزن طلا، ورق نقوہ، مشک، عنبر اشہب ہر ایک ایک ماشہ، مرکبی، جدوار خطائی، ہنس الطیب، درہ پنج عقربی، زعفران، میعہ سائہ، زرشک، جوز بوا، عود ہماری، دانه پیل ہر ایک ایک تومہ، کشتہ قلعی، کشتہ زرد، کشتہ عقیق، کشتہ خشب، کہرا شمع ہر ایک ۳ ماشے۔
نور کلب تیاری: کشتوں کو عرق گلاب میں خوب کھل کر کریں۔ پھر روغن بناسا خالص ۳ ماشے شام کر کے کھل کر کریں، اور باقی اجزا کو کت جہان کر ملا دیں۔ صبح عربی اور روح گلاب بقدر ضرورت ملا کر دانہ ناش برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی رات کو دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔
فوائد:- یہ گولیاں جازوں کا بہترین تحفہ ہیں۔ مقوی باہ، مسک، مغنطہ منی، محافظ گردہ و ملذذ ہیں۔ دماغ کو قوت پہنچاتی ہیں۔ مضرب قلب اور منقش حرارت مزید ہیں۔

طلارنا اور شاہی سم الفار، پارہ، قرضل ہر ایک ایک تومہ، بیر بھوٹی، خراطین، چونک ہر ایک دو تومے، ذرا پنج ۶ ماشے، زعفران، اتوے، سبے ملاؤں کو پس کر روغن کجد بقدر ضرورت میں اچھی طرح ملا لیں اور گولیاں بنالیں اور ان کو خشک کر کے آتش شیشی میں روغن کھینچیں۔ پھر اس میں چربی شیر زرا یک تومہ، چربی سانڈہ ۲ تومے ملا لیں۔ ۲ رتی خشفہ و سیون چھوڑ کر عضو پر مالش کریں۔

فوائد:- سستی و کجی اور عضو کے ڈھیلے پن کو دور کرنے کے لیے مفید ہے۔

سرمہ مرغیب سائے میں خشک کیے ہوئے چنبیلی کے پھول آٹھ ماشے، گنے کی گولیاں جو چند بار بندیتی میں رکھ کر چلان گئی ہوں، ۲۲ ماشے، فلفل درازا شورہ قلمی ہر ایک چار ماشے، ایک جینے آب لیموں اور صوف کے عرق میں کھل کر کریں۔ پھر کرپڑے میں چھان کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ صبح و شام ایک ایک سلائی انگلی میں لگا کر کریں۔

فوائد:- یہ سرمہ پڑا ل، منعب نظر، ابتدائی موتیا بندہ دھندلا لہ اور پھولہ کے لیے اکیر ہے۔

جناب حکیم کبیر احمد صاحب ہنگا نوی

ضماد مجلوق چربی شیر نرم ۲ تومے، زعفران عمدہ ۳ ماشے، جافنل ۳ ماشے، جادتری ۳ ماشے، بیر بھوٹی ۶ ماشے، سکیا سفید ۱۱ ماشے، مشک اعلیٰ ۴ رتی۔
ہر دوا کو طحیدہ طحیدہ سفوف کر کے سب کو ملا لیں۔ اور چربی و پڑا لہی قسم اول اضافہ کر کے دو تین گنٹے کھل کر کریں اور دستور استعمال میں لائیں۔
فوائد:- اس کے چند روزہ استعمال سے رگوں کی خراب طوبت تحلیل ہو کر عضو تناسل کے تمام نقائص دور ہو جاتے ہیں۔

جناب حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب طبیب سرکاری، ریاست جیلا
نسخہ استخاضہ وسیلان الرحم سنگ جراثیم ۲ تو لے، گوند ۱/۲ ہاک، تولہ، مائیں خود ۱ ماشے، دہم ۱/۲ خون ۳ ماشے، مہری ۱/۲ تو لے، کوٹ چٹا
کر سفوف بنالیں۔ روزانہ ۱ ماشے صبح کے وقت گائے کے پاؤں سر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد ۱۔ سیلان الرحم اور استخاضہ کی شکایت ایک ہفتے کے اندر اندر دور ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلی
یواسیری مسے گرائے کا عجیب نسخہ کتے کی کرکی ہڈی کو گل بکت کر کے آٹھ سیراپوں کی آٹھ دیں۔ پھر اس میں برابر کی پھنگری سفید شامل کر کے خوب
باریک کریں۔ اس سفوف کو دو چنڈ گائے کے ایک سو ایک بار ڈھلے ہوئے گھی میں ملا کر مرہم بنالیں۔

فوائد ۱۔ چند دن کے استعمال سے یواسیری سے خشک ہو کر جلتے ہیں۔

اکسیر نزلہ وز کام پشکری سفید کو ایک دن شبہ ۱/۲ میں ادھ ایک دن آب برگ دستورہ میں کھل کر کے قرص بنالیں۔ اور بدستور معرفت گل حکمت کر کے
دس سیراپوں کی آٹھ دیں۔ اگر ایک آٹھ میں سفید کشتہ نہ ہو تو دوبارہ گل حکمت کر کے آٹھ دیں۔ ایک رقی ملوے یا کٹھن میں رکھ کر کھلائیں۔

فوائد ۱۔ نزلے کے مریضوں کے لیے یہ اکسیر ہے۔ اس کے علاوہ تیسرے روز آنے والے بخار کو فائدہ کرتا ہے۔ نیز پرائی کھانسی اور دمہ
کے لیے بے حد مفید ہے۔

اکسیر چشم ۱۔ سر سیاہ ایک تولہ، فل فل سیاہ ایک ماشہ، آب ستیانامی زرد ۱/۲ ماشے۔ کھل میں ڈال کر خوب باریک کریں۔
فوائد ۱۔ بے حد مقوی بصر ہے۔ بڑھوں کی گرد زنی چشم میں خصوصیت کے ساتھ فائدے دیکھنے میں آئے ہیں۔

جناب اکثر ایم، اے، مجید خاں صاحب

کشتہ فولاد جدید اجزاء ۱۔ ہیرا کس ۱/۲ پاؤ، آب لیوں ایک پاؤ۔

ترکیب تیار ۱۔ ہیرا کس کو آب لیوں میں کھل کریں۔ اور گچہ بنا کر گودوں میں بند کر کے گل حکمت کریں۔ خشک ہو جانے پر ۶-۷ سیر
اپوں کی آٹھ دیں۔ خوراک نصف رقی سے ۲ رقی تک۔

فوائد ۱۔ امراض جگر و طحال کو دور کرتا ہے اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ مولد و مغلف مٹی ہو۔ جریان احتلام اور عرت کو دور کرتا ہے۔
حیض کی خرابی اور سیلان الرحم میں بہت مفید ہے۔ حرقت البول اور سلسل البول میں مفید ثابت ہوا ہے۔

جناب حکیم عبدالعزیز خاں صاحب خوشاب

اکسیر قلت الدم ۱۔ برادہ فولاد عمدہ، ابرک سیاہ، نوشادر ہم وزن لے کر کھانسی کے برتن میں پھر کے دودھ میں بھگو دیں۔ دودھ اتنی مقدار میں ہونا
چاہیے کہ دوائیں ڈوب جائیں۔ کچھ دن بعد جب یہ دودھ خشک ہو جائے تو دوبارہ اتنا ہی دودھ ڈال کر پھر رکھ دیں۔ اس طرح چھ مرتبہ ترو خشک کر کے
کھل میں ڈال دیں اور باریک کر کے رکھ لیں۔ چار رقی مناسب بدرتے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد ۱۔ قلت الدم کی حالت میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ خون کے سرخ ذرات زیادہ کر کے چرسے کو سرخ و سفید بناتا
ہے۔ فریبی پیدا کرتا ہے، شہوک لگاتا ہے۔ مقوی معدہ و جگر ہے۔

جناب حکیم محبوب احمد صاحب، نظامی، دہلی

سفوف صندل درمہر، بنسلوچن، لاجور و مشول، بیدھر، صندل سفید، جود و خٹائی، نارچیں دریائی، کبریا شمشیری ہر ایک تین ماشے، مشک خاص، آٹھ
سب دواؤں کو گلاب میں کھل کر کے محفوظ رکھیں اور صبح کے وقت ۶ رقی سے ایک ماشہ تک خیرہ گاؤں زبان عبری میں ملا کر کھائیں۔

فوائد ۱۔ ضعیف قلب، غشی، دھڑکن کے لیے اپنے فائدے کے لحاظ سے عجیب چیز ہے۔ اس کے علاوہ بے حد مقوی اعصاب ہو۔

دستی شفا خانوں اور ذاتی مطبوں کے لئے دوا شر اور صولہ نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)
از جناب محکم حافظ محمد امین صاحب مدنی "فاضل طب و الجراحات" لکھا تو لی

سیلان الرحم (لیکوریا)		دقت حیض	
(۱) کشتہ فولاد	۲ چاول	ایون	ایک اشہ
مجموع اذراقی	۳ اشہ	زعفران	"
دونوں وقت بعد کھلائیں۔		چائفل	"
نوٹ ۱۔ اس مرض میں مریضہ کی تقویت عامہ		برگ قنب	۲ اشہ
کا خیال رکھیں۔ مقامی طور پر قابض اور دافع نفوذ		کالی مرچ برابر گویاں بنائیں۔ نہایت مختصر نسخہ جو اس شکایت میں ممکنات کا مفرد لحاظ رکھیں۔	
سیالات استعمال کرائیں۔ معطلات کا استعمال اس		(۲) کافور	۲ اشہ
میں بھی پیرا بن کی طرح فضول ادویہ سے گارے۔		زعفران	۳
پیش نظر نسخوں میں فولاد کیلیم اور اذراقی کو خصوصیت		مرکی	۳
کے ساتھ لکھا گیا ہے تاکہ خون کی پیدائش زیادہ ہو		ایون	۲
اور عام جسمانی قوت حاصل ہو۔ نیز اعصاب قوی ہو کر		اچاؤن خراسانی	۳
بالواسطہ اصل مرض دور ہو جائے۔		کالی مرچ برابر گویاں بنائیں اور دن میں تین مرتبہ دیں۔	
(۲) کشتہ نقرہ	۲ چاول	درد خصیتہ الرحم	
کشتہ عقیق	۲		
مجموع نبث الحدید	۳ اشہ	نوشادر	۵ رقی
کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کرائیں۔		پانی	۳ توسے
(۳) کشتہ صدف		دن میں تین بار پلائیں۔	
خیر اور شیم	۶ اشہ		
صبح عرق گاؤں یا پانی کے ساتھ کھائیں۔		استحاضہ	
(۴) صدف سوختہ	۱ تود		
جلاشیر سفید	۶ اشہ	برگ آسوکا	۲ ادقیہ
دانہ لچھی خورد	۶	پانی	۲۰
نہات سفید	۲ توسے	اتنا بوش دیں کہ چھاتی مقصد رہ جائے۔ جہاں کر صاف کریں۔ خوراک سٹوے۔ دن میں تین بار	
سفوف تیار کریں۔ خوراک ۶ اشہ۔		جریان خون بعد وضع حمل	
(۵) پشکری	۳ اشہ		
کیس	۱۵ رقی	سنگ جراثیم	ایک اشہ
پانی	۲۰ ادقیہ (دافن)	سفوف لودھ	۳ اشہ
مقامی طور پر پکاری کریں۔		نوٹ ۱۔ لودھ رحم اور آخوں کے مصلحات غیر	
(۶) پوست نار	۲ ادقیہ		
نوک	۶ اشہ	ادویہ پر انقباضی عمل کرتا ہے اور اس طرح	
پانی	۳۰ ادقیہ	رحم کے عضلات کے استرخاؤ کی وجہ سے جو چہا	
پندرہ منٹ تک خوب جوش دیں اور صاف کر دیں۔		خون ہوتا ہے اس کو بند کرتا ہے۔ سنگ جراثیم	
(۷) پشکری	۲ اشہ	میں کیلیم موجود ہے۔ جس کا حامل خون اثر مسلم ہو۔	
کشتہ سفید	۲		

استقامت مند

بشعشہ
دن میں دو یا تین بار دینا چاہیے کہ استقامت کی عطا
رہے جو جائیں اور اگر استقامت کی علامتیں نہ رہیں
نہ ہوں یعنی استقامت لازم ہو تو صوفی تعلیم میں
۱۔ تقاضا لازم کہ علامتیں ہیں۔ شدت جہان گونا
ور کا شدید اور جلد جونا۔ جیسے کا خلق اور ہر کے
بیرونی منہ تک پہنچ جانا ان حالات میں جس ساقط
ہو جائے کہ آجے۔ اگر اس ساقط ہو جائے تو حالات اس
اصول پر ہونا چاہیے کہ جسم عموماً دوسرے ہل
صاف ہو جائے۔ استقامت ناقص نہیں ہونا چاہیے۔
ورنہ اس کا نظر ایک قبہ منظر ہو گا۔

تشخیز و تشخیص

پولاس پروٹینڈ ۱۰ شے
دائے الہی ورد ۱
اجوا ترسانی ۱
صوفی بنائیں۔ خواب دولت۔

تحقیقی نفاہیہ (دوسرے پر لکھو)

کلیہ دتر ۱۰ شے
کونین صلف ۳
صوفی شلم دیوار گٹ ۱
کافی مروج براہر گویاں بنائیں۔ دن میں دو یا تین بار
غذا کے بعد دیں۔ میرے نزدیک اس مرض میں
سے بہتر اور فائدہ مند کوئی نسخہ نہیں ہے۔ مسامی
طور پر دفع نقص سبالات کا دوش کو ناجی ضرورت
ہو۔ حقیر دانی شہر کو کافی سیرم کے انجیکشن کیے جاتے ہیں۔ لیکن اس چیز سے مختلف نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا استعمال خطرات سے
خالی نہیں ہے۔ حال ہی میں انگریزی دوساز کارخانوں نے کرویات عقدیہ اور عقودہ وغیرہ کے لیے سلفے ناما ڈکروپ کی دھچپ دوائیں تیار کر کے دنیا میں پھیلائی
ہیں اور اب ان کا استعمال ڈکڑوں کے طبیقے میں عام ہو گیا ہے۔ اس چیز کے حیرت انگیز اثرات اور فوائد نے محصل دہیرم کے استعمال کو مٹا دیا ہے۔ مذکورہ گروہ
کی دوائیں افراد میں شکل میں کھانے کے لیے اور تیل کی شکل میں انجیکشن کے لیے ملتی ہیں۔ اس گروہ کی چند دوائیں یہ ہیں۔

پروٹون ٹول (سٹرن و سنڈ)۔ پروسیپ نے سین۔ سلفے نیلا ٹاڈ۔ کوسینڈ۔ ہائی سلفونا ٹاڈ۔ پینے لہ۔ سلفے لہ۔ (باقی)

نوٹ ۱۔ خورن کی بیماریوں میں سے ایک
عام اور مہلک بیماری ہے۔ اگر اس کے متعلق مختصر بحث
ہو سکتی ہے تو یہ باتیں فرمائیے بہت سی زندگی
آپ کے ہاتھوں سے نجات دلائی ہوئے کا امکان ہے
اور اگر کافی معلومات ہیں تو آپ بہت سی رچاؤں
نوموت کے منت منت بچا سکتے ہیں۔ نسوانی امراض کے
متعلق ہماری معلومات خصوصیت کے ساتھ صوفی
اور زنی ہون چاہیں۔ اگر جو یوں کی پیدائش ہو
کبھی طبع بھڑکیں۔ تو خورن کی خطرہ۔ رنات
کر کر۔ بارافیاں اور تصویر شاہد کے مہر ہوتا
اور شیش غیر نزل مینا دوں پر قائم ہو جائے۔

نسوانی امراض کے تباہ کن حالات ہیں
قابلات کی حالت اور حالت خورن بدنام ہے لیکن
اس کی دسے داری بہت کچھ ان لوگوں پر بھی مامور
ہے جو فتنی نکات اور طبی پاکیزگی اور صفائی کی نگاہ
نہیں کرتے۔ اس تناقل شعاری کی وجہ قہری سے
بہت کفن اللوات مختصر مہر ہی کا حصہ خیال
کیا جائے۔ علاج ذہن خود اس کو ایک غیر متعلق
چیز سمجھ کر بے نیاز ہو جائے۔ اس افوس ناک
خفلیت کا تجربہ ہوتا ہے کہ علاج قابل اور بے خبر
دائیک ہر وقت جمع۔ نہائی اور عار سے نفی مجبور
معدور ہوتا ہے۔ علم القابل میں بحال کی معلومات
بہایت وسیع اور بلند پایہ ہونے کی بہت ضرورت
ہو۔ بہترین اور قابل اطمینان معلومات کا صحیح معیار
ہے کہ علم انہی برقی طاقت سے ارادہ اور عمل کی شری
کو فوراً حرکت میں لانا ہے اور انسان اپنے مواقع کا بہت
بے چینی سے متلاشی رہتا ہے کہ اپنے علم کا عمل صورت
میں مظاہرہ کرے۔ یہ کیفیت اور ٹپ جس قدر کم ہے

استقامت کی کمی کا اندازہ کرنا چاہیے۔ ہر ماضی اللوات
میں معاملہ آسان مستعد اور باخبر ہونا چاہیے کہ اگر اس کو
بچہ بنائے گا تو حق چش آجائے تو وہ نہایت فنی اور
کامیابی کے ساتھ یہ کام انجام دے سکے گی نفاہیہ
اندیشہ داری کی تاواقت کی وجہ سے ہوتا ہے جس کو خبر
ی نہیں کہ جو انہی کی بلا میں اور جو انہی کی بھی علامت
میں ضرورت ہوا کرتی ہے یا نہیں۔ اس کو پتہ نہیں کہ
بر دشمن بیان اس کے کیف ہاتھوں اور ناخوشوں کے
دریت سے نہ پتہ کے کہ جس میں داخل ہو کر ہر سوت کا غار
پیدا کرتے ہیں۔ اس مرض کے علاج میں یہ کافی نہیں
ہے کہ قلم کا زور صرف دلت پر نہ کر دیا جائے۔ اور نفاہی
علم پر نفاہی ہاتھوں سے مہر داخل ہوں استمال کر کے
برائی فتنہ۔ مہر نہ لکھ ہم پہنچائی جائے اس میں
بہن داغ نقص اور یہ کا خلا لازم ہے۔

حب دفع نقص

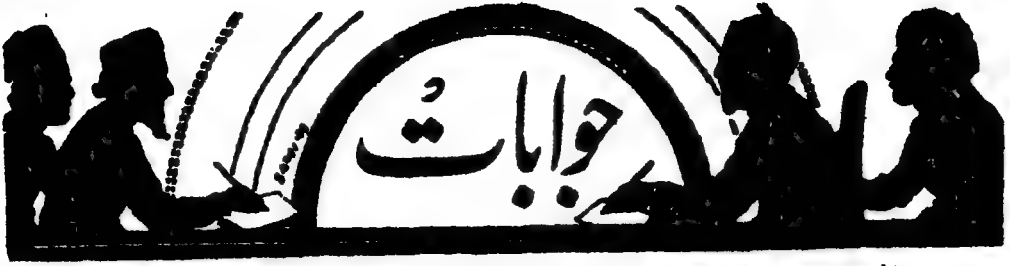
فصل مہر ۱۰ شے
میش مدتر ۲
شکرت۔ ونی ۲
دارفل ۲
سہل خام ۲
آب یوں میں کھل کر کے مونگ براہر گویاں
بنائیں۔

نوٹ ۱۔ سندرجہ بالا نسخہ دفع نقص اور جراثیم
کو ہلاک کرنے والا ہے۔ تمام ادم اور نقص ادم وغیرہ
میں مفید ہے۔ مجھے افوس ہے کہ کرویات عقدیہ
(سٹرن کو کافی) کا مخصوص تریق پیش نہیں کر سکا۔
طب جدید کا دامن میں اس قسم کے پورے سے خالی ہے۔
چنانچہ اس قصد کے لیے صرف معمل خود کرویات
نوٹ ۱۔ سندرجہ بالا نسخہ دفع نقص اور جراثیم
کو ہلاک کرنے والا ہے۔ تمام ادم اور نقص ادم وغیرہ
میں مفید ہے۔ مجھے افوس ہے کہ کرویات عقدیہ
(سٹرن کو کافی) کا مخصوص تریق پیش نہیں کر سکا۔
طب جدید کا دامن میں اس قسم کے پورے سے خالی ہے۔
چنانچہ اس قصد کے لیے صرف معمل خود کرویات

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی!

جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی۔ آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے۔ اس کتاب میں انگریزی
کے لیے مع تلفظ درج ہیں۔ غرض کہ ضروریات زندگی کے وہ تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں، سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ اس سے بہتر
انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں لکھی۔ قیمت ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ۵۰۔ ضخامت ۲۰۰ صفحے۔

پتہ:۔ مشہور بک ایجنسی، کوچہ چیلان، دہلی



(۸۱) بانجھ پن :- (۱) عورت اور مرد کے ناقابل تولید و تناسل ہونے کی - گھڑی - اور سبک آسان پہچان یہ ہے کہ ایک مدت تک ایک جاتی اور ہم بستری کے باوجود کسی جزے کے اگر کو لاد نہ پیدا ہوا ہو اور حمل قرار نہ پانے تو یقینی طور پر کچھ مینا چاہیے کہ دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک اولاد پیدا کرنے کے نا قابل ہو اگر اس کی تصدیق کی ضرورت ہو تو بچے انوس سے کہ وہ گھروں میں نہیں ہو سکتی کسی نکسی ماہرین سے مشورہ کرنا ہی پڑے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) (ب) خوردبین کے ذریعے سے معائنہ کر کے بتایا جاسکتا ہے کہ عورت میں نقص ہے یا مرد میں۔ مگر سبب دو علیحدہ علیحدہ برتنوں میں جو بخون - ایک برتن میں عورت پیشاب کرتی پائے اور دوسرے میں مرد جس کے برتن کے خون آگئیں اس میں نقص ہے۔ (دیکھیں بائیں لائل پوری) (ج) عورت اور مرد کے بانجھ ہونے کے اسباب اور علامات بہت زیادہ ہیں اور ان کا جوابات کے صفحات میں بیان کرنا مشکل ہے۔

(۸۲) آتشک :- (۱) سب سے پہلے آپ اپنے دوست کا کسی ڈاکٹر سے نئے کا آپریشن کرا دیجیے یعنی سپاری پر چکا ل بوتی ہے اسے کٹوا دیجیے تاکہ زخموں پر آسانی سے دوا لگائی جاسکے ماس کے بعد اگر ممکن ہو تو ان کے خون کا امتحان کرایجیے تاکہ یہ یقینی طور پر معلوم ہو سکے کہ آتشک ہی سے یا سافٹ شینکر کے زخم ہیں۔ اگر آتشک ہو تو نیو سیلار سن - یا اسی قسم کے کسی دوسرے مرکب کے انجکشن لگوا دیجیے۔ اگر سافٹ شینکر ہے تو اینکیشن کی ضرورت نہیں۔ صرف زخموں کا معقول علاج کرنے سے مرض جاتا رہے گا۔ خون کا امتحان کرنا ناممکن ہو تو یہ دیکھیے کہ زخم کئی ایک ہیں یا صرف ایک اور زخم کے کنارے موٹے بھت اور ابھرے ہوئے ہیں یا نرم پتلے اور سطح زخم سے ملے ہوئے۔ اگر ایک زخم ہے اور کٹنا سے بھی سخت اور ابھرے ہوئے ہیں تو غالب گمان یہی ہے کہ وہ آتشک ہو۔ اگر اس کے خلاف ہے تو سافٹ شینکر - راتوں کی گھٹیاں بھی تنفیس میں مدد دیتی ہیں۔ اگر گھٹیاں میں پیپ نہ پڑے اور وہ سخت ہو کر رہ جائیں تو غالباً آتشک ہے اور پیپ پر دکر بھرٹ جائیں تو سافٹ شینکر - اس طرح تشخیص مرض کے بعد مناسب علاج کیجیے۔ غنہ کرنا ہر حالت میں ضروری ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انوس اس قدر پیچیدہ اور پڑے مرض میں جناب نے دو بیٹے سوال اور جواب کی ذکر کر دیے۔ اس مرض میں تو مرض لب گور ہو گیا ہوتا ہے بہتر صورت یہ ہے کہ مریض کا کسی ہوشیار طبیب کو دکھا کر علاج کرایا جائے۔ (دیکھیں کبر حسین الہ آبادی) (ج) جو ہری ایک عدد میچ کو تازہ پانی کے ساتھ مل جائیے اور رات کو صبح خاص و ماشے تازہ پانی کے ساتھ کھائیے۔ کہتے کہ تین ہفتے کے استعمال سے زخم خشک ہو جائیں گے۔ سو جن رنغ ہو جائے گی اور گھٹیاں تحلیل ہو جائیں گی۔ دونوں دوائیں ہر دو دفعہ اٹھانے سے مل سکتی ہیں۔ (دیکھیں عبد الواحد)

(۵) کھنگرے کا سفون ۳-۳ شے صبح و شام پانی سے کھلائیں۔ ایک پتلے میں بالکل صحت ہو جائے گی (دیکھیں بائیں) (۶) پردہ ہٹانے کے لیے اگلے نیم کے پتے ایک سیر پانی میں بوش دے کہ سہاگہ شامیل کر لیں اور عضو پر کچر کر لیں۔ جب پردہ ہٹ جائے تو شہد و دوسے میں سہاگہ ۱۲ شے ڈاکٹر زخموں پر لگائیں۔ دائمی طور پر ازالتہ بیت کے لیے مناسب یہ ہے کہ پیچھے حق مضبوط - بخت روزہ کے مہس باقاعدگی سے لیے جائیں اور پھر ایک چاول کشتہ سر دھات کھن میں ملا کر کھلاتے ہیں۔ (دیکھیں لالہ سری رام دوسا بھو) (۷) روضن ستیا ناس ۴۰ روزہ راز دن میں تین مرتبہ تہاشے میں رکھ کر کھائیں - شاخ ستیا ناسی کا سائن پکا کر روزانہ کھائیں - روضن زرد کو ۴۰ مرتبہ دھو کر صحت کا میل روضن زرد سے نصف ملا کر لگائیں۔ (دیکھیں مقبول شاہ واریٹی)

(۸۳) زخم کی خرابیاں :- (۱) مرافقہ کو دیکھتے بغیر بلکہ لیڈی ڈاکٹر سے ان کا معائنہ کرانے بغیر کوئی میچ - اسے نہیں کام کی جاسکتی۔ بہتر چھک آپ مقامی طور پر کسی تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کیجیے۔ رنغ نبض کے لیے بہت سی دوائیں تانی جاسکتی ہیں۔ لیکن ان کا عملی مرض فیصلہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مفر با دام مقشر - مفر قرطم - سارکی - گل مشرق ہر ایک - قے - باریان - زنجبیل ہر ایک - دو توے - دا - یعنی - دوائہ الاچی خورد و کلاں ہر ایک ایک توفہ مفر قرطم اور با دام کو طحہ ہر ایک کر لیں - باقی دواؤں کو الگ کوٹ لیں - نصف سیر شکر سفید کے قوام میں دواؤں کو ملا کر مہون بنائیں - ۷ توے رات کو سوتے وقت - ۱۰ توے صوف کے ٹنگے حق کے ساتھ کھائیں۔ (دیکھیں کبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ اپنی بیوی کا کسی مقامی لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرا کے علاج کرائیں - کہیں کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی کو درم درم مہون یا درم کی روپا دہیرہ کئی امراض دامن گیر ہیں جب تک معائنہ نہ ہو میچ رائے مشکل ہے۔ (دیکھیں لائل پوری)

(د) کسی مقامی طبیعت مشورہ لیں یا مجلس تشخیص و تجویز ہمدرد دوا خانہ کو لکھیں۔ (دیکھیں مقبول شاہ واریٹی)

لنفر ہر ایسے فربہائی جسم میں (ا) جسم کی فربہ اور طاقتوری اور ہلکا ہلکا فربہش قدر بدل میں ہوتی ہے۔ لیکن لوگ جس قدر ہلکا ہلکا ہوتے ہیں اور کھیت کے بنائے ہوئے آفتابین کی دنیا کی کوئی طاقت نہیں تو نہ کسی جسم میں کثرت اور اتنا ہوتا ہے جس قدر اسے بڑھ سکتا ہے۔ وہ اسے نہیں۔ دنیا میں صرف اس کا کام کیا کرتے ہیں کہ جو کم زیادہ کر دیں یا اگر عمدہ غذا کو بھیجیں جسم نہیں کرتا تو اسے کھانے پر آمادہ کر دیں۔ اور اگر اسے کھانے کی ضرورت ہو تو عمدہ کا کام کسی رنگ کو کر دیا کریں۔ لیکن اس طرح دواؤں کی مدد سے کھانے کی چیز یا جسم کے کام میں آتی ہے یا نہیں۔ ایک عظیم سوال ہے۔ ایک جسم جو دن رات چار پانی فرش یا کسی پر ہزار پرے کو کسی پر میں لگاتار رہے اور اس کی غذا پیدا ہوتی ہے جس کے جسم میں کھانے کی غذا کی بقدر نسبت ضرورت ہو۔ اب اگر دواؤں کی امداد سے جسم اس کی ضرورت سے بہت زیادہ غذا میں پیدا کیے جس میں اس کے پاس سرمایہ داروں کی طرح نہ تنگ نہ خزانے۔ وہ عطلے تو یہ بھانے تو کہہ کر اس فالتو غذا کو واپس دستہ کر دیتا ہے۔ اور اب یہ سارے بدن میں ماری ماری پھرتی ہے کہ جو دھرے بھی راستے جسم سے باہر نکل جائے۔ کچھ گردن کے راستے سے، کچھ پیسنے کے راستے سے اور کچھ پیچ کے ساتھ جسم سے نکل جاتی ہے اور کچھ جو کسی طرح نہیں نکلتی بعد میں رنگ لاتی ہے۔ انسان اگر تمام دن محنت اور تمام رات آرام کرے تو اس کے جسم کو بھی غذا کی ضرورت ہوگی اور وہ جو کچھ بھی کھائے گا اس کے بدن کو بھی لگے گا جسم کو قدرتی طریقے کے مطابق فربہ اور طاقت و راسی طرح بنایا جاسکتا ہو کہ انسان دن بھر خوب محنت اور ورزش کرے۔ ایسا کیا گیا تو کسی دکان کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) زائد ٹو کے گز جانے کے بعد قند نہیں بڑھ سکتا۔ اس لیے یہ شرط ہے کہ آب۔ البتہ جسم خالص اور مضبوط ہو سکتا ہے اس کے لیے یہ شرط چنانکہ استعمال کرنا کہیں۔ انشا سے گندم، بادام، مٹھ، ناربل، خام، کھجور، مٹھ، موہی سفید، ستار، زیرہ، سفید، ہر ایک و دوتے، اجاڑن دہی، تخم خشخاش، ہر ایک، آیت تو نہ سب خواہ ایک نو کے رکھیں۔ خوراک، آیت تو سب آیت تو شام و دوپہ کے ساتھ۔ (عجم الکبر حصین الریاضی)

(ج) جسم کو فربہ، طاقت و اور قہ آور بنانے کے لیے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ دوزش کی جائے۔ دودھ، مکھن، بالائی اور مخزیاں کھائیں۔ اس سے اچھا نسخہ کوئی نہیں ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) جملہ دکانداروں کے استعالیٰ سے آپ کی مراد پوری ہو سکتی ہے، بشرطہ کہ کم سے کم ڈیڑھ بیسے تک ہیں۔ (حکیم میاں)

(۱۰) آپ مناسب روز شنبہ اور آدھوتی و روز جمعہ مذاواؤں کے استعمال سے ضرور فرہم ہو سکتے ہیں۔ لیکن آپ کو اپنے پروگرام پر مستقل مزاجی سے کار بند ہونا چاہیے۔ صبح ہی صبح کھلے گلی میں مناسب روز شنبہ کریں اور کچھ وقفے کے بعد غسل کر لیں۔ ناشتہ دو یا تین دنوں کی زردی اور دودھ کا پیجیے۔ کھانوں میں بھی ایسی چیزیں سب موقع شامل کرتے ہیں کہ جن میں حیاتیات نشتر سے موجود ہوں، مثلاً، آدھا دودھ، پھلوں میں ششدر، انار، سیب وغیرہ۔ (ڈاکٹر ایم۔ ای۔ شکور، ریف) کئی اور دودھ کا کافی استعمال کریں۔ جہن شباب آدھوار اور بالغ ہو۔ دوا بالغ ہو۔ دوا خانے سے منگ کر استعمال کر لیں۔ (رحیم متبول شاہ وارث)

(۸۵) دایمی منزلہ۔ (۱) مریض کی تمام تکلیفوں کا باعث ان کا دایمی قبض ہے۔ اسی وجہ سے وہ نزلہ کام اور درجہ میں مبتلا رہتی ہیں اور اسی کی وجہ سے ان کے کنبے اور شکم میں بزرگ النساء کا درد رہتا ہے۔ عادی قبض یہ دو کرنے میں "کر و شین سالط" بہت مفید ہے اگر کھانسی اور حرارت بھی ہو تو کھسی چو شیا علیک مشورہ کر کے العینان کر لیں کہ پیچھے سردی میں کوئی خرابی نہ بنیں۔ (دکٹر سعید احمد بریلوی)

جب آپ دستِ ملیہ دینا دو تو نے، دستِ آلودہ سے، گل سرخ تو نے، ملیہ کا پی، ہندل سفید کثیر ابرو ایک تین تو نے، جلیہ سیاہ، گلِ نیش، مغزِ خاشہ برائیں برادیکہ۔ دو تو نے، تر پختا شیدہ، آٹھ تو نے، مغزِ بادام شیریں، تو نے، مزکہ و شیریں، تو نے، خفاش سفید، تو نے۔ دواؤں کو باریک کر کے، روغنِ بادام میں جس جربا کرے، اور ایک سرِ شکر سفید کا قہر، بنا کر سمونِ ناباش، ایلہ، تولد میں ایک تولد شامِ نیکم، دو دواؤں کے ساتھ ایک جینے تک استعمال کریں۔

رحیم اکبر حسین آبادی

ج. دای نئے کو دور کرنے کے لیے رات کو سوتے وقت، انچیل زبانی ۹ ماٹھے کھائیں اور صبح کو قسمر جان چاہر والا ایک عدد خمیرہ کا وزباں مغزی ۶ ماٹھے میں ملا کر کھائیں اور کھانے کا ۳ ماٹھے دس توڑے گرم پانی میں ملا کر اس سے ناک کو دھوئیں۔ تین ترشی، دو قاضی بادی چھروں سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبدالصمد)

۵. آپ نے عرض بہت سے کناویہ لیکن یہ نہ سوجھا کہ ایک شخص سے علاج کیوں کر ممکن ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ مقامی طور پر معائنہ کر کے علاج فرمائیں۔ (جنگل الہ آبادی زمرہ درسا تھا)

(۸۶) عشق کے دورے : داغ مغنیہ ہنس رہی یعنی اعتناقِ اکرم میں مبتلا ہے۔ انہیں چند شیشیاں ”الکازیر برہم و مولیرین“ کی تلاویجیگی۔

ڈاکٹر سعید احمد بریلوی،

کرائیں۔ دھیمے اکبر حسین (آبادی،
 (اب) ایجنٹ، پیر سینک، کا قور، جعفر، میر، ستریم، وزن، باریک کر کے پانی کی مراد سے کافی مرعج برابر کو یا بنائیں۔ ایک گولی صبح پانی کے ساتھ استعمال

(ج) مریضہ کی موجودہ شفتیوں کا سبب حوض کی بندش ہے۔ رات کو چینن قطرہ ۱۶۔۱۷ شے کھلانی جائے اور صبح کو چودا رعوں صلیب مراکب ایک ماشٹ کو ایک

پس لکھنؤ کا روزنامہ ۱۶ سے مینالاکر دیا جائے۔ اس کے بعد جب وہ دن قریب آئیں میں میں رضیہ کو کچھ ریاض آ کر لکھا تو ان سے چار روز پہلے صبح و شام ہر دو داخلے کی جسر ڈوٹا ہوا سی۔ تاکہ ایک ایک قس کے گھر اور سر شہر تارک ایک ایک قلعہ آباد ہو۔ تاکہ ایک ایک

(۵) سیال مسکن کا استعمال کریں۔ ہفتہ نوہر ستر ہفتہ کے بعد صحت میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم سائیں لائل پوری)

(۷) گندک آفسار، افضل سیاہ برلیک ماشے تک، عام تین ماشے کو آسہا سہوں میں کھول کر کے بنے برابر گولیاں بنالیں اور دونوں وقت تھوڑے سے حدود دو

گولیاں دیں اور ہر دو دھانے سے اپھاری، سنگا کرکھلائیں۔ (دھیم قبول شاہ ورنی)

(۸۷) دھرم دھن وغیرہ۔ دھانے کڑی، دھوک اور صف دلخ کے لیے سوخا طلب فرمایا ہے۔ کڑی سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ جہاں تک میرزا خاں آپ کے گرمی انگ کے معنی میں نہیں لکھا ہے۔ جیسا کہ اکثر عرف عام میں بولا جاتا ہے۔ آتشک کو خارج از بحث کر کے گرمی کے معنی حرارت کی زیادتی ہی کے پرکھ ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو آپ اسے بجا رکھتے۔ اب معاملہ صرف ایک ہی چیز ایسی رہ جاتی ہے کہ جیسے گرمی کے نقطے سے تعبیر کر سکیں اور وہ پتھیلوں اور اوتاروں کا جلتا ہے۔ اگر آپ کو یہ شکایت ہے تو اس کا باعث عام طور پر بدھنسی ہوتا ہے۔ اور چونکہ مصلحت قلب یا دھرم دھن بھی اس سبب سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لیے غالب گمان ہی ہے کہ آپ سوہنم میں مبتلا ہیں۔ چند روز تک روہنم ختم و متروہ اوقات میں کھائے اور یہ سوہنم استعمال کیجیے۔ تاہم سوہنم روہنم دھوک اور الیہ ذرا دیش ۱۰ ہونڈ ٹیکر کس دھیکہ ہونڈ ٹیکر کارڈیم کپاؤ ہونڈ سیرپ آریشیانی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے روزانہ دینی اس میں خوراکیں استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غیرہ اور شیشیم حکم ارشد والا استعمال کریں۔ (دھیم کر حسین الد آبادی)

(ج) بسکون، شیش سبز، کربانے ششی، زہرہ و خطائی، حقیق سرخ، سرخ مرچاں، ورق نعرو، حرورید (اگر کم قیمت کرنا چاہیں تو صد مر وارید) ہر ایک تین ماشے کو غرق کیوڑہ دس تو لے میں کھل کر کریں۔ یہاں تک شرسے کے انداز ایک ہو جائے۔ اس کے بعد یہ تیار شدہ صوفت ایک اشتر خیرہ گاؤڑاں عبیری ماشے میں ملا کر کھائیں۔ اعلیٰ درجے کی صوفی قلب و دماغ دو ابے۔ گرمی کو شکیں بخشتی ہے اور دھوک کو خاتمہ دیتی ہے۔ (دھیم عبدالواحد)

(د) مرتبہ اول دھوک کھانڈی کے ورق میں پیٹ لیں اور اتنے غرق گاؤڑاں کے ساتھ مسلسل استعمال کرتے رہیں۔ (دھیم لال سری رام دوساھ)

(۸۸) دھم۔ (۱) اپنے والد صاحب کو دھنسل کا استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے والد کو روزانہ صبح کے وقت قرص کشتہ ایک عدد وغیرہ گاؤڑاں عبیری ماشے میں ملا کر کھائیں، اور یہ گولیاں بنا کر رات کو استعمال کرنا چاہیں۔ پوست بلیڈ زرد، پوست بہیرہ، آملہ، بلیڈ سیاہ، باؤ بونگ، مغز چاکسو، سنار کی، گندک آملہ ساھتے، زیرہ سفید ہر ایک چار ماشے، مغز نیم آملہ ماشے، رسوت خاص، رسوت کوکوڑہ ہونڈی کے پانی میں مل کر کے چھان لیں اور صبح پانی دواش شامل کر کے چنے براہر گولیاں بنالیں۔ (دھیم عبدالواحد)

(ج) دھم کے لیے بوٹی سوکھا کا صوفت ۱۰ رتی کی مقدار میں صبح و شام گرم پانی سے کھلا کر کریں اور ہر ایک سے پہلے پینے بنا کر استعمال کرائیں۔ ۱۰ باؤ بونگ ۱۰ ماشے، نیم ہر ہر ۱۰ ماشے، کوٹ چھان کر ۱۰ پڑیاں بنالیں اور ایک پڑی صبح کے وقت دہی سے کھلائیں۔ فون کے بعد کوئی دھان نہ رہے گا۔

(دھیم ہاویں لال پوری)

(د) چون پراش اولیہ دھم کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ ہر ایک کے لیے یہ گولیاں بنا کر استعمال کریں۔ ہر وار سنگ، خرہ روز دھوتہ، صدف صاف مومیاں کانی، مروج سیاہ، بلیڈ سیاہ ہر ایک ماشے ایک سیرپ میں کھل کر کریں۔ ایک گولی صبح و شام کھالیا کریں۔ بے دھم نہ رہیں۔ (دھیم لال سری رام دوساھ)

(۸۹) پائیریا۔ (۱) آپ اگر گوشت کھاتے ہیں تو اسے بالکل ترک کر دیجیے۔ پھل یا لیٹے پرندہ جن کا گوشت سفید رنگ کا ہوتا ہے استعمال کر سکتے ہیں۔ دن میں چار چوتھ مرتبہ لسترین سے غور سے کیا کیجیے۔ دوا کے طور پر اشش سیرپ چالیس ہونڈی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ دوا سا پانی ملا کر بعد غذا استعمال کر لیا کیجیے۔

کالینوس جن سے دانت صبح و شام صاف کیا کیجیے۔ خدائیں سبز کاریاں اور چل بہ کثرت استعمال کیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پھر کے کٹے کی سفید لاک، مازو سبز، پوست ریشا سوختہ، کشتہ آملہ، سیاہ مروج، یہ سب برابر کے وزن سے لے کر ایک کریں اور تین مرتبہ مرکب کنندہ تیز میں ترد شک کریں۔ صبح اور رات کو سوزھوں پر لگا کر اوپر کے سوزھوں کو پیسے سے اوپر کی طرف اور نیچے کے سوزھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف پانچ منٹ تک آہستہ آہستہ لیں اور آدھے گھنٹے تک کھلی رکھیں۔ آدھے گھنٹے بعد گرم پانی سے کھلی کریں۔ (دھیم کر حسین الد آبادی)

(ج) آپ پائیریا میں مبتلا ہیں اس مرض کے لیے یہ مضمین بنا کر استعمال کیجیے۔ سہاگ نیم ہریاں پانچ تو لے پھٹکری نیم ہریاں، بادام کا چھلکا جلا یا ہوا، مروج سیاہ، گیر، تبا کو خورہنی ہر ایک چار تو لے، دار چینی، کتہ، مازو، ہمنڈر جھاگ ہر ایک تین تو لے، کافور ماشے، رسب کو ایک ہریاں چھان کر شیشی میں منہ بند کر کے رکھیں۔ صبح و شام دانتوں پر لیں اور آدھے گھنٹے کے بعد کھلی کریں۔ پائیریا کے علاوہ دانتوں کے اکثر امراض میں مفید ہے۔ (دھیم عبدالواحد)

(د) ہر دھمت نوہر سنگ کے صفحہ ۱۰ پر دافع پائیریا کے نام سے جو صفحہ صحت ہے، استعمال میں لائیں۔ (دھیم کر حسین الد آبادی)

(۹۰) کشتہ یا قوت۔ (۱) محتاج الخواص ملاحظہ کریں۔ (دھیم ہاویں لال پوری)

(ب) ایک تول پاقوت کو آدھ باؤ بونگ کے پتوں کے پانی میں خوب کھل کر کریں۔ اس کے بعد ایک ٹیکہ بنا کر شک کریں۔ اور دلی بکٹ کر کے ۱۵ سیراپوں کی آگ دیں۔ عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔ (دھیم اصغر زار)

(۹۱) پیشاب کی زیادتی۔ آپ نے حالات کافی تفصیل کے ساتھ نہیں تحریر فرمائے ہیں۔ بغیر شکر کے پیشاب کی زیادتی کا باعث امصاب کی لذتی

بھی ہو سکتی ہے اور قلب کا کوئی مرض بھی۔ باتیں باقہ اور باتیں ناگ کا دھمی انہیں دونوں سببوں سے ہو سکتا ہے۔ ایک تیسرا سبب بھی ان علامات کے ظاہر ہونے کا قبض بھی ہو سکتا ہے جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ مرض کو ہا سیر ہے۔ میں تو آپ کو کبھی مشورہ دوں گا کہ کسی ایسے حکیم یا ڈاکٹر کو مشورہ کیجیے تاکہ وہ آپ کو دیکھ کر یہ بتائے کہ ان علامات کا مہل سبب کیا ہے۔ جس وقت تک میں مضمین سے عاجز ہوں اس وقت تک کوئی نسخہ نہیں کھہ سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۹۶) **احتلام وغیرہ** - (۱) آپ "انگریز برہمنو ملیہرین" چند روز تک استعمال کریں۔ قبض نہ ہونے دیں اور شام کا کھانا ذرا جلدی کھا لیا کریں۔ روزانہ غسل (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)۔

(ب) کشنیر برادہ منسل سفید، ہست خشخاش، مخم خشخاش، سپستان۔ سب ہم وزن لے کر ایک کریں اور برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں۔ سات ماہ صبح سات ماہ شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین آبادی)

(۹۷) **ڈھیلے پستان** - (۱) آپ نے یہ کیوں خیال کر رکھا ہو کہ بہرِ رحمت میں مریضوں کے سوالات کا جواب لکھنے والے حکیم اور ڈاکٹر آپ کی عیش پسندوں کے متعلق بھی آپ کی خدمات کو بجالانے کو تیار ہوں گے۔ ان چیزوں کا شوق ہے تو اشتہارات پڑھتے۔ ایکجیے۔ جو دوا اپنے مطلب کی نظر آئے اسے منگا کر استعمال کر لیا۔ (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)

(ب) بہرِ دوا خانے کا "ضلع شباب" منگا کر استعمال کر لیں۔ (حکیم اکبر حسین آبادی)

(ج) اس کے متعلق بہرِ دوا خانے کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم کبیر احمد ہنگاوی)

(۹۸) **فرہی کا نسخہ** - (۱) قدرت کی جینٹ دوا تو یہ ہے کہ محنت اور ورزش کیجیے اور اپنی غذائیں کھائیے۔ جینٹ دواؤں میں "کسٹریٹ آف سالٹ" دوا کا ڈیویرا کی "اس کام کے لیے اچھا ہے۔ (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)

(ب) شربت فولاد بہرِ دوا خانے سے خرید کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین آبادی)

(ج) دوائیں غالباً ان کو موٹا نہیں کر سکیں گی۔ البتہ اگر وہ روزانہ اپنے جسم کی مالش کرائیں، ورزش کریں اور غذا میں دودھ لگھی، ممکن استعمال کریں اور مغزیات کھائیں تو ممکن ہے ان کے جسم میں کچھ فرہی آجائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) پہلے چند دن سفوف کشتہ قطعی ۳ ماہ شربت برزری کے ساتھ صبح و شام پھالیں۔ اس کے بعد قرص کشتہ قطعی ایک عدد، قرص کشتہ، سرب اعلیٰ معجون ثعلب میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔ اور چار ش خود شیریں دواؤں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت سیوس اسپنول کی کچھ کھائیں۔ (حکیم کبیر احمد ہنگاوی)

(۹۹) **ریچھ کا عضوننا سل** - ۱۔ سا گیا ہے، خواجہ جے منج ہے یا غلط، کہ اگر ریچھ کا یہ مخصوص عضو بوقت مجامعت منہ میں ہے تو بہت لذت اور محکم ہے۔ (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)

(ب) برہمنو ایک عدد، مشک پہلی ایک، ری، خراطین مھٹے دو عدد، ست عاقرقرا ایک، رتی، نازہ ریچھ ۲ رتی، گلاب - آتش میں کھل کر کے خشک کریں اس کے بعد عطر موٹیا ستر اول اور روغن دارچینی ہم وزن ملا کر کھل کریں۔ باریک ہو جانے پر محفوظ رکھیں۔ اور نصف پل کر جان کریں۔ بے حد لذت ہے۔ (حکیم اکبر حسین آبادی)

(ج) ریچھ کے عضون کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں، ہمارے نزدیک وہ حقیقت سے دور ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) یہ سب باتیں فضول ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساچہ)

(۱۰۰) **صنعت باہ وغیرہ** - (۱) ابھی آپ کا سوزاک اچھا نہیں ہوا جو "دیویرن" نامی گولیاں استعمال کیجیے۔ اور اگر کچھ بھی ضرورت رہے تو "دیویرن" کے انجکشن لگوائیے۔ جب تک سوزاک اچھا نہیں ہوگا سرعت اور جریان موجود رہیں گے۔ سوزاک سے شفا ہونے کے بعد ان چیزوں کی طرف توجہ نہ کریں۔ (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)

(ب) روزانہ صبح کو سفوف کشتہ قطعی دو گچھ ملٹے کھا کر مصفی خون ۶ ماہ بکری کے تازہ دودھ، اوتے، پانی اوتے میں ملا کر پییں۔ اور صبح چھکاری ایک ایک عدد صبح و شام چھ چھ پانچ توے میں گول کر چھکاری کریں۔ از القاضی کے لیے قرص ٹین ۲-۲ عدد ۱۰-۱ روز کے دھنے سے کھانے رہیں۔ سوزاک اور جینٹ دواؤں کو نازہ ہوگا۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۰۱) **کھنسیاں** - (۱) بغیر دیکھے جلدی امراض کے متعلق صبح رائے قائم کرنا دشوار ہوتا ہو۔ اگر آپ کے دوست فتورہم میں مبتلا ہیں تو غالباً یہ ناک کی چنسیاں اسی سبب ہیں۔ بہر حال اگر چند روز یہ مریض لگا کر دیکھیں اور اس دوا کا استعمال کریں تو خدا سے چاہا آہم ہو جائے گا۔ سنگولین آٹھ گزین، ویرلیمین ایک اونس، ملا کر ہم بنالیں۔ پینے کے لیے لائو آرسنی کیلین دو پوند، ایک شریٹ گلیسرین ایک پونڈ، ابونڈ پانی اتنا کہ ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہو۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)

(ب) اگرچہ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ چنسیاں کس قسم کی ہیں اور ان کو کتنا عرصہ چھلکے تاہم یہ مریض ناک پر نکلیے جو شکل سے اچھا ہونے والی چنسیاں اور زخموں کے لیے نہایت مفید ہے۔ چھالیہ کی سالم ڈلی لے کر اس کے برابر تھوڑا سا کی ایک ڈلی لیں۔ اور دونوں کو ایک کرچے میں ڈال کر پکڑنے سے تیلوں کا تیل اتار ڈالیں کہ دونوں دھب جائیں ماس کے بعد کرچے کو آگ پر رکھ کر پکائیں۔ یہاں تک کہ دونوں چیزیں مل جائیں۔ پھر ان کو کوڑکے کے دیتے سے گھوٹ ڈالیں، بس مریض تیار ہو گیا۔ چنسیوں کو روزانہ نیم کے پتوں کے پانی سے دھوئیں اور یہ مریض لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۰۲) **پتوں کا پانی کھانے کی مشین** - ۱۔ مجھے اس قسم کی کسی خاص مشین کا تو علم نہیں، اتنا کہ سکتا ہوں کہ تہن کا عرق نکالنے کو لیے کوئی معمولی مشین جو انہیں دبا سکے کافی ہوگی۔ (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس مسئلے میں مجھ سے صرف رسالہ رحمت بھیجی، کاشی نور، ضلع انبالہ خط و کتابت کریں۔ مشین جیٹا کی جاسکتی ہے۔ حکیم مری رام،

(ج) آپ کو تھن کا پانی نکالنے کی مشین اس پتے پر مل سکتی ہے۔ مینجر ننگے اڈن در چور گھاس منڈی، سیال کوٹ، شہر خیاب۔

ڈاکٹر ایم۔ اے شکور، منیا بروج

(۱۰۳) **خارش**۔ سردی میں خارش کی زیادتی اور گرمیوں میں کی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کا دوران خون صحیح نہیں ہو سکتا ہے کہ ان کا قلب

کمزور ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ جسم میں خون کی کمی ہو۔ اگر وہ روزانہ صبح علی الصبح منہ دھوئے کے فوراً بعد ایک چلو یا میڈر جن پر اوکسائیڈ منہ پر

ڈال لیا کریں اور یہ جو کھوجین سیرپ۔ تین مرتبہ روزانہ پیتی رہیں تو غالباً یہ شکایت جاتی رہے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) بہتر تو یہ تھا کہ آپ سردیوں کے شروع ہونے سے پہلے اپنی الیہ کو منہج و سبل کراتے، اور پھر صحتی خون دوا میں پلائے، لیکن وقت گزر گیا۔

اب آپ روزانہ صبح کو ہمدرد دوا خانے کی جھون مٹھی خاص چھوٹے کھائیے، اور چہرے پر ہمدرد مرہم لگائیے۔ (دکھیم عبد الوہد)

(۱۰۴) **احتلام وغیرہ**۔ (۱) منہ کی بدبو یا تو معدے میں غذا کے سڑنے سے پیدا ہوتی ہے یا پھیپھڑوں، جوا کی نالیوں، حلق اور منہ کے زخموں

وغیرہ کی وجہ سے۔ اپنے حلق کا پورے طور پر امتحان کر لیئے۔ ممکن ہے کہ خدود بڑے ہوئے ہوں۔ اگر جوں تو روزانہ مینڈلس پینٹ لگائیے اور

پٹاسی کلوراس کی لازم بخیر کھائیے۔ اگر حلق، منہ اور پھیپھڑے صحیح ہیں تو کونے کا سفوف جو دوا کے طور پر بنا ہوا آتا ہے جو روزانہ بعد غذا استعمال

کیجیے۔ اگر بلغم میں بھی بدبو ہو تو کسی ڈاکٹر کے مشورے سے کربوڑٹ کا استعمال کیجیے۔

اقدام کے لیے چند روپاشی برومانڈ دس دس گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کیجیے۔ جب یہ شکایت رنج ہو جائے تو تضعیف

باہ کے لیے کوئی تقوی دوا استعمال کر لیجیے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) مناسب یہ ہے کہ آپ باقاعدہ معائنہ کر کر علاج کرایئے۔ (دکھیم اکبر حسین الدیادی)

(ج) آپ جواب نمبر ۹۲ کا نسخہ بنا کر استعمال کریں۔ (دکھیم لالہ سری رام دوسا جھ)

(۱۰۵) **ڈھلے ہوئے پستان**۔ مرینہ کی عام صحت جب تک درست نہیں ہوگی۔ اس وقت تک بدن کے عضلات میں سختی نہیں پیدا

ہو سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) انار کا پوسٹ، انار کی پھال، انار کا پھل، انار کی جڑ۔ سب ہم وزن لے کر نیم کو ذرہ کر کے دس گنا پانی میں جوش دیں جب پانی کا آٹھواں

حصہ رہ جائے تو رخن کچھ پانی کے چوتھائی وزن شامل کر کے پانی کو چلائیں۔ اب اس روغن کی پستان پر ماش کریں۔ اوپر سے کپڑے

کی ہڈی گس کر باندھیں۔ پستان سخت اور چھوٹے ہو جائیں گے۔ (دکھیم اکبر حسین الدیادی)

(ج) کچے انار دس تو لے کر ایک سیر پانی میں پکائیں جب پاؤ سیر پانی رہ جائے، ل کر چھان لیں اور اس پانی میں ۱۰ تولے تلون کا تیل

ملا کر لگی آٹھ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے۔ اس تیل کو روزانہ دن میں دو بار پستانوں پر لگائیں اور انگیا

ہیں تاکہ پستان لٹکتے سے محفوظ رہیں۔ کچھ مدت تک استعمال کرتے رہنے سے نمایاں فرق محسوس ہوگا۔ (دکھیم عبد الوہد)

(۵) ہمدرد دوا خانے کا مناد شباب (رجسٹرڈ) منگا کر استعمال کریں۔ سہل الحصول اور بے ضرر نسخہ ہے۔ (دکھیم اکبر احمد منگا دوی)

(کا) آپ دوا کی تیار کی زحمت نہ اٹھائیں بلکہ ہمدرد دوا خانے کا مناد شباب منگا کر اس کا اعجاز ملاحظہ فرمائیے۔ (دکھیم سید خاتون علی)

(۱۰۶) **یواسیر خونی**۔ اگر یواسیر کے سسے باہر نمودار ہیں تو بہتر یہی ہے کہ آپریشن کرانے ان سے چپکا کر حاصل کر لیجیے۔ ہیڈنسیا ایک بہت اچھی

دوا ہے جو یواسیر میں مقامی طور پر لگائی جاتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) آپ قرض المانی بہت ایک عدد جھون سنگٹانڈ مرغ چھوٹے میں مل کر صبح کے وقت کھائیے، اور سہ پہر کو ایک یواسیر ایک رتی دہی

کی ملائی ایک تولیہ میں ملا کر چاٹ لیجیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جو ارش خود شیریں ۹-۱۰ کھا لیجیے۔ یہ سب دوا میں ہمدرد دوا خانے

سے مل سکتی ہیں۔ (دکھیم عبد الوہد)

(ج) برگ کو کچھ تازہ کراس ۵-۴ قطرے ایک گلاس شربت مہری میں ملا کر روزانہ پلائیں۔ ایک ہفتے میں صحت ہوگی۔ (دکھیم ہائیوں)

(۵) جواب نمبر ۹۲ میں یواسیر کا نسخہ لکھا گیا ہے آپ اسے بنا کر استعمال کریں۔ (دکھیم لالہ سری رام دوسا جھ)

(کا) جناب آپ یواسیر میں نہیں بلکہ یواسیر و نامور المقعد میں مبتلا ہیں۔ آپ جلد سے جلد کسی ہسپتال میں داخل ہو کر آپریشن کروا کر

یہی ایک مناسب مشورہ ہے ورنہ آپ کو اختیار ہے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے شکور، منیا بروج، کلکتہ)

(۱۰۷) **ام الصبیان**۔ (۱) بچے کو کچھ عرصے تک ٹریبل برومانڈ کا استعمال کرایئے اور اس بات کی احتیاط رکھیے کہ اسے قبض نہ ہونے

پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) ایلا، عسلہ ریونڈ ہر ایک ۱ ماشے، مصطکی ۳ ماشے کو باریک پس کر دنا مونگ براہر گویاں بنائیں جس روز بچے کو قبض شدید ہو

ایک دو گویاں لٹکتے پانی کے ساتھ کھلا دیں۔ اور آدمی کے سر کی ہڈی جلائی ہوئی باریک پس کر براہر کی شکر سفید ملا کر رکھیں۔ روزانہ

ایک ماشہ کھلائیں۔ کہے کہ چالیس روز تک استعمال کریں۔ (دکھیم عبد الوہد)

(ج) صبر سقوطی، تودہ، سمنو نیاشے، مقل ایک تودہ۔ پانی کی مدد سے گویاں بنائیں اور صبر عمد و رتی سے دوا ماشے تک جو شانہ فریون

کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (دکھیم اکبر احمد منگا دوی)



- ضوابط اندراج**
- (۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
- (۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
- (۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھیجیے جانے والی سطر کے حساب سے اجرت بھیجی جائیئے۔
- (۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نوآئے کی محنت بھیج کر تین سطر سوال درج کر سکتے ہیں۔ زیادہ سطر کے لیے خریدار تین آنے کی سطر کے حساب سے اسال کیجیے۔
- (۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہوسکتے گا۔
- (۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کٹ پھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
- (۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجیے وقت خبر فرمادی اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
- (۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر بھیجیے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
- (۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دو افسانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔
- منیجر "ہمدھمت"

- (۱۰۸) میرے ایک تیس سالہ شادی شدہ رشتے دار کو آٹھ سال سے احتلام کی شکایت ہے۔ ان کے لیے مناسب دوا تجویز فرمائی جائے (فریدانمبر ۸۶۵۰)۔
- (۱۰۹) عمر ۲۴ سال۔ عام صحت اچھی ہے۔ مگر زیادہ اچھی بنا سنے کے لیے دو دھواور شہدا استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ ابتدائے اس سے کہ مناسب طریقہ استعمال نیز شہد صاف کرنے کی ترکیب سے آگاہی بخشیں۔ (فریدانمبر ۱۰۲۲۱)۔
- (۱۱۰) عضو مخصوص کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے طلاء وغیرہ کے دوران احتیاط میں جو فائدہ ظاہر ہوتا ہے کیا یہ دائمی ہوتا ہے۔ یا زائش ہو جاتا، تو علامات کرام انہما پڑیاں فرمائیں۔ (فریدانمبر ۳۴۸۲)۔
- (۱۱۱) بدن میں بال بکثرت ہیں۔ کچھ دنوں سے بدن میں کچھ باریک جانور نکلتے ہیں۔ مثلاً لیکن اس سے صحت اس زہر سے چمکے ہوئے دیکھے جاتے ہیں کہ تو بیلے کی رگڑنے بھی مشکل سے ملبودہ ہوتے ہیں۔ مقامی زبان میں اسے "نسیبا" کہتے ہیں۔ صفائی سے بھی لاپرواہی نہیں ہے۔ انہما زیادہ معقول علاج تحریر فرمائیں۔ (فریدانمبر ۹۹۱۴)۔
- (۱۱۲) مجھے دس سال سے آنے کی شکایت ہے جس کا مزاج بالکل ترش ہر کے کے مانند ہوتا ہے۔ بہت علاج کر چکا ہوں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (فریدانمبر ۱۵۵۲)۔
- (۱۱۳) میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہو۔ ۵ سال سے تھکے فدیہ صحت پت نظر نے کی شکایت رہتی ہے۔ ڈاکٹری علاج سے درمیان میں آرام بھی ہو گیا تھا مگر اب پھر وہی حالت ہے۔ ۲۰-۱۵ دن کے بعد دوسرے کی صحت میں پت خارج ہونے لگتے ہیں۔ میرے لیے کوئی مناسب دوا تجویز کر دی جائے۔ (فریدانمبر ۸۵۴۳)۔
- (۱۱۴) میرے ایک دوست بھگت کی وجہ سے جریان کی شکایت کہتے ہیں۔ ۴۴ گھنٹے میں آٹھ تہ طین کے ساتھ پیشاب آتا ہے۔ زیادہ غلت یا بھوک کی حالت میں ملین زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایک سال سے پواسیر قبض اور تلخ رتبہ ہے۔ اس لیے پیشاب بھی گدلا ہوتا ہے۔ جریان اور ملین کے جملہ عوارض موجود ہیں انہما کرام خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں۔ (فریدانمبر ۶۱۹۴)۔
- (۱۱۵) گندک کو شدہ کرتے ہوئے اس کے آگ میں کر جانے کی وجہ سے دھواں آنکھوں کو لگ گیا۔ اب یہ حالت جو کہ ۸-۹ فٹ کا آدمی نہیں دیکھی جاسکتا۔ اور کتب بینی تو بالکل ناممکن ہے۔ انہما کرام انہما روائے فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (۳۵۹۸)۔
- (۱۱۶) میں شادی شدہ ہوں۔ عمر چالیس سال ہے۔ جلع میں بے اعتدالی کی وجہ سے میرے جریان اور سرعت کی شکایت میں مبتلا ہوں۔ لب استادگی کے بعد ہی سکون ہو جاتا ہے یا میر خیال ہی سے اخراج مذی ہو جاتا ہے۔ منی بالکل پانی کی طرح ہے۔ کھانا بھج نہیں ہوتا بلکہ ملین میں لٹا آتا ہو معلوم ہوتا ہے۔ قبض رتبہ ہے۔ انہما کرام کی خصوصی توجہ کا طالب ہوں۔ (فریدانمبر ۱۰۱۸۰)۔
- (۱۱۷) میرے ایک ۱۸ سالہ دوست ۲۰-۳۰ مہینے تک بھگت کی عادت رہی ہے۔ اب لاغری اور کوتاہی پیدا ہو گئی ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ کوئی صاحب ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جو کم فوج ہو اور فائدے مند ہو۔ (فریدانمبر ۴۲۹۲)۔
- (۱۱۸) میرے ایک ۳۵ سالہ عزیز کو خزانہ کی شکایت ہے۔ خود دستور میں جن سے بھادوں کے پینے میں ولوبت رہتی ہے۔ مگر بہت کم۔ رگیں امیری ہوتی ہیں کھانسی کے بعد غلیظ لمغ خارج ہوتے ہیں۔ (فریدانمبر ۹۹۲۴)۔
- (۱۱۹) عمر ۳۲ سال ہے۔ ۱۸ سال سے اجابت کے وقت گوبھی کے مانند گوشت باجرتا ہی ہوتا ہے سے بلا تخفیف اندر چلا جاتا ہے۔ قبض بھی نہیں ہے۔ خارجی دوا

- چھرنے سے محفوظ ہوتی ہے۔ اسی طرح گرم کوئی محرقہ و آسان نسخہ تحریر فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۳۸)
- (۱۲۰) میرے ۲۰ سالہ لڑکے کبھی پیدا ہو گئی ہے جو پرک ایسٹک ہے۔ کس دینے اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ اندازہ گرم کوئی محرقہ نسخہ بتائیں۔ لڑکے کو کھانا صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۹۶۶)
- (۱۲۱) ایسے علاج کی ضرورت جو مخصوص مریض کی داخلی دکانی کے لیے مفید اور بے ضرر ہو۔ آبلہ یا پاؤڈر کو۔ علاج تیار چاہیے۔ نسخے کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت سے بڑا یہ رسالہ مطلع کریں۔ (خریدار نمبر ۱۶۸۱۳)
- (۱۲۲) میری ۳۵ سالہ بیوی کی آنکھوں، ابروؤں، پیشانی، ہاتھ کی انگلیوں میں خصوصاً اور جسم کے سب جڑوں میں عموماً درد رہتا ہے۔ اور سب جڑوں میں انگلیوں کے ناخن سوکھ کر چپک گئے ہیں۔ قبض رہتا ہے اور فیض بے قاعدہ ہے۔ کوئی محرقہ نسخہ عطا ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۳۷۶)
- (۱۲۳) سردیوں میں استعمال کے لیے ایک ایسا نسخہ درکار ہے کہ جو جسم کو گرم کرنے کے ساتھ ہی معقولی باہ ہو اور معدے پر اس کا اثر برائے ہو۔ حکیم کبر حسین صاحب (الہ آبادی خصوصی توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۹۸۳۲)
- (۱۲۴) میری عمر تقریباً ستر سال ہے۔ مجھے قبض مدت سے رہتا ہے۔ معدہ کھردرا اور اشتہا قلیل ہے۔ کوئی صاحب محرقہ اور آسان نسخہ تحریر فرما کر مطمئن کریں
- (۱۲۵) ۱۶ سالہ کثرتِ استسقاء کی شکایت ہے۔ نیز فوطوں، خصوصاً دایں فوطے میں درد ہے۔ تین سال پہلے فوطوں پر چٹ بھی لگی تھی۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ مریض بغیر لنگوٹ کے چل بھی نہیں سکتا۔ اسی کے نزدیک اس مرض کا کیا علاج ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۲۷)
- (۱۲۶) مردانہ طاقت، اخصالی کوری، دل کی دھڑکن، بزدلی اور عام صحت کی بحالی کے لیے ایسی زود اثر اور خوش گوار شربت دسی یا انگریزی دوا کا نام بتا کر۔ بہانی فرمائیں جو بہترین اور آسان صفت ہو اور جس کے فوائد مسلموں جس کے استعمال سے قوت مردانہ جو شرب شباب اور ادھنگ و چپتی میں جوانوں کی ہی کیفیت پیدا ہو جائے۔ نیز مضر اور سرد یا تیز بھی ہو عرف تحریر کا رخصص اصحاب جواب دیں۔ (خریدار نمبر ۷۳۳۳۲)
- (۱۲۷) ۳۵ سالہ عیبت میں استسقاء کا مریض رہا اور شادی کے بعد کثرت کا رکھا۔ اب تین سال سے رشتہ میں مبتلا ہوں۔ دونوں بازو اور انگلیں مرتعش ہیں دو اور اسٹک، جب چند، چون سیر اور صحت کچھ غیر استعمال کر چکا ہوں۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگرچہ گرم شیار کے استعمال سے مزاج میں زیادہ مدت محسوس نہیں ہوتی لیکن مریض کو یہ نہ بکثرت آتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۵۶۶)
- (۱۲۸) کوئین کے فوائد و نقصانات کیا ہیں اور اس مصلح کیا ہے، کتنی مقدار تک استعمال کرنا مفید ہے کس مریض کو اس سے استعمال نہ کرنا چاہیے۔ اس کو متعلق کوئی اور اہم باتیں ہوں تو کبھی تفصیل کے ساتھ تحریر کریں۔ (خریدار نمبر ۵۷۹۳۷)
- (۱۲۹) ایک پالیس سالہ کلرک دایں نزلے کا مریض ہے۔ نو سال پہلے کالوں میں بخار کے بعد خراش ہوئی اور پتے سے کرپے سے آلائش بھی نکلی۔ تین مہینے تک یہ کیفیت، کہ آٹا کان بند ہو گیا اور اس سے اب کچھ نہیں سائی دینا اب سیدھے کان میں بھی پچلے کی سی کیفیت شروع ہو گئی ہے۔ سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہیں۔ مفید مشورہ درکار ہے۔ (ایک خریدار)
- (۱۳۰) میری صحت اچھی ہے۔ کوئی خاص شکایت نہیں ہے۔ لیکن یکایک کوئی خیر و خشت اثر یا کوئی خطرے کی بات سن لیتا ہوں تو دل پر پڑا اثر ہوتا ہے۔ دھڑکن پیدا ہو کر طبیعت سست اور ڈھال ہو جاتی ہے اور ڈھلتا ہے۔ (خریدار نمبر ۲۹۸۰۰)
- (۱۳۱) چار سال سے پیچھے لڑکی کی دق و دل کی وجہ سے چار پائی پر پڑا ہوں۔ بخار تقریباً ہمیشہ صبح ۹۔۱۰ اور سہا کو ۱۰۔۱۱ بجے رہتا ہے۔ یعنی کھانسی بھی ہمیشہ رہتی ہے۔ سینے کو نیم اور دیگر تمام علاجوں سے اب تک شفا نہیں ہوئی۔ (خریدار نمبر ۸۰۷۶۶)
- (۱۳۲) میری عمر ۵۵ سال ہے۔ پونے تو مجھے کھانسی ہوتی رہتی ہے۔ مگر دو ڈھائی سال پہلے سے نونیا کے بعد سے یعنی کھانسی شروع ہوئی ہے۔ تو ابھی تک ختم ہونے میں نہیں آتی۔ سانس میں تنگی ہے۔ صبح کے وقت کھانسی اور سانس کی تنگی کی شکایت زیادہ رہتی ہے۔ سینے میں خوفناک رہتی ہے۔ مگر بہت زیادہ خارج ہوتا ہے۔ دو تین سال سے تنگی بھی ہے۔ ریاح زیادہ خلیج ہوتے ہیں۔ پانی کا استعمال کم کرنے سے قبض ہو جاتا ہے۔ اطباء کو امرازہ گرم کوئی شانی علاج تحریر فرما کر ہون منت فرمائیں۔ (ایک خریدار)

عید کارڈ اور کرسمس کارڈ

کرسمس اور عید النسخے قریب ہیں۔ تاجر صاحبان پہلے ہی اندازہ کر کے کرسمس اور عید کارڈوں کی Franzantat سمجھیں۔ تاکہ اہل وقت پر فروخت کے لیے ان کے پاس موجود ہے۔ بعد میں وقت کی تنگی کی باعث تاخیر ہو جاتی ہے۔ جو جو پاری دہلی آکر فودھانٹ کر حسب مشاغل خریدتے ہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ اہل کم ہے۔ مناسب سبک جلدی آجائیں اور پہلے ہی سے خرید لیں۔

کرسمس کارڈ ٹی درجہ ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۴، ۲۶، ۲۸، ۳۰، ۳۲، ۳۴، ۳۶، ۳۸، ۴۰، ۴۲، ۴۴، ۴۶، ۴۸، ۵۰، ۵۲، ۵۴، ۵۶، ۵۸، ۶۰، ۶۲، ۶۴، ۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۶، ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۴، ۸۶، ۸۸، ۹۰، ۹۲، ۹۴، ۹۶، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۴، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۲، ۱۸۴، ۱۸۶، ۱۸۸، ۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۶، ۱۹۸، ۲۰۰، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۴، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۴، ۲۲۶، ۲۲۸، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۲، ۲۵۴، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۴، ۲۶۶، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۲، ۲۷۴، ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۸۰، ۲۸۲، ۲۸۴، ۲۸۶، ۲۸۸، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۶، ۲۹۸، ۳۰۰، ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۰۶، ۳۰۸، ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۶، ۳۱۸، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۴، ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۳۰، ۳۳۲، ۳۳۴، ۳۳۶، ۳۳۸، ۳۴۰، ۳۴۲، ۳۴۴، ۳۴۶، ۳۴۸، ۳۵۰، ۳۵۲، ۳۵۴، ۳۵۶، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۲، ۳۶۴، ۳۶۶، ۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۲، ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۷۸، ۳۸۰، ۳۸۲، ۳۸۴، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۴، ۳۹۶، ۳۹۸، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۴، ۴۰۶، ۴۰۸، ۴۱۰، ۴۱۲، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱۸، ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۲۴، ۴۲۶، ۴۲۸، ۴۳۰، ۴۳۲، ۴۳۴، ۴۳۶، ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۴، ۴۴۶، ۴۴۸، ۴۵۰، ۴۵۲، ۴۵۴، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۴، ۴۶۶، ۴۶۸، ۴۷۰، ۴۷۲، ۴۷۴، ۴۷۶، ۴۷۸، ۴۸۰، ۴۸۲، ۴۸۴، ۴۸۶، ۴۸۸، ۴۹۰، ۴۹۲، ۴۹۴، ۴۹۶، ۴۹۸، ۵۰۰، ۵۰۲، ۵۰۴، ۵۰۶، ۵۰۸، ۵۱۰، ۵۱۲، ۵۱۴، ۵۱۶، ۵۱۸، ۵۲۰، ۵۲۲، ۵۲۴، ۵۲۶، ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۳۲، ۵۳۴، ۵۳۶، ۵۳۸، ۵۴۰، ۵۴۲، ۵۴۴، ۵۴۶، ۵۴۸، ۵۵۰، ۵۵۲، ۵۵۴، ۵۵۶، ۵۵۸، ۵۶۰، ۵۶۲، ۵۶۴، ۵۶۶، ۵۶۸، ۵۷۰، ۵۷۲، ۵۷۴، ۵۷۶، ۵۷۸، ۵۸۰، ۵۸۲، ۵۸۴، ۵۸۶، ۵۸۸، ۵۹۰، ۵۹۲، ۵۹۴، ۵۹۶، ۵۹۸، ۶۰۰، ۶۰۲، ۶۰۴، ۶۰۶، ۶۰۸، ۶۱۰، ۶۱۲، ۶۱۴، ۶۱۶، ۶۱۸، ۶۲۰، ۶۲۲، ۶۲۴، ۶۲۶، ۶۲۸، ۶۳۰، ۶۳۲، ۶۳۴، ۶۳۶، ۶۳۸، ۶۴۰، ۶۴۲، ۶۴۴، ۶۴۶، ۶۴۸، ۶۵۰، ۶۵۲، ۶۵۴، ۶۵۶، ۶۵۸، ۶۶۰، ۶۶۲، ۶۶۴، ۶۶۶، ۶۶۸، ۶۷۰، ۶۷۲، ۶۷۴، ۶۷۶، ۶۷۸، ۶۸۰، ۶۸۲، ۶۸۴، ۶۸۶، ۶۸۸، ۶۹۰، ۶۹۲، ۶۹۴، ۶۹۶، ۶۹۸، ۷۰۰، ۷۰۲، ۷۰۴، ۷۰۶، ۷۰۸، ۷۱۰، ۷۱۲، ۷۱۴، ۷۱۶، ۷۱۸، ۷۲۰، ۷۲۲، ۷۲۴، ۷۲۶، ۷۲۸، ۷۳۰، ۷۳۲، ۷۳۴، ۷۳۶، ۷۳۸، ۷۴۰، ۷۴۲، ۷۴۴، ۷۴۶، ۷۴۸، ۷۵۰، ۷۵۲، ۷۵۴، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۶۰، ۷۶۲، ۷۶۴، ۷۶۶، ۷۶۸، ۷۷۰، ۷۷۲، ۷۷۴، ۷۷۶، ۷۷۸، ۷۸۰، ۷۸۲، ۷۸۴، ۷۸۶، ۷۸۸، ۷۹۰، ۷۹۲، ۷۹۴، ۷۹۶، ۷۹۸، ۸۰۰، ۸۰۲، ۸۰۴، ۸۰۶، ۸۰۸، ۸۱۰، ۸۱۲، ۸۱۴، ۸۱۶، ۸۱۸، ۸۲۰، ۸۲۲، ۸۲۴، ۸۲۶، ۸۲۸، ۸۳۰، ۸۳۲، ۸۳۴، ۸۳۶، ۸۳۸، ۸۴۰، ۸۴۲، ۸۴۴، ۸۴۶، ۸۴۸، ۸۵۰، ۸۵۲، ۸۵۴، ۸۵۶، ۸۵۸، ۸۶۰، ۸۶۲، ۸۶۴، ۸۶۶، ۸۶۸، ۸۷۰، ۸۷۲، ۸۷۴، ۸۷۶، ۸۷۸، ۸۸۰، ۸۸۲، ۸۸۴، ۸۸۶، ۸۸۸، ۸۹۰، ۸۹۲، ۸۹۴، ۸۹۶، ۸۹۸، ۹۰۰، ۹۰۲، ۹۰۴، ۹۰۶، ۹۰۸، ۹۱۰، ۹۱۲، ۹۱۴، ۹۱۶، ۹۱۸، ۹۲۰، ۹۲۲، ۹۲۴، ۹۲۶، ۹۲۸، ۹۳۰، ۹۳۲، ۹۳۴، ۹۳۶، ۹۳۸، ۹۴۰، ۹۴۲، ۹۴۴، ۹۴۶، ۹۴۸، ۹۵۰، ۹۵۲، ۹۵۴، ۹۵۶، ۹۵۸، ۹۶۰، ۹۶۲، ۹۶۴، ۹۶۶، ۹۶۸، ۹۷۰، ۹۷۲، ۹۷۴، ۹۷۶، ۹۷۸، ۹۸۰، ۹۸۲، ۹۸۴، ۹۸۶، ۹۸۸، ۹۹۰، ۹۹۲، ۹۹۴، ۹۹۶، ۹۹۸، ۱۰۰۰، ۱۰۰۲، ۱۰۰۴، ۱۰۰۶، ۱۰۰۸، ۱۰۱۰، ۱۰۱۲، ۱۰۱۴، ۱۰۱۶، ۱۰۱۸، ۱۰۲۰، ۱۰۲۲، ۱۰۲۴، ۱۰۲۶، ۱۰۲۸، ۱۰۳۰، ۱۰۳۲، ۱۰۳۴، ۱۰۳۶، ۱۰۳۸، ۱۰۴۰، ۱۰۴۲، ۱۰۴۴، ۱۰۴۶، ۱۰۴۸، ۱۰۵۰، ۱۰۵۲، ۱۰۵۴، ۱۰۵۶، ۱۰۵۸، ۱۰۶۰، ۱۰۶۲، ۱۰۶۴، ۱۰۶۶، ۱۰۶۸، ۱۰۷۰، ۱۰۷۲، ۱۰۷۴، ۱۰۷۶، ۱۰۷۸، ۱۰۸۰، ۱۰۸۲، ۱۰۸۴، ۱۰۸۶، ۱۰۸۸، ۱۰۹۰، ۱۰۹۲، ۱۰۹۴، ۱۰۹۶، ۱۰۹۸، ۱۱۰۰، ۱۱۰۲، ۱۱۰۴، ۱۱۰۶، ۱۱۰۸، ۱۱۱۰، ۱۱۱۲، ۱۱۱۴، ۱۱۱۶، ۱۱۱۸، ۱۱۲۰، ۱۱۲۲، ۱۱۲۴، ۱۱۲۶، ۱۱۲۸، ۱۱۳۰، ۱۱۳۲، ۱۱۳۴، ۱۱۳۶، ۱۱۳۸، ۱۱۴۰، ۱۱۴۲، ۱۱۴۴، ۱۱۴۶، ۱۱۴۸، ۱۱۵۰، ۱۱۵۲، ۱۱۵۴، ۱۱۵۶، ۱۱۵۸، ۱۱۶۰، ۱۱۶۲، ۱۱۶۴، ۱۱۶۶، ۱۱۶۸، ۱۱۷۰، ۱۱۷۲، ۱۱۷۴، ۱۱۷۶، ۱۱۷۸، ۱۱۸۰، ۱۱۸۲، ۱۱۸۴، ۱۱۸۶، ۱۱۸۸، ۱۱۹۰، ۱۱۹۲، ۱۱۹۴، ۱۱۹۶، ۱۱۹۸، ۱۲۰۰، ۱۲۰۲، ۱۲۰۴، ۱۲۰۶، ۱۲۰۸، ۱۲۱۰، ۱۲۱۲، ۱۲۱۴، ۱۲۱۶، ۱۲۱۸، ۱۲۲۰، ۱۲۲۲، ۱۲۲۴، ۱۲۲۶، ۱۲۲۸، ۱۲۳۰، ۱۲۳۲، ۱۲۳۴، ۱۲۳۶، ۱۲۳۸، ۱۲۴۰، ۱۲۴۲، ۱۲۴۴، ۱۲۴۶، ۱۲۴۸، ۱۲۵۰، ۱۲۵۲، ۱۲۵۴، ۱۲۵۶، ۱۲۵۸، ۱۲۶۰، ۱۲۶۲، ۱۲۶۴، ۱۲۶۶، ۱۲۶۸، ۱۲۷۰، ۱۲۷۲، ۱۲۷۴، ۱۲۷۶، ۱۲۷۸، ۱۲۸۰، ۱۲۸۲، ۱۲۸۴، ۱۲۸۶، ۱۲۸۸، ۱۲۹۰، ۱۲۹۲، ۱۲۹۴، ۱۲۹۶، ۱۲۹۸، ۱۳۰۰، ۱۳۰۲، ۱۳۰۴، ۱۳۰۶، ۱۳۰۸، ۱۳۱۰، ۱۳۱۲، ۱۳۱۴، ۱۳۱۶، ۱۳۱۸، ۱۳۲۰، ۱۳۲۲، ۱۳۲۴، ۱۳۲۶، ۱۳۲۸، ۱۳۳۰، ۱۳۳۲، ۱۳۳۴، ۱۳۳۶، ۱۳۳۸، ۱۳۴۰، ۱۳۴۲، ۱۳۴۴، ۱۳۴۶، ۱۳۴۸، ۱۳۵۰، ۱۳۵۲، ۱۳۵۴، ۱۳۵۶، ۱۳۵۸، ۱۳۶۰، ۱۳۶۲، ۱۳۶۴، ۱۳۶۶، ۱۳۶۸، ۱۳۷۰، ۱۳۷۲، ۱۳۷۴، ۱۳۷۶، ۱۳۷۸، ۱۳۸۰، ۱۳۸۲، ۱۳۸۴، ۱۳۸۶، ۱۳۸۸، ۱۳۹۰، ۱۳۹۲، ۱۳۹۴، ۱۳۹۶، ۱۳۹۸، ۱۴۰۰، ۱۴۰۲، ۱۴۰۴، ۱۴۰۶، ۱۴۰۸، ۱۴۱۰، ۱۴۱۲، ۱۴۱۴، ۱۴۱۶، ۱۴۱۸، ۱۴۲۰، ۱۴۲۲، ۱۴۲۴، ۱۴۲۶، ۱۴۲۸، ۱۴۳۰، ۱۴۳۲، ۱۴۳۴، ۱۴۳۶، ۱۴۳۸، ۱۴۴۰، ۱۴۴۲، ۱۴۴۴، ۱۴۴۶، ۱۴۴۸، ۱۴۵۰، ۱۴۵۲، ۱۴۵۴، ۱۴۵۶، ۱۴۵۸، ۱۴۶۰، ۱۴۶۲، ۱۴۶۴، ۱۴۶۶، ۱۴۶۸، ۱۴۷۰، ۱۴۷۲، ۱۴۷۴، ۱۴۷۶، ۱۴۷۸، ۱۴۸۰، ۱۴۸۲، ۱۴۸۴، ۱۴۸۶، ۱۴۸۸، ۱۴۹۰، ۱۴۹۲، ۱۴۹۴، ۱۴۹۶، ۱۴۹۸، ۱۵۰۰، ۱۵۰۲، ۱۵۰۴، ۱۵۰۶، ۱۵۰۸، ۱۵۱۰، ۱۵۱۲، ۱۵۱۴، ۱۵۱۶، ۱۵۱۸، ۱۵۲۰، ۱۵۲۲، ۱۵۲۴، ۱۵۲۶، ۱۵۲۸، ۱۵۳۰، ۱۵۳۲، ۱۵۳۴، ۱۵۳۶، ۱۵۳۸، ۱۵۴۰، ۱۵۴۲، ۱۵۴۴، ۱۵۴۶، ۱۵۴۸، ۱۵۵۰، ۱۵۵۲، ۱۵۵۴، ۱۵۵۶، ۱۵۵۸، ۱۵۶۰، ۱۵۶۲، ۱۵۶۴، ۱۵۶۶، ۱۵۶۸، ۱۵۷۰، ۱۵۷۲، ۱۵۷۴، ۱۵۷۶، ۱۵۷۸، ۱۵۸۰، ۱۵۸۲، ۱۵۸۴، ۱۵۸۶، ۱۵۸۸، ۱۵۹۰، ۱۵۹۲، ۱۵۹۴، ۱۵۹۶، ۱۵۹۸، ۱۶۰۰، ۱۶۰۲، ۱۶۰۴، ۱۶۰۶، ۱۶۰۸، ۱۶۱۰، ۱۶۱۲، ۱۶۱۴، ۱۶۱۶، ۱۶۱۸، ۱۶۲۰، ۱۶۲۲، ۱۶۲۴، ۱۶۲۶، ۱۶۲۸، ۱۶۳۰، ۱۶۳۲، ۱۶۳۴، ۱۶۳۶، ۱۶۳۸، ۱۶۴۰، ۱۶۴۲، ۱۶۴۴، ۱۶۴۶، ۱۶۴۸، ۱۶۵۰، ۱۶۵۲، ۱۶۵۴، ۱۶۵۶، ۱۶۵۸، ۱۶۶۰، ۱۶۶۲، ۱۶۶۴، ۱۶۶۶، ۱۶۶۸، ۱۶۷۰، ۱۶۷۲، ۱۶۷۴، ۱۶۷۶، ۱۶۷۸، ۱۶۸۰، ۱۶۸۲، ۱۶۸۴، ۱۶۸۶، ۱۶۸۸، ۱۶۹۰، ۱۶۹۲، ۱۶۹۴، ۱۶۹۶، ۱۶۹۸، ۱۷۰۰، ۱۷۰۲، ۱۷۰۴، ۱۷۰۶، ۱۷۰۸، ۱۷۱۰، ۱۷۱۲، ۱۷۱۴، ۱۷۱۶، ۱۷۱۸، ۱۷۲۰، ۱۷۲۲، ۱۷۲۴، ۱۷۲۶، ۱۷۲۸، ۱۷۳۰، ۱۷۳۲، ۱۷۳۴، ۱۷۳۶، ۱۷۳۸، ۱۷۴۰، ۱۷۴۲، ۱۷۴۴، ۱۷۴۶، ۱۷۴۸، ۱۷۵۰، ۱۷۵۲، ۱۷۵۴، ۱۷۵۶، ۱۷۵۸، ۱۷۶۰، ۱۷۶۲، ۱۷۶۴، ۱۷۶۶، ۱۷۶۸، ۱۷۷۰، ۱۷۷۲، ۱۷۷۴، ۱۷۷۶، ۱۷۷۸، ۱۷۸۰، ۱۷۸۲، ۱۷۸۴، ۱۷۸۶، ۱۷۸۸، ۱۷۹۰، ۱۷۹۲، ۱۷۹۴، ۱۷۹۶، ۱۷۹۸، ۱۸۰۰، ۱۸۰۲، ۱۸۰۴، ۱۸۰۶، ۱۸۰۸، ۱۸۱۰، ۱۸۱۲، ۱۸۱۴، ۱۸۱۶، ۱۸۱۸، ۱۸۲۰، ۱۸۲۲، ۱۸۲۴، ۱۸۲۶، ۱۸۲۸، ۱۸۳۰، ۱۸۳۲، ۱۸۳۴، ۱۸۳۶، ۱۸۳۸، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲، ۱۸۴۴، ۱۸۴۶، ۱۸۴۸، ۱۸۵۰، ۱۸۵۲، ۱۸۵۴، ۱۸۵۶، ۱۸۵۸، ۱۸۶۰، ۱۸۶۲، ۱۸۶۴، ۱۸۶۶، ۱۸۶۸، ۱۸۷۰، ۱۸۷۲، ۱۸۷۴، ۱۸۷۶، ۱۸۷۸، ۱۸۸۰، ۱۸۸۲، ۱۸۸۴، ۱۸۸۶، ۱۸۸۸، ۱۸۹۰، ۱۸۹۲، ۱۸۹۴، ۱۸۹۶، ۱۸۹۸، ۱۹۰۰، ۱۹۰۲، ۱۹۰۴، ۱۹۰۶، ۱۹۰۸، ۱۹۱۰، ۱۹۱۲، ۱۹۱۴، ۱۹۱۶، ۱۹۱۸، ۱۹۲۰، ۱۹۲۲، ۱۹۲۴، ۱۹۲۶، ۱۹۲۸، ۱۹۳۰، ۱۹۳۲، ۱۹۳۴، ۱۹۳۶، ۱۹۳۸، ۱۹۴۰، ۱۹۴۲، ۱۹۴۴، ۱۹۴۶، ۱۹۴۸، ۱۹۵۰، ۱۹۵۲، ۱۹۵۴، ۱۹۵۶، ۱۹۵۸، ۱۹۶۰، ۱۹۶۲، ۱۹۶۴، ۱۹۶۶، ۱۹۶۸، ۱۹۷۰، ۱۹۷۲، ۱۹۷۴، ۱۹۷۶، ۱۹۷۸، ۱۹۸۰، ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶، ۱۹۸۸، ۱۹۹۰، ۱۹۹۲، ۱۹۹۴، ۱۹۹۶، ۱۹۹۸، ۲۰۰۰، ۲۰۰۲، ۲۰۰۴، ۲۰۰۶، ۲۰۰۸، ۲۰۱۰، ۲۰۱۲، ۲۰۱۴، ۲۰۱۶، ۲۰۱۸، ۲۰۲۰، ۲۰۲۲، ۲۰۲۴، ۲۰۲۶، ۲۰۲۸، ۲۰۳۰، ۲۰۳۲، ۲۰۳۴، ۲۰۳۶، ۲۰۳۸، ۲۰۴۰، ۲۰۴۲، ۲۰۴۴، ۲۰۴۶، ۲۰۴۸، ۲۰۵۰، ۲۰۵۲، ۲۰۵۴، ۲۰۵۶، ۲۰۵۸، ۲۰۶۰، ۲۰۶۲، ۲۰۶۴، ۲۰۶۶، ۲۰۶۸، ۲۰۷۰، ۲۰۷۲، ۲۰۷۴، ۲۰۷۶، ۲۰۷۸، ۲۰۸۰، ۲۰۸۲، ۲۰۸۴، ۲۰۸۶، ۲۰۸۸، ۲۰۹۰، ۲۰۹۲، ۲۰۹۴، ۲۰۹۶، ۲۰۹۸، ۲۱۰۰، ۲۱۰۲، ۲۱۰۴، ۲۱۰۶، ۲۱۰۸، ۲۱۱۰، ۲۱۱۲، ۲۱۱۴، ۲۱۱۶، ۲۱۱۸، ۲۱۲۰، ۲۱۲۲، ۲۱۲۴، ۲۱۲۶، ۲۱۲۸، ۲۱۳۰، ۲۱۳۲، ۲۱۳۴، ۲۱۳۶، ۲۱۳۸، ۲۱۴۰، ۲۱۴۲، ۲۱۴۴، ۲۱۴۶، ۲۱۴۸، ۲۱۵۰، ۲۱۵۲، ۲۱۵۴، ۲۱۵۶، ۲۱۵۸، ۲۱۶۰، ۲۱۶۲، ۲۱۶۴، ۲۱۶۶، ۲۱۶۸، ۲۱۷۰، ۲۱۷۲، ۲۱۷۴، ۲۱۷۶، ۲۱۷۸، ۲۱۸۰، ۲۱۸۲، ۲۱۸۴، ۲۱۸۶، ۲۱۸۸، ۲۱۹۰، ۲۱۹۲، ۲۱۹۴، ۲۱۹۶، ۲۱۹۸، ۲۲۰۰، ۲۲۰۲، ۲۲۰۴، ۲۲۰۶، ۲۲۰۸، ۲۲۱۰، ۲۲۱۲، ۲۲۱۴، ۲۲۱۶، ۲۲۱۸، ۲۲۲۰، ۲۲۲۲، ۲۲۲۴، ۲۲۲۶، ۲۲۲۸، ۲۲۳۰، ۲۲۳۲، ۲۲۳۴، ۲۲۳۶، ۲۲۳۸، ۲۲۴۰، ۲۲۴۲، ۲۲۴۴، ۲۲۴۶، ۲۲۴۸، ۲۲۵۰، ۲۲۵۲، ۲۲۵۴، ۲۲۵۶، ۲۲۵۸، ۲۲۶۰، ۲۲۶۲، ۲۲۶۴، ۲۲۶۶، ۲۲۶۸، ۲۲۷۰، ۲۲۷۲، ۲۲۷۴، ۲۲۷۶، ۲۲۷۸، ۲۲۸۰، ۲۲۸۲، ۲۲۸۴،

موسم سرما اور صحت و شباب

موسم سرما کی اہمیت - یہ بات عام طور پر سب لوگوں کو معلوم ہو کہ جیسے کا موسم ہندوستان کا بہترین زمانہ ہے۔ اس میں جسم کی نشین پوری سرگرمی سے اپنے کام انجام دیتی ہو معدے، جگر اور آنکھوں میں غذا کو ہضم کرنے اور اس سے بہترین خون بنانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ اس موسم میں جگر اچھے خون کا کافی ذخیرہ تیار کر کے رگوں میں بھیج دیتا ہے جو دوسرے موسموں میں بھی کام آتا ہے۔ گرمیوں میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے اور جو چیزیں زندگی برقرار رکھنے کے غرض سے ضروری ہیں وہ بھی تھوڑی بہت تحلیل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹھنڈے ملکوں میں گرم ملکوں کی نسبت اوسط عمر زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ سردی روح، حرارت غریزی اور خون کو محفوظ رکھتی ہے۔ ان ہی پر مدار حیات ہو گری میں غذا کی خواہش کم ہو جاتی ہے اور پانی کی طلب بڑھ جاتی ہے، اس لیے ہضم درست نہیں رہتا۔ بعدہ اور آنکھوں کی اکثر شکایات محض اسی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ برسات گرمی سے بھی خراب ہے۔ برسات میں معدہ اور دوسرے آلات ہضم کی حالت اچھی نہیں رہتی۔ ذرا سی بے احتیاطی سے مہلک بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نکل اور ٹھنڈی ہواؤں کی تلاش میں اکثر صاحبان دل پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ مصوری اور کشیر کی گلیوش وادیوں میں ان دل چسپیوں کو ڈھونڈتے ہیں جو سردی کے موسم میں ہر جگہ مل جاتی ہیں۔

شباب اور سرما کا تعلق - جوانی اور سردی میں نہایت گہرا اور شاعرانہ تعلق ہے۔ یہ موسم جذبات پر دہی اثر کرتا ہے جو شباب کی غنائیاں اور طوفان انگیز خیالات و محسوسات پر کیا کرتی ہیں۔ جس طرح کھلنے پھیلنے کی خواہش ہضم کی طاقت اور خون پیدا کرنے کی صلاحیت ہیں موسم میں بڑھ جاتی ہے، اسی طرح جذبات میں بھی زندگی کی روح دوڑ جاتی ہے۔ خون پیدا کرنے والی غذاؤں اور رگوں، پتھروں اور دل و دماغ میں قوت و طاقت کی بجلیاں بھر دینے والی دوائیں اس موسم سے گہری منسوب اور خصوصیت رکھتی ہیں۔ مخصوص طور پر قوت باہ کے متعلق دواؤں کے ہتھمال کا یہی موسم ہے۔ اور شباب حقیقت میں اسی چیز کا نام ہے۔ ورنہ سیاہ بالوں اور سرخ و سفید گالوں پر جوانی کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ جوانی دل کی زندگی کا نام ہے اور دل کی زندگی کا ثبوت حسی خواہشات و جذبات کے اس پیام پر ہی سے مل سکتا ہے جسے قوت باہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو دوائیں باہ میں پہچان اور جوش پیدا کرتی ہیں، مثلاً مشک، عنبر، زعفران، مایہ شتر اعرابی وغیرہ بالعموم گرم ہوتی ہیں گرمی یا برسات میں ان کے ہتھمال سے بہتر اور دیر پائتا کچھ توقع نہیں کی جاسکتی۔ جاڑوں میں مقوی غذاؤں کے کھانے اور ہضم کرنے کا عقیدہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ گاجر اور اناڑے وغیرہ کے حلوے جاڑوں کے ساتھ دہی خصوصیت رکھتے ہیں جو آم، امرود اور دوسرے میوؤں کی بہار کو اپنے موسم سے ہو سکتی ہے۔

جاڑوں کا بہترین تھنہ، جو صحت، جوانی، حوصلہ مندی اور تندرستی کی تمام خصوصیات کو برقرار رکھنے کا زبردست ضامن ہے آپ کو معلوم ہو کیا ہے؟ اگر یہ سوال ہندوستان کے کسی عقل مند اور تجربہ کار شخص سے کیا جائے تو وہ صرف یہی کہے گا۔

”ماہ اللحم“

واقعہ یہ ہے کہ ماہ اللحم دنیا کی عجیب ترین ایجاد ہے۔ اس کے موجود ہونے اپنی عقل و ذہانت کے زبردست کمالات کا اس میں ایسا حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے کہ سائنس کی موجودہ ترقیوں کے دوسرے بھی داد دیے بغیر نہیں رہا جاتا۔ اس میں جسم انسانی کے تمام نقائص کو دور کرنے کی قابلیت موجود ہے، دل، دماغ، جگر، معدہ، بینائی، حافظہ اور باہ کو قوت دینے میں اس کے مقابلے کی کوئی دوا آج تک منظر عام پر نہیں آئی۔ اس میں ایسی چیزیں شامل ہیں جن کو جدید اصول اور سائنس کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو وہ بدن کے جملہ ضروری اجزاء کی حامل نظر آئیں گی۔ اس میں فولاد، چونا، کلورین، میگنیشیم، سوڈیم، پوٹاشیم، آہوڈین اور جسم کو پرورش کرنے اور طاقت و صلاحیت بخشنے والے سارے عناصر موجود ہیں۔

ماہ اللحم کے حیرت انگیز فائدے - ان فائدوں میں صرف ایک ہی بات داخل نہیں ہے کہ وہ عام کم زوری کو رفع کر دے اور دل، دماغ اور باہ کو قوت پہنچائے، بلکہ اپنے بہترین اجزاء کی بدولت یہ عرق بدن کے ذریعے ہواؤں کو نکالتا، اعصاب اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بدن

میں جتنی دجالا کی پیدا کرتا ہے خون کو صاف کر کے جلد کو خوبصورت بناتا ہے۔ بدن میں طاقت و توانائی پیدا کر کے مہلک اور صحت دار امراض کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے۔ جن لوگوں میں دق یا کسی اور مرض کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہو ان میں ان امراض سے مقابلہ کرنے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ مری کا موسم سرد اور کام کی کثرت کے باعث ہل دق کی استعداد رکھنے والے آدمیوں کو تھڑے کے قریب لے آتا ہے لیکن مارالمہم ان کی نگہبانی کے شکل فراموش ہوتی خوش ہلوی سے انجام دیتا ہے۔ یہ خون کو سرخ اور دماغ کو چست کرتا ہے۔ دل میں خوشی، سرور اور کامیابی کا دل و لہ پیدا کرتا ہے۔ قوت راہی کو بڑھاتا ہے، دلیری اور مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ یادداشت کو ترقی دیتا اور کام کرنے کی ہمت اور اہمیت بڑھاتا ہے۔ دوران خون کی سستی کو دور کرتا ہے۔ جسم کو پختہ تیار بناتا ہے۔ روح میں تازگی اور دل و دماغ میں زحمت پیدا کرتا ہے۔ دماغی کام کرنے میں مدد دیتا ہے۔

مارالمہم کیا ہے؟ فائدہ اور منافع کی اس طرحی فہرست کو دیکھ کر خود بخود دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مارالمہم ہو کیا چیز؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مارالمہم ایک قسم کا خوشبودار خوش رنگ اور نہایت دل فریب عرق ہے جو سب، انگور، انار، ناشپاتی، بہی، آمرو، انتاس اور دوسرے تازہ مفید اور خوش ذائقہ میوؤں، مشک، عنبر، زعفران اور دوسری قیمتی اور نایاب دواؤں نیز جسم کو بہترین طریقے پر پرورش کرنے والی غذاؤں کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ایک ایک قطرے میں قوت، روح، خون اور غذائیت، سرور اور نشاط، انگ اور حوصلے کا طوفان پوشیدہ ہے۔

مارالمہم اور دوسری مقوی غذائیں۔ مارالمہم اور دوسری مقوی غذاؤں میں کافی فرق ہے جو مارالمہم کے امتیاز اور اس کی برتری کی مضبوط ضمانت ہے۔ مارالمہم تمام قوتوں پر فزائفا کرتا ہے۔ یہ خلق سے اترنے ہی اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ معدے میں بہت کم تھیرتا ہے اور بہت جلد جگہ میں پہنچ کر خون اور روح میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جسم اور روح کی پرورش اور تربیت کرنے والے تمام اجزاء اس میں موجود ہیں۔ اس کی مقدار خوراک بہت کم ہے۔ دوسری مقوی غذائیں ہفتوں اور مہینوں میں جو کام کرتی ہیں وہ مارالمہم چند گھنٹوں اور چند دنوں میں کر دیتا ہے۔ مارالمہم اپنی لطافت اور پاکیزگی کے باعث معدہ اور دوسرے اعضائے مضم پر کوئی بار ڈالے بغیر خون بن جاتا ہے۔ معدے اور آنتوں پر اس سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔

مشرب اور مارالمہم۔ مارالمہم کے دوسرے فائدوں کو دیکھ کر ممکن ہے کسی کو یہ شبہ ہو کہ یہ فائدے مشرب سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ شبہ بالکل بے حقیقت ہے۔ مشرب سے ایک عارضی کیف تو ضرور پیدا ہوتا ہے، مگر رفتہ رفتہ آگ کی یہ سیال چنگاریاں دل، دماغ، معدہ، جگر اور پھیپھڑوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہیں۔ روح اور خون کو بھونک ڈالتی ہیں۔ مارالمہم میں نہ صرف یہ نقصانات ہی نہیں، بلکہ یہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ مارالمہم اور مشرب میں وہی فرق ہے جو شیطان اور فرشتے میں ہو سکتا ہے۔ جو برگشتہ نصیب ہزاروں روپے کے ساتھ ہی اپنی صحت و جوانی کو بھی مشرب پر مصیبت چڑھا دیتے ہیں کاش وہ کچھ دن مارالمہم پی کر بھی دیکھیں!

جوہر اور ملمع۔ کہتے ہیں کہ ہر چمک دار چیز سونا نہیں ہوتی۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ ہم نے مارالمہم کے جو حوص اور فائدے لکھے ہیں وہ بازار مارالمہم سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بازار مارالمہم میں مصنوعی رنگ اور مصنوعی خوشبو کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ مارالمہم کی تیاری پر کافی روپیہ صرف ہوتا ہے۔ محنت و ہوشیاری اور تجربے کا یہی اس کے تیار کرنے کے ضروری عناصر ہیں۔ طبی اصول سے اجزا کی بہتر سانی اور پورے وزن کے قیمتی دواؤں، تازہ پھلوں کے رس اور بیش قیمت دواؤں کے لطیف و پاکیزہ سیال کی شمولیت پھر دیانت اور ایمان داری سے اتنا ہی عرق حاصل کرنا جتنا طبی اصول سے حاصل کرنا چاہیے، کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر ایک بار عرق کھینچ کر دوبارہ لٹنے ہی اجزا پھر شامل کر کے عرق کشید کرنا اور اس میں بھی ان ہی قوت کا پابند رہنا نہایت دشوار اور اخلاقی جرات کا کام ہے۔ یہ کام دی لوگ کر سکتے ہیں جن کے سینے میں

فن اور مخلوق کا دردی موجود ہو۔ جن لوگوں کے سینے میں درد سے خالی ہیں وہ صرف اپنے فائدے کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ ناموس فن اور عوام کی فلاح و بہبود سے انہیں سروکار نہیں ہوتا۔ اصول اور صداقت کے ساتھ فن اور مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ کافی ایشا را و فیض کا طالب ہے۔

ہمدرد و احسانے کا مارالمہم

ہمدرد و احسانے محض تجارتی ادارہ نہیں ہے بلکہ طب قدیم کو میدان مسابقت اور سی میں طلب جدید کے دوش بدوش چلانا اس کی تمدنی کی سب سے بڑی سعادت اور ضرورت ہے۔ دسی دواؤں کو عمدہ شکل و شہادت سے پیش کرنا اور ان کی طاقت و اثر کا قلمی ہتھول سے جائزہ لے کر

بازار میں لانا ہمدرد دوا خانے کا سب سے جڑاؤ شکل فرض ہو۔ یہی فرض کو ادا کرنے کے لیے وہ قائم ہوا اور اسی فرض کو بجالانے کے لیے آب تک سرگرم کار ہو۔ مارا لہم ہی پر موقوف نہیں، ہر ویسی دوا کو پوری ذمہ داری، صحت اور صفائی سے تیار کرنا اس کا اور اس کے نگران و سرپرست کا مقصد حیات ہی ہے۔ وجہ یہ کہ ہمدرد دوا خانے کے مارا لہم میں نہ کوئی ضروری دوا کم کی جاتی ہو اور نہ مقدار بڑھانے کے لیے غیر ضروری چیزوں کا اضافہ کیا جاتا ہو۔

دو سو سال کا مجرب نسخہ۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی میں مارا لہم بہ نسخہ خاص دوا آتش کو ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جو دو سو سال سے ہندوستان کے مشہور و معروف اور نامور اطباء کا معمول رہا ہو۔ ارض ہند کے اکثر شاہی خاندانوں میں یہ مارا لہم استعمال ہوا ہے۔ ہمدرد دوا خانے کی مجلس تشخیص و تجویز کے تجربہ کار اراکین مسلسل نہایت غور سے اس مارا لہم کے متعلق گہرے اور وسیع تجربات کر رہے ہیں۔

ہمدرد کے مارا لہم کی لازوال شہرت۔ یہ مارا لہم تیس سال سے ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچ رہا ہے۔ اکتوبر شروع ہوتے ہوتے ہی اس کی مانگ کا اتنا ہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو پانچ کے وسط تک جاری رہتا ہے۔ اس عرصے میں قوت و زندگی اور لطیف و سرد سے بھری ہوئی ہزاروں پتلیں دوا خانے سے روانہ ہوتی ہیں۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی کے مارا لہم دوا آتش بہ نسخہ خاص نے ایک لازوال شہرت و عزت حاصل کر لی ہے۔ مارا لہم کی بول خریدنے وقت خریدار کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ قوت و زندگی اور صحت و تندرستی کا سودا کر چکا ہے۔ اس شہرت و امتیاز کے باوجود ہمدرد دوا خانہ دہلی ترقی و اصلاح کی طرف بڑھتا رہا اور مارا لہم کے متعلق علمی و عملی تجربات ہوتے رہے۔ سائنٹفک اصول سے غور کیا جاتا رہا۔ اب ان تجربات کے بہترین نتائج سامنے آ گئے ہیں اور کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد ہمدرد دوا خانہ دہلی نے ایسے آلات تیار کر لیے ہیں جن کی امداد سے مارا لہم کو محفوظ طریقے پر تیار کرنے کے ساتھ ہی اس کی طاقت و قوت کو بڑھا دیا گیا ہے اور ایسے دیر پا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ ہمدرد دوا خانے کے مارا لہم کی چند خصوصیات۔ ۱۔ مجلس تشخیص و تجویز کے صدر عالی جناب حکیم مولوی حاجی محمد علی صاحب کی خاص نگرانی میں نہایت اہتمام، صفائی اور پاکیزگی سے تیار کیا جاتا ہے۔

۲۔ تمام قیمتی دوائیں اور پھلوں کے رس پورے وزن سے شامل کیے جاتے ہیں۔

۳۔ سبزیوں کا رس حاصل کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ کوئی کچا یا دغ دار پھل نہیں ڈالا جاتا بالکل وقت پر تازہ اور عمدہ کٹے ہوئے پھلوں سے تازہ اور عمدہ رس حاصل کر کے ڈالا جاتا ہے۔

۴۔ ہمدرد دوا خانے کے مارا لہم کی ترکیب میں جسم کی تمام قوتوں کی پرورش اور تربیت کا لحاظ رکھ کر قوت باہ پر اثر ڈالا جاتا ہے۔ یہ نہیں کیا جاتا کہ بعض باہ کو قوت دینے والی دوائیں ملا دی جائیں اور دل و دماغ، معدہ و جگر وغیرہ کا خیال نہ رکھا جائے اور نتیجہ یہ ہو کہ اس کے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں ایک غیر طبعی جوش پیدا ہو کر قوت باہ میں وقتی بیجاں پیدا ہو جائے اور جب رد عمل ہو تو پہلی قوت بھی باقی نہ رہے۔ ہمدرد دوا خانے کے مارا لہم میں ایسے اجزاء شامل کیے جاتے ہیں جو دل و دماغ اور جگر و معدہ کو طاقت دے کر پہلے عمدہ خون پیدا کرتے ہیں۔ پھر رتی اصول کے ماتحت باہ کو قوت دیتے ہیں۔

۵۔ زیادہ گرم اور مبہر چیزیں شامل کر کے مارا لہم کی خوبی و برتری کو فنا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جسم کی نشین کے کل پڑوں کے لحاظ سے بہترین اور غذائیت بخش اجزاء شامل کیے جاتے ہیں جن سے خون اور روح پر نہایت معتدل اور قدرتی اثر پڑنے کے بعد نتیجے کے طور پر باہ میں بیداری پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ ظاہری شکل و صورت، رنگ و خوشبو نہایت دل فریب ہو صرف پیکینگ پر اتنا روپیہ صرف کیا جاتا ہے جتنا بازاری مارا لہموں کی تیاری پر بھی خرچ نہیں ہوتا۔

۷۔ ہمدرد دوا خانے کا مارا لہم عرصے تک خواب نہیں ہوتا۔

۸۔ نفاست اور پاکیزگی کے لحاظ سے آپ اپنی نظیر کو۔

مارا لہم بہ نسخہ خاص کے مختصر فوائد۔ مارا لہم کے جو فوائد بیان کیے گئے ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مختصر طور پر چند خاص اور امتیازی فوائد یہاں مکرر لکھے جاتے ہیں۔ یہ مارا لہم نہایت معوی باہ جو دل، دماغ، جگر، معدے اور گردوں کو بے حد قوت دیتا ہے۔

اور جسم کی دوسری گلیٹیوں کو اپنے قدرتی وظائف ادا کرنے اور مخصوص رطوبات کے تیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ حافظہ اور بنیائی کو بڑھاتا ہے۔ جوش، قولولہ اور قوت ارادی پیدا کرتا ہے۔ جھم اور عضلے جھم کے افعال کو ترقی دیتا ہے۔ قد کی خواہش کو زیادہ کرتا ہے اور کھانی ہوئی غذاؤں سے بہترین خون بنانے اور اسے جزو بدن کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط اور جسم کو چست و توانا بناتا ہے۔ کافی خون پیدا کر کے چہرے کو خوبصورت اور سرخ و سفید کر دیتا ہے۔ خون کو صاف کر کے رنگ نکھارتا ہے۔ دماغی کام کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ ذہانت، جوش اور غم پیدا کرتا ہے۔ پستی، مایوسی اور غم و اندوہ کو دور کرتا ہے۔ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی آمنگ اور آرزو پیدا کرتا ہے۔

ترکیب استعمال۔ تنہا مارا لہم استعمال کرنے کی ترکیب نہایت آسان اور سادہ ہے۔ البتہ مارا لہم کی قوت کو بڑھانے اور اس سے مخصوص اعضا اور قوتوں کو تربیت دینے کے طریقے مختلف ہیں جو بعد میں لکھے جائیں گے۔

خوراک۔ پانچ تو لے یعنی چھٹا تک بھر مارا لہم پینا چاہیے۔ ضرورت کے وقت اس میں کمی بیشی بھی کی جاسکتی ہے۔

بدرقہ۔ پاؤں بھرنا دودھ، دودھ گائے کا ہو تو بہتر ہو۔ دودھ کی مقدار کا گھٹانا اور بڑھاپنے والے کی طبیعت اور قوت جھم پر موقوف ہے۔

اوقات استعمال۔ اس کے استعمال کا بہترین وقت صبح کا ہے، ورنہ ضرورت پر ہر وقت بطور مقوی اور فتح چیز کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پرہیز۔ دوران ہتھال میں کھٹی اور تیز جھم چیزوں سے پرہیز رکھنا چاہیے۔ ہلکی اور زود جھم غذا کھائیں۔ سبز میوؤں میں سیب، انار، انگور، ناشپاتی، کیلہ اور سرودہ وغیرہ کھا سکتے ہیں۔ خشک میوؤں میں بادام اور اخروٹ، انجیر کھا سکتے ہیں۔

مارا لہم کی مدت استعمال۔ مارا لہم ایسی مفید مقوی اور زود اثر دوا ہے کہ خلق سے اترتے ہی اس کے حیرت انگیز فائدوں کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ پتے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کو کوری نے سہارا دے دیا۔ طبیعت پر خاص قسم کی آمنگ اور فرحت نمایاں ہو جاتی ہے۔ لیکن متحمل اور پائدار مناسبت حاصل کرنے کی غرض سے چالیس دن تک اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تھوڑے دن مارا لہم پیے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو چالیس دن کے استعمال سے مینہ پڑتی ہے۔ پھر بھی مارا لہم کی خواہ ایک ہی خوراک پی جائے وہ اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ چالیس دن تک مارا لہم کا پی لینا گویا سال بھر تک

صحت اور تن و رستی کا بیمہ۔ کرالینا جو جن لوگوں کو خدا نے استطاعت دی ہو وہ اگر آخر کتبہ سے وسط پانچ تک اسس کو مناسب بد رتوں کے ساتھ پیتے رہیں تو ان کی عام جسمانی حالت قابل رشک ہو جائے گی۔ اور ڈاکٹر داروہ نوف کے عذر دی خلالت کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ بغیر عمل تعلیم ہی کے

اعادہ شباب ہو جائے گا۔ دل و دماغ اور بدن کا ہر عضو جوان ہو جائے گا۔ تمام جسمانی طاقتیں جوش و خروش کے ساتھ اپنا اپنا کام کرنے لگیں گی۔ اور بدن کے روئیں روئیں سے طاقت و توانائی، صحت و تن و رستی اور شباب و جوانی کے چہنے ابلنے لگیں گے۔

مارا لہم اور مختلف بیماریاں۔ یوں تو مارا لہم خود نہایت صحت بخش، مغز اور مقوی دوا ہے لیکن مختلف بیماریوں میں اس کو مناسب اور مخصوص دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ مارا لہم دواؤں کے اثرات کو بہت جلد مقام مرض تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ جو دوائیں کھائی جاتی ہیں ان کی طاقت بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہاں مختصر طور پر مختلف بیماریوں میں مارا لہم کے استعمال کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

ضعف دماغ اور مارا لہم

دماغ اور حفظہ کی کم زوری اور ضعف اعصاب میں، جب کوئی بات یاد نہ رہتی ہو اور کام سے طبیعت جلد اچاٹ ہو جاتی ہو تو خیر و گاد زبان عبری جاہر والا ۶ ماشے یا خیر و گاد زبان عبری عود صلیب والا ۴ ماشے میں کشتہ مر جان ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے مارا لہم بنسختہ خاص ہو تو لے پی جائیں۔ چالیس دن میں حافظہ، بنیائی، دماغ اور دل و جگر میں غیر معمولی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

مصنفوں، کمیوں اور ایڈیٹروں کی ترقی کا راز ان کی دماغی اور ذہنی قابلیتوں اور فکر و خیال کی بلندیوں میں مضمر ہے۔ جب دماغ اور حافظہ کم زور ہو جاتا ہے تو بڑا آدمی بننے کی سب آرزوئیں فنا ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں ضعف دماغ کا یہ علاج آزما کر دیکھیے۔

مشتقوں، وکیلوں، ایڈیٹروں، طالب علموں اور ہر دماغی کام کرنے والے آدمی کو حالت صحت میں بھی جاڑوں کے زمانے میں کم سے کم چالیس دن عمل کر لینا چاہیے، خصوصاً ایسی حالت میں جب زیادہ کھٹے پڑھنے سے سر جکڑنے لگے اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجائے تو یہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔

دل کی کم زوری اور ماثر اللہم۔ دل کی کم زوری، دل کی دھڑکن، گھبراہٹ اور طبیعت پر وحشت طاری رہنے کی صورت میں یا اس وقت جب وہم، وسوس اور شکوک وغیرہ کا غلبہ ہو اور ذہنی بات میں طبیعت پر ملال، آزر و گی یا گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہو تو معجون نفع دہ ماٹھے یا معجون طلا ۳ ماٹھے کھا کر اوپر سے ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے شربت روح افزا ۱۲ تو لے ڈال کر پی لینا چاہیے۔

عام کم زوری اور ماثر اللہم۔ کسی لمبی یا کم زور کردینے والی بیماری کے اثر سے یا جسم سے زیادہ خون نکل جانے کی وجہ سے بدن کم زور اور ناتوان ہو گیا ہو تو مفتوح یا قوی معتدل ۳ ماٹھے کھا کر ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے میں ماثر اللہم ۳ قطرے ڈال کر قہیہ مصری سے میٹھا کر کے پی لیں۔ کم زوری موقی بھرے یا میعاد دی بخار کا نتیجہ ہو تو ماثر اللہم کی جگہ مرادید سیال ۵ قطرے ماثر اللہم میں ڈالنے چاہئیں جسم سے زیادہ خون خابج ہو جانے کے باعث کم زوری ہوئی ہو تو ماثر اللہم میں عرق غنبر ۳ تو لے بھی ملا لینا چاہیے جیض یا بوسیر کے درمیان سے خون خابج ہوا ہو تو مغز سوسری ۵ ماٹھے کھا کر عرق غنبر ۳ تو لے ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے قدر ڈال کر نوش کریں۔

غشی اور ماثر اللہم۔ کسی وجہ سے ایک دم بے ہوشی ہو جائے تو حالت بے ہوشی میں عرق غنبر ۳ تو لے ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے میں دوا المسک معتدل جو ہر دلی ۳ ماٹھے گھول کر پیچے سے تھوڑا تھوڑا ساق میں پکائیں۔ ہوش آنے پر ایسی ہی ایک خوراک اور ملا دیں۔

خون کی کمی اور ماثر اللہم۔ جسم میں خون کی پیدائش کم ہو جائے یا خون پتلا پڑ جائے اور اس کے سرخ ذرات کم ہو جائیں تو کشتہ فولاد چاندی سونے والا کی ایک کھیمہ دوا المسک معتدل جو ہر دلی ۳ ماٹھے یا جوارش جالینوس ۵ ماٹھے میں رکھ کر کھائیں۔ اوپر سے ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے قدر ڈال کر پی لیں۔ ایسی صورت میں دونوں وقت کھانے کے بعد شربت الکیر خاص یا شربت فولاد کا ایک ایک چمچ پی چاٹ لیا جائے تو کمی خون کی شکایت بہت جلد رفع ہو جاتی ہے۔

بانی بلڈریشیر اور ماثر اللہم۔ ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو یہ شکایت آج کل بہت عام ہے اس میں دل دھڑکتا ہے، سر گھومتا ہے اور درد سر کی شکایت ہوتی ہے ایسی حالت میں تریق فشار، رجسٹرو، ۱۶ ماٹھے کھا کر ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے یہ شکرے کا رس یا آب انار ۳ تو لے ملا کر پیں۔ غذائیں سبز ترکاریاں کھائیں، گوشت بالکل ترک کر دیں۔ چوتھے پانچویں دن رات کو سوتے وقت قرص ملیٹن ۳ عدد کھا لیا کریں۔ اس علاج سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

نزہ اور ماثر اللہم۔ بار بار نزہ اور زکام ہونا کم زوری دماغ کی علامت ہے۔ جب یہ شکایت ہو تو غیر وزنی جو ہر والا ۱۶ ماٹھے کھا کر ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے روزانہ صبح لوپی لیا کریں۔ بہتر یہ ہو کہ صبح کو غیر وگا ز زبان غنبری جو ہر والا ۱۶ ماٹھے میں قرص مرجان جو ہر والا ایک عدد یا کشتہ نقرہ جدید ایک قرص ملا کر کھائیں اوپر سے ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے پی لیں۔ رات کو سوتے وقت غیر وزنی جو ہر والا کھائیں۔

ضعف باہ اور ماثر اللہم۔ ضعف باہ میں ماثر اللہم الکیر ثابت ہوا ہو، طبی تصرفات سے کام لے کر جب اس کے ساتھ مناسب دوائیں بھی دی جاتی ہیں تو پھر کرشمہ اور اعجاز کی صورت اختیار کر لیتا ہے ضعف باہ کے اسباب مختلف ہو کرتے ہیں اس لیے ماثر اللہم کے ساتھ کھانے کی دوائیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اگر بچوں کی کم زوری کے باعث ضعف باہ ہو، جو اور بچان کے وقت پوری سختی نہیں آتی، انہو ذہن بھی کمی رہتی ہے تو معجون جالینوس لولوی ۱۶ ماٹھے میں کشتہ طلا ۴ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے مصری ڈال کر پیں۔ رات کو سوتے وقت معجون مردح الارواح ۱۶ ماٹھے کھائیں۔ مقابلی طور پر بخیر و مخصوص پر طلا رفقوی خاص، ریشہ ڈیلا، پلاسٹینا، اور گائنا، وداگر فائدہ بہت جلد مطلوب ہو تو معجون جالینوس لولوی ۱۶ ماٹھے میں حب بھی خاص، ایک عدد ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماثر اللہم بہ نسخہ خاص ۵ تو لے میں مصری ایک تولہ ڈال کر نوش کریں۔

کثرت جماع سے باہ میں کم زوری ہوتی ہو تو معجون مومیائی ۱۱ ماٹھے میں کشتہ نقرہ ۲ چاول ملا کر پیلے کھلائیں۔ اس کے بعد ماثر اللہم بہ نسخہ خاص

۵ تو لے قدیا مصری ایک تولہ ڈال کر پییں۔ رات کو سوتے وقت حب غبر مویائی ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ مقامی نقصوں کی مصلح کے لیے طلائے الماس یا طلائے عظم یا طلائے مشک والا لگائیں۔

کثرت جماع کے نقصانات کی مصلح کے لیے صرف مجون شباب اور ۳ ماشے کھاکر مارا لیم پنخہ خاص ۵ تو لے پنا بھی کافی ہو لیکن مقامی خرابیوں کے رفع کرنے اور دہل کے اعصاب کو قوت دینے کی غرض سے مذکورہ بالا طلاؤں میں سے کوئی طلا لگانا نہایت ضروری ہے۔ جلق اور غلام کی مادی بہ ضعف باہ کا سبب ہوتی ہو اور امضاتے تناسل پر جلق اور غلام کے شرمناک نقصوں کا اثر موجود ہو تو لبوب عظم ۵ ماشے کھاکر مارا لیم پنخہ خاص ۵ تو لے ایک تولہ مصری ڈال کر پییں۔ بخور طلائے شباب اور یا طلائے کیمیا تاثیر لگا کر اوپر سے بنگلہ پان باندھ لیا کریں۔ یا رات کو سوتے وقت طلائے جلق کی مایش کر لیا کریں۔

کثرت اختلاص بیریان سے ضعف یا دکی شکایت لائق ہوئی ہو تو صبح کے وقت مثالی ایک قرص کھاکر مارا لیم پنخہ خاص ۵ تو لے قند سے میٹھا کر کے پییں۔ رات کو سوتے وقت قرص بیریان ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ سستی دوا مطلوب ہو تو رات کو سفوف عجیب درجہ ۲۰ ماشے کھائیں۔ جب تھلاؤں کے جانے تو یہ دوائیں بند کر کے صبح کو لبوب کبیر ۶ ماشے میں کشتہ قطعی یا کشتہ سرب ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے مارا لیم پنخہ خاص ۵ تو لے شربت انار ایک تولہ ڈال کر پییں۔ رات کو سوتے وقت لبوب عظم یا لبوب الاسرار ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھالیا کریں۔ غریب لوگ لبوب کبیر کی جگہ لبوب صغیر استعمال کر سکتے ہیں۔

رقق کی وجہ سے سرعت انزال کی شکایت بھی ہو تو صبح کو مجون قلعب ۶ ماشے میں کشتہ مثانی ۲ چاول ملا کر مارا لیم پنخہ خاص ۵ تو لے کے ہمراہ کھائیں اور رات کو سوتے وقت مجون مقوی و مسک ایک ماشہ یا مجون جلالی ۳ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

کثرت بخی و غم اور خوف و ہراس سے ضعف باہ ہو گیا ہو تو صبح کو مجون طلا ۳ ماشے یا مجون فقرہ ۳ ماشے مارا لیم پنخہ خاص ۵ تو لے عوق گذر عبری ۴ تو لے مصری ۲ تو لے کے ہمراہ کھائیں۔ شام کو چار بیجہ دوا المسک معتدل جو ہر والی ۳ ماشے چاٹ لیا کریں۔ مقامی طور پر طلائے مقوی خاص درجہ ۲۰ یا طلائے سبب آور لگائیں۔

غددی علاج کا مقابلہ۔ فرانس کے ڈاکٹر وارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں ہم ایک بہترین طریقہ علاج پیش کرتے ہیں جو اعادہ شباب کا موجب ہو اور مقامی طاقوت کو جوان کرنا ہو۔ چالیس دن میں آدمی کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ مجون شباب اور ۳ ماشے میں حب سبھی خاص ایک عدد ملا کر مارا لیم پنخہ خاص ۵ تو لے کے ہمراہ صبح کے وقت کھائیں۔ غذا میں لطیف اور زود ہضم چیزیں کھائیں۔ لپچ روز کے اندر ہی منکوم ہو جانے لگا کہ ڈاکٹر وارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں یہ کم خرچ اور آسان طریقہ علاج کس قدر کامیاب اور زود اثر ہے۔

ایک خاص بات۔ مارا لیم کے متعلق یہ خاص بات یاد رکھنی چاہیے کہ قوت حاصل کرنے کی غرض سے تن درست حضرات اسے ہاروں کے موسم میں استعمال کریں لیکن مرض کی حالت میں مریضوں کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں۔ جب اور جس وقت مرض لاحق ہو اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ گرمیوں کے موسم میں سنترے کا رس یا انار کا رس ڈال کر اسے پلائیں۔

قیام شباب۔ اگر آپ بالکل تن درست ہیں اور موسم سرما کو ایک بہترین موسم کی حیثیت سے صرف قیام شباب اور بقائے صحت و جوانی کے لیے کام میں لانا چاہتے ہیں تو صرف مجون شباب ۵ ماشے مارا لیم پنخہ خاص دوا آتشہ ۵ تو لے کے ہمراہ روزانہ کھالینا کافی ہے۔ دواؤں سے طبیعت بالکل متغیر ہو اور کسی لذیذ ناشتہ سے طلب براری قصود ہو تو حلوئے مغز سرخ خشک والا ۵ تو لے صبح کو کھاکر مارا لیم پنخہ خاص ۵ تو لے پی لیا کریں۔ جوانی و صحت اور خوبصورتی نہ صرف اپنی صحت پر ہی قائم رہے گی بلکہ اس میں ترش ہوگی۔ جوانی و جوانی میں اور جو چاہا شباب میں تبدیل ہو جائے گا۔

مارا لیم میں عورتوں کا حق۔ موسم سرما کے عیش و مسترت کو عام طور پر مرد اپنا ہی حق سمجھتے ہیں اور اعادہ شباب کی کوششوں میں تو عورتوں کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ حق و انصاف کا تقاضا ہے کہ عورتوں کا حسن و شباب اور ان کی جوانی و زرخانی بھی ترقی رکھی جائے جس طرح مرد اپنے شباب سے محبت کرتا ہے وہی طرح عورت کو اپنی جوانی عزیز ہے عورتیں ایک مقوی و مغز شباب اور دوا کے طور پر بے تکلف مارا لیم استعمال کر سکتی ہیں۔ بچے البتہ اس کی طاقت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو مارا لیم ضرور مینا چاہیے۔ اس سے

ہندوستان کی بای بیس سال فی صدی

حبیبی تحقیقات کے بعد اقامت

یہ معلوم کر کے بہت سے لوگوں کو حیرت ہوگی کہ اس ملک میں اگرچہ خورقوں کے مقابہ میں مردوں کی تعداد تقریباً پندرہ فی صدی زیادہ ثابت ہو چکی ہے اور ۴۴ مردوں کے ساتھ ہر سو افراد میں ۵۴ مردوں کا وسط نکالایا گیا ہے۔ لیکن ملک کے گوشے گوشے میں طبیبوں اور ڈاکٹروں کو مردوں کے مخصوص امراض کا جو علم ہوا رہا ہے اور جو باتیں مشاہدہ میں آئی ہیں ان سے قریب قریب اس نتیجے پر پہنچا پڑا ہے کہ ۴۴ فی صدی مرد آبادی میں بھی دس فی صدی ایسے ہیں جو واقعی مرد کہلائے جاسکتے ہیں۔ مردوں کی باقی تعداد کسی نہ کسی ایسے مریض یا امراض کا شکار ہے جو ان کی قوت مردی میں کمی اور زندگی کی حقیقی مسرت کو ختم کر رہے ہیں۔ ہندو دواخانہ دہلی اپنی قومی خدمات کے لئے ملک بھر میں مشہور ہے۔ اس کے تجربہ کار حکما کی مجلس کافی عرصہ تک خورد تحقیق کے بعد

حبیبی خاص

تیار کر دی ہے۔ جو ضعف باہ کے لئے نفیست غیر متہ قہ ہے۔ اور خلق سے اترتے ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ یہ گولیاں سست اور بیکار اعصاب میں بکلی کی رو کی طرح اثر کرتی ہیں۔ مضرت اجزائے پاک اور نادر و بے بہا دویسے مرکب ہیں۔ جماع کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ کرتی ہیں۔ اور جماع کے بعد قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں۔ ایک تہ کے تجربے سے ہی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ حبیبی خاص کیا چیز ہیں۔

قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ گولیاں ہوتی ہیں دس روپے (مثلاً) یہ میں گولیاں تیس روز تک استعمال کی جاتی ہیں اس کے بعد انسان خود ہی بے پناہ قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔

مینجر ہمدرد دواخانہ، دہلی

ایک امریکن لیڈی ڈاکٹر اور ہندوستانی عورتیں

اصل میں وہ لوگ اپنی بیویوں کے سبکدوش دشمن کہے جاسکتے ہیں جو اپنی غفلت اور بے پروائی کی وجہ سے انہیں ہلکے امراض کا شکار ہو جاتے دیتے ہیں۔ ایسے مرد یہ تو چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں سب سے زیادہ چین، تندرست، اور ان کی خدمت گزار ثابت ہوں لیکن وہ ان خفیہ زمانہ امراض کی طرف کسی بھولے سے بھی توجہ نہیں کرتے جو ان کے گھروں میں زندگی دو بھر کیے ہوئے ہیں۔

پچھلے دنوں میں ایک امریکن لیڈی ڈاکٹر نے ہندوستان کے طول و عرض کا سفر کرنے کے بعد اپنی تحقیقات کے نتائج اس صورت میں بیان کئے تھے کہ

ہندوستان کی اکثر عورتیں سیلان کی بیماری میں مبتلا ہیں

میں یہ ہے کہ اس ملک میں شرم دیا کا مینڈیکہ ایسا عجیب و غریب ہے کہ یہ عورتیں اپنی والدین اور دیگر عزیز تو دور کردار اکثر اپنی شوہر تک ہی اس خفیہ بیماری کو بیان نہیں کرتیں اور یہ مفید بیماری ان کی خوب صورتی کو سخت خطرہ میں ڈال کر اندر ہی اندر ان کی صحت کو گھن لگا دیتی ہے۔ ملک کے مشہور طبی ادارہ ہمدرد دواخانہ نے

ہندوستان کی ایسی لاکھوں عورتوں کے لیے جو سیلان المیہ کی مریض ہیں، ایک زبردست ترقی ایجاد کیا جو اس دوا کا نام

ناشف (رجیٹرڈ) ہے اور ایسے زبردست و حیرت انگیز اثرات کی بدولت یہ دوا ملک بھر میں مقبول ہو چکی ہے۔ اس دوا کے فعال طرح طرح سے اپنی

تیار کردہ دواؤں کے اشتہار دیکر ناشف کے مقابلہ میں اپنی دوا فروخت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن جاننے والے اچھی طرح

جان گئے ہیں کہ صرف ناشف ہی وہ دوا ہے جسکی دواؤں خود انہیں سیلان و رطوبت کو بند کر کے عورت کی خوبصورتی اور صحت کو بآمداد بنا دیتی ہیں۔ پس آپس روز

میں پورے طور پر آرام نصیب ہو جاتا ہے اور طاقت آ جاتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۲۴ روپے صرف تین روپے (مثلاً)

مینجر ہمدرد دواخانہ، دہلی

فہرست مضامین

درستی تصحیح شدہ - تصحیح تصاویر - تصحیح تصاویر - تصحیح تصاویر

صفحہ	تعارف	موضوع	صفحہ	تعارف	موضوع
۱	پہلی مضامین	انتقاد	۱	پہلی مضامین	انتقاد
۳۵	مختلف کتابیں اور رسائل ادارہ	مختلف کتابیں اور رسائل ادارہ	۳۵	مختلف کتابیں اور رسائل ادارہ	مختلف کتابیں اور رسائل ادارہ
۳۹	مقامی اساتذہ	مقامی اساتذہ	۳۹	مقامی اساتذہ	مقامی اساتذہ
۴۰	آل انڈیا ایک ایڈیٹوریٹل بورڈ کا فرض حکیم ایس ایم صاحب	آل انڈیا ایک ایڈیٹوریٹل بورڈ کا فرض حکیم ایس ایم صاحب	۴۰	آل انڈیا ایک ایڈیٹوریٹل بورڈ کا فرض حکیم ایس ایم صاحب	آل انڈیا ایک ایڈیٹوریٹل بورڈ کا فرض حکیم ایس ایم صاحب
۴۱	کامیاب سالانہ اجلاس	کامیاب سالانہ اجلاس	۴۱	کامیاب سالانہ اجلاس	کامیاب سالانہ اجلاس
۴۲	مفتاحین ذاتی مقامیت	مفتاحین ذاتی مقامیت	۴۲	مفتاحین ذاتی مقامیت	مفتاحین ذاتی مقامیت
۴۳	مجلس تشخیص و ترجیح	مجلس تشخیص و ترجیح	۴۳	مجلس تشخیص و ترجیح	مجلس تشخیص و ترجیح
۴۴	رونداد	رونداد	۴۴	رونداد	رونداد
۴۵	موجز بات	موجز بات	۴۵	موجز بات	موجز بات
۴۶	حکیم اکبر حسین صاحب	حکیم اکبر حسین صاحب	۴۶	حکیم اکبر حسین صاحب	حکیم اکبر حسین صاحب
۴۷	حکیم سید محمد علی صاحب	حکیم سید محمد علی صاحب	۴۷	حکیم سید محمد علی صاحب	حکیم سید محمد علی صاحب
۴۸	حکیم کبیر احمد صاحب	حکیم کبیر احمد صاحب	۴۸	حکیم کبیر احمد صاحب	حکیم کبیر احمد صاحب
۴۹	حکیم محمد عبدالشکور صاحب	حکیم محمد عبدالشکور صاحب	۴۹	حکیم محمد عبدالشکور صاحب	حکیم محمد عبدالشکور صاحب
۵۰	حکیم بروی محمد بیگ صاحب	حکیم بروی محمد بیگ صاحب	۵۰	حکیم بروی محمد بیگ صاحب	حکیم بروی محمد بیگ صاحب
۵۱	حکیم میرزا محمد صاحب جاسی	حکیم میرزا محمد صاحب جاسی	۵۱	حکیم میرزا محمد صاحب جاسی	حکیم میرزا محمد صاحب جاسی
۵۲	حکیم حیات علی صاحب	حکیم حیات علی صاحب	۵۲	حکیم حیات علی صاحب	حکیم حیات علی صاحب
۵۳	حکیم حافظ محمد حسین صاحب	حکیم حافظ محمد حسین صاحب	۵۳	حکیم حافظ محمد حسین صاحب	حکیم حافظ محمد حسین صاحب
۵۴	پے زد و اثر اصولی سننے	پے زد و اثر اصولی سننے	۵۴	پے زد و اثر اصولی سننے	پے زد و اثر اصولی سننے
۵۵	ادارہ	ادارہ	۵۵	ادارہ	ادارہ
۵۶	مختلف اہلکار	مختلف اہلکار	۵۶	مختلف اہلکار	مختلف اہلکار
۵۷	مختلف اصحاب	مختلف اصحاب	۵۷	مختلف اصحاب	مختلف اصحاب
۵۸	مجلس مشاورت و شباب	مجلس مشاورت و شباب	۵۸	مجلس مشاورت و شباب	مجلس مشاورت و شباب

مختصر میں اشتہارات

مختصر میں اشتہارات کے علاوہ کسی اور کے اشتہارات شائع نہیں کیے گئے ہیں۔
 لیکن اب تمام تقاضے سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ دعاؤں کے اشتہارات کے علاوہ دوسرے اشتہارات
 مختصر میں شائع نہیں کیے جائیں گے۔
 مختصر میں اشتہارات کی قیمتیں
 مختصر میں اشتہارات کی قیمتیں



نسل انسانی کے دشمن شیر، سانپ، جراثیم، سل اور دِق

شیر اور سانپ تو گولی اور لاشی سے مارا جاسکتا ہے، مگر ان نئے نئے خور دہنی جراثیم کا بقرط اور سقراط کے زمانے سے کوئی خاص علاج نہیں تھا۔

لعاب اور دہن میں جراثیم ہوتے ہیں۔

گندے بوتلوں، گندے کلاسوں اور چائے کی پیالیوں سے یہ مرض روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ چونکہ پھیپھڑوں کو رات اور دن کسی وقت بھی سکون میسر نہیں، یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت پھولتے رہتے ہیں اس لیے ان کے نقص اور زخم وغیرہ دور کرنا ناممکن تو نہیں مگر زحدشوار ضرور تھا۔ ہمدرد کی مجلس تجربات نے دس سال تک سرگرم تحقیقات جاری رکھی اور قرص سحر اور مارالحمیات دو اکیڑہائیں دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔ جن سے پھیپھڑوں کے جراثیم ہلاک ہو کر ان میں روز بروز طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

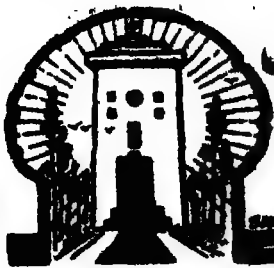
بلکی حرات، کھانسی، سانس پھولنا، وزن کا بلاوجہ کم ہونا، دق کے خطرے کی علامات ہیں۔ ہرگز ہرگز غفلت نہ کیجیے، ان کو فوراً قرص سحر اور مارالحمیات سے روک دیجیے۔ اگر خدا نخواستہ مرض بڑھ گیا ہے تو بھی انشاء اللہ وہ دونوں دوائیں فرشتہ رحمت ثابت ہوں گی۔ اور آپ کے پھیپھڑوں میں زیادہ طاقت بھر دیں گی۔ چوتھتر فی صدی ایسے صحاب جن کے انتظار میں موت ہر وقت کندھے کے برابر لگی کھڑی تھی خدا کے فضل سے بالکل تن درست ہو گئے۔

مریض خوش ہو جائیں ماں باپ، بچے، عورتیں، رشتے دار اور دوست بھی خوشیاں منائیں، زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں مریض کو مکمل شفا ہو جاتی ہے۔

قیمت قرص سحر فی عدد دو آنے۔ مارالحمیات جو بارہ روز کے لیے کافی ہونی بوتل دو روپے (عارف) ابھی منگائیے۔ ترکیب استعمال بہت آسان ہے، صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے مارالحمیات ڈال لیں اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ فلاکبات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجیے۔

ہمدرد و خانہ یونانی دہلی

نذرانہ اور زود خدمت کاش جو، ساگووانہ وغیرہ تو زیادہ مناسب ہے۔



طریقہ نشست و برخاست پر صحت کا انحصار

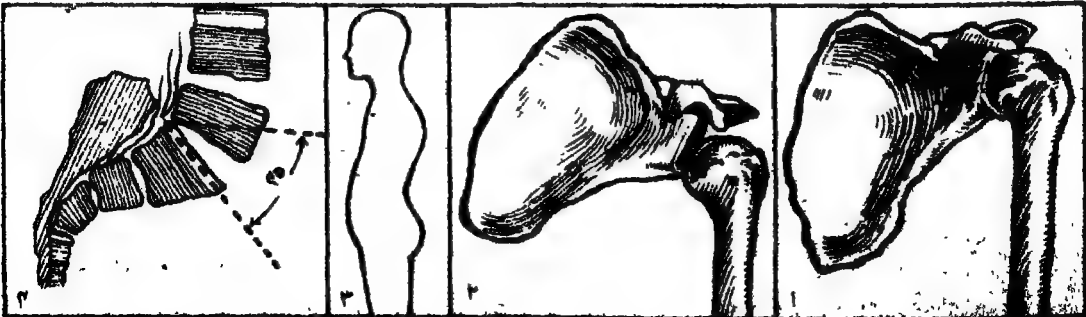


ازجمی۔ موثر ٹیلہ۔ ایم۔ ڈی

علم قیاد میں صرف چہرے کے خط و خال ہی کو نہیں بلکہ تد و قامت کو بھی پورا دخل ہے۔ کسی شخص کے جسم کی ساخت اور طرز نشست و قیام سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ دیرری، قوتِ تحریک، مسترت اور اطمینان کی دولت سے بہرہ ور ہے یا اس کی زندگی ناکامیوں اور بیماریوں کا مرقع ہے۔ گھر میں قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر ہم اپنی حالت کا صحیح اندازہ خود کر سکتے ہیں۔ اگر ہماری صحت اچھی ہے تو عکس میں ہماری جوتا سے وقار و تمکنت اور جسم کی ساخت سے خوب صورتی اور توازن و تناسب کا اظہار ہوگا۔ ورنہ بصورت دیگر ہمیں اپنی شکل اس طرح نظر آئے گی کہ شانے اوپر کواٹھے ہوتے ہیں سینہ اندر کو دھسا ہوا اور پیٹ آگے کو نکلا ہوا ہے۔ پیٹھ میں کمی ہے اور پیر بد بنا۔ ممکن ہو کہ پوشاک کی مدد سے ہم اپنے یہ جسمانی نقائص دوسروں سے چھپا سکیں۔ لیکن خود اپنی ذات کو ہم کس طرح دھوکا دے سکتے ہیں۔ اگر ہمارے جسم کے اعضاء اور جوڑے سیدھے ہوں تو اس سے ہماری قوتِ نفس میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور شخصیت بھی نمایاں تر ہوجاتی ہے۔

ہمیں یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ جسم کی اچھی ساخت سے اچھی صحت کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر من متعدد امراض مثلاً دق و سل اور عضوی امراض مثلاً قلب اور گردہ کی شکایات سے عضلات کم زور ہوجاتے ہیں اور ان میں صحیح جمائی تناسب قائم نہ کھنے کی طاقت نہیں رہتی۔ ان حالات میں بعض ورزشیں وغیرہ سے تسر و قامت دینے کی کوشش بے کار ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ بڑے امراض کا تو ذکر ہی کیا معمولی تکلیفوں مثلاً درمِ حلق، خرابیِ دندان، اسوہ ہضم، نفرا لڈم اور خدوی امراض کے ازالے کو بھی پہلے کوشش کر لینی چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف بیماریوں سے جسمانی ساخت میں کچھ نہ کچھ فرق آجاتا ہے اور استرخاء و غلظی امراض سے جسم میں خوشتعقل نقائص پیدا ہوجاتے ہیں۔ ان کا دفیہ کسی تجربہ کار ماہر طب کی مدد کے بغیر دشوار ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہم اکثر اوقات اپنی غلط عادتوں سے بھی جسم کی ساخت کو کافی حد تک بگاڑ لیتے ہیں۔ غلط عادتوں کے نتائج خاص کر عہدِ طفولیت میں تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ جبکہ ہڈیاں اور جوڑے نرم ہوتے ہیں۔ والدین کو اپنے بچوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو زیادہ خیال میں رکھنا چاہیے۔ مثلاً یہ کہ وہ کتابیں ہمیشہ ایک ہی ہاتھ میں لے کر یا ایک ہی کولے پر رکھ کر اسکول نہ جایا کریں کوٹ یا شیر دوانی سینے اور شانوں پر زیادہ تنگ نہ ہو۔ کم زیادہ کس کر نہ باندھیں۔ اور جوتے چھوٹے نہ پہنیں۔ کم سہمی میں صنعتِ بصارت کی شکایت زیادہ تر غلط طریقے سے جھک کر لکھنے پڑھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

عام طور پر بڑی عمر کے آدمی بھی بالکل سیدھے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ خواہ وہ اپنے دل میں یہ سمجھ رہے ہوں کہ وہ بالکل سیدھے کھڑے یا بیٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ آگے کی جانب کسی قدر جھکے ہوئے ہیں۔ اس غلط طریقہ قیام و نشست سے تمام اعضائے رشیہ کا فعل متاثر ہوتا ہے۔ پیچھے آگے کی کافی مقدار خون کے سرخ خلیوں تک نہیں پہنچا سکتے۔ قلب شریان میں خون کی روانی کو بھی سم طور پر قائم نہیں رکھ سکتا۔ غذا کے انجذاب اور فضلات کے اخراج کا فعل سست ہوجاتا ہے۔ تصافات کرنے والے اعضا مثلاً جگر وغیرہ پر فاضل مادہ جمع ہوجاتا ہے۔

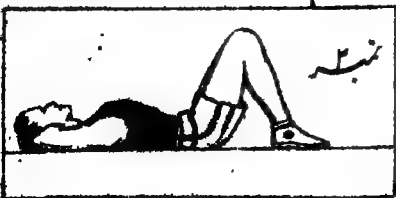
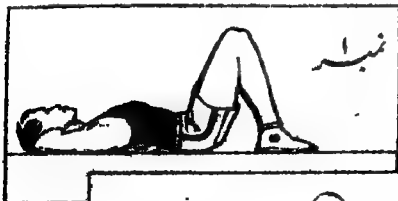


بارے غلط طریقہ نشست و برخاست سے جوڑوں، عضلات اور رباطات پر غیر ضروری دباؤ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے عضلات کی موزونیت زائل ہو جاتی ہے۔ اس طرح جو شخص غلط طریقہ نشست و برخاست کا عادی ہو اس کی صحت متقل طور پر خراب ہو جاتی ہے۔ جو لوگ بیٹھنے یا کھڑے ہوتے وقت اپنے شانے سیدھے نہیں رکھتے ان کی ہنسی اس قدر کم زور ہو جاتی ہے کہ اس کی تلافی مہینوں بلکہ برسوں بھی نہیں ہو سکتی۔ شانے کے پچھلے حصے سے بازو کی ہڈی کا سر عظم الکف کے حلقے سے اس طرح متصل ہوتا ہے کہ پورے بازو کا بوجھ غلطی ساخت پر ہوتا ہے (تصویر نمبر ۱) اگر شانوں کو برابر نہ رکھا جائے تو بازو کا حصہ نقل و حرکت کے وقت اپنے قہری دار غول سے بار بار باہر نکلتا ہے۔ (تصویر نمبر ۲) اس طرح بازو کا بوجھ غلطی حصوں پر رہنے کے بجائے نرم ساختوں، رباطات اور عضلات پر پڑتا ہے۔ یہ طریقہ مضرت ہو اس سے جوڑوں میں فاسد مادہ جمع ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں شانوں کا مزمن درد نمودار ہو سکتا ہے۔ اس غلط طریقہ نشست و برخاست سے ان عضلات میں جو سینے کے سامنے سے شانے تک پھیلے ہوئے ہیں ایک قسم کا تشنج پیدا ہوتا ہے۔ جس سے پشت سینے سے تناع اور شانے تک پھیلے ہوئے عضلات کم زور ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اس طریقہ نشست و برخاست پر کچھ عرصہ تک برابر کار بند رہیں تو پھر اس کی اصلاح دشوار ہو جاتی ہے۔ کمزور غلط طریقہ پر جھکا کر بیٹھنے سے رڑوں کی مہروں کی مہینیت بہت کچھ بدل جاتی ہے۔ پشت کی ایک جانب کے عضلات پر زیادہ زور پڑتا ہے اور یہ عادت ترک نہ کرنے سے چلتے وقت پیٹھ میں کو بڑ سا کھلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

کھڑے ہونے کا ایک غلط طریقہ یہ بھی ہے کہ پشت باہر کی جانب زیادہ جھکی رہے (تصویر نمبر ۳) اس عادت کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ زیادہ اونچی ایڑی کا جوتا پہننے سے بھی کر پچھے کی جانب جھک جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کا پیٹ آگے کو نکلا ہوا ہو وہ جسمانی توازن قائم رکھنے کے لیے کر پچھے کو جھکا کر چلنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہی طرح چلنے یا کھڑے ہونے سے مفصل غبڑی قطنی کے عضلات اور رباطات پر بہت زور پڑتا ہے۔ قدرتی حالت میں یہ جوڑ ۲۰ ڈگری سے ۴۵ ڈگری تک کا زاویہ بناتا ہے (تصویر نمبر ۴) لیکن سچے کی طرف پیڑ زیادہ جھکا کر چلنے سے جسم کا وزن پیڑ پر آ جاتا ہے۔ اور یہاں اسے سادھنے کے لیے صرف دو غلطی جوڑ ہوتے ہیں۔ اگر یہ جوڑ صحیح حالت میں نہ ہوں یا ان میں پہلے ہی سے کوئی پیدائشی نقص ہو تو ان کے رباطات اور عضلات پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اس غیر قدرتی طریقہ قیام و رفتار سے سخت درد بھی پیدا ہو سکتا ہے اور عام کم زوری بھی۔

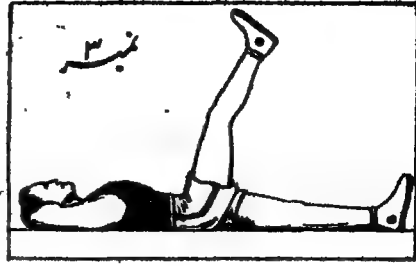
کھڑے ہونے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ آدمی پیچھے سے پورے طول کے مطابق کھڑا ہو۔ نہ تو اس طول کو کم کرنے کی کوشش کرے اور نہ تن کر بڑھانے کی۔ شانے پیچھے کی جانب رہیں اور سینہ آگے کی جانب۔ پیٹ چپٹا رہے اور انسان کی پشت میں جو قدرتی خم ہے اس میں جتنی بیشی نہ ہو۔ چلتے وقت دونوں پیر تقریباً متوازی رہیں اور جسم کا وزن پیر کے بیرونی حصے پر ہو۔ اگر ہم ایک ڈوری میں کوئی وزنی چیز باندھ کر اپنے کان کی پشت کے مقابل سے چھوڑیں تو وہ شانے کو نیچے (دان کی ہڈی کا بالائی جوڑ) اور گھٹنے کی چپنی سے گزرتی ہوئی ہمارے ٹخنے کے سامنے پڑے۔ یہ ہے کھڑے ہونے کا معیاری طریقہ جسے پیش نظر رکھنا چاہیے صحیح طریقہ نشست و برخاست اختیار کرنے کی کوشش آسان نہیں بلکہ کافی محنت طلب ہے اور شروع میں ہمیں ناکامی سے بد دل نہیں ہونا چاہیے۔

ذیل میں ہم کی ساخت کو صحیح رکھنے کے لیے چند آسان اور مفید ورزشیں بھی درج کی جاتی ہیں جنہیں متوازی اور سخت جگہ پر کرنی چاہئیں۔



(۱) اس طرح دس سے پندرہ منٹ تک لیٹے رہیں۔ پیٹھ کے نیچے تو لیٹ پٹ کر رکھ لیں۔ اس طرح کر کے کئی دور ہوتی ہے۔ شانے برابر رہتے ہیں اور سینے کے عضلات کشادہ ہوتے ہیں۔

(۲) اس طرح لیٹ کر آہستہ آہستہ گہرے سانس لیں اور پیٹ کے عضلات کو اندر کی طرف شکریں۔ سانس دیر دیر روک کر خارج کر دیں۔ کئی مرتبہ یہ عمل کریں اور جسمانی طاقت کے اضافے پر اس کی تعداد اور سانس لینے کے وقفے بھی بڑھا دیں۔



(۳) پہلے اٹا پیرا پر کونٹھا ہیں اور سیدھا پیر پر ستور پھیلا رہے۔ پھر اٹے پیر کو آہستہ آہستہ نیچے لاکر سیدھا پیر آٹھائیں۔ اس کے بعد دونوں پیروں کو ایک ساتھ اٹھا کر آہستہ آہستہ نیچے لائیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ کمر زمین پر سیدھی رہے۔

(۴) کرسی سے بالکل بل کر بیٹھیں اور ہاتھ سیدھے رہیں جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے۔

(۵) دیوار سے لگ کر اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے ہوں۔ کہنیاں دیوار سے ملی رہیں۔ ایڑیاں چھوایچ کے فاصلے پر رہیں۔ اس کے بعد دیوار سے ایک دم ہٹ کر سیدھے کھڑے ہوں۔ ہاتھ دھکا دیں اور شانے پیچھے کی جانب رہیں۔

”مثالی“



SAM/40

دھو بی :- بابو جی، اب تو آپ شاید ہیرا رات کو ”آئند“ ہونے لگے۔ یہ مرض تو خراب ہے۔ کچھ علاج کیوں نہیں کرتے؟

بابو جی :- بھئی کیا بتاؤں۔ بہتیرے علاج کر لیے۔ کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

دھو بی :- آپ ہمدرد دوا خانہ سے ”مثالی“ دوا منگو کر کھائیے۔ میرے لڑکے کو اختلام کی تکلیف ہو گئی تھی۔ وہ اب بالکل اچھا ہے۔

(قیمت فی شیشی تین روپے)

صحت کا سائنس

(۴)

سبزیاں، دودھ اور مرمت

از مسٹر ایس، اے خاق - بلی مارن، دہلی

مسٹر جمشید جی: انسان بھی جانور ہے۔ جس طرح گائے، بھینس اور گھوڑے کو زیادہ کام کرنے کی طاقت پیدا کرنے والی خوراک یعنی گھاس کی ضرورت ہے اسی طرح انسان بھی بغیر گھاس کے نہ اپنی صحت قائم رکھ سکتا ہے اور نہ محنت مشقت کرنے کے لیے کافی طاقت پیدا کر سکتا ہے۔ حاجی اشفاق: یہ تو مجھے معلوم ہے کہ گھاس میں جیاتین اے بڑی مقدار میں موجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ گائے، بیل اور گھوڑے وغیرہ انسانوں سے کہیں زیادہ محنت کرتے ہیں اور یقیناً ہم انسانوں سے کہیں زیادہ تن درست بھی رہتے ہیں۔ کبھی کبھی برسوں کی برسات میں سٹنے میں آتا ہے کہ فلاں گائے یا گھوڑا بیمار ہے۔ چوں کہ یہ بہت ہی کم بیمار ہوتے ہیں، اس لیے جانوروں کے ڈاکٹر آدمیوں کے حکیم ڈاکٹروں سے بہت کم جرح مسٹر قلیدس: ہم نے تو یہ سنا تھا کہ جب کوئی شخص بے وقوفی کی بات کرتا ہے تو اس سے کہتے ہیں، ”میاں تم گھاس تو نہیں کھا گئے“ مگر آپ توضیح میں اے کالاج دے کہ انسانوں کو گھاس کھلانا چاہتے ہیں۔

مسٹر جمشید جی: انسانوں کی گھاس سبزیاں ہیں۔ گھاس کی طرح ان میں بھی جیاتین اے بڑی مقدار میں موجود ہے۔

مسٹر مورسین: شلغم چاندی کے پتروں سے زیادہ قیمتی ہیں، چقدر رکھیا، مولیٰ صحت قائم رکھنے کے لیے کھیر سے بڑھ کر ثابت ہوئی ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر گاجر ہے۔

مسٹر قلیدس: گاجر کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے جیاتین اے کی قفل ہے۔ دل کی کمزوری، خون کی کمی، طون کے دباؤ کی کمی، قبض، ذیابیطس اور آکھمل کی کمزوری کو دفع کرنے کے لیے اس کے فائدے مسلم ہیں۔

مسٹر مورسین: گاجر ہندوستان کا سیبِ جو۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ سیبِ کہیں بڑھ کر ہے، سیب میں بھی اتنی جیاتین اے نہیں ہے جتنی گاجر میں ہے۔ ہم امریکیوں نے تو گاجر کی حقیقت کو اب سمجھا ہے۔ مگر آپ ہندوستانی مسد یوں سے اس کی قدر و قیمت جانتے ہیں۔

مسٹر قلیدس: (خفہ انداز سے) اس میں شک نہیں کہ ہم ہندوستان کی یورپ والوں سے ہزاروں باتیں سیکھتی ہیں، مگر یہ بھی اس ساتھ جو کہ یورپ والوں نے بھی ہم سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہندوستان میں تو کسی زمانے میں علم فضل کا گہوارہ تھا۔

آشوبابو: ایک گاجر کی کوئی بیج۔ ہم ہزاروں سال سے اس کو مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔ اہلی ہوئی گاجر، بچی ہوئی گاجر، گاجر کا اچار، گاجر کا مریہ اور گاجر کا ملوا وغیرہ۔

حاجی اشفاق: مگر جناب ہم کافی مقدار میں گاجریں کہاں کھاتے ہیں، ذرا سی گاجر کی نوک کٹر لیں اور بھج لیا گاجر میں کھائی ہیں۔ چھٹانک آدھ پائے گاجر کا ملوا کھالیا، اور لگن میں کہ گاجروں کی خانہ پڑی ہو گئی۔

مسٹر جمشید جی: ہاں یہ بات سمجھ سکتی چاہیے کہ گاجر کے استعمال سے فائدہ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب کم سے کم آدھ سیر گاجر میں روزانہ مائی جانیں۔ گاجر کے مفید ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کو نابینا ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ گاجر کے ذریعے سے ان کو جیاتین اے دی گئی۔ اور ان کی آنکھیں دوبارہ روشن ہو گئیں۔

حاجی اشفاق: جناب، اس کے استعمال کا سب سے بہتر طریقہ کیا ہے؟

مسٹر مورسین: کچنی کھاؤ۔ اگر کچنی نہیں کھا سکتے ہو، تو ان کو بالوں۔ مگر جب بالوں کو بھیلو نہیں اس لیے کہ اگر بھیلو کے توضیح میں اے کی پڑی تھوڑا پانی کے ساتھ مل کر بہ جائے گی۔ اگر تم گاجر کا استعمال ہماری رگوں کے نودولت مند بھی ہو جاؤ گے۔

ماجی اشفاق، کیوں کر؟

مسٹر مورسین، یہ تو بالکل صاف ہے۔ اچھی صحت اور دولت مندی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اچھی صحت کی وجہ سے دماغ طاقت ور، اور دماغ کی طاقت سے چھنا چھن رو ہے۔

ماجی اشفاق، ایک روز آپ فرما رہے تھے کہ کئی کئی میل پیدل سیر کرنے، سبز یوں اور دودھ کے استعمال سے ہمیشہ تن درستی اچھی رہتی ہے اور براہ کرم آج تازہ ہوا، پیدل پھرے اور دودھ کے متعلق ہم کو اپنی قیمتی معلومات سے فائدہ پہنچائیے۔

مسٹر مورسین، پیدل پھرنے کے متعلق کسی اور صحت میں ذکر کیا جائے گا۔ آج آپ دودھ کے متعلق سنئیے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ دنیا کی سب سے اچھی لیوورٹیری کونسی ہے؟

ماجی اشفاق، نہیں۔

مسٹر مورسین، دنیا کی سب سے اچھی اور عجیب لیوورٹیری گائے ہے۔ یہ معمولی گھانسن بھونس کو اعلیٰ درجے کے شیریں، لذیذ اور طاعت بخشنے والے دودھ میں تبدیل کر دیتی ہے جس طرح بطخ کے پردوں سے پانی بہ جاتا ہے اسی طرح دودھ اور سبز یوں کے استعمال سے بیماریاں بہ جاتی ہیں۔

ماجی اشفاق، تو جناب ہمارے ہندو بھائی، جو دودھ اور سبز یوں کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں، کیوں بیمار ہوتے ہیں؟

آشوبابو، لڈو اٹھیں کچھ ریاں، بچوڑیاں اور سونٹھ بنائے پیٹ کو خواب بھی تو کرتے رہتے ہیں۔ بتاشوں میں نام کو تو سونٹھ ہوتی ہے جو ہضم ہو مگر سونٹھ کوئی چٹا تو ہے نہیں جو بتاشوں کو پیس ڈالے گی۔

مسٹر جمشید جی، (مسٹر مورسین سے) جناب دودھ کے متعلق مسٹر راک فیلر کا قصہ دوبارہ سنائیے۔ آشوبابو، اور مسٹر اقلیدس نے نہیں سنا۔

مسٹر مورسین، ایک مرتبہ مسٹر راک فیلر، جو فورڈ سے پہلے دنیا کے سب سے زیادہ دولت آدمی تھے، بیمار پڑ گئے۔ ان کو کئی بیماریاں لاحق ہو گئی تھیں۔ دھڑکن تھی، خون کی کمی تھی، کھتی دکھائی آتی تھی، کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے امریکہ کے اخبارات میں اشتہار دیا کہ ان کو اپنے علاج کے لیے سات ڈاکٹروں کی ضرورت ہے، جو ایک کمیٹی بنا کر ان کا علاج کریں۔ ڈاکٹر صاحبان کو دو مہینے تک ان کے پاس معزز بھان کی حیثیت سے قیام گزارا گیا۔ تندرست ہونے کے بعد ہر ڈاکٹر کو پچاس ہزار ڈالر (ڈیڑ لاکھ روپے) بطور فیس پیش کیا جائے گا۔ اس اشتہار کے جواب میں ہزاروں درخواستیں آئیں۔ سات ڈاکٹروں کا انتخاب کر لیا گیا۔ یہ ڈاکٹر روزانہ راک فیلر کا معائنہ کیا کرتے تھے اور ان کے کھانے پینے، رہنے سہنے کی عادات وغیرہ کی بڑے غور سے جانچی پڑتالی بھی کرتے تھے۔ پندرہ روز کے بعد ڈاکٹروں کی اس کمیٹی نے ایک نسخہ لکھا، جس سے راک فیلر کو بیس روز میں کامل صحت ہو گئی۔ ہر ڈاکٹر کو ڈیڑ لاکھ روپے شکرے کے ساتھ ادا کر دیا گیا۔

مسٹر اقلیدس، جناب یہ ساڑھے دس لاکھ روپے کا نسخہ بھی تو بتائیے۔

مسٹر مورسین، سنئیے۔ اگر ڈاکٹر کوئی ایسی دوا تجویز کرتے جو صرف مہلکے افریقہ کے کسی غلتان میں ہی مل سکتی تھی تو راک فیلر کے روپے کے روزے ایک خاص قافلہ اونٹوں پر روانہ ہو جاتا اور وہ بوٹے آتا۔ اگر ڈاکٹر کسی ایسی دوا کی تلاش کرتے جو صرف بحر الکاہل ہی میں تیس ہزار فک کی گہرائی میں دستیاب ہو سکتی تھی تو خاص جہاز اور ہنرمند غلطے خریدے جاتے اور وہ دوا ڈاکٹروں کی میز پر رکھ دی جاتی۔ مگر نہیں ڈاکٹروں نے کوئی ایسی دوا کی چیز نہیں لکھی۔ منصرف دوستی اور معمولی چیزوں لینے دودھ اور سبز یوں پر مشتمل تھا۔ اسی سے راک فیلر اچھے ہو گئے۔ اور اسی نسخے کے ساڑھے دس لاکھ روپے ادا کر دیے گئے۔

مسٹر اقلیدس، جہاں تا جہاں کو دیکھیے۔ مہا ماجی کے تقریباً تمام ساتھی جن میں بلند پایہ حکیم اور ڈاکٹر بھی تھے، چلے گئے۔ مگر مہا ماجی دودھ، سبز یوں اور ہوا خوری کے زور پر ابھی تک بقید حیات ہیں اور تن درست ہیں۔ حال آں کہ ان کی مصروفیتیں پہلے سے زیادہ ہیں۔

مسٹر جمشید جی، لاکھوں اصحاب پوری طرح مر جائے ہی کو مرنا بچتے ہیں۔ حال آں کہ نیم مردہ حالت بھی مرے کے برابر ہی ہے۔ آج یہاں درہے گل و ہاں درہے۔ چلا نہیں جاتا، گھر میں بیٹھے ہائے کر رہے ہیں۔ اور دنیا میں ایسے لوگ کثرت سے موجود ہیں جو تیس چالیس سال کی عمر میں بیمار رہتے تھے اور صحت ہو گئے تھے، انہوں نے اپنی غذا، اور رہنے بننے کے طریقوں میں عقل سے کام لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پچھتر پچھتر سال کی عمر میں تن درست

بھی ہیں اور جو انہی بھی محسوس کرتے ہیں۔ ان کے حالات دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کی غذا میں دودھ، مکھن، پنیر اور سبزیاں لازم اور غالب جزو رہی ہیں۔ مسٹر مورین۔ ایک شخص میں زیادہ کام کرنے کی قابلیت کا انحصار اس کی دودھ دہی، مکھن، پنیر کی مقدار پر ہے۔ جلد صبح فیسلے کرنا بغیر زیادہ دماغی طاقت کے ممکن نہیں، اور اعلیٰ قسم کی دماغی طاقت بغیر دودھ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ تجربات نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ اگر اور حالات یکساں ہوں تو جو لوگ کثرت سے دودھ کا استعمال کرتے ہیں ان میں روپیہ پیدا کرنے کی قابلیت ان لوگوں کی نسبت کہیں زیادہ ہو سکتی ہے کہ جو دودھ کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ مسٹر اقلیدس، اگر ہم اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر بین الاقوامی حالات کا مشاہدہ کریں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بین ملکوں میں دودھ کا کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے وہاں کے باشندوں کی عمریں بھی طویل ہوتی ہیں۔ نیوزیلینڈ میں دودھ کی نہریں بہتی ہیں۔ اس ملک سے بڑی مقدار میں مکھن برآمد کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دودھ اس ملک کے باشندوں کی ضروریات سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دودھ کی اس کثرت کا ہی نتیجہ ہے کہ تن درست بڑھ رہا کی کثرت میں نیوزیلینڈ نے دنیا کے سب ملکوں کو مات دے دی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ سوئڈن میں بھی دودھ بڑی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہاں بھی اسی اسی اور نوے سال کے ضعیف کثرت سے نظر آتے ہیں۔ بلغاریہ اور ترکی میں دہی کے بغیر کھانا ہی نہیں کھاتے۔ بلغاریہ تو ”بڑھوں کا گھر“ مشہور ہے۔ ہالینڈ، بلجیم اور ڈنمارک کی چراگااہیں مشہور ہیں۔ یہاں گائے کی صبح معنوں میں رکشا کی جاتی ہے۔ ان ممالک کے باشندوں کی تن دوستی اور طویل عمری بھی ضرب المثل ہے۔

مندرجہ ذیل ممالک کافی کس دودھ کا خرچ ملاحظہ فرمائیے۔

سوئٹزرلینڈ	روزانہ فی کس ایک سیرا تولد	فرانس	۳۱ تولے
ہالینڈ	روزانہ فی کس ۸۰ تولے	جرمنی	۳۱ تولے
گرینوگہ پیر بہت کھاتے ہیں اور اس طرح کسر پوری کر لیتے ہیں۔		سوئڈن	۶۵ تولے
انگلستان	۳۰ تولے	اطلی	۱۲ تولے

اطلی میں بچوں کی شرح اموات یورپ کے دوسرے ممالک سے دو گنی ہے۔

حاجی اشفاق، جناب ہندوستان کے متعلق بھی توجائیے۔

مسٹر اقلیدس، ہندوستان کے متعلق خیال کرنے سے بھی اذیت ہوتی ہے۔ میرے پاس اعداد و شمار نہیں ہیں مگر میرا خیال ہے کہ ہم غریب ہندوستانیوں کے حصے میں روزانہ ایک تولہ دودھ بھی نہیں آتا۔

آتشو بابو، جناب تولہ بھر تو بہت ہے میرا خیال ہے چھ اشے فی کس اوسط پھیل جائے تو بھی ضعیف ہی سمجھے۔ اس پر طرہ یہ کہ یہ بھی دودھ نہیں سفید رنگ کا پانی ہوتا ہے۔

مسٹر اقلیدس، ذرا آپ دلی میں فتح پوری کے پاس، بمبئی میں چرچ گیٹ اسٹریٹ پر یا عدا میں براڈوے پر، کھتے میں چورنگی پر، لاہور میں انارکلی بازار میں، یا حیدرآباد میں نئے پل پر شام کے وقت دو گھنٹے کے لیے کھڑے ہو جائیے، ان مقامات پر فی گھنٹہ ہزاروں آدمی گزرتے ہیں۔ جوڑ سے دیکھیے ستر اسی سال کی عمر کے کتنے آدمی گزرتے ہیں۔ غالباً دو گھنٹے میں آپ دو تین ضعیف آدمیوں سے زیادہ نہیں دیکھ سکیں گے۔

حاجی اشفاق، ہمارے ملک کے بڑے کیا ہوئے۔

مسٹر اقلیدس، گائے کی طرف سے انکمیں پھرنا، دودھ کی طرف سے منہ موڑنا اور پھر بڑھوں کی تلاش کرنا عقلمندی کے خلاف ہے۔ مسٹر جیڈی جی، ہندو اور پارسی تو گائے کی رکشا کرتے ہیں۔

مسٹر اقلیدس، اس پر بھی تو یہ حال ہے کہ ہمارے ملک کی گالیوں کی ہڈی سے چمڑا لگا ہوا ہے۔ نہ صرف ہندو بھائیوں کو بلکہ مسلمانوں کو بھی صبح معنوں میں گائے کی رکشا کرنی چاہیے۔ گائے کی رکشا کے جو سائنٹی فک طریقے نیوزیلینڈ اور ڈنمارک میں رائج ہیں، ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ حاجی اشفاق، بے شک ہم مسلمانوں کو بھی گائے کی رکشا کرنی چاہیے۔ کیوں مسلمانوں کو بھی دودھ کی اتنی ہی ضرورت جو مسیحی ہندوؤں کو۔

مسٹر اقلیدس، ہندوستان میں شرح اموات اٹھائیس فی ہزار سالانہ ہے۔ اس کے خیال کرنے ہی سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ دنیا میں

اہلیتی ہوتی جوانی کا جذبہ۔ پُرکیتھیبجان مجنون شباب اور (جسٹڈ)



نادور، نایاب شاہنشاہ، معرکہ آرا، ستراج، جلی علاج، گوہر نایاب کم زوروں کا سہارا، طاقت کا
بمیانہ زور، کونسا لفظ باقی ہو جو نامردی کے مایوس مریضوں نے مجنون شباب اور کی
تعریف میں استعمال نہیں کیا۔ کثرت جماع، افسوس ناک غلط کاریوں، ضعیفی،

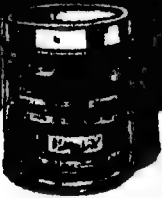
اور از حد دماغی محنت سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

ہزاروں عقلمند صاحب جو روپے کو روپیہ سمجھتے ہیں اور اسے برباد کرنا نہیں چاہتے جو وقت کو قیمتی سمجھتے ہیں اور صبر
اتجاہونا چاہتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پیچیدہ علاج ہو جو بازی دوا خانوں اور لیلے دوا خانوں سے جہاں چھال تیار کرنے کی
نسبت روپیہ حاصل کرنے پر زیادہ توجہ کی جاتی ہو، پرہیز کرتے ہیں، تہہ و کی مشہور عالم مجنون شباب و رہنمائی فرماتے ہیں۔
مجنون شباب اور سے پُرکیتھیبجان، اور جوانی کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ ابل پڑتا ہے
اس کی ایک ایک رتی موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ اگر خاص الخاص امار اور دوسا کے لائق، قوت باہ کو
جو بالا کرنے والی بنے بنے، زہ زوروں کو مات کرنے والی، برقی قوت پیدا کرنے والی جادو اور دوا کی ضرورت ہو تو مجنون شباب اور
اسی منت منگائیے قیمت ہ تو لے کی شیشی ص

نمونے کی شیشی ع

ہمدرد دوا خانہ یونانی۔ دہلی

KHAMERANUZLI
JAWAHARWALA



نزلہ معمولی مرض نہیں ہو خمیرہ نزلہ جو اسروالا

طاقت و دروغ کا مالک دولت صحت اور عزت کا بھی مالک ہوتا ہو۔ طاقت و دروغ کے سامنے فولاد موم اور
دشمن زیر ہو جاتے ہیں۔ نزلہ قبل از وقت بال سفید کر دیتا ہو۔ دانقوں، آنکھوں اور دروغ کو سخت نقصان
پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ دق و سل بھی نزلے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

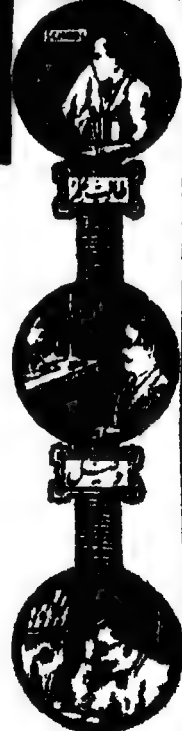
خمیرہ نزلہ جو اسروالا کے دو خواص ہیں :-

نزلہ کا قلع قمع کرنا اور ساتھ ساتھ دروغ کو طاقت پہنچانا، نیا، یا کیسا ہی پڑنے سے پرانا نزلہ ہو، خمیرہ
نزلہ جو اسروالا کے سامنے خمیر نہیں سکتا، ضعف اعصاب کو بھی حد درجہ مفید ہے۔

طلباء، متصفین، ایڈیٹران، تجار، حج صاحبان، وکلا اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے
نہایت مقوی دروغ، واضح نزلہ، مؤثر اور محرب الجرب تھنہ ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تو لے (علم)

ایک روپیہ چار آبلے۔
آج ہی منگائیے۔

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



اکلہ

الامرض والعلاج

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید، بریلوی

اس زمانے میں پچھتی سے یہ موزی اور جھلک مرض بہت ہی عام ہوتا ہمارا ہمارا اور انسانی جانوں کی تباہی اور بربادی میں اس وقت اس کا بہتر تمام دُنیا میں دوسرا اور ہندوستان میں غالباً تیسرا ہے۔ تمام دُنیا کا اگر حساب لگایا جائے تو صرف ایک ہی بیماری اس سے زیادہ جھلک ہوا وہ 'ا' کا سقوط ہے۔ ہندوستان میں چوں کہ آج کل افلاس کی وجہ سے نیز جہات اور بعض رسوم کے باعث وق اور سل کا مرض بہت ہی عام ہو چکا اس لیے اکلہ کا بہتر تیسرا ہو گا۔ لیکن اہمیت کے لحاظ سے ہندوستان میں بھی اکلہ وق اور سل کے بعد سب سے زیادہ اہم ہے۔ کیوں کہ امراض قلب کی طرح یہ پورھوں اور اذکار رفتہ لوگوں کی جانیں نہیں لیا کرتا، بلکہ اس کا شکار عموماً جوان اور ادھیر عمر کے آدمی ہو کر رہتے ہیں۔ امراض قلب سے جو لوگ مرتے ہیں وہ یوں بھی دنیا کے لیے بہت زیادہ مفید اور کارآمد نہیں ہوتے۔ وق سے بھی عموماً بچے اور نوجوان مر کر رہتے ہیں کہ جو ابھی دنیا کے لیے کارآمد نہیں ہوئے تھے۔ لیکن اکلہ زیادہ تر ایسے ہی لوگوں کو ہم سے چھینتا ہے جو پورے طور پر جوان ہو چکے تھے۔ اور جن کی بخت اور قابلیت سے دنیا فائدہ حاصل کر رہی تھی۔ یہ خیال کہ اکلہ کا مرض اس زمانے میں زیادہ عالم گیر ہو گیا ہے اور گزشتہ زمانے میں اس کی وجہ سے اتنی موتیں نہیں ہوتی تھیں، غالباً صحیح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک یا دو صدی پہلے ہمارے پاس تشخیص مرض کے اتنے اچھے وسائل موجود نہیں تھے۔ اور اس وقت سیکڑوں مریضوں میں صحیح تشخیص نہ ہونے کے باعث موت کا سبب یا تو معلوم ہی نہ ہوتا تھا یا اگر معلوم ہوتا تھا تو غلط۔ اب بہتر آلات تشخیص کی مدد سے چوں کہ ہر مریض میں مشک طو سے تشخیص مرض ہوجاتی ہے اس لیے پہلے کی برہنہ اب اکلہ سے مرنے والوں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔

اکلہ کے متعلق کچھ عرصے سے برابر تحقیقات جاری ہے اور انتہائی کوشش اور ترقی دہی سے ماہرین طب اس مرض کی اصلیت سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کوششوں کی اگرچہ ابھی تک کامیاب نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ ابھی تک یہ دریافت نہیں ہو سکا ہے کہ اس کا اعلیٰ سبب کیا ہے، لیکن یہ واقعہ ہے کہ ان کو ہم ناکام بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیوں کہ آج ہم اس مرض کے متعلق اتنی واقفیت ضرور رکھتے ہیں کہ پہلے کی برہنہ بہت زیادہ کامیابی سے اس کا مقابلہ کر سکیں۔ ایسے ملکوں میں کہ جہاں عوام زیادہ تعلیم یافتہ اور سمجھ دار ہیں اتنا ممکن ہو گیا ہے کہ اموات کی تعداد کو بہت کچھ گھٹایا جاسکے۔

اکلہ کا کوئی موثر اور شافی علاج اس وقت تک دریافت نہیں ہو سکا ہے، اور اگر غفلت یا ناواقفیت کی وجہ سے مرض کو جزیرہ پکڑ لیتے اور تمام جسم میں سرایت کرنے کا موقع دے دیا جائے تو وہ یقیناً جھلک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ابتدائی میں اس کی طرف توجہ کر لی جائے اور آلات فزاجی، بکس ریز اور دیٹیم کی مدد سے اسے پورے طور پر نکال کر پھینک دیا جائے تو شاید ذرا دیر ہی ایسا پتلا ہے کہ وہ دوبارہ پھر نمودار ہو۔ علاج اگر صرف ایک ہی ہے پہلے شروع کر دیا گیا ہے تو صد ہا مریضوں کی جان بچ جاتی ہے۔ لیکن یہی علاج اگر ایک ہی ہے شروع کیا گیا تو کسی قسم کی کامیابی نہیں ہوتی۔ گویا ایک بہت بڑی حد تک شفا اس بات پر منحصر ہے کہ مریض نے اپنے مرض کی جانب کب توجہ کی، اور طبیب نے اسے تشخیص کر کے کس وقت صحیح علاج شروع کر دیا۔

پندرہ صحت کے کتبہ کے پرچے میں اکلہ کے علاج کے متعلق ایک سوال ہے اور اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہی سوال کیا جا چکا ہے۔ چوں کہ اس مرض کے علاج میں کامیابی صرف ایسی بات پر منحصر ہے کہ جس قدر معلومات الٹا کو حاصل ہیں اسی قدر عوام کو بھی حاصل ہو جائیں، اس لیے میں ان موٹی موٹی باتوں کو جو کہ تحقیقات سے صحیح ثابت ہو چکی ہیں اور جن سے عوام فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اس مضمون میں ایک جگہ جمع کیے دیتا ہوں۔

سب سے پہلے چوں کہ اس بات کی ضرورت ہو کہ مرض کی ابتدا ہوتے ہی کشک جائیں اور دوڑ دوڑ کر مشرق کو دیں، میں ان علاماتوں کی کا

ڈکڑوں کا کہ جن سے ناواقف فن عوام کو بھی یہ شبہ ہو سکے کہ شاید یہ آکلہ ہی ہے۔ انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کا شاید منشاء ہی یہ تھا کہ تمام انسانی پیاریوں میں آکلہ ہی کو یہ شرف حاصل ہو کہ سب سے زیادہ انسانوں کی جانیں لے۔ کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کم نعت کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ نقوش تک مریض کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور وہ اس کے علاج کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اس اثنا میں اسے پاؤں جانے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور ایک مرتبہ قدم جانے کے بعد رشتہ داروں کا تو ذکر ہی کیا ہے، پہاؤڑوں سے کھودے پر بھی اس کے پاؤں نہیں اٹھرتے۔

آکلہ کی اصلیت کے متعلق ہمیں اس قدر معلوم ہے کہ یہ دوسری رسولوں کی طرح جسم کے نشوونما کی غلطی یا فراہمی ہے۔ اور یوں کہنا چاہیے کہ جب وہ ذرے یا ابتدائی خلیے کہ جن سے ہمارا جسم بنتا ہے، جسم کے تابع نہ رہیں اور آزاد اور آوارہ ہو جائیں تو ان سے آکلہ کی تخلیق وقوع میں آتی ہے مریضوں کو یا ناواقف فن عوام کو اس سے کچھ بحث بھی نہ ہونی چاہیے کہ اس کی اصلیت کیا ہے۔ اصلیت کی تحقیق بے بالوں دلوں کے لیے محدود کر انہیں تو صرف اتنا معلوم کر لینا کافی ہے کہ جسم کے اندر کون کون سی نئی چیزیں پیدا ہو جانے والی علامتوں پر وہ آکلہ کا شک کر سکتے ہیں۔

ہمارے تمام بدن پر ہر کے رخ تو ہماری چلد یا کھال ہوتی ہے، اور اندر کے رخ جس جھلی کا استر ہوتا ہے اسے اصطلاح میں عشاءِ لطیفی کہا جاتا ہے۔ دوسری رسولوں کے خلاف آکلہ کا عام دستور یہ ہے کہ یہ بدن کی چلد پر تو شاید نادر ہی نمودار ہوتا ہے، لیکن ایسے مقامات پر کہ جہاں کھال اور عشاءِ لطیفی کی سرحد ملتی ہے بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ یا پھر ایسے مقامات پر ہوتا ہے کہ جہاں صرف عشاءِ لطیفی ہے۔ جو نہ کہ جہاں بدن کی کھال اور عشاءِ لطیفی کی حدیں ملتی ہیں، آکلہ کے لیے بہت محروموں جگہ ہے۔ گالوں کے اندر کی طرف، مسوڑھوں پر، فدا کی نالی، معدہ، امعاء، عموں کے اندام بنائی اور رحم، پیچھے، غرض کہ تمام ایسے اعضا جہاں کہ جن پر عشاءِ لطیفی کا استر ہے، آکلہ کے لیے مناسب مقامات ہیں۔ اس کی ابتدا عموماً ایک چھوٹے سے دانے یا غٹلی کی صورت میں ہوتی ہے جو برابر بڑھتا رہتا ہے۔ یا پھر ایسے زخم کی صورت میں شروع ہوتا ہے کہ جو یا تو مندلی نہیں گتا، یا مندلی ہو کر بار بار اٹھا ہوتا رہتا ہے۔

صرف ایک مرتبہ کسی مقام پر چوٹ لگنے یا صدمہ پہنچنے سے تو یہ شاید ہی کسی ہوتا ہو لیکن اگر ایک ہی مقام پر بار بار صدمہ یا خراش پہنچتی رہے تو یہ اکثر اسی مقام کو اپنے ظاہر ہونے کے لیے انتخاب کرتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ یہ خراش یا چوٹ آکلہ پیدا ہونے کا سبب بنتی جاتی ہو بلکہ یہ کہ اگر جسم میں وہ خاص خرابی یعنی خلیات جسم کی آوارہ مزاجی موجود ہے تو اکثر اسی مقام پر اس کا ظہور ہوتا ہے جو بار بار کی خراش یا آئے دن کی چوٹوں سے کچھ کمزور ہو چکا ہو۔

یورپ میں بھی مٹی سے بنے ہوئے پائپ بکثرت پائے جاتے تھے اور چوٹوں پر ہر وقت مٹا کو کی خراش پہنچتی رہتی تھی۔ اس لیے وہاں نیچے کے ہونٹ پر اس کا کثرت سے ظہور ہوتا تھا اور یہ خیال ہو گیا تھا کہ شاید اس قسم کے پائپ اس کا باعث ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں بان اور پائوں کا خراش دار چونا چوں کہ بہت زیادہ استعمال میں آتا تھا اس لیے گال کی اندرونی سطح پر آکلہ بہت زیادہ نمودار ہوتا تھا۔ اور یہ خیال ہو گیا تھا کہ شاید پائوں کی پاؤں کے درجے سے آکلہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ دونوں خیال بالکل غلط تھے اور اب تحقیق ہو گیا ہے کہ آکلہ کے مقام کا متعین کرنے میں گوان چیزوں کو دخل ہو لیکن ان سے آکلہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر منہ میں یا ہونٹوں پر یا کسی اور ایسے ہی مقام پر کوئی اُبھار ایسا پیدا ہو کہ جو بڑھتا ہی رہے، یا کوئی زخم ایسا لگتا ہو کہ جو چھانہ ہوتا ہو یا اچھا ہو ہو کر پھر اسی جگہ ہو جانا ہو تو آپ کو شبہ پیدا ہو جانا چاہیے۔ اور جلد سے جلد کسی ہوشیار اور تجربہ کار مصلح کو دکھا کر اپنا اطمینان کر لینا چاہیے۔

سیاہ رنگ کے انبرے ہونے ایسے متے کہ جن پر بال ہوں اور وہ جسامت میں بڑھتے رہیں اور گلے لمبے ان سے خون بھی نکلتا ہو بہت مخدوش ہوتے ہیں۔ اگر ایسے متے ہوں تو جلد سے جلد کسی ماہر فن سے مشورہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر یہ ظاہر تن بدست و توانا آدمی کو برابر متورم رہتا ہو اور ملا کسی معقول سبب کے بار بار دیکھا یا پھنسی ہو جاتی ہو تو اندیشہ ہو سکتا ہے کہ اس کے آلاتِ معنہ میں کسی جگہ آکلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگر جسم کے کسی حصے سے، خصوصاً عورتوں میں آلاتِ تولید سے غیر معمولی طور پر خون جاری ہو چکا ہے تب بھی ذہن اسی طرف متغزل ہونا چاہیے، اور مناسب ذرائع سے جلد سے جلد اطمینان کر لینا چاہیے۔

آکلہ کی ابتدا معمولاً ان ہی طریقوں پر ہوتی ہے اور اگر اس وقت اسے آلات جراحی، عکس ریز اور ریڈیم کی مدد سے تمام وکمال منڈائے کر دیا جائے تو عموماً مریض ہمیشہ کے لیے تن درست ہو جاتا ہے۔ اس وقت تک تیس ہزار کے نگ بھگ ایسے بیمار صحت یاب ہو چکے ہیں کہ جنہوں نے ابتدائی حالت میں اپنے علاج کی طرف توجہ نہ کر لی تھی اور خوش قیمتی سے ایسے مقامات پر پہنچ گئے تھے کہ جہاں ان کے مرض کی صحیح تشخیص اور اس کا مکمل طریقہ پر علاج کر دیا گیا۔ ان مریضوں کی باقاعدہ فہرست رکھی گئی ہے اور انہیں یہ بیانات ملی ہوئی ہیں کہ اگر دوبارہ ذرا سی سی اس قسم کی تکلیف ہو تو وہ فوراً اسی شفا خانے میں پہنچ جائیں کہ جہاں پہلے ان کا علاج ہوا تھا۔ یہ بتیں ہزار مریض جن کو اب تن درست اور صحت یاب خیال کر لیا گیا ہے پانچ سال سے بالکل تن درست ہیں اور اس عرصے میں کبھی مرض نے امانے کی کوشش نہیں کی ہے۔

آکلہ کے متعلق یہ باتیں بھی ذہن میں رکھنی ضروری ہیں کہ اگرچہ بعض اوقات یہ مردوں اور عورتوں دونوں میں ایسے مقامات پر نمودار ہوتا ہے کہ جو امراض خبیثہ کے لیے مخصوص ہیں۔ لیکن حقیقت میں آتشک یا سوزاک سے اس کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے اس کا ذکر کرنے یا اسے مصلح کو دکھانے اور اس کا مشورہ حاصل کرنے میں کسی قسم کی خرم دامن گیر نہیں ہونی چاہیے۔

آکلہ کے بیماریوں سے پرہیز کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ مرض کسی وجہ سے میں بھی معتدٰی نہیں ہے اور نہ اس میں کسی قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ آکلہ کے متعلق اگرچہ جانوروں میں تو اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ یہ موروثی طور پر والدین سے اولاد میں منتقل ہو کر رہتا ہے لیکن انسانوں میں یہ چیز بھی ابھی محتاج ثبوت ہے۔

حقن

از جناب حکیم فضل مبین احمد صاحب دہلی

(حق تصنیف بحق مصنف محفوظ)

حقن کا موجد بدرطب حکیم بقراط فلورائے قلیدس ہے۔ یہ حکیم جزیرہ قاس دیوان میں ۱۱۷۷ھ قبل مسیح پیدا ہوا اور ۱۲۵۷ھ قبل مسیح فوت ہوا۔ وہ اسقلی بوس کے سلسلے میں بقول بعض اُنیسویں اور بقول بعض سترھویں پشت میں ہے۔

حکیم بقراط کے زمانے سے پہلے طب کی تعلیم فاس خاندانوں میں محدود تھی۔ حکیم بقراط جس خاندان میں پیدا ہوا اس کا مشغلہ طبابت ہی تھا۔ اُس نے اپنے والدین سے طب کی تعلیم حاصل کی اور دوسرے اساتذہ سے بھی علم طب حاصل کیا۔ طب کے علاوہ اور بھی مروجہ علوم میں دستگاہ اور شہرت حاصل کی۔ بقراط کا یہ احسان تمام دنیا پر ہے کہ اس نے علم طب کو صرف اپنے خاندان تک محدود نہ رکھا بلکہ دوسرے مستحق اور اہل لوگوں کو اپنا شاگرد بنا کر علم طب کو وسعت دی۔ پہلے طبی تعلیم طلباء کو زبانی دی جاتی تھی، مگر اس نے علم طب کو کتابی صورت میں جمع کیا۔ اُس کی تصانیف کی تعداد بہتر (۲۰) ہے۔

۱۔ انسان سے اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود بہت کچھ دوسرے حیوانوں سے سیکھا ہے۔ منجملہ ان کے حقن کے افعال و خواص کی ابتدا انہی معلومات بھی انسان کو ایک پرند سے ہوئی۔ کہتے ہیں کہ حکیم بقراط ایک دن دریا کے کنارے علمی تفکرات میں غوطہ کھا رہا تھا اُس نے دیکھا کہ ایک ماہی توبہ لمبی چوڑی والا پانی کا پرند جس کو یونانی میں ایس کہتے ہیں اور وہ ہر قسم کے جانور کو بطور غذا کھا لیتا ہے، دریائے شوق کے کنارے زمین پر گر کر لٹو لگا۔ اس حالت سے غافل ہوتا تھا کہ اسے کوئی تکلیف ہے۔ پھر اُس نے اپنی چونچ پانی سے بھر کر مقد میں ڈالی اور تھوڑی دیر بعد اُڑ گیا۔ حکیم بقراط نے جب اس جگہ جا کر دیکھا تو بہت سابرانہ ہوا یا غور و فکر نے اس کو اس کی تہ پر پہنچا دیا کہ پرند درود شکم میں مبتلا تھا۔ اُس کے بعد اس نے اس عمل کو بہت سے آدمیوں پر کیا اور اس سے آدمیوں کو فائدہ حاصل ہوا۔

اس کے بعد دوسرے اعلیٰ علم حضرات نے مختلف طریقوں اور مختلف امراض پر بہت سے تجربے کرنے کے بعد اس کے فائدہ کو متعین کر دیا۔

اس عمل کے متعلق ابھی تک جدید تقریرات جو رہے ہیں۔ امید ہے کہ ان سے انسان کو مزید فائدہ پہنچے گا۔ چون کہ یہ علم ابجد اور ہندوؤں سے حاصل کیا گیا ہے اس لیے اس کا نام حاصل طائر رکھا گیا۔ حکیم جالینوس کا قول ہے کہ حکیم بقراط کے استاد جھنے کے موجد ہیں۔ اس طرح جھنے کی ایجاد اور بھی قدیم ہو جاتی ہے۔

مغربی طب کی ستم ظریفی کیسے یا خود ستانی، یہ ہمیشہ قدیم ایجادات کو سنہری حرفوں میں اپنے کارنامے ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے ہاں اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی میں جھنے کے بہت سے موجد پیدا ہوئے۔ ان میں نیویارک کے ڈاکٹر ہال صاحب بہت مشہور ہوئے انہوں نے گویا جھنے کی معلومات سب سے پہلے دریافت فرما کر ایک ناقابل انکار احسان طبی دنیا پر فرمایا:

جھنے کے مترادف نام (۱) جھنہ (۲) دستور (۳) عمل (۴) دستی کرم (۵) عمل طائر (۶) کسٹر (۷) اینما (۸) اینیٹا
جھنے کی تعریف سیال شے کا مقعد کے راستے بذریعہ پیکاری یا نگی جسم میں داخل کرنا جھنہ کہلاتا ہے۔ اور جھنے کا لفظ اس طرف کے لیے بھی بولا جاتا ہے جو ایسی سیال شے کے مقعد میں داخل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

محققہ پیکاری جھنے کے لیے ہر زمانے میں مختلف صورت کے آلات وضع کیے گئے ہیں۔ چنانچہ جدید صاحبان کے ہاں وسطی کرم جھنے کا نام ہے۔ وسطی کے لغتی معنی مٹانے کے ہیں۔ یہ حضرات جانوروں کے مٹانے میں سیال اشیا داخل کر کے اس سے فوائد حاصل کرتے رہے۔ اسی طرح بعض اہل علم نے گائے کی دُم کی شکل کا آلہ مناسب سمجھا۔ بعض نے کدو کی شکل کا آلہ پسند فرمایا۔ بعض حضرات نے جھنے کے لیے نصف دائرے کی شکل کا آلہ بہتر سمجھا۔ بعض موجد ٹنٹ دائرے کی صورت کو اہمیت دیتے تھے۔ بہر حال آج کی شکل و صورت کچھ بھی ہو، اہل علم قدیم اس شے کا استعمال سے بخوبی واقف تھے اور اپنے مریضوں کو اس آلہ کے ذریعے سے نفع پہنچاتے رہتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں ولایت کی بنی ہوئی پیکاریاں، جنہیں ڈوش کہتے ہیں، زیادہ مناسب ہیں۔ اول تو یہ بازار میں کم قیمت پر ہر وقت مل جاتی ہیں۔ اگرچہ پرانی ترکیب کی شے بنانے کے لیے سرگرداں رہیں تو کس قدر دقتیں اور پریشانیاں پیدا ہوں گی۔ مثلاً آج کل کے جدید حضرات تعلیم کی دھن میں اگر جانوروں کے مٹانے سے کام لینا چاہیں تو پہلے وہ ضرورت کے وقت ایک جانور ذبح کریں، پھر اس کا مٹانہ حاصل کریں۔ پھر ایک نرسل یا کسی اور مناسب شے کی نگی بنائیں۔ اس کے بعد اسے استعمال کریں۔ اور ہر وقت مریض کے لیے نئے جانور کو تلاش کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ مریض نہ کسی وقت کا پابند ہے نہ مرض کا کوئی وقت مقرر ہے۔ فرض کیجیے کہ مریض آدمی رات کو آئے تو کس قدر دقت کا سامنا ہوگا۔

بعض حالات میں کین کو بال کر صاف کرنا اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ ناپاکی سے زخم میں کوئی جراثیم وغیرہ نہ جاسکے۔ یہ احتیاط صرف موجودہ اینیٹا کین کی صورت میں ہو سکتی ہے، غرض کہ زمانہ بہت آگے جا چکا ہے۔ ہمارے لیے اس قسم کی قدیم روایات کی پیروی کچھ ضروری نہیں جو فوہ بخراہ تکلیف کا باعث ہوں۔ ولایت کی بنی ہوئی پیکاریاں سب سے زیادہ موزوں اور مناسب ہیں۔ چنانچہ یہ تین قسم کی ہوتی ہیں۔

ایک تو رہم کا اینیٹا ہوتا ہے جس کا ایک تھلا سراج کسی بڑی یا مسالے کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ سرے کو کسی پکینی چیز ویزلین یا تیل وغیرہ سے چکنا کر کے مقعد میں داخل کر دیتے ہیں۔ اور دوسرا سراج روبر کا اور موٹا ہوتا ہے۔ اس برتن میں لگاتے ہیں جس میں دوا یا پانی بھرا ہوتا ہے۔ اب پیکاری کے درمیان گول ٹپے جیسے کو ہاتھ سے دباتے اور ڈھیلا کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح برتن کی سیال شے مقعد کے ذریعے آنتوں میں چلی جاتی جو اس پیکاری میں غیب ہے کہ ہندوستان کی گرم آب و ہوا میں بہت جلد خراب اور بے کار ہو جاتی ہے۔ اس کا پانی کھینچنے کا پُرزہ جسے ویٹر کہتے ہیں، اس سے لگتا ہے۔

دوسری اور تیسری قسم آری گیسٹریا ڈوش سیرنج ہے۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ پہلی اینیٹل ڈوش اور دوسری گلاس ڈوش۔ جہاں کافی احتیاط نہ ہو سکتی ہو وہاں اینیٹل ڈوش رکھنا مناسب ہوتا ہے۔ در نہ گلاس ڈوش بہتر ہے، کیوں کہ گلاس ڈوش سے پانی کم ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور پانی یا دوا کی مقررہ مقدار داخل کرنی آسان ہوتی ہے۔ مناسب دواؤں یا پانی کو ڈوش کین میں ڈال کر مریض کے پاس اینیٹا اسٹیٹو یا پاس کی دیڑی لگیں اور طرح مریض کے بہتر سے چارٹ اور بچا رکھا جاتا ہو ڈوش کین کے پینڈے میں دوسرا رخ ہوتا ہے اس پر ہر کی لمبی نالی ہوتی جو اور اس کے دوسرے سرے پر ہنگ آتی یا مسالے کی بنی ہوئی نالی لگی رہتی جو اس نالی کو چکانا کر کے مقعد میں داخل کر دیتے ہیں اور قریب پچ کھول دیتے ہیں اور سیال معائنہ میں آسانی چلا جاتا ہوتا ہے

بشارت و انداز

معالج کے لیے کام کی باتیں

بشارت کے لغوی معنی خوش خبری دینا اور انداز کے لغوی معنی ڈرانا ہیں۔ طبی اصطلاح میں بشارت سے مراد وہ نیک علامتیں ہیں کہ جن کو معلوم کر کے طبیب مریض کو صحت یابی کی خوش خبری دے سکتا ہے۔ اور انداز سے مراد وہ بُری علامتیں ہیں جن کو معلوم کر کے طبیب مریض کو مرض کے بڑھ چلنے سے ڈرا سکتا ہے۔

لیکن طبیب کو چاہیے کہ جب وہ مریض میں کوئی غیر طبی خراب علامت دیکھے تو اس کے متعلق اس وقت تک کوئی قطعی حکم نہ لگائے جب تک کہ پیچھے نہ معلوم کر کے کہ یہ حالت اس مریض کی طبی حالت تو نہیں ہے۔ غرض کہ کسی علامت کے متعلق کوئی قطعی اور یقینی حکم نہایت امتیاط سے لگانا چاہیے۔

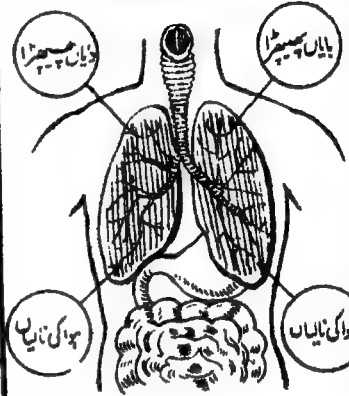
- ۱ سر کی بیاریوں میں ناک یا کان سے پیپ نکلنا ایک اچھی علامت ہے۔
- ۲ اگر کسی شخص کو ہر وقت دردِ سر تائے تو اس سے اس کی آنکھوں میں نزولِ المار (موتیا بند) پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔
- ۳ اگر گرم بخاروں میں دردِ سر شدید ہو جائے اور پیشاب سفید آنے لگے تو یہ سرسام پیدا ہونے کی خبر دیتے ہیں۔
- ۴ اگر بخاروں میں پیشاب گرمی کے پیشاب کے مانند آنے لگے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض کو دردِ سر ہے یا دردِ سر ہونے والا ہے۔ اور اسی طرح بخاروں میں اور صحران کے اوقات میں پیشاب کا سفید اور رقیق ہونا اس بات کی علامت ہے کہ مادہِ سر کی طرف منتقل ہو گیا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے مریض کو یقیناً دردِ سر ہو جائے گا۔
- ۵ دردِ سر میں ناک سے خون جاری ہونا (خیمہ چوٹنا) نیک علامت ہے۔ اس کو اس وقت تک بند نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ مریض کم زور نہ ہو جائے۔
- ۶ تیز بخاروں میں قارور سے کارقیق ہو جانا، سر کا بوجھل ہونا، دردِ سر کی شدت، اور مریض کا روشنی سے نفرت کرنا سرسام کے پیدا ہونے کی علامتیں ہیں۔
- ۷ مریض سرسام کی باچھوں کا ٹیڑھا ہو جانا اور ناک کا مڑ جانا مریض کی ہلاکت کی علامت ہے۔ اسی طرح آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا، خصوصاً ایک آنکھ سے خراب علامت ہے۔ علاوہ ازیں سرسام میں سینے اور سر میں ہر وقت بوجھ کا محسوس ہونا، تشنگی کا پیدا ہونا اور زنگاری تے کا آنا موت کی علامت ہے۔ نیز تنفس کا خراب ہو جانا، آنکھوں کا ابھرتا اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا سرسام میں مہلک علامتیں ہیں۔
- ۸ اگر کسی بوڑھے آدمی کو سدر اور دھار لاق ہو تو صرع اور سکتہ پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔
- ۹ اگر صرعِ دائمی میں مریض کے سر اور پیشانی پر برص پیدا ہو جائے تو یہ انزالِ مرض کی علامت ہے۔
- ۱۰ بقرط کا قول ہے کہ جو بخارِ نفخ کے بعد لاق ہو وہ اس تشنگی سے اچھا ہے جو بخار کے بعد پیدا ہو۔ اگر تشنگی کے ساتھ ہوش و حواس میں خلل پیدا ہو جائے اور ہچکیاں ستائیں تو مریض کی شفا یا مانی سے ایس ہو جانا چاہیے۔
- ۱۱ اگر خناق میں منکھول کر دیکھنے سے درم نظر آئے لیکن دردِ شدید ہو تو یہ خطرناک علامت ہے۔ علاوہ ازیں اگر خناق کے مریض کی زبان ہر وقت باہر نکلی رہے تو یہ بھی خطرناک علامت ہوتی ہے۔ اور جب مریض کے منہ سے جھاک نکلنے لگیں تو اس کی زندگی سے ایس ہو جانا چاہیے۔ علاوہ ازیں مریض خناق کے چہرے کا رنگ سبز ہو جائے اور آنکھوں کے پوٹے سیاہی نال ہو جائیں تو اس کی زندگی کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔
- ۱۲ اگر گرم نزلے سے پیدا شدہ کماشی پرائی ہو جائے تو اس سے سل پیدا ہو جاتی ہے۔
- ۱۳ جالینوس کا قول ہے کہ اگر سل کے مریض کے چہرے پر کوئی چیز دانہ یا قلعہ برابرا ہو تو باؤں، بوزے کے بعد ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کے سر کے تالو پر بقلاک دانے کے برابر سیاہ دانہ نکل گئے اور اس میں دردِ بالکل نہ ہو اور مریض کو نیند نہ آئے تو مریض چالیس روز کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔

سینے اور حلق کی تمام بیماریوں کو شکست فاش

سعالین خشک اور بلغمی کھانسی کی وجہ سے نیند حرام اور راتیں کالی نہ کیجیے کھانسی کی وجہ سے پھیپھڑوں سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے، جو خطرناک بیماریوں کی علامت ہے۔ قابلِ اعتماد مشہور سعالین ہر قسم کی کھانسی، ابتدائی حالت میں خون آنے، ذاتِ الجنب، مونیا، میسٹی ہوئی آواز کشادہ کرنے کے لیے غیر معمولی شہرت حاصل کر چکی ہے۔

تمام ہندوستان، برما، افغانستان، یہاں تک کہ جنوبی افریقہ والے بھی سعالین کو حلق اور سینے کے تمام امراض کے لیے اکیسیرظم خیال کرتے ہیں۔ ذرا آپ اس کو صرف چند روز استعمال کر کے دیکھیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح آپ رات کو میٹھی نیند سوتے ہیں اور صبح کو کیسے تازہ دم اٹھتے ہیں۔ بچوں، جوانوں، ضعیف اصحاب اور خواتین کے لیے نادر و تجربہ الجرب کہ خرچ بالانشین تھتھ ہے۔ ہر چہ ترکیب ہمراہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸) اسی منٹ منگائیے۔

ملنے کا پتہ: ہمدرد و دوا خانہ یونانی دہلی



پھیپھڑے کی کم زوری مانتی کو گرا دیتی ہے!

صدوری

دق اور س کے امراض میں پھیپھڑے ہی سب سے زیادہ خراب ہوتے ہیں، ہمدرد کی مجلس تجربات کے سامنے سالہا سال تک پیکل اور پھیپہ مسئلہ رکھنے والے پھیپھڑوں کو رات اور دن کسی وقت بھی سکون میسر نہیں، یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت پھولتے رہتے ہیں۔ ہر لیے کسی طرح اس مسئلے کو ترتیب دیا جائے جو باوجود ہر وقت پھولنے کے پھیپھڑوں کی تمام خرابیوں کو دور کر سکے۔



خدا کا شکر ہو کہ مہربان مجلس تجربات جن کے سامنے بڑا اور وقت کا کوئی سول نہیں تھا، عرصہ دراز تک محنت کرنے کے بعد کامیاب ہو گئے پھیپھڑوں کی تمام خرابیوں کے لیے تمام دنیا میں ہمدرد کی صدوری سے بہتر دوا نہیں مل سکتی ان کے صرف چند روز کے استعمال سے خطرناک علامات کھانسی، حرارت، پھول کامرض کساح، جس میں ہاگیاں میٹھی ہو جاتی ہیں ضعیف ہمساب وغیرہ کا فور ہونے لگتے ہیں، اور بہت جلد کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ واپس ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ بڑی کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ ہر چہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ ابھی منگائیے۔

ملنے کا پتہ: ہمدرد و دوا خانہ یونانی دہلی

قیمت فی شیشی صرف دس روپے ایک روپیہ



(ایک ڈاکٹر کے قلم سے)

موسم گرما آخری منزلوں میں تھا۔ میرے پرانے دوست ٹھاکر امر ناتھ مجھے ایک چھینے سے سیر تفریح کے لیے شیلے بلارہے تھے۔ مگر مطلب کی دھڑکتی جے سر اٹھانے کی جہلت نہ دیتی تھیں۔ خدا خدا کر کے مجھے ایک ہفتے کی فرصت مل گئی اور میں شیلے روانہ ہو گیا۔

ٹھاکر صاحب بہت اطلاق سے پیش آئے اور میرے شعلہ پہنچنے کے دوسرے دن انہوں نے میرے اعزاز میں ایک پرنٹفٹ ڈنر دیا، جس میں بہت سے معزز اشخاص اور خواتین شریک تھیں۔ ڈنر ختم ہونے کے بعد حبیب جہان رخصت ہو گئے تو میں ٹھاکر صاحب کے کمرے میں جا بیٹھا اور ہم دونوں پرانے دوست و رفیق اپنی طالب علمی کے زمانے کی یاد تازہ کرتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ٹھاکر صاحب نے کہا، ”تم کو چون کہ نفسیات کے مطالعے کا بہت شوق ہے۔ اس لیے میں تمہارے سامنے ایک دل چسپ مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔“

میں نے کہا، ”فرمائیے۔“

وہ برسے، ”ڈنر میں تمہارے سامنے جو ایک خوبصورت سی لڑکی آسانی رنگ کی ساڑھی باندھے بیٹھی تھی اسے تم نے دیکھا تھا؟“

”دیکھا تو تھا، مگر کچھ زیادہ غور نہیں کیا۔“

”اُس کا نام مس زنتی ہے۔ اگر میں اُسے خوب صورت بلا کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس کی وجہ سے دو معزز گھرانوں کے تعلیم یافتہ نوجوان عجب مصیبت میں گرفتار ہیں۔ یہ دونوں نوجوان بھی ڈنر میں شریک تھے۔ اور مس زنتی کے قریب ہی بیٹھے تھے۔ تم نے شاید غور نہیں کیا۔“

”میں نے تو غور نہیں کیا اور نہ اس میں غور کرنے کی کوئی بات ہی تھی۔“

”اجی ڈاکٹر صاحب، یہ معاملہ بہت غور طلب ہو رہا ہے۔“

”اس میں غور طلب کیا بات ہے۔ نوجوان لڑکوں کو نوجوان لڑکیوں سے محبت ہو ہی جاتی ہے۔ اگر تمہارے دو دوستوں کو مس زنتی سے محبت ہو گئی تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ اور اس کا تعلق مسائل نفسیات سے کیا ہے؟“

ٹھاکر صاحب شکر اکر پڑے، ”دونوں جو صرف چند دن پہلے آپس میں بہت گہرے دوست تھے اب مس زنتی کے دام محبت میں گرفتار ہو کر ایک دوسرے کے مخالف ہو رہے ہیں۔ پرانی دوستی کا چند روز کے اندر مخالفت میں بدل جانا، کیا اس مسئلے کا کوئی تعلق انسانی نفسیات سے نہیں ہے؟“

”ہاں، سنس کر جواب دیا، ”قول مشہور ہے کہ محبت اندھی ہوتی ہے۔“

ٹھاکر صاحب بولے، ”مجھے حسن و عشق کی اس کش مکش میں غریب را می شور سے بہت ہمدردی ہے۔ کیوں کہ نہ تو وہ خوبصورت، جوان و زیادہ دولت مند۔ اس کا حریف کرشن کار خوب صورت بھی ہے اور بوجہ پنی کے مشہور تعلق دار راجہ صاحب اند پور کا اکھوتا لڑکا بھی۔ وہی بازی لڑ جائے گا۔ انوس خوبصورت بلا مس زنتی سے دونوں نوجوانوں کی زندگی تلخ کر دی۔“

میں نے کہا، ”ٹھاکر صاحب تم تو عجب عجیب و غریب آدمی ہو۔ سرسبز شباب دنیا میں ایسے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ تم اس معمولی معاملے کو اس قدر اہمیت کیوں دے رہے ہو؟“

ٹھاکر صاحب ہنس کر خاموش ہو گئے اور میں ایک سگریٹ سلگا کر اپنی خواب گاہ میں واپس آ گیا۔

دوسرے دن جب میں سوکراٹھا اور ضروریات سے غافل ہو کر ڈرائنگ روم میں گیا تو مس زنتی صوفے پر بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی۔

مجھے دیکھ کر ازراہ اخلاق کھڑی ہو گئی اور مصافحہ کر کے بولی، ”ڈاکٹر صاحب۔ مجھے افسوس ہے کہ ڈنر میں آپ سے گفتگو کا موقع نہیں مل سکا۔ مجھے تو کئی دن سے آپ کی تشریف آوری کا انتظار تھا۔ میرے دل میں ڈاکٹروں کی بہت عزت ہے۔ کیا عرض کروں، میں تو خود ڈاکٹری پڑھنا چاہتی تھی، لیکن فکروں کے باعث مجھے موقع نہیں مل سکا۔“

مجھے مس زنتی کے اخلاق اور شریفانہ انداز گفتگو کو دیکھ کر حیرت ہوئی۔ کیا اسی شریف لڑکی کو میرے دوست ٹھاکر صاحب ’فوجی صورت ہلا‘ کا خطاب دیتے ہیں؟ میں نے اس کے اخلاق کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، ”مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔“

ٹھاکر صاحب اس وقت موجود نہیں تھے۔ غالباً پر جاپاٹ میں مصروف ہوں گے۔ میز پر ناشتے کا سامان آنا سنا تھا۔ مس زنتی نے میری طرف میوؤں کی ایک پلیٹ بڑھاتے ہوئے کہا، ”آئیے آپ بھی شریک ہو جائیے۔“

میں ناشتے میں شریک ہو گیا۔ اتنے میں ایک شریف صورت نوجوان کرے کے اندر داخل ہوا۔ مس زنتی نے اس سے میرا تعارف کرایا کہ ”یہ مسٹر رامیشور ناتھ ہیں۔ اے جی اور لکھنؤ پونی درستی جی ایم۔ اے کی تیاری کر رہے ہیں۔“

رامیشور کا نام سن کر میں چونک پڑا۔ یہ نام تو میں نے پچھلی رات ٹھاکر صاحب کی زبان سے سنا تھا۔ کیا یہی نوجوان مس زنتی کے دائم محبت میں گرفتار ہے؟ گندی رنگ تھا، مضبوط ورزشی جسم اور درمیانہ قد۔

رامیشور مس زنتی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ مس زنتی نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ کرتے ہوئے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھا۔ میں نے رامیشور سے ایک خاص صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کے لیے کہا۔ اس کے چہرے پر حزن و ملال کے آثار تھے۔ بولا، ”شکریہ، مجھے بیٹھا نہیں ہے۔ کام سے جا رہا ہوں۔ کھڑے کھڑے ٹھاکر صاحب سے ملنے آگیا تھا۔“

مس زنتی نے بغیر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، ”تو کچھ ناشتہ کر لیجیے۔ ٹھاکر صاحب تو ابھی باہر نہیں آئے ہیں۔“

رامیشور نے بھڑائی ہوئی آواز سے جواب دیا، ”آپ کا بھی شکریہ۔ مگر میں ناشتہ کر چکا ہوں۔“

اتنے میں ایک دوسرا نوجوان کرے کے اندر داخل ہوا۔ مٹرخ و سفید رنگ، دراز قامت، جسم پر بہت قیمتی سوٹ۔ مس زنتی اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی اور نوجوان سے گرم چوٹی کے ساتھ مصافحہ کرتی ہوئی مجھ سے بولی، ”ڈاکٹر صاحب، آپ ریاست اندر پورے کے ولی عہد مسٹر کرشن کمار ہیں۔“

کرشن کمار کا نام میں پچھلی رات ٹھاکر صاحب کی زبان سے سن چکا تھا۔ میں نے بھی مصافحہ کیا۔ کرشن کمار مس زنتی کے قریب بیٹھ گیا۔ اور رامیشور کی طرف دیکھ کر بولا، ”اُف، آپ بھی تشریف فرما ہیں۔ معاف فرمائیے گا۔ میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔ آپ کھڑے کیوں ہیں۔ تشریف رکھیے۔“

رامیشور کرشن کمار کے اصرار سے بیٹھ گیا۔ اور ادھر ادھر کی باتیں شروع ہوئیں۔ مگر رامیشور کی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت وہ بہت پریشان ہے۔ کرشن کمار کے قبضہ کرے میں گونج رہے تھے۔ دفعتاً کرشن کمار خاموش ہو گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے اور اس کے چہرے پر اس قدر زردی چھا گئی کہ میں سمجھا وہ بے ہوش ہو جانے لگا۔ میں حیران ہو کر کرشن کمار کی صورت دیکھنے لگا کہ اس کی حالت کیا ہو رہی ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ میری زبان سے ایک لفظ نکل سکے یا میں مس زنتی کو اس کی حالت کی طرف توجہ دلا سکوں اس کے چہرے کی وہ کیفیت رفع ہو گئی۔ پھر اسی طرح ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگا۔ لیکن اس کا ہاتھ دہانے کا ہر ضرور تھا۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد مس زنتی نے مجھ سے کہا، ”ڈاکٹر صاحب اس وقت موسم بہت خوش گوار ہے۔ اگر آپ کو تحلیف نہ ہو تو کچھ تھوڑی بڑھوڑ سے کی سواری کا شغل رہے۔ ذرا تفریح ہو جائے گی۔“

میں نے کہا، ”آپ کو کھوڑے کی سواری کا بہت شوق ہے؟“

مس زنتی بولی، ”شوق کیا شوق ہے۔ میں اپنی سواری کا جانور ساتھ لے کر شیلے آئی ہوں اور ہمارے دوست مسٹر کرشن کمار کے ساتھ تو پورا صبح ہے۔ اس طرح میری خوب دل بگلی ہو جاتی ہے۔ میری قیام گاہ یہاں سے قریب ہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹے میں پشاک

بدل کر آتی ہوں۔

یکہ کر اس نے کرشن کمار کی طرف دیکھا اور بولی، ”کیا آپ جوڑے ساتھ سیر کرنے نہیں چلے گا؟“
کرشن کمار نے جواب دیا، ”چلوں گا کیوں نہیں۔ میں تو پہلے ہی سے اپنا گھوڑا لے کر آیا ہوں۔ مجھے صرف اس کا انتظار تھا کہ مجھے تم ملنے کے لیے کہو۔“

مس زنتی پوشاک بدلنے کے لیے رخصت ہوئی۔ اس نے ابھی کمرے سے باہر قدم نکالا ہی نہ تھا کہ رامیشور نے لپک کر اس سے کہا، ”مس زنتی، مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔“

مس زنتی نے جواب دیا، ”اس وقت تو میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ڈرائیو کے لیے جا رہی ہوں۔ پھر کبھی فرصت کے وقت باتیں کر لیجئے گا۔“

رامیشور نے کہا، ”اگر ضروری باتیں نہ ہوتیں تو میں آپ کو تکلیف نہیں دیتا۔“

مس زنتی نے بے رخی سے جواب دیا، ”اچھا تو آج رات کے کھانے کے بعد میں آپ کو دس منٹ کا وقت دیتی ہوں۔“

رامیشور نے کہا، ”رات کو دس منٹ دینے کے بجائے اگر آپ اس وقت صرف پانچ منٹ مجھ سے گفتگو فرمائیں تو ممنون ہوں گا۔“

مس زنتی براہِ مہرے میں مضطرب ہوئی، ”اچھا تو کچھ کہنا ہے جلدی کہیے۔ وقت بہت کم ہے۔“

ان دونوں کی گفتگو ہم سن نہ سکے۔ مگر دو تین منٹ کے اندر مس زنتی گفتگو سے فارغ ہو کر اپنی قیام گاہ کو روانہ ہو گئی۔ میں اور کرشن کمار کمرے سے باہر نکل آئے اور مس زنتی کے انتظار میں باہر برآمدے میں بیٹھ کر سگٹ پینے لگے۔ اتنے میں رامیشور ایک قبیلے سے گھوڑے پر سوار ادھر سے گزرا۔ کرشن کمار نے اسے آواز دی، ”ہم بھی سیر کے لیے چل رہے ہیں۔ کیا تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے؟“

رامیشور نے بے رخی سے جواب دیا، ”جی نہیں۔ آج مجھے بہت ضروری کام ہے۔“

کرشن کمار نے ہنس کر کہا، ”تم ضروری کام سے جاتے رہے ہو، مگر تباہی کی کال کی ماری گھوڑی پہاڑ پر چل بھی سکے گی؟“

رامیشور نے کسی قدر جھلک کر جواب دیا، ”اگر نہ چل سکی تو تم میری آدمی جو۔ تم سے کوئی گھوڑی مانگ لوں گا۔“

کرشن کمار نے کہا، ”مگر تمہیں گھوڑے پر سوار ہونا آتا ہی نہیں۔ دیکھو کیسے بے نیکی پن سے بیٹھے ہو۔“

غریب رامیشور کھسکا نا ہو گیا۔ بولا، ”اب آپ سے گھوڑے کی سواری بھی سیکھ لوں گا۔“

اتنے میں کرشن کمار کی پھر وہی حالت ہو گئی جو میں نے ناشتے کے وقت دیکھی تھی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے اور سر جھکا کر

بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بالکل مُردنی سی چھانگی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ میں حیرت سے اس کی صورت دیکھ ہی رہا تھا کہ

آہِ واحد میں کرشن کمار کی وہ حالت رخن ہو گئی۔ میں کرشن کمار سے اس کی حالت کے متعلق کچھ دریافت ہی کرنے نہ لانا تھا کہ مس زنتی اپنی گھوڑی ہوا بے آواز آتی ہوئی آ رہی تھی۔ اور ہم لوگ اس کے ساتھ سیر کے لیے نکل گئے۔

سیر سے واپس آکر میں ٹھا کر صاحب سے باتیں کرتا رہا۔ ان کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں رامیشور سے بہت ہمدردی ہے۔ اور مس زنتی

جو بے رخی اس کے ساتھ برتی ہے وہ اسے پسند نہیں کرتے۔ میں نے انہیں سمجھا بھی کہ آپ کو پرائے پھنے میں پیر دینے کی کیا ضرورت تھی مس زنتی کو

اپنی شادی کے لیے حق انتخاب حاصل ہے۔ اگر اسے ایک خوبصورت اور دولت مند نوجوان کرشن کمار سے محبت ہو تو آپ کو اعلیٰ تراض کرنے کی کوئی

ضرورت نہیں۔ لیکن ٹھا کر امر ناتھ کے خیال میں مس زنتی کی یہ سخت غلطی تھی کہ وہ رامیشور جیسے قابل نوجوان کو محض اس کے غریب ہونے کے جرم

میں ٹھکرا رہی تھی۔ ٹھا کر صاحب کے چند اور احباب بھی ملنے کے لیے آئے اور ان کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ مس زنتی کے ساتھ کرشن کمار اور رامیشور کی

داستان محبت سارے شے میں مشہور ہے۔ اور شے میں بعض معزز آدمی ایسے بھی موجود ہیں جو مس زنتی کی اس تعدا آزادی پسند نہیں کرتے۔ لیکن چل

میں خود قدرتی طور پر آوازش واقع ہوا ہوں اس لیے مجھے ان لوگوں کی گفتگو سے ذرا ایسی دل چسپی نہیں ہوئی۔ اور مس زنتی کی جانب سے یہ خیالات

بدستور اچھے رہے۔ میں سمجھتا تھا کہ کرشن کمار کے ساتھ اس کی شادی مناسب رہے گی۔ رات کو ٹھاکر امر ناتھ نے پھر کئی دوستوں کو کھانے پر مدعو کیا جن میں مس زنتی، کرشن کمار اور رامیشور بھی شامل تھے۔ رامیشور بالکل الگ تھلگ بیٹھا تھا اور اس کی صورت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت تنگین اور افسردہ خاطر ہے۔ کھانے سے فایده ہوتے ہی بعض دوستوں کے اصرار کے باوجود رامیشور دیر کا غذا کر کے چلا گیا اور اس کے جانے کے منور ہی دیے بعد کرشن کمار نے بھی میزبان سے اجازت طلب کی۔ میں نے اُسے رد کیا چاہا۔ مگر وہ یہ کہہ کر کہ اس وقت اُسے گری سی معلوم ہو رہی ہے۔ دوا میہدان میں ٹہلے گا، باہر چلا گیا۔

ٹھاکر صاحب اور بعض دوستوں کے اصرار پر مس زنتشی نے گانا شروع کیا اور دیکھ گاتنی رہی۔ اسے میں رامیشور گھرایا ہوا کرے کے اندر داخل ہوا۔ اس کی حالت دیوانوں کی سی ہو رہی تھی۔ بال بکھرے ہوئے، چال میں لغزش، آنکھیں پھیپانگ، سیدھا مس زنتشی کے پاس جا کر بولا، ”مس زنتشی! مس زنتشی، تم تو یہی سمجھو گی کہ میں نے اسے مار ڈالا۔ لیکن نہیں خدا کی قسم میں بے قصور ہوں۔“

اتنا کہنے کے بعد اس نے لپک کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف گھسیٹ کر بولا، ”جلدی جلدی چلو۔“ ڈاکٹر صاحب، خدا کے لیے جلدی چلو۔“

سارے کرب پر دشت کا سا عالم طاری ہو گیا۔ ہر شخص کی نگاہیں رامپور کی جانب تھیں۔ میں نے گھبرا کر پوچھا، ”آخر کچھ بناؤ تو معاملہ کیا ہے؟“

”امیثور نے اُکھڑے اُکھڑے الفاظ میں جواب دیا، ”وہ پہاڑی پرستے گر پڑا۔۔۔ وہ پہاڑی پرستے گر پڑا۔“

میں نے پوچھا: کون؟

اُس نے جواب دیا: ”کرشن کمار۔“

رائیٹرز کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یوں، ”مگر ابھی وہ زندہ ہے۔ میں نے اُسے اُٹھانے کی سہت کو شش کی گھڑی اُٹھا سکا۔ خدا کے لیے جلدی اس کی مدد کے لیے چلو۔“

مس رتشی کے منہ سے بے ساختہ جھج بھل گئی۔ اس نے قبر کو دنگا جوں سے رامیشور کی طرف دیکھا اور اپنی ساڑی کا آچل سنبھالتی ہوئی یہ محفل تمام کمرے سے باہر نکلی۔ ٹھاکر امر ناتھ نے ایک لالٹین سنبھالی اور ہم سب تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے رامیشور کے ساتھ ہو بیٹے۔ چاندنی رات تھی۔ جہاں پہاڑیوں پر کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی اور ہم رامیشور کی نشان دہی کے مطابق آسانی سے اس مقام تک پہنچ گئے۔ لیکن کرشن کما۔ یہ ظاہر ہے ہوش پڑا تھا۔ رامیشور نے گھٹنوں کے بل جھک کر کرشن کما کی صورت غور سے دیکھی۔ اور بولا، ”میرے خیال میں کرشن کما ابھی زندہ ہے۔“ میں متوڑی سی برہنڈی اور کچھ سر جیک سلمان دادو یہ اپنے ساتھ لیتا گیا تھا۔ جی۔ نے برہنڈی مس رتشی کو دی اور جلدی سے آگے بڑھ کر کرشن کما کی بغض پر ہاتھ رکھا۔ مس رتشی نے چھوٹے برہنڈی اس کے منہ میں ڈالنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ میں نے اشاعرے سے روکا اور کہا، ”اموس ہے کہ مسٹر کرشن کما اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔“

مس دقشی کے منہ سے دردناک چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہو کر کوشن کمار کی لاش کے پاس گر پڑی۔ رامیشور بھی بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رورہا تھا۔

ہم جو ایک تختہ اپنے ساتھ لے گئے تھے اس پر کرن مکار کی لاش رکھی اور اسے اٹھا کر ٹھکانہ کو لے گئے۔ بس زنتی کو بھی بیت دشواری سے جوش میں لایا گیا۔

کوشن کمار کے ملازموں میں تنہکے جج گیا۔ اس کے والد کو لکھنؤ نیلی فون پر اطلاع دی گئی۔ پوس بھی درادیر میں پہنچ گئی اور بہ ظاہر راجیشو پر شبہ کیا جا رہا تھا کہ اُس نے خوش رفاقت میں کوشن کمار کو پہاڑ سے نیچے دھکیل کر مار ڈالا۔

مجھے ذرا دیر پہلے تک مایوس اور سے کوئی چہرہ دی نہ تھی۔ لیکن اس وقت اس کا اترا ہوا چہرہ اور حسرت بھری نگاہیں دیکھ کر میرے دل میں اس کی بھردی گانے پناہ جذبہ متحرک ہو گئی۔ اسے دل لگا رہی دیکھ کر ہاتھ لگا کر وہ بے مقصد رہے۔

کرشن کار کی لاش ایک کمرے میں رکھی تھی۔ ٹھاکر صاحب مجھ سے بولے، ”تم نے عشق و محبت کے اس الم ناک ڈرامے کا آخری سین دکھایا؟ میں نے جواب دیا، ”جائیں سب کچھ دیکھا اور سب کچھ دیکھوں گا۔“

”اب کیا دیکھو گے۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ رامیشور بہت شریف (جوان تھا) لیکن انوس مس زتشی کی محبت نے اسے اندھا کر دیا۔“

”رامیشور کو مس زتشی کی محبت نے کیا اندھا کر دیا؟“

”پوچھتے ہو کیا اندھا کر دیا؟ مجھ سے نہ پوچھو۔ کرشن کار کی فرخچکان لاش سے پوچھو۔“

”تو کیا تمہارے خیال میں رامیشور نے کرشن کار کو ہلاک کیا ہے؟“

”قرائن تو یہی بتا رہے ہیں۔ کرشن کار کا وجود اس کی کامیابی کی راہ میں سنگ گراں تھا۔“

”میں یہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ جہاں تک کرشن کار کی موت کا تعلق ہے، رامیشور اتنا ہی بے قصور ہے کہ میں تم بے قصور ہو یا جتنا میں بے قصور ہوں۔“

ٹھاکر امر ناتھ بولے، ”بحث کی کیا ضرورت جو۔ صبح دوڑ نہیں۔ پولس تحقیقات کرے گی اور تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔“

ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ رامیشور کمرے کے اندر داخل ہوا۔ اس وقت اس کے چہرے پر گھبراہٹ کم تھی۔ میں نے پوچھا، ”مس زتشی کجاں ہیں؟“

وہ بولا، ”لاش کے یہاں آنے کے بعد وہ سیدھی اپنی قیام گاہ پر چلی گئی تھیں۔“

میں نے پوچھا، ”پولس نے تم سے اب تک کوئی خاص تعرض تو نہیں کیا؟“

رامیشور نے جواب دیا، ”مجھے صرف کوٹھی سے باہر جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے اور تو اس نے مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ اس وقت میں بہت گھبرایا ہوا تھا۔ اب ذرا میری طبیعت قابو میں آئی ہے۔ میں آپ دونوں کو پورا واقعہ بتا دینا چاہتا ہوں۔“

میں اور ٹھاکر صاحب ہمد تن گوش ہو گئے اور رامیشور نے کہنا شروع کیا، ”میں تقریباً ڈیڑھ سال سے مس زتشی کے دام محبت میں گرفتار ہوں اور مجھے ترے کہیں جو میں کچھیں ہزار روپے قیمت کی جائداد ملی تھی وہ بھی میں نے مس زتشی کے عشق میں تلف کر دی۔ میں محض اسی کی وجہ سے شعلے آیا تھا اور مجھے اپنی کامیابی کا یقین کامل تھا۔ لیکن انوس ہے کہ آج سے تقریباً تین ہفتے پیشتر ہمارے دوست ٹھاکر صاحب کی کوٹھی میں مس

زتشی اور مس کرشن کار کی ملاقات ہوئی اور اس کے بعد سے میرا بنا بنایا کھیل بگڑنے لگا۔ آج صبح میں انتہائی مایوسی کے عالم میں اپنی قیمت کے

آخری فیصلے کے لیے آپ کے پاس آیا تھا۔ نشتے کے بعد صبح آپ کو معلوم ہے مس زتشی سے تنہائی میں گفتگو کئی چابی اور اس کا جواب انہوں نے

ہر آواز بلند جو کچھ دیا تھا وہ آپ نے بھی سنا ہو گا جو غیر مشکل سے پانچ منٹ کی اجازت ملی اور میں نے ان سے نہایت صفائی کے ساتھ عرض کر دیا

مس زتشی نے مجھے جو کچھ جواب دیا میں پوری تفصیل سے آپ لوگوں کو بتانا نہیں چاہتا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ انہیں میری ہدائی محبت کا ذرا بھی خیال نہیں

اور وہ مجھ پر مس کرشن کار کو ترجیح دیتی ہیں۔ میں نے مس زتشی سے غصے کی حالت میں صرف اتنا کہا کہ وہ تم محبت کی خواہاں نہیں۔ بلکہ روپے کی بھوکا ہڈ

یہ کہہ کر میں چلا گیا اور مجھے اس قدر سخت صدمہ ہوا کہ میں سیر کے لیے آپ لوگوں کے ساتھ نہیں گیا۔

کرشن کار میرے پرنے دوست تھے۔ ابتدائی مدرسے سے الین۔ اسے تک ہم دونوں نے ایک ساتھ پڑھا۔ مجھے ان سے بہت محبت

تھی۔ اور شملہ آنے کے بعد بھی تقریباً تین ہفتوں سے مس زتشی کے ساتھ ان کی محبت کی بڑھتی ہوئی پیٹنگیں تو مجھے پسند نہ تھیں، لیکن خدا کی قسم میرے

دل میں ان کی طرف سے عناد نہ تھا اور میں انہیں بدستور اپنا دوست سمجھتا تھا۔ لیکن آج صبح مس زتشی کی زبان سے جواب صاف سننے کے بعد

مجھے اس قدر نفرت ہو گئی کہ اتنی نفرت تھی کہ اپنی زندگی میں کسی کسی کو نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ڈنر کے بعد ہی میں دوستوں کے اصرار کے باوجود

باہر چلا گیا تھا۔ میں کرشن کار کی صورت دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

”یہاں سے اُٹھنے کے بعد میرا دل بہت گھبرایا اور میں پہاڑ پر پہنچنے چلا گیا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ مس زتشی اور مس کرشن کار

کو ان کی رنگ رلیوں کے لیے آزاد چھوڑ کر میں صبح پہلی ٹرین سے شملہ کو خیر آباد کہہ دوں گا۔ میں پہاڑ پر ٹہل رہا تھا کہ دفعتاً پانڈ کی روشنی میں مجھ کو کرشن

کی صورت نظر آئی۔ وہ میری ہی طرف آ رہے تھے۔ کرشن کمار اس وقت گھڑاڑی کے آس پاس تھے جہاں مولشیوں کی حفاظت کے لیے لکڑی کا جھگہ لگا ہوا ہے۔ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ سیدھا راستہ چھوڑ کر اس طرف سے کیوں آ رہے ہیں جو متعلقہ زیادہ دھڑواں اور خطرناک ہے۔ جیسا کہ میں نے یاد کر چکا ہوں مجھے کرشن کمار سے سخت نفرت ہو گئی تھی اور میں ان کی صورت دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے چاہا کہ دوسری طرف آڑ میں ہو جاؤں لیکن کرشن کمار نے مجھے دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ بھی کر دیا تھا۔ اس لیے اب ہٹنا مناسب نہ تھا۔

”دفعۃً کرشن کمار کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اُپر اٹھائے۔ میں یہ سمجھا کہ شاید وہ اپنے ہاتھ منہ کے سامنے کر کے مجھے آواز دیں گے۔ مگر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ لیے۔ وہ مجھ سے تقریباً چالیس پچاس قدم کے فاصلے پر تھے وہ ایک بیک بیٹھ گئے اور بیٹھتے ہی گرسے۔ میں جیتاب ہو کر انہیں سنبھالنے کے لیے لپکا لیکن قبل اس کے کہ میں ان تک پہنچ سکوں وہ پہاڑ سے نیچے گر کر ختم ہو گئے۔ انوس میں نے کس قدر خوف ناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

”میں نے پہلے پہاڑ کی چٹان سے جھک کر کرشن کمار کو دیکھا اس کے بعد چکر کاٹ کر فارمیں اُترا۔ ان کے منہ سے خون جاری تھا۔ لیکن وہ ہٹا وقت تک زندہ تھے۔ جب میں نے انہیں اپنی گود میں اٹھانا چاہا تو وہ کراہ رہے تھے۔ کرشن کمار درخت قنات جو ان تھے۔ انہیں تنہا اٹھانا میری طاقت سے باہر تھا۔ لہذا میں گھبرا کر کھانا کھانا بک کی کوٹھی کی طرف بھاگا اور آپ لوگوں کو اس حادثے کی اطلاع دی۔ جب میں یہ انوس ناک خبر سنے آ رہا تھا تو میرا دل اندر سے بول رہا تھا کہ مجھ پر کرشن کمار کو ہلاک کرنے کا شبہ کیا جائے گا۔ میں نے اصل واقعہ آپ لوگوں کو سنایا۔ آپ مجھے کرشن کمار کا قاتل سمجھیں یا بے گناہ۔ آپ لوگوں کو اختیار ہے۔“

راشیور کی تقریر بہت صاف اور مردانہ وار تھی۔ مجھ پر اس کا خاص اثر ہوا۔ میں سوچ رہا تھا کہ راشیور کو کیا جواب دیا جائے کہ تھا کرامناتھ پول اٹھے، ”مسٹر۔ میٹورنم جانتے ہو کہ تم سے مجھ کو دی ہمدردی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے جس شخص کو بھی واقعات کا ذرا علم ہے وہ اس وقت تم ہی پر شک کرے گا۔ بہر حال ہمیں انصاف کی توقع کرنی چاہیے۔ جب تک پولس کی تحقیقات مکمل نہ ہو جائے: میں اپنی رائے محفوظ رکھوں گا۔“

راشیور کے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم دوڑ گیا۔ بولا، ”انصاف — انصاف! جب کہ کوئی گواہ موجود نہیں۔ کیا مسٹر کرشن کمار میری بریت میں کچھ کہنے کے لیے زندہ ہوں گے؟“

یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

میں اپنے کمرے میں آ گیا۔ اس وقت غنید کا کیا کام تھا۔ غنید کسے آسکتی تھی۔ میں ان واقعات پر غور کر رہا تھا جن کی وجہ سے اس کوٹھی میں جہاں ذرا پہلے مسرت و شادمانی کی محفل گرم تھی صوفی ماتم بچھ گئی۔ دفعتاً میرے کمرے کے دروازے پر کسی نے دستک دی۔ میں نے باہر نکل کر دیکھا مس زنتی کھڑی تھی۔

اس نے کہا، ”میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔“

میری طبیعت اس وقت بہت پریشان ہے۔ میں نے جواب دیا، ”آپ مجھ سے صبح باتیں کیجیے گا۔“

مس زنتی نے کہا، ”اب صبح کے آثار ظاہر ہونے میں دیر ہی کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں نہ آپ سو سکتے ہیں نہ میں سو سکتی ہوں۔“

مجھے بہت ہمدردی باتیں کرنی ہیں۔

مس زنتی میرے کمرے میں آ گئی۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ کر بولی، ”کیا مسٹر راشیور پر مسٹر کرشن کمار کو ہلاک کرنے کا شبہ کیا جاسکتا ہے؟“

میں نے جواب دیا، ”یقیناً شبہ کی بہت گنجائش ہے۔“

”کیا آپ بھی اسے مجرم سمجھتے ہیں؟“

”نہیں۔ میرے خیال میں وہ بے قصور ہے۔“

”بے قصور ہے؟“

”ہاں“

”پھر کرشن کمرے مرنے کی کیا وجہ ظاہر کی جاسکتی ہے؟“

”تھوڑی دیر بعد پولس تحقیقات کرے گی۔ اس وقت دیکھا جائے گا۔“

چند سکنڈ تک میں بھی خاموش رہا اور مس زنتی بھی خاموش رہی۔ اس کے بعد اس نے دفعتاً میرے پیر کپڑے اور وہ میرے زانو پر سر کو رکھ کر بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ بولی، ”ڈاکٹر صاحب، میں نے شکار امر ناتھ صاحب سے آپ کی بہت تعریف سنی ہے۔ اخباروں میں بھی آپ کے واقعات پڑھے ہیں کہ آپ غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ رامیشور بھی مصیبت کا مارا ہے۔ خدا کے لیے اس کی جان بچائیے۔ اگر رامیشور کے خلاف جرم ثابت ہو گیا تو میں اپنی جان دے دوں گی۔“

مجھے مس زنتی کی اس گفتگو پر بہت حیرت ہوئی۔ کیوں کہ میں اب تک یہی سمجھتا تھا کہ وہ رامیشور کی مخالف ہو۔ میں نے پوچھا، ”تمہیں رامیشور سے اتنی ہمدی کیوں ہو گئی؟“

”مس زنتی لرزتی آواز سے بولی، ”مجھے رامیشور سے بہت محبت ہے۔“

”تمہیں رامیشور سے بہت محبت ہے؟ کیا کہہ رہی ہو؟“

”میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے رامیشور سے اتنی محبت ہو کہ دنیا میں کسی سے نہیں۔ آپ شاید میرے ظاہری طرز عمل سے یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں کرشن کمار کے دام محبت میں گرفتار ہوں۔ لیکن نہیں۔ مجھے کرشن کمار سے ذرا بھی محبت نہ تھی۔ وہ دولت مند تھا اور میں اسے بے وقوف بناتی تھی وہ بھی صرف رامیشور کے لیے۔ کہ اس نے میری محبت میں اپنی آخری پونجی بھی تلف کر دی ہے۔ اگر مجھے کرشن کمار سے کچھ رقم مل سکے تو رامیشور کو دے دوں۔ رامیشور کو بھی مجھ سے بہت محبت ہے۔ کل صبح ناشتے کے بعد میں نے رامیشور سے محض اُسے چھیرنے کے لیے کہہ دیا تھا کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔ وہ بے وقوف میری بات کو سچ سمجھ بیٹھا۔ خدا کے لیے ڈاکٹر صاحب، رامیشور کی جان بچالیے۔ اگر اس کے خلاف جرم ثابت ہو گیا تو میں پھر کہتی ہوں کہ اپنی بھی جان دے دوں گی۔“

میں حیرت و استعجاب سے مس زنتی کی گفتگو سن رہا تھا۔ درحقیقت میں کرام ناتھ صاحب سے کہتے تھے جن عشق کی اس عجیب و غریب داستان میں انسانی نفسیات کا ایک اہم مسئلہ پوشیدہ ہے۔ میں نے کہا، ”مس زنتی تمہیں اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے رامیشور کی بے گناہی کا یقین ہے اور کسی بے گناہ کے خلاف جرم ثابت ہو جانا آسان نہیں۔ میں اُسے بچانے کے لیے جو کچھ کر سکتا ہوں، فردر کروں گا۔“

صبح ہوتے ہی پولس نے پوری سرگرمی کے ساتھ تحقیقات شروع کر دی۔ رامیشور گرفتار کر لیا گیا۔ دوسرے لوگوں کے بیانات قلم بند ہوئے۔ مس زنتی، رامیشور اور کرشن کمار کی داستان محبت منبسط تحریر میں لائی گئی۔ راجہ صاحب اندر پور بھی اپنی بیش قیمت روس رائس موٹر کے ذریعے سے چند گھنٹوں میں شیلے پہنچ گئے۔ ہر شخص کی زبان پر یہی تھا کہ رامیشور نے جوش رقابت میں کرشن کمار کو پہاڑ سے نیچے گرا کر مار ڈالا۔

اودھ کے ایک بڑے اعتدال کے اکلوتے میٹے کی موت کا ماحول تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خود موقع پر موجود تھا۔ بھاکر امر ناتھ کی کوٹھی عدالت کا کمرہ اپنی ہوئی تھی۔

حکام بہا ہر رامیشور کو ضمانت پر رہا کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ پولس چند روز کا رہنا مائل کرنا چاہتی تھی۔ میرے بیانات یہ شروع ہوئے۔ میں نے کہا، ”رامیشور بے گناہ ہے۔ اس نے کرشن کمار کو ہرگز ہلاک نہیں کیا۔ بلکہ کرشن کمار کی موت دوران سرگی وجہ سے واقع ہوئی جو بڑے کم بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کرشن کمار پہاڑ پر چڑھتے چڑھتے دفعتاً ٹھیر گیا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے منہ چپا کر دفعتاً بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی گرا اور قبل اس کے کہ رامیشور اس کی مدد کے لیے پہنچ سکے وہ پہاڑ سے لڑھک کر نیچے غار میں گر پڑا۔ یہ کھلا ہوا کیس دوران سرکا ہے۔ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے کرشن کمار کو چھوڑ آیا۔ وہ اپنا وزن قائم نہ کر سکا اور نیچے گر پڑا۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ کل دوسرے میرے سامنے کرشن کمار کی طبیعت خراب ہوئی۔ باتیں کرتے کرتے اس نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں دبا لیں اور اس کے چہرے پر چند منٹ کے لیے بالکل مردنی سی چھا گئی۔ اس پر وقتاً فوقتاً دوران

کا شدید حملہ ہوتا تھا۔

پولس کے پردہ کار افسر نے میری بات کاٹتے ہوئے پوچھا، ”کیا مقتول کی یہ حالت دیکھ کر آپ نے اس کا علاج کیا تھا؟ اگر علاج کیا تھا تو براہ کرم نسخہ دکھائیے۔“

میں نے جواب دیا، ”میں نے اس کا علاج نہیں کیا تھا اور نہ میں نے کرشن کمار کی حالت کے متعلق کوئی گفتگو کی تھی۔“ افسر نے کہا، ”ایسی حالت میں جب کہ آپ نے نہ تو رخصت کا علاج کیا اور نہ اس سے مرض کے متعلق کوئی گفتگو کی، آپ کا بیان لکھ کر پروقتا وقتاً دوران سرکا شدید حملہ ہوتا تھا، معاف فرمائیے گا، قابل وثوق نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے ملزم کے اس بیان کی تائید ہو سکتی ہو کہ کرشن کمار کو پہاڑ پر چکر آیا اور وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے کی وجہ سے گر پڑا۔ نظریۂ دوران سرکی تصدیق کے لیے کوئی مضبوط شہادت ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ طبی اعتبار سے بھی ایک نومذنب جوان جسکی صحت اس قدر اچھی ہو اس پر دوران سر کا اس قدر شدید حملہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے۔“ میں نے جواب دیا، ”سب سے پہلے تو یہ امر بعید از قیاس ہے کہ ایک نومذنب جوان کو جس کی صحت اس قدر اچھی ہو اور ایسٹور بہاڑ سے نیچے گرنا چاہی اور وہ بغیر کسی مزاحمت و کش کش کے گر پڑے۔ فاضل مجسٹریٹ اور پولس کے تمام حکام نے موقع کا سائنہ فرمایا ہے اور وہاں کسی کش کش کے آثار نظر نہیں آئے۔ اس کے بعد میں طبی نقطہ نظر پر آتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طبی اعتبار سے ایسے کیس کم فرور ہوتے ہیں کہ کسی اچھی صحت کو دوران سر پر دوران سر کا اس قدر شدید دورہ پڑ جائے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسا کوئی کیس ہوتا ہی نہیں۔ اس کے علاوہ درم اصل الاذن (پیرائٹائٹس) ایک مشہور مرض ہے جس سے کان کا اندرونی پردہ متورم ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات اس میں ایک ہڈی سی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نقل سماعت کی شکایت بھی رونما ہو جاتی ہے اور دوران سر کے اچانک شدید حملے بھی ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ جب میرے سامنے کرشن کمار کی طبیعت خراب ہوئی تو اس نے اپنے دائیں کان پر ہاتھ رکھا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے کان میں کچھ تعقیف ہے۔ ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ کرشن کمار کی موت دوران سر کے اچانک شدید حملے سے عمل میں آئی۔ اور اس دوران سر کا سبب خاص یہ تھا کہ متونی درم اصل الاذن میں مبتلا تھا اگر لاش کا پوسٹ مارٹم کیا جائے تو میرے دعوے کا ثبوت مل جائے گا۔“

راجہ صاحب انڈر پور پوسٹ مارٹم کے تحت خلافت تھے اور ان کی خواہش تھی کہ انہیں لاش کو اسی طرح لکھنؤ لے جانے کی اجازت دے دی جائے۔ میری زبان سے پوسٹ مارٹم کا نام سن کر وہ بہت گھبرائے۔ پولس نے بھی کسی قدر مخالفت کی۔ لیکن میں نے مجسٹریٹ سخت امر کیا۔ قتل عدو کا سنگین الزام تھا۔ مجسٹریٹ نے حکم دے دیا کہ لاش کا سیدھا کان چیر کر دکھایا جائے۔

سول سرجن کی نگرانی میں کرشن کمار کی لاش کا پوسٹ مارٹم ہوا جب سیدھا کان چیرا گیا تو اندرونی پردے میں ایک بڑھی ہوئی ہڈی برآمد ہوئی جو مطلب کی رو سے دوران سر کے فوری حملوں کا خاص سبب ہے۔ اس کے علاوہ من زشتی کے پاس سے کرشن کمار کا ایک خط بھی برآمد ہوا جس میں اس نے لکھا تھا کہ ”ایک ہفتے سے مجھے چکر بہت آنے لگے ہیں۔ مجھے ہر جگہ گھومتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جب میں اپنی آنکھیں دونوں ہتھیلیوں سے دبا لیتا ہوں تو مجھے شکیں ہو جاتی ہیں کبھی کبھی میرے سیدھے کان میں درد بھی ہوتا ہے۔ اور کسی قدر سناٹا بھی کم دیتا ہے۔ مگر کسی پریشانی کی ضرورت نہیں۔ غالباً یہ شکایت معدے کی خرابی کا نتیجہ ہے۔“ اس خط سے بھی میرے بیان کی پوری تصدیق ہوتی تھی۔

رایشور بری ہو گیا۔ میری فرصت کا زمانہ ختم ہو چکا تھا۔ پس شعلے سے واپس آگیا۔ چند جینے بعد ایک اخبار میری نظر سے گزر جس میں لکھا تھا کہ مشہور رایشور ناتھ اہم۔ اس کے ساتھ من زشتی کی شادی ہو گئی۔

ایک ہینڈ میں انگریزی آجائیگی

جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی۔ آپ کو اخبار پڑھنا چاہیگا آپ انگریزی خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے اس کتاب میں انگریزی کے جملے مع تلفظ درج ہیں۔ عرض

ضروریات زندگی کے وہ تمام فقرے جو مدنا نہ استعمال میں آتے ہیں۔ سب کے سب اس میں موجود ہیں اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں لکھی۔ قیمت ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ۵ روپے ۲۰۔ پتی۔ مشہور ربکا پبلیشنگ، کوچہ چیلان، دہلی



ماہواری

حیض کی تمام خرابیاں دو کوئی مائے ناز

رحم کا ورم - ہسٹریا وغیرہ خطرناک
امراض معمولی حیض کی خرابیوں سے
پیدا ہو جاتے ہیں۔

تمام دنیا کے ڈاکٹر اور حافظ حکماء اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ
نہایت ہی پیچیدہ مرض ہر علاج میں اگر ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور

کرتے ہیں تو حیض میں کمی بلکہ بندش واقع ہو جاتی ہے، اور اگر کمی اور بندش کا نسخہ تجویز کرتے ہیں تو ایام ماہواری بتیقا عذر ہو جاتے ہیں۔
ہمدرد کی مجلس تجربات نے ساہا سال تک ریسرچ (سرگرم تحقیقات) کرنے کے بعد کئی سال ہوئے ماہواری
کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

ہمدرد کی مائے ناز، قابل افتخار ماہواری تمام حیض کی خرابیوں، حیض کی کمی حیض کی بندش حیض
کی بے قاعدگی کا خدا کے فضل سے ایسا حکمی علاج ہو کہ ہمدرد سے حشر رکھنے والے دواخانوں کے لئے پڑی
سے چوٹی کا زور لگالیا، مگر اس کا مقابلہ تو کیا، اس سے بڑا حصہ فائدے مند دوا بھی پیش نہ کر سکے۔
ہمارے ہاں روزانہ ماہواری کے آرڈروں کا تانتا لگا رہتا ہے۔

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

آپ کے گھر میں ضرور ہوتا ہی منٹ منٹ



میں اپنی بیوی کی خفگی تھمتے سنگت تھا

طلاتہ مقوی خاص (حبشہ)

لکھنا تو نہیں چاہیے مگر یہ واقعہ ہے کہ جو مہالہ اپنی بیویوں کی خفگی سے ادا رہتے ہیں
وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قصور خود ان کا ہے۔

ہشک شان ہے، قوت باہ کی کمزوریوں کا علاج کرنے، ڈاکٹری بھی طب یونانی کے منہ کنے لگی ہے!
خردی علاج اور ہمدرد کے پونہ کئی سال تک وصول پٹا گیا، محترمہ دی و حاک کے تین پات، اب یہ بل غبارہ کم ہو گیا ہے۔ اس پر بھی ہمدرد کی
مجلس تجربات نے کئی سال تک طلایے مقوی خاص کے نسخے کی تحقیقات کرتے ہوئے خردی علاج اور پونہ کو سامنے رکھا۔ کیونکہ صبر معنوں میں ریسرچ
(سرگرم تحقیقات) صرف ہی وقت ہو سکتی ہے جب کہ تمام دنیا کے نظریے اور تحقیقات سامنے رکھی جائیں۔

ہمدرد کی مجلس تجربات کا نتیجہ
طلاتہ مقوی خاص ہے

بے ضرر، قابل اعتماد، نادر، مجرب، المیہ طلایے مقوی خاص کے استعمال سے کیا ہوتا ہے۔

(۱) اعظم، صحت کی وجہ سے جو سخت کی خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں اور یا دنی عمر سے سخت کم زوری ہو گئی ہو۔ اس مشہور طلایے کے استعمال سے ان شکایتوں کا
نشان بھی دانی نہیں رہتا۔ (۲) یقیناً مرجعانی ہونی جوانی دوبارہ مل جاتی ہے (۳) منہم اور ندامت کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔
(۴) گھر میں خوشی اور عزتی نظر آنے لگتی ہے۔ (۵) رنگ و گل، شش اور پیچوں میں شہ زوری پیدا ہو جاتی ہے (۶) آرزو سے بڑھ کر خوشی حاصل
ہوتی ہے۔ اس سے بدرجہا کم حیثیت کے نسخے کے مطابق بنے ہوئے طلاؤں کے امار اور دوسرا ہزاروں روپے اظہار کو بطور شکرا نہ دیتے تھے۔ یہ
ایک نہایت ہی قیمتی طلا ہے۔ جزی مشکلات۔ حیدرہ نسخے اور نامکن کو نہیں مگر نہایت دشوار تر کیوں سے جزی مقدار میں تجارتی حیثیت
سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس لیے لاگت بہت کم آتی ہے۔
آٹھ روپے اس عجیب طلا کی ایک تھیشی مفت کے برابر ہے۔ ابھی منگائیے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



رسوت

علم الادویہ

اگر گشتہا سے پیوستہ۔

از جناب حکیم عبدالواحد صاحب، رکن مجلس تفتیش و تجویز، ہمدرد دوا خانہ دہلی

رسوت کس طرح بنتی ہے؟ دارِ ہلدی لکڑیوں اور جڑوں کو کٹیے کٹیے کر کے پانی میں جوش دیتے ہیں۔ جب ان کی تمام قوت اور اثر پانی میں آجائے تو ان کو اچھی طرح مل کر چھان لیتے ہیں اور بوشامہ کو دوبارہ پکاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کو بڑے بڑے تھوں پہ پھیلا کر جالتے ہیں۔

”انہجوت چکتساگر“ میں جو ایک دیکھ کتاب ہے، رسوت بنانے کی ترکیب یہ لکھی ہے کہ دارِ ہلدی کو کھوکھٹ کر پانی میں آٹھ پونے تک بھگو رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ایک برتن میں اس کا منہ بند کر کے جوش دیتے ہیں، یہاں تک کہ بوشامہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پھر اس بوشامہ کو چھان لیتے ہیں اور دوبارہ پکاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ جھنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

رسوت مصفیٰ (صاف کی ہوئی رسوت) رسوت بنانے والے اس کو تیار کرتے وقت صیبا کہ چاہیے احتیاط سے کام لیں۔ لیتے۔ ان کی بے احتیاطی کی وجہ سے دھتوں کے پتے، انکڑے اور ریت وغیرہ چیزیں اس کے ساتھ مل جاتی ہیں یا بددینا نئی سودہ اس کو ذرا زنی کرنے کے لیے قصداً ملا دیتے ہیں۔ اس لیے اس کو ہمیشہ صاف کر کے استعمال کرنا چاہیے۔

صاف کرنے کا طریقہ نہایت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ رسوت بقدر ضرورت لے کر پانچ یا چھ گنا پانی میں بھگو دیں۔ جب وہ اس میں پھول کر نرم ہو جائے تو اس کو اچھی طرح حل کر کے چھان لیں، تاکہ دھتوں کے پتے، لکڑیاں، انگاس کے ٹکے اور کنکریاں وغیرہ جو چیزیں چھاننے کو اگ ہو سکتی ہیں، وہ اس سے الگ ہو جائیں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر رکھ چھوڑیں تاکہ مٹی اور ریت کے باریک ذرات نہ نشین ہو جائیں۔ پھر اوپر سے تھمرے ہوئے مھلوں کو الگ کر کے ہلکی آغ پر پکائیں یہاں تک کہ وہ غلیظ ہو جائے۔ یہی رسوت مصفیٰ ہے۔

ڈاکٹری میں رسوت کا جو ایکسرکیٹ یا خلاصہ تیار کرتے ہیں، وہ بھی درحقیقت رسوت مصفیٰ ہی ہے۔ وہ پانی کے بجائے الکحل (۹۰ فی صدی) میں ملدہ اور خاص رسوت کو حل کر کے آغی ہداس قدر پکاتے ہیں کہ وہ گولیاں بنا دھنے کے قابل ہو جاتی ہے، اور یہی ایکسرکیٹ ہم پر ہندس ہے۔

رسوت کا مزاج۔ شیخ نے رسوت کی کامزاج گری سردی میں معتدل اور دوسرے درجے میں خشک بیان کیا ہے۔ رسوت ہلکا کامزاج بھی اسی کے قریب بتایا جاتا ہے۔ علاوہ ان میں بعض اعتبار سے رسوت ہندی کو سرد خشک بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ صاحبان اس کو تیز اور گرم مانتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس بعض سرد بھی کہتے ہیں۔

رسوت کی مقدار و خوراک۔ ایک ماشہ سے تین ماشے تک۔

رسوت کے افعال اور اس کا استعمال!

بیرونی افعال۔ رسوت مقامی طور پر مبتدو دھندک پیدا کرنے والی اور کسی قدر قابض بھی ہے۔ جب اس کو باہر جلد پر لگا یا جاتا ہے تو یہ وہاں دھندک پیدا کرتی اور جلد کی ساخت کو سکتی ہے جس سے اس جگہ آنے والا نازک جاتا ہے۔ لہذا اس کو رادع دماؤ کو روٹانے والی بھی

کہ جاتا ہے۔ ان افعال و اثرات کی وجہ سے اس کو گرم درمیں کی ابتدا میں (خواہ وہ درم بیرونی ہوں مثلاً پھوڑے پھنسی اور خواہ اندرونی ہوں مثلاً دم بھر وغیرہ، خلافاً و علاناً استعمال کرتے ہیں۔ نیز اس کو تنہا یا انیون اور پھنگری وغیرہ دواؤں کے ساتھ سننے اور پرانے آشوب چشم میں اکثر

پوٹوں پہ لگاتے ہیں۔ اور اس کے یہ افعال اور اثرات طب پونانی ہی میں مسلم نہیں ہیں، بلکہ ڈاکٹری اور آیور ویدک میں بھی ملنے جاتے ہیں۔
آیور ویدک کتابوں میں اس کو آنکھوں کے لیے رساتن (اکسیر) لکھا گیا ہے۔ رسوت اور افیون کو کاغذی میوں کے رس میں ہیں کر آنکھ کے گرداگرد لپیٹ کر سنے سے آنکھوں کی سوزش اور درد موقوف ہو جاتا ہے۔ سورج کی طرف زیادہ دیکھنے دیکھنے رہنے یا دھوپ میں عرصے تک نظر رکھنے سے بینائی ٹھٹ جائے تو رسوت کا لپ لگانے سے درست ہو جاتی ہے۔ رسوت اور کا فور کو پس کر مکھن میں ملا کر گرم پھوڑے پھنسیوں پہ لگاتے ہیں۔ ان کی گرمی اور سوزش موقوف ہو جاتی اور وہ اچھے ہو جاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک لطیف قوت بھی ہے جس کی وجہ سے یہ جلد میں نفوذ کرتی اور جلا و تحلیل کا کام دیتی ہے اور اسی لیے اس کو بالی اور محل بھی بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی قوت تحلیل قوت ردع کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ غالباً اسی وجہ سے یہ اس غرض کے لیے استعمال نہیں ہوتی ہے۔ البتہ قوت جلا کے باعث چہرے کی جھائیں اور چھپ و غیرہ کو مٹانے کے لیے طلا استعمال کرتے ہیں۔ اور اگر اس کو پانی میں گھوڑ کر کھیں اور صبح کے وقت اس پانی سے منہ دھوئیں تو چہرہ صاف ہو جاتا ہے۔ مقامی قابض تاثیر کی وجہ سے اس کو پانی میں گھول کر بالوں کی جڑوں میں لگا ہے تو بال گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ متبر، قابض اور جالی ہونے کے باعث قلابہ مار ڈگری کی وجہ سے آنے ہوئے منہ میں نہایت مفید ہے۔ رسوت صاف شدہ ۳ ماشے کو عرق گلاب ایک تولیہ میں حل کر کے پھر میری سے منہ اور زبان پر لگاتے ہیں۔ اسی تبرید قبض اور جلا کی شان کی وجہ سے اس کے عینا ذرے سے خنق اور دم ملنے کی حالت میں غرابے کرنا مفید ہے۔

رسوت کو جلا کر ناک میں نفوخ کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اور اگر رسوت کو شہد اور عورت کے دودھ میں حل کر کے کان میں ڈالیں تو کان سے سپ کا بہنا موقوف ہو جاتا ہے۔

اندرونی افعال ۱۔ رسوت کے اندرونی استعمال سے خون کی صفائی ہوتی ہے، نیز جوش خون و صفرا کے لیے مسکن ہے۔ چناں چہ خون میں جوش پیدا ہو جائے یا صفرا کی حدت بڑھ جائے اور اس کی وجہ سے بدن پر پھوڑے پھنسیاں وقتاً محل آئیں تو اس کا اندرونی اور بیرونی استعمال بہت مفید ہے۔ اس کے لیے رسوت بقدر ضرورت کو پانی میں حل کر کے رکھ چھوڑتے، اور اس کا صاف نخلر ہوا پانی لے کر بدن میں تین چار بار پٹاؤں اور اسی کو پھوڑے اور داغ دھبوں پر لگایا جاتا ہے۔

شرح بادہ میں بھی اس کو استعمال کرایا جاتا ہے اور فائدہ ہوتا ہے۔

رسوت اندرونی طور پر قابض، حابس الدم (خون کو روکنے والی) اور مفتوی معده ہے۔ ڈاکٹری میں بخوری مقدار میں استعمال کرنے سے اس کو قابض بیان کیا گیا ہے۔ لیکن حابس الدم تاثیر کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا۔ البتہ آیور ویدک اور طب پونانی میں ان افعال کی وجہ سے اس کو قوت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ چناں چہ بواسیر فونی میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ خون کو بھی روکتی ہے اور معدے کو بھی طاقت دیتی ہے قوت ہضم کو بڑھاتی اور بھوک لگاتی ہے۔ اور اس کی قابض تاثیر حیداں ضرر نہیں پہنچاتی۔ بلکہ اگر زیادہ مقدار میں استعمال کرانی جائے تو طبعی اثر بھی کرتی ہے۔ انہیں وجہ سے بواسیر میں بہت زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔ پڑانے و دستوں اور آنتوں کے زخموں میں اس کے اندرونی استعمال سے نیز منہ کو کھٹ سے فائدہ ہوتا ہے۔

رسوت نہ صرف یہ کہ بواسیری خون کو بند کرتی ہے، بلکہ ہر ایک عضو کے جریان خون کو روکتی ہے۔ لیکن اور ارجیض بھی کرتی ہے۔ چناں چہ ہتروشئی نے شرح قانون میں لکھا ہے ”رسوت باجو داس کے کہ ہر قسم کے جریان خون کو روکتی ہے، خون جیض کو جاری بھی کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں قوت قیقن موجود ہے اور قیقن کے ساتھ قوت قبض بھی رکھتی ہے۔ لہذا طبیعت مدبر بدن اس کے ہر ایک فعل سے اپنے اپنے موقع پر کام لیتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ رسوت میں اور ارجیض کی قوت بہت کم ہے اور اسی لیے اس کو اس غرض کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ رسوت پیسے کو روکتی ہے، اگرچہ اس غرض کے لیے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر اس کو بیرونی طور پر لگایا جائے تو گمان غالب ہے کہ اپنی مقامی ٹھنڈک پیدا کرنے والی اور جلد کی ساخت کو سکیرنے والی تاثیر سے پیسے کو ضرور روکتی ہوگی۔ لیکن اندرونی استعمال سے پیسے کو روکو کا فعل مشتبہ ہے۔ ڈاکٹری میں اندرونی طور پر زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے معترق (پینہ لانے والی) بیان کی جاتی ہے۔ لیکن ممکن

ہے کہ تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے پیسے کو روکتی جو جس طرح تھوڑی مقدار میں قابض اور زیادہ مقدار میں ملین اکثر کرتی ہے۔ روست معصر ق (پہینہ لانے والی) پونے کی وجہ سے بخار اور نوبتی امراض کو دفع کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو زیادہ تر بخاروں میں استعمال کرتے ہیں بعض محققین کے نزدیک تو بخار اور نوبتی امراض کے دفع کرنے کا فعل کو نین کے مانند ہے۔ اور بعض ڈاکٹروں نے موسمی بخاروں میں اس کی بہت تعریف کی ہے۔ کہتے ہیں کہ دو دوا شے روست پانی میں گھول کر زائد احت میں تیغ پاب پلانے سے دو تین روز میں بخار جاتا رہتا ہے۔ ویک میں اس کی دافع بخار تاثر کو بیان کیا گیا ہے۔

روست چون کہ مسقی خون ہے اور مقوی بھی، اس لیے خنازیری اور تشکی امراض میں بھی اس کا استعمال مفید بیان کیا جاتا ہے۔ نئے اور متلی کو روکتی ہے۔ خصوصاً حاملہ کی تے کو روکنے کے لیے مفید ہے۔

علاوہ ازیں ہماری کتابوں میں روست کو نپرائی کھانسی کے لیے بھی مفید بیان کیا گیا ہے۔ در دجگر اور یرقان سیاہ (یرقان سندھی) میں بھی نافع لکھا گیا ہے۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر باؤں کے کٹے کٹے ہوئے کو سودا شے روزانہ کھلائیں نیز کاٹی ہوئی جگہ پر اسی کا لپ لگائیں تو زہر دفع ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی یہ تاثیریں پسند قابل اعتماد نہیں ہیں۔ اسی لیے ان فوائد کے لیے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا۔

روست کے مرکبات

خیساندہ روست ڈیڑھ ماشے روست کو گوندے کے تیلوں کے دو تے رس میں رات کے وقت چینی کے پیالے میں بھگو کہیں صبح کو مل جانا کرہیں۔ بوا سیری خون اور بوا سیری دستوں کو روکنے کے لیے مفید ہے۔ چھین میں بھی فائدہ دیتی ہے۔

حب روست نمبر ۱ روست بقدر ضرورت پانی میں بھگوئیں۔ اس کے بعد ایک موٹے کپڑے کے چاروں کوئے میخوں وغیرہ سے باندھ کر اس کے نیچے ایک چینی کا پیالہ رکھیں۔ اور پانی میں کھلی ہوئی روست کپڑے میں ڈالیں تاکہ وہ آہستہ آہستہ چھین کر پیالے میں جمع ہو جائے۔ اس کے بعد چند روز رکھ چھوڑیں جب گویاں بنانے کے قابل ہو جائے۔ باندھ کو روغن بادام رنگا کر گویاں بنائیں اور روزانہ تین تین ماشے گویاں کھائیں۔ اس کے اثنائے استعمال میں ہضم کے مطابق کمی خوب کھائیں۔ یہ گویاں بوا سیری خون اور بوا سیری دستوں کو روکتی ہیں۔

حب روست نمبر ۲ روست ڈیڑھ توے، کثیر ماشے، بازوے سبز، سنگ جراثیم، گروہر ایک ساڑھے تین ماشے سب کو کوٹ چھان کر چنے برابر گویاں بنائیں۔ مقدار خوراک دو سے چار گولیوں تک ہمراہ آب تازہ۔ بوا سیری خون کو روکنے کے لیے یہ گویاں استعمال کی جاتی ہیں۔

حب روست نمبر ۳ پوست ہلیہ کابی، روست مصفے ہر ایک توے۔ پوست ہلیہ کو کوٹ چھان کر گائے کے تھوڑے سے گھ میں چرب کر کے روست میں ملائیں۔ اور بقدر ضرورت پانی ملا کر چنے برابر گویاں بنائیں۔ مقدار خوراک دو سے چار گولیوں تک ہمراہ آب تازہ۔ بوا سیری خون کو بند کرتی ہے۔

حب روست نمبر ۴ روست، ایلوا، انجیر زرد ہر ایک ایک تول کو لکڑ دندے کے رس میں پیس کر جنگلی حیر برابر گویاں بنائیں مقدار خوراک۔ ایک گولی شام کو غذا سے ایک گھنٹہ پہلے کھلائیں۔ بوا سیری قبض کو دور کرنے کے لیے بہت مفید ہے۔

حب روست نمبر ۵ روست، منلوچن، تخم نیش ہر ایک ایک تول کو پانی میں پیس کر چنے برابر گویاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام کھائیں۔ بوا سیری خون کو روکتی ہے۔

حب روست نمبر ۶ بوا سیر کے لیے ایک صاحبزادہ نہایت مفید و مجرب بیان کی ہیں۔ ایک مولی ڈیڑھ پاؤ وزن سے کر تھن کی طرف سے کھوکھلی کریں۔ اور اس میں روست مصفے چار توے، اشورہ قلمی دو توے بھر کر اوپر سے دبی اجڑا بھر دیں جو مولی کو کھوکھلی کرنے سے نکلے تھے۔ اس کے بعد مولی کو جگہ جگہ کر کے تین سیرا ہلوں کی آنچ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر مولی کو آگ سے نکالیں۔ اور گلی گلت دو کر کے مولی کو دواؤں سمیت پیس کر جنگلی حیر برابر گویاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اگسیر بوا سیر کے لیے ایک صاحبزادے اس کی بہت تعریف کی ہے اور نہایت مفید و مجرب بیان کیا ہے۔ روست مصفے ۴۷ توے

لکڑندے کا رُب دھو کر دندے کے پانی کو آگ پر پکا کر غلیظ کر کے بنایا گیا ہوں۔ اتوںے، پوست بلیہ کا مٹی، پوست بلیہ، آٹک گھسی نکالا ہوا، ہلیہ سیاہ، بادنگا، مغز تخم چاکسو، سنار کی، گندک اکھ سار مصفٰی، زیرہ مفید ہر ایک دو توںے مغز تخم نیم چار توںے۔ ہلیہ کا مٹی، بہیرہ، آٹک، اور ہلیہ سیاہ کو الگ الگ کوٹ چھان کر روغن بادام سے چرب کریں۔ مغز تخم نیم کو الگ باہر یک بیسیں۔ باقی خشک دواؤں کو الگ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور سوت کو مولی کے پانی میں بھگو کر اچھی طرح حل کر کے رکھ چھوڑیں۔ تھوڑی دیر کے بعد چھان کر زخم آج پر پکائیں، یہاں تک کہ وہ غلیظ ہو جائے۔ اس کے بعد سب چیزوں کو ملا کر مولی کے پانی میں کھل کر کے دودھ دہنی کی گولیاں بنائیں۔ مقدار دوا کو ترکیب استعمال، دو دو گولیاں صبح و شام کھا کر ادھر سے گائے کے دودھ میں گھی ملا کر پیئیں۔ چالیس روزہ برابر استعمال کریں۔ اگر خون جاری ہو اور قبض کی شکایت ہو تو سیوس اسفول، ماشے دودھ پر چھڑک کر پی کریں۔

حب بو اسیر ر سوت مصفٰی دو توںے، نو کچور، گوگل، مغز تخم یکا، تخم گندنا، ایلا، ہصلگی رومی ہر ایک چار ماشے، مویرہ مصفٰی، مغز بادام ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو باہر یک کر کے لکڑندے کے رس میں کھل کر کے جھگی پر برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔ بو اسیر دہنی اور قبض کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

حب سیاہ ر سوت مصفٰی ۵۰ توںے، پھنگی ۲۸ ماشے، افیون ۱۲ ماشے، زعفران ۵ رتی، برگ نیم ۵ عدد۔ سب کو پیس کر روپے کی کڑاڑی میں تھوڑا پانی ڈال کر روپے کے دستے سے ابھی طرح گھوٹیں۔ پھر آگ پر رکھ کر اس قدر پکائیں کہ سب پانی حل جائے اور دوا گولیاں بنا دھنے کے قابل ہو جائے پس جھگی پر برابر گولیاں بنا کر کھیں اور بوقت ضرورت ایک گولی پانی میں حل کر کے پھوٹوں پر لگائیں۔ آشوب چشم میں مفید ہے عود اور کو روکشی اور تحلیل کرتی ہے۔

پوٹلی ر سوت تین ماشے، تر چھلا دو ماشے، ہلدی، چاکسو، دھینا خشک ہر ایک ایک ماشہ، پھنگی برابریں ۴۲ سوخ، ایلا تین سوخ، لونگ ۳ عدد، افیون ایک سوخ۔ سب کو کوٹ کر کپڑے میں پوٹلی بنا دھیں اور پانی میں بھگو کر بار بار آنکھوں پر پھرتے رہیں۔ آشوب چشم کے لیے بہت مفید ہے۔

ضاد ر سوت تین ماشے، پوست درخت نیم ۶ ماشے۔ دونوں کو پانی میں پیس کر چھنیوں پر لگائیں۔ بچوں کی چھنیوں کے لیے خاص طو پر مفید ہے۔

ضاد ر سوت، گوگل ہر ایک تین ماشے کو سب گندنے کے پانی میں پیس کر بو اسیری مسوں پر لگانے سے درد اور سوزش جاتی رہتی ہے۔

ضاد ر سوت، پھنگی کھیل کی جونی ہر ایک ایک جزو، افیون نصف جزو، تینوں کو پیس کر اس بقدر ضرورت میں حل کر کے آگ پر پکائیں۔ جب گاڑھا ہو جاؤ تو پھوٹوں پر لگائیں۔ آشوب چشم میں مفید ہے۔ درد اور سوزش کو تسکین دیتا ہے

شاف ر سوت، مغز تخم نیم ہر ایک ایک جزو، نو کچور چھائی جزو۔ تینوں کو لکڑندے کے رس میں پیس کر چھگی پر برابر شاف بنا کر مقعد میں رکھیں۔ بو اسیری خون اور دستوں کو بند کرتا ہے۔ درد کو تسکین دیتا ہے۔

مہینہ شامی ایک دوا کو چھپا کر دہلی
مہینہ شامی ایک دوا کو چھپا کر دہلی

شامی
 شامی کا پتہ
 (دور رس) ۱۱۱ قسبت ایک دوا کو چھپا کر دہلی
 شامی کا پتہ

شامی
 شامی کا پتہ
 (دور رس) ۱۱۱ قسبت ایک دوا کو چھپا کر دہلی
 شامی کا پتہ

شامی
 شامی کا پتہ
 (دور رس) ۱۱۱ قسبت ایک دوا کو چھپا کر دہلی
 شامی کا پتہ

ذیابیطس بڑا خطرناک مرض ہے

ذیابیطس بڑا ہی خطرناک مرض ہے، اس کا آخر میں نتیجہ دق ہوتا ہے، غلط قسم کی دوائیں اس کو اور خطرناک کر دیتی ہیں۔

دولابی

دولابی ہمدرد دوا خانے کی مشہور دوا ہے، اس کے استعمال سے گِرے، جگر، معدے وغیرہ کے عوارض لاحق ہونے کا خطرہ جاتا رہتا۔ دولابی موثر ہونے کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اطباء بھی جبکہ ذیابیطس میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو خود دولابی استعمال کرتے ہیں۔ اس کی صرف چند خوراکیوں سے پیشاب کی زیادتی کم ہو جاتی ہے۔ اور اس کا شفا بخش اثر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ شکری اور سادہ دونوں قسم کی ذیابیطس کے یو تریاق کامل

ثابت ہوتی ہے، بڑی کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے

ملنے کا پتہ: ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

MAJUN
MUQAWWI -
RAHM

بچہ انسان کا باپ ہے معجون مقوی رحم

ایک مشہور انگریز مصنف نے لکھا ہے: بچہ انسان کا باپ ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ رحم کی خرابی کی وجہ سے ایک بچہ ضائع ہو جاتا ہے تو اس کی نسل کے ہزاروں انسان ضائع ہو جاتے ہیں۔ معجون مقوی رحم سیلان الرحم، سیلان غدودی اور خواتین کے اندرونی اعضائے تناسل کے درم کا اکسیری علاج ہے۔ خصیتہ الرحم اور نلوں کو از حد طاقت بخشتی ہے۔ ایام ماہواری کی تمام خرابیاں اس کے سامنے ٹھیک نہیں کتیں۔ حمل کی حفاظت کرتی ہے۔ اور پورے دنوں کا صحیح سلامت بچہ پیدا ہوتا ہے۔

سمنے پر شہاگہ یہ کہ خواتین کی عام جسمانی صحت روز بروز بہتر ہوتی جاتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (بچا)

اگر خدا نخواستہ آپ کے کسی عزیز رشتے دار نیا تون کو رحم کی تکلیف ہے تو یہی وقت نہایت مناسب ہے کہ معجون مقوی رحم منگائیں۔



ملنے کا پتہ: ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



چالیس سال کے بعد چالیس سال کی عمر تک پہنچ جانے کے بعد اکثر لوگ اپنی صحت اور تن درست کی طرف سے کچھ پریشان سے رہنے لگتی ہیں ایسے لوگوں کے لیے امریکن ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ وہ کسی ددا ساز یا محض اشتہار باز سے رجوع کر کے اپنا علاج سرگزند نہ کرائیں، بلکہ کسی معقول ڈاکٹر یا طبیب کے پاس جا کر سب سے پہلے اپنے تمام جسم کا طبی معائنہ کرائیں، تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ عین زیادتی کے ساتھ ساتھ جو مرض عام طور پر انسانوں کو لگ جایا کرتے ہیں ان میں سے تو کسی مرض نے ان پر حملہ نہیں کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں امریکہ کے شہر میڈ کے دو اسپتالوں میں ۴۲۲۳ ایسے مریضوں کا معائنہ کیا گیا، جنہیں طوائف عمر کے ساتھ ہی ساتھ ہضم کے متعلق ایک قسم کی بیماری پیدا ہو گئی تھی۔

ان لوگوں پر اور دوسرے لوگوں پر تجربات اور تحقیقات کرنے کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ چالیس سال سے کم عمر کے انسانوں میں ۵۰ فیصدی کے قریب اس کا امکان پایا جاتا ہے کہ انہیں معدے اور ہضم کی شکایات پیدا ہوں۔ یہ شکایتیں عموماً اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ وہ بہت جلدی میں کھانا کھاتے رہتے ہیں یا پریشانی اور بدحواسی کے عالم میں معذرا استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کی بدضمیمیاں اور اس طرح کی دوسری شکایتیں زیادہ کم عمر لوگوں میں اور بھی عام ہیں۔

چالیس سال کی عمر تک پہنچ جانے کے بعد ان کی جسمانی حالت معائنہ کرنے میں ذرا زیادہ غور و فکر سے کام لینا چاہیے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر اینڈریو، ڈاکٹر بی رورس اور ڈاکٹر انتونیو ای مینڈس فیربانے بھی جو مشورے دیئے ہیں وہ یہی ہیں کہ چالیس سے آگے کی عورتوں اور مردوں کا بھی طبی معائنہ بہت کچھ غور و فکر کے ساتھ عمل میں لایا جائے۔

یہ تمام ڈاکٹر بھی میڈ کے طبی ادارے سے ہی وابستہ ہیں اور اپنی رائے ظاہر کرنے سے پہلے ان سب سے اس سلسلے میں بڑے بڑے تجربات حاصل کر لیتے ہیں۔

اس طبی ادارے کے مریضوں میں دس ہزار افراد کا طبی معائنہ پچھلے دنوں عمل میں لایا گیا۔ ان کی عمریں تیس اور چالیس کے درمیان تھیں۔ دو ڈاکٹر ان کا معائنہ کرتے رہے۔ انہیں یہ معلوم کر کے بڑی حیرت ہوئی کہ ان میں سے تقریباً پانچ ہزار سے زیادہ لوگوں نے اپنے معدے میں خرابی اور سوز و ہضم کے بارے میں ڈاکٹروں سے شکایت کی۔ اور انہوں نے اپنے اپنے مرض اور بیماری کی جو کیفیت بیان کی اس سے اس نتیجے پر پہنچنا پڑا کہ اس عمر میں مخففت مردوں اور عورتوں کے ہضمی کے متعلق جو شکایات پیدا ہوتی ہیں، وہ بھی ایک قسم اور ایک درجے کی نہیں ہوتیں۔ یہ بات بھی بڑے تعجب کا باعث ہوئی کہ عورتوں سے زیادہ مرد اس مرض کے شکار نظر آتے تھے۔

میڈ کے ڈاکٹروں کو سب سے زیادہ حیرت میں ڈالنے والا یہ تجربہ ہوا کہ ان مریضوں میں ایک خاصی تعداد ڈاکٹروں کی بھی تھی اور مشاہدات کو بعد اس نتیجے پر پہنچنا پڑا کہ عام افراد کی نسبت ڈاکٹر خرابی ہضم کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر رورس اور ڈاکٹر فیربانے اپنے تجربات کے بعد جو مشترکہ رپورٹ شائع کی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ڈاکٹر چوں کہ عام طور پر اپنے آپ کو ڈاکٹر سمجھتے ہوئے اس قسم کی بیماریوں سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھ کر رہتے ہیں، اس لیے ان کے معدوں میں اس قسم کے امراض اور بھی جلدی جو پکڑ جاتے ہیں اور انہیں خبر ہی نہیں جوئے پاتی، یہاں تک کہ ان کے پیٹ میں پوشیدہ طور پر سرطان اپنا حلقہ قائم کرنے لگتا ہے۔ اکثر حالات میں تو اس کا علم ہی اس وقت ہوتا ہے جب مرض پر قابو پانا دشوار ہو جاتا ہے۔

تخیل کا اثر اعصاب پر ابھی تک عام طور پر یہ تئیں نہیں کیا جاسکا تھا کہ خیال کن کن اوقات میں کن کن صورتوں سے ہمارے اعضا

اور اعصاب پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہم مختلف قسم کے خیالات میں مبتلا رہ کر اپنی صحت اور تن درستی میں کیا کچھ تبدیلیاں پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن جدید سائنس اب اس اہم حقیقت کو بھی بے نقاب کرتی جاتی ہے۔ امریکہ میں مشہور سائنس دانوں اور ماہرین طب نے حال ہی میں جو تحقیقات کی ہیں ان سے اعصاب پر عقل کی اثر اندازی کی پیمائش اور ناپ توں بھی ممکن ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے یورپ اور ایشیا کے بعض ممالک میں ماہرین نے جو تحقیقات اور تجربات حاصل کیے ہیں، اگرچہ اس سلسلے میں انہیں کچھ زیادہ ترقی یافتہ قرار نہیں دیا جاسکتا، لیکن امریکہ کی تحقیقات کے نتائج بہر حال اس سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ مشرقی طبیوں کو اول اول اس کا احساس اس طرح پیدا ہوا کہ کسی شخص کو کچھ عرصے کے غور و فکر میں مبتلا رہنے سے مضطرب اور ماندہ دیکھنا روز مرہ کی بات ہو گئی تھی۔ آج بھی ہر شخص کے لیے اس سلسلے میں تحقیقات کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے کسی خاص فکر یا خیال میں مبتلا رہ کر غور و فکر ہی دیر بعد ممکن اور ماندگی محسوس کر سکتا ہے۔ اگر ہمارے خیالات کچھ عرصے کے لیے ایک ہی نقطے پر مرکوز رہیں یا کسی دشوار کام کے متعلق کچھ دیر کے لیے ہمیں غور و فکر کرنا پڑے تو ممکن کے آثار اور بھی جلد محسوس ہونے لگتے ہیں۔

امریکہ کے ڈاکٹروں اور ماہرین نفسیات نے اس سلسلے میں جو تحقیقات کی، اس میں ماہرین طب کے مقابلے میں ماہرین نفسیات کو زیادہ کام پایا ہوئی۔ شکاگو کی مشہور یونیورسٹی میں ایک ماہر نفسیات نے اس کی تحقیقات اس طور پر مکمل کی کہ وزن اٹھاتے وقت ایک شخص کے بازو کی رگوں اور ٹھنوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھی۔ اس کے بعد اسی شخص سے دوبارہ وہی وزن یہ کہہ کر اٹھوایا گیا کہ پہلے وزن کے مقابلے میں اس مرتبہ اتنا زیادہ وزن اُٹے اٹھانا پڑے گا۔ یہ خیال کر کے، کہ وہ شخص جو وزن اٹھا رہا ہے، کہیں اس حقیقت سے باخبر نہ ہو جائے کہ دونوں مرتبہ اسے ایک ہی وزن اٹھانا پڑا تھا، اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔ اس لاعلمی کے عالم میں جب اس شخص کو یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ دوسری مرتبہ پہلی مرتبہ سے کچھ زیادہ وزن اٹھا رہا ہے تو اس کے بازوؤں میں اعصاب اور رگ ٹھنوں کی نقل و حرکت پہلے سے کچھ مختلف اور بدلی ہوئی تھی، فوراً ہی اس ماہر نفسیات نے یہ مشاہدہ کر لیا کہ وزن اٹھانے والے شخص کی قوت حقیقت کے رگ ٹھنوں پر زیادہ ممکن پیدا کرنے والی ثابت ہوئی چٹا۔ اپنی تحقیقات کے نتائج مکمل کرنے کے لیے اس نے اس مشاہدے پر ہی بس نہیں کیا بلکہ ایک بجلی کے آسے سے اس نقل و حرکت کو قلم بند بھی کر لیا چنانچہ قہقہے کے پیدا کردہ نقل و حرکت اور سیدھی سادی اعصابی جنبشوں کا فرق نکال کر اس نے تحقیقات کے نتائج امریکہ کے ایک طبی میگزین میں شائع کر دیے۔

ایک اور ڈاکٹر نے اس تحقیقات میں اور بھی قابل قدر اضافہ کیا۔ اس نے بھاری وزن دے کر اٹھانے والوں کے ذہن نشین یہ غلط حقیقت کر دی کہ وہ کم وزن اٹھا رہے ہیں۔ اس تحقیقات نے یہ امر بآہ ثبوت کو پہنچا دیا کہ انسان کے خیال کا اثر اس کے اعصاب اور اس کی صحت پر اس درجے طاری ہو جاتا ہے کہ اچھے خاصے انسان کو مریض اور مختلف امراض میں مبتلا انسان کو شفا یافتہ تصور کیا جانے لگتا ہے۔

بجلی سے مزاج کی اصلاح بجلی کے استعمال کے بھی آئے دن نئے نئے طریقے وضع ہوتے رہتے ہیں۔ لندن کے ایک خباثت نے ایک بن مانس کے بچے کے مزاج کی اصلاح کے سلسلے میں بجلی کے استعمال کے جس طریقے پر روشنی ڈالی ہے وہ بھی کافی مذہک دل چسپ ہے۔ جس مادہ بن مانس کا ذکر کیا گیا ہے اسے افریقہ کے ایک جنگل سے اس کے ہمجن ہی میں افریقہ کی ایک دیسی عورت نے حاصل کر لیا تھا اور چوں کہ بن مانس کے بچے کی ماں کو شکار یوں نے ہلاک کر ڈالا تھا اس وجہ سے اس بچے کی پرورش اسی عورت نے کی تھی۔ کچھ عرصے بعد اس بن مانس مادہ کو ہونا پہنچا دیا گیا، جہاں وہ اب تک موجود ہے۔ اس بن مانس کی عمر صرف آٹھ سال ہے اور وزن ۴۰ پونڈ تقریباً ۱۰ من، اسے ڈوڈ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ افریقہ کی عورت کے ہاتھوں گرفتار ہونے کے بعد سے نو قیدیوں کی سی زندگی بسر کر رہی ہے، لیکن اب وہ بہت کچھ خوش اور مطمئن ہے۔ اسے کہنے سے کہیے گھر، سونے کے لیے بستر اور کھانے پینے کے لیے برتن بالکل جوداگانہ طور پر ہڈیاں کر دیے گئے ہیں۔ وہ اکثر کام بالکل انسانوں کی طرح انجام دیتی ہے۔ ان ہی کی طرح سوئی، بیٹھی، بیٹھی پھرتی اور ان ہی کے سے برتنوں میں کھا، کھاتی ہے۔ یوں تو وہ بہت مطیع اور فرماں بردار بن مانس ہے، لیکن کسی کسی اس کے مزاج میں وحشت نمایاں ہو جاتی ہے۔ اس وقت غالباً اس کی فطری بربریت اور وحشت عود کر آتی ہے۔ ایسے موقعوں پر اس کے مزاج کی اصلاح کے لیے اس کے پالنے والے نے بجلی کی ایک چھڑی تیار کی ہے جو اندر سے پولی ہے۔ جب کسی توڑ پر وحشت کا غلبہ ہوتا ہے

یہ چھڑی اُسے چھوادی جاتی ہے۔ ساتھ ہی بٹن بھی دبا دیا جاتا ہے۔ بجلی کے کرنٹ سے ٹوڑ کو ایک قسم کا دھکسا محسوس ہوتا ہے۔ جو اگر چہ جسمانی طور پر اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا لیکن اس کے مزاج کی اصلاح کرنے اور اس کی وحشت دور کرنے میں بڑی مددگار ثابت ہوتا ہے اور اس بجلی کی چھڑی کے اثر سے اس پر غالب آئی ہوئی وحشت خٹوں میں ہوا ہو جاتی ہے۔

رنگ سے عورتوں کی مزاجی حالت کا اندازہ کسی عورت کی مزاجی حالت کا اندازہ کرنے کے لیے اس کے پسندیدہ رنگوں اور طبوسات پر تجربے سے یہ معلوم ہوا کہ خاص ذہنیت کی عورتیں خاص قسم کے رنگ پسند اور زیب تن کرتی ہیں۔ جہاں چہ عورت دیکھا گیا ہے کہ گہرا سرخ رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں شوخی اور تیزی ہلاکی ہوتی ہے۔ گلابی رنگ پسند کرنے والیاں محبت والی ہوتی ہیں۔ گہرا سبز رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں رشک کا مادہ ہوتا ہے۔ نیلے رنگ کی طرف میلان رکھنے والی عورتیں عبادت گزار اور محبت کرنے والی ہوتی ہیں۔ ارغوانی رنگ کی شائق عورتیں خود دار اور شریف ہوتی ہیں لیکن بعض اوقات ان میں جذبات عاشقی بھی پائے جاتے ہیں۔ ہلکے کاسنی، نارنجی اور زرد رنگ کی دلدارہ ذہین، ہوشیار اور علم دوست ہوتی ہیں۔ سیاہ یا گہرے بھورے رنگ سے مکر و فریب ظاہر ہوتا ہے۔ سبز رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں جذبہ محبت پایا جاتا ہے۔ (سائنس)

سانپ کے زہر سے آنکھ کے امراض کا علاج کوبرا اور دیگر زہریلے سانپوں کے زہر کو آنکھ کے امراض میں درد دور کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کو آنکھ کے آپریشن میں خون بند کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مرض ٹرکیو ما اور آنکھ کے پھوڑوں کے لیے اس کو بہت مفید پایا گیا ہے۔ (سائنس)

خوب صورتی کی بندوق خوب صورتی کو دوبالا کرنے اور جلد کو صاف کر کے اس کو تروتازہ بنانے کے لیے ایک عجیب آلا بجا ہوا ہے جس کو خوب صورتی کی بندوق کہا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ سوجھاپ، اوزون اور آکسیجن کی ایک بھوار جلد اور بالوں میں سے جو کچھ گزاری جاتی ہے جو جلد اور بالوں کو صاف کر کے ان کو طالع اور خوب صورت بنا دیتی ہے۔ (سائنس)

عروسک کا نیا تجربہ

”آپ کی عروسک کا نیا تجربہ قابل اطلاق ہے کہ میری نرس کے موٹر کے ایسی ڈنٹ سے بائیں ابرو تین انچ کا زخم آیا تھا۔ جو ڈاکٹری علاج سے بدبوارہ گیا۔ بینی کو ریں موٹی تھیں اور زخم بھی کھلا ہوا تھا۔ اُس نے اپنی طبیعت کی قدرت سے کام لے کر بغیر مجھ سے دریافت کیے ہی عروسک کی متواتر تین پٹیاں چڑھائیں۔ اس سے کوریں سمٹ کر نشان لامعنی ہو گیا۔ خیال ہے کہ اگر خون کی افزودنی ہوئی تو نشان بالکل ہی صاف ہو جائے گا۔ اس لیے آپ کی یہ قدرت قابلِ داد ہے۔“

عکیم سید مرزا صاحب۔ صدیقی
ہمت نگر

(ادھو سٹیٹ)

عروسک (جھڑی)

یہ دو عورتوں کے لیے مخصوص ہے اور ان کی بہت سی مخصوص شکایتوں کے لیے بڑے اثر والی چیز ہے۔ اندام نہانی کی اکثر تکلیفیں اس سے جاتی رہتی ہیں۔ یہ دوا اسفنج یا رونی میں لگا کر اندر رکھی جاتی ہے، جس سے نہ صرف سیلان الرحمہ دسفیہ و طوبت آتا، کی شکایت جلد رفع ہو جاتی ہے، بلکہ اندام نہانی کے مصلحات اور اعصاب بھی مضبوط ہو جاتے ہیں اور پہلا کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بالکل بے ضرر اور عجیب دوا ہے۔ قیمت فی سفیش ایک روپیہ۔

مینجر ہمد و محبت دہلی

خطرناک دردوں کے لیے لاجواب دریافت

درد کا فور ہو جاتا ہے

وجہ المفاسل - عرق النساء - نقرس اور عصبی دردوں کے لیے اب تک کوئی ایسی دوا دریافت نہیں ہو سکی تھی جو ان تکلیف دہ امراض سے ہمیشہ کے لیے نجات دلا دے۔ ہمدرد و خانہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اس دریافت میں کام یاب ہو گیا۔

اوجماعی

ہمدرد و خانہ کی وہ جدید دریافت ہو جس نے ان خطرناک بیماریوں سے ہمیشہ کے لیے ہزاروں ہنگام خد کو نجات دلا دی ہے۔ اوجماعی کو بے شمار تجربات کے بعد پبلک میں پیش کیا گیا ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں۔ ہمدرد و خانہ کی یہ وہ مشہور دوا ہے جسے کیمیائی اصول پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ بچہ اور گردے کی صلاح کر کے اس کے زہریلے مادے (یورک ایسڈ) کو گھٹاتی ہے جو ہر قسم کے امراض کی جڑ ہے یہ بلاشبہ ایک کسیری دوا ہے قیمت فی شیشی جو پندرہ روپیہ کافی ہے

ایک روپیہ سے طے

ہمدرد و خانہ یونانی دہلی



BENAZIR
HAIR
OIL

بالوں کے گرنے سے اور بالوں کے اُڑنے سے

مشکل بگڑ جاتی ہے

بال اگر کم ہوں یا اڑ جائیں تو خوبصورت سے خوبصورت انسان بد شکل معلوم ہونے لگتا ہے۔ بال مرد اور عورت دونوں کا بہترین حسن ہے۔ بالوں کے لیے

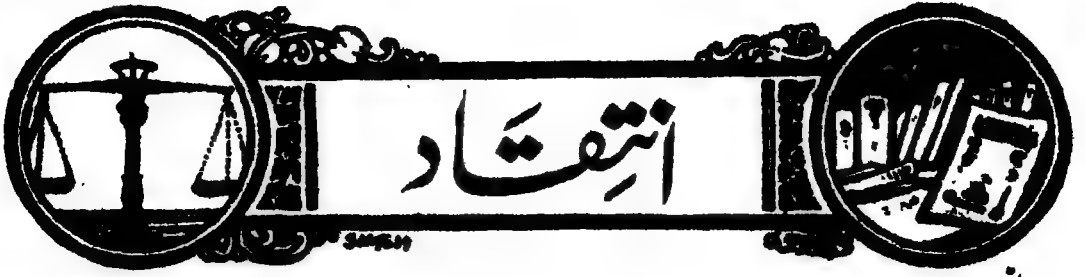
روغن بے نظیر (جسٹر)

لا جواب تیل ہے۔ یہ گرتے ہوئے بالوں کو روک دیتا ہے اُسے ہٹے ہوئے بالوں کو نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔ اور عورتوں کے بالوں کو نہ صرف بڑھاتا بلکہ ان میں چمک و خوشنمائی بھی پیدا کرتا ہے مقوی دماغ اور تیز گیمیاوی اصول پر تیار ہوتا ہے۔ درد سر، نزلہ اور زکام کے لیے کسیری ہے۔ رنگ اور خوشبو نہایت ہی دل فریب قیمت فی شیشی

بارہ آنے ۱۳۵

ہمدرد و خانہ یونانی دہلی





پانچ ہزار مجربات تقطیع ۱۸۷۲ء، ضخامت ۲۳۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ: منتظم صاحب، ہفتی کارخانہ، لاہور۔

مجربات کا یہ مجموعہ جناب حکیم مولوی عبد المجید صاحب کی تالیف جو رسولیت کے خیال سے پانچ ہزار مجربات کو پانچ جلدوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلی جلد تھمرے کے لیے ہمیں ملی ہے، جس میں سر کے جو ہیں امراض پر آٹھ سو پانچ مجربات درج ہیں۔

اگرچہ مؤلف نے تمہید میں مقصد تالیف کے متعلق کچھ نہیں لکھا ہے تاہم وہ ان الفاظ سے کچھ نہ کچھ ظاہر ہوتا ہے:-

”اطبائے سلف نے اگرچہ طب کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور اطبائے حال کی طرف سے بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہو رہا، لیکن انوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ باوجود وایں جہد طب پونانی کا وقار افسوسناک طور پر برباد ہو چکا ہے اور اس کا چرچا براہ کرم ہو رہا ہے۔ حسین کی وجہ ایک اور حرف ہی ایک ہے کہ ہمارے اطباء مقتضیات زمانہ کو ملحوظ نہیں رکھتے اور بدستور وہ مریضوں کو قدر پر قدر چلائے جاتے ہیں اور بڑے بڑے طویل اور عریض نسخوں سے ان کا قافیہ تنگ کر رہے ہیں۔ حال آنکہ وہ جانتے ہیں کہ زمانہ اختصار پسند ہوتا جا رہا ہے۔“

کتاب کے مطالعے سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مؤلف کے نزدیک زمانے کے اختصار پسند ہونے کا مقصد یہ ہے کہ تجزیہ نسخوں میں دوائیں زیادہ نہ ہوں خواہ ان کو بنائے اور استعمال کرنے کی ترکیب دی ہو، جو تجزیہ نسخوں میں زیادہ دوائیں ہونے کی صورت میں ہوتی ہے۔

جہاں تک اس مقصد کا تعلق ہے کتاب اپنی جگہ ایک عمدہ کامیاب ہو کیوں کہ تقریباً سب ہی نسخے اس قسم کے ہیں کہ انہیں جوش و بنا پسینا پھٹتا پڑتا ہے۔ زمانے کے اختصار پسند ہونے کا جو مفہوم مؤلف کے ذہن میں ہے، ہمیں اس سے بحث نہیں لیکن اس سلسلے میں ہمارا خیال یہ ہے کہ لوگ دوائوں کو جوش دینے لگے، چھانے یا پیسنے سے گھبرائے ہیں۔ وہ ایسی دوائیں استعمال کرنا پسند کرتے ہیں جن پر انہیں وقت نہ صرف گونا پر طے، خواہ ایسی دوائیں ایک دوا جزا سے بنی ہوئی ہوں یا سیکیڑوں سے۔ بہر حال اگر مؤلف کے پیش نظر یہ مقصد ہوتا تو وہ یقیناً کتاب کو بہت زیادہ مفید بنا سکتے تھے۔

کتاب کی لکھائی چھپائی درمیانی درجے کی ہے۔ سرورق رنگین ہے۔

دستور الاصلاح سائز ۲۴×۳۲، ضخامت ۱۴۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ: مکتبہ قمر الادب و فتر، شاعر، انگرہ۔

یہ کتاب ہندوستان کے مشہور نغز گو، استاد الشعراء مولانا سیاب اکبر آبادی کی تصنیف ہے جو اپنی افادی حیثیت سے زبان و ادب کا گرانا پیرایہ اور آنے والے شعراء کے لیے شمع راہ ہے۔ شعرو شاعری اور شغل سخن ہر زمانے کی ترقی یافتہ قوم میں جاری و ساری رہا ہے اور آج بھی ہندوستان میں یہ شمع زندگی کا جزو بنا ہوا ہے۔ لیکن بسا اوقات قومی تنزل اور ذہنی انحطاط کے باعث شاعری محض ”جسم بلا روح“ بن کر رہ جاتی ہے۔ اور قوم کے لیے مفید ثابت ہونے کے بجائے اس کی ذہنی قوتوں کے لیے زہرِ ملامل کا کام کرنے لگتی ہے۔ اور ایسے دور میں ہر لڑا ہوس حسن پرستی کو اپنا شعار بنا لیتا ہے۔

مذکورہ بالا کتاب موجودہ زمانے میں شاعروں کی ”بہتات“ اور پھر ان کی افادی حیثیت کی قلت سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔ اس میں مستقل چھوٹاؤں میں قابل قدر امور ذکر ہو گئے ہیں، بالخصوص ”اصلاح دینے“ اور ”اصلاح لینے“ کے عنوان سے محرم مصنف نے جو پتے کی باتیں سپرد قلم فرمائی ہیں وہ قطعی طور پر افادی حیثیت سے کتاب کی جان ہیں۔

بہر حال یہ کتاب ان مبتدیوں اور متوسط شعراء کے لیے مفید تر ہے جنہیں بارگاہِ قدس سے ”تفہیم“ اور ”محاکات“ کا عطیہ حاصل ہے۔ اس کتاب

کے مطالعہ سے یقیناً یہ لوگ "اُستادِ گردی" کے پھندوں سے نجات پا کر شعر و سخن کی محفل میں نمایاں وجہ حاصل کر سکیں گے۔

ایک بات جو ہمیں فاضل مصنف سے عرض کرنی چاہیے، کہ کتاب اپنی جامعیت کے لحاظ سے ایک حد تک تشہیہ ہے۔ اس میں کم و بیش نقد و نظر و سخن کے کچھ نمونے ضرور بیان کر دیے جاتے، تاکہ پیش نظر مقصد کی تکمیل ہو جاتی۔ کیا اچھا ہوتا کہ اس کتاب کی تنوید کے وقت نقد الشہسرا لابن قناریہ اور اس قسم کی دوسری کتابوں کو پیش نظر رکھا جائے تاکہ یہ کتاب بھائے خود ایک جامع مقالہ شاعر کی جاسکتی۔ ہمیں امید ہے کہ فاضل مصنف آئندہ ایڈیشن میں اس واقعہ کی کے ازالے کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ (س - ح)

ساز: ۱۶۲۶، صفحات: ۱۲۰، صفحہ: قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

یاد اقبال

پتہ: دفتر اقبال اکیڈمی، ظفر منزل، تاج پورہ، لاہور۔

حضرت علامہ اقبال کی وفات پر ہندوستان کے اکثر شعراء نے قطعوں اور قطعوں کے ذریعے سے اظہارِ غم کیا تھا۔ ان میں سے اکثر نظمیں قرآن اور رسالوں میں شائع ہوئی رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض چھوٹے چھوٹے رسالے بھی اس قسم کے شائع ہوئے جن میں علامہ کی وفات پر سیاسی ہندو کے خیالات و احساسات اور مختلف شاعروں کے جذبات جمع کیے گئے تھے۔ لیکن یاد اقبال کے نام سے جو مجموعہ اقبال اکیڈمی نے شائع کیا ہے وہ اپنی اس حیثیت سے ممتاز ہے کہ اس میں صرف منتخب نظمیں ہیں اور مرتب صاحب نے انہیں قابلیت سے مرتب کیا ہے اور ظاہری اعتبار سے مجموعہ کو شان و آبرو میں پیش کیا ہے۔ مرقع میں جناب محمد حسین صاحب بی۔ اے، نے "مختصر حیات اقبال" کے عنوان سے علامہ مرحوم کے سوانح لکھے ہیں۔ اور پھر نظمیں کا سلسلہ جناب غلام سرور صاحب فکا مرتب محبوب کی نظم و شوق سے شروع ہوتا ہے۔ پھر اس میں کسی مذہب اور کسی صنف کی قید نہیں۔ بعض منہ و صاحب اور بعض خواتین کی نظمیں بھی اس مجموعے میں شامل ہیں۔ بہر حال "یاد اقبال" ایک مفید مجموعہ ہے جسے اقبال کے قلمدانوں کے پاس رکھنا چاہیے۔

ساز: ۲۲۹۲۹، صفحات: ۳۰، صفحہ: قیمت چار آنے۔

ہماری صحافت

پتہ: مینجر صاحب کتاب گھر، ٹاؤن، جون پورہ، ای۔ پی۔

اس مختصر رسالے میں جناب کامل صاحب بی۔ اے، جون پوری سے صحافت کے متعلق معلومات اور کارآمد باتیں جمع کی ہیں۔ شروع کے تیرہ صفحوں میں بعض متمدن ممالک کی صحافت کا حال بیان کیا ہے۔ اس کے بعد کچھ تو فوٹو آؤڈیو ٹیوٹوں کے لیے ہدایات ہیں اور کچھ اصطلاح صحافت پر اظہارِ خیال بہتر ہوتا کہ جناب مؤلف اس رسالے کو لکھنے میں کوئی ایک خاص مقصد مقرر فرمائیے۔ موجودہ ضرورت میں یہ رسالہ کارآمد باتوں کا مجموعہ تو بے شک ہے لیکن کسی خاص مقصد کا حامل نہیں ہے۔ بہر حال صحافت کے مبتدیوں کے لیے اس رسالے کا مطالعہ افادہ سے مرکز خالی نہیں ہے۔ شائقین اور کچھ پتے سے پانچ آنے کے ٹکٹ بچ کر منگا سکتے ہیں۔

ساز: ۲۰۳۳۳، صفحات: ۸۸، صفحہ: قیمت پانچ پیسے۔ (برائے موصول ڈاک)

تحفہ عید الاضحیٰ

پتہ: دارالہدایت جامع مسجد شکوہ آباد، ضلع مین پوری۔ (ای۔ پی۔)

جناب الحاج مولوی شاہ غلام احمد علی صاحب فردوسی نے یہ رسالہ تالیف فرمایا ہے جس میں انہوں نے پہلے تو مسلمانوں اور دوسری قوموں کے تیو باروں کا موازنہ کیا ہے، اس کے بعد حضرت امیر المومنین کا ذکر و تذکرہ فضائل ذی الحجہ، حج، قربانی اور عید الاضحیٰ وغیرہ کی غرض و فائیت قرآن، حدیث اور ایضاً ایک روشنی میں بتائی ہے۔ اس کے ساتھ عید قربان کے ضروری مسائل بھی بیان کیے ہیں۔ رسالہ مفید اور کارآمد معلومات اپنے اندر رکھتا ہے۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ شائقین یہ رسالہ پانچ پیسے کے ٹکٹ بچ کر منگا سکتے ہیں۔

ساز: ۲۰۳۳۳، صفحات: ۵۲، صفحہ: قیمت چار آنے۔

چرمی کی جاسوسہ

پتہ: انجمن بک ڈپو، منسروا پریس، قطیف روڈ، دہلی۔

یہ چھوٹی سی دل چسپ کتاب جناب سید نجم الحسن حبیبی وحشی آرومی نے مرتب کی ہے جس میں نازی جاسوسوں کی ان خفیہ کارروائیوں کی تفصیلات ہیں جو وہ امریکہ میں کر رہے تھے۔ یہ تفصیلات حال ہی میں امریکہ کے ایک رسالے میں امریکہ کے محکمہ سراخ رسالوں کے ایکٹ فریوٹن جی، ٹورپو کے قلم سے شائع ہوئی تھیں۔ اندازاً گزری مائے جانے والوں نے انہیں بڑی دل چسپی سے پڑھا تھا۔ جناب وحشی نے یہ تفصیلات اس رسالے میں ترجمہ کر کے شائع کی ہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ اس زملے میں یہ رسالہ اُردو داں طبقے میں دل چسپی سے پڑھا جائے گا۔ پانچ آنے کے ٹکٹ بیچ کر ادھکے پتے سے منگایا جاسکتا ہے۔
پیغامِ حق سائز: ۱۰×۱۲ ۱/۲ ضخامت: ۸۰ صفحے، قیمت سالانہ دو روپے بارہ آنے۔

پتہ: مینجر صاحب پیغامِ حق، ظفر منزل، تاج پورہ لاہور۔

پیغامِ حق ایک ماہانہ رسالہ ہے جو جناب سید محمد شاہ ایم۔ اے اور غلام سرور صاحب فکاہ کی ادارت میں کچھ مدت سے شائع ہو رہا ہے۔ اصلاحی اخلاق، علمی اور دینی مضامین کی اشاعت اس کا شعار ہے اور خاص مقصد ہے کہ ترجمانِ حقیقت علامہ اقبال رحمہ کے افکار و عقائد کی تبلیغ و اشاعت مسلمانوں اور اُردو جاننے والوں میں کی جائے۔ چنانچہ اس کے چند نمبر جو ہماری نظر سے گزرے، اسی مقصد کے خصوصیت سے علم بردار ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے علمی اور دینی مضامین کی اشاعت بھی اسی نقطہ نظر سے کی جاتی ہے جو حضرت علامہ کا تھا۔ یعنی مسلمانوں میں صحیح مذہبی رنگ پیدا کیا جائے۔ اور ان کے جوہر و نمود کو دور کر کے ان کی قی اور قومی بنیادوں کو استوار کیا جائے۔ ہمیں پیغامِ حق کے مطالعے کے واقعی مستر ہوتی ہے۔ اس کے لائق و قابل مریزان تن دہی سے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ خوش قسمتی سے ان کو بعض فاضل اصحاب کی ہمدردیاں بھی حاصل ہو گئی ہیں۔ اس لیے اُمید ہے کہ وہ زیادہ وسعت کے ساتھ اپنے مقاصد کو حاصل کر سکیں گے۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ اُن مواخ پر غالب آتے رہے جو اُردو کے کسی رسالے کی اشاعت میں عموماً پیش آیا کرتے ہیں، تو ان پر پیامِ اقبال کی اشاعت کی نئی نئی راہیں کھلتی جائیں گی۔ اور یہ ایک ایسا کام ہوگا جس کی فوٹو مسلمانانِ ہند کو آج سے زیادہ کبھی نہیں تھی۔ رسالے کی کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ چمکنا لگا یا جاتا ہے قیمت بھی نہایت مناسب ہے۔ شائقین سائزے ہمارے آنے کے ٹکٹ بیچ کر ادھکے پتے سے نمونہ منگاسکتے ہیں۔

اینگلو عربک گریڈ ہائی اسکول میگزین سائز: ۱۰×۱۲ ۱/۲ ضخامت: ۴۰ صفحے، قیمت غالباً دو روپے سالانہ۔

پتہ: اینگلو عربک گریڈ اسکول کوچہ دکنی رائے، دریا گنج، دہلی۔

اینگلو عربک گریڈ اسکول کے اسٹاف نے یہ ماہانہ رسالہ حال ہی میں جاری کیا ہے۔ اس وقت اس کا پہلا نمبر چارے ساٹھ سو۔ اس نمبر میں ایک تعداد کے علاوہ تمام مضامین یا تو اسکول کی تعلیمات کے ہیں یا طالبات کے۔ میگزین کی تنوید اور ترتیب و اجسام کی تمام ذمہ داریاں خواتین سے متعلق ہیں اور انہوں نے کوشش کی ہے کہ رسالے کو خواتین کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ اس کوشش میں وہ بہت کامیاب ہوئی ہیں۔ لیکن بھی اصلاح و ترقی کی بڑی گنجائش ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ مس محمودہ انصاری بی۔ اے اور مسز مبارہ شبیبہ الحسن عیسیٰ صحیح الخيال اور گرم خواتین کی کوششوں سے ذمہ داریاں بڑھتی کرے گا بلکہ ان کا ادارہ بھی خواتین کی صحیح خدمت انجام دے گا۔

عرفان سائز: ۱۰×۱۲ ۱/۲ ضخامت: ۴۸ صفحے، قیمت سالانہ دو روپے۔

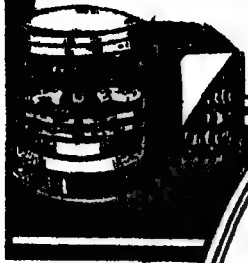
پتہ: مینجر صاحب رسالہ عرفان، ہمدانی منزل، محلہ مشائخاں، انڈر کوٹ، میرٹھ ریلوے۔

یہ روحانی، اخلاقی، مذہبی اور ادبی ماہانہ رسالہ جناب عقیل ہوانی صاحب میرٹھی کی ادارت میں ایک سال سے نکل رہا ہے۔ اس میں سب سے اہم مضامین جو تھے ہیں اور ہر مذاق کی تواضع کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ مضامین کا زیادہ حیرت انگیز ادبی ہے۔ انسانوں اور دیگر مضامین کے علاوہ نظموں کا ایک چھانچا انتخاب بھی ہر صفحے میں شامل کیا جاتا ہے۔ نام کی مناسبت سے صوفیانہ اور مذہبی مضامین کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔ دسمبر کے رسالے میں جناب مڈرپے کے ملاحظات کے عنوان سے جو مضمون لکھا ہے وہ نہ کوئی ادبی خوبی اپنے اندر رکھتا ہے اور نہ وہ اس مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے غالباً وہ لکھا گیا ہے۔ اصلاح حال کے لیے اس قسم کا انداز تحریر شاید کسی کو بھی پسند نہ آئے۔ بہر حال جناب مدبر اس رسالے کو دل چسپ بنانے کی اپنی سی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اور اس میں وہ بڑی مذہب کامیاب ہیں۔ نمونہ ہمدرد دہلی کے حوالے سے مفت منگایا جاسکتا ہے۔

النوار عالم جنری سائز: ۱۰×۱۲ ۱/۲ ضخامت: ۹۶ صفحے، قیمت تین آنے، مع حصول ڈاک ہار آنے۔

پتہ: حاجی محمد سعید صاحب، تاجر کتب خلاصی ٹولہ نمبر ۸، کلکتہ۔

جناب حاجی محمد سعید صاحب کے حسب فرمائش چہنتری حاجی محمد رفیع کے انتہام میں نکلتے سے شائع ہوتی ہے۔ النوار عالم جنری کا شمار بھی ملک کی خوش نما اور کارآمد جنریوں میں ہے۔ اس میں ان ضروری معلومات کے علاوہ چہنتری سے تعلق رکھتی ہیں، مرتب نے بہت سے مفید اور کارآمد مضامین جمع کیے ہیں۔



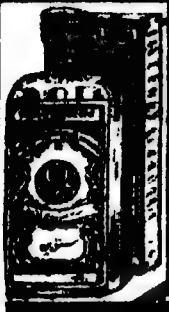
بیوی کو خوش رکھیے

آمدنی بڑھانے کا نسخہ

بیوی کو خوش رکھنے سے دلغ درست رہتا ہے۔ دلغ درست رہنے سے آمدنی بڑھ جاتی ہے۔ بیوی کو حکم بردار، تابعدار، اور فرماں بردار بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ فوری شان و عظمت قائم کرنے والی مسک بے نظیر استعمال کی جائے۔ قوتِ مردمی کو حد درجے بڑھاتی ہو اور عورت کو مجبور کرتی ہو کہ مرد سے ہر وقت خوش رہے۔ کیونکہ یہ صحیح معنوں میں انتہائی درجے کی مسک ہے۔ سونے پر تنہا کہ یہ ہر اس سے آج تک کبھی بھی کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ بڑے اہتمام سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہو قیمت فی شیشی ۱۲ انچوراک سے دلی آرزو میں پوری کرنے کے لیے پورے اعتماد کے ساتھ آج ہی منگائیے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے ساتھ آج ہی منگائیے



خواتین پر رحم کیجیے



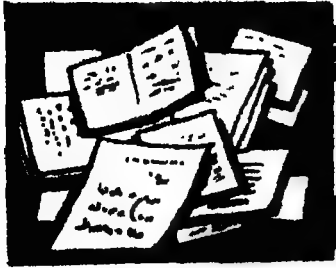
خواتین کی رحم کی تمام بیماریاں سنوورین قلع قمع کر دیتی ہے۔ اس مایہ ناز دوا کی پشت پر آپ کے ہمدرد دواخانے کی حاسدوں کی آنکھوں کو چند حیا نے والی ۳۵ سالہ شہرت ہے۔

ایام کی بے قاعدگی۔ رحم میں درد خون کی زیادتی و کمی اختناق الرحم (ہسٹریا)، باؤ گولہ اور رطوبت کے غیر معمولی خراج کے لیے تمام دوائیں سنوورین کے سامنے ہیسچ ہیں

اس سے کوئی مطلب نہیں کہ سنوورین آپ اپنے گھر میں استعمال کے لیے منگاتے ہیں یا آپطیب ہیں اور مریض خواتین کے لیے آپ کو ضرورت ہو۔ ہر حالت میں آپ سنوورین کو تیسرے ہدف قابل اعتماد پائیں گے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی پر چسپاں ہو۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہو صرف ایک روپیہ (دھڑا) ابھی منگائیے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



مُراسلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونیورسٹی کا نفرنس کا سترھواں سالانہ اجلاس! ہندوستان کا دار الخلافہ، مدینۃ الطب اور مسیح الملک محکم وطن، دہلی میں

ہندوستان کے اطباء اور وید صاحبان کی مشترکہ سیاسی جماعت اور یوگا ریشم الملک کی موجودہ حالت کے متعلق ملک میں ایک عرصے سے بے پناہ غامبر کی جارہی ہے۔ یہ حالت کیوں ہے؟ اس کا اصل علاج اور حقیقی سدھار کس طرح ہو سکتا ہے؟ اس کے متعلق ان سفروں میں تقریباً ڈیڑھ سال سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ یہ بھی کوئی سرسبز دار نہیں ہے۔ لیکن اب وقت اس حد سے بہت آگے بڑھ گیا ہے کہ ان چیزوں پر طبع آزمائی اور خامہ فرسائی کی حاجت۔ اس لیے کہ مرض مشخص ہے اور علاج بھی معلوم ہے۔ اب تو صرف عمل کی ضرورت ہے۔ اپیلوں، گزارشوں اور معروضات کا وقت ختم ہو گیا اب اٹھ کھڑا ہونے کی آخری ساعت ہے اور صرف کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تجاویز پر غور کرنے کا بھی یہ وقت نہیں ہے کہ تجاویز اب اسی اجتماع میں سوچی جائیں گی کہ جب ہندوستان بھر کے مالین طب سرجر کر بیٹھیں گے۔ انفرادی مکالمات و مقالات کی "سند پریشان خواہ" میں اس کو اکثر تبصیرا کے مصداق کے سوا اور کچھ حقیقت نہیں۔ اس وقت اطباء کی سیاسی تنظیم کی اس قدر ضرورت ہے کہ اس سے پہلے کہی نہ تھی۔

ان تمام حالات کو اپنے فنی بھائیوں کے سامنے پیش کر کے ان کی چارہ سازی کی تدبیریں دریافت کرنے کے لیے میں نے یہ طے کر لیا ہے کہ مارچ ۱۹۴۱ء میں آل انڈیا ویدک اینڈ یونیورسٹی کا نفرنس کا سترھواں (۱۷واں) سالانہ جلسہ منعقد کیا جائے۔

یہ اجلاس دہلی کی اس مقدس سرزمین پر منعقد ہوگا جو صدیوں سے نہ صرف شہنشاہیت کی دار الخلافہ بلکہ طب کی بھی دار الخلافہ ہے اور جس سے مسیح الملک کے ایک زندہ جاوید نفس قدسی نے جنم لے کر طب قدیم کے جسد میں زندگی کی روح بھونکی۔ اور اس غلام ملک کے دیدوں اور حکیموں کو گہری نیند سے بیدار کر کے میدانِ عمل میں لاکر کھڑا کر دیا۔

میرے دوستو، بزرگو اور بھائیو! مسیح الملک نے اپنی زندگی کا آخری لمحہ اور اپنی بیش بہا حیات کا آخری سانس تہاری اور منہ تہاری خدمت کے لیے صرف کیا تھا۔ اب ان کی روح مطہر بھی تھیں دعوتِ عمل دے رہی ہے۔ اپنا حق مانگتی ہے اور تم سے دریافت کرتی ہے کہ کیا تم نے ان کے جسم کے ساتھ ان کے مشن، ان کی تبلیغ اور ان کے احسانات کو بھی دفن کر دیا ہے؟ بتاؤ ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

آپ کی فنی برادری کا یہ اجتماع مسیح الملک کے جنم بھوی کے اس گوشے میں ہوگا جو عمل کا قلعہ اور طب کا گروکل ہے اور جس کا نام جامعہ طبیت دہلی ہے۔ آج جب کہ مسیح الملک کے مشن کی طرف سے سردنہری موت کے سکوت کا منظر پیش کر رہی ہے، اتہد کی کرنیں اور عمل کی شعاعیں صرف جامعہ طبیت سے ہی چمک رہی ہیں۔ ایک مختصر سی بے سراہ اور گم نام جماعت نے مسیح الملک کی روح کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنے جان و مال سر و مروت اور عزت کی بازی لگا دی ہے۔ اس کی حقیر مساعی کی کامیابی اسی ذاتِ پاک کی توفیق پر منحصر ہے جو سقراط، بقراط، جالینوس، بوعلی سینا اور مسیح الملک کا خالق ہے۔ مسیح الملک کے مشن کی نام لیا حرفت ہی ایک مختصر جماعت نہیں ہے، بلکہ وہ ایک عظیم الشان اتحاد ہے جن کے نیچے۔ قلعہ۔ عسائش ہند میں جلوت گاہیں، خلوت گدے، موٹریں، خدم و حشم، تقریب سلطانی سب مسیح الملک کی مجاہدانہ سرگرمیوں کی بدولت اور ان کی قیادت و سیادت کی بارگاہِ عطی کی بمبیک کے ٹکڑے ہیں۔ مسیح الملک محکم کے کیا صفت اسمِ عظمیٰ کی بدولت جو فرزندِ ان طب "ثمنًا قلیلًا" کے خریدار اور مالک ہیں، کیا ان کی ذمہ داری اس نام کی حرمت کی بقا و ثبات کے لیے کچھ نہیں ہے، جس کی مسیح الملک اپنے پسماندگان کے لیے بطور وراثہ چھوڑ گئے ہیں؟ کیا مجھے

ہر دستک دے رہا ہوں میرے دل پر ہاتھ رکھنا۔ کیا آپ عطا فرما سکتے ہیں؟ اس نیاز مند لڑکے کو دیکھ کر آپ نے ہنس کر کہا: "تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو۔" یہ سن کر لڑکے نے ہنس کر کہا: "تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو۔" یہ سن کر لڑکے نے ہنس کر کہا: "تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو۔"

مرف آپ سے اشارہ عمل کی بھیک مانگتا ہوں۔ کیا آپ عطا فرما سکتے ہیں؟ اس نیاز مند لڑکے کو دیکھ کر آپ نے ہنس کر کہا: "تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو۔" یہ سن کر لڑکے نے ہنس کر کہا: "تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو، تم دین کے منتظر نہ رہو۔"

آئندہ موسم بہار کیا عجیب جو کہ آپ کی کانفرنس کے لیے حقیقی معنوں میں موسم بہار ثابت ہو۔ اس کے قریب دیکھو، مگر تومر شہر حیات میں عمل کے خوش نامہ شگوفے پھوٹ نکلیں اور خلوص و اتحاد کی کوئی بول چال حرکت و بیداری کے برگ و بار سے سدا بہار بن جائے۔

یہ طے کیا گیا ہے کہ جامعہ طیبہ کا جلسہ تقسیم اسناد اور جامعہ طیبہ کی انجمن انبائے قدیم کے جلسے بھی اسی زمانے میں منعقد کیے جائیں گے۔ دارالخلافہ شہر دہلی اور جامعہ طیبہ کی سرگرمیاں ملک کی فضا میں ایک خوش گوار حرکت پیدا کرنے کا موجب ہوں اور آپ کے جھنڈے کے سرور و بخش ثابت ہوں۔

خاکسار، مکیم محمد ایاس خاں

آزادی سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طب کی کانفرنس، دہلی

دواؤں میں ذاتی مقناطیسیت

ایک دل چسپ خط اور اس کا جواب

محترم و معظم جناب حکیم صاحب

السلام علیکم۔ میں اپنے تعارف کے لیے بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے دواخانے اور رسالے کا پڑانا خیر ہوں۔ اور گزشتہ سال کا ہونے والا ایسی ہی شخص کو کھانسنے کے لیے دواؤں کے وقت آپ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ اس وقت آپ دواؤں کی تیاری اپنے سامنے کر رہے تھے، اُس وقت واقعی مجھے احساس ہوا تھا کہ آپ کو بڑے وقت تکلیف دی لیکن اپنے خندہ پیشانی سے میرا حال سنا اور دواؤں پر فرمائی۔ خدا کا کھلاکہ شکر ہے کہ میں اب بالکل تندرست ہوں۔ پہلے فارغ ہونے پر ہمارا کادھہ ایک دفعہ تو بڑے شک ہلکا سا پڑا، لیکن اس کے بعد تو جب تک اس سے محفوظ ہوں۔

ہمدرد دواخانے کو دیکھ کر ادا کیے دل کو میرے دل میں جو خیالات پیدا ہوئے۔ انہیں میں قلم بند کر کے دواخانے کے منبر صاحب کو بھیجنا چاہتا تھا لیکن آپ کے ہاں کی دواؤں کے متعلق یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ وہ اتنی موثر کیوں جوتی ہیں۔ یہ فقط میرا ہی تجربہ نہیں بلکہ جن جن مرضیوں کو میں نے آپ کے ہاں کی دواؤں سے دیکھا ہے وہ اگر جلتے ہیں کہ ان کو فوراً فائدہ ہو گیا، لطف یہ کہ وہی دوا اگر کسی دوسری جگہ کی دوا تو وہ اثر نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ حال ہے کہ اب میں ہمدرد کی کوئی دوا کھاتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دواؤں کی قوت کے سوا اور کوئی قوت بھی اپنا کام کر رہی ہے۔ دہلی کے ایک سوداگر صاحب جن کے ہاں میں ہمدرد منبر تھا، ان سے بھی جب باتوں باتوں میں ذکر آیا تو کہا کہ ہمدرد کے ہاں کے دو تین نسخوں سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ دوسری جگہ کے دوا سے نہیں ہوتا۔ میری سمجھ کا کام نہیں کرتی تھی کہ یہ کیا بات ہے۔ ہمدرد دوا کے روحانی علاج خبر سے یہ عقیدہ کھلا کہ جس کو آپ کو طب کے علاوہ دواؤں سے بھی دل چسپی ہے۔ اس لیے آپ ہمدرد دواخانے کی دواؤں میں اپنی ذاتی مقناطیسیت داخل کر دیتے ہیں جب کپڑے پر اور پانی میں ذاتی مقناطیسیت منتقل

جے پور میں ایک مرد کو حمل قرار پانگیا اسپتال میں حیرت انگیز انکشاف

بچپن دنوں متحدہ اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ جے پور میں ایک مرد کے حمل قرار پانگیا تھا اور جب بہت سے لوگوں نے اس نوجوان کا پیٹ دیکھنے کے بعد یہ خیال قائم کر لیا کہ پیٹ کی اونچائی اور شکم کی گرائی کے اعتبار سے وہ آثار نمایاں جو حاملہ عورت کے دیکھے جاسکتے ہیں نو انھوں نے اس مرد کو ہسپتال بھیج دیا جس مدت میں تمام شہر اور نواح تھیں یہ بات اچھی لگتی کہ جے پور میں مرد کے بچت پیدا ہو گیا ڈاکٹروں نے اسی اچھی طرح اس نوجوان کے آثار حمل کا معائنہ نہیں کیا تھا ہسپتال میں جب آلات کے ذریعہ اس نوجوان کے پیٹ کی انحصان کے متعلق تحقیقات کی گئی تو یہ لرزنا خیز انکشاف

ہوا کہ اس کو حمل نہیں قرار پایا تھا بلکہ ترقی کے مرض نے یہی صورت پیدا کر دی تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو حمل و دھوکا ہوئے تھا اور پھر ہی بی بی مریم پر ہی بات مسجل ہو گئی معلوم ہے اس افواہ سے چاہے اور لوگوں نے کتنی ہی دلچسپی کیوں نہ لی ہو لیکن میں معلوم ہوا جو خود اس نوجوان کے عزیزوں اور شریک داروں کو اس دہجدہ مرد پر ہلکا ہنسنے بعض اخبارات میں جن میں اس قسم کا کھلع شائع ہوئی تھی تردید کرنے کی کوشش کی یہی خود انھیں بھی یہ فکر ہوئی کہ کسی نہ کسی طرح جلد سے جلد اس نوجوان کے پیٹ کو اصلی حالت پر لایا جائے اور ترقی کے اس مودی مرض کو دور کر دیا جائے جس میں اس وقت یہ ہی لوگوں کو ترقی کے متعلق یہ اندازہ بھی ہوا کہ یہ مرض بظاہر معنوی ہے لیکن حقیقت میں بہت خوفناک ہے

مرض کو دوا کھلانے یا چلانے میں ایک عصبیت یہ پیش آتی کہ دوا کی زیادہ مقدار ترقی کو روک نہ سکے گی اس لئے دوا کا موبہ دینا ہی ہی نہ دیتے ہیں اس محسوس کی گئی کہ کوئی دوا اصل کی علاج جو دوا ترقی کے اعتبار سے حیرت انگیز بھی ہو اور جس کی مقدار جو ترقی تھی کہ بہت کم معلوم نہ ہو جاوے بغیر جس کا یا برس کے سنہ سے بعد دوا خانہ دہلی کی تیار کردہ دوا بنائی گئی جو ترقی کے مریضوں کے لئے تندرستی کا پیغام ہوا ترقی کی تمام شکایات کے یہ بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دوا خانہ جن ادویات پر بھی طور پر بنا کر سکتا ہے ان میں ایک دوا ڈیوکیائی ہے جس میں دوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مقدار خوراک بہت کم اور اس کے فائدے زیادہ ہیں ترقی کی سختی اور درد کو دیکھتے ہی دیکھتے ترقی کر دیتی ہے اور ٹھکانا اصلی حالت پر لے آتی ہے۔ دوا سے پراچھا اثر آئے گا جو ان تمام مریضوں کے باوجود قیمت صرف ۱۲ روپے تین روپے۔ ترکیب ہسپتال کا پرچہ براہ دور رسال کیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ: ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

حیرت انگیز اموات و پیدائش سے حیرت انگیز انکشاف

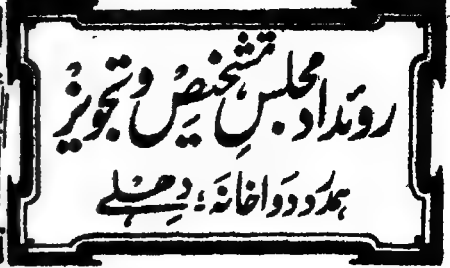
ہندوستان کی سیاسی سماجی مذہبی اور اقتصادی ترقی کے خواب دیکھنے والے ہیں۔ لرزہ خیز حقیقت کی جانب سے انھیں بند کیے ہوئے ہیں کہ اس پر غلط فہمیاں ہیں ہر سال ہزار لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کچھ ہی عرصے کے اندر اندر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ملک کے اموات و پیدائش کے رجسٹروں کو دیکھنے سے یہ حقیقت کھل جاتی ہو کہ اگرچہ ملک میں بچوں کی پیدائش کے نہیں لیکن بچپن ہی میں ان کی موت کی رفتار اور واسطے تمام ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے اور ملک میں ہر سرے سے ہر سرے سے ہر سرے سے ہی بڑے بڑے نظر آنے لگے ہیں۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی کے ماہر طبیبوں نے ملک میں بچوں کی اموات کی اس بڑھتی ہوئی رفتار کو حیرت انگیز اور شویش کی نظر سے دیکھا تحقیقات سے نتیجہ برآمد ہوا کہ بہت سے بچوں کی موتیں ان کے والدین کی بے پروائی اور غفلت کی بدولت واقع ہوتی ہیں بچوں کو غموں اور بھڑکی قبض، نرمہ اور زکام کی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ دانت نکلنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر دست بھی آنے لگتے ہیں اور والدین خصوصاً بچے کی ماں چونکہ کوئی خاص احتیاط نہیں کرتی اور نہ اسے مرض کے اصل اسباب معلوم ہوتے ہیں اس وجہ سے بچہ رفتہ رفتہ موت کے منہ میں پلا جاتا ہے اور خود اس کی مالی و روپ بڑی حد تک اُس کی ہلاکت کے ذمے دار ہوتے ہیں اس زبردست طبی تحقیقات کے بعد جو دوا ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی نے

نوہال

کے نام سے تیار کی ہو وہ بچوں کی ہر قسم کی بیماریوں کا دوا اور موثر علاج اور بچوں کی صحت و قوت کی ضمانت ہے۔ یہ دوا بچوں کے ہر مرض کے لئے لکیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہر مرضی دستوں کا آنا قبض بچوں کے نزلہ زکام اور دانت نکلنے کی تکالیفوں کے لئے تو خاص طور پر مفید ہے۔ بچوں کے متعلق موجودہ شاک شک معلومات کے پیش نظر نوہال کے اجزاء کی ترکیب حیرت انگیز حاکمیت کے ساتھ کی گئی ہے۔ اپنے پیارے بچوں کو نوہال ہسپتال کر کے نہال کر دیجیے۔

قیمت فی شیشی جو ایک عرصے کے لئے کافی ہے صرف آٹھ آنے۔
میںچ ہمدرد دوا خانہ دہلی



سوزاک مُزمن

حالات مریض نمبر ۳۸۹۵۱

”تقریباً سوا سال سے سوزاک ہو گیا ہے۔ پیشاب میں سخت جلن رہتی ہے اور پا جاے پر دبے آجاتے ہیں۔ پیشاب کا فورہ دینی ہوتا ہے۔ کرایا تو پیپ ٹی۔ میں تمام علا جوں سے ناکام رہ کر آپ سے اپنا علاج کرانا چاہتا ہوں۔ پیشاب کے بعد کچھ مکئی سی سفیدی بھی آتی ہے۔ تکان بخلد ہوجاتی ہے۔“

علاج :- (صبح) قرص سوزاک ۴ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔
(شب) قرص مین ۲ عدد دوسرے تیسرے دن پانی سے کھالیا کریں۔
(دقتی) تب پچکاری سوزاک اعدہ چھاپھ میں گھول کر پچکاری کریں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ ۱

”۲۰ دن آپ کی دوا میں استعمال کیں۔ ان دواؤں سے بہت فائدہ ہے۔ مرض تقریباً چلا گیا ہے۔ کیوں کر دھتے اب نہیں آتے۔ آپ ان دواؤں کا اگر مناسب سمجھیں تو ایک کورس اور بھیج دیں۔“

ضعف باہ جزیانی

حالات مریض نمبر ۲۹۴۳۲

”میں اپنی حالت کیا تحریر میں لاؤں، عرصے سے پیشاب کے پہلے چاول کی بیج کی طرح کی سفیدی ثابت ہوتی ہے۔ پیشاب گرم گرم آتا ہے۔ اعضائے تناسل کی کم زوری نے بالکل بے کار بنا رکھا ہے۔ کوئی چیز مضہم نہیں ہوتی۔ اب دائیں پنجے کی گانٹھ میں درد شروع ہو گیا ہے کمرھے ہو کر مل نہیں سکتا۔ خدا کے لیے کوئی تھی سی دوا تجویز کر کے جلد روانہ کر دیں۔“

علاج :- (صبح) قرص کشتہ قلعی ۲ عدد ولوب کیر و ماشے میں ملا کر کھائیں۔
(دسپہر) معجون مقوی ۱ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔
(شب) معجون اد جاع ۱ ماشے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ ۱

”آپ کی دواؤں نے بے حد فائدہ پہنچایا۔ پیشاب کے پہلے جو سفیدی آتی تھی اب بالکل نہیں آتی۔ پنجے کے درد کو بہت فائدہ ہوا۔ چکیا آپ عضو پر لگانے کے لیے کوئی طلا دیں گے؟“

ضعف دماغ

حالات مریض نمبر ۳۵۴۳۰

”مجھے دماغ کی کڑدئی کی شکایت ہو۔ ذرا سی برہی کی وجہ سے نکام لگ جاتا ہوں۔ کچھ دیر پڑھنے سے درد سر ہو جاتا ہوں۔ ویسے جسمانی کڑدئی کا شک
فضل سے نہیں ہے۔ برائے فہم کوئی عمدہ خمیرہ یا دوسری دوا دی۔ ہائی کے فدیے روانہ کر دیں۔“
علاج ۱۔ (صبح) خمیرہ نرلی جواہر ملا ۱۱ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔
(شب) اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔

حالات ما بعد استعمال ادویہ ۱۔

”دوا کو استعمال کرنے سے خدا کے فضل سے بہت سا آرام ہے۔ یہ ظاہر کسی دوا کی اب ضرورت نہیں معلوم دیتی۔ لیکن اگر
آپ مزید دے گئے لیے دوائیں دینا چاہیں تو ضرور روانہ کر دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب میں دماغ کو ایسا مضبوط کر لوں کہ آئندہ شکایت ہی نہ ہو۔“

خرابی نظر

حالات مریض نمبر ۳۹۹۹۹

”میرے بڑے بھائی کی عمر پچیس سال ہے۔ دو سال سے آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ بائیں آنکھ میں دو سال ہوئے دھندلاہٹن شروع
ہوا اور ڈھیلے میں خیف درد ہونے لگا۔ اب اس آنکھ سے تو بالکل ہی نظر نہیں آتا، لیکن دائیں آنکھ میں بھی شکایت شروع ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے
دیکھ کر بتایا کہ موتیا بند ہے۔ ازراہ کرم کوئی مفید دوا جلد روانہ کر دیجیے۔“

علاج ۱۔ (صبح) خمیرہ گاؤزباں عنبری ۱۶ ماشے تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(شب) اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے تازہ پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

(مقامی) کھل چکنی دوا ذرا سی پانی میں گھس کر دن میں ایک مرتبہ اور رات کو سوتے وقت لگائیں۔

حالات ما بعد استعمال ادویہ ۱۔

”خداوند کو کیم کالا کلاک شکوہ ہے کہ اس قادر و توانا نے میرے بھائی صاحب کو اپنے حبیب پاک کے صدقے میں دہرگان غلام کے طفیل ادو
آپ کی دواؤں کی بدولت حد سے زیادہ فائدہ پہنچایا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ان کو صرف کوئی مقوی دلخ دوا دے تاکہ استعمال کرتا رہوں۔“

خرابی حیض

حالات مریض نمبر ۳۰۲۵۳

”عمر ۲۰ برس ہے۔ بدن پتلا اور رنگ گندمی ہے۔ شادی ہو چکی ہے لیکن بچہ ابھی تک نہیں ہوا اور نہ حمل ٹھہرا ہے۔ حیض کی خرابی ہے ۱۰-۱۲ دن
کی دیر سویر ہو جاتی ہے۔ اور پھر غلامہ نہیں ہوتا۔ رنگ کبھی سرخ اور کبھی سیاہ ہوتا ہے۔ دو تین ہینے سے حیض کے دنوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ قے بھی
ہو جاتی ہے۔ کچھے میں ملن رہتی ہے۔“

علاج ۱۔ (صبح) مستورین ایک تولدودھ میں گھول کر چلائیں۔

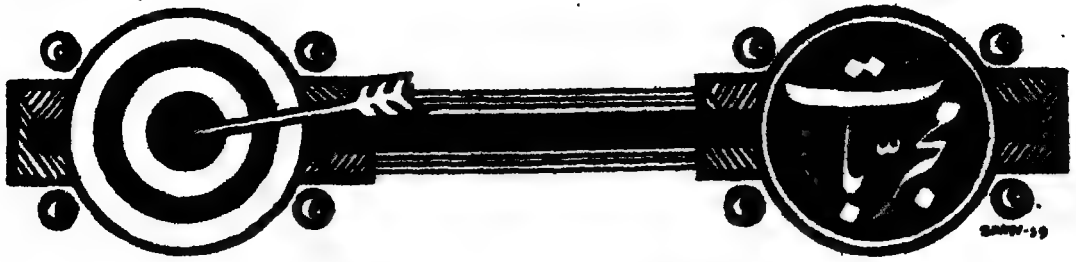
(بعد غذا) جوارش ہالی نوس ۹-۱۰ ماشے کھانے کے بعد دونوں وقت دیں۔

(شب) سمون مقوی رحم ۱۶ ماشے دودھ کے ساتھ سوتے وقت کھلائیں۔

حالات ما بعد استعمال ادویہ ۱۔

”۳۰۲۵۳ نمبر کا پرس منگا کر دوائیں استعمال کرائی تھیں جس سے اتنا فائدہ ہوا کہ حیض کی تمام تکلیفیں جاتی رہیں۔ الحمد للہ اب کوئی شکایت

نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مستورین کی دوشیشیاں ادو پلاؤں۔ ازراہ کرم حسب ذیل پتے پر بھیج دیجیے۔“



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

لبوب کبیر حیدر خصیۃ اشلب، تخم شفاش سفید، کچھ مٹھر، منر سرکونک، منر حب، الزلم، منر تخم فرہ، منر، بلخوزہ، تخم اونگن، منر افوٹ، منر حبہ الخضرا، منر زریں، منر حب قنصل، منر پستہ، منر فندق، منر بادام شیریں، ہر ایک ڈھائی تو لے۔ دال ماش سفید ۳ تو لے، تخم گندنا، تخم بیاض، تخم پیستہ، تخم شلم، تخم گندنا، بوزیدان، اوزانی، مدر، سوہن، کردہ، ریگ، ماہی، حفاث بغدادی، میدہ کلزی، قوری سفید، موصلی سفید، تخم لیون، بہمن، شمر، بہمن سفید، ہر ایک ڈیڑھ تو لے۔ غونجان، قرفنصل، عاقر قوما، شفاقل مصری، خرفہ، کباب چینی، ہر ایک سوا تو لے۔ کشن خرا، ایہ شتر اعلائی، بردہ، قضیب گاؤ، خار شک، پردہ شیر گاؤ، آشنہ، ہر ایک ایک تولہ، سیسے تخمین ایک اونس، دار قل فل، بھنگی روی، زنجبیل، زعفران، سنبل الطیب، اندر جو شیریں، نار شک، تخم فرخ، مشک، لباسہ ہر ایک تو لے۔ درد بخ عقری، موصلی سنبل ہر ایک دو تو لے۔ شہد خالص دواؤں سے سچہ۔ مشک خالص سوائیں لے، موارہ بھٹی ۳ لے، ورق نقرہ دو کلوی، ورق طلا ۵۰ عدد کشتہ مرغان، کشتہ عقیق ہر ایک ایک تولہ، چون بنائیں۔

فوائد ۱۔ باہ کو قوت دینے اور آدہ منویہ پیدا کرنے میں بے مثل ہے۔ دل، دماغ اور اعصاب کو طاقت پہنچانا جو گردوں کی کم زوری اور کرتا ہے۔ بدن کو فرہ کرتا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ، جوڈ پور

حب مقوی باہ ورق طلا، ایک لے، کشتہ فولاد ایک لے، کشتہ زرد ایک لے، ست سلاجیت خالص ۳ لے، مویاں پہلی ۶ لے، جندیہ ستر ۶ لے، زنجبیل ۶ لے، زہن باد ۶ لے، درد بخ عقری ۶ لے، بھنگی ۶ لے، منسلوچن ۶ لے، زعفران ۳ لے، افیون ۳ لے۔

تذکرہ تیاری ۱۔ سب دواؤں کو کھل میں ڈال کر عرق گلاب اور شہد اصلی میں دو دن تک کھل کر لیں۔ جب گولیاں بننے کے قابل ہو جائے تو آدہ ماش برابر گولیاں بنائیں اور ضرورت کے وقت ایک گولی استعمال کریں۔

فوائد ۱۔ سرعت انزال، جریان مرمن، کئی باہ کے لیے مفید ہیں۔ بے حد مسک ہیں۔ اگر اس کے ساتھ دودھ گھی کا باقارہ استعمال رکھا جائے تو طاقت و قوت رفتہ از سر نو عود کرتی ہے۔

سفوف شکم اکیر انیسون، زیرہ، کرمانی، دانہ ایل، خرفہ، اجوائن دیسی، کرنس، عاقر قوما، سہاگ بریاں، چیتا، سوختہ، پیل، مریج سیاہ، اجوائن، باؤ ہراگ، ہینگ بریاں، رنگ سیاہ۔ سب دواؤں میں ہم وزن لے کر سفوف تیار کریں۔

فوائد ۱۔ شکم کے ہر مرض میں اکیر ہے۔

جناب حکیم کبیر احمد صاحب، جہنگانوی

حب سرفہ اطفال رب السوس، صمغ عربی، کاکڑا سیگی، ایرسا، فل فل سیاہ، اچھیر کیت سیلاؤنا۔ دواؤں کو ہم وزن لے کر فوب بائیک لیں اور دانہ موٹہ برابر گولیاں بنائیں۔ چھوٹے بچے کو ایک اندر بڑوں کو دو گولیاں پانی یا دودھ میں گھس کر پلائیں۔

فوائد ۱۔ بچوں کی کالی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔

حب سعال بلغمی گل آکھ، ہرنگ، نیمول، رنگہ، سوختہ، زراوند، مریج، کاکڑا سیگی، عناب، ولاتی، سوختہ، فل فل سیاہ، برگ کاؤزباں، سوختہ

آبریشم خام سوختہ، خاکسی سوختہ، سب السوس دلائی، شکر تخیال، اہل السوس مقشر، ابرسا، تاج قلمی، لمبیدہ سوختہ، مہیدہ سائلہ۔ سب دوائیں ہم وزن ہیں کہ لعاب صمغ عربی کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔

فوائد: بلغمی کھانسی اور دوسرے کے لیے بہت مفید ہیں۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد عبدالشکور صاحب، بنیابرج کلکتہ

حب صرع پشاسیم بروائیڈ، جنید ستر، زعفران کشمیری، فارغیون مغزل ہر ایک نو ماشے۔ ان دواؤں کو کھل میں ڈال کر خوب باریک کریں اور لعاب صمغ عربی کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولیاں صبح اور دو گولیاں شام کو سو فک کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد: یہ گولیاں صرع (مرگی) کے لیے بے حد مفید ہیں۔

حب حیض مرکی، انگورہ خالص، صبر زرد، ذیری سلف ہر ایک ایک تولہ۔ دواؤں کو خوب باریک کر کے پانی کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ صبح، دوپہر اور شام کو ایک ایک گولی غربت ہزوری ۳۰ تو لے اور عرق کھور ۶۰ تو لے کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد: یہ گولیاں بندش حیض کے لیے بہت مفید ہیں۔

جناب حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب

اکسیر اوجاع پوست درخت، رشک ۴ ماشے، افیون ۴ ماشے، کشتہ بارہ سنگا ۴ ماشے، کشتہ سکھ دو ماشے، شورہ قلمی ۳ تو لے۔ باریک پس کر کرٹو بنائیں۔ مقداد خوراک و ترکیب استعمال ۱۔ ۲۔ رقی گرم دو دھ، پانی پاکسی بوق کے ساتھ دن میں تین تین گھنٹے بعد چار مرتبہ دیں۔ اگر گھبراست زیادہ ہو تو دو دھ پلائیں۔

فوائد: ذر و ذات الجنب، ذات الریه، ذات الصدر اور ذات العرض کے لیے کبیر ہے۔ اسی طرح درد شکم، درد سر وغیرہ حالات میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

جناب حکیم امید خاں صاحب، جامعی

حب عنبر مشک مومیائی اہل، مروارید ناسفتہ، طباشیر لونگ، جاد تری، جانفل، مصطکی، رقی، بہن سرخ و سفید، دار چینی، شقاق مصری، سونٹھ، درونج عقری، اگر، غود صلیب، ثعلب مصری، جدوار ضحائی، وزن نفور ہر ایک ۳۔ قی، مشک خالص، عنبر اشہب ہر ایک چار رقی۔

ترکیب تیار دی: پہلے روغن پستہ میں مومیائی مل کریں۔ اور مشک، عنبر، صمغ، درق نفورہ ملجورہ عرق کیوڑہ میں مل کریں۔ اور باقی دواؤں کو ٹھکان میں پھر سب کو شامل کر کے روغن پستہ کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں اور درق طلائر پڑھائیں۔ ایک گولی سوئے وقت گرم دو دھ سے پندرہ دن تک کھائیں۔ فوائد: باہ کی کم زوری، دور کرنے کے لیے بہترین ہیں۔ جماع کے بعد اگر ایک گولی کھانی جائے تو کم زوری پیدا نہیں ہوتی۔

حب سرطان عینری شکر تخیال، صمغ عربی، مغز خیارین، گل نیلوفر، تخم طحلی سفید، کثیر، مغز نخم کدو شیریں، تخم کاہو، مغز بہدانہ، نشاستہ طباشیر، صندل سفید، تخم خرفہ، مرثمہ بای، رب السوس، عنبر اشہب ہر ایک ایک ماشہ، کافور نصف ماشہ، افیون ایک ماشہ، زعفران خالص ایک ماشہ لعاب بہدانہ کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں عرق شیر مرکب کے ساتھ کھائیں۔ فوائد: دق کل کے لیے بہت مفید ہیں۔

اپنے ٹریڈ مارکوں کی حفاظت کیجیے نئے قانون کے مطابق بڑے ٹریڈ مارک بھی دوبارہ ڈپازٹ ہونے اور ضروری ہیں ٹریڈ مارک ڈپازٹ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ مرکزی حکومت ایک نوٹیشن کر چکی ہے کہ جو اصحاب ٹریڈ مارک ڈپازٹ کر دیں گے ان کے حق میں بہت مفید رہے گا۔ دوست دشمن لگے ہوتے ہیں۔ ہرگز دہرنہ کیجیے۔ قواعد انجینی ہی منٹ مفت لکائیے۔ پتہ: مسٹر ایس۔ اے خالق، ماہر ٹریڈ مارک، بلی ماران۔ دہلی

دسی شفا خانوں ذاتی مطبوعہ کے لیے زوداشر اور صہولی نسخہ

(اگر شفا سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد رفیع الدین صاحب، قاضی الطب البجرات، مکہ مکرمہ

نوٹ:- یہ بھی متعدی مرض ہو کہ جو صہولاً چوپایوں کو چوکرتا ہے۔ مگر کبھی انسان کو بھی ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا تعدیہ فطر امیز غلے کے کھانے یا بذر فطرک نفس میں داخل ہونے سے ہو جاتا ہے۔

طاعون!

- ایبڈ کاربالک ۲ ہونڈ
- شریت نابج ۱ تول
- پانی ۳ تولے
- ہر چار گھنٹے بعد ایسی ایک خوراک دیں۔
- نوٹ:- اس مرض کی دوا میں حفظ اقدم کو لیے لوگوں کو ٹیکہ کا مشورہ نہایت کشادہ دلی کے ساتھ دینا چاہیے اسان کے دلوں سے خوف اور دہم دور کرنا چاہیے۔

طاعون

- مشک ۱ رتی
- کر دھو ج ۱
- کا نور ۱۱
- شہد بقدر ضرورت
- ایسی ایک خوراک ہر گھنٹے بعد میں یعنی قلب کی حالت میں بخشد نہایت مفید ہے۔ تجربہ قلبیت اور دانش تخصص می ہے۔

جذام

- روغن چال موگرا ۵ ہونڈ
- روغن مگرابی ۳۰ ہونڈ
- دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

جذامی زخم

- روغن چال موگرا ۳ ماشے
- عرم سادہ ۳ تولے
- زخموں پر مرہم کی طرح لگائیں۔

جذامی دلغ

- روغن چال موگرا ۵ تولے
- روغن نیب ۵

اس مرض میں منہ، علق اور ناک کی صفائی بہت ضروری ہے۔ چنانچہ پچوں کے علق وغیرہ کی صفائی کے لیے شیشے کی معمولی پچکاری کافی ہوتی ہے اور چوشیا ر مریض کو دن میں ۳-۴ بار غرار کر لیں۔ اس مرض میں دقتیر یا نیش و کسین سیم کا احتیاط (انجیکشن) تریاق کا حکم رکھتا ہے۔

خناق وبائی

- ست پیتہ ۱ ماشہ
- پانی ۳ تولے
- پھر مری سے علق میں لگائیں۔

گزرا (ٹے ٹے نس)

- پوٹاس برومائیڈ ۵ رتی
- وانہ الاچی سفید ۱ ماشہ
- اچوائن خراسانی ۳
- ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی چار خوراکیں دن میں ہر تین گھنٹے بعد پلائیں۔
- اس مرض میں ٹے ٹے نس انٹی وکسین سیم (مصل منہ سین گزرا) کا احتیاط لازم ہے۔
- نوٹ:- اس مرض میں متیہ بلغم کا تخیل اور منہ و مہل کا اہتمام ہے کا ہے۔ گزرا کا دوا مدیہ و گزرا دہ سیس ٹے ٹے نس میں جن کا تعدیہ زخم کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ یہ مرض حادثات کی صورتوں میں اکثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ لہذا حفظ اقدم کے لیے مذکور مصل کا احتیاط کرنا چاہیے۔

گزرا

- میگ سلف ایک اوقیہ (دوش)
- آب مقطر ۱۰۰ اوقیہ
- خوراک ۱۰ ماشے۔ اس کا احتیاط شفا می ہر گھنٹے پر کرنا چاہیے۔ بعض موقعوں پر احتیاطی عضلی کے ڈیز سے بھی استعمال کر سکتے ہیں اور مفید ثابت ہوتا ہے۔

قطریت شعاعیہ (ایکٹی نو مانی کو ریس)

- شک کچر تو دین ۳ ہونڈ
- پانی ۳ تولے

خسرہ

- رب السوس ۱ ماشہ
- ست لوبان ۳ رتی
- حب عمر شربت شفا ش میں ملا کر چٹائیں۔
- نوٹ:- یہ مرض ذی متعدی ہے۔ اس میں نزلے کی شکایت ہمیشہ موجود ہوتی ہے۔ اس لیے تیز خوشبودار ادویہ دینا مناسب نہیں ہے۔

چیچک

- پوٹاس کلورس ۱ رتی
- عرق مصفی ۱ تولہ
- یہ خوراک ایک سال کے بچے کے لیے موزوں ہے۔
- نوٹ:- یہ عیادی بیماریوں میں اکثر لوگ سالم موتی ٹھوکتے ہیں۔ یہ ایک رواج ہے علاج نہیں دے اس لیے کہ سالم موتی بغیر مضمر ہوئے پاخانے میں خالی ہو جاتے ہیں۔ مگر بہتر صورت یہ کہ خیر مراد یا مدیہ صوف جو اہم راجہ ہر جہرہ استعمال کریں اور یہ چیزیں کسی معتبر دوا خانے سے حاصل کریں۔ چیچک سے حفاظت کو یہ بچوں کے والدین کو بغیر کسی پس و پیش کے بیکے کا مشورہ دینا چاہیے۔ چیچک کا ٹیکہ نہایت کامیاب ہے۔

کالی کھانسی

- نشاستہ ۳ ماشے
- صن عری ۳
- رب السوس ۳
- خفاش سفید ۳
- افیون ۴ رتی
- مومک برابر گویاں بنائیں۔ اس مرض میں منہ ریح بلغم دواؤں کی ضرورت نہیں بلکہ مسکنات کی ہے۔ یہ مرض متعدی ہے۔

خناق وبائی (دقتیر یا)

- دارچین ۱ رتی
- شہد ۱ ماشہ
- پانی ۱۸ اوقیہ (دوش)
- جوان آدمی کے لیے ایک تولہ کی مقدار خوراک ہے۔

مقامی طور پر پائش کریں۔

ہیضہ

سونٹھ ۳
رائی ۲
برگ بٹفش ۳
سفوف بنا کر اطراف پر پائش کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ خون اطراف کی طرف آتا ہے۔ اس طرح جسم کی خشک کم ہوتی ہے اور ارتعاش عظیم کے درجہ کا خلط ایک صنگ کم ہو جاتا ہے۔ سیال ٹھیکین کا استعمال اس درجہ میں ضروری ہے کہ کھانے کے لیے دوائیں اس مرض کی پہلے گھسی جا چکی ہیں۔

نوٹ ۱۔ بعض لوگ پیسنے کے مریضوں پر پیاس دور کرنے کے لیے گلاب، کمبوڑ، بید مشک اور عرق پودینہ وغیرہ کی بھر مار کر دیتے ہیں، عواقب خواہ کتنے ہی مقرر یا نام نہوں نہ ہوں، ایک خشک دھن اور تشنہ لب مریض کے لیے باعث تسکین نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہ کوئی شخص پیاس بجھانے کے لیے رنجت اور فرحت کے ساتھ سادہ پانی کے مقابلے میں دنیا کی کسی شے کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ لہذا بہتر طریقہ یہ ہے کہ سادہ پانی یا کرفضہ اگر کے حفاظت سے رکھا جائے۔ اور نہایت آدھوی کے تھو دیا جائے۔ پیسنے کے مریض کو پانی سے روکنا بچاؤ موت دینا ہے۔ اس مرض میں اصولاً دفع بعض اور مقوی قلب دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھم اور کامر راج دواؤں کا استعمال کرنا بے کام ہے لیکن ہوتا ہے کہ پیسنے کے مریض کا مشاہدہ کرتے ہی مانع میں نہ رہو۔ نارہیل دریا، جلدوار، تھنسی اور پیسہ وغیرہ کا خیال بجلی کی طرح آ جاتا ہے اور اس رد میں بہت سی مشہور اور مستند ترین دوائیں مثلاً عرق حبیب یا حکوم نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ حال آنکہ ان کے تریاقی فائدے مسلم ہیں۔

حجی تیفودیہ (ثانی فائدہ فیون)

عرق دار چینی ۴
عرق تلسی ۲
شرت تلخ ۲
دن میں تین بار دیں۔

نوٹ ۱۔ یہ مرض مختلف ناموں سے مشہور ہے مثلاً حجی تیفودیہ، ثانی فائدہ فیون، حجی مویہ، انیکک فیون، میادی بخار، موتی جھرو وغیرہ۔

عام طور پر اس مرض کی تشخیص کا انحصار موتی دانوں پر کیا جاتا ہے جو اکثر گٹھ اور پیسنے پر نمودار ہوتے ہیں۔ جیسے ہی یہ جھک دار دانے نکلتے ہیں فوراً ہی موتی جھرو کی تشخیص قائم کر لی جاتی ہے۔ اس کو جلد مزید غور و فکر اور لب کشائی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے۔ حال آنکہ یہ ایک زبردست مغالطہ ہے جس کے نتائج جھک برآمد ہو سکتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کے دانے علاوہ حجی تیفودیہ کے دوسرے شدید اور لازم بخاروں میں بھی نمودار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ذات الریہ، وجع الفاعل، مادہ سہلہ دم یا تعفن الدم وغیرہ یا شدید پیسنہ لانے والی دواؤں کا استعمال میں۔ اس کے برعکس گاہے حجی تیفودیہ میں موتی دانے بالکل نمودار نہیں ہوتے ہیں۔ لہذا اس مرض کی تشخیص کے لیے اس علامت کو محض قیاس قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ یقینی تشخیص اور بہترین علاج کے لیے اس بخار کے مختلف درجوں کی خصوصیات کا جائزہ اور ان کا آغاز اور تغیر و تبدل بہ وقت ذہن نشین رہنا چاہیے۔ علاج کے سلسلے میں یہ غور یاد رکھنا چاہیو کہ اس وقت تک کوئی دوا ایسی معلوم نہیں ہے جو زائد مرض کو کم کر دے یا اس مرض کے سبب اصلی تیفودیہ کو ختم کر کے مریض کو شفا کا مل اور عاجل عطا کر دے۔ اس مرض کا کامیاب اور بہترین طریقہ علاج یہ ہے کہ مرض کی قوت اور تغیر کا نیز تیار داری کے اصول پر سختی کے ساتھ عمل کرایا جائے۔

اس مرض کے علاج میں یہ غلطیاں نادانی کا بخت ثبوت ہیں۔ ۱۔ تیز پیسنہ لانے والی دوائیں دے کر بخار دور کرنا۔ ۲۔ دست لانے والی دوائیں استعمال کرنا۔ ۳۔ مریض کو سیال غذا نہ دینا۔

حجی تیفودیہ

برگ تلسی ۱
زعفران ۲
دار چینی ۲
جانفل ۲

ادک کے پانی میں چنے جابا گو بیاں بنائیں اور دینا چن بار دیں۔

حالت تیفودیہ (ثانی فائدہ فیون)

مروارید سیال ۵
عرق بید مشک ۳
عرق دار چینی ۲

شرت غلاب

موسمی بخار (ملیٹیریا)

(۱) کالا دانہ ۱۰
فل فل سیاہ ۳
اتیس ۱۱
سفوف بنا کر دن میں دو مرتبہ پھنکائیں۔

موسمی بخاروں میں کوئین کا درجہ سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ مجرب کا نقطہ اس کے لیے قطعی موزوں ہے اور چوں کہ سگنہ کے دفعوں کی پیداوار سہلہ و ستان میں پائی جاتی ہے۔ اس لیے سہلہ و ستانی طریقہ علاج میں اس کی تجویز بالکل دینی ہے۔

نوٹ ۱۔ اس مرض کے متعلق پروفیسر ولسلا رورین مقولہ معالجین کی چشم معیشت کے لیے کھل بچاؤ ہے کہ وہ معالج جو آج موسمی بخار کا علاج کوئین کے ساتھ کامیابی سے ذکر کرے اس کو مطلب چھوڑ دینا چاہیے۔

(۲) کوئین یا سڈور وکلورائیڈ ۲
بر ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں تازہ میوں کے رس کے ساتھ دن میں دیں۔

(۳) دار چینی کوفہ ۳
گھٹے سبز نیم کوٹہ ۳
خیرا نہ تیار کر کے دیں۔

نوٹ ۱۔ سب گھو بازار کی ہو یا خانہ ساز گھو چیز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس کا تیج جوہر ضائع ہو جاتا ہے اور نشاستہ باقی رہ جاتا ہے کہ جو بے کار ہے۔

سفوف طحال

سونٹھ ۵
بیونہ چینی ۲
بیر کرکس ۱
کوئین ۱
دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

ورم جگر

نوشادر ۵
شرت سناہ ۲
پانی میں یا عرق کوہ میں گھول کر پلائیں۔
(باقی آئندہ)

خریداران ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا فریدی نمبر ضرور ذکر فرمائیں۔



فنائل سازی

فنائل ایک عام ضرورت کی چیز ہے جس کی مانگ بازار میں زیادہ رہتی ہے۔ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہ ہوگا جہاں اس کی ضرورت محسوس نہ کی جاتی ہو اور اصلاح دیہات کی تحریک نے فنائل کی صنعت و تجارت کا میدان اور بھی وسیع کر دیا ہے۔ فنائل کا کام شروع کرنے کے لیے کسی بڑے سرمائے کی ضرورت نہیں ہوتی اور صرف چند روز کی مشق کے بعد اس کے بنانے پر پورا اعتماد حاصل کیا جاسکتا ہو اگر ہاں بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوان اس جانب متوجہ ہوں تو معمولی سرمائے سے کسی شہر میں بھی فنائل سازی کا کام آسانی کے ساتھ شروع کر سکتے ہیں۔ فنائل سازی کے کئی کارخانے اب ہندوستان میں بھی جاری ہو چکے ہیں۔ یہاں مختلف اقسام کا فنائل تیار ہوتا ہو لیکن اب بھی اچھے فنائل کی ہندوستان میں کمی ہو اور بازار میں زیادہ تر گھٹیا قسم کے فنائل ملتے ہیں۔ اچھے فنائل سے ایک خاص قسم کی بد بو آتی ہے اور اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ جب اسے پانی میں ملایا جائے تو آسانی سے حل ہو کر دودھ کی طرح سفید ہو جاتی ہے اور اس کا کوئی جزو نیچے نہیں مٹیتا۔ گھٹیا فنائل میں مقابلتا قوت کم ہوتی ہے اور اسے پانی میں حل کیا جائے تو تھوڑی دیر بعد اوپر کچھ تیل سا تیرتا ہوا نظر آتا ہے اور بعض اجزاء نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھٹیا قسم کے فنائل کو اگر تھوڑی دیر تک رکھا جائے تو وہ پھٹ جاتی ہے۔ اوپر بھروسے رنگ کا پانی آ جاتا ہے اور نیچے فنائل کے اجزاء کا ٹھہر ہو کر جم جاتے ہیں۔ یہ فنائل کا بہت بڑا نقص ہے اور اس صورت میں پیدا ہوتا ہے جب کہ اس کی تیاری میں کریوزوٹ معمولی قسم کا استعمال کیا جائے۔ فنائل کے خاص اجزاء یہ ہیں :-

(۱) بروز (۲) کریوزوٹ (۳) سوڈا کاشک۔ کریوزوٹ اگر بہترین قسم کا دستیاب نہ ہو سکتا ہو تو اس کے بعض نکاحوں کو دو گونے کے لیے آرڈی یا ناریل کا تیل ملا دیا جاتا ہے۔ فنائل کو مقابلتا زیادہ قوی بنانے کے لیے ایک چھتائی سے تین فی صدی ٹار ایڈ ولے کریوزوٹ آئل کی آمیزش کی جاتی ہے۔ اگر جراثیم کو ہلاک کرنے کے لیے اس سے بھی زیادہ قوت کے فنائل کی ضرورت ہو تو اس میں میتھیلنڈ اسپرٹ لائی جاسکتی ہے۔ فنائل تیار کرنے میں احتیاط کی کافی ضرورت ہوتی ہے۔ مرکبات ہر شے کسی بڑی کڑاہی میں حل کرانے چاہئیں۔ اگر چھوٹے برتن میں حل کیے ہیں تو چونکہ یہ بھڑکنے والے ہوتے ہیں اس لیے آگ لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

ایک اعلیٰ قسم کے فنائل بنانے کا نسخہ جس کو زیادہ قوی بنانے کے لیے میتھیلنڈ اسپرٹ شامل کی گئی ہو یہ ہے :-

بروز ۷ حصے، سوڈا کاشک ۱ حصہ، میتھیلنڈ اسپرٹ ۵ حصے، کریوزوٹ ۳۰ حصے، پانی ۷ حصے۔

پہلے بروز کو بڑی کڑاہی میں ڈال کر بالکل آخ پر گھلاتیں اور سوڈا کاشک کو پانی میں حل کر کے آہستہ آہستہ ملائیں اور برابر ملاتے رہیں۔ جب سوڈا کاشک بروز سے اچھی طرح حل ہو جائے تو اس میں کریوزوٹ ملا کر خوب ملائیں۔ سب چیزوں کے حل جانے پر کڑاہی کو آگ پر سے اتار لیں اور کسی قدر ٹھنڈا ہو جانے پر میتھیلنڈ اسپرٹ ملا دیں۔ اسپرٹ چونکہ بہت جلد آگ پکڑ لیتی ہے اس لیے اسے آگ کے قریب بھیج کر نہیں ملانا چاہیے۔ فنائل تیار ہو۔ سرد ہو جانے کے بعد ڈھکوں میں بھر لیں۔

کپڑے کوڑوں کو مارنے کے لیے مقابلتا کم قوت کا فنائل تیار کر کے لیے اسپرٹ ملائے کی ضرورت نہیں اسے محض اس طریقے سے تیار کیا جاسکتا ہے۔

معدہ ایک حصہ، کریوزوٹ ایک حصہ، پانی ایک حصہ، سوڈا کاشک ۱۰ حصہ، بنایا کا طریقہ دی ہو جو اوپر درج کیا گیا ہے۔

اگر کریوزوٹ کے کسی نقص کو دور کرنے کے لیے آرڈی کا تیل ملائے کی ضرورت ہو تو اس کا وزن پانی سے تقریباً ایک تہائی ہونا چاہیے۔

بادامی کئی قسم کا کریوزوٹ فروخت ہوتا ہے گھٹیا فنائل کے لیے عام طور پر ہلکا کریوزوٹ استعمال ہوتا ہے۔



(۱۰۸) احسان سلام۔ دل آپ اپنے رشتے دار صاحب کو دو ایک شیشیاں "اینگلبر بروو ویلیرین" کی بلا دیجیے۔ امتیہ ہے کہ یہ شکایت رفع ہو جائے گی۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ احسان یا کثرت احسان بابت خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے مرض کے باعث ہوتا ہے۔ اس مرض کو تلاش کیجیے۔ اور اس کے دینیئے کی تدابیر لائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے شادی شدہ دوست کو احسان کی شکایت ہونا تعجب فیض ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ مباشرت نہ کرنے کی صورت میں احسان ہوتا ہو۔ بہر حال آپ ان کو ہدایت کیجیے کہ وہ رات کا کھانا سوئے سے تین گھنٹے پہلے کھالیا کریں۔ تاکہ وہ سوئے سے پہلے صبح ہو جائے۔ اس کے علاوہ سوئے سے دو گھنٹے پہلے چائے، دودھ اور پانی بھی نہ پیئیں۔ پیشاب کر کے سوئیں۔ اور صبح ہرگز نہ سوئیں۔ ان تدابیر کے علاوہ غذائے صبح و شام پیدل ہوا غوری کریں۔ اور نیم گرم پانی سے نہنایش۔ قابض اور قلیل چیزوں کے کھانے سے پرہیز رکھیں، اور یہ سفوف بنا کر کھائیں۔ سو سو اسپنول دتوئے، کثیر دودھ توئے، بہت خشکاش و لٹھے دھینا خشک دتوئے، گل سرخ دتوئے، مغز قحط ملی بریلی دتوئے، معری دتوئے۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۱۶ شے سفوف روزانہ صبح کو دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) کافی تلاوت سوئے، تخم غنبل، شکر سفید ہم وزن لے کر باریک کریں۔ ۱۶ شے صبح اور ۱۶ شے رات کو سوئے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الد آبادی)

(د) ہر دو اشغائے "نرس جربان" سنگا استعمال کریں۔ جربان و احسان کا بے خطا تجربہ علاج ہے۔ (حکیم کبیر احمد ہنگا دینی)

(۱۰۹) دودھ اور شہد کا طریقہ استعمال۔ (۱) دودھ اور شہد دونوں بہت ہی مفید اور قوت بخش غذائیں ہیں۔ اور ان کے استعمال کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ دودھ میں شہد ڈال کر پی لیا کیجیے۔ غذا کو اگر دوبارہ استعمال کیا جائے تو اس کے فائدے عموماً کم ہو جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ دودھ کو جوش دے کر شہد سے مینھا کر کے صبح کو بہار منہ یار رات کو سوئے سے پہلے پی لیا کیجیے۔ شہد کو صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے شہد کو کپڑے سے چھان لیجیے۔ تاکہ اس میں موجودی جزا وغیرہ ہوں وہ الگ ہو جائیں۔ اس کے بعد بلی آؤچ پر رکھ کر گرم کیجیے۔ اوپر جو میل یا جھاگ آئیں، ان کو اٹا کر دیجیے اور شہد کو بوتلی میں ڈال کر رکھ لیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) شہد صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ شہد کسی پتیلی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جوش آئے پر اوپر جو جھاگ آئیں ان کو اٹا کر چھینک دیا جائے۔ اور ندی کی مینہ مرغ دودھ اور شہد ایک تولہ، دودھ ایک پاؤنڈ تینوں کو گھاس میں ڈال کر مل کر کے پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الد آبادی)

(د) برتن کے منہ پر ایک صاف کپڑا باندھیں اور اس پر ایک تولہ شہد ڈال کر اوپر سے دودھ دہیں۔ میرے نزدیک یہ طریقہ استعمال بہت مفید ہے۔ مفت ہار خوراک آپ کی قوت ہضم پر موقوف ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساچھ)

(۱۰) طلاء کا اثر۔ (۱) بہت سی دواؤں کے اثرات مستقل اور پائے دار ہوتے ہیں اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں جو صرف ہنگامی طور پر تھریک پہنچا دیا کرتی ہیں۔ آپ جس قسم کی دوائیں استعمال کریں گے وہی اثر ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) طلاؤں کے استعمال سے مخصوص کو جو فائدہ پہنچتا ہے اگر اعتدال سے کام لیا جائے تو یہ فائدہ مستقل ہوتا ہے اور بے اعتدالی کی صورت میں ظاہر ہے کہ قدرتی طاقت بھی جاتی رہتی ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) طلاء رکھو وہ لوگ استعمال کرتے ہیں کہ برہمن، اہلام اور کثرت جملہ سے اپنی قوتوں کو بے کار کر چکے ہیں۔ ان حالات میں یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اعضائے ریشہ اور اعضائے شریف متاثر ہو چکے ہیں۔ ایسی صورت میں جب تک اعضائے ریشہ اور اعضائے شریف کے ضعف کو دفع کرنے کے لیے دوائیں استعمال نہیں کی جائیں گی اس وقت تک طلاء کا اثر ماضی رہتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الد آبادی)

(د) چون کہ عضو مخصوص کی خوابیں تمام بدن پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس لیے جب تک نظام جسمانی کو درست نہ کیا جائے کوئی باہرہ ای نہیں ہو سکتی۔ اگر مہلکی علاج کو نظر انداز کرتے ہوئے کسی طلا یا دوا کو کسی محرک دوا سے مقامی تحریک پیدا کر لی جائے تو یہ بالکل ماضی بلکہ مضرت ہوتی ہے۔ (حکیم نجم الدین احمد)

(۱۱) "مصلحہ"۔ (۱) آپ ایک ہر دھتور میں سے ایک پتے کی قوت کا "مرکب وشن" کسی انگریزی دوا (دش سے جو لیمو) اور چھ روز تک روزانہ اسی دوشن سے فوب کرگو کو نہایت۔ روزانہ کپڑے پہنے اور جو کچھ شے اٹارے ہیں۔ انہیں پانی میں ابھی مل جوش دے لیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ بھی ایک قسم کی جوش ہوتی ہیں۔ ان کو "جم جوش" کہتے ہیں۔ بعض لوگوں میں ان کا سبب عدم صفائی کے علاوہ رنج و دھنک کی زیادتی اور مہلکی خواب بھی ہوتا کرتی ہے۔ اگر کوئی ایسی بات ہو تو اس کا تدارک کریں اور پارہ، گندک، آملہ سار ہر ایک ایک تولہ کو کھل کر کے گھی میں ملا کر کھائیں۔ کچھ دنوں کے استعمال سے ان کی پیدائش موقوف ہو جائے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) برگ فورسٹ نیم ۶ ماشے، مروج سیاہ ۶ عدد۔ پیس چھان کریں۔ (دیکھ لالہ سری رام دوساگر)
(د) پاسے کو مولی کے پتوں کے پانی میں حل کریں۔ اور ایک دھاکا اس میں چند مرتبہ ترو خشک کر کے کریں یا منہ لیجیے۔ اس ترکیب سے جوئیں وغیرہ مرعاتی ہیں۔
(دیکھ کیمبر احمد ہنگاڑی)

(۱۱۳) **ترش متے**۔ (۱) آپ کیل بسما کا استعمال کیجیے۔ ترکیب استعمال ڈبے پر لکھی ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) جب تک آپ پورے حالات نہ نکلیں یعنی تھے کس وقت آتی ہے۔ سہم اور قبض کی کیا حالت ہے؟ عام جسمانی حالت کیسی ہے؟ اس وقت تک میٹھ لطفیں وغیرہ نامکین ہے۔ (دیکھ عبد الواحد)

(۱۱۳) **صفراوی متے**۔ بہتر یہی ہوگا کہ جس ڈاکٹر کے علاج سے پہلے فائدہ ہوا تھا اسی سے اب پھر شروع کیجیے۔ آپ کو بغیر دیکھے کوئی مفید نسخہ لکھنا دشوار ہے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ بچنے میں ایک مرتبہ اہلی دوتے، سنار کی سات ماشے، مروج سیاہ ایک ماشہ، مک تین ماشے کو جوش دے کر پیے۔ اس کے پینے سے آپ کو دست آئینگے اس روز صبح کی دال کی ملائم کھجڑی کھائیے۔ اس کے بعد صبح وشام ۲ پٹنی بنا کر پانا کیجیے۔ تاہم دلیانی، زہرہرہ خانی، بسلوچن، زرشک ہر ایک ایک تولہ مصلیٰ، دانہ الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشے، زاجیل دلیانی اور زہرہرہ خانی کو عرق بیدرنگ میں گھسیں اور دلیانی کو انک عرق بیدرنگ میں پیسں۔ اس کے بعد شربت میوں دس تولے میں ملا کر رکھیں۔ (دیکھ عبد الواحد)

(ج) آپ ہمدرد دوا خانے سے جو ارش نامین ملگا کر دو دن وقت کھا نا کھانے کے بعد کیا کریں۔ اور صبح شربت قمر بندی پودینے کے عرق میں ملا کر پینا آپ کے لیے مفید پڑے گا۔ (دیکھ انور چشتی خاں، جاسی)

(۱۱۴) **جریان**۔ (۱) آپ کے قبض کا رخ ہونا سب سے مقدم ہے۔ اس کے لیے اگر آپ یہ سفوف استعمال کریں تو قبض بھی رخ ہو جائے گا اور بواسیر کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ کہ کیم آف ٹائما، ۲۰ گرین، سلائڈ سلفر، ۲۰ گرین ملا کر ایک پڑیا بنائیں۔ ایسی ایسی تین پڑیاں روزانہ استعمال کریں۔ قبض سے نجات پا جانے کے بعد چند شیشیاں، انگریزوں، کی پی ڈالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ پہلے اپنے دوست کی بواسیر قبض اور رخ کا علاج کرائیے۔ اس کے بعد حق سے پیدا شدہ علویں جریان وغیرہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ بواسیر قبض اور رخ کے ازالے کے لیے رات کو سوتے وقت اطریفل مثل ۹ ماشے کھلائے۔ اور کھا نا کھانے کے بعد دو دن وقت جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے دیجیے۔ اور صبح وشام یہ گولیاں کھلائے۔ ۱- مغز قمر نیم، مغز قمر بکاسن، مغز قمر آدی رسوت مصطفیٰ ہر ایک ایک تولہ کو مولی کے پانی میں کھل کر کے دودھ دیتی کی گولیاں بنائیں۔ (دیکھ عبد الواحد)
(ج) پہلے بواسیر کا علاج کیجیے۔ جب تک بواسیر کا مرض باقی ہے بہتر سے بہتر دوا جریان وغیرہ کے لیے مفید نہیں ہو سکتی۔ (دیکھ کبر حسین الہ آبادی)

(۱۱۵) **خرابی نظر**۔ (۱) بغیر دیکھے کسی طرح نہیں معلوم ہو سکتا کہ آنکھ میں کیا خرابی ہے۔ یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ کسی امراض چشم کے ماہر سے مشورہ لیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دو دو قطرے سبز بھنگرے کے پانی کے آنکھ میں دن رات میں دو تین مرتبہ ڈال لیا کیجیے۔ شکایت جاتی رہے گی۔ (دیکھ کبر حسین الہ آبادی)
(ج) سفیدہ کا شعلی ایک تولہ، کیرا نشاستہ ہر ایک ۶ ماشے، طویاے سزقین ماشے۔ سب کو بایک پیس کو چھان لیں، اور پانی میں گوندہ کر محرقی شیان دھونے کے ٹہرے کے مانند بنا کر کریں، روزانہ صبح وشام تازہ پانی میں گھس کر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ (دیکھ عبد الواحد)

(د) امیران چینی، کافور نیم، سینی، کامل ہر ایک ایک ماشہ۔ پیاز کے پانی میں خوب بایک کر کے ایک تولہ شہد ملا لیں۔ اور آنکھوں میں پٹکائیں۔ (دیکھ لالہ سری رام)
(۱۱۶) **جریان و سرعت**۔ (۱) سب سے پہلے آپ اپنے فمورم کو رخ کرنے کی کوشش کیجیے اور وہ اس طرح کھانے کی ورزش باقاعدگی کے ساتھ کیا کیجیے تاکہ صبح بھوک لگنے لگے۔ اور کھا نا اچھی طرح ہضم ہو جائے۔ ہضم درست ہو جانے پر جریان کی شکایت آدھی رہ جائے گی۔ اس وقت اگر اعصاب کو قوت دینے والی دوائیاں استعمال کیجیے گا تو زائل شدہ طاقتیں بحال ہو جائیں گی۔ اگر صرف ورزش سے باہم درست نہ ہو تو ایک یا دو شیشیاں "ایگزیر پریپیشن" کی استعمال کر ڈالیں تو قوت اعصاب کے لیے "نوروفاسفٹس" یا "انگریز ٹون" اچھی چیزیں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ پہلے سہم اور قبض کی اصلاح کیجیے اور اپنی عام صحت کو درست کیجیے۔ اس کے بعد جریان و سرعت کی شکایتوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ رخ قبض کو لیے رات کو مرتبہ لیلہ ایک یا دو عدد کھائیے۔ صبح کو ترش خبث الحمد یک عدد، جوارش جالینوس نو ماشے میں ملا کر کھائیے اور کھا نا کھانے کے بعد دو دن وقت نکھانڈیوں دودھ و قرص استعمال کیجیے۔ غذا بلی اور ہلکے ہضم ہو جانے والی کھائیے۔ (دیکھ عبد الواحد)

(ج) مناسب تو یہی تھا کہ آپ حقیقی طور پر کسی طبیعت باقاعدہ علاج کرائے۔ تاہم آپ یہ نسخہ استعمال کیجیے۔ ۱- تخم بھرٹھا، ستا ورتین تین تولے، سنگ جرات دو تولے، تخم مرابہ دو تولے، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، مصلیٰ رومی ایک تولہ، شکر سفید دواؤں سے نصف وزن۔ سفوف بنائیں۔ صبح اور تیسرے پہر کو ۶-۶ ماشے دودھ کے ساتھ پھانگیں۔ (دیکھ کبر حسین الہ آبادی)

(۱۱۷) **حلق**۔ (۱) آپ کے ۱۸ سالہ دوست کو مطلقاً کوئی مرض نہیں ہے۔ اگر ان کا یہ بیان صحیح ہے کہ صرف ۲ یا تین جینے انہیں حلق کی عادت رہی ہے تو انہیں اطمینان دلا دیجیے کہ اتنی خفیف غلط کاری سے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا اور بغرض محال کہ جو تھوڑی سی عمر ہے کہ ان کی قوت نمواس کو زائل کر دے گی۔ اب اپنی عادات اور اپنے خیالات کو درست رکھیں۔ خوب ورزش کریں۔ خوب کھائیں اور پوری توجہ کیساتھ حصول تعلیم پر مصروف رہیں۔ (سعید بریلوی)

(دب) آپ اپنے دوست کو مشورہ دیجیے کہ وہ مال لگتی ہاشے کو دیکھیں کہ کپڑے میں پوٹلی باندھیں اور میرے دودھ بانیخ تو لے کر گرم کر کے اس میں یہ پوٹلی بھگو کر عضو مخصوص کو گرم کر کے میں منٹ تک بیٹھتے رہیں۔ دودھ کے نیچے آگ کھیں تاکہ وہ ٹھنڈا نہ ہوئے ہائے۔ اس کے بعد مغز قحیم اندھا دہائی پر ایک چمچ ہاشے کو روغن بنیلی ۳۰ تو لے میں کھل کر کے اس میں سے تین ہاشے عضو مخصوص پر لگا کر اوپر سے ہان یا رنڈ کا پتہ باندھیں، اگر سوزش ہوئے لگے تو طلاء کو موقوف کر کے روغن بنیلی لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ہمدودہ خانے کا سفوف عجیب ہاشے ایک پاؤدودھ کے ساتھ صبح استعمال کیجیے۔ خارجی استعمال کے لیے ضمادہ مخلوق کام میں لائیے۔ (سنہ ہمدودہ صحت دسبر شمسہ کے صفحہ ۴۵ پر درج ہے، حکیم کبیر احمد ہنگا نوی)

(۱۱۸) خزانہ سیر - خزانہ سیر کے متعلق اب تازہ ترین تحقیق یہ ہے کہ یہ خودوں کی دق ہوتی ہے۔ دق کے برائیم سمیپسٹوں کے بجائے خودوں میں اگر اپنا گھرنا میں تو خزانہ سیر کا مرض ظہور پذیر ہوتا ہے۔ جو گھٹیاں کپک کر سچوٹ چکی ہیں، انہیں بھلو دینا ہی بہتر ہے۔ جو صرف متورم ہیں ان پر آئوڈین کام میں یا آئوڈکسین مناسبت مفید ہوتا ہے۔ پینے کے لیے پھلی کاتیل اور "سیرپ فری" آئیوڈائن بہترین چیز ہیں۔ مقامی طور پر کسی ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کرنا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) آپ اپنے عزیز کے لیے یہ مرہم بنا کر زخمی گھٹنوں پر لگائیے، چھبکی ۲ عدد کو سرسوں کے پاؤ سیر تیل میں پکا ئے۔ جب وہ جل جائیں تو آگ سے نیچے اُتار کر کائے کے سینک کی رکھ دو تو لے شامل کر کے گھوٹیے۔ جب مرہم سا بن جائے تو محفوظ رکھیں۔ اور کھانسی کے لیے عددوری ایک ایک تولد صبح و شام چٹائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) تخم چنہ سات ہاشے چل میں رکھ کر تبا کی طرح بنیں۔ چودہ یا کچھ زیادہ دن عمل کرنے سے خزانہ سیر یا زہ نیست دنا بد ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ مقامی طور پر کسی ہوشیا و صلح کے مشورے سے کھانسی اور بخار کا علاج بھی کراتے رہیں۔ (حکیم کبیر حسین آبادی)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کر کے کشتہ چار دھاتہ نشین استعمال کرتے رہیے۔ (حکیم ملا سری رام دوسا جہ)

(کا) اطریض غدئی سوتے دقت۔ مجون مصفی خاص عرق مصفی کے ساتھ صبح استعمال کیجیے اور فارجی طور پر ہمدودہ خانے کا روغن خزانہ سیر چہیز ہے۔ (حکیم کبیر احمد ہنگا نوی)

(۱۱۹) خروج مقعدہ - (۱) بغیر دیکھے کوئی صبح بڑے قائم کرنا مشکل ہے۔ کسی ہوشیا و طبیب کو دکھا دیجیے اور اس کی ہدایات پر عمل کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) اب آپ کے اس مرض کو چھڑنے کی دواؤں سے فائدہ ہونا نامکن ہے۔ آپ کو ایسی دوا میں استعمال کرنی چاہیں کہ عام مقوی جسم ہونے کے علاوہ معدے اور آنتوں کو بھی طاقت دے والی ہوں۔ ایسی دواؤں میں ہمدودہ خانے کا شربت اکیس خاص بہت مناسب ہے۔ اس کو ایک ایک تولد کی مقدار کا کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیا کیجیے۔ اور گرم سے کم ایک بیٹے تک برابر استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۲۰) پتھری - (۱) جب صبح طریقہ پر یہ معلوم ہو چکے کہ صاحبزادے کے مثانے میں پتھری ہے تو اسے آپ بھلو کیوں نہیں دیتے۔ اگر بہت بڑی پتھری نہیں ہے تو اس کے نکلنے کے لیے چیر دیا کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ شکاف دیے بغیر ہی وہ نکال جاسکتی ہے۔ دواؤں کے ذریعے پتھری کو لگا کر نکال دینا نامکن ہے۔ لیکن اس کے لیے ایک مدت مدید درکار ہوتی ہے اور ایک تکلیف دہ چیز جس کی خواہش ممکن ہے کہ مثانے میں سوزش پیدا کر دے بلا وجہ جسم کے اندر کیوں رکھا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) آپ اپنے لڑکے کو "دوائے سنگ" ایک رتی مجون جبر الیہودہ ہاشے میں ملا کر صبح کو کھلائے اور سپر کو مجون عترب ۳ ہاشے دیجیے۔ کھانا کھانے کے بعد جب کبہ فوشا دہری ۲-۲ عدد دواؤں وقت کھلائے، گوشت سے پرہیز کرائیے۔ فذائیں زیادہ ترکیہوں کی روٹی اور سرنگر کاریاں دیجیے، روزانہ صبح و شام پیدل ہوا فوری کی ہدایت کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) پیٹنے کے بیچ اور گودا ڈیرہ تو لے کر چیں میں اور گرم کر کے بغیر جھانے پلائیں۔ اس طرح صبح، دو بجے دن کو اور رات کو سوتے وقت استعمال کرنا۔ انشا اللہ بیٹے عشرے میں تمام پتھری گل کر کھل جائے گی۔ پیٹنے کا چھلکا یا ایک کے گرم گرم زہر ناف باندھیں۔ (حکیم کبیر حسین آبادی)

(۱۲۱) طلاء - (۱) آپ کو ایک ایسے طلاء کی ضرورت ہے جو عضو مخصوص کی لاغری اور کوتاہی کے لیے مفید ہو لیکن سوال یہ ہے کہ فزبری اور صلا دی کی بھی قوت آپ کے دل میں اپنے قدا ادا اپنے جسم کے متعلق کیوں نہیں پیدا ہوتی۔ اگر خدا خواست آپ کا ایک ہاشہ اتنا لبا ہو جائے کہ گھٹنے سے بھی نیچے تک پہنچ جائے تو اسے آپ من خیال کریں گے یا عجیب؟ اور اگر آپ کا ایک پاؤں اپنی موجودہ جسامت میں اتنی ترقی کرے کہ ڈھول بھایا ڈگنا ہو جائے تو یہ حالت آپ کو کہاں تک پسند ہوگی؟ سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ اپنے جسم کے تمام دوسرے اعضاء میں تو تناسب چاہتے ہیں، اور کسی ایک کا زیادہ لمبایا زیادہ موٹا ہو جانا آپ کو گوارا نہیں ہوتا تو پھر آلات تولید کے متعلق یہ تنگیوں آپ کے دل کو بے چین رکھتی ہے کہ وہ جسم کی مناسبت سے زیادہ دراز اور زیادہ فرسہ ہوں مثلاً آپ بہ جواب دینا چاہیں گے کہ اگر وہ اعضاء جسم کی مناسبت سے چھوٹے ہیں تو انہیں مناسب بنا دینا ضروری ہے۔ بالکل درست۔ لیکن آپ کی پاس ایک کونسا معیار ہے کہ آپ نے یہ معلوم کر لیا کہ آپ کے اعضاء کو لاغری اور کوتاہی لاحق ہے؟ آدمیوں میں زمانہ زنا و حصن تولید زیادہ عجیب نہیں ہوتا اور اس نالی کی طوالت عام طور پر پچاس لاکھ کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ مردانہ اعضاء اگر وقت بغیر غرض چار پانچ انچ کی طوالت رکھتے ہوں تو انہیں ہرگز نہ کہہ دیا کہ وہ نہیں کہا جاسکتا۔ اور اگر ان کی پچائش سات آٹھ انچ کی ہو تو یہاں اوقات وہ تکلیف و شائبہ ہوں گے۔ کچھ عملی چاروں کو کسی ایسا طلاء کی شکایت کرتا ہے کہ وہ

بگے تو کسی طرح بھلا نہیں آتا کئی تحقیقت ان سب کے اعضاء تولید اپنے مختصر ہوں گے کہ انہیں بے کا کہا جائے گا۔ آپ شوق سے ایک مضمون

بلکہ سوجاں مختلف قسم کے علاوہ استعمال کیجیے، لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کے جسم کا کھانہ ہی ایک عضو آپ کی تمام قوت کا مستحق نہیں ہے کبھی یہ بھی تو دیکھ لیں کہ آپ کا سینہ، آپ کے بازو، آپ کی ٹانگیں، آپ کی گردن، اور شاید آپ کا دماغ بھی اس بات کا تقویرا سا حق رکھتا ہے کہ ایک غلط انداز سے نگاہ اس کی طرف بھی ڈال لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر آپ کو ایسے علاوہ کی ضرورت ہو جو آپ کو نہ کرے لیکن لاغری اور کوتاہی کے لیے مفید ہو تو ہمدرد دوا خانے سے "ملار شاپ آؤر" طلب کر کے استعمال کیجیے اس کی قیمت فی شیشی تین روپے ہے۔ (دیکھیں ہمدرد دوا خانہ)

(۱۲۲) درواعضا ۱۔ ۱۱، مریض کا حال آپ نے بہت ہی مختصر لکھا ہے تاہم آپ انہیں یہ نسخہ استعمال کرائیے۔ اسٹنس سیرپ ۳۰، بونڈ گلیسرین ۲۰، بونڈ ٹیچر کی آتشیا ۲۰، بونڈ پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونٹن ہو جائے سبھی ایسی تین خوراکیں دوائے بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنی بیوی کو ہمدرد دوا خانے کی مھون او جاغ ۱۱ ماشے رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیے اور صبح کے وقت ۱۱ ماشے یہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ دیں۔ چوب مینی ڈی جو مینی نہ ہو اور سورنجان شیریں دونوں ہم وزن کوٹ چھان کر خشک سفید مہ وزن ملا کر رکھ لیجیے۔ (دیکھیں ہمدرد دوا خانہ)

(ج) آپ کسی ہوشیار مصالح کو دکھا کر علاج کرائیں۔ (دیکھیں اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۲۳) مقوی باہ نسخہ ۱۔ ۱۱، ایک تن درست آدمی کو کفر بہ جوئے کے لیے دواؤں کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ سردی کے موسم میں انسان بہت اچھی طرح ورزش کر سکتا ہے جو اس کی صبر کو بڑھا دے اور ہاتھ کو تیز کر دے۔ صبر کی حالت میں جو کچھ بھی کھا جاتا ہے وہ آب سانی جزو بدن ہو جاتا ہے لیکن آپ معمولی غذا کی بجائے خوب طاقت بخش غذائیں کھائیں۔ گوشت، انڈا، دودھ، مٹی، پھل سب ایسی ہی چیزیں ہیں جو اگر مزید بدن ہوتی رہیں تو آپ کو کفر بہ کر دیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کی خواہش کے مطابق جو بوسے کا نسخہ لکھتا ہوں جسے کفر بہ کرنے کے علاوہ مقوی باہ بھی ہے اور معدے پر بھی بڑا اثر نہیں ڈالے گا لیکن اگر آپ کا معدہ پہلے سے خراب ہو تو اس کو استعمال نہ کیجیے۔ بلکہ معدے کا علاج کیجیے۔ اور "شربت اکیر خاص" جیسی مقوی معدہ دہکراور مولو خون دوا میں استعمال کیجیے، (سرخ حور مرکا، قوری سرخ، مغز بونڈ، مغز تخم کدو، مغز جھونڈ، مغز جوئی ہر ایک تین ماشے، مغز بادام شیریں ۵، معدہ فروغان، دانہ الاچی ورد ہر ایک دوا ماشے۔ سب کو دودھ میں پیس چھان کر پکائیں اور مصری دوا تو سے سے میٹھا کر کے پیس۔ (دیکھیں ہمدرد دوا خانہ)

(ج) اکوڑ پٹیکے ہمدرد دوا میں حیرت کے تحت مھون مقوی باہ کا پونچھ میری طرف سے شائع ہوا ہے اسے بنا کر استعمال کیجیے۔ (دیکھیں اکبر حسین الہ آبادی)

(د) لبوب کبیر کا استعمال کریں۔ (دیکھیں جلیوں)

(۱۲۴) قبض وغیرہ ۱۔ ۱۱، آپ رفع قبض کے لیے روزانہ رات کو سوتے وقت دو ڈرامہ مقدار میں بیکونڈ پیرافین پی لیا کریں۔ غذا بہت ہی سادہ اور زرد مہنم استعمال میں رکھیں۔ چلا شوربا، دودھ، نیم ہشت، انڈا اور پھل یا پھلوں کا حرق مناسب چیزیں ہیں۔ اس کے علاوہ اگر چند روز تک "انکرے ٹون" کا استعمال کریں تو مختلف قوائے حیات کا استعمال دور ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کھانا کھانے کے بعد دوڑوں وقت مھون اذراقی ۱۲ ماشے جوارش جالینوس ۱۱ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ آمید ہے کہ یہ آپ کی عوار و حالات کے مطابق نہایت موزوں دوا ثابت ہوگی۔ (دیکھیں ہمدرد دوا خانہ)

(ج) دوڑوں وقت کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۱۱ ماشے کا استعمال جاری رکھیے۔ (دیکھیں کبیر احمد ہنگائی)

(د) ضعیف احصاب، صفر کا کم پیدا ہونا، آنٹوں کی قوت دافعہ کا کم ہونا، اسباب قبض ہیں۔ اور یہ نقصانے عموماً آپ میں سب موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل ادویہ متواتر استعمال کیجیے اور غذا میں ہمیشہ بغیر مچھنے آٹے کی روٹی کھائیے، زردی بیضہ مرغ دودھ، شہد اہلی چار توے، آبیہ اور کدو کے پتے آپ پیا دیک توڑ۔ صبح کو بطور ناشتہ کھائیے۔ آدھے گھنٹے بعد مھون اذراقی ۱۲ ماشے گھنے دودھ کے ساتھ کھائیں، شام کو جوارش جالینوس ۱۱ ماشے استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت مھون استعمال کریں جس کا نسخہ دیکھیں۔ میں تحریری جانب حکیم اکبر حسین نے شائع کیا ہے۔ (دیکھیں نجم الدین احمد)

(۱۲۵) احتلام اور دردِ قوطہ ۱۔ ۱۱، دواؤں کے متعلق کسی ہوشیار مصالح کو دکھا کر یہ اطمینان کر لیجیے کہ آنت تو نہیں باقی، کثرت احتلام اگر غلط کاریوں کے باعث ہے تو چند روز "اینگریٹ پروموویرین" استعمال کیجیے۔ مگر متوجہ رہیں کہ سب سے پہلے جو تو اس کا مناسب تدارک کیجیے۔ (سعید بریلوی)

(ب) خضیروں کے درد کو دور کرنے کے لیے فی شاور ۱۱ ماشے کو آدھ سیرانی میں جوش لے کر نیم گرم میں کپڑا بھگو کر روزانہ سینکا کیجیے۔ احتلام کو دکنے کے لیے جواب فیر ۱۱، میں لکھا ہوا سفوف بنا کر استعمال کیجیے۔ (دیکھیں ہمدرد دوا خانہ)

(۱۲۶) مقوی نسخہ ۱۔ ۱۱، سینٹ دواؤں کے متعلق کسی کے مشورے کی کیا ضرورت ہے۔ بازاری میں اس قسم کی ہزاروں دوائیں دیتی ہیں اور انگریزی موجود ہیں جیسے جی چاہے استعمال کر دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ذیلی سینٹ دواؤں میں ان افعال و خواص کی دوا ہمدرد دوا خانہ کی "مھون شہاب آؤر" ہے۔ یہ مرنانہ طاقت کو بڑھاتی اور جسمی کمزوری کو دور کرتی ہے، دل و دماغ کو تقویت بخشتی ہے، طبیعت میں امنگ اور جسم پر جتنی دجالاکی پیدا کرتی ہے۔ غرض کہ اس میں دوا تمام باتیں موجود ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہو۔ (دیکھیں ہمدرد دوا خانہ)

(ج) ہمدرد دوا خانہ جلی کی مجلسِ تشیص و دوا کو اپنے مقصد سے آگاہ فرمائیے۔ آپ کو وہاں سے مفید دوا مل سکتی ہے۔ (دیکھیں اکبر حسین الہ آبادی)

(د) آپ ہمدرد دوا خانے سے مارا لہم ملگا کر استعمال کریں۔ اس کے استعمال کے بعد آپ ایک نئی دنیا میں آجائیں گے۔ (دیکھیں نور چشتی خاں)

(۱۲۷) **عشہ** - (۱) صغیف اھصاب جب جسم میں رخشہ پیدا کر دیتا ہے تو بہت غیر الحلاخ ہو جاتا ہے۔ آپ کو ایک صغیفہ دراز نیک دو ائیں پینا پڑی گی۔
آپ اپنی رائے سے کھلے وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔ بہترین تدبیر یہی ہے کہ کسی ہوشیار صانع کو رجوع کریں، جو آپ کی حالت دیکھ کر نسخہ تجویز کرے اور حسب ضرورت اس میں ترمیم اور ترمیم کرے۔ آپ نے فلا د کے مرکبات استعمال نہیں کیے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے لیے مسکے زیادہ وہی مفید ہوں گے۔ (ڈاکٹر سید احمد بریلوی)

(ب) جانشین، مقرر قضا، سوسنٹھ، کچلہ، مدبر ہریک ایک تولہ، مرغ سیاہ، پیپل، لوہگ، بھجناک، مدبر ہریک، مدبر ہریک دو تولے، باریک ہیں جھان کر ۱۲ درہم رنگ اور کے ک پانی میں کھل کر پس۔ اور کالی حویج برابر گویاں بنا کر رکھیں۔ دو گویاں ایک تولہ لٹانی میں ملا کر دوا نہ کھائیں۔ اُمید ہے کہ ان کے استعمال سے آپ کو فائدہ پہنچے گا۔ (دیکھیں عبد الواحد)

(ج) رائی بناری ایک ماشہ روزانہ پھینے تک کھاتے رہے۔ علاوہ ازیں، اتارے رائی کو آدھ سیر تلوں کے تیل میں پکائیں۔ اس کے بعد چھان کر پتیل رکھ لیں اور ماشہ کریں۔ (دیکھ کر صمیمین الہ آبادی)

(۱۲۸) کوئین۔ (۱) کوئین کا سر پہ بڑا اور سر پہ اہم فائدہ یہ کہ وہ پیریا کے بچوں کے جراثیم کے لیے ستر قاتل ہے اس مقصد کے لیے اس کا استعمال عموماً دوا دیوا لیا جاتا ہے

کی مقدار میں کیا جاتا ہو، اور اتنی مقدار روزانہ تین مرتبہ دیکھائی جو مرض کا علاج بہت سخت ہونے کی سوت میں پانچ دن کی کی مقدار میں تین مرتبہ روزانہ دیتے ہیں۔ خطبہ اہل تشیع کے طور پر ہشتے میں دوسرے ۵۰ دن کی کی مقدار میں اگر استعمال کر لی جائے تو میرے سے حفاظت رہتی ہے۔ اس خاص فائدے کے علاوہ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بھوک زیادہ ہوتی ہے اور ایک حد تک تمام کوئلے جہائی کو تقویت پہنچاتی ہے۔ اس فائدے کے لیے قوس نصف یا ایک دن کی کی مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ عزیز سے بعض ناخوش گوار علامات صرف اسی صحت میں پیدا ہوتی ہیں جب کوئین زیادہ مقدار میں باز یا دوسرے ملک کھائی جائے۔ کوئین کے ہمراہ اگر شایم ہر روز استعمال کیا جائے تو کوئین کے نقصانات سے حفاظت ہو جاتی ہے۔ ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ اسے بائیوڈیروک اسٹیٹ میں حل کر کے دینے ہیں اور اس طرح بھی بروڈائز کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) آپ مخزن الادویہ داکٹر ی ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (ج) رسالہ کوئین کا مطالعہ کریں۔ (دیگر ہائیوں) والی نزلہ ۵۰۔ (۱) آپ کا کام اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جب وہ خود شوش ہو جاتا ہو۔ آپ کسی ایسے داکٹر سے مشورہ کریں کہ جو ناک، حلق، اور کان کے امراض کا ماہر خصوصی ہو۔ اگر آپ نے شستی یا بے پروائی سے کام لیا تو اندیشہ ہے کہ دوسرا کان بھی بے کام بن جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطریض اسطوخودوس نویشے روزانہ رات کو کھیں۔ اور سب کو پناہ دینے قرص مرہون ایک سو دھیرہ کا ڈیزائن عین جی، ہاشے میں مل کر استعمال کریں۔ اگر کھانا میں روغن سیاحت کث ۲۰۲ قطرے نیم گرم پیک کھیں۔ (عجیب عبدالواحد)

(۱۳۰) **ضعفِ قلب :-** (۱) آپ کے اعصاب کمزور ہیں۔ نہرود فاسفین کی چند شیشیاں پی ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد ریلوی)

(ب) آپ صبح کو خیر آبر شیم حکیم ارشد والا ماشے کھاتے۔ اور تیسرے پہر کو مقرب شیخ الریس ماشے استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) فولاد محلول کسیری آپ کے لیے اچھا رہے گا۔ نیز سابقہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم نامہ سری رام دوسابھ)

(د) آپ مفرح مشکیں استعمال کریں۔ (عکیم ہمایوں)

(۱۳) **دق و سِل** (۱-۲)، دق کے مریض، اگر خفیف سی کمزوری یا کمزوری سی بے آزاری کے ساتھ زہرہ رہ سکیں تو یہی بہت غنیمت ہے۔ آپ دوائے طلب

بن جلیسے اور دو چار مردی باتیں یاد رکھیے۔ ہمیشہ تازہ ہوا میں رہیے۔ بخار مناسب دھوپ میں رہیے۔ غذائیں ڈوڈھ، اندلے، لیکن گوشت اور تازہ پھل کھائیے۔ وزن کو قائم رکھیے۔ جب تک حرارت رہے اس وقت تک چلنا پھرنا بند رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بٹولی)

دوب آپ ہمدرد داخلے کی پینٹ دوائیں استعمال کیجیے۔ صبح کو قرص تحریک عدد کھا کر اور سے "مارمجات" ۵ تو لے، شربت اعجاز دد تو لے ملا کر پیجیے۔ تیسرے روز صبح کو قرص صحت کو "صدوری" ایک تولد پائیے۔ کہ سے کچھ ایس روز تک استعمال جاری رکھیے۔ شاید غذا اپنا فضل کرے۔

(ج) آپ کے لیے قرص صحت و مارمجات بہترین ثابت ہوگا۔ (جیکب کیم احمد ہنگا ٹاؤن) و (جیکب انور حتمی خاں)

(د) آپ نے تو ہم دُفعہ کا فیصل چھوڑ دیجیے، بلکہ ”خُص سحر“ اور ”طالعِ نجات“ کا استعمال شروع کر دیجیے۔ خدا نے چاہا تو ایک جیسے بعد آپ بغیر کسی مدد کے چلنے پھرنے لگے۔

[illegible]

سب مل کر ایک اوسن ہو جائے۔ ایسی ایسی تین نورائیں، روزانہ تین مرتبہ کھانکھانے کے بعد استعمال کیا کریں۔ غذائیں انڈے، دودھ، اور سنگترے آپ

میں نے بہت مفید محاضرات سنی ہیں۔ کونکس جیسے کہ کوئی بھی اس دور رس مثلاً ہینل آپ کا معمول بن جائے۔ لیکن یہ تھنل گھر کے اندر یا باہر اندر میں نہیں بلکہ
میں نے میدانوں میں ہونا چاہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) آپ صبح کو قرص ایک علاحدہ جگر کا ڈوز بال عینری ۶ ماٹھ میں ملا کر کھا ہے۔ رات کو کھانا

۲۰ قرص منہ میں رکھ کر ان کا رس جو سیسے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۹ ماشے کھا لیا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

۱۲۔ رات کو چائے پی کر بھگتیں۔ صبح لڑکپائیں۔ اور چھان کر سپاؤں شکر میں ایک بوتل شربت تیار کر دیں۔ ۱۳۔ آج تو بے صبر و دوسرے اور شام کے وقت

یا کریں۔ انشا اللہ کھانسی رفع ہو جائے گی۔ (محکم دایوں)

سوال و جواب

- (۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
- (۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
- (۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو کسی تین آدھ فی سطر کے حساب سے اجرت سمجھنی چاہیے۔
- (۴) اگر آپ رسلے کے خریدار نہیں ہیں تو نوآئینے کے نمٹ بیچ کر تین سطری سوال درج کر سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
- (۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
- (۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اعتبار بہر مال ہوگا۔
- (۷) رسلے کے خریداروں کو سوال کی قیمتیں خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔
- (۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع سے زیادہ سے زیادہ ہر پینے کی ۲۰ تا ۲۵ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
- (۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دو اعلیٰ یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔ مینجر ہمدھمت۔

(۱۳۳) ۲۱ سالہ لڑکھ کو ڈھائی پینے کا کل ساقط ہونے کے بعد سے پیٹ میں لمبا بکا درد اور سوجنیں سی جھجھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ ایک لیڈی ڈاکٹر نے آنکھوں میں گلیٹیاں بتائی تھیں۔ لیکن دوسرے تمام اہلکار نے اس شخص کو روک دیا۔ کھانا کھانے کے بعد طبیعت مست ہو جاتی ہے۔ قبض نہیں ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد اور محکم اکبر حسین الہ آبادی کی خصوصی توجہ کا طالب۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۳)

(۱۳۴) میرے ایک ۳۵ سالہ دوست کو ۱۰ سال سے دائیں طرف قح کی شکایت ہے۔ آپریشن کے ذریعے سے علاج کرنا نہیں چاہتے۔ لہذا اسے عابہ کے عجیب نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۹۵۱)

(۱۳۵) ایک ایسا طہار کا نسخہ چاہیے جو خاص وقت سے ہند منٹ پہلے لگانے سے خوب خیزی اور تندی بخشنے کے فرق ثانی کو کسی قسم کی خراش یا سوزش نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۲۰)

(۱۳۶) قانون عمر ۲۵ سال۔ چہرے پر کھلنے کی تکلیف سے سخت پریشان ہے۔ چہرے پر دماغ پرٹنے سے چہرہ بد صورت ہوتا جا رہا ہے۔ قبض کی شکایت عموماً رہتی ہے۔ کوئی مؤثر دوا لگائے اور کھلنے کی تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۳۴۷)

(۱۳۷) لیبریا جواروں میں شروع شروع میں قبض کو دور کرنے اور تھکے معدے کے لیے بہترین مسبل کا نسخہ درکار ہے۔ جو خوش ذائقہ اور ہلکا تکلیف معدے کی صفائی کر دے اور نیز لیبریا کے بعد کی کھردری اور عوارضات کو دور کرنے کے لیے بہترین اور خوش ذائقہ نسخہ کہو ہر گنگہ دستیاب ہو سکے، تجویز فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۱۸۵)

(۱۳۸) مریض کی عمر ۵۲ سال ہے۔ ۱۹۵۲ء میں بواسیر شروع ہوئی۔ ۱۹۵۳ء میں ایک ماہ کا دورہ ہوا تاہم اس مکرور ہو گئیں۔ ۱۹۵۴ء میں ۹۲ سالہ میں ہے کہ کار بگس مسکنہ میں علاج سے بواسیر بند ہو گئی۔ مئے کرکٹے لیکن قبض اس قدر ہے کہ بلادہ پانچا نہ نہیں آتا اور ضعف مشا۔ اس قدر ہے کہ پیشاب کا قطرہ بھی نہیں ٹھہرتا۔ نسخہ تجویز ہو۔ (خریدار نمبر ۳۸۵۹)

(۱۳۹) ۲۵ سالہ لڑکھ کو تیسرے بچے کی پیدائش کے بعد سے دائمی تکلیف ہے۔ معمولی شور سے درد سر ہوتا ہے۔ گرمی، سردی کا اثر بہت جلد دماغ پر ہوتا ہے۔ اور نتیجے میں نزلہ و زکام پیدا ہو کر پینے ڈیڑھ پینے پریشان کرتا ہے۔ آنکھوں کے تلے اذہر آتا ہے اور سر مچکا ہے۔ قبض ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۷۷)

(۱۴۰) عمر چار سال ہے۔ جیش و کج نگلنے کی شکایت میں ایک پینے مبتلا رہا۔ جیش جاتی رہی تھی۔ مگر کج ایک ایچ سوا ایچ ہونے پر وقت اجابت پائی جاتی ہے۔ آجیت سے جلد بند ہو جاتی ہے۔ کل اہلکارے کام خاص توجہ دیا کہ درد اثر نسخہ رحمت فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۸۹)

(۱۴۱) تین سال سے میری پلکوں کے بال جھڑ رہے ہیں۔ بچنے کی دھڑوں پلکیں یا نکل صاف ہو گئی ہیں۔ اب اوپر سے بھی جھڑنے لگے ہیں۔ اندازہ کرو کہ کوئی بھڑبھڑا نسخہ تحریر فرمائیں۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۳۵۵)

(۱۴۲) ۳۲-۳۰ سالہ لڑکھ ۱۰ سال سے مرگی کے مرض میں گرفتار ہے۔ دورے کے وقت منہ سے جھلک نکلتے ہیں قبض اور دوسرے کی شکایت عام ہے۔ صدمہ وک بالکل بند ہے۔ دورہ دوسرے تیسرے روز پٹا تار ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر آگ کو دیکھ کر۔ ماہواری بھی ٹھیک حالت پر نہیں ہے۔ حکم بریلوی عبدالواحد

اکبر حسین صاحب الہ آبادی خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۴۵)

(۱۴۳) میرے ۲۰ سالہ لڑکے کو سردیوں میں نزلے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بلغم کثرت سے بنتا ہے۔ بدن لاغر ہے۔ لیکن لعل ہضم بالکل ٹھیک ہے۔ اہلکار کلام اندازہ

عنایت مناسبت علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۰)

(۱۴۴) پانچ سال سے مریضہ کے کاؤں اور ہاتھوں پر چھابیں ہیں۔ اب تک بہت سے علاج کروائے۔ لیکن فائدے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کھلی بہت زیادہ ہے۔ کھجھلنے کے بعد پانی، پیپ اور خون نکلتا ہے۔ اطباء کرام توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۶۵)

(۱۴۵) دس سال ہونے کو بچے کے جوڑیں ایک پچھڑا منودار ہوا۔ کئی مرتبہ آپریشن کرائے گئے۔ اب کچھ دن میں ناسود پیدا ہو گیا ہے۔ بصورت عدم اخراج مواد نکلا کر بچے میں درد اور حرارت سی ہو جاتی ہے۔ جوڑا اپنی جگہ پر قائم نہیں رہا۔ عمر ۲۰ سال ہے۔ تمام مذاق کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۰۴۱)

(۱۴۶) میرے ۲۲ سالہ بھائی کو بچپن میں بندش پیشاب کی شکایت ہوئی تھی اور ۱۰ سال پہلے معمولی درد گردہ کی شکایت ہوئی تھی۔ اب دو پینے سے یہ درد بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ شام کو حرارت ہو جاتی ہے۔ پیشاب کے سمانے سے سنگ گردہ کا خیال ہوتا ہے۔ درد ہر وقت رہتا ہے۔ ازراہ کرم کوئی مفید نسخہ تحریر فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۱۴۷) دو چار اور آٹھ سال کا پڑا ناگھی کس کام آسکتا ہے۔ اتفاقاً طور پر مندرجہ بالا سالوں کا گھی موجود ہے۔ (خریدار نمبر ۲۶۹۸)

(۱۴۸) حکماء کرامی! مالذمب جو کہ اکثر برفتنہ کے جواب ملا میں شائع ہوا ہے، کے خاص، غولک اور دست تیاری کی شخص سے مطلع کریں۔

(خریدار نمبر ۵۵۰۳)

(۱۴۹) اگر ہمیں مادہ بکا شکار نہیں رہا ہوں۔ لیکن مجھے اساک بالکل نہیں ہوتا۔ یکبار سے اسد عابے کہ کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ بحکم کسیرین صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۸۰۲)

(۱۵۰) میری ایک ۲۶ سالہ بیٹی شدہ عزیزہ ۳ سال سے سوداوی امراض میں مبتلا ہے۔ ابتدا میں بے مرض سے شروع ہوا تھا۔ کھلی ہو کر پانی پھلتا اور پھیلنے کے کھر نڈکی صورت میں ہم جاتا تھا۔ اس کے بعد دونوں رخساروں پر داغ پڑنا شروع ہوئے۔ اس وقت سرچھرو اور کاؤں کے پیچھے کھر نڈکے ہوئے ہیں۔ عزیزہ موجودہ کو کمروری داغ و بصارت، کئی کھوک، کئی حیض اور سیلان الرحم کی بھی شکایات ہیں۔ اطباء کرام خصوصاً جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور بحکم کسیرین صاحب آبادی توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۵۱۳)

(۱۵۱) میری عمر ۳۴ سال ہے۔ کئی سال سے سر کے بال گر رہے ہیں اور سفید بھی ہو رہے ہیں۔ سر میں خشکی بھی ہے۔ اگر سر کو دھوتا ہوں تو خشکی دھو جاتی ہے۔ توجہ کا طالب۔ (خریدار نمبر ۷۷۴۵)

(۱۵۲) ۳۰ سال۔ تقریباً ۱۰ سال سے پائیریلے پر نشان کر رکھا ہے۔ علاج کے باوجود مرض برابر ترقی کرتا جا رہا ہے۔ التماس ہے کہ کسی سہل اصول وغیرہ اور مجرب نسخے سے مطلع فرمائیں۔ نیز پربہز سے بھی آگاہ کریں۔ (خریدار نمبر ۳۵۸۱)

(۱۵۳) ۸۰ سالہ لڑکی نیند کی حالت میں بستر پر پیشاب کر دیتی ہے۔ ڈاکڑی علاج بہت کیے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ حکیم اور وید صاحبان توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۸۶۱)

(۱۵۴) اس سیندر کا مہلی ویدک نسخہ مطلوب ہے۔ نسخہ مکمل جو۔ نیز تحریر فرمائیں کہ تیار کہاں سے ملے گا۔ (ایک خریدار)

(۱۵۵) ایسا آسان نسخہ درکار ہے جس سے شادی شدہ عورت کی شرم گاہ میں کنواری عورت کے ہو جائے اور مباشرت میں شل کنواری عورت کے لذت حاصل ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۶۲)

(۱۵۶) میری بیوی کی عمر ۲۲ سال ہے۔ ۶-۵ پینے میں ایک مرتبہ خون کی قے ہوتی ہے اور قے ہونے کے بعد کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اور علاج کیا ہے۔ (خریدار نمبر ۴۰۲۴)

(۱۵۷) عمرائیں سال ہے۔ تین سال سے سوزاک میں مبتلا ہوں۔ بہت سی ادویات یونانی و ڈاکڑی استعمال کیں۔ اور خصوصاً پیرسون، ایم اینڈ بی ۱۲، ٹوٹیا ٹرن اور آرنے گون کے انجکشن لگوائے۔ اور دو چھپنے پچکاری بھی کرتا رہا۔ لیکن خاص فائدہ نہیں ہوا۔ اب صرف سویمے پیشاب ملنے سے آتا ہے اور پیشاب کی دھار پہلے سیدھی نہیں آتی۔ البتہ بعد میں سیدھی ہو جاتی ہے۔ نیچے ہاتھ دنگلے سے تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب گدلا ہوتا ہے۔ ہاضمہ ٹھیک ہے۔ اطباء کرام اور خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں۔ (ایک سائل)

(۱۵۸) ۳۰ سال ہے۔ ۱۴ سال کی عمر میں اخلام اور جلن کی علت ہو گئی تھی جس کا سلسلہ تقریباً ۵ سال رہا۔ اس سے تو بیک وقت کثرت جماع کرتا رہا۔ اب حالت یہ ہے کہ اخلام بے غری میں ہوتا ہے۔ اگر اخلام گرکتا ہے تو پیشاب کے بعد نظر آئے لگتا ہے۔ خواہش میچ نہیں ہوتی۔ جنسوس وقت پر سختی پوری نہیں ہوتی اور ناقص رہتا ہے۔ یعنی بہت لمبائی خارج ہوتی ہے اور کوئی لذت حاصل نہیں ہوتی۔ کمر اور جوڑوں میں شدید درد رہتا ہے۔ دل داغ بہت کمزور ہے۔ منہ چڑھنے سے ذہل ہو جاتا ہے۔ مگر چیروں کے استعمال سے اخلام بڑھ جاتا ہے۔ مقامی اور برونی بہت سے علاج کیے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مریض چائے نوشی بھی کرتا تھا۔ لیکن اب صرف تبا نوشی کا عادی ہے۔ اطباء کرام خصوصی توجہ فرمائیں۔ نیز دوا کے بجائے غذا سے علاج ہو تو اچھا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۵۵)

نوٹ: خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہو کہ خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر ضرور تحریر کیا کریں

موسم سرما اور صحت و شباب

موسم سرما کی اہمیت :- بات عام طور پر سب لوگوں کو معلوم ہو کہ چارے کا موسم ہندوستان کا بہترین زمانہ ہو۔ اس میں جسم کی نشین پوری سرگرمی سے اپنے کام انجام دیتی ہو معدے، جگر اور آنتوں میں غذا کو ہضم کرنے اور اس سے بہترین خون بنانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہو۔ اس موسم میں جگر اپنے خونی ذخیرہ تیار کر کے رگوں میں بھیج دیتا جو دوسرے مہموں میں بھی کام آتا جو گرمیوں میں تحلیل زیادہ ہوتی ہو اور جو چیزیں زندگی برقرار رکھنے کی غرض سے ضروری ہیں وہ بھی بخوبی بہت تحلیل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹھنڈے ملکوں میں گرم ملکوں کی نسبت اوسط عمر زیادہ ہوتا ہو، کیونکہ سردی صبح، حرارت خیزی اور خون کو محفوظ رکھتی ہو۔ ان ہی پر مدار حیات جو گرمی میں غذا کی خواہش کم ہو جاتی ہو اور پانی کی طلب بڑھ جاتی ہو، اس لیے ہضم درست نہیں رہتا۔ بعدہ اور آنتوں کی اکثر شکایات محض اسی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ برسات گرمی سے بھی خراب ہو۔ برسات میں معدہ اور دوسرے آلات ہضم کی حالت اپنی نہیں رہتی۔ ذرا سی بے احتیاطی سے مہلک بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خشکی اور ٹھنڈی ہواؤں کی تلاش میں اکثر صاحبان دل پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ مصوری اور کشمیری گلپوش وادیوں میں ان دل چسپوں کو ڈھونڈتے ہیں جو سردی کے موسم میں ہر جگہ مل جاتی ہیں۔

شباب اور سرما کا تعلق :- جوانی اور سردی میں نہایت گہرا اور شاعرانہ تعلق ہو۔ یہ موسم جذبہ ت پر دہی اثر کرتا ہو جو شباب کی رغبتاں اور طوفان انگیزیاں خیالات و محسوسات پر کیا کرتی ہیں۔ جس طرح کھانے پینے کی خواہش ہضم کی طاقت اور خون پیدا کرنے کی صلاحیت اس موسم میں بڑھ جاتی ہو، اسی طرح جذبات میں بھی زندگی کی روح دوڑ جاتی ہو۔ خون پیدا کرنے والی غذا میں اور رگوں، پتھروں اور دل و دماغ میں قوت و طاقت کی بیکلیاں بھر دینے والی دوائیں اس موسم سے گہری مناسبت اور خصوصیت رکھتی ہیں۔ مخصوص طور پر قوت، دماغ کے متعلق دواؤں کے استعمال کا یہی موسم ہو۔ اور شباب حقیقت میں اسی چیز کا نام ہو۔ ورنہ سیاہ باؤں اور شمر و سفید گالوں پر جوانی کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ جوانی دل کی زندگی کا نام ہو اور دل کی زندگی کا ثبوت اصطنعی خواہشات و جذبات کے اس پیام پر ہی سے مل سکتا ہو جسے قوت باہ سے موسوم کیا جاتا ہو جو دوائیں باہ میں بچان اور جوش پیدا کرتی ہیں مثلاً مشک، عنبر، زعفران، مائے شتر اعزابی وغیرہ وہ بالعموم گرم ہوتی ہیں گرمی یا برسات میں ان کے استعمال سے بہتر اور دیر پائنتا کچھ کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ جاڑوں میں مقوی غذاؤں کے کھانے اور ہضم کرنے کا عقیدہ اتنا عام ہو چکا ہو کہ جاڑ اور ایشیے وغیرہ کے حلوے جاڑوں کے ساتھ دسی خصوصیت رکھتے ہیں جو آم، امرود اور دوسرے میوؤں کی بہار کو اپنے موسم سے ہو سکتی ہو۔

جاڑوں کا بہترین تحفہ، جو صحت، جوانی، حوصلہ مندی اور تندرستی کی تمام خصوصیات کو برقرار رکھنے کا زبردست ضامن ہو آپ کو معلوم ہو کیا ہو؟ اگر یہ سوال ہندوستان کے کسی عقلمند اور تجربہ کار شخص سے کیا جائے تو وہ صرف یہی کہے گا:-

”ماہِ المحرم“

واقعہ یہ ہو کہ ماہِ المحرم دنیا کی عجیب ترین ایجاد ہو۔ اس کے موجد نے اپنی عقل و ذہانت کے زبردست کمالات کا اس میں ایسا حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہو کہ سائنس کی موجودہ ترقیوں کے دور میں بھی داد دیے بغیر نہیں رہا جاتا۔ اس میں جسم انسانی کے تمام نقائص کو دور کرنے کی قابلیت موجود ہو، دل، دماغ، جگر، معدہ، بینائی، حافظہ اور باہ کو قوت دینے میں اس کے مقابلے کی کوئی دوا آج تک منظر عام پر نہیں آئی۔ اس میں ایسی جہیزیاں شامل ہیں جن کو جدید اصول اور سائنس کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو وہ بدن کے جملہ ضروری اجزاء کی حامل نظر آئیں گی۔ اس میں فوٹو، مچھوٹا، کلورین، میگنیشیم، سوڈیم، پوٹاشیم، آئوڈین اور جہیز کو پرورش کرنے اور طاقت و صلاحیت بخشنے والے سارے عناصر موجود ہیں۔

ماہِ المحرم کے حیرت انگیز فوائد :- ان قائدوں میں صرف ایک ہی بات داخل نہیں ہو کہ وہ عام کم زوری کو رفع کر دے اور دل، دماغ اور باہ کو قوت پہنچائے، بلکہ اپنے بہترین اجزاء کی بدولت یہ عرق بدن کے زہریلے مواد کو نکالتا، احصاب اور چربی کو مضبوط کرتا ہو۔ بدن

میں جتنی دھالا کی پیدا کرتا ہے خون کو صاف کر کے جلد کو خوبصورت بناتا ہے۔ بدن میں طاقت و توانائی پیدا کر کے ہلکے اور چھوٹے دارا امراض کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے۔ جن لوگوں میں دق و دل یا کسی اور مرض کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے، ان میں ان امراض سے نمٹنا بلکہ کرنے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ دھیری کا موسم سرد اور زکام کی کثرت کے باعث پس دق کی استعداد رکھنے والے آدمیوں کو خطرے کے قریب لے آتا ہے لیکن مارالمہم ان کی نگہبانی کے شکر فراموش نہ رہی خوش ہلوتی سے انجام دیتا ہے۔ یہ خون کو سرخ اور دماغ کو چست کرتا ہے۔ دل میں خوشی، سرور اور کامیابی کا دل ولہ پیدا کرتا ہے۔ قوت راہی کو بڑھاتا ہے۔ دھیری اور مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ یادداشت کو ترقی دیتا اور کام کرنے کی بہت اور اہلیت بڑھاتا ہے۔ دھیری خون کی سستی کو دور کرتا ہے جس کو پھر تپا بنا سکتا ہے۔ روح میں تانگی اور دل و دماغ میں فرحت پیدا کرتا ہے۔ دماغی کام کرنے میں مدد دیتا ہے۔

مارالمہم کیا ہے؟ غذا اور دماغ کی اس طویل مگر سچی فہرست کو دیکھ کر خود بخود دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مارالمہم جو کیا چیز ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مارالمہم ایک قسم کا خوشبودار خوش رنگ اور نہایت دل فریب عرق ہے جو سیب، انگور، انار، ناشپاتی، بھی، آمرو، انشاس اور دوسرے تازہ مفید اور خوش ذائقہ میوؤں، مشک، عنبر، زعفران اور دوسری قیمتی اور نایاب دواؤں نیز جسم کو بہترین طریقے پر پرورش کرنے والی غذاؤں کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ایک ایک قطرے میں قوت، روح، خون اور غذائیت، سرور اور نشاط، آہنگ اور حوصلے کا طوفان پوشیدہ ہے۔

مارالمہم اور دوسری مقوی غذائیں۔ مارالمہم اور دوسری مقوی غذاؤں میں کافی فرق ہے جو مارالمہم کے امتیاز اور اس کی برتری کی مضبوط ضمانت ہے۔ مارالمہم تمام قوتوں پر فائز کرتا ہے۔ یہ صحت سے اترتے ہی اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ معدے میں بہت کم تھیرتا ہے اور بہت جلد جس میں پہنچ کر خون اور روح میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جسم اور روح کی پرورش اور تربیت کرنے والے تمام اجزاء اس میں موجود ہیں۔ اس کی مقدار خوراک بہت کم ہے۔ دوسری مقوی غذائیں ہنٹوں اور مہینوں میں جو کام کرتی ہیں وہ مارالمہم چند گھنٹوں اور چند دنوں میں کر دیتا ہے۔ مارالمہم اپنی لطافت اور پاکیزگی کے باعث معدہ اور دوسرے حصے ہضم پر کوئی بارے بغیر خون بن جاتا ہے۔ معدے اور آنتوں پر اس سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔

مشرب اور مارالمہم۔ مارالمہم کے دوسرے فائدوں کو دیکھ کر ممکن ہے کسی کو یہ شبہ ہو کہ یہ فائدے مشرب سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ شبہ بالکل بے حقیقت ہے۔ مشرب سے ایک عارضی کیفیت ضرور پیدا ہوتا ہے، مگر رفتہ رفتہ آگ کی یہ سیال چنگاریاں دل، دماغ، معدہ، جگر اور پھیپھڑوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہیں۔ روح اور خون کو پھونک ڈالتی ہیں۔ مارالمہم میں نہ صرف یہ نقصانات ہی نہیں، بلکہ یہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ مارالمہم اور مشرب میں دہی فرق ہے جو شیطان اور فرشتے میں ہو سکتا ہے۔ جو برگشتہ نصیب ہزاروں روپے کے ساتھ ہی اپنی صحت و جوانی کو بھی مشرب پر مصیبت چڑھا دے گا۔ اس کا شہ وہ کچھ دن مارالمہم پی کر بھی دیکھیں!

جوہر اور طبع۔ کہتے ہیں کہ ہر چمک دار چیز سونا نہیں ہوتی۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ ہم نے مارالمہم کے جوہر اور فائدے لکھے ہیں وہ بازاری مارالمہم سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بازاری مارالمہم میں مصنوعی رنگ اور مصنوعی خوشبو کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ مارالمہم کی تیاری پر کافی روپیہ صرف ہوتا ہے۔ محنت و ہوشیاری اور تجربے کا کام بھی اس کے تیار کرنے کے ضروری عناصر ہیں۔ بطی اصول سے اجز، کی ہرسانی اور پورے وزن سے قیمتی دواؤں، تازہ پھلوں کے رس اور بیش قیمت دواؤں کے لطیف و پاکیزہ سیال کی شمولیت پھر دیانت اور ایمانداری سے انتہائی عرق حاصل کرنا جتنا جتنی اصول سے حاصل کرنا چاہیے، کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر ایک بار عرق کھینچ کر دوبارہ لیتے ہی اجزا پھر شامل کر کے عرق کشید کرنا اور اس میں بھی ان ہی قیود کا پابند رہنا نہایت دشوار اور اخلاقی جرات کا کام ہے۔ یہ کام دہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے سینے میں

فن اور مخلوق کا در دہی موجود ہو۔ جن لوگوں کے سینے میں دردے خالی ہیں وہ صرف اپنے فائدے کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ ناموس فتن اور عوام کی فلاح و بہبود سے انہیں سروکار نہیں ہوتا۔ اصول اور صداقت کے ساتھ فن اور مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ بے کافی ایشار اور فطرت کا طالب ہے۔

ہم کرد و احسانے کا مارالمہم

ہم کرد و احسانے محض تجارتی ادارہ نہیں ہے بلکہ طب قدیم کو میدان مسابقت اور سعی میں طب جدید کے دوش بدوش چلانا اس کی زندگی کی سب سے بڑی سعادت اور ضرورت ہے۔ دہی دواؤں کو عمدہ شکل و شباہت سے پیش کرنا اور ان کی طاقت و اثر کا طبعی پھل سے جائزہ نہ کر

بازار میں لانا ہمدرد دوا خانے کا سب سے بڑا مشکل فرض ہے۔ یہی فرض کو ادا کرنے کے لیے وہ قایم ہوا اور اسی فرض کو بجالانے کے لیے آپ تک سرگرم کار ہوئے۔ مالا لہم ہی پر موقوف نہیں، ہر ویسی دوا کو پوری ذمہ داری، صحت اور صفائی سے تیار کرنا اس کا اور اس کے نگہبان دسر پرست کا مقصد حیات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمدرد دوا خانے کے مالا لہم میں نہ کوئی ضروری دوا کم کی جاتی ہے اور نہ مقدار بڑھانے کے لیے غیر ضروری چیزوں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

دو سو سال کا محراب نسخہ۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی میں مالا لہم بنسخہ خاص دوا آتش کو ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جو دو سو سال سے ہندوستان کے مشہور و معروف اور نامور اطباء کا معمول رہا ہے۔ ارض ہند کے اکثر شاہی خاندانوں میں یہ مالا لہم استعمال ہوا ہے۔ ہمدرد دوا خانے کی مجلس شخصیں و تجویز کے تجربہ کار راہنہ سلسلہ بنایت غور سے اس مالا لہم کے متعلق گہرے اور وسیع تجربات کر رہے ہیں۔

ہمدرد کے مالا لہم کی لازوال شہرت۔ یہ مالا لہم بتیس سال سے ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچ رہا ہے۔ اکثر بے شروع ہوتے ہوئے ہی اس کی مانگ کا لائق ہی مسئلہ شروع ہو جاتا ہے جو پانچ کے وسط تک جاری رہتا ہے۔ اس عرصے میں قوت و زندگی اور لطف و سرور سے بھری ہوئی ہزاروں بوتلیں دوا خانے سے روانہ ہوتی ہیں۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی کے مالا لہم دوا آتش بنسخہ خاص نے ایک لازوال شہرت و عزت حاصل کر لی ہے۔ اس مالا لہم کی بوتل خریدتے وقت خریدار کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ قوت و زندگی اور صحت و تندرستی کا سودا کر چکا ہے۔ اس شہرت و امتیاز کے باوجود ہمدرد دوا خانہ دہلی ترقی و اصلاح کی طرف بڑھتا رہا اور مالا لہم کے متعلق علمی و عملی تجربات ہوتے رہے۔ سائنٹفک اصول سے غور کیا جاتا رہا۔ اب ان تجربات کے بہترین نتائج سامنے آ گئے ہیں اور کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد ہمدرد دوا خانہ دہلی نے ایسے آلات تیار کر لیے ہیں جن کی امداد سے مالا لہم کو محفوظ طریقے پر تیار کرنے کے ساتھ ہی اس کی طاقت و قوت کو بڑھا دیا گیا ہے اور اسے دیر پا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔

ہمدرد دوا خانے کے مالا لہم کی چند خصوصیات۔ ۱۔ مجلس شخصیں و تجویز کے صدر خالی جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبدالحی صاحب کی خاص نگرانی میں بنایت انتہام، صفائی اور پاکیزگی سے تیار کیا جاتا ہے۔

۲۔ تمام قیمتی دوائیں اور پھلوں کے رس پورے وزن سے شامل کیے جاتے ہیں۔

۳۔ سبز میوؤں کا رس حاصل کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ کوئی کچا یا داغ دار پھل نہیں ڈالا جاتا بالکل وقت پر تازہ اور عمدہ پکے ہوئے پھلوں سے تازہ اور عمدہ رس حاصل کر کے ڈالا جاتا ہے۔

۴۔ ہمدرد دوا خانے کے مالا لہم کی ترکیب میں جسم کی تمام قوتوں کی پرورش اور تربیت کا لحاظ رکھ کر قوت باہ پر اثر ڈالا جاتا ہے۔ یہ نہیں کیا جاتا کہ بعض باہ کو قوت دینے والی دوائیں ملا دی جائیں اور دل و دماغ، معدہ و جگر وغیرہ کا خیال نہ رکھا جائے اور نتیجہ یہ ہو کہ اس کے استعمال سے رگوں اور پھلوں میں ایک غریبی جوش پیدا ہو کر قوت باہ میں وقتی ہیجان پیدا ہو جائے اور جب رد عمل ہو تو پہلی قوت بھی باقی نہ رہے بلکہ دوا خانے کے مالا لہم میں ایسے اجزاء شامل کیے جاتے ہیں جو دل و دماغ اور جگر و معدہ کو طاقت دے کر پہلے عمدہ خون پیدا کرتے ہیں۔ پھر قدرتی اصول کے ماتحت باہ کو قوت دیتے ہیں۔

۵۔ زیادہ گرم اور مضرب چیزیں شامل کر کے مالا لہم کی خوبی و برتری کو فائدہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جسم کی نشین کے کل پُر زوں کے لحاظ سے بہترین اور غذاست بخش اجزاء ڈالے جاتے ہیں جن سے خون اور روح پر نہایت معتدل اور قدرتی اثر پڑنے کے بعد نتیجے کے طور پر باہ میں سیدھی پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ ظاہری شکل و صورت، رنگ و روخو نہایت دل فریب ہو صرف کینگ پر اتنا زور دیا جاتا ہے جتنا بازاری مالا لہموں کی تیاری پر بھی خرچ نہیں ہوتا۔

۷۔ ہمدرد دوا خانے کا مالا لہم عرصے تک خراب نہیں ہوتا۔

۸۔ نفاس اور پاکیزگی کے لحاظ سے آپ اپنی نظیر ہو۔

مالا لہم بنسخہ خاص کے مختصر فوائد۔ مالا لہم کے جو فوائد بیان کیے گئے ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مختصر طور پر چند خاص اور امتیازی افادہ یہاں مکرر لکھے جاتے ہیں۔ مالا لہم بنایت مقوی باہ جو دل و دماغ، جگر و معدہ اور گردوں کو بے حد قوت دیتا ہے۔

اور ہم کی دوسری گلیوں کو اپنے قدرتی وظائف ادا کرنے اور مخصوص رطوبات کے تیار کرنے پر آمادہ کرنا ہو۔ حافظہ اور بنیائی کوڑھانا ہی جوش، قیلولہ اور قوتِ ارادی پیدا کرتا ہو، ہضم اور اعضائے ہضم کے افعال کو ترقی دیتا ہو۔ غذائی خواہش کو زیادہ کرتا ہو اور کھانی ہوئی غذاؤں سے بہترین خون بنانے اور اسے جزو بدن کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہو۔ ہڈیوں کو مضبوط اور جسم کو چست و توانا بناتا ہو کافنی خون پیدا کر کے چہرے کو خوبصورت اور سرخ و سفید کرتا ہو۔ خون کو صاف کر کے رنگ نکھارتا ہو۔ دماغی کام کرنے کا حوصلہ بخشتا ہو۔ ذہانت، جوش اور غم پیدا کرتا ہو۔ پستی، مایوسی اور غم و اندوہ کو دور کرتا ہو۔ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی آمنگ اور آرزو پیدا کرتا ہو۔

ترکیبِ استعمال۔ تنہا ماراللم خود استعمال کرنے کی ترکیب نہایت آسان اور سادہ ہو۔ البتہ ماراللم کی قوت کو بڑھانے اور اس سے مخصوص اعضا اور قوتوں کو تربیت دینے کے طریقے مختلف ہیں جو بعد میں لکھے جائیں گے۔

خوراک۔ پانچ تو لے یعنی چھٹا تک بھر ماراللم پینا چاہیے۔ ضرورت کے وقت اس میں کمی بیشی بھی کی جاسکتی ہو۔

بدرِ قہر۔ پادبھر میٹھا دودھ، دودھ گائے کا ہو تو بہتر ہو۔ دودھ کی مقدار کا گھٹانا اور بڑھانے والے کی طبیعت اور قوتِ ہضم پر موقوف ہو۔

اوقاتِ استعمال۔ اس کے استعمال کا بہترین وقت صبح کا ہو، ورنہ ضرورت پر ہر وقت بطور تقویٰ اور دفعِ حیز کے استعمال کیا جاسکتا ہو۔

پرہیز۔ دورانِ استعمال میں کھٹی اور دیرِ ہضم چیزوں سے پرہیز رکھنا چاہیے۔ ہلکی اور زودِ ہضم غذا کھائیں۔ سبز میووں میں سیب، انار، انگور، ناشپاتی، کیلا اور سرکہ وغیرہ کھاسکتے ہیں۔ خشک میووں میں بادام اور اخروٹ، انجیر کھاسکتے ہیں۔

ماراللم کی مدتِ استعمال۔ ماراللم ایسی مفید تقویٰ اور زود اثر دوا ہے کہ حلق سے اترتے ہی اس کے حیرت انگیز فائدوں کا ظہور ہونے لگتا ہو۔ پتہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ دل کو کسی نے سہارا دے دیا طبیعت پر خاص قسم کی آمنگ اور فرحت نمایاں ہو جاتی ہو لیکن مشتعل اور پاندار منان حاصل کرنے کی غرض سے چالیس دن تک اس کا استعمال کیا جاتا ہو تو فوراً دن ماراللم پیے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو چالیس دن کے استعمال سے تیسرا ہی ہو۔ پھر بھی ماراللم کی خواہ ایک ہی خوراک پی جائے وہ اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ چالیس دن تک ماراللم کا پی لینا گویا سال بھر تک

صحت اور تن و رستی کا بیمہ کر لینا ہو۔ بن لوگوں کو خدا نے استطاعت دی ہو وہ اگر آخرِ کتبہ سے وسطِ پانچ تک اسس کو مناسب بدرقوں کے ساتھ پیتے رہیں تو ان کی عام جسمانی حالت قابلِ رشک ہو جائے گی۔ اور ڈاکٹر دارونوف کے غدد دی علاج کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ بغیر عنِ تعلیم ہی کے

اعادہ شباب ہو جائے گا۔ دل و دماغ اور بدن کا ہر عضو جوان ہو جائے گا۔ تمام جسمانی طاقتیں جوش و خروش کے ساتھ اپنا کام کرنے لگیں گی۔ اور بدن کے رومیں رومیں سے طاقت و توانائی، صحت و تن و رستی اور شباب و جوانی کے چٹے ابلنے لگیں گے۔

ماراللم اور مختلف بیماریاں۔ یوں تو ماراللم خود نہایت صحت بخش، مفرح اور تقویٰ دوا ہے لیکن مختلف بیماریوں میں اس کو مناسب اور مخصوص دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جانے کو بہت اچھا اثر ہوتا ہو۔ ماراللم دواؤں کے اثرات کو بہت جلد مقامِ مرض تک پہنچا دیتا ہے اس لیے اس کے ساتھ جو دوائیں کھائی جاتی ہیں ان کی طاقت بھی بڑھ جاتی ہو۔ یہاں مختصراً مختلف بیماریوں میں ماراللم کے استعمال کا طریقہ لکھا جاتا ہو۔

ضعفِ دماغ اور ماراللم

دماغ اور حافظہ کی کم زوری اور ضعف اعصاب میں، جب کوئی بات یاد نہ رہتی ہو اور کام سے طبیعت جلد اچاٹ ہو جاتی ہو تو خیوگاؤ زبانِ عبری جواہر والا ۶ ماشے یا خیوگاؤ زبانِ عبری عود صلیب والا ۴ ماشے میں کشتہ مر جان ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماراللم ہنہ خاص ۵ تو لے پی جائیں۔ چالیس دن میں حافظہ، مینائی، دماغ اور دل و جگر میں غیر معمولی قوت پیدا ہو جاتی ہو۔

مستفوں، وکیلوں اور ایڈیٹروں کی ترقی کا راز ان کی دماغی اور ذہنی قابلیتوں اور فکر و خیال کی بلند یوں میں مضمر ہو جب دماغ اور حافظہ کم زور ہو جاتا ہو تو بڑا آدمی بننے کی سب آرزوئیں فنا ہو جاتی ہیں ایسی صورت میں ضعفِ دماغ کا یہ علاج آزار دہکھیں۔

مشتعل، وکیلوں، ایڈیٹروں، طالب علموں اور ہر دماغی کام کرنے والے آدمی کو حالت صحت میں بھی جائزوں کے زمانے میں کم سے کم چالیس دن چھل کر لینا چاہیے، خصوصاً ایسی حالت میں جب زیادہ کھٹے پڑھنے سے سر جھکانے لگے اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجائے تو یہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔

دل کی کم زوری اور مارٹالیم۔ دل کی کم زوری، دل کی دھڑکن، گھبراہٹ اور طبیعت پر وحشت طاری رہنے کی صورت میں یا اس وقت جب وہم، دوساس اور شکوک وغیرہ کا غلبہ ہو اور ذرا سی بات میں طبیعت پر ملال، آرزوگی یا گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہو تو معجون نعت ۳ ماشے یا معجون طلاس ۳ ماشے کھا کر اوپر سے مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے شربت روح افزا ۲۱ تولے ڈال کر پی لینا چاہیے۔

عام کم زوری اور مارٹالیم۔ کسی لمبی یا کم زور کردینے والی بیماری کے اثر سے یا جسم سے زیادہ خون نکل جانے کی وجہ سے بدن کم زور اور ناتوان ہو گیا ہو تو مغز یا قوتی معتدل ۳ ماشے کھا کر مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں مارٹالیم ۳ قطرے ڈال کر قند یا مصری سے میٹھا کر کے پی لیں۔ کم زوری موقی جھرسے یا بیعادی بخار کا نتیجہ ہو تو مارٹالیم کی جلد مردار یا دیستال ۵ قطرے مارٹالیم میں ڈالے یا بائیس جسم سے زیادہ خون خابج ہو جانے کے باعث کم زوری ہوئی ہو تو مارٹالیم میں حرق عنبر ۴ تولے بھی ملا لینا چاہیے جیض یا بواسیر کے ذریعے سے خون خابج ہوا ہو تو مغز سو سبزی ۵ ماشے کھا کر عرق حنبر ۴ تولے مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر نوش کریں۔

غشی اور مارٹالیم۔ کسی وجہ سے ایک دم بے ہوش ہو جانے تو حالت بے ہوشی میں عرق عنبر ۴ تولے مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں دو مالک معتدل جواہر دانی ۳ ماشے گھول کر نیچے سے تھوڑا تھوڑا حلق میں ٹپکائیں ہوش آنے پر ایسی ہی ایک خوراک اور ملا دیں۔

خون کی کمی اور مارٹالیم۔ جسم میں خون کی پیدائش کم ہو جانے یا خون پتلا پڑ جانے اور اس کے سرخ ذرات کم ہو جائیں تو کشتہ فلواد چاندی سونے والا کی ایک ٹیکہ دو مالک معتدل جواہر دانی ۳ ماشے یا جوارش جالینوس ۹ ماشے میں رکھ کر کھائیں۔ اوپر سے مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر پی لیں۔ ایسی صورت میں دونوں وقت کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص یا شربت فلواد کا ایک ایک چمچ پی جاتا یا بائیس توکی خون کی شکایت بہت جلد رفع ہو جاتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر اور مارٹالیم۔ ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو یہ شکایت آج کل بہت عام ہے اس میں دل دھڑکتا ہے، سر گھومتا ہے اور دوسری شکایت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں تریق فشا ۱۱ رجبہ ۱۰ ماشے کھا کر مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے یا سنگترے کا رس یا آب انار ۴ تولے ملا کر پییں۔ غذائیں سبز ترکاریاں کھائیں۔ گوشت بالکل ترک کر دیں۔ چوتھے پانچویں دن رات کو سوتے وقت قرص ملین ۴ عدد کھالیا کریں۔ اس علاج سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

نزولہ اور مارٹالیم۔ بار بار نزلہ اور زکام ہونا کم زوری دماغ کی علامت ہے۔ جب یہ شکایت ہو تو خیرہ نزلہ جواہر والا ۹ ماشے کھا کر مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے روزانہ صبح کو پی لیا کریں۔ بہتر یہ ہو کہ صبح کو خیرہ کا زہبان عنبری جواہر والا ۹ ماشے میں قرص مرجان جواہر والا ایک عدد یا کشتہ نقرہ جدید ایک قرص ملا کر کھائیں اوپر سے مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے پی لیں۔ رات کو سوتے وقت خیرہ نزلہ جواہر والا کھائیں۔

ضعف باہ اور مارٹالیم۔ ضعف باہ میں مارٹالیم کی شربت ہوا ہے۔ طبی تصرفات سے کام لے کر جب اس کے ساتھ مزاج سب دوائیں بھی دی جاتی ہیں تو پھر کرشمہ اور اعجاز کی صورت اختیار کر لیتا ہے ضعف باہ کے اسباب مختلف ہو کرتے ہیں اس لیے مارٹالیم کے ساتھ کھانے کی دوائیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اگر بچوں کی کم زوری کے باعث ضعف باہ ہو یا بچہ بچان کے وقت پوری سختی نہیں آتی، ننو ذم بھی کمی پتی ہے تو معجون جالینوس لولوی ۹ ماشے میں کشتہ طلاس چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے مصری ڈال کر پی لیں۔ رات کو سوتے وقت معجون مروح الارواح ۱۰ ماشے کھائیں۔ مقامی طور پر عضو مخصوص پر طلاء مقوی خاص رجبہ ۱۰ یا پلاسٹین شاپ اور لگاناں ملا کر فائدہ بہت جلد مطلوب ہو تو معجون جالینوس لولوی ۹ ماشے میں شربت بھی خاص ایک عدد ملا کر کھائیں اور اوپر سے مارٹالیم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں مصری ایک تولہ ڈال کر نوش کریں۔

کثرت جوار سے باہ میں کم زوری ہوتی ہو تو معجون دومیانی ۱۰ ماشے میں کشتہ نقرہ ۴ چاول ملا کر پی لے کھاتے ہیں کے بعد مارٹالیم بہ نسخہ خاص

۵ تو لے قندیا مصری ایک تولہ ڈال کر نہیں۔ رات کو سوتے وقت جب غنیمت مویانی ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ مقامی نقصوں کی اصلاح کے لیے طلائے الماس یا طلائے عظیم یا طلائے مشک والا لگائیں۔

کثرت جماع کے نقصانات کی اصلاح کے لیے صرف معجون شباب اور ۳ ماشے کھا کر مارا لقمہ پنخہ خاص ۵ تولے پنا بھی کافی ہو لیکن مقامی خرابیوں کے رفع کرنے اور ہڈی کے اعصاب کو قوت دینے کی غرض سے مذکورہ بالا طلاؤں میں سے کوئی طلا لگانا نہایت ضروری ہے۔ جلق اور اخلام کی عادت یہ ضعف باہ کا سبب ہوتی ہو اور اعضائے تناسل پر مطلق اور اخلام کے شرمناک نقصوں کا اثر مؤخر ہو تو لبوب عظیم ۵ ماشے کی مارا لقمہ پنخہ خاص ۵ تولے ایک تولہ مہری ڈال کر نہیں۔ عضو پر طلائے شباب اور یا طلائے کیمیا تاثیر لگا کر اوپر سے بنگلہ پان باندھ لیا کریں۔ یا رات کو سوتے وقت طلائے مجلوق کی مالش کر لیا کریں۔

کثرت اخلام یا جریں سے ضعف باہ کی شکایت لاحق ہو گئی ہو تو صبح کے وقت مثالی ایک قرص کھا کر مارا لقمہ پنخہ خاص ۵ تولے قند سے میٹھا کر کے کھیں۔ رات کو سوتے وقت قرص بریان ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ سستی و اعطوب ہو تو رات کو مسنون عجیب درجہ شرف ۶ ماشے کھائیں۔ جب ہتلام رک جائے تو یہ دوائیں بند کر کے صبح کو لبوب کبیر ۶ ماشے میں کشتہ قلبی یا کشتہ سرب ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے مارا لقمہ پنخہ خاص ۵ تولے شربت انار ایک تولہ ڈال کر نہیں۔ رات کو سوتے وقت لبوب عظیم یا لبوب الاسرار ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں غریب لوگ لبوب کبیر کی جگہ لبوب صغیر استعمال کر سکتے ہیں۔

رفت کی وجہ سے سرعت انزال کی شکایت بھی ہو تو صبح کو معجون ثعلب ۶ ماشے میں کشتہ مثلث ۲ چاول ملا کر مارا لقمہ پنخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں اور رات کو سوتے وقت معجون مقوی و مسک ایک ماشہ یا معجون جلائی ۴ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

کثرت پنج و غم اور خوف دیر اس سے ضعف باہ ہو گئی ہو تو صبح کو معجون طلا ۳ ماشے یا معجون نقرہ ۳ ماشے مارا لقمہ پنخہ خاص ۵ تولے علق گزہ منبری ۴ تولے مہری ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں۔ شام کو چار بجے دوا بالمسک معتدل خواہ والی ۳ ماشے چاٹ لیا کریں مقامی طور پر جلائے منقوی نہ ضرر۔ جہتر ۲ یا طلائے شباب اور لگائیں۔

عذری خلل کا مقابلہ فرانس کے ڈاکٹر دارونوف کے عذری علاج کے کھانے میں ہم ایک بہترین طریقہ علاج پیش کرتے ہیں جو انہو شباب کا موجب برآورقہ جسمانی طاقتوں کو جو کمزور ہو۔ چسپ دن میں آدمی کی کایا پخت ہو جاتی ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ معجون شباب اور ۳ ماشے میں حب شہی خاص ایک عدد ملا کر مارا لقمہ پنخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ صبح کے وقت کھائیں۔ غذا میں لطیف اور ذوق بنیم چیزیں کھائیں۔ چپا روڑ کے اندر ہی معلوم ہو جائے گا کہ ڈاکٹر دارونوف کے عذری علاج کے مقابلے میں یہ کم فرج اور آسان طریقہ علاج کس قدر کامیاب اور زود اثر ہے۔

ایک خاص بات۔ مارا لقمہ کے متعلق یہ خاص بات یاد رکھنی چاہیے کہ قوت حاصل کرنے کی غرض سے تن درست حضرت اسے جاڑوں کے موسم میں استعمال کریں۔ لیکن مرض کی حالت میں مریضوں کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں۔ جب اور جس وقت مرض لاحق ہو اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ گرمیوں کے موسم میں سنترے کا رس یا انار کا رس ڈال کر اسے پلائیں۔

قیام شباب۔ اگر آپ بالکل تن درست ہیں اور موسم سرما کو ایک بہترین موسم کی حیثیت سے صرف قیام شباب اور بقائے صحت و جوانی کے لیے کام میں لانا چاہتے ہیں تو صرف معجون شباب اور ۳ ماشے مارا لقمہ پنخہ خاص دوا آتشہ ۵ تولے کے ہمراہ روزانہ کھالینا کافی ہے۔ دواؤں سے طبیعت بالکل متفر ہو اور کسی لذیذ ناشے سے طلب برداری مقصود ہو تو حلوئے مغز سرکشک والا ۵ تولے صبح کو کھا کر مارا لقمہ پنخہ خاص ۵ تولے پی لیا کریں۔ جوانی و صحت اور خوب صورتی نہ صرف اپنی پہلی حالت پر ہی قائم رہے گی بلکہ اس میں ترقی ہوگی۔ جوانی و جوانی میں اور بڑھاپا شباب میں تبدیل ہو جائے گا۔

مارا لقمہ میں عورتوں کا حق۔ موسم سرما کے عیش و مسترت کو عام طور پر مرد اپنا ہی حق سمجھتے ہیں اور عادۂ شباب کی کوششوں میں تو بوجہ محو بالکل ہی نظر انداز کیا جاتا ہے جو حلال کہ حق و انصاف کا تقاضا ہے کہ عورتوں کا حسن و شباب اور ان کی جوانی و رعنائی جس ہی قدر رکھی جائے جس طرح مرد اپنے شباب سے محبت کرتا ہو اسی طرح عورت کو اپنی جوانی عزیز ہو عورتیں ایک مقوی مغز اور شباب اور دوا کے طور پر بڑے مختلف مارا لقمہ استعمال کر سکتی ہیں۔ پیچے اب تاس کی طاقت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو مارا لقمہ ضرور پینا چاہیے۔ اس سے

ہمارے دو دواخانے تکی مقبولیت کا راز سب کو معلوم ہو کہ صداقت و دیانت اور خوش معاشی کے سوا اور کچھ نہیں۔
ناظرین کی سہولت کے لیے ان دواؤں کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا ذکر اس مضمون میں نہیں ہوا ہے۔

[illegible]

ہندوستان کی بایں میں نئی صدی میں تحقیقات کے بعد اہم طبی انکشاف

یہ معلوم کر کے بہت سے لوگوں کو حیرت ہو گئی کہ اس ملک میں اگرچہ عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کی تعداد تقریباً ۴ فیصدی زیادہ ثابت ہو چکی ہے اور ہم عورتوں کے ساتھ ہر سوسفرز میں ۹۵ مردوں کا وسط لگایا گیا ہے۔ لیکن ملک کے گشتے گشتے میں طبیوں اور ڈاکٹروں کو مردوں کے مخصوص امراض کا جو علم ہوا رہا ہے اور جو تیس شاہدہ میں آتی ہیں ان سے قریب قریب اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ۴۵ فی صدی مرد آبادی میں بھی دس فی صدی ایسے ہیں جو دائمی مرد کہلاتے جاسکتے ہیں۔ مردوں کی باقی تعداد کو کسی ایسے مرض یا امراض کا شکار ہے جو ان کی قوت مردی میں کمی اور زندگی کی حقیقی مسرت کو ختم کر رہی ہیں۔ ہمدرد و صحت دہلی اپنی قومی خدمات کے لئے ملک بھر میں مشہور ہے۔ اس کے تجربہ کار حکماء کی مجلس کافی عرصہ تک غور و تحقیق کے بعد

حب بھی خاص

تیار کر دی ہے۔ جو ضعف باہ کے لئے نسبت غیر متعجب ہے۔ اور صلی سے اترتے ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ یہ گولیاں سست اور بیکار اعصاب میں بکلی کی زد کی طرح اثر کرتی ہیں۔ بعض صحت اجڑا سے پاک اور نادرو پے بہا اور ویسے مرکب ہیں۔ بچان کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ کرتی ہیں۔ اور حمل کے بعد قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں۔ بلکہ تیسے تجربے سے ہی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ حب بھی خاص کیا چیز ہیں۔

قیمت فی شیشی جس میں ۲۵ گولیاں ہوتی ہیں دس روپے (۱۰ روپے) یہ بیس گولیاں بیس روپے تک استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد انسان خود ہی بے پناہ قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔

مینجر ہمدرد و صحت دہلی

ایک امریکن لیڈی ڈاکٹر اور ہندوستانی عورتیں

اصل میں وہ لوگ اپنی بیویوں کے سب سے دشمن کہے جاسکتے ہیں جو اپنی غفلت اور بے پروائی کی وجہ سے انہیں مہلک امراض کا شکار ہو جانے پتے ہیں۔ ایسے مرد یہ تو جانتے ہیں کہ ان کی بیویاں سب سے زیادہ عین اندر سے اندر ان کی خدمت گزار ثابت ہوں لیکن وہ ان خیر زمانہ امراض کی طرف کبھی ہونے سے بھی توجہ نہیں کرتے جو ان کے گھروں میں زندگی کو دو بھر کیے ہوئے ہیں۔

پچھلے دنوں میں ایک امریکن لیڈی ڈاکٹر نے ہندوستان کے طول و عرض کا سفر کرنے کے بعد اپنی تحقیقات کے نتائج اس صورت میں بیان کئے تھے کہ ہندوستان کی اکثر جوان عورتیں سیلان کی بیماری میں مبتلا ہیں

میسیت یہ ہے کہ اس ملک میں شرم دینا کامیاد کہ ایسا عجیب ہے کہ یہ عورتیں اپنی والدین اور دیگر عزیز تو دور کہ اکثر اپنی شوہر تک سے اس خفیہ بیماری کو بیان نہیں کرتیں اور یہ خفیہ بیماری ان کی خوب صورتی کو سخت خطرہ میں لے کر اندر ہی اندر ان کی صحت کو گھن بگاڑتی ہے۔ ملک کے مشہور طبی ادارہ ہمدرد و صحت نے ہندوستان کی ایسی لاکھوں عورتوں کے لیے جو سیلان المرحم کی مرض میں ایک زبردست تریاق ایجاد کیا ہے اس کو دوا کا نام

ناشف (جربرڈ) ہے اور ایسے زبردست و حیرت انگیز اثرات کی بدولت یہ دوا ملک بھر میں مقبول ہو چکی ہے۔ اس دوا کے فعال طرح طرح سے اپنی تیار کردہ دواؤں کے اشتہار دیکر ناشف کے مقابلہ میں اپنی دوا فروخت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن جاننے والے اچھی طرح جان گئے ہیں کہ صرف ناشف ہی وہ دوا ہے جس کی دقتیں خود انہیں سیلان رطوبت کو بند کر کے صحت کی خوبصورتی اور صحت کو باندھنا دیتی ہیں۔ بیس بیس روزوں میں پورے طور پر آرام نصیب ہو جاتا ہے اور طاقات آجاتی ہے۔

مینجر ہمدرد و صحت دہلی

قیمت فی شیشی ۲۲ روپے خدک صرف تین روپے

جلد (۹) فروری ۱۹۴۱ء

ممبر (۸)

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ
	فہرست مضامین	مینجر	۱	فہرست مضامین	مینجر
۳۶	اشہار و معانی علاج	مینجر	۲	اشہار و معانی علاج	مینجر
	صحت اور ورزش	ادارہ	۳	صحت اور ورزش	ادارہ
۳۸	صحت کا سائنس	مستر ایس۔ اے۔ خاقان	۸	صحت کا سائنس	مستر ایس۔ اے۔ خاقان
۳۸	تن درستی (نظم)	سید سعید الحسن صاحب	۱۲	تن درستی (نظم)	سید سعید الحسن صاحب
	الامراض والعلاج			الامراض والعلاج	
۴۱	اختناق الرحم کی نفسیاتی تحقیقات	مولانا سلیم احمد صاحب	۱۶	اختناق الرحم کی نفسیاتی تحقیقات	مولانا سلیم احمد صاحب
۴۳	حقہ	مکرم فضل حسین احمد صاحب	۱۶	حقہ	مکرم فضل حسین احمد صاحب
	مجلس تشخیص و تجویز			مجلس تشخیص و تجویز	
۴۳	روداد	ادارہ	۱۹	روداد	ادارہ
	افسانہ			افسانہ	
۴۵	بارحیت	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	۲۲	بارحیت	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی
	معلومات			معلومات	
۴۵	ٹیکے کے ذریعے سے نونیائے حفاظت	ترجمہ	۳۲	ٹیکے کے ذریعے سے نونیائے حفاظت	ترجمہ
۴۵	معصے کے زخم	"	۳۲	معصے کے زخم	"
۴۶	موسیقی کا دماغی اور جسمانی نشوونما پر اثر	"	۳۳	موسیقی کا دماغی اور جسمانی نشوونما پر اثر	"
۴۶	دودھ کے متعلق گیارہ باتیں	"	۳۳	دودھ کے متعلق گیارہ باتیں	"
۴۸	بچوں کا وزن	"	۳۴	بچوں کا وزن	"
۵۰	گوشت کیا بہترین غذا ہے؟	"	۳۴	گوشت کیا بہترین غذا ہے؟	"
۵۵	سرطان پر نئی روشنی	"	۳۷	سرطان پر نئی روشنی	"

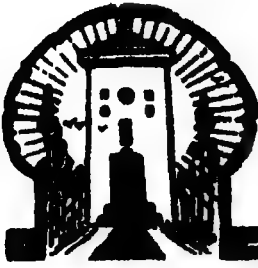
ہمدرد صحت میں ایک ہمدرد دو اچانے کے علاوہ کسی اور کے اشتہارات شائع نہیں

ہمدرد صحت میں اشتہارات

کیے گئے تھے لیکن اب عام تقاضے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہاں کے اشتہارات کو علاوہ دوسرے اشتہارات ہمدرد صحت میں قبول کر لیے جائیں۔ اشتہارات کی اجرت یہ ہے۔ فی صفحہ ایک بار ہفتہ، دو صفحہ ایک ماہ کے لیے مقرر ہے۔ پانچ صفحہ ایک بار کے لیے مقرر ہے۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر (برما وغیرہ) تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

مکرم حافظ محمد سعید ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر ہمدرد صحت سے شائع کیا



بابِ صحت اور ورزش

بعض مفلوہ میں ورزش یا جسمانی تربیت کو محض عضلات کی قوت بڑھانے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور عام طور پر یہ خیال بھی بھید ہوا ہے کہ موجودہ دور میں جسمانی قوت سے زیادہ دماغی قوت ضروری ہے۔ لیکن اس قسم کے خیالات تنگ نظری پر محمول کیے جاسکتے ہیں اور صورت حال بالکل مختلف ہے۔

اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ورزش محض عضلات کو قوی بنانے کا ذریعہ نہیں بلکہ صحت اور قوتِ حیات کو بڑھانے کا بھی ذریعہ ہے۔ دماغی کام کے لیے بھی انرجی کی ضرورت ہے۔ ورزش سے اگر ایک طرف جسم کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں تو دوسری جانب اعضاء کی قوتِ فعالیتِ عضوی قوت اور عصبی قوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض حالات میں جسمانی قوت بجائے خود ضروری ثابت ہوتی ہے لیکن عام مردوں اور عورتوں کے لیے ورزش جسمانی قوت کو بڑھانے کے لیے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

صحت مند زندگی کا انحصار ”حرکت“ پر ہے اور عضلات کی حرکت کے بغیر صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود بنیادی طور پر حیوان ہے اور اسے حیوانی زندگی کا ایک مکمل مظہر ہونا چاہیے۔ دورِ تہذیب کی کارفرمایوں سے پہلے جب انسان غاروں میں زندگی بسر کرتا تھا تو اس کی زندگی کی عام ضروریات ایسی تھیں کہ جسم پھر تھلا اور مضبوط رہے۔ اس وقت انسان کی زندگی کا انحصار ہی اس بات پر تھا کہ اس کے اعضاء مضبوط، قوتِ بینائی تیز اور جسم پھر تھلا ہو۔ ساتھ ہی اسے اپنے جسم کے تمام عضلات پر پورا قابو حاصل ہو۔ حرجی دور میں جسمانی قوت کی زیادہ ضرورت نہیں تھی، لیکن تہذیب و تمدن کے موجودہ دور میں کہ جب عضلات کی حرکت بہت کچھ معذور ہو کر رہ گئی ہے جسم کو بنانے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لیے کسی نہ کسی قسم کی ورزش بہت ضروری ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے زمانے میں دماغی قوت کو خاص اہمیت حاصل ہے لیکن موجودہ نظامِ زندگی کے عصبی شدائد اور محنت کا مقابلہ کرنے کے لیے جسمانی قوت بھی ناگزیر ہے۔ موجودہ دور کے انسان کا محض دماغ ہی نہیں بلکہ جسم بھی قوی ہونا چاہیے، کیوں کہ زندگی عیسوی اب دشوار گزار ہے پہلے کبھی نہیں تھی۔

نظامِ عضلات کی اہمیت ہمارے ہر فعل کا انحصار عضلات کی حرکت پر ہے۔ اس کے بغیر ہم نہ بات کر سکتے ہیں، نہ آنکھیں کھول سکتے ہیں، نہ سانس لے سکتے ہیں، نہ غذا ہضم کر سکتے ہیں، نہ سنبھل سکتے ہیں اور نہ چل سکتے ہیں۔ ہم عضلات کے بغیر اپنی انگلی بھی نہیں ہلا سکتے اور ہمارے قلب کی حرکت بھی محض اسی کی بدولت قائم ہے جس میں عضلات کو بھی اتنی ہی اہمیت حاصل ہے جتنی اعضاء کو دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ ہمارے عضلات درحقیقت اعضاءِ حرکت ہیں۔

علمِ الاعضاء کے مطابق نظامِ عضلات کا بقیہ جسم سے جو تعلق ہے اس کی بنا پر صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ورزش نہایت ضروری ہے۔ جسم کا دھنس سے زیادہ حصہ عضلات کے ریشوں سے مرکب ہے، اور کوئی سمجھ دار انسان جسم کے اتنے بڑے حصے کی نشوونما کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ہم جو کچھ غذا کھاتے ہیں اس کا بڑا حصہ ہی عضلات جذب کرتے ہیں اور انہیں سے جسم میں زیادہ تر گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم ان عضلات سے بے اعتنائی برتیں تو ہمارے تمام اعضاء کے فعل میں فرق پڑ جائے گا۔ ورزش سے بھوک بڑھتی ہے، انسان مقابلاً زیادہ خوراک ہضم کر سکتا ہے۔ اس سے خون کی گردش صحیح رہتی ہے، اندرونی اعضاء کی قوتِ فعالیت بڑھتی ہے۔ ورزش کے ذریعے سے جو ہم گہرا سانس لیتے ہیں اس سے پیپسٹری صاف ہوتے ہیں۔ آکسیجن جس پر زندگی کا انحصار ہے ہم اس کی زیادہ مقدار حاصل کر سکتے اور کاربوئک ایسڈ نکالیں کہ زیادہ آسانی سے خارج کر سکتے ہیں۔ علاوہ بریں ورزش کی مدد سے فضلات اور زہریلے مادے گردوں اور مسامات کے ذریعے سے آسانی کے ساتھ

جانب ہو جاسکتے ہیں۔ اگر ورزش سے ہمارے عضلات کو تحریک نہ ہو تو مندرجہ بالا تمام باتوں میں فرق پڑ جائے گا اور ہماری صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔

علم الاعضاء کی روش سے ورزش کی اہمیت عضلات کی حرکت سے غلیظوں کی حرکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسم میں جو غلیظے تھے انہیں بہاؤ کے ذریعہ استعمال سے برابر گھیسے اور ٹوٹتے رہتے ہیں۔ ان کی جگہ نئے غلیظے پیدا کرنے کے لیے جسمانی قوت فردی ہے اور یہ مقصد صرف ورزش ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

جب نظام جسمانی کا کوئی پُرانا غلیظہ ٹوٹتا ہے تو اس کی جگہ نئے غلیظے کی تشکیل کے لیے آکسیجن کے حصول اور کاربوئک ایسڈ گیس اور دوسرے فضلات کے اخراج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح قلب زیادہ تیزی سے خون کی گردش قائم رکھنے پر مجبور ہوتا ہے تاکہ جسم کے اندر آکسیجن کا کافی مقدار میں پہنچ رہے اور فضلات خون کی نالیوں میں بہتے ہوئے اعضائے اخراج تک آسانی سے پہنچ جائیں۔ اگر ورزش کی جائے تو قلب کو اپنا فعل جاری رکھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ گردوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ پسینہ آنے سے مسامات کھل جاتے ہیں اور انسان ورزش کے دوران میں جب تیزی سے سانس لیتا ہے تو آکسیجن کی کافی مقدار پیچھے ٹھہرے داخل ہو کر کاربوئک ایسڈ گیس کو آسانی سے خارج کر دیتی ہے۔ اس طرح اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ علم الاعضاء کی روش سے جسم کی اندرونی صفائی کے لیے ورزش کس قدر ضروری ہے۔

تنگان ہم کام کرنے کے بعد ہمیشہ تنگان محسوس کرتے ہیں۔ تنگان کیا چیز ہے؟ جسم کے اندر محض فاسد مادے کے جمع ہو جانے کا دوسرا نام۔ اگر ان فاسد مادوں کو خارج نہ کیا جائے تو جسم میں سمیت بڑھ جانے سے زندگی معرض خطر میں پڑ جاتی ہے۔ فاسد مادے کی تھوڑی مقدار جمع ہو جائے سے بھی ہمارے عضلات سخت اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ نیند اور آرام سے فاسد مادے کے اخراج میں مدد فرود ملتی ہے۔ لیکن اگر ہم ورزش کریں، گرم پانی سے نہائیں اور جسم پر خش وغیرہ کریں تو فاسد مادے مقابلہ زیادہ آسانی سے خارج ہو جاتے ہیں اور تنگان جلد رفع ہو جاتی ہے۔

دماغی کام کرنے والوں کے لیے ورزش جسم میں فاسد مادہ محض غلیظوں کے ٹوٹنے چھوٹنے یا اعضاء کی حرکت ہی سے نہیں بلکہ دماغی محنت سے بھی جمع ہوتا ہے۔ اسی لیے انسان دماغی محنت کرنے کے بعد بھی تنگان محسوس کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنا دن کا کام ختم کرنے کے بعد پانچ پھو بکے شام کو ورزش کرنی چاہیے تاکہ فاسد مادے کے اخراج سے ان کا دماغ تروتازہ ہو جائے۔ ورزش ان وقت تک کرنی چاہیے جب تک کہ اس سے لطف و فرحت حاصل ہو۔ جب ورزش سے تنگان محسوس ہوئے لگے تو اسے بند کر دینا چاہیے۔

ورزش کی اقسام اگرچہ تمام ورزشوں کے بعض نتائج عملی طور پر مشترک ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی مختلف مقامات کے لیے مختلف قسم کی ورزشیں زیادہ مناسب ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر بعض قسم کی ورزشیں عضلات کی تقویت کے لیے مناسب ہیں۔ بعض اندرونی اعضاء کی قوت کے لیے کچھ اصلاحی ورزشیں بھی ہوتی ہیں جن کا مقصد بعض جسمانی نقص یا کسی خاص حصہ جسم کی کمزوری کو رفع کرنا ہوتا ہے۔ جن ورزشوں کا مقصد عضلات کو قوی بنانے کے بجائے محض صحت اور قوت حیات کو بڑھانا ہو انہیں "کانشی ٹوشنل" ورزش کا لقب دینا چاہیے۔

عضوی ورزش

عضوی ورزش سے ہماری مراد وہ ورزشیں ہیں جن کا مقصد اندرونی اعضاء جسم کو قوت دینا ہوتا ہے۔ ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ ورزش کا مقصد محض جسمانی قوت تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ بلکہ اس کا مقصد اوس میں جو ناچاہیے کہ ہماری صحت اور قوت حیات میں اضافہ ہو۔ ہمیں جسمانی قوت کی اہمیت سے انکار نہیں لیکن موجودہ تمدن زندگی کے شائد میں اندرونی قوت زیادہ ضروری ہے۔

کسی زمانے میں ورزش کا مقصد یہ سمجھا جاتا تھا کہ انسان کے بازوؤں پر پھیلیاں پڑ جائیں، اس کے پر زیادہ قوی ہو جائیں اور وہ جو جسم آسانی سے اٹھا سکے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیے کہ ورزش کے فوائد کا دائرہ محض پہلوؤں اور ٹانگوں تک محدود تھا۔ لیکن وہ زمانہ گلیا۔ اب ورزش کے فوائد کا دائرہ زیادہ وسیع ہو گیا ہے اور ہر شخص کے لیے خواہ وہ پہلوان ہو یا تجارت پیشہ صحت اور اندرونی طاقت کے حصول کا ذریعہ۔ کسی شخص کے بازوؤں پر پھیلیاں پڑیں یا نہ پڑیں۔ لیکن زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس کے اعضاء کا قوی ہونا ضروری ہے۔

پیٹھ، سینہ اور پیٹ کی طاقت عام اشخاص کے لیے اس قسم کی ورزشیں زیادہ مناسب ہیں جن سے جسم کے سانچے اور اندرونی اعضائے رئیسہ کو تقویت حاصل ہو۔ ایسی ورزشوں کے مقابلے میں جن سے صرف بازوؤں اور ٹانگوں کو طاقت حاصل ہو، پیٹھ، سینہ اور پیٹ کو قوت دینے والی ورزشیں قابل ترجیح ہیں، کیوں کہ ان کا اثر تمام اندرونی اعضائے رئیسہ پر ہوتا ہے۔

سانس کی ورزشیں گہرا سانس لینا ایک عمدہ عضوی ورزش ہے۔ کیوں کہ اس سے براہ راست پھیپھڑے صاف ہوتے ہیں اور اس طرح اس کا اثر پورے جسمانی نظام پر پڑتا ہے۔ موجودہ دور تہذیب میں چون کہ لوگوں کو زیادہ تر دفاتروں یا گھروں میں بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اس لیے گہرے سانسوں کے سوال کو بالعموم نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور لوگ آہستہ آہستہ سانس لیتے ہیں۔ لہذا اس کا نتیجہ ہے کہ لوگوں کے چہرے عام طور پر زرد نظر آتے ہیں اور ہمارے نوجوانوں میں انرجی کی کمی ہے۔ آکسیجن کے بغیر کوئی ذی روح زندہ نہیں رہ سکتا اور گہرے تنفس کے ذریعے سے جس قدر زیادہ آکسیجن جسم کے اندر داخل ہو سکے اسی قدر خون صاف رہے گا۔ علاوہ بریں گہرا سانس لینے سے کاربوئک ایسڈ لگن بھی آسانی سے خارج ہو جاتی ہے۔

عضلات کو قوی بنانے کے لیے جو معمولی ورزش کی جائے اس سے گہرا سانس لینے کا نافعہ خود بخود حاصل ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ دوران ورزش میں سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے، اور پھیپھڑے آکسیجن کی فردی مقدار بغیر کسی خاص کوشش کے حاصل کر لیتے ہیں۔ جو لوگ کسی نہ کسی قسم کی ورزش کے عادی ہیں ان کے لیے گہرے تنفس کا سوال کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا لیکن جن لوگوں کو ورزش کے مواقع حاصل نہ ہوں یا جنہیں زیادہ تر تندرستوں میں بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہو انہیں کسی کھلے مقام پر گہرے سانس لینے کے لیے تھوڑا وقت ضرور صرف کرنا چاہیے۔

دیا فرغی تنفس ایسے لوگوں کے لیے دیا فرغی یا معدی تنفس بہت ضروری ہے۔ جب تک دور یا گشتی کی طرح سخت جسمانی ورزش نہ کی جائے صدری تنفس غیر قدرتی ہے۔ اگر کسی موقع پر آکسیجن کی بہت زیادہ مقدار کی ضرورت ہو تو یہ کی پوری کرنے کے لیے صدری تنفس بغیر کسی کوشش کے خود بخود جاری ہو جاتا ہے۔ لیکن عام حالات میں سانس لینے کا قدرتی طریقہ یہ ہے کہ دوران تنفس میں کمر اور معدے کے پاس جسم پھیلتا ہے۔ جوف صدر اور ف معدہ کے درمیان دیا فرغی غنیمت ایک لمبا، چپٹا، عضلاتی "جسم" ہے جو قلب اور پھیپھڑوں کے لیے سلم اور معدے وغیرہ کے لیے جھت کا کام کرتا ہے۔ جب ہم سانس لیتے ہیں تو دیا فرغی پچاس طرح نیچے کی جانب دبتا ہے کہ معدے اور ظفر کے نیچے کا حصہ پھول جاتا ہے۔ سانس لینے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم بالکل سیدھے کمرے ہو کر خوب گہرا سانس لیں اور اسے پھیپھڑوں کے زیرین حصے تک پہنچائیں۔ اس وقت خطا کر کے نیچے کا حصہ ابھرنے لگا اور اس کا کچھ اثر پھلیوں پر بھی نمودار ہوگا۔ دوران تنفس میں بالائی حصے کو پھلانے کی کوشش بے کار ہے۔ سانس ہمیشہ ناک سے لینا چاہیے۔ اس سے ہم خارج ناک سے بھی کر سکتے ہیں اور منہ سے بھی۔ لیکن مناسب یہی ہے کہ سانس کو خارج بھی ناک ہی کے راستے سے کیا جائے۔

چند سال پیش تک عام ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ جس طرح مردوں کے لیے دیا فرغی تنفس قدرتی ہے اسی طرح عورتوں کے لیے سینے سے سانس لینا قدرتی طریقہ تنفس ہے۔ لیکن بعد کی تحقیقات سے یہ رائے غلط ثابت ہوتی ہے۔ عورتیں سینے سے سانس لینے پر صحت اسی لیے مجبور ہوتی ہیں کہ وہ عام طور پر زیادہ تنگ پیرے پہنتی ہیں۔ سانس کبھی تمام دمکال خارج نہیں ہوتا، بلکہ پھیپھڑوں اور ہوا کی نالیوں میں تھوڑی بہت ہوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔ جب ہم تازہ ہوا پھیپھڑوں میں پہنچاتے ہیں تو وہ پھیپھڑوں کے اندر باقی ماندہ باسی ہوا میں مل جاتی ہے۔ گہرے سانس کو زیادہ موثر بنانے اور آکسیجن کی زیادہ سے زیادہ مقدار حاصل کرنے کے لیے سانس کو پوری قوت سے خارج کرنا چاہیے تاکہ پھیپھڑوں کے اندر اس کی کم سے کم مقدار باقی رہ سکے۔

صبح اگر بستر سے اٹھتے ہی گہرے سانس لینے شروع کر دیے جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ صبح بیدار ہونے پر جو لوگ عموماً زیادہ نکلان محسوس کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سوتے ہیں گہرے سانس نہ لے سکتے کیونکہ جسم کے اندر کاربوئک ایسڈ لگن جمع ہو جاتی ہے جسے گہرے تنفس کی مدد سے آسانی سے خارج کیا جاسکتا ہے۔ صبح اگر چند مرتبہ گہرا سانس لے کر سر دھانی سے غسل کر لیا جائے تو طبیعت کو خاص راحت حاصل ہوتی ہے۔

اصلاحی ورزشیں

کھلی ہوا میں کھیل کود پر باقاعدہ ورزش کو دو وجوہ سے ترجیح حاصل ہو ایک تو یہ کہ کھلی ہوا میں کھیل کود اگرچہ قابل قبول ضروری ہے لیکن اس سے جسم کے تمام اعضاء کو پوری نشوونما حاصل نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ جسمانی نقصان مثلاً چپٹا سینہ، اٹھے ہوئے شانے، باہر نکلا ہوا پیٹ اور بڑھ کر ٹیڑھی

ہڈی وغیرہ کی اصلاح محض اصلاحی ورزشوں کے ہی ذریعے سے ممکن ہے۔ عام طور پر بہترین قسم کی معمولی ورزشوں ہی سے جسمانی نقصان کی مہلک ہڈی کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً کسی ایسی ورزش سے جس کا مقصد پیٹھ کو مضبوط بنانا یا اعضا کو کھینچنا ہو اس سے ریڑھ کی ہڈی کی کبھی خود بخود رخ ہو جائے گی۔ اسی طرح کسی ایسی ورزش سے جس کا اثر شاخوں پر پڑتا ہو۔ سینہ ابھر جائے گا۔

گردن کی ورزش سے سر صحیح قدرتی حالت اختیار کر لیتا ہے اور برائے ورزش سے جو پیٹ کی دیواروں کو قوی بنانے کے لیے کی جائے تو نہ نہیں نکلتی۔

اگر پیٹ پیٹے یا تختے کر دو ہوں تو اس کے لیے کھڑاؤں پہننا، ننگے پاؤں اور انگلیوں کے بال چلنا مفید ہے۔

جسم کی صحیح پوزیشن: زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے جسم کو صحیح قدرتی پوزیشن میں قائم رکھنا ضروری ہے۔ اس سے انسانی شخصیت نمایاں ہو جاتی ہے اور دیکھنے والا اس سے متاثر ہوتا ہے۔ جسم کی قدرتی پوزیشن یہ ہے کہ اس میں مناسب توازن ہو اور ریڑھ کی ہڈی سیدھی رہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے سیدھے رہنے سے سینہ پیٹ اور شاخوں کی صحیح پوزیشن قائم رہتی ہے۔ اس کے علاوہ قلب اور پیچھے پیٹوں کے فعل میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں پڑتی۔ لیکن اس کے معنی یہ بھی نہیں کہ ہم کمر سیدھی رکھنے کے شوق میں غاص قوی پوزیشن اختیار کر لیں۔ یعنی پیٹ کو زیادہ سے زیادہ اندر دھسا کر سینے کو مضبوط سے زیادہ باہر نکال دیں اور بالکل اکڑ کر کھڑے ہو جائیں۔ اس مصنوعی طریقے پر کھڑا ہونا ضروری ہے اور نہ مناسب۔ اگر ہم معمولی طریقے پر سیدھے کھڑے ہو کر سر کو کسی قدر پیچھے کی طرف کر دیں تو ہمارے جسم کو بڑی حد تک قدرتی پوزیشن بغیر کسی خاص کوشش کے حاصل ہو جائے گی۔

ریڑھ کی ہڈی کی صحیح پوزیشن: ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ جسم کی صحیح پوزیشن کا ریڑھ کی ہڈی کے سیدھے ہونے سے خاص تعلق ہے۔ عالم حیوانات میں نواح انسانی اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد ہے کیوں کہ انسان ہی وہ "جوان" ہے جو قدرتی طور پر سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی ریڑھ کی ہڈی دوسرے حیوانات کی ریڑھ سے بہت کچھ مختلف ہوتی ہے۔ نواح انسانی کی امتیازی خصوصیت اس کے تین قدرتی خم ہیں۔ جن میں سے تیسرا خم، جو خط کمر پر پشت کی جانب محراب سی بناتا ہے، خاص طور پر اہم ہے جب انسان بالکل سیدھا کھڑا ہوگا تو یہ خم زیادہ نمایاں ہو جائے گا۔ لیکن اگر انسان قدرتی حالت میں بالکل سیدھا کھڑا نہ ہو بلکہ اس کا سر آگے کی طرف ہو، شانے اوپر کواٹے ہوں اور سینہ اندر کی طرف دھسا ہوا ہو تو اس پشت کی مندرجہ بالا محراب غائب ہو جائے گی۔ اس طرح کھڑے ہوتے وقت اپنی ریڑھ کی ہڈی کے اس تیسرے خم سے ہم خود آسانی سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ آیا ہم بالکل صحیح قدرتی پوزیشن میں کھڑے ہیں یا نہیں۔

قامت کی اصلاح کے لیے ورزشیں: اگر ہم سیدھے کھڑے ہوتے وقت اپنے قامت کو صحیح پوزیشن میں نہ رکھ سکتے ہوں تو ہمیں صحیح لین چاہیے کہ ہم جسمانی نقص سے محفوظ نہیں ہیں اور اس کے لیے کسی نہ کسی قسم کی اصلاحی ورزش ضروری ہے۔

اصلاح قامت کے لیے ایک آسان ورزش یہ ہے کہ ہم سیدھے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھائیں اور انہیں جس قدر زیادہ ممکن ہو پرکھ کر اوپر کی جانب کھینچیں۔ لیکن اس کوشش میں ہمارے قدموں کو جنبش نہ ہو۔ پھر اسی پوزیشن میں کھڑے رہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لائیں۔ چند مرتبہ بیٹھ کر بھی یہ ورزش کرنی چاہیے۔ اس ورزش کے دوران میں ہمارا سینہ آگے کی طرف بچھے گا۔ پیٹ پٹیلے گا اور ریڑھ کی ہڈی کے تیسرے خم سے پشت میں قدرتی محراب نمودار ہو جائے گی۔ چند روز اگر پابندی سے یہ ورزش کی جائے تو جسم کی قدرتی پوزیشن بحال ہو جاتی ہے۔

دوسری آسان ورزش یہ ہے کہ ہم سیدھے کھڑے ہو کر اپنے بازوؤں کی اس طرح موڑیں کہ دونوں انگلیاں شانوں سے مل جائیں۔ پھر کہنیوں کو آہستہ آہستہ اٹھا کر سر کے برابرے جائیں اور پھر پیچھے کی طرف آہستہ سے لے جائیں۔ اس اشار میں سر کسی قدر پشت کی جانب اٹل رہے۔ اس سے بھی سینہ ابھرتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی سیدھی رہتی ہے۔

تیسری عمدہ ورزش یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پشت کی جانب سیدھے پیچھے سے اٹھے ہاتھ کا پنجہ کپڑا پس اندر شاخوں کو پیچھے اور نیچے کی جانب جھکاؤ۔ یہ ورزش بظاہر اس قدر آسان ہے کہ ہم کسی کی توجہ اپنی جانب مبذول کیے بغیر ادا چلتے بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بھی ورزش مختلف اوقات میں دن بھر میں ایک سو مرتبہ کر لی جائے تو ہم قدرتی پوزیشن میں سیدھے کھڑے ہو سکیں گے اور اندر گھسے ہوئے سینے، باہر نکلے ہوئے پیٹ اور اوپر اٹھے ہوئے شانوں سے نجات حاصل کر سکیں گے۔

افعال اعضا کی قوت کے لیے ورزش جسم کے عضلات کو مضبوط بنانے کے لیے جو ورزشیں کی جاتی ہیں ان کا مجموعہ بہت اثر انداز دینی اعضائے جسم پر مفرد پڑتا ہے۔ اس طرح ”کانٹنی ٹیوشنل“ ورزشوں مثلاً پیدل چلنے یا پہاڑ چڑھنے سے عضلات کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ مگر پہر بھی بعض قسم کی ورزشیں عضلات کو قوی بنانے کے لیے مختص ہیں اور بعض قوتِ حیات کو بڑھانے کے لیے خاص طور پر مفید۔ ایسی کوئی ورزش جس میں زیادہ جسمانی محنت تو نہ کرنی پڑے لیکن اس سے اندرونی اعضائے فعل کو تحریک ہو ”کانٹنی ٹیوشنل“ کہی جاسکتی ہے۔ کہوں کہ اس کا بڑا بہت اثر قلب، پیپسٹروں، گردوں اور جگر وغیرہ پر ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ ”کانٹنی ٹیوشنل“ ورزش سے جسم کی قوتِ برداشت اور قوتِ مدافعت بڑھتی ہے۔

قوتِ حیات میں اضافہ ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ جن ورزشوں سے جسم کے عضلات کو قوت دینا مقصود ہو وہ مقابلہ زیادہ محنت طلب ہوتی ہیں۔ کانٹنی ٹیوشنل ورزشوں میں اس قدر محنت منت تو ہے شک نہیں کوئی بڑی لیکن وقت زیادہ صرف ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنے اندرونی اعضائے فعل کو صحیح رکھنے کے لیے صرف پیدل چلنے کی ورزش اختیار کرے تو اس کام میں اسے دو تین گھنٹے روزانہ صرف کرنے پڑیں گے۔ اس مقصد کے لیے ٹینس بھی عمدہ ہلکی ورزش ہے۔ مگر زیادہ وقت لے تو پہاڑوں پر چڑھنے کی ورزش بہترین ہے۔ اس سے سانس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے، پسینہ خوب آتا ہے اور قوتِ برداشت و قوتِ حیات میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن پہاڑوں پر چڑھنے کی ورزش چوں کہ شخص کے حصے میں نہیں آسکتی اس لیے عوام کو طویل چل قدمی سے یہ فائدہ حاصل کرنے چاہئیں۔

قوتِ برداشت قوتِ برداشت سے ہماری مراد وہ قوت ہے جس کی بنا پر ہم کوئی مسلسل محنت زیادہ عرصے تک کرتے رہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی جسمانی قوت تو بڑھی ہوئی ہو لیکن اس کی قوتِ برداشت کمزور ہو۔ اسی طرح ایک کم زور جسم والے کی قوتِ برداشت زیادہ ہو سکتی ہے۔ قوتِ برداشت کا انحصار تین چیزوں پر ہے: ۱۔ خون کا صاف ہونا۔ ۲۔ اندرونی اعضائے ریہہ کے فعل کا صحیح ہونا۔ ۳۔ جسم میں فاسد مادوں کو جلد خارج کرنے کی صلاحیت۔ جن لوگوں کی قوتِ برداشت قوی ہوتی ہے۔ ان کا جسم چاہے کمزور ہو۔ لیکن ان میں اندرونی طاقت اور قوتِ حیات زندہ ہوتی ہے اور ایسے لوگ بیماریوں کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ قوی الجتنہ لوگوں کو اپنی قوتِ برداشت بڑھانے کے لیے کئی میں تک دوڑنے، گشتی لڑنے اور گشتی چلانے کی محنت و ورزشیں کرنی چاہئیں۔ لیکن کم زور جسم والوں کے لیے زیادہ محنت و ورزشیں مناسب نہیں ہیں۔ وہ ٹینس کھیل کر، چھوٹی پہاڑی چڑھ کر، ہلکی گشتی میں تک پیدل چل کر اپنی قوتِ برداشت کو بڑھا سکتے ہیں۔ تجربات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قوتِ برداشت بڑھانے کے لیے گھوڑے کی سواری اور سائیکل چدانا بھی مفید ہے۔

(باقی آئندہ)

آٹھ مہینے کی تن درستی

آپ آئے دے آٹھ مہینے تک صرف اسی وقت تن درست اور مطمئن رہ سکتے ہیں جب موسم بہار میں صحیح وقت پر آپ ہی تحت کو ٹھیک کرنے کا بندوبست کریں، مرنے کم ہوتے ہی خون میں خاص قسم کے تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں اور فاسی بے وقتتی سے خون میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور نتیجہ میں وہ امراض ظاہر ہوتے ہیں جو موسم بہار کے ساتھ مخصوص ہیں، اور جن کا سلسلہ اکثر اوقات گرمی اور برسات کے موسموں تک جاری رہتا ہے۔ اس لیے عقل مندی کا تقاضا ہو کہ آپ مختلف بیماریوں کے ختمے کو آگے بڑھنے سے ابتدا ہی میں روک دیں۔ اس سلسلے میں آپ کی پوری مدد صرف

ہمدرد و احسانہ دہلی کی عجیب و غریب دوا

کر سکتی ہے۔ یہ دوا ہے جسے ہمدرد و احسانہ دہلی کی مجلس تجربات نے سینکڑوں تجربوں کے بعد سائنسی حکم طریقے پر تیار کیا ہے۔ یہ دوا خون کو ایسے عجیب طریقے سے صاف کرتی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ خون کی خرابیوں سے جو بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کو دیکھتے دیکھتے دور کر دیتا اس کا کرشمہ ہے۔ دوسرا بعض متلی و نئے، بھوک نہ لگنا

صفر اور سو دہائی زیادتی، بخار، طبیعت کی ندامت اور پیشاب وغیرہ کی شکایتیں ”صافی“ بہت جلد مستقل طور پر دور کر دیتی ہے۔ اس دوا کی ایک دوفوریکس ہی پناہ دکھا دیتی ہیں مستقل فائدے کے لیے کہے کہ میں دن اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اپنی آئندہ صحت و تن درستی کی حفاظت آج ہی صرف ”صافی“ سے کیجیے۔ قیمت: دس دس دن کے لیے (دوا خراک: ۱۰ توے) دس آنے۔ دوا

مینجر ہمدرد و احسانہ، دہلی

صحت کا سائنس

(۵)

تازہ ہوا اور پیدل پھرنا

از مسٹر ایس۔ اے خاقانی لارڈان۔ دہلی

ممکن ہے کہ آپ تاریخ، جغرافیہ، حساب، جیومیٹری، الجبرا، فلسفہ، سائنس، منطق وغیرہ کا علم رکھتے ہوں، اور آزدہ، سنسکرت، فارسی، عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں پر آپ کو عبور ہو۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر آپ حفظ صحت کے اصولوں سے ناواقف ہیں تو ان تمام کا علم آپ کے لیے فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔

جو لوگ چار سال کی عمر میں مر جاتے ہیں یا کام چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں یقیناً وہ ہیں جنہوں نے حفظ صحت کے اصولوں کو نہیں سمجھا اور ان کے طواف کار بند رہے۔ بے شک موت خدا کے حکم سے واقع ہوتی ہے مگر صحت خراب رکھنا خدا کا حکم نہیں ہے۔ آپ کو اپنے جسم کی اس طرح حفاظت کرنی چاہیے جس طرح ایک عقل مند سائنس اپنے گھوڑے کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر آپ کی صحت خراب رہا کرتی ہے اور آپ تھکے ماندے رہتے ہیں تو آپ کم سے کم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ نہایت آسان صحت کے قوانین پر عمل پیرا ہو جائیں۔ آج کی صحت میں ہم تازہ ہوا اور میلوں پھرنے کی افادیت پر انہماک کر چکے۔ مسٹر مورین۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو دوسروں کو پیدل نہ پھرنے اور تازہ ہوا کی کمی سے تکلیف اٹھانے کے متعلق نصیحت کیا کیا کرتے ہیں۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ خود ان کو بھی ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ آپ آج اس بات کا فیصلہ کر لیجیے کہ ضعیفی کو آپ قطعی طور سے روک دیں گے خواہ عمر میں کتنا ہی امتیاز ہو تا رہے۔ اور اس فیصلے میں آپ کو کامیابی اس وقت ہو سکتی ہے کہ جب آپ ہوا کے فائدوں کو محسوس کریں اور گہرے خوب گہرے سانس لیں۔ یاد رکھیے صرف باقاعدہ سانس لینے سے بے شمار مریضوں کو قبرستان اور شہماں بھومی سے واپس بلا لیا ہے۔

مسٹر جیڈی جی۔ تمام ڈاکٹر، حکیم اور دیاس بات پر متفق ہیں کہ زیادہ تر امراض اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ ہمارے جسم میں زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ تازہ ہوا زہر کو جسم سے باہر نکال دیتی ہے۔ جراثیم کو ایک صاف ستھرے جسم سے نفرت ہو اگر وہ اس میں گھس جاتے ہیں تو فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مسٹر اقلیدس۔ تازہ ہوا سے آپ کے تمام اعضا، دل، جگر، معدہ، دماغ اور پھیپھڑے درست ہو جائیں گے اور آپ کے اندر صفائی کا جذبیت پیدا ہو جائے گی۔

مسٹر مورین۔ بے شک جس طرح مچھلیاں، مگر پھج وغیرہ پانی کے سمندر میں رہنے والے جانور ہیں، اسی طرح آدمی ہوا کے "سمندر" میں رہنے والا جانور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کو صاف تازہ ہوا کی بہت زیادہ ضرورت ہو۔

آشوبو۔ جس ہوا سے ایک دفعہ سانس لے لیا گیا وہ ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ ہم کو دوسرے سانس کے لیے تازہ ہوا کی ضرورت ہے۔

ماجی اشفاق۔ جناب ایک سانس کے لیے اندازاً کتنی ہوا کی ضرورت ہے۔

مسٹر مورین۔ آدھے پیپے کے برابر۔ گویا ہم ایک سانس میں آدھ پیپے کے برابر ہوا خراب کر دیتے ہیں۔ ہم کو علی قسم کی صحت قائم رکھنے کے لیے ہر گھنٹے ڈھائی سو پیپے کے برابر علی قسم کی ہوا حاصل کرنی چاہیے۔

ماجی اشفاق۔ تو ہم کو اندازہ لگانا چاہیے کہ جس کمرے میں ہم کام کرتے ہیں اس میں کتنے پیپے ہوا ہے اور کتنے آدمی ہوا کو خراب کر رہے ہیں اس لحاظ سے ہم کو کوارڈیکول کر ہوا کو بدلتے رہنا چاہیے۔

مسٹر مورین۔ بے شک آر پار کوارٹر وقت کھلے رکھو تاکہ ہوا ہر وقت بدلتی رہے۔ آج کل امریکا میں جس قدر فیکٹریاں ورک خانے بنائے جاتے ہیں ان کی دیواروں میں ستر فی صدی جگہ میں کمرکیاں رکھی جاتی ہیں۔ ستونوں کو اندر سے کھوکھلا رکھتے ہیں اور پمپ کے ذریعے سے تازہ ہوا کام

کرنے والوں تک پہنچائی جاتی ہے۔

مسٹر جوشید جی: خواہ کچھ بھی خرچ ہو، سب پہلے آپ اپنے سونے اور کام کرنے کے کمرے میں تازہ ہوا کا انتظام کیجیے۔ تازہ ہوا کی وجہ سے آپ زیادہ سے زیادہ کام بغیر کسی تکان کے کر سکتے ہیں۔

حاجی اشفاق: جناب سونے کے کمرے میں بھی بالکل تازہ ہوا کی ضرورت ہے؟

مسٹر مورسین: یقیناً سونے کے کمرے میں تو کام کرنے کے کمرے کی نسبت کہیں زیادہ عمدہ ہوا کی ضرورت ہے۔ جائے کے موسم میں سوتے ہوئے اپنا کمرہ گر بند نہ کرو۔ کھڑکیاں کھلی رہنے دو۔ اگر سردی زیادہ ہو تو ایک لحاف یا کبیل اور اپنے اوپر ڈال دو۔ مگر کھڑکیاں ہرگز بند نہ کرو اور منہ ڈھک کر کبھی نہیں سونا چاہیے۔

حاجی اشفاق: جناب یہ بھی تو بتائیے کہ خواب ہوا کی وجہ سے کون کون سے امراض پیدا ہوتے ہیں؟

مسٹر مورسین: ہاں یہ ایک بہت ضروری سوال ہے۔ ایک دو نہیں بلکہ امراض کی ایک فہرست ہے۔ گنتے جائے، سر میں درد، تسکی، اندی حالت، بخار، نزلہ و زکام، بھوک کی کمی، جلد کی خرابیاں، دوران خون کی خرابی، تکان، چڑچڑاہٹ، نیند نہ آنا، پریشان خواب دیکھنا، حافظے کی کمزوری، خیالات کا بھٹکنا، اعصاب کی کمزوری، دل اور دماغ کی کمزوری، ہر وقت پشیمانی، رہنا وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے خون کو ہر وقت تازہ ہوا کی ضرورت ہے کہ وہ صاف ہوتا رہے اور ممانعت میں اصلاً نہ ہو۔ تازہ ہوا نہ ملنے سے خون صاف نہیں ہوتا اور ممانعت کم زور ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جراثیم کہ جو تاک میں پھنسے بیٹھے تھے کہ ممانعت کم زور ہو، جسم پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے جسم کے سپاہیوں (خون کے سفید دانوں) کو شکست دے کر جسم پر غالب آ جاتے ہیں اور ہر وہ خرابی پہنچاتے ہیں جس کے وہ اہل ہوتے ہیں۔

مسٹر اقلیدس: تباہی کا دھواں بھی ہوا کو بہت خراب کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص حقہ پینے کا عادی ہے یا سگریٹ پیتا ہے تو جہاں تک ہو سکے باہر جا کر پیے۔ حقہ جب بھڑ جائے تو اس بات کا خیال رہے کہ چلم میں رکھنے سے پہلے کونے انگارہ بن چکے ہیں۔ اس لیے کہ جب تک کونے کا رہتے ہیں ان میں سے زہر ٹپکیں نکلتی رہتی ہے کہ جو سانس کے ساتھ جا کر دمہ پیدا کرتی ہے۔

آشوبابو: ہوا کا غسل بھی ضروری چیز ہے۔ گری میں، اور اگر جاڑا ہو تو دھوپ میں بیٹھ کر ہفتے میں ایک دو مرتبہ ناف تک بدن پر سے تمام کپڑے اتار دیا کیجیے، خواتین باریک قمیص یا کرت پہن کر بیٹھ سکتی ہیں۔ اس طرح آپ کے جسم کو ہوا لگے گی۔ آپ کا تمام بدن بھی ہوا کے لیے ترستا رہتا ہے، اس کو بھی ہوا اگلنے کا موقع دیا کیجیے۔ اس سے جراثیم مرنے لگتے ہیں اور جلد میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا بھی خیال رکھیے کہ سردیوں میں جلد کے قریب کبھی بھی ادنیٰ کپڑا نہ پہنیے، پہلے شوقی بنیان پہن کر اس کے اوپر ادنیٰ بنیان، روٹی کی کمری، سونے وغیرہ پہنیے۔ جلد سے ادنیٰ کپڑا چپک جاتا ہے اور تھوڑی بہت ہوا چھو پہنچتی رہتی ہے اس کو کبھی روک دیتا ہے

حاجی اشفاق: بہت بہت شکریہ۔ اب براہ ہر بانی پیدل پھرنے کے متعلق بھی روشنی ڈالیے۔

مسٹر مورسین: بے شمار لوگ تمام عمر بڑبڑاتے رہتے ہیں کہ ان کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ لیکن کہتے ہیں ان میں سے ایسے ہیں کہ جنھوں نے خرابی صحت کے اسباب پر غور کیا ہو۔ اور کہتے لوگ ایسے ہیں جنھوں نے طویل عرصے کو جوہر پر عین نظر ڈالی ہو؟ ان میں سے صرف اچھی صحت اور صحت مری کے خواہش مند ہیں لیکن جس چیز سے یہ باتیں میسر آ سکتی ہیں ان سے بالکل ناواقف ہیں یا ان پر عمل نہیں کرتے۔

مسٹر اقلیدس: میری ملاقات بہت سے بوڑھے لوگوں سے ہوتی ہے۔ میں نے ان کی اچھی صحت رہنے کے متعلق جب بھی معلوم کیا انھوں نے یہ بتایا کہ وہ صبح میلوں ٹپکنے کے عادی ہیں اور پابندی کے ساتھ عامل ہیں۔

حاجی اشفاق: ہمارے شہر دہلی کے محترم بزرگ رائے بہادر بابو چار سے لال صاحب، اکیل اور خان صاحب موہوی فضل الدین صاحب سابق پرنسپل عریک کا، پچھبیس اور پچھتر سال کی عمر میں آدھی چلے یا مینھ آئے صبح کو پیدل پھرتے نظر آتے ہیں۔ اس عمر میں یہ جان میں۔ وہی جیتی اور چالاکی، وہی صحت، ہم نے تو کبھی بھی نہیں سنا کہ ان کی طبیعت تحلیل ہے۔

مسٹر مورسین: موسیو کلینشو، وزیر اعظم فرانس جنھوں نے گزشتہ جنگ عظیم کے اختتام پر یورپ کا نقشہ اپنی پوٹ کی پڑی سے کھینچا تھا،

ستاسی سال کی عمر میں سات اٹھ میل پیدل پھرنے کے بڑے شائق تھے۔ ایک مرتبہ موسیو کیمینشویک سٹریٹ طباہی سے ملاقات ہوئی۔ مسٹر لائڈ مارچ نے ان سے کہا: ”تم بہت اچھے پورے لڑکے ہو۔“ امریکا کے انجمن پریسیڈنٹ دس نے جس روز دگر شہر جنگ عظیم میں لڑائی کا اعلان کیا تھا، اس کی صبح کو بھی انھوں نے کافی لھیل تھا۔ اور تقریباً ساڑھے چھ میل پیدل پھرتے تھے۔ انھوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ آج مزدوری کام ہے اور آج گانٹ کیلئے کا وقت نہیں ہے۔ مسٹر ہنری فورڈ آٹھ نوٹیل روزانہ پیدل پھرنے لگتے ہیں، ہر پکڑان کے اپنے کارخانوں کی دیکھ بھال میں ہی پورا ہوتا ہے۔ ان کے پاس ایک پینڈ و میٹر تھابت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتنے میل پیدل پھرتے ہیں۔ روزیہ چکر کم رہ جاتا ہے وہ رات کو بچے سے گیا رہ بچے تک اسٹیننگ کرتے ہیں۔ آج مسٹر ہنری فورڈ کی عمر آٹھ سال ہے۔ مگر حفظ صحت کے ہوں کی وہ آج بھی اتنی ہی مضبوطی سے پر دی کرتے ہیں جتنی آج سے پچاس سال پہلے کرتے تھے۔

عاجی اشفاق:۔ ہات گانہ می کو لھیے، اس پرانہ سال میں ہی آج کا پیدل پھرنے کی زد شہر سے جاری ہے۔ سید کر لھف مددی پہلے تھا۔ ایک مرتبہ ہاتاجی نے مسٹر فرڈ سے فرمایا تھا کہ وہ پیدل ہواخوری کیوں نہیں کرتے۔ فرڈ نے کہنے کے اس کے پاس وقت نہیں ہے۔ اس پر ہاتاجی نے جواب دیا کہ پیدل پھرنے سے وقت بچتا ہے۔ کیوں کہ ہواخوری کی وجہ سے ہم میں زیادہ اور عمدہ کام کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔

مسٹر قلیدس:۔ کھلتے ہیں میرے ایک نیو۔ سی لائنڈ کے رہنے والے دوست مسٹر دے کس نے کہا تھا کہ پچھلے وہ ہمیشہ بیمار ہا کرتے تھے، انھوں نے روزانہ ہواخوری کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ پھر وہ کبھی بیمار نہیں پڑے، ایک روز صبح کے وقت ان کی بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تھا، اس روز بھی انھوں نے اپنے اس معمول میں فرق نہیں دیا۔

مسٹر جمید جی:۔ ایک شخص جو صبح قسم کی عدالتی باجی اور چھپ میں روزانہ ہواخوری کرتا ہے وہ ہمیشہ تندرست رہتا ہے۔ اس کے دل میں تازہ دھڑکا ہوا شہر خون پینچتا رہتا ہے، جس سے دماغ طاقت ور ہوتا ہے۔

آشوبو:۔ ہواخوری کرنے کو، ایک ناکوار فرض نہیں خیال کرنا چاہیے بلکہ اس میں دل چاہی ہو لینی چاہیے۔

مسٹر قلیدس:۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایک صلیک مانگنے والے نفیر سے کہ ایک بادشاہ تک صبح کی ہواخوری کو ضروری سمجھتا ہے۔

عاجی اشفاق:۔ تو پھر یہ بتائیے کہ لاکھوں لوگ اس پر عامل کیوں نہیں ہو سکتے؟

مسٹر قلیدس:۔ صبح کو ہواخوری نہ کرنے کے لوگ عموماً یہ جانتے ہیں کہ کتنے ہیں۔

(۱) وقت کی کمی - (۲) دیر ہونا (۳) سائق نہ ملنا - اب میں ہر ایک کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔

وقت کی کمی: اگر آپ کے پاس وقت نہیں ہے، اگر آپ ہواخوری نہیں کر سکتے، تو آپ کو ہم ہر کھنک پر پڑے رہنے کا وقت نکالنا ہی پڑتا ہے۔

دیر ہونا: اس کا خیال نہ لیجیے۔ چھ جانا نہ جانے سے ہر حالت میں بہتر ہے۔ اگر آپ کو اعلیٰ درجے کی جات بخش نسیم سحر جو طبعاً آفتاب سے پہلے ہوتی ہے، مسٹر ہیں اسکتی تو نہ سہی، سورج نکلنے کے بعد کی تازہ ہو کیا کم ہوتی ہے۔ پھر اس کے ساتھ یہ بھی تو ہے کہ آپ سورج کی بھنکی شعاعوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ شعاعیں جراثیم کو مارتی ہیں۔ صحت قائم رکھتی ہیں اور ہم میں مقناہمی قوت پیدا کرتی ہیں۔ مثل شہر بہت بڑے صبح کی دھوپ گھی کھانڈے بہتر ہے۔

سائق نہ ملنا: یہ ایک فضول بات ہے۔ سامنے کی ضرورت دیکھ کر آپ کو ”ٹپ“ کرنے کی عادت۔ وقتوں معاملے میں بھی آپ کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ کسی مکد سے، صلاحت کیجیے اور سامنے کا خیال چھوڑ دیجیے۔ میں ہواخوری کرنے کے لیے بڑی چیز یہ ہے کہ آپ بالکل سیدھے میں رہے ہوں۔ رفتار میں نظر ہو۔ سانس گہرا نہ رہے ہوں۔ گردن سیدھا ہو۔ سینہ سامنے کو نکلا ہو۔ آپ ہی غور کیجیے کہ سامنے کی موجودگی میں آپ ان باتوں کا کیسے خیال رکھ سکتے ہیں۔

مسٹر مورین:۔ پھر بھی اگر کبھی براعتیاطی ہو جائے، اور کوئی باہر کی لائق ہو جائے تو علالت کی پہلی علامت پر کسی اچھے تجربے کا معراج سے رجوع کیجیے۔

مسٹر جمشید جی، اگر آپ یونانی علاج کریں، جو ہم ہندوستانیوں کی فطرت کے عین مطابق ہے، تو دواؤں خریداری میں بہت زیادہ احتیاط کیجیے۔ صحیح ترکیب اور پورے اجزاء کے ساتھ یونانی دوائیں تیار کرنا بہت مشکل ہے۔ ان میں قیمتی اجزاء جیسے سونا، زعفران، عجمی مشک و یا قوت، ہیرے، موتی وغیرہ بھی ڈالے جاتے ہیں۔ پہلے تو ایک دوا خانہ لالچی نہ ہوں صحیح اجزاء مہیا کرنے میں کڑپے کی پروا نہیں کریں، دوسرے بنیاد پر تجربے کا رمارہ میں فن دوا ساز ملازم رکھیں، تیسرے ایسی کڑی نگرانی کریں، جیسی پولین یا کرسٹال یا ترکڑ اپنی فوج کی کرتے تھے جب جا کر کہیں بہترین یونانی دوا میں مہیا ہو سکتی ہے یہ سب باتیں صرف ہمدرد دوا خانہ دہلی ہی میں نظر آتی ہیں۔

آشوبابو آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا۔ اگرچہ میں عموماً کلکتہ میں رہتا ہوں، مگر وہاں ہمیشہ ہمدرد دوا خانہ دہلی سے منگاتا ہوں۔ میرے خیال میں ہمدرد دوا خانہ دہلی میری کوٹھی سے صرف گز کے فاصلے پر ہے۔

ماجی اشفاق: آپ کی کوٹھی پاک سٹریٹ کلکتہ میں ہے۔ دہلی کلکتہ سے ۹۵ میل ہے، ہمدرد دوا خانہ دہلی، آپ کی کوٹھی سے ۲۰ گز کے فاصلے پر کیوں کر ہو، سو فخر فرمائیے گا، کیا آپ خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں؟

آشوبابو: نہیں میں خواب نہیں دیکھ رہا۔ میری کوٹھی سے میں گز کے فاصلے پر لیٹرکس لگا ہوا ہے۔ بس اس میں خط و لوا دیتا ہوں، جوں کہ ہمدرد دوا خانہ کا، شغاف بہت ہی اچھا ہے، اس سے بلا کسی انتظار کے تازہ اور جلد اثر کرنے والی دوائیں پہنچ جاتی ہیں۔

ماجی اشفاق: دقتی بہ تو موٹی سی پٹ بڑی، انتظام کی عمدگی کی وجہ سے کڑہ زمین پر جہاں یہاں لیٹرکس اور تار گھر ہیں، وہیں ہمدرد دوا خانہ دہلی بھی موجود ہے۔

(باقی آئندہ)

صحت کی خبریں

یہاں سے شروع ہوتی ہو

تن درستی کی اصل بنیاد آنتیں ہیں۔ آنتوں کا

فعل جب تکمل رہتا ہو تو ان میں گندگی جمع ہو جاتی ہو

اور تسم ذاتی (داؤنٹو کسی کشین) کا سبب بن کر تندرستی

کو خطرے میں ڈالے رہتی ہو اور جب آنتوں کا فعل بے قاعدہ

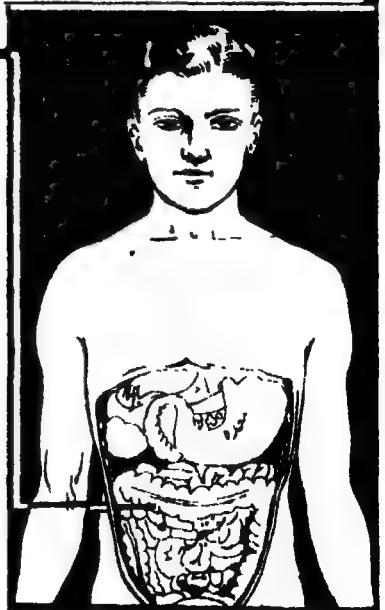
ہو جاتا ہو تو قبض کی خوفناک شکایت شروع ہو جاتی ہو۔

نمک جالینوس کا روزانہ استعمال تن درستی کا بہیہ برہضم میں

یہ نمک مدد دیتا ہے۔ فضلات دفع ہو کر آنتیں صاف ہو جاتی

ہیں۔ قبض دور ہو جاتا ہے +

قیمت ایک سیشی آٹھ آنے (۸ ر)



ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

تن درستی

از جناب چودہری سید مسعود الحسن صاحب رضوی قیس، ہمارے منفعہ مقرر

تن درستی عجیب نعمت ہے
ہے یہی حسن عارض راحت
نور دینے ہے شادمانی کا
رنگ ہے یہ گل مسرت کا
خلعت زر ہے ہر کہہ دم کا
اس کی بارش ہے کشتِ راحت پر
مزنِ لطف اس سے ہے شاداب
اس سے کمتر ہیں نیل و یاقوت
تختِ دارا بھی اس سے ہے کم تر
سچ یہی ہے کہ تن درستی سے
اس کو مانع کر دہ غفلت سے
اصل نما یہ ہے گو ہر مقصود
باخبر اس سے خوب ہے دنیا
ہیں اصول و پرہیز اس کے
عزیز لطف دل رہے جس سے
جن کی صحت خراب رہتی ہے
خروج ہوتی ہیں رات دن رستہ میں
ساتھ دولت کے حسین جاتا ہے
صبح بھی نذر سرگرائی ہے
دور ہوتا نہیں مرض بالکل
ان سے رہتے ہیں سب عوارض دور
دل کو رہتی ہے تقویت ہر دم
ان کو ہوتی نہیں شکایت کچھ
ٹھیک کرتے ہیں وقت پر سب کام
کام رکتا نہیں کوئی ان کا
وہ ہیں محفوظ سب عوارض سے
چیز چاہی شوق سے کھائی

یعنی اک لازوال دولت ہے
غازہ روئے عیش و عشرت ہے
سرِ چشم لطف و راحت ہے
غیبِ لطف کی یہ نہایت ہے
دورۃ التاج عیشِ راحت ہے
درحقیقت یہ ابرِ رحمت ہے
اس کے حق میں یہ ایک نعمت ہے
بڑھ کے گوہر سے اسکی قیمت ہے
تاجِ قیصر بھی بے حقیقت ہے
قصرِ ہستی کی زیب و زینت ہے
تن درستی بھی وجہ عزت ہے
اس کو لے لو اگر ضرورت ہے
تن درستی کی جو حقیقت ہے
اس کی ہستی کی ان سے صورت ہے
کون سی بڑھ کے اس کی نعمت ہے
ان کو محنت بھی اک مصیبت ہے
یہ جو بگڑے تو اک مصیبت ہے
پھر نہ راحت کی کوئی صورت ہے
شام بھی اس کی پیش خدمت ہے
روز پیدا نئی شکایت ہے
حفظِ صحت کی جن کو عادت ہے
ہر طرح ٹھیک ان کی صحت ہے
اور محفوظ ان کی دولت ہے
قابلِ رشک ان کی صحت ہے
مطمئن ہر طرح طبیعت ہے
سب سے اچھی انہیں کی قیمت ہے
کچھ نہ پرہیز کی ضرورت ہے

قول سالک کا خوب ہے یہ قیس

تن درستی ہزار نعمت ہے

پائیریا

آج کل سوئس سے بچاؤ کے لوگ ایسے ملیں گے جن کے مسوڑھے ٹھیک نہیں ہوتے بلکہ ان میں ضرور کوئی نہ کوئی خرابی ہوتی ہو اور جو جلد پائیریا کی صورت اختیار کر لیتی ہو اور جب پائیریا ہو جاتا ہو تو ان کا زہر آہستہ آہستہ پیٹ میں پہنچ کر خون میں شریک ہوتا رہتا ہو۔ اور اس زہر سے صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہو۔ اگر مناسب اور معقول علاج نہیں کیا جاتا ہو تو زندگی تک خطرے میں پڑ جاتی ہو۔

اکسیر پائیریا

ان تمام بولناکیوں کے سدباب کے لیے دوا دو اہر جسے تیار کرنے کا خیر ہمدرد دوا خانے کی مجلس تجربات کو ہو۔ اگر آپ کو پائیریا کی شکایت ہو تو اس سے بہتر دوا آپ کو نہیں مل سکتی۔ یہ دوا تین ایک دوا سے کلیاں کی جاتی ہیں، اور دوسری دوا بطور مergen لگائی جاتی ہے۔ غرض پائیریا کا مکمل علاج ہو۔ قیمت دو روپے (دوا)

ہمدرد دوا خانہ دھلے



SADURI

پھیپھڑوں کی کم زوری ہارمقی کو گرا دیتی ہے!

صدوری



دق اور سل کے امراض میں پھیپھڑے ہی سب سے زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ ہمدرد کی مجلس تجربات کے سامنے سالہا سال تک ٹیکل و جیپہ مسئلہ رہا کہ چونکہ پھیپھڑوں کو رات اور دن کسی وقت بھی سکون نہیں نہیں یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت چھوٹے رہتے ہیں۔ اس لیے

کسی طرح اس نسخے کو ترتیب دیا جائے جو باوجود ہر وقت پھولنے کے پھیپھڑوں کی تمام خرابیوں کو دور کر سکے۔

خدا کا شکر ہو کہ مہربان مجلس تجربات جن کے سامنے روزی اور وقت کا کوئی سوال نہیں تھا، غصہ دراز تک محنت کرنے کے بعد کام پایا ہو گا۔ پھیپھڑوں کی تمام خرابیوں کے لیے تمام دنیا میں ہمدرد کی صدوری سے بہتر دوا نہیں مل سکتی اس کے صرف چند روز کے استعمال سے خطرناک علامات کھانشی، حرارت، بخجوں کا مرض کساح، جس میں بڈیاں میڑھی ہو جاتی ہیں۔ ضعف اعصاب وغیرہ کا فوراً ہونے لگتا ہو، اور بہت جلد کوئی طاقت دوبارہ واپس ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہو۔ بڑی کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ پرتہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ بھی منگائیے

ہمدرد دوا خانہ دھلی

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (دوا)

الامرض والعلاج | احتناق الرحم کی نفسیاتی تحقیقات

از جناب مولانا سلیم ولحد صاحب علی گڑھ

نوع انسانی کے مثبت افراد ازمنہ قدیم سے احتناق الرحم، ہسٹیریا، سکونجوں میں گرفتار ہوتے آئے ہیں اور اس کا ذکر ہر زمانے کی طب میں تقریباً موجود ہے۔ لیکن احتناق الرحم کے متعلق سب سے زیادہ مفید اور فائدہ مند تحقیقات زمانہ حال میں ہوئی ہیں۔ موجودہ تحقیقات و انکشافات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ احتناق الرحم کے متعلق پُرانے زمانے کی تحقیقات کافی حد تک صحیح نہیں ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم موجودہ تحقیقات کے متعلق کچھ مضمون کریں بہتر ہے کہ طبائے سلف اور ماہرین کی خیالات کو مختصر بیان کیا جائے تاکہ اچھی طرح سے فرق ظاہر کیا جاسکے۔ طبائے سلف نے اس بیماری کی پیدائش کے مندرجہ ذیل اسباب بیان کیے ہیں:-

پہلا سبب: اپنے خزانے میں مٹی طبعی مقدار سے زیادہ جمع ہو کر بند ہو جاتی ہے اور اس سے حرارت غریزی ذب کو کچھ جاتی ہے اور رحم سرد ہو جاتا ہے۔ اور وہ مٹی جو رحم میں چوتی ہے بالفعل سرد ہو کر اس میں سمیت پیدا کر دیتی ہے۔ اس سمیت کا فطرہ دو طریقوں سے قلب اور دماغ تک پہنچتا ہے۔ پہلا یہ کہ رحم سمیت کے اثر سے سکوتا اور اوپر یا کسی دوسری طرف رخ کرتا ہے۔ رحم کے تعلق اور لگاؤ سے اس تشنج کا مضر قلب دماغ تک پہنچتا ہے۔ دوسرے یہ کہ فائدہ مٹی سے ردی اور زہریلے بخارات اوپر کی طرف چڑھتے ہیں اور قلب دماغ تک پہنچتے ہیں جس سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے۔

دوسرا سبب: اس مرض کے پیدا ہونے کا دوسرا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ حیض کا خون رحم میں کافی مدت تک بندہ کرنا زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے اور رحم میں وہی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں جو مٹی کے بند ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

ناواقف لوگ ہسٹیریا کو آسب خیال کرتے ہیں اور ایسے مریضوں کے متعلق اُن کا خیال ہے کہ ان پر جن، بھوت اور پریت کا سایہ ہے اس عقائد کا باعث زیادہ تر وہ علامات ہیں جو اس مرض میں ظاہر ہوتی ہیں مثلاً مریض کا یکایک چرخ اٹھنا، مسلسل قبضہ لگانا، بے ہوش ہو کر گر جانا، بار بار اٹھ بیٹھنا، چھائی کو ٹھنکا، سر کے بال نوچنا اور کپڑے پھاڑنا، آس پاس کے لوگوں سے نفرت کرنا، کھانے کو دوڑنا اور بے معنی باتیں کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اسی لیے وہ سینکڑوں رپے قویہ نگہداشت پر خرچ کرتے ہیں۔

طب جدید نے احتناق کو قطعی طور پر ایک عصبی مرض قرار دیا، یعنی اس کو دوسرے دماغی امراض کی طرح ایک مرض مانا ہے۔ نعت کی زیادتی بے خوابی، رنج و فکر، ایوسی اور عشق وغیرہ باتوں کو اس کے اسباب میں شمار کیا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں سب سے زیادہ وہ مباحث تحقیقات اُن مدائے نفسیات نے کی بہت بوطب کے ساتھ علامت نفس رسٹیلو لوجی کے ماہر بھی تھے۔ ان کو تحقیقات کا زیادہ موقع جنگ عظیم کے زمانے میں ملا، سبب کہ محاذ جنگ سے ہزاروں کی تعداد میں عصبی نفسی شفا خانوں میں علاج کی غرض سے داخل ہونے لگے اور عصبی بیماریوں کے علاوہ انھیں دوسرا کوئی مرض نہیں تھا۔

سب سے پہلے اس میدان میں جس نے بڑا عدد قدر رکھا اور منظم تحقیقات کی بنیاد ڈالی وہ پروفیسر گنڈرڈ ایڈ (۱۸۵۶-۱۹۳۸) ہے۔ اس نے احتناق کے متعلق جدید انکشافات کی ابتدا خواب کے مطالعے کے دوران ہی کی۔ اور اس کے شاگردوں اور دوسرے ماہرین نفسیات نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ پروفیسر گنڈرڈ کہتا ہے کہ تمام عصبی بیماریاں خصوصاً احتناق کا باعث وہ نفسانی و جنسی خرابیاں ہیں جو ہیرا راک دیا گیا ہو اور جو ذہنی کش کش کا باعث بن گئی ہوں۔ فرما کہ کہتا ہے کہ تمام شعوری جذبات و حرکات کے تہ میں لاشعوری نفس ان کا شمس مانند کام کرتا ہے یعنی ہمارے جذبات کی عمل داری سے ہمارا وضع شعور ایک بڑی حد تک ناقص ہے۔ ہم ہر وہ بیانات محسوس کرتے ہیں لیکن ان کی نوعیت سے بہ مشکل قہقہہ ہوتے ہیں۔

نفس لاشعوری میں ہر وقت خواہشات شہوانی اور نفسانی کا طوفان پیار نہا ہے جو ہر وقت شعوری مظاہرے سے اپنی تسکین حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ حالت بیداری میں محسب (یعنی موزونیت کا احساس) چٹ وچ بند رہتا ہے اور عینی اور شہوانی متناقض خیالات ہمارے شعور تک نہیں آتے پاتے۔ مگر جب ہم سو جاتے ہیں تو یہ خیالات اور خواہشات دھوکا دے کر نفس لاشعوری میں داخل ہوتے ہیں اور اپنی تسکین ڈھونڈتے ہیں۔ اور وہ خواہشات نفسانی جن کو ہم دینی امور یا مومنانہ کی فوف کی وجہ سے کچل دیتے ہیں، ہمارے لاشعور میں جا کر جاگزیں ہوتی ہیں۔ اور ہر وقت تسکین ڈھونڈتی رہتی ہیں۔ چنانچہ ان خواہشات شہوانی کو جنہیں جبراً روک دیا گیا ہو، اگر بار بار روک دیا جائے اور لاشعوری شہوانی خواہشات کو تسکین کا کوئی ذریعہ نہیں ملے تو یہ ایک کامل شخصیت میں افتراقی کیفیت پیدا کرتی ہیں۔ اس افتراقی کیفیت کی وجہ سے عصبی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ لاشعوری خواہشات اگر ایک طرف کھینچی ہیں تو شعور دوسری طرف اور انسان اس کش مکش سے بالکل لاعلم رہ کر بدترین اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کا نظام عصبی متاثر ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں عصبی امراض (خصوصاً ہسٹیریا) افتراقی اور محکم کا مادہ مرض ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مزید تحقیقات سے ثابت کیا گیا کہ یہ عصبی امراض (خصوصاً ہسٹیریا) محض جنسی جبلت کی کسی مسدود خواہش سے متعلق نہیں ہوتے بلکہ ان کا سبب بعض اوقات غم حسرت اور نفرت کے وہ جذبات بھی ہوتے ہیں جنہیں جبراً روک دیا گیا ہو اور نفس لاشعوری میں ذہنی کش مکش کا باعث ہوں اور شعور کو ان کی خبر نہ ہو۔ چنانچہ پروفیسر میک ڈوگل نے نسبتاً فاسدہ دایمنوریل ساکوبوٹی، ماساچوسٹس کے بہت سے عقائی و واقعات بیان کیے ہیں جن میں سے ایک کا ذکر مختصراً ہم یہاں کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک ہسٹیریا کی مریضہ دوسرے کی حالت میں چھٹی چلاتی تھی اور آدمی سے فوف کی تھی۔ چنانچہ تنوی حالت طاری کر کے فراموش شدہ واقعات سب اُس سے پوچھے گئے تو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کو ایک شخص سے حدودِ محبت تھی۔ مگر وہ شخص اس کے مال و دولت اور عصمتِ عرض ہر چیز پر ہتھ دھساف کر گیا اور اس سے بے وفائی کی۔ اس واقعے سے اس لڑکی کے دماغ میں فوف، نفرت اور غصے کے زبردست جذبات پیدا ہوئے۔ بسین اس نے روک دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خیالات و جذبات نفس لاشعوری میں کش مکش کا باعث ہوئے۔ لڑکی کو ہوش میں لانے اور عملی تنویہ کو منہ کر کے بعد اس کو واقف تہہ کیا۔ تو اس نے اس کو صحیح تسلیم کر لیا اور پھر علاج سے بالکل ٹھیک ہو گئی۔

اسی طرح جنگ عظیم کے زمانے میں سپاہیوں کی ایک بہت بڑی تعداد جذباتِ فوف میں مبتلا تھی جن کو وہ جبراً کچل دیتے تھے، تاکہ لوگ انہیں بزدل نہ کہیں جس ذہنی کش مکش میں انہوں نے زندگی گزاری وہ فوف کی ایک واضح اور معین کش مکش تھی۔ یہ لوگ بہت زیادہ فوف زدہ تھے اور جب ذہنی فوف کو جبراً روک دیتے تھے اور اس کو فوف میں لانے کی کوشش کے دوران میں ان کے ذہنوں میں افتراق پیدا ہو جاتا تھا اور انہیں یہ پیاری لاق ہو جاتی تھی۔

نفسانی طور پر اس بیماری (ہسٹیریا) کو دور کرنے کے لیے کئی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جن میں سے ایک طریقہ مسدود خیالات کو لاشعوری خواہشات جو ذہنی کش مکش اور افتراق کا باعث ہوں، دریافت کر لی جاتی ہیں۔ دریافت کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مریض سے کہا جاتا ہے کہ وہ مجھ سے بولے واقعات یاد کر لے، تاکہ اُسے وہ واقعہ یاد آجائے جو افتراق کا سبب بن گیا ہو۔ اگر مریض یہ نہ کرے تو تنویہ طریقے سے دریافت کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اُس لاشعوری خواہش کو جو ذہنی افتراق اور لاشعوری کش مکش کا باعث ہوئی ہے، دریافت کر کے اُسے شعور کے ساتھ متحد کیا جاتا ہے۔ اور مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

حالتِ تنویہ میں لے جانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مریض کو پینگ یا کوئی پر لٹا دیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ اپنی آنکھیں بند کر کے نیند تصور کرے اور ماہر تجزیہ النفس اس سے کہے کہ اس کی آنکھوں کے پوٹے وزنی ہوتے جا رہے ہیں اور اس کے تین یا چار رنگ شمار کرنے کے بعد وہ اپنی آنکھیں کھولنے کے قابل نہیں رہے گا۔ اس کے بعد کہے کہ اس کو مجھ سے بولے واقعات یاد آجائیں گے۔ چنانچہ واقعات یاد آجائے ہیں اور معمول اپنے سابقہ تجربوں میں سے گزرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ واقعہ جو نفس لاشعوری میں ذہنی کش مکش کا باعث ہوا تھا، دریافت ہو جاتا ہے۔ پھر مریض کو ہوش میں لانے کے بعد اس کے ان جذبات کا مقابلہ اعلیٰ جذبات سے کر کے اس کیفیت کو ختم کیا جاتا ہے۔ اس مضمین میں مندرجہ ذیل کتابوں سے فائدہ اٹھایا گیا ہے :-

(۱۱) اینورٹل سائیکالوجی، از ولیم میک ڈگل - (۲۰) مہائی نفسیات، مصنفت: نجین ڈمول، مترجم: محمد عثمان صاحب - (۳) مرجع البحرین
حصہ سوم - (۴) علم الامراض - (۵۱) شفا از الامراض - (۶۰) قانون بوملی سینا -

حق

از جناب حکیم فضل مبین احمد صاحب دہلوی

(گزشتہ صفحہ سے پیوستہ)

حقنے کا طریقہ حقنے کے وقت مریض کے نیچے موسم جاہر یا کوئی دوسری ایسی ہی چیز جو پانی کو جذب کر کے گیلی نہ ہو جائے، بچھا دیں اور عام حالات میں مریض کو بایں کروٹ پرٹا دیں۔ بائیں ٹانگ میں رکھیں اور دائیں ٹانگ کو موڑ کر بالکل پیٹ سے ملا دیں اور پکڑی کے نازل پر کوئی چمکی چیز لگا کر مقعد میں آہستہ آہستہ پھراتے ہوئے تقریباً دو انچ تک داخل کریں اور کارک کھول کر سیال کی مناسب مقدار آنتوں میں پہنچا دیں۔ اس کے بعد نازل کو آہستہ آہستہ مقعد کے کناروں کو بائیں سے بند کر کے نکالیں۔ اور مریض سے سیال کو روکنے کے لیے کہیں مکم زور مریض اکثر دو کو روکنے میں کام یاب نہیں ہوتے۔ ان سے کہنا چاہیے کہ بائیں سے مقعد کو بند رکھیں اس کے علاوہ ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ گہرے سانس لیے جائیں، اس طرح مقعد پر باؤ کم ہو جاتا ہے۔

مختلف امراض میں حقنے کرنے وقت مریض کو مختلف وضعوں میں لٹایا جاتا ہے۔ مثلاً داغی امراض میں مریض کو چپٹ لٹائیں اور سر و گردن کے نیچے بیکہ رکھیں۔ گردہ و مثانہ وغیرہ کے امراض میں بھی مریض کو چپٹ لٹائیں۔ لیکن سر سے سرین تک جگہ ہموار رکھیں۔ قولنج اور آنتوں کے درد میں مریض کو بایں کروٹ پرٹا دیں۔ فونی دستوں اور پیش میں مریض کو دائیں کروٹ پرٹا دیں اور سرین کو قدرے اونچا رکھیں۔ جب مریض کی ابتدائی آنتوں میں کوئی بیماری ہو، دوا کا اثر دیکھنا ضروری ہو تو مریض کی کہنی زانو پر اور گھٹنے زمین پر ٹکا کر لٹائیں یعنی گھٹنوں کے بن جھکا کر حقنے کریں۔

حقنے میں پانی کی مقدار اس کے متعلق اقبائے قدیم اور جدید میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ اقبائے قدیم جو ان آدمیوں میں تیس چالیس ٹوکے سیال آنتوں میں پہنچانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور دن رات میں دو تین مرتبہ تک اس عمل کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اقبائے جدید جو ان آدمیوں میں دو تیر تک سیال داخل کرتے ہیں۔ بہر حال آنتوں میں پھیلنے کی طاقت ہے اس لیے زیادہ پانی مضر یا تکلیف دہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ زیادہ پانی آنتوں میں دوڑ تک جانا اور ان کو صاف کرتا ہے اور جس قدر زیادہ دیر تک روکا جاتا ہے مفید ہوتا ہے۔ جب تیس دن اور اسپتال لانے کی غرض کے لیے حقن کیا جاتا ہے تو سیال شے کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے تاکہ دوڑ تک اس کے اثرات پہنچیں۔ اور جب حقن غذائی دیا جائے یا آنتوں کے زخموں وغیرہ کے لیے کوئی دوا استعمال کرنی ہو تو سیال کی مقدار کم ہونی چاہیے تاکہ آنتوں میں زیادہ دیر تک ٹھیرے اور مصلد خارج نہ ہو جائے۔

نوٹ: عورتوں کے لیے عام طور پر مقررہ اوزان میں سیال کی مقدار کم کرنی چاہیے اور بچوں میں دوا اور سیال کی مقدار عمر کے لحاظ سے کم

رکھنی ضروری ہے۔

حقنے کا پانی روکنے کی مدت عام طور پر حقنے کا پانی روکنے کی مدت تین چار منٹ کافی ہوتی ہے۔ مگر بڑے مریضوں میں خصوصاً سادہ پانی کا حقن دس سے بیس منٹ تک روکنا چاہیے۔ اسی طرح حقن غذائی اور آنتوں کے زخموں میں سیال زیادہ دیر تک روکنا چاہیے۔

بعض نازک طبیعتیں مثلاً اساطی داغی جو ستے ہی آنتوں میں ہلکا سا مڑو محسوس کرتی ہیں اور فوراً پانی کو خارج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس صورت میں مریض کو کوئی نفع نہیں پہنچتا۔ اس لیے مناسب ہے کہ حقن سے پہلے مسکن دماغ دوا داخل طور پر کچھ دیر پہلے کھلا دیں۔ خصوصاً جناب حقن کی دوائیں تیز اور محرک ہوں۔

حقن سے پہلے ان امور کا لحاظ رکھنا مناسب ہے:-

- ۱ حقتے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ مریض کے اخضائے ریشہ میں منعقد یا کوئی بیماری تو نہیں ہے۔ اگر کم زوری یا خرابی ہے تو حقتے کی دوائیں تیز نہیں ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر ضرورت ہی آپسے تو ان کی مقدار کم کر دینی چاہیے۔
- ۲ حقتے کرنے کے لیے وہ وقت مناسب ہو کہ جب غذا معدے سے مخدوم ہو چکی ہو، اور اگر رات کو سوتے وقت کیا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ کیوں کہ اس کے بعد مریض سکون سے لیٹ جاتا ہے۔ نیز طبیعت مرض سے مقابلہ کرنے کے لیے اس وقت زیادہ مستعد ہوتی ہے۔
- ۳ حقتے زیادہ گرم اور زیادہ سرد اوقات میں مناسب نہیں ہے۔ اس لیے اعتدال طوری ہے۔ لیکن شدید فزولت کے وقت کیا جاسکتا ہے۔
- ۴ وہ سہال کہ جو بطور حقتے استعمال کیا جائے، حقتے کرنے سے پہلے اس کی حرارت کا اندازہ بہت احتیاط سے کر لینا ضروری ہے۔ اگر پورا ہاتھ ڈال کر لگے لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ ضرورت سے زیادہ گرم سیال نہ صرف آنٹوں کے لیے مضر ہوتا ہے، بلکہ مریض پر غشی تک طاری ہو جاتی ہے۔
- ۵ کم زور مریضوں کو حقتے سے پہلے کوئی مقوی دوا مثلاً دو لاکس، مفرج شیخ الریس، خمیرہ مرادید، عرق مارالعم بہ نسخہ خاص بخنی وغیرہ دیں۔ حقتے کے وقت مندرجہ ذیل احتیاطیں کرنی چاہئیں:-

- ۱ مریض کو اس وضع میں لٹائیں جو اس کے مرض کے لحاظ سے مناسب ہے۔
- ۲ حقتے کے وقت مریض کو چھینک، جھکی اور کھانسی نہیں آنی چاہیے۔
- ۳ حقتے کے وقت پانی کے ساتھ جو اند نہ جائے جس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ مقعد میں نازل داخل کرنے سے پہلے کالک کھول کر تھوڑا سا سیال نکال دیں تاکہ نلکی کی سب ہوا اکل جائے۔

- ۴ پانی تیزی کے ساتھ داخل نہیں ہونے دیں یعنی شریقی ہیں آہستہ آہستہ داخل ہونا ضروری ہے اور یہ دو طریقے سے ممکن ہے اول یہ کہ کارک کو ایک دم نہ کھولیں، بلکہ آہستہ آہستہ کھول کر اس کی رفتار کو زیادہ کریں۔ دوسرے یہ کہ سیال دلا برتن پہلے تھوڑا اونچا کریں اور پھر زیادہ اونچا کریں یعنی اول دو فٹ اور پھر چار فٹ اوپر لے جائیں۔ اگر سیال کے اندر داخل ہونے میں دشواری ہو اور کارک کے آہستہ آہستہ کھولنے میں سیال اندر نہ پہنچے، تب اس صوت میں شریقی ہی میں پانی کے ظرف کو اونچا کر دینا مناسب ہے۔ تاکہ دباؤ اور زور کی وجہ سے سیال اندر داخل ہو سکے۔
- ۵ بعض اوقات مقعد کے قریب ہی سدہ ہونے کی وجہ سے نال کا منہ کسی سدہ کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ اور سیال داخل نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں نال نکال کر صاف کر کے دوبارہ احتیاط سے داخل کریں۔

حقتے کے بعد کسی محتوی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ نرم غذائیں کم مقدار میں دینی بہتر ہیں۔ لیکن اگر کوئی خاص مرض ہو تو اس کی مناسبت سے دوا دینی چاہیے۔ حقتے کے بعد عام طور پر مریض کو کسی قسم کی کوئی تکلیف اور نمایاں کم زوری محسوس نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد پیٹ صاف ہو کر طبیعت کی گرائی، پیٹ کی جھن اور بخارات کے صعود وغیرہ تکلیفیں رفع ہو کر طبیعت صاف اور ہلکی ہو جاتی ہے۔ پیٹ اب بھی کھل کر ہو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ بعض اوقات کچھ معمولی سی کم زوری محسوس ہوتی ہے۔ اس صورت میں مناسب یہ ہے کہ مندرجہ ذیل کوئی نسخہ استعمال کرائیں:-

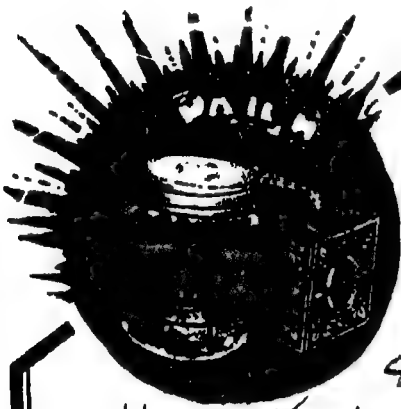
- (۱) خمیرہ مرادید ۵ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق بید سادہ ۴ توے، عرق گدڑ ۴ توے، عرق عنبہ ۴ توے، شربت انار شیریں ۲ توے ملا کر پلائیں۔
- (۲) دوار المنسک مغذیل جو اہر والی ۵ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق مارالعم بہ نسخہ خاص ۴ توے، عرق عنبہ ۴ توے، عرق گدڑ ۴ توے، شربت سیب شیریں ۲ توے پلائیں۔

حقتے کے اثرات حقتے دو طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے۔ (۱) بلا واسطہ (۲) بالواسطہ۔

- (۱) بلا واسطہ اثر کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ آنٹوں کی تقریباً تمام شکایات میں براہ راست مؤثر ہوا کرتا ہے۔ جہاں پر جب کسی آنٹوں میں خصلت رویدہ رک جاتے ہیں قبض کی شکایت ہو جاتی ہے، پیٹ میں درد ہو جاتا ہے، پیٹ بھاری بھاری اور طبیعت کسل مند ہو جاتی ہے۔ یا پیٹ میں ریاخ مجتمع ہو کر نفخ و قراقریب پیدا کرتے ہیں یا آنٹوں میں فضلہ رک کر خشک ہو جاتا اور سدہ کے کی شکل اختیار کر لیتا ہے یا قوی لچ کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے تو ان تمام شکایات میں حقتے کے ذریعے سے آنٹوں کے فضلات خارج کر دیے جاتے ہیں۔ اور اس طرح حقتے براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔
- (۲) بالواسطہ اثر کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگرچہ عام طور پر حقتے کے ذریعے سے دی فضلات خارج ہوا کرتے ہیں جو آنٹوں میں رُکے ہوئے ہوتے

میں۔ نیز وہ مواد بھی جو جسم کے مختلف اعضاء سے آنٹوں کی طرف منتقل ہوتا ہے، آنٹوں کے چوٹ میں اگر اجابت کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن ان حالات میں کہ جب آنٹوں میں تجس ہو جائیں تو ان میں عفونت اور پھر اس سے زہر ملا مادہ پیدا ہو کر خون میں جذب ہو جاتا ہے اور یہ خون اعضا میں پہنچ کر ضرر میں کا باعث ہوتا ہے۔ اور آنٹوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے مسلسل اسی قسم کے زہریلے اجزاء جذب ہو کر دوسرے اعضاء میں امراض پیدا کرنے یا پیدا شدہ مرض میں اضافہ کرنے کا سلسلہ قائم کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں حقن کا استعمال آنٹوں کے فضلات نکالنے اور جسم کے زہریلے اجزاء خارج کرنے کے علاوہ قریبی اعضاء میں پیدا ہونے والی بیماریوں کا سدباب اور پیدائشہ بیماریوں کو رفع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ بعض اوقات آنٹوں میں فضلات کے جمع ہونے سے دوسرے قریبی اعضاء پر دباؤ پڑتا ہے اور ان کے امراض میں دباؤ کی وجہ سے زیادتی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تعفن سے بخارات قلب اور سر کی طرف صعود کر کے بعض امراض کا سبب ہوتے ہیں۔ حقنہ کرنے سے چونکہ آنتیں صاف ہو جاتی ہیں اور دباؤ وغیرہ جاتا رہتا ہے لہذا ماؤف اعضاء کی شکایات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امراض دماغ، امراض قلب، امراض معدہ، امراض کبد وغیرہ میں حقنہ کرنے سے بالواسطہ اثر ہوتا ہے۔ بعض اوقات حقنہ مالہ یعنی مادے کو اعلیٰ سے اہل کی طرف منتقل کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے، جیسے امراض چشم میں، اس کو بھی اسی قسم میں شمار کیا جاتا ہے۔

(باقی)



پچیش خطرناک بیماری ہے

پچیش کے علاج میں سب سے زیادہ مشکل یہ ہوتی ہے کہ اصل سبب سمجھ میں نہیں آتا۔ عسانی اور ایمبائی (میلری اینڈ ایک ڈسٹری) کی مختلف علامات اگرچہ معاون ہو سکتی ہیں، لیکن غلطی ہمیشہ ہوتی ہے اور اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض بڑھ جاتا ہے۔ اور بڑی خطرناک بیماریوں کا سبب بن جاتا ہے۔ ہمدرد دواخانے کی مجلس تجربات نے دونوں قسم کی پچیش کو سامنے رکھ کر

حیثیج ٹرڈ

کو ایجاد کیا ہے۔ تاکہ دونوں حالتوں میں اس کے فائدے یکساں ہوں، ۳-۴ خوراکیوں میں مرض دور ہو جاتا ہے۔ بطور حفظ ما تقدم ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے اور پچیش شروع ہوتے ہی دوا یک شیشیاں کھا لیجیے۔ اگر کسی وجہ سے دست آ رہے ہوں تو اسے بلا تکلف استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:- ہمدرد دواخانہ دہلی قیمت ایک شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عظم)

ایک مہینے میں انگریزی آجے گی جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی۔ آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے۔ اس کتاب میں انگریزی کے خیلے مع تلفظ درج ہیں۔ غرض ضروریات زندگی کے وہ تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں، سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ اس بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں تھی۔ قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک ۵ رخصت ۲۰۸ صفحے۔ ملنے کا پتہ:- مشہور رنگ ایجنسی، کوچہ حیلان، دہلی



کم زوری باہ

حالاتِ مریض نمبر ۳۴۵۳۶

”میرے لڑکے کو دو سال ہوئے، اعتلام کی بیماری تھی۔ آپنے بیس دن کی دوائیں بھی تھیں۔ ان کے اعتلام کی شکایت تو بالکل ہی جاتی رہی تھی۔ میں نے آپ کے ہاں کا علاج بھی بند کر دیا۔ یہ خیال کر کے کہ مرض دور ہو گیا۔ لیکن لڑکے نے بتایا کہ ابھی کم زوری باقی ہے۔ ازراہ ہرانی کم زوری باہ کے لیے دوا میں روانہ کر دیجیے۔“

علاج :- (صبح) آدھ کشتہ قلعی ۳ عدد البوب کبیر ۹ ماشے میں ملا کر کھلائیں۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے کھلاتے رہیں۔

حالاتِ مابعد استعمال ادویہ :-

”بندہ کے لڑکے کے لیے جو دوا آپ نے بھیجی تھی اس سے رہی سہی کم زوری بھی بالکل دور ہو گئی اور اس کے رنگ میں اب سرخی آگئی ہے۔ میں اس کم زوری کے لیے بہت شکر گزار ہوں۔ اب میں اپنی المیہ کے حالات لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ ان کے لیے آپ ہی دوائیں تجویز کر کے روانہ کر دیں۔“

دائمی نزلہ

حالاتِ مریض نمبر ۳۴۵۳۷

”مجھ کو تقریباً تین سال سے دائمی نزلہ و زکام کی شکایت ہو۔ صورت یہ ہے کہ نماز کے لیے جب بھی دھوکہ کھاتا ہوں چار پانچ پھینکیں آجاتی ہیں اور بے انتہار طوبت پہنکتی ہے۔ گرمیوں میں تو قدرے افادہ رہتا ہے لیکن جاڑے تو بس مصیبت ہی بن کر آتے ہیں۔ ناک کے دونوں نچھنے سبب ہو جاتے ہیں۔ اس کی دہر سے سر میں بھی درد رہتا ہے۔ دماغ بے حد کم زور ہو گیا ہے۔ کتاب وغیرہ بالکل نہیں پڑھ سکتا۔ کثرت اعتلام کی شکایت بھی بہت دنوں سے موجود ہے۔“

علاج :- (صبح) خیرہ نزلی جواہر والا ۹ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔

(شب) اطریفیل اسٹوڈو ۹ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کھایا کریں۔

حالاتِ مابعد استعمال ادویہ :-

”مجھ کو دوائیں بہ پابندی حذر شرط استعمال کیں ایک کورس بھی پورا ہو گیا تو۔ دور میں جس مرض کے لیے منگائی تھیں۔ ان کے لیے بہت مفید ثابت ہوئیں۔ آپ نے جس توجہ سے میرا علاج کیا ہے اس کے لیے میں بہت ممنون احسان ہوں۔“

اعتلام

حالاتِ مریض نمبر ۳۴۵۳۸

”ذہات بہت تپتی ہے۔ اقلام دوسرے تیسرے دن ہوتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا۔ مگر میں سخت درد رہنے لگا ہے۔ بہت شکنی پیدا ہو گئی ہے۔ حصہ مخصوص میں بھی خرابیاں موجود ہیں۔ درمیان میں تپلا پن پایا جاتا ہے۔“

علاج (صبح) صفوف عجیب ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

(شب) قرص قلعی ۲ عدد و ملبوب کبیر ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ

”دوائیں شروع کیے جوئے ابھی دس دن ہوئے ہیں۔ مگر حیرت انگیز فائدہ پہنچا ہے۔ احتلام تو اس دن سے بالکل نہیں ہوا، اور کچھ قوت بھی محسوس ہوتی ہے۔ آپ کی ہدایت پر مریض نے عمل کرتے ہوئے درزش وغیرہ بھی باقاعدہ شروع کر دی ہے۔ اب آپ علاج بھی بھیج دیجیے۔“

مریض نے دوائے نکور اور طلاء اعظم استعمال کے لیے روانہ کیا۔ پندرہ دن کے استعمال سے مقامی خرابیاں بالکل دور ہو گئیں۔

دق ویل

حالات مریض نمبر ۶۹۲-۶۹۳

”تین سال ہوئے بیماری کا آغاز ہوا۔ شروع شروع میں صرف ایک دو ذوق نہ سے خون آیا۔ مکیوں کا علاج کرنا سیدنا فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹروں نے ہمیشہ طے میں ہوا ہر دی۔ گلے کا آپریشن بھی کیا۔ اور اسی میں ایک سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ اونٹھ سے خون ہزار بار آتا رہا۔ علاج تین سال ۳ مختلف ہو رہے ہیں۔ لیکن مریض کی حالت خراب ہی ہوتی چلی جاتی رہی ہے۔ لقمہ پیلا پیلا لگتا ہے۔ بخار کی شدت ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک رہتی ہے۔ خوار و پیو ہر وقت رہتا ہے۔ اب مریض چل پھر رہی نہیں سکتا۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔“

علاج۔ (صبح) قرص تھوڑا ایک عدد، ماڈرنیات ۴ تو لے کے ساتھ کھائیں۔

(سہ پہر) محرقہ بار دو ہر دوا ۶ ماشے کھائیں۔

(شب) صدوری ایک تولہ چائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ

”مریض کے لیے آپ نے جو دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ انہیں استعمال کرایا گیا۔ بغضہ قلعے فائدہ ہوا۔ بخار اور کھانسی میں نمایاں کمی ہے۔ البتہ رات کو کھانسی کا غلبہ کچھ جوبی جاتا ہے۔ آپ بھی دوائیں اور دواؤں کو دیکھیے جہاں اب ان ہی دواؤں پر اعتقاد ہے۔“

ذیابیس شکرہ!

حالات مریض نمبر ۶۹۱-۶۹۲

”اس فاکس کو ۲ سال سے پیشاب میں شکرے کا عارضہ ہے۔ ڈاکٹر کی علاج سے بالکل فائدہ نہیں ہوا، اگرچہ انسولین کے انجکشن روزانہ لگتے رہے۔ دوائیں بھیجنے میں ہرگز دیر نہ کیجیے۔“

علاج۔ (صبح) قرص زعفران ایک عدد، قرص فولاد ایک عدد جوارش زرعی عینری بنہ کل ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(شب) ”دولابی“ ایک قرص پانی کے ساتھ کھائیں۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس ۹۔ ۱۰ ماشے دونوں وقت کھائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ

”آپ کی دواؤں سے بہت فائدہ ہوا۔ شکر کا عارضہ تو بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس لیے کہ پیشاب پر جو نمایاں نہیں لگتیں۔ پہلے اس مرض کی وجہ سے اس قدر کم زوری تھی کہ میں اپنی کیفیت خود نہیں کہہ سکتا تھا، مگر اندر کے فضل و کرم سے اب خود ہی کہہ رہا ہوں۔ مشورے سے اطلاع دیجیے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔“

ذیابیطس بڑا خطرناک مرض ہے

دولابی

ذیابیطس بڑا ہی خطرناک مرض ہے، اس کا آخر میں نتیجہ دق ہوتا ہے۔ غلط قسم کی دوائیں اس کو اور خطرناک کر دیتی ہیں۔

دولابی ہمدرد دوا خانے کی مشہور دوا ہے، اس کے استعمال سے

گرے، جگر، معدے وغیرہ کے عوارض لاحق ہونے کا خطرہ جاتا رہتا ہے، دولابی کے موثر ہونے کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اطباء بھی جب ذیابیطس میں مبتلا ہو جاتے ہیں، تو خود، دولابی استعمال کرتے ہیں۔ اس کی صرف چند خوراکیوں سے پیشاب کی زیادتی کم ہو جاتی ہے اور اس کا شفا بخش اثر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ شکری اور سادہ دونوں قسم کی ذیابیطس کے لیے تریاق کامل ثابت ہوئی ہے، بڑی کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے۔ ملے کا پتہ:۔ ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

MAJUN
MUQAWWI -
RAHM

بچہ انسان کا باپ ہے معجون مقوی رحم

ایک مشہور انگریز مصنف نے لکھا ہے "بچہ انسان کا باپ ہے" یہ بالکل صحیح ہے۔ رحم کی خرابی کی وجہ سے ایک بچہ ضائع ہو جائے تو اس کی نسل کے ہزاروں انسان ضائع ہو جاتے ہیں۔ معجون مقوی رحم سیلان الرحم، سیلان غدودی اور خواتین کے اندرونی اعضائے تناسل کے درم کا کسیری علاج ہے۔ خصیتہ الرحم اور نلوں کو از حد طاقت بخشی ہے۔ آیام ماہواری کی تمام خرابیاں اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں جمل کی حفاظت کرتی ہے اور پورے دنوں کا صحیح سلامت بچہ پیدا ہوتا ہے۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ خواتین کی عام جسمانی صحت روز بروز بہتر ہوتی جاتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۶)۔ اگر خدا نخواستہ آپ کے کسی عزیز رشتے دار خاتون کو رحم کی تکلیف ہو تو یہی وقت نہایت مناسب ہے کہ **معجون مقوی رحم** منگائیں *



ملے کا پتہ:۔ ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سہیل بریلوی

وہی کا ایک نصف گلاس نمہ میں بیک وقت آئینہ کر دمال سے منہ پونچھتے ہوئے ڈاکٹر عثمان نے ایک لمبا سا قہقہہ لگایا اور کہا،
”عکس میں چار ہاتھ۔“

میں اور متھرا پرشاد ایک طرف تھے، اور ڈاکٹر عثمان کے ساتھ سیٹھ فریدون جی تھے۔ ہم چاروں ایک بہت ہی عالی شان ریسٹوران
میں بیٹھے برج کھیل رہے تھے۔

ڈاکٹر عثمان کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ بڑی بڑی رتوں کی بازی لگایا کرتا تھا اور روزانہ شروع شروع میں خوب جیتا کرتا تھا۔ لیکن کھیلتے
کھیلتے یکایک خدا جائے اسے کیا دورہ سا پڑتا تھا کہ وہ بالکل غلط ہونے لگتا تھا اور کچھ اس نے جیتا تھا سب بار جانے کے علاوہ ہر روز
دو تین سوڑے اپنی جیب سے دے کر آتا تھا۔ وہ برج غیر معمولی طور پر اچھا کھیلتا تھا لیکن اسی وقت تک جب تک کہ اسے ہارنے کا دورہ نہ پڑے۔
دورہ پڑنے کے بعد اس کی بوٹی بھی غلط ہوتی تھی اور پائیس بھی۔ دو دو تین تین اور چار چار سوڑے روزانہ ہار کر اٹھنے کے باوجود کبھی کسی نے نہیں دیکھا
کہ ڈاکٹر عثمان کو اس رقم کا ذرا سا بھی افسوس ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہارنے کا اثر اس پر آٹا ہوتا تھا۔ وہ جتنا زیادہ ہارتا تھا اتنا ہی خوش ہوتا تھا۔
متھرا پرشاد کی رائے تھی کہ ڈاکٹر عثمان کا دماغ پورے طور پر صیح نہیں ہے، لیکن اس رائے کو ہم میں سے کوئی بھی ماننے کو اس لیے تیار نہیں تھا کہ
سوائے تاش کھیلنے میں اندھا دھند اپنا ریسہ اٹھانے کے وہ اپنی فہم و فراست کے لحاظ سے سب میں ممتاز تھا۔ بہت ہی صاحب الرائے، نہایت
ہی سلیم الطبع، اور بہت ہی ہوشیار طبیب۔ حق یہ ہے کہ ڈاکٹر عثمان کی سی خوبیاں کم ہی کسی ایک آدمی میں جمع ہوتی ہیں۔

ہاں! ایک بات اور بھی اور وہ یہ کہ اس کے خشک اور ایک مذک سا معہ نگار قہقہہ کسی کسی وقت کچھ اس قدر لمبے کھنچ جاتے تھے کہ مجھے
بھی شک سا پیدا ہو جاتا تھا کہ میں متھرا پرشاد کی رائے اس کی دماغی صحت کے متعلق صحیح ہی نہ ہو۔ لیکن یہ خیال اور یہ شک دل میں پورے طور پر نہ
بھی نہ پاتا تھا کہ عثمان کی کوئی نہ کوئی عالمانہ اور فلسفیانہ تعسیر پر اسے دفع کر دیتی تھی۔ عثمان کا دماغ بڑے سے بڑے صحیح الذراغ شخص سے بھی زیادہ
صحیح تھا۔ دقیق سے دقیق مسائل پر بھی جب وہ تقریر کرتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس کے سامنے تمام اشیا کی حقیقتوں کی کتاب کھلی ہوئی رکھی
ہے اور وہ اسے پڑھ رہا ہے۔ سائنس، فلسفہ، ریاضی، طب اور علم النفس غرض کہ دنیا بھر کے علوم سے اسے واقفیت تاتہ مائل تھی۔ البتہ سیاسیات
ماضیہ سے وہ سخت متنفر تھا۔ وہ ہمیشہ یہی کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ سیاست نہیں دغا بازی ہے، کہ دوسروں کی آمدنی سے اپنی جیب بھری جائے یا دوسروں
کی جائیداد اور املاک پر زبردستی قبضہ جالیا جائے۔ سیاست کے معنی تو صرف اس قدر ہیں کہ ہم اپنی پوری قوم کی آمدنی کا ایسے مناسب طریق پر انضمام
کریں کہ قوم میں کوئی تنگابو کا نہ رہے۔ یہ نہ ہو کہ غریبوں کے سر چھپانے کے لیے چھتر بنانے سے پہلے ہم امیروں کی موٹروں کے لیے سینٹ کی سڑکیں
بنواتے پھریں۔

عثمان شراب کثرت سے پیتا تھا، لیکن یہ عجیب بات تھی کہ بے اوقات چار چھ چھوٹے ایسے گزر جاتے تھے کہ وہ شراب کا نام تک نہیں
لیتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ بالکل بھول ہی گیا ہے کہ وہ کبھی شراب پیا کرتا تھا۔

عثمان کی عمر کوئی اٹھائیس سال کی تھی اور یہ واقعہ کہ مر دانہ حسن کے اتنے اچھے نمونے بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔

زور سے ہنس کر جب عثمان نے عکس میں چار ہاتھ ہونے کو فریدون جی نے کسی قدر بکڑ کر کہا، ”میں اب کبھی تمہارے ساتھ ہو کر نہیں
کھیلوں گا تمہیں تو ہارنے میں کچھ مرہ آتا ہے۔“

عثمان :- سنیہ صاحب آپ خاکیں ہوتے ہیں۔ اب تک برابر ہم جیت رہے تھے۔ ایک آدھ مرتبہ باران بھی تو چاہیے۔ برابر جیتے چلے جانے سے آپ کا دل نہیں اکتاتا؟

فریدون :- جیتنے میں کیا کوئی تکلیف ہوتی ہے کہ جس سے جی اکتائے؟

عثمان :- آپ برج کھیلنے تو ہیں مگر معاف کیجیے آپ میں کھلاڑی کا سا ذوق اور حوصلہ نہیں ہے۔

فریدون :- اس میں کیا حوصلہ مندی ہے کہ آدمی روز در دو چار سوڑے جان بوجھ کر دوسروں کو دیکھے؟

عثمان :- اس سوال پر اس پہلو سے غور کیجیے کہ اس میں کیا لطف ہے کہ ایک آدمی محنت کیے بغیر دوسروں کی جیبوں سے زہرہ نکال کر اپنی جیب میں ڈالے۔

فریدون :- اگر اس میں کوئی لطف نہیں ہے تو تمام دنیا کیوں دولت کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی ہے اور تم خود کیوں ایک ایک آپریشن کے ہزار ہزار اور پانچ پانچ سوڑے لے لیتے ہو؟

عثمان :- میں زہرہ محنت کیے بغیر تو نہیں لے لیا کرتا، اور چونکہ کچھ ہی میں لیتا ہوں اسی لیے لیتا ہوں کہ خرچ کروں مدبسن کر، تم اتنی بات آج تک نہیں سمجھے کہ اصل لطف اس میں ہے کہ انسان دولت کو اپنی مرضی اور خوشی کے مطابق خرچ کر سکے۔ تم نے جو لاکھوں اور کروڑوں زہریاں اپنے خزانوں کے اندر بند کر کے رکھ لیا ہے اور اس کی دس لاکھوں ہر سال اور کراہے ہو نہ یہ دولت بڑا دنہ اس طرح اس کو زمین کے اندر دفن یا لوہے کی گالیوں میں بند کر دینے میں کوئی لطف۔ دولت صرف اُس وقت دولت ہوتی ہے کہ جب وہ صرف کی جائے ورنہ یوں تو دنیا میں ہزار ہا سونے کی کانیں زمین کو بچھو مرفون پڑی ہیں جن کا ہمیں علم بھی نہیں ہے۔ کیا انہیں کسی طرح بھی دولت کہا جاسکتا ہے؟ اور کیا اگر اسی طرح کی ایک کان اور تم نے اپنی گھر میں بنائی تو اس پر دولت کا اطلاق ہو سکتا ہے؟ صندوق میں بند رہنے کے لیے کنکر تھپڑ اور اشرفیاں، ہیرے جواہرات سب برابر ہیں۔

فریدون :- میری سمجھ میں کسی طرح نہیں آتا کہ اس طرح زہریاں بھینکنے اور دولت کا نقصان کرنے میں کیا خوبی ہے۔

عثمان :- تم یہ سمجھنے میں غلطی کر رہے ہو کہ اس طرح خرچ کر دینے سے دولت کا نقصان ہوتا ہے۔ فرض کرو کہ آج میں پانچ سوڑے بار جاؤں اور اتنی رقم میری جیب سے نکل کر تہااری یا تھراپڑ شاد کی جیب میں چلی جائے تو کیا اس کی قیمت پونے پانچ سوڑے جاوے گی؟ اگر وہ پانچ سوڑے سوکے پانچ ہی ہو رہے تو پھر نقصان کیا ہوا؟ آج میں نے اس رقم کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر کے لطف اٹھا لیا۔ کل تم یا تھراپڑ شاد اسی طرح اسے خرچ کر کے لطف اٹھا لوے، اور پرسوں وہ شخص اس سے لطف اٹھائے گا کہ جس کی جیب میں یہ تھراپڑ سے بھرتوں سے جائے، اور اتروں جب وہ شخص بیمار ہو کر میرے پاس آئے گا تو وہی رقم پھر میری جیب میں آجائے گی۔ اگر اس طرح چکر بندھا رہے تو سب کا کام بھی ٹھکرتا رہے، سب لطف بھی اٹھاتے رہیں اور دولت میں کسی قسم کی کمی بھی نہیں آئی۔ لیکن اگر تم اس رقم سے سوڑے تو خرچ کرو اور باقی چار سوڑے کو ایک مٹی کی بانڈی میں بند کر کے دفن کر دو تو تم نے دنیا کی دولت میں سے چار سوڑے کم کر دیے اور دولت کا نقصان کیا، کیوں کہ اب ان چار سوڑوں کی حیثیت اور قیمت ان کے ہم وزن کنکروں یا پتھروں سے زیادہ نہیں ہے۔ دولت بھی ایک اسی طرح کی خدا کی نعمت ہے کہ جیسے پانی ہے۔ آسمان سے سینہ ہرستا ہے، دنیا کی تمام مخلوق، انسان، حیوان اور نہات اس سے اپنی ضرورتیں رفع کرتی ہے، اور پھر وہ سب کا سب ایک قطرہ کم ہوئے بغیر سمندر میں پہنچ جاتا ہے کہ جہاں سے وہ چلا تھا اب اگر تم پانی کی ایک بڑی مقدار کو کسی طرح بند کر کے صرف اپنے لیے محفوظ کر لو تو وہ کچھ غصے میں سڑ بھی جائے گا، اور پھر سے علیحدہ ہو جانے کی وجہ وہ چیز بھی نہ رہے گا کہ جسے ہم پانی کہتے ہیں اور جس سے ہماری پیاس بجھتی ہے یا جسے ہم اپنے جسم کے اچھے ہیا کر اور بظاہر منافع کر کے لطف اٹھاتے ہیں۔

فریدون :- تہااری اس منطق کا تو میں جواب نہیں دے سکتا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ کوئی بھی صحیح العقل شخص ایسا نہیں کیا کرتا۔

عثمان :- اگر تم میری منطق کو صحیح مانتے ہو اور اس کا رد کرنے سے عاجز ہو تو پھر ان لوگوں کو صحیح العقل کیوں کہتے ہو کہ جن کا عمل مجھ سے مختلف ہے۔ اگر تہارے خیال میں میں صحیح العقل ہوں تو پھر ان لوگوں کو صحیح العقل کیسے کہا جاسکتا ہے جو میرے خلاف رائے رکھتے ہیں۔

میں :- یعنی عثمان، آج میں تم سے ایک بات پوچھنی چاہتا ہوں۔

عثمان، (مسکرا کر) شوق سے پوچھو۔

میں، اہم میں سے ہر شخص تہاری غیر معمولی ذہانت اور خدا داد عقل رسا کا سچے دل سے معترف ہوں، لیکن اتنا تمہیں بھی ماننا پڑے گا کہ تمہارا طرز عمل عام انسانی طرز عمل سے بہت کچھ مختلف ہے۔ مجھے اکثر یہ شک ہوتا ہے کہ تمہارے دل پر کچھ بوجھ ہے۔ ممکن ہے کہ تمہیں کوئی صدمہ پہنچا ہو۔ اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں سے اس کا ذکر کر کے اس بوجھ کو کسی قدر ہلکا کر دو۔ رنج و غم بانٹنا انہیں جاسکتا۔ لیکن دوسروں کو اپنے غم میں شریک کر کے اس کی اذیت اور تکلیف میں ضرور کمی کی جاسکتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم منہ اور نشاط کی خاطر شراب نہیں پیتے اور نہ تم کسی درجے میں بھی اس کے عادی ہو لیکن تم پھر بھی پیتے ضرور ہو اور بسا اوقات اس کثرت سے پیتے ہو کہ جیسے تھک کہا جاسکتا ہے۔ دولت کا لطف ضرور اس کے صرف کرنے ہی میں پنہاں ہے، یہ ان یا لیکن کیا جس طرح تم صرف کرتے ہو اسے صرف کرنا کہا جاسکتا ہے؟ مجھے یقین سا ہو گیا ہے کہ تم کسی دلی رنج کو کم کرنے اور کسی رذمائی صدمے کو مٹانے کے لیے ایسا کیا کرتے ہو۔ اگر اس میں کچھ حرج نہ ہو تو ہمیں موقع دو کہ ہم بھی تمہارے رنج و غم میں شریک ہو جائیں۔

میں نے جو کچھ کہا تھا نہایت سچے دل سے کہا تھا، اور میں نے دیکھا کہ میرا ایک ایک لفظ تیر کی طرح اس کے دل پر جا کر لگا۔ اس پر ایک قسم کا اضطراب طاری ہوا، اس نے بار بار پہلو بدلتے، اور ان کی آن میں وہ عالمانہ اور فلسفیانہ چہرہ ایک محسوس تپے کا سا چہرہ معلوم ہونے لگا۔ وہ کچھ دیر تو بالکل خاموش رہا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کچھ سوچ رہا ہے، اور پھر آہستہ سے اپنے تاش کے پتے میز پر رکھ کر بولا:۔

”ہاں تمہارا خیال مجھے میرے دل پر بوجھ ہے۔ ایک پہاڑ کا بوجھ معمولی پہاڑ کا نہیں، بلکہ غم کے پہاڑ کا بوجھ۔ تمہاری گفتگو نے اس وقت میرے دل کے سارے مضرب سی لگا دی۔ تم نے ایسے تاروں کو چھیر دیا کہ اب میرے جسم کا سارا نظام لرز رہا ہے، رگ رگ میں اس رنج و غم کا پیدا ہو گیا ہے اور اب میں اپنے قابو سے باہر ہوں۔“

اس کی آواز کسی قدر میسرانی لیکن آہستہ سے کھانسی کر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کہنے لگا:

”تم میری داستان سننا چاہتے ہو؟ بہتر ہے، سنو۔ ہاں اقبال نے کہا کہ اس سے پہلے ہی مجھ سے سن لو کہ جس وقت میری زبان بند ہو جائے اور میں کچھ کہہ نہ سکوں۔ میں سب کچھ تمہیں سناؤں گا اور ضرور سناؤں گا۔“

میں، عثمان، اگر اس کے سننے میں کچھ بھی حرج ہو یا تمہیں دکھ پہنچے تو میں اپنی درخواست واپس لینا ہوں، میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔ عثمان، دُکھ درد کا احساس تو اب اس دل سے جاتا ہی رہا ہے۔ تم اپنے کسی عضو کو اگر بہت زور سے دبا لو گے تو وہ سن اور بے حس و حرکت سا ہو جائیگا۔ میرا دل بھی غم کے بوجھ سے اتنا دبا ہوا ہے کہ اب اس میں درد کا احساس ہی باقی نہیں ہے۔ (کچھ سوچ کر) نہیں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ اب تم نے تاروں کو چھیر دیا ہے تو رگ بھی سن ہی لو۔

اس کے چہرے پر کسی قدر وحشت کے آثار پیدا ہوئے اور میں نے پھر ایک مرتبہ کوشش کی کہ اسے اپنا قصہ بیان کرنے سے روک دوں۔ لیکن مضرب تاروں پر لگ چکی تھی اور اس کا دل غم کی راگنیوں کی آواز سے گونج رہا تھا۔ ”بس اب سنو“ کہہ کر اس نے اپنی داستان شروع کر دی۔

عثمان، اسے کوئی آٹھ سال پہلے کا ذکر ہے، کہ جب میں کالج میں پڑھتا تھا میں بی بی کے کلاس میں تھا۔ ابھی سال شروع ہی ہوا تھا اور داخلہ بند نہ ہوا تھا کہ ایک نوجوان لڑکی بھی ہماری کلاس میں داخل ہوئی۔ نوجوانی میں عام طور پر لڑکیاں کچھ دل کش سی ہوجاتی ہیں، لیکن ذکیہ تو صرف دل کش نہیں بلکہ غیر معمولی طور پر حسین تھی۔ میں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ وہ لڑکی جو ہمارے کالج میں داخل ہوئی اس کا نام ذکیہ تھا۔

ذکیہ کا حسن کچھ ایسا عالم تاب تھا کہ کالج کا کمرہ اس کی تابشِ حسن سے جگمگا اٹھا اور اس میں ذرا سا بھی مبالغہ نہیں ہے کہ پوری کلاس میں ایک آنکھ بھی نہ ہنسی جو اس کی طرف نہ ہو۔ سرور برس کے قریب سن، اور اس پر حد سے زیادہ حسین خط و خال، ذکیہ بالکل ایسی معلوم ہوتی تھی کہ ملکہ نور جہاں یا مصر کی ملکہ قلو پٹر اگر کلاس میں بیٹھ گئی ہے۔ اس کے حسن میں کچھ ایسا وقار اور کچھ اس قدر رعب تھا کہ اس کے آنے ہی کلاس میں سناٹا چھا گیا اور فوجی سے شریر طالب علموں کو بھی اتنی جرأت نہ ہوئی کہ کچھ زبان سے کہنا تو درکنار، اس کی طرف دیکھ کر مسکرا بھی دیں۔ ہم سب پر ایسی خاموشی طاری تھی کہ جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔

ایک آکا شامانہ کے ساتھ وہ آئی اور یہ محض ایک اتفاق تھا کہ میرے قریب میں جو جگہ خالی تھی اس پر بیٹھ گئی۔ میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور مجھ پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہو گئی کہ اس سے پیشتر کبھی نہ ہوئی تھی۔ ہاں! میں اتنی بات اور بتا دوں کہ اس سے پہلے میں عشق و محبت کے انسانوں کو محض بناوٹی قصے ہی سمجھا کرتا تھا، اور جن کے اس قسم کے جگر سوز اثرات میرے ذہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ پوری جماعت کی اس طبعیت مہبوت اور اس قدر خوشحالت و دیکھ کر مستزائند رس نے کہہ دیا ہمارے انگریزی کے پروفیسر تھے، ذکیہ کا تعارف کلاس سے کرایا، اور ان کی آواز سننے کے بعد ہمیں یہ محسوس ہوا کہ ہم بھی زندہ انسان ہیں۔

ذکیہ سے تعلقات پیدا کرنے کی آرزو تو غالباً ہر دل میں تھی، لیکن اس کے رعبِ جن نے مدّتوں تک کسی کو اجازت نہیں دی کہ اس سے کچھ بھی بات چیت کرنے کی جرأت کرے۔ مجھے یہ موقع سب سے زیادہ حاصل تھا کیوں کہ وہ روزانہ میرے برابر والی ہی نشست پر بیٹھا کرتی تھی۔ لیکن ایک کافی عرصے تک مجھے بھی بہت نہیں ہوئی کہ اس سے ہم کلام ہوں۔ رفتہ رفتہ اس نے خود ہی ابتدا کی، اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ جب اس کی پس فرش پر گر گئی تو وہ بھی اس کے اٹھانے کو بھیکی اور میں بھی۔ اور پس اٹھانے میں پہلے مرتبہ میری انگلیاں اس کی نرم انگلیوں سے مس ہوئیں۔ مجھے درحقیقت ایسا محسوس ہوا کہ انگلیوں کے راستے سے بجلی کی ایک لہر میرے تمام بدن میں دوڑ گئی۔

آہستہ آہستہ ہم دونوں کے تعلقات بڑھتے گئے اور غالباً پورے چھ مہینے گزرنے کے بعد اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ اس نے ایک دن مجھ کو چائے پر مدعو کیا۔ اس روز میں نے ایک ایک کر کے اپنے تمام سوٹ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر پہنے اور تقریباً ایک گھنٹے کی محنت شاق کے بعد یہ فیصلہ کر سکا کہ کونسا سوٹ پہننا زیادہ موزوں ہوگا۔

امتحان جس قدر قریب آ گیا اسی قدر ہم دونوں بھی تعلقات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے قریب ہونے لگے کیوں کہ امتحان کی تیاری کے متعلق میں نے ثابت کر دیا کہ میں اس کا بہترین مددگار ہو سکتا ہوں، اور اسی بنا پر اب مجھے یہ فخر حاصل ہونے لگا کہ روزانہ اس کے گھر جانا اور دو گھنٹوں تک اس کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا تھا۔ اپنے گھر پر ذکیہ کالج والی ذکیہ نہیں آتی تھی اور میں نے دیکھا کہ چند ہی روز میں وہ مکمل صحت کے آخر کر عام نسوانی سطح پر آگئی۔

ہماری آپس کی بے تکلفی اب بہت تیزی کے ساتھ بڑھنے لگی اور زبان سے کچھ کہے بغیر دنیا سے محبت کی زبان یعنی نگاہوں نے اچھی طرح ایک کو دوسرے کے دل کے بھید سے آگاہ کر دیا۔ امتحان کی تیاری کے لیے چھپیاں ہونے سے کوئی ایک مہینہ پہلے ایک روز ایسا ہوا کہ مجھے کسی قدر زکام سا ہو گیا، خفیف سی حرارت بھی تھی، اس لیے میں کالج نہیں جاسکا۔ سہ پہر کو ذکیہ کالج سے اٹھ کر سیدھی میرے مکان پر آئی۔

ذکیہ : آپ آج کالج کیوں نہیں آئے؟

میں : خفیف سی حرارت ہو گئی تھی غالباً کل کچھ سردی لگ گئی۔

ذکیہ : بالکل بے ساختہ پن کے ساتھ، آپ نہیں تھے تو میرا تو آج کلاس میں بالکل دل ہی نہیں لگا۔

میں : مجھے بھی تمام دن ہی خیال ہوتا رہا کہ کالج نہ جانے میں نے غلطی ہی کی۔

ذکیہ : نہیں۔ یہ تو آپ نے بہت ہی اچھا کیا کہ دن بھر آرام کرتے رہے۔ حرارت خواہ کتنی بھی تھوڑی ہو اس سے غفلت نہیں کرنی چاہیے۔

میں : لیکن انوس تو یہی ہے کہ آرام کرنے کی غرض سے غیر حاضری کی اور پھر بھی آرام نہیں ملا۔

ذکیہ : کیوں؟ کیا کرتے رہے؟

میں : پڑے پڑے ہی خیال کرتا رہا کہ میرے نہ جانے کی وجہ سے آپ پریشان ہوتی ہوں گی۔

ذکیہ : دُعاؤں پر شرم کی ایک ہلکی سی شرعی دوا لگی اور وہ کسی قدر گھبرا کر بولی :-

ذکیہ : میں پریشان تو کیوں ہوتی۔ صحت اتنا تھا کہ چوں کہ آپ کے سوا میں کسی سے بولتی چالتی نہیں ہوں اس لیے دن بھر خاموش بیٹھا رہنا پڑا۔

میں : یہ کہا کچھ کم پریشانی ہے۔ مجھے واقعی سخت انوس ہے کہ میں نے کیوں ایسا کیا۔

ذکیہ : اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو مجھے اسی قدر انوس ہوتا۔

میں : ”دعجب سے کیوں؟“

ذکیہ : ”اسی لیے کہ آپ اگر آج آرام نہ کرتے تو آپ کی صحت کو نقصان پہنچتا۔“

میں : ”ذکیہ، معاف کرنا میں نے کسی قدر بے تکلفی سے تمہارا نام لے دیا، تم بہت ہی اچھی ہو۔“

ذکیہ : عثمان، اصل یہ ہے کہ تم خود بہت اچھے ہو اس لیے دوسروں کو بھی اچھا سمجھتے ہو۔

یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اسے عرف ذکیہ اور اس نے مجھے صرف عثمان کہہ کر مخاطب کیا۔ ہم دونوں کو اپنی اس جسارت پر حیرت سے ایک

دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ دونوں کو معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کے دل میں کس قسم کے خیالات موج زن ہیں۔ اس خاموشی کو بہت کر کے ذکیہ نے

ٹوڑا۔ وہ کہنے لگی کہ ہم دونوں اب اچھی طرح ایک دوسرے سے واقف ہو چکے ہیں اور ہم جماعت بھی ہیں اس لیے ”معزز خاتون یا جناب اور مسٹر“ کے

الفاظ سے ایک دوسرے کو خطاب کرنا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا۔ میں خوش ہوں کہ آج تم نے اس فضول تکلف کو خیر باد کہہ دیا۔ خوب کھل کھلا کر ہنس رہی۔

میں : ”ذکیہ، کس قدر اچھی اور نیک نسل ہو۔ تم نے میری گستاخی پر زمانے کے بجائے اپنی خوشنودی کا انہار کر کے میرا دل رکھ دیا۔“

ذکیہ : ”اچھا اب اپنی اس جھوٹی بٹی تعریف کو رہنے دینیے اور اگر آپ کا بخار اتار چکا ہے تو میرے ساتھ چلیے۔ چار دس دن چل کر پیچھے گا۔“

بخار اگر نہیں بھی اترتا تھا تو اسے اتارنا پڑا اور میں جلدی جلدی تیار ہو کر ذکیہ کے ساتھ ہو گیا۔

چار دن کے بعد دونوں بائیں بازو میں جاملے۔ ذکیہ کے والدین بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ذکیہ کے والد نے کہا۔

”ذکیہ بیٹی آج تم اس وقت باغ کی طرف کیسے چل رہی ہو، کیا کچھ پڑھنا نہیں ہے؟ ہمیشہ تو جب عثمان صاحب آتے تھے تو تم کچھ نہ کچھ پڑھنے

بیٹھ جاتی تھیں۔“

ذکیہ : ”(مسکرا کر) آج عثمان صاحب نے سبق بہت اچھی طرح سنایا تھا اس لیے میں نے انہیں ٹھنٹی دے دی ہے۔“

ذکیہ کی والدہ اس بات کی بھی کیا عادت ہے، ہر شخص سے مذاق کرتی رہتی ہے۔

اپنے والدین سے علیحدہ ہو کر ذکیہ باغ کی مشرقی سمت میں چلی جہاں بید منٹن کیلئے کی زمین بنی ہوئی تھی۔ اس زمین کے دونوں طرف کرسیاں بڑی

ہوئی تھیں اور ان ہی میں سے دو کرسیوں پر ہم بیٹھ گئے۔ سامنے گلاب کی کیاری تھی جس میں نہایت حسین اور رنگین پھول اپنی اپنی شاخوں پر شام کی ہلکی

ہلکی ہوا میں مستانہ وار جھوم رہے تھے۔ ذکیہ ایک دم سے اٹھی اور دوڑ کر ایک گلاب کی نہایت شوخ رنگ کی ایک چھوٹی سی شاخ کے ساتھ ٹوڑ لائی۔

”دیکھو اس کلی کی شکل بالکل دل کی سی ہے۔“ مجھے کلی دکھا کر اس نے کہا۔ پھر جلدی سے ”لاؤ اسے تمہارے کوٹ میں بالکل تمہارے دل کے پاس

لگا دوں“ کہہ کر اس نے وہ کلی میرے کوٹ میں لگا دی۔

میں : ”ذکیہ تم نے ناقص اس کلی توڑ لیا، ممکن ہے کہ یہی اس پودے کا دل ہو۔“

ذکیہ : ”کچھ سوچ کر، ہوا توڑا۔ مجھے اس قسم کا خیال ہی نہیں آیا۔ لیکن کیا مردوں کو بھی کسی کے دل ٹوٹنے کا افسوس ہوتا ہے۔ میں تو یہ سمجھتی تھی کہ

مردوں کے سینے میں ایسا دل ہی نہیں ہوتا کہ جس میں جذبات ہوں۔“

اتنا کہہ کر ذکیہ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا اور اپنی ساڑی کے تپ سے کیلئے لگی۔ اس کا چہرہ کسی قدر غم آلود ہو گیا تھا۔

میں : ”گھبرا کر، ذکیہ شاید تمہیں میری بات ناگوار گزری۔ اگر ایسا ہے تو میں معافی مانگتا ہوں۔ درحقیقت میرے سینے میں تو ایسا ہی دل ہے جو دردوں

کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا۔“

ذکیہ : ”کسی قدر بھڑائی ہوئی آواز میں، میں تم سے ناراض کیوں ہوتی، تم نے ایک بہت ہی اچھے جذبے کا انہار کیا تھا۔“

میں : ”پھر تم بخیر ہو کیوں ہو گئیں؟“

ذکیہ : ”منہ پھیر کر، اب اس ذکر کو جانے ہی دو۔“

میں : ”مجھے غالباً یہ حق تو حاصل نہیں ہے کہ اہل مردوں، لیکن اگر کچھ حرج نہ ہو تو اپنی ادا سی کی دھج تباہی دو۔ میسر ا دل تمہاری تکلیف پر گرا دھراؤ۔“

ذکیہ : ”(میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر) تمہیں سب کچھ حق حاصل ہے، تم خواہ اسے میری بے شرمی سے تعبیر کرو لیکن میں حقیقت کو چھپا نہیں سکتی۔“

مذت ہوئی کہ میرے دل پر تمہاری حکومت ہو۔ میں نے سارے جتن کر لیے کہ تمہاری اس حکومت سے چھٹکارا حاصل کر سکوں، لیکن خدا جانے وہ کس قسم کا جادو ہے کہ جتنا اُسے دو کرے گی کو کوشش کی اسی قدر وہ زیادہ سر ہوتا چلا گیا۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ محبت کچھ اس قسم کا سبق ہے کہ اسے جتنا چلاؤ اتنا ہی زیادہ یا دھڑتا پڑتا جاتا ہے۔

اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گئی اور میرے منہ کی طرف دیکھنے لگی۔

میں : پیاری ذکیہ، کیا تم اس شش در پنج میں میرے منہ کی طرف دیکھ رہی ہو کہ مجھ پر تمہارے اس استرار محبت کا کیا اثر ہوا؟ میں تمہیں بتاؤں دلاتا ہوں کہ مجھے تمہارے دل کی یہ حالت ایک عرصے سے معلوم ہے، اور میرا خیال ہے کہ میرے دل کی کیفیت تم سے بھی ہرگز پوشیدہ نہیں ہوگی۔ میں نے بھی ہزاروں مرتبہ کو کوشش کی ہے کہ تمہاری شعور کو جو زبردستی میرے دل کی زینت بن کر رہ گئی ہے نکال کر پھینک دوں، لیکن کسی طرح کامیابی نہیں ہوئی، اور میں جوشق و محبت کو کم زور آدمیوں کے دل کا ایک جذبہ بقوت کرنا تھا اب اس بات پر مجبور ہو گیا ہوں کہ اس کی طاقت کا اعتراف کروں۔ تمہارے اس بیان سے مجھے اس وقت انتہائی مسرت حاصل ہوئی ہے، اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم دل گیر اور داس کہیں ہو۔

ذکیہ : مجھے اگر تمہارے دل کی حالت نہ معلوم ہوتی تو ممکن تھا کہ میری زبان سے وہ الفاظ نکلتے جو میں نے کہے۔

میں : تو پھر اس میں رنج کی کوئی بات ہے؟

ذکیہ : حقیقت یہ ہے کہ میں بڑی ہی بد نصیب ہوں۔

میں : نہیں ذکیہ، ایسا نہ کہو۔ ہم دونوں بہت خوش قسمت ہیں۔

ذکیہ : تمہیں حالات کا علم ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔

میں : درپیشان ہو کر کیا بات ہو؟ مجھے کتنی حالات کا علم نہیں ہے؟

ذکیہ : میں کس طرح کہوں؟ مجھے یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ اس خوشی کے وقت تمہارے دل کو صدمہ پہنچاؤں۔ آؤ، بس چلیں۔

میں : ذکیہ، تم نے اتنا کہہ کر مجھے ایک ایسی پریشانی میں ڈال دیا کہ جو بڑے سے بڑے صدمے سے بھی زیادہ ہے۔ خدا کے لیے تم وہ باتیں بھی بتاؤ۔

ذکیہ : دیکھو دشمنان صدمہ نہ کرو۔ اپنی مستروں کو اپنے ہی پاؤں سے کچن ٹھیک نہیں ہے۔ بس اپ آؤ۔

میں : نہیں ذکیہ تمہیں کوئی بات تم سے پوشیدہ نہیں رکھنی چاہیے۔ میرے خیالات میں ایک غلام پر پابے اور میں ایک لڑکے کے لیے بھی چین سے نہیں رہ سکتا۔

ذکیہ : اگر تمہاری یہی خوشی ہے کہ تمہارا یہ مسرت کا جوش غم کے طوفان میں بدل جائے تو لو سن لو کہ میں تمہاری اور سچے دل سے تمہاری ہونے کے باوجود تمہاری نہیں ہو سکتی۔ شاید تم نے میرے ماموں زاد بھائی کو کبھی دیکھا ہو، فرید نام ہے، اکثر بہار سے یہاں آیا کرتے ہیں۔ میں بچپن ہی میں ان کے ساتھ منسوب ہو چکی ہوں، اور اسی طرح اس نسبت کو توڑنا گوارا نہ کر سکی۔

میں : کچھ سوچ کر، لیکن اگر ختم اس نسبت کو توڑنا چاہو تو اسی جان کیا کر سکتی ہیں۔

ذکیہ : میں نے غیب اپنے دل کو ٹٹول لیا۔ اتنی جان کے دل کو صدمہ پہنچانے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے، اختیار فرید سے بہت محبت ہو اور وہی ماموں جان کو زبان بھی دے چکی ہیں۔ اگر اب میں انکار کروں تو یقیناً ان کا دل ٹوٹ جائے گا۔ ان کا دل توڑنے کی بنیبت یہ زیادہ آسان ہے کہ اپنے دل کے ٹکڑے کر ڈالوں، اور یہی میں نے فیصلہ کیا ہے۔

میں : ذکیہ تم نے فیصلہ کرنے میں بہت جلدی کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر تمہاری اتنی جان کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی خوشی پوری کرنے میں تمہاری زندگی تباہ ہو رہی ہے تو شاید وہ اپنے ارادے سے باز آجائیں۔ تم کوئی جاہل لڑکی نہیں ہو کہ پھر ٹکڑیوں کی طرح تمہیں چاہے جس کے گھر باندھ دیا جائے۔

ذکیہ : مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر میں اس نسبت سے انکار کروں تو اسی جان کی جان ہر بن جائے گی وہ پڑائے خیالات کی عورت ہیں، اور میں اپنے کانوں سے سن چکی ہوں کہ ایک مرتبہ جب آبا جان نے کسی بنا پر اس رشتے کو ناموزوں بتا کر یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اسے توڑ دیا جائے تو انھوں نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اگر یہ نسبت توڑی گئی تو وہ اپنی جان دے دیں گی۔

میں : (انتہائی رنج کے ساتھ) لیکن تمہارے دل کو جو صدمہ پہنچے گا اس کا کیا علاج ہے ؟
 ذکیہ : (کسی قدر زبردستی کی ہنسی سن کر) اس کا آسان علاج بس یہی ہے کہ میں اپنی جان دے دوں۔ میں فرید کو کسی زمانے میں بھی پسند نہیں کرتی تھی لیکن چند روز پیشتر تک میرا یہ ارادہ تھا کہ جس طرح میری لاکھوں اور بہنیں اپنی مرضی کے خلاف شادی ہو جانے پر اپنے دل کے رازوں اور تئناؤں کا اپنے ہاتھوں خون کر کے اس باپ کی خوشی پر قربان ہو جاتی ہیں میں بھی اسی طرح خاموشی سے ایک ایسے حادثہ کی خدمت میں اپنی عسمر گزار دوں گی کہ جس سے مجھے محبت نہیں ہے۔ لیکن یہ تنہائی ملاقات سے پیشتر کی باتیں تھیں۔ اب تم سے محبت ہو جانے کے بعد یہ ناممکن ہے کہ میں کسی اور کو شوہر کے طور پر قبول کر سکوں۔

میں : ذکیہ میں قریب قریب یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایک تم صبیغی تعمیر یافتہ لڑکی کو ہرگز مجبور نہ کیا جائے گا۔ تمہارے والدین تمہاری دشمن نہیں بن سکتے۔ اس فضول خیال کو دل سے نکال دو اور مجھ سے وعدہ کرو کہ وہ کچھ بھی حالات ہوں تم اپنی جان دینے کی کوشش نہ کرنا۔ اگرچہ خودکشی ان بزدلوں کا کام ہے جو دنیا میں کسی تکلیف اور مصیبت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میں کبھی یہ سن کر گوارا نہیں کر سکتا کہ میری ذکیہ — ہاں ہاں حضور میری ذکیہ — بزدل ہے۔ تم ایک بہادر لڑکی ہو، اور بہادر کبھی مصیبت سے نہیں ڈرتے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ خدا ہماری مدد کرے گا۔ یہ دنیا خدا کا لگا ہوا بلا ہے، تم اس بلا کی زینت ہو، اور کوئی مانی ایسے پودوں کو انکھڑ کر پھینکنا گوارا نہیں کرتا، اس کے بارے کی زینت ہوں۔
 ہم اسی قدر لنگھ کر پائے تختے کے ذکیہ کے والد اور والدہ ہماری طرف کواتے نظر پڑے اور یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔

اس کے بعد سے میں نے یہ دیکھا کہ ذکیہ کسی قدر آس آس سی رہنے لگی اور اب جب کبھی وہ میرے دکھانے اور مجھے اطمینان دلانے کے لیے ہنستی یا مسکراتی تھی تو بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بیمار اپنی تکلیف دہ سروس سے چھپانے کے لیے ہنسنے لگا ہو۔ اس کا چہرہ منہ سے وقت اب کسی قدر ڈراؤنا و بھیا تک سا ہو جاتا تھا۔ میں اس خیال سے کہ تنہائی میں وہ اور بھی معذور ہو گی اور تعمیر کی طرف متوجہ نہیں ہو گی اب روز اس کو گھر جانے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر مطالعہ کرنے لگا تھا۔

ہم دونوں امتحان میں شریک ہوئے اور دونوں بہت اچھے نمبروں سے کامیاب ہو گئے۔ مجھے خود بھی ڈاکٹر بننے کا ارمان تھا اور آبا جان کو ایک انگریز دوست نے جو خود بھی ڈاکٹر بنے، انھیں یہ مشورہ دیا کہ مجھے ڈاکٹری پڑھنے کے لیے ولایت بھیج دیا جائے۔ اس طویل سفر پر روانہ ہونے سے قبل میں نے ذکیہ سے اس بات کا عہد لیا کہ وہ کسی حال میں بھی خودکشی کا خیال دل میں نہ لائے گی۔ میں نے اسے امید دلانی کے لیے ہرگز ہرگز اپنی بیٹی کی دشمن نہیں بن سکتی اور ایس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

میں انگلستان کو روانہ ہو گیا اور ہر صفت ذکیہ کا قبضت سے بہرہ خط میری تسکین اور تسلی کے لیے پہنچتا رہا۔ ایک دو مرتبہ میں نے اپنے خط میں اس سے یہ دریافت بھی کیا کہ فرید کے متعلق کیا فیصلہ ہوا لیکن اس سوال کا جواب مجھے کبھی نہیں ملا۔ میں نے یہ دیکھ کر کہ ذکیہ کوئی آس پاس کیے مدرسے ہو چکی تھیں اور اب تک اس کے والدین کو فرید کے ساتھ اس کا عہد کر دیے کا خیال نہیں آیا تھا، یہ نتیجہ نکال لیا کہ غالباً وہ نسبت ٹوٹ گئی۔ اس خیال نے میری بہت بندھ رکھی، اور میں انتہائی سرگرمی اور شوق کے ساتھ اپنی تعلیم میں منہمک رہا۔ دوران تعلیم میں ہر وقت ذکیہ کی خیالی تصویر میری آنکھوں کے سامنے رہتی تھی اور اس سے ملنے کے قابل ہو جانے کی تمنا براہ میرے شوق کو ابھار کر مجھے محنت پر مائل رکھتی تھی۔

میری تعلیم کا آخری سال تھا، اور اس خیال نے کہ میں اب چند مہینوں کے بعد ذکیہ سے مل سکوں گا میرے دل میں خوشی اور مسرت کا طوفان برپا کر دیا تھا۔ میں تقریباً ہر وقت مبتلا رہتا تھا۔ اکثر تنہائی میں آپ ہی آپ کو دے اور ناچنے لگتا تھا خوشی کی لہر میں دل سے اچھی باتیں اور تمام بدن میں سبلی کی رو کی طرف رہ رہ جاتی تھیں۔ مجھے خوف پیدا ہو چلا تھا کہ کہیں میں دیوانہ نہ ہو جاؤں ایک مرتبہ میں نے ذکیہ کو بھی لکھ دیا تھا کہ اگر مستوں کو دل میں ہی جوتس رہا تو تم تک پہنچتے پہنچتے میں دیوانہ نہ ہو جاؤں گا۔ میرے اس خط کا جواب بھوالی سو آیا۔ اس میں ذکیہ نے لکھا تھا کہ ہم سب درستی صحت کے لیے اس سال بھوالی آگئے۔ اس نے ایک چھٹا ہوا فقرہ یہ بھی لکھا تھا کہ فرزانگی سے دیوانگی بہتر ہے۔ دیوانوں کو رنج و غم کا احساس باقی نہیں رہتا۔

”کیا ذکیہ کے خیال میں کوئی ایسی بات بھی ہے جو ہندوستان پہنچنے پر مجھے رنج پہنچائے؟ آخر اس نے ایسا کیوں لکھا اگر میں پلانہ ہو کر ہندوستان پہنچوں تو بہتر ہو گا؟ کیا اگر اس کے والدین چاہتے تو اب تک فرید کے ساتھ اس کی شادی کر نہ دیتے؟ اگر اس باغی سال کی مدت میں اس کی شادی نہیں کی گئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فرید کے ساتھ اس کی نسبت توڑ دی گئی ہے؟ مگر..... خدا نہ کرے! خدا نہ کرے! اُف! اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ میں بھی کشا بے وقوف ہوں۔ لیکن..... ہو تو سکتا ہے کہ یہی مطلب ہو۔ بالکل ممکن ہے کہ اس کی شادی..... تو بہ! میرے دل میں آج کیوں بُرے بُرے خیالات آرہے ہیں۔ اگر فرید کے ساتھ شادی ہو جاتی تو ذکیہ کبھی ضرور..... شاید اس لیے نہ لکھا ہو کہ مجھے سخت صدمہ پہنچے گا اور میں تعلیم ختم کر سکوں گا۔ آخر ذکیہ نے میرے بار بار پوچھنے پر بھی کیوں کبھی اپنی شادی کے متعلق کچھ نہ لکھا؟“

یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے خیالات میرے دماغ پر بھانگے اور میری تمام خوشی خاک میں مل گئی۔ میں نے جس طرح بھی ہوسکا اپنی تعلیم ختم کی اور جس سب سے پہلے جب زل سکھا اس میں بیٹھ کر ہندوستان پہنچا، لیکن اس طرح کہ میرا دل غم سے جو ہو چکا تھا اور ضبط کی کوشش کے باوجود آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ مجھے یقین سا ہو گیا تھا کہ ذکیہ کو میری غیر حاضری میں دور رس کے سپرد کر دیا گیا، اور اس نے صرف اس اندیشے سے کہ مجھے رنج پہنچے گا اس ناز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

ذکیہ کا آخری خط جو مجھے ملا تھا وہ بھی بھولی ہی سے بھیجا ہوا تھا۔ اس پینے پینے میں چہ زب سے اترتے ہی بس نے شمالی ہندوستان کا رنج کیا اور بھولی پہنچا۔ ذکیہ کا مکان تلاش کرنے میں مجھے کچھ دقت نہیں ہوئی۔ اس گرد و نواح میں یہ مکان بہت مشہور تھا۔ اپنی آمد کی میں نے ذکیہ کو کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ مجھے ڈرتھا کہ ذکیہ کی شادی فرید کے ساتھ ہو چکی ہے، اور میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اگر ایسا ہو چکا ہے تو میں ذکیہ سے بغیر ملے خاموشی کے ساتھ واپس چلا آؤں گا۔ میں نے خفیہ طور پر اپنی تحقیقات شروع کی تو معلوم ہوا کہ میرا خیال بالکل غلط ہے۔ ذکیہ کی اس دقت تک شادی نہیں ہوئی تھی البتہ اتنا اور معلوم ہوا کہ وہ عرصے سے کچھ بیمار ہے۔

یہ معلوم ہونے کے بعد میرے شکوک بے بنیاد تھے، میری مسترت اور شادمانی کی کوئی انتہاء نہ رہی اور میں فی الحقیقت بہتر ہو ذکیہ کی کوٹھی پر پہنچا۔ یہ ایک تنہا لیکن حد سے زیادہ خوش من اور آرام دہ کوٹھی تھی جو دیوار کے درختوں کے تھمر ہیں پہاڑ کی سطح کو عموماً کر کے تعمیر کی گئی تھی۔ میں برآمدے میں قدم رکھا ہی تھا کہ اندر سے ذکیہ کی والدہ کسی کام کے لیے برآمدے میں آئیں اور مجھے دیکھتے ہی خوشی سے چلا نکلیں۔

”ایس عثمان! تم یہاں کہاں؟ تم ولایت سے کب واپس آئے؟“

میں نے ادب کے ساتھ سلام کر کے ان کے سوالوں کا جواب دیا اور پھر پوچھا کہ ذکیہ کہاں ہے۔ میرے اس سوال کا جواب انھوں نے کسی

قدر کر دیا۔

ذکیہ نہیں ہے۔ آؤ بیٹو۔ اب سب سے ملاقات ہو جائے گی، میں جا کر سب کو خبر کرتی ہوں۔

اتنا کہہ کر وہ بہت تیزی کے ساتھ اندر گئیں۔ اور میں ملاقات کے کمرے میں ایک کون پر بیٹھ گیا۔ میرا دل اس قدر زور سے دھڑکا کہ ہاتھ لگنی مرتبہ مجھے ایسا غصہ ہوا کہ وہ میرے سینے سے نکلا جا رہا ہے۔ میں آہستہ پر کان لگائے بیٹھا تھا کہ میرے آئے کی خبر سنتے ہی ذکیہ بے تاب ہو کر دروازے کی طرف آئی۔ لیکن میری مایوسی اور سیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ ذکیہ کے والدہ تھکتے ہوئے میرے اساتذہ بال کو آئے لیکن ذکیہ ان کے ساتھ نہیں تھی۔ میرا ہاتھ ٹھنکا اور ان سے ملنے کے بعد میں نے کسی قدر گھبرا کر ذکیہ کے متعلق پوچھا۔

”ذکیہ کیا گھر میں نہیں ہیں؟“

ذکیہ کو والدہ ذکیہ! ہاں وہ بے تو گھر ہی میں لیکن۔

”لیکن کیا؟“ میں نے انتہائی اضطراب میں ان سے پوچھا۔

”وہ ایک عرصے سے بیمار ہے اور اس سے ملنے کے لیے تھیں خود اس کے پاس چلنا پڑے گا۔“

”بیمار!“ میں سخت حیرانی کے ساتھ کہا ”کیا بیمار ہے؟ خود میں تو ذکیہ نے اپنی بیماری کا کوئی ذکر کیا نہیں تھا۔“

والد : شاید اس نے اسی وجہ سے نہیں نکلتا ہو گا کہ تم پریشان ہو جاؤ گے۔

میں : تو آخر بیماری کیا ہے؟

والد : آنکھوں میں آنسو بھر کر اسے دق ہو گئی ہے۔

اتنا کہہ کر وہ کسی طرح غصہ نہ کر سکے اور بے اختیار مجھ سے لپٹ کر۔ دے لگے۔ میرے بھی آنسو نکل آئے اور میں نے ان سے بڑی محنت کے ساتھ کہا کہ میں ذکیہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

”ہاں تم تو خود ڈاکٹر ہو“ کہہ کر وہ آگے آگے ہوئے اور میں ایک عاجز بے اختیاری سے ان کے پیچھے چل پڑا۔

کوٹھی کے شمالی برآمدے میں ایک چنگ پڑس اور شباب کا وہ جسم دراز تھا جس کے دیکھنے کی توجہ دلائی تھی۔ کشاں کشاں لائی تھی۔ ذکیہ پر نگاہ پڑتے ہی میرے دل پر ایک دھچکا لگا۔ وہی ذکیہ کہ جس کے زخاں اپنی تازگی اور گنتی میں غلاب کے پھولوں کو شربت تھے۔ اب ایک بیکہ مرنے لگی اور کھال کا ایک ڈھانچہ رہ گئے تھے۔ مرنے ان پر اب بھی تھی لیکن صحت اور جوانی کی سرخی نہیں مل رہی تھی۔ اور جان لیوا مسمومیت جو دق کے بخار کی ایک مخصوص علامت ہو۔

”ذکیہ!“ اتنا میرے منہ سے نکلا اور پھر میری آواز بگم گئی۔ معلوم ہوتا تھا کہ مطلق میں کوئی چیز پھنس گئی ہے۔

میں نے دیکھا کہ دو موٹے موٹے آنسو اس کی سین آنکھوں سے نکل کر زخاں دہا پر بہنے لگے۔

”تم آگئے؟“ اس نے بڑی مشکل سے آنسوؤں کو ضبط کر کے کم زور آواز سے کہا۔

”ہاں میں آگیا ہوں، اور عدسے چاہا تو اب تم بہت جلدی آجھی ہو جاؤ گی؟ میں نے زیر دستی مسکرا کر کہا۔

جواب میں وہ بھی مسکرائی لیکن آواز دھڑکنے لگی اور کہہ کر وہ تھی کہ خدا کی پناہ! مجھ سے دیکھا نہ گیا اور میں نے منہ پھیر لیا۔

”میں اب ابھی ہوں۔ میرے دل و پیر مل گیا ہے۔ بہادر لڑکیاں تو دکھائی نہیں کرتیں۔ میں نے بھی خود کئی نہیں کی۔ تم بہادر خیاں! مجھ ثابت ہوا

کہ میں بہادر ہوں۔ میں بس تمہاری انتظار کر رہی تھی۔ نہ اسے میری آرزو پوری کر دی اور تم بالکل ٹھیک وقت پر آ گئے۔ دیکھو بہادر! لڑکے بھی خود کشتی نہیں کرتے، اور میں جانتی ہوں کہ تم بہادر ہو۔“

اتنا کہنے سے اسے یکایک ہڑے زور سے کھانسی آئی اور تقریباً دامنٹ اسی شدت کے ساتھ اٹھتی رہی۔ بالآخر اس نے ٹھیکیاں بھر بھر کر منہ سے

فون ڈالنا شروع کیا اور اس سے پیچھے کعب ڈاکٹر صاحب دو انیس اور پچھارے کر آئے وہ ہمیشہ کے لیے.....

عثمان کی حالت اتنا بیان کرنے کے بعد بہت ہی غیر ہو گئی۔ ہم میں سے بھی ہر شخص تصویر غم ہو کر رہ گیا۔ اس جلدی سے دسکی کا ایک جاہل قلم

میں اٹھایا اور لکھنے لگا :-

”میں بھی ثابت کر کے رہوں گا کہ میں بہادر ہوں۔ بہادر لڑکے خود کشتی نہیں کیا کرتے۔“

ایک لمحے کے اضطراب کے بعد ڈاکٹر عثمان پھر وہی ہنس کھڑا اور کھلے اعتمان بن گیا۔

”میں نے حکم میں چار ہفتے بولے ہیں۔ کیا آپ کچھ بڑھیں گے؟“ سیٹھ فریدون جی سے مخاطب ہو کر، ”سیٹھ صاحب ہارنے میں ایک ایسا

نطفہ ہو کہ جو جیتے میں کسی نہیں مل سکتا۔ بھڑے کی طرح دکھنے والے دل پر جب ہارنے کی چوٹ لگتی ہے تو کچھ ایسا مزہ آتا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔

دسکی کا ایک اور گلاس عثمان کے پیٹ میں پہنچ گیا۔

اپنے ٹریڈ مارکوں کی حفاظت کیجیے

نئے قانون کے مطابق پڑاسے ٹریڈ مارک بھی دوبارہ ڈپازٹ ہونے ارشد

فروری ہیں۔ ٹریڈ مارک ڈپازٹ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ مرکزی حکومت

ایک نوٹس شائع کر چکی ہے۔ جو اصحاب ٹریڈ مارک ڈپازٹ کر دیں گے، ان کے حق میں بہت مفید رہے گا۔ دوست دشمن لگے ہوئے ہیں۔ ہر کردار پر نہ

کیجیے۔ قواعد اسی منٹ مفت منگائے۔ مسٹر ایس۔ اے خاں۔ ماہر ٹریڈ مارک، بلی ماران۔ دھلی



نسل انسانی کے دشمن شیر، سانپ - جراثیم سیل اور دق

شیر اور سانپ تو گولی اور لاشی سے مارا جاسکتا ہے، مگر ان نئے نئے خود بخود بننے والے جراثیم کا بھڑکا اور سقراط کے زمانے سے کوئی خاص علاج نہیں تھا۔

لعاب اور وہن میں جراثیم ہوتے ہیں۔

گندے بوتلوں، گندے گلاسوں اور چائے کی پیالیوں سے یہ مرض روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ چونکہ پھیپھڑوں کو است اور دن کسی وقت بھی سکون میں نہ رہتا ہے، یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت پھولتے رہتے ہیں۔ اس لیے ان کے نقص اور زخم وغیرہ دور کرنا ناممکن تو نہیں مگر از حد دشوار ضرور تھا۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے دس سال تک سرگرم تحقیقات جاری رکھی اور قرص سحر اور مارا لہیات دو اکیسویں دنیا کے سامنے پیش کر دیں، جن سے پھیپھڑوں کے جراثیم ہلاک ہو کر ان میں روز بروز طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ہلکی حرارت، کھانسی، سانس پھولنا، وزن کا بلاوجہ کم ہونا، دق کے خطرے کی علامات ہیں۔

ہرگز ہرگز غفلت نہ کیجیے، ان کو فوراً قرص سحر اور مارا لہیات سے روک دیجیے۔ اگر غلطی سے مرض بڑھ گیا تو بھی انشاء اللہ یہ دونوں دواؤں فرشتہ رحمت ثابت ہوں گی اور آپ کے پھیپھڑوں میں زیادہ طاقت بھر دیں گے۔

پچھترہویں صدی ایسے صحاب جن کے انتظار میں موت ہر وقت کندھے کے برابر لگی کھڑی تھی، خدا تعالیٰ فضل سے بالکل تن درست ہو گئے۔

مریض خوش ہو جائیں، ماں، باپ، بچے، عورتیں، رشتے دار اور دوست بھی خوشیاں منائیں، زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں مکمل شفا ہو جاتی ہے۔

قیمت قرص سحر فی عدد دو آنے۔ مارا لہیات جو بارہ روز کے لیے کافی ہے، فی بوتل دو روپے دھار، ابھی منگائیے۔ ترکیب استعمال بہت آسان ہے صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے مارا لہیات تو لے پی لیجیے اور ترش و نفیل چینیوں سے پرہیز کیجیے۔ فوکلہات میں انا، اگور، سنگتہ و ہتھمال کیجیے۔

غذا نرم اور زود ہضم کھائیں لاش جو ساگوانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



ٹیکے کے ذریعے سے نمونیا سے حفاظت آئندہ تین سال کے اندر یہ ممکن ہو سکے گا کہ ایسے تمام لوگوں کی نمونیا کے مرض سے ایک مخصوص نیکہ مکروہانات کر دی جائے کہ جن میں نمونیا کا مرض قبول کرنے کی استعداد موجود تھی۔ اگر ریاست ہائے متحدہ امریکا کے محکمہ حفظان صحت کی تعاون سمجھتا ہے تو کوکس ہو جائیں تو آئندہ چھپک کی طرح نمونیا کا بھی ٹیکا لگایا جاسکے گا۔

یہ تجویز درمیں ڈاکٹر لایڈی، فیلڈس کی پیش کردہ ہے، پونھوں نے نمونیا کے ٹیکے کے متعلق رپورٹ کرنے کے ضمن میں پیش کی تھی اس ٹیکے کے متعلق ابتدائی آزمائشیں جاری ہیں۔

ڈاکٹر فیلڈس نے یہ بتائے ہوئے ہیں کہ بقیہ ٹیکا لگنے کے مریضوں پر تجربہ کر کے معلوم کیا ہے کہ ٹیکا کم از کم ہمارے جانے والے شخصوں کی تعداد میں پچاس فی صدی کی کمی کر دیتا ہے۔ شہر اموات بھی کم سے کم اتنی ضرورت گھٹ جاتی ہے کہ جتنی نمونیا کے سبب کم کے انجیکشنوں کی مدد سے گھٹانی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس ٹیکے سے یہ فائدہ ہے کہ آدمیوں کی ایک بڑی جماعت کے ٹیکا لگا کر یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ان میں سے کون کون سے نمونیا میں مبتلا ہو جانے کی مخصوص استعداد رکھتے ہیں۔ بہ کثرت آدمیوں میں ٹیکے کا کوئی رد عمل ظاہر نہیں ہوا، لیکن معدودے چند میں گویا کہ کل تعداد کے دسویں حصے میں ٹیکے کی پہلی ہی خوراک میں رد عمل کی علامات ظاہر ہو گئیں۔

ڈاکٹر فیلڈس کی تجویز یہ ہے کہ پہلے بہت سے آدمیوں کے ٹیکا لگا کر رد عمل کی علامات دیکھی جائیں جو جلد پناہر ہوتی ہیں۔ اور پھر مسلسل تین سال تک ان لوگوں کو زیر نگرانی رکھا جائے۔ ان بچوں کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک جماعت تو ایسی ہو کہ جس کی جلد پر ٹیکے کے بعد رد عمل کی علامات کا ظہور ہو چکا ہو، اور دوسری وہ جماعت ہو کہ جس میں رد عمل کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی ہو۔ اگر اس تین برس کے عرصے میں یہ دیکھنے میں آئے کہ جن لوگوں میں ٹیکے کا رد عمل ظاہر ہوا تھا ان میں سے زیادہ آدمی نمونیا میں مبتلا ہوئے۔ بہ نسبت اس جماعت کے کہ جس میں رد عمل ظاہر نہیں ہوا تھا، تو یہ بات کا ثبوت ہو گا کہ ٹیکے کا رد عمل دیکھ کر کسی جماعت میں سے ایسے آدمیوں کو چھن لینا ممکن ہے کہ جن میں نمونیا کے قبول کرنے کی استعداد موجود ہے۔

اس طریقے پر لوگوں کی آزمائش کرنے کے بعد اس کی ضرورت باقی نہیں رہے گی کہ چھپک کے ٹیکے کی طرح سے ہر فرد کے ٹیکے لگائے جائیں بلکہ صرف ان ہی چند لوگوں کو محفوظ کر دیا جائے گا کہ جن کو آزمائشی ٹیکا یہ ثابت کر دے کہ وہ نمونیا کا مرض قبول کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔

معدے کے زخم علم الحیات کے متعلق تجربات کرنے والی امریکی سوسائٹی کے جلسے میں جو رپورٹ پڑھی گئی ہے۔ اس میں ایسے مریضوں کے لیے جو زخم معدہ کے مرض میں مبتلا ہوں، بہت کچھ سائنس دانوں نے اس وقت کے زخم کے مریضوں کے لیے اب ایک ہارمون نکال آیا ہے جس کا نام "یورڈ گیسٹرون" ہے۔ یہ ہارمون گردوں سے ترشح ہونے والی رطوبت سے نکالا گیا ہے۔ ابتدا میں دس تن درست شخصوں پر تجربہ کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اس ہارمون کا معدے پر یہ اثر ہوتا ہے کہ تیراب کی پیداوار بند ہو جاتی ہے۔ موجودہ صورت میں زخم معدے کے مریضوں کو ہر مرتبہ غذا کے بعد کچھ نہ کچھ کھار دوانیں۔ اس مرض سے استعمال کرنی پڑتی ہے کہ وہ معدے کی تیزانی رطوبت کو بے اثر کر دیں تاکہ تیزاب زخموں میں حسرتاں پہنچا کر ان سے خون نہ جاری کر دیے۔

یہ نیا ہارمون زیر جلد داخل کیا جاتا ہے گا۔ ابھی تک ان انجیکشنوں میں یہ نقص موجود ہے کہ بس جگہ ذہ لگائے جاتے ہیں وہاں کی جلد کو متاثر اور متورم کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ایوی کو آمیدو کامل ہے کہ آئندہ زیادہ صاف کرنے پر اس ہارمون کا نقص بھی دور ہو جائے گا اور بلا تکلف

معدے کے زخموں کے علاج میں استعمال کیا جاسکے گا۔ اس بارہوں کے علاج کا یہ اثر ہو گا کہ معدے کی تیز رفتاری رطوبت کو روکے گا اور اس طرح زخموں کو موقع ملے گا کہ وہ آسانی سے مندمل ہو جائیں۔ اس مرض کے پھر عود کرنے کے متعلق ڈاکٹر ایوی نے کہا کہ مریضوں کو زندگی کا ایک نیا فلسفہ سیکھنا پڑے گا جس سے وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ اپنی مصیبتوں کو صبر کے ساتھ برداشت کر دیا کریں۔

موسیقی کا دماغی اور جسمانی نشوونما پر اثر اگر دنیا میں کوئی ایسا محرک موجود ہے جو ہمارے جسم سے باہر بننے کے باوجود ہمارے جذبات میں تحریک پیدا کر کے زندگی، عمل اور حصولِ مسرت کی ترقی اور استعداد پیدا کر دیا کرتا ہے تو وہ یقیناً موسیقی ہے جس کا تجربہ ہر اس شخص کو ہو چکا ہے جو سماعت سے عاری نہیں ہے۔

ممکن ہے کہ عوام کا پورا مجمع جو کسی محفلِ سدا میں موجود ہے اس بات کو محسوس نہ کر سکے۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ موسیقی مذہبی محبت کے انہار اور روحانی محبت کے دل نشین کر کے ایک ذریعہ، بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ روحانی تعلق کا ایک بڑی مددگار نعم البدل ہے۔ وہ حد سے بڑھی ہوئی مسرت جو ہم موسیقی کی بدولت حاصل کرتے ہیں، قریب قریب اسی درجے پر پہنچ جاتی ہے کہ جو انتہائی لذت یا غلط فہمی اور ہمارے تمام حواس کو محبت اور عشق کے ذریعے سے مائل ہوتا ہے۔

اگر موسیقی کو صحیح طریقے پر کام میں لایا جائے تو اس سے تن درستی کی ترقی اور کام کرنے کی استعداد کی زیادتی جسم میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اس سے ایک سچے رفیقِ تنہائی کا کام لیا جاسکتا ہے اور اس کی مدد سے اخلاق کو مضبوط اور دل کو بلند فیاضی کا منبع بنایا جاسکتا ہے۔

دودھ کے متعلق گیارہ باتیں (۱) دودھ قدرت کی بخشی ہوئی ایک ایسی غذا ہے کہ جس سے بچے اور بڑے، بیمار اور تن درست، غنی اور نیک سب یکساں طور پر غذا اور پرورش حاصل کر سکتے ہیں۔

(۲) جو زمانہ انسان کے تیزی کے ساتھ قد اور جسم میں ترقی کرنے کا ہوتا ہے۔ اس میں ضروری ہے کہ اسے ایک اچھی کافی معتد دار دودھ کی روزانہ ملے۔

(۳) دودھ کا متقابلہ اس خاص صفت میں کوئی اور غذا نہیں کر سکتی کہ وہ انسانی جسم کو کیلیمیم مہیا کرتا ہے جس کی ضرورت دانت اور ہڈیاں بنانے کے لیے بدن کو ہوتی ہے۔

(۴) دودھ کے اندر جو لحمی اجزا ہوتے ہیں وہ ہمارے جسم کی نشوونما کے لیے غیر معمولی طور پر کارآمد ہوتے ہیں، اور مدتِ عمر ہمارے جسم کی باتوں کو صحیح اور درست رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

(۵) دودھ اس معاملے میں بھی تمام غذاؤں میں بے نظیر ہے کہ اس کے اندر اس وقت تک کے معلوم شدہ تمام حیاتیات کم یا زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ دودھ سے حاصل کی ہوئی چکنائی انسانی غذا میں حیاتیات "الف" شامل کرنے کا مخصوص ترین ذریعہ ہے، اور اسی طے سرح ممکن نکلا ہوا دودھ حیاتیات "ش" کا۔

(۶) سب سے سستی قسم کی انسانی غذا میں دودھ کو بہت نمایاں درجہ حاصل ہے۔ کیوں کہ تنہا اس کے ذریعے سے جسم کو نہایت اعلیٰ قسم کے لحمی اور شحمی اجزا، کیلیمیم اور حیاتیات "الف" اور حیاتیات "ش" کی بہت کافی مقدار نہایت سستی قیمت پر مہیا ہو جاتی ہے۔

(۷) خشک کیا ہوا یا بھرے ہوئے گلازہا کیا ہوا اور نیم سیال بنا ہوا دودھ تازہ دودھ کے بدلے کثرتِ استعمال میں آتا ہے اور پورے طور پر نفع بخش ثابت ہوا ہے۔ ممکن نکلا ہوا دودھ خواہ سیال صورت میں ہو یا خشک کر لیا جائے، ایک بہت ہی اہم جزوِ غذا ہے۔

(۸) بچوں کی مصنوعی غذا اب بالکل اندیشہ ناک نہیں رہی ہے جب سے کہ مصنفے اور مطہر دودھ خشک یا سیال صورت میں ٹین کے ڈبوں میں بند کیا ہوا بازار میں آئے لگا ہے۔ اگر کم حرارت پہنچا ہوا اور زیادہ حیاتیات ملتا ہو دودھ عام طور پر بننے لگا تو بچوں کی غذا کا سوال اور بھی آسان ہو جائے گا۔

(۹) یہ فرض دودھ استعمال کرنے والے کا ہو کہ وہ جانتا ہو کہ مصنفے اور مطہر دودھ سے کیا مراد ہے تاکہ وہ اسے ہر جگہ حاصل کر سکے اور اسے سرد اور

صاف جگہ میں ڈھکا ہوا رکھے۔ اس وقت سے لے کر جب کہ اس نے خرید لیا ہے اس وقت تک جب کہ اسے استعمال کیا جائے۔

(۱۰) ایک اچھا "ریفریجریٹر" غذاؤں کو سرد رکھنے کی امدادی، جس سے دودھ کے خانے میں یکساں ہلکی سردی قائم رہے، دودھ کو محفوظ رکھنے کے لیے بہترین چیز ہے۔

(۱۱) آپ کو یاد رہنا چاہیے کہ اشیائے خوراک میں سے دودھ اوزاں ترین غذاؤں میں سے ہے۔ اگر اپنی خوراک کے اخراجات کے باعث آپ پریشانی میں مبتلا ہوں تو آپ جتنی قیمت میں سوسائڈ دودھ خریدیں گے اتنی قیمت میں کوئی دوسری ایسی چیز نہیں خرید سکتے جو آپ کے جسم کو اسی قدر غذا بہم پہنچائے۔

بچوں کا وزن اکثر لوگوں کو یہ مسئلہ پریشان کیا کرتا ہے کہ آیا ان کا بچہ اپنے وزن میں کافی ترقی کر رہا ہے یا نہیں۔ ان کی آگاہی کے لیے ذیل کے نقشے میں ایک ایسے بچے کا وزن مختلف عمروں میں بتا دیا گیا ہے کہ جو بوقت پیدائش ساڑھے سات پونڈ کا ہو۔

بوقت پیدائش	۶ ماہ پونڈ	عمر چھ ماہ	۵ پونڈ
عمر دو ہفتے	۴ پونڈ ۱۴ اونس	عمر نو ماہ	۱۸ پونڈ
عمر تین ماہ	۱۲ پونڈ	عمر ایک سال	۲۲ پونڈ

گوشت کیا بہترین غذا ہے؟ یہ دعوے جو تجارتی مقاصد کی بنا پر کیا جاتا ہے کہ گوشت تمام دوسری اشیاء خوراک سے بہتر ہو یا یہ کہ گوشت تن درستی اور جسم کے صحیح نشوونما اور ترقی کے لیے ضروری ہے نہ تو اوقات سے ثابت ہوتا ہے اور نہ علمی دنیا سے تسلیم کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں گوشت میں یہ خوبی ہے کہ وہ آسانی مضم اور جزو بدن ہو جاتا ہے وہیں یہ چیز بھی ہے کہ وہ اعلیٰ نہیں بلکہ ادنیٰ قسم کی غذاؤں میں شمار ہوتا ہے۔ اور اگر کھایا جائے تو بس کبھی کبھی سخت ضرورت کے وقت کھایا جائے۔

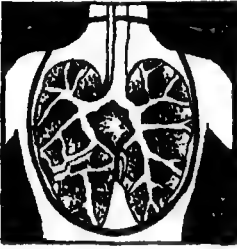
مشرق کے لوگ ہزار ہا سال سے ایسی ہی غذاؤں پر کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں کہ جن میں گوشت شامل نہیں ہے۔ دنیا میں اگرچہ چین اور ہندوستان قدیم ترین ملکوں میں سے ہیں لیکن ان کی قومی استعداد کار اعلیٰ جاہا باقی ہے۔ حال آں کہ موبودہ تہذیب کے ان وسائل سے بھی انھیں قطعاً واسطہ نہیں ہے جو درستی صحت اور بیماریوں سے تحفظ کے لیے مہذب دنیا میں رائج ہیں، اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ تقریباً ہر قسم کے گوشت سے استسرا کر رکھے ہیں۔

سرطان پرنی روشنی کافی عرصے سے امریکا کی ہلیتھ سروس کے نمائندے سرطان کے اسباب اور علاج پر غور کر رہے ہیں۔ حال ہی میں نیشنل کینسر انسٹی ٹیوٹ کے نام سے ایک انجمن بھی وہاں قائم ہوئی ہے۔ سرطان کی تحقیقات زیادہ تر معلومات خصوصاً چوتھا پر کی گئی ہے۔ اس تحقیقات میں یہ باتیں تھمیا۔ (۱) سرطان کا رجحان بہت بڑی حد تک وراثت سے آتا ہے۔ (۲) بچپن میں غلاب معمول جلد بازی ماؤں میں سرطان کا میلان پیدا کر دیتی ہے۔ (۳) جن ماؤں میں سرطان کا رجحان پایا جائے، ان کے بچوں کو اگر ایسی اماؤں سے دودھ پلایا جائے جن میں سرطان سے مقابلہ کرنے کی پوری صلاحیت پائی جاتی ہو تو ایسے بچوں میں سرطان کا موروثی میلان خود بخود گھٹنے لگتا ہے۔ (۴) بالکل اس کے برعکاس ایسے بچے جو سرطانی کیفیت کو روکنے کی صلاحیت رکھنے والی اماؤں سے پیدا ہوں اور انھیں ایسی اماؤں کا دودھ پلایا جائے جن میں سرطانی کیفیت موجود ہو تو ان بچوں میں سرطان پیدا ہو جائے گا۔ (۵) چوتھا یہ کہ ان دونوں قسموں کے بچوں میں ذرا یہ تبدیلی دیکھی گئی کہ جوں جوں انھیں ان متعلقہ رضاعی اماؤں سے ملجودہ کر دیا گیا تو ان میں سرطانی کیفیت کو روکنے کی قوت بڑھ گئی۔ (۶) جنسی ہرمون اور ایسٹروجن کے انجکشنوں سے بھی سرطان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر وہ پہلے سے ہوتی ہے تو بڑھ جاتی ہے۔ (۷) ایسی چوبینا لی گئی جس میں مرض سرطان کافی طور پر پایا جاتا تھا اور اس کے جسم سے ایسے ریشے حاصل کیے گئے جو بالکل تن درست تھے اور انھیں ایک ایسی چوبینا میں پوسٹ کیا گیا جس میں سرطان روکنے کی قوت موجود تھی۔ اس تجربے کا یہ نتیجہ دیکھنے میں آیا کہ آخر اگر کہیں سرطانی کیفیت زیادہ نمایاں ہو گئی۔

کھانسی دھڑک



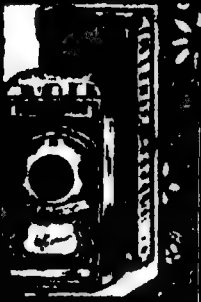
معمولی دواؤں سے پھیپھڑوں کو کچھ سکون تو ضرور ہو جاتا ہے لیکن سعالین ان کو اندر سے صاف کر کے حقیقی سکون اور آرام پہنچاتی ہے +



کوئی گھرا یا نہیں ہو جس میں کوئی نہ کوئی کھانسی میں مبتلا نہ ہوا دیکھو یہ مرض ہرگز ایسا نہیں ہو کہ اس کی طرف معقول توجہ نہ کی جائے۔ کیونکہ معمولی کھانسی مناسب تدارک اور علاج نہ کرنے سے بڑھ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ کی ایک شیشی بطور حفظ مانتقدم گھر میں رکھی جائے تاکہ ضرورت کے وقت فوراً استعمال کر لی جائے۔ معمولی کھانسی کو اس کے چند قرص ہی کافی ہیں۔ اس دوا کا اثر خصوصیت کے ساتھ ہوائی نالیوں پر ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے انکا تشنج دور ہو جاتا، اس طرح نہ صرف پرانی سے پرانی کھانسی دور ہو جاتی ہے، بلکہ دمہ تک دور ہو جاتا، سینہ بلم سے بالکل صفا ہو جاتا، قیمت ایک شیشی صرف ۸/-

ملنے کا پتہ :- ہمدرد دوا خانہ دہلی

عورتوں کی جریان



ہمدرد دوا خانے کی طبیہ صاحبہ نے اپنی ایک تازہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ ان کے نام عورتوں کے جتنے خط آئے ان میں بچا پوے فی صدی ایسی عورتوں کے تھے جن کو سیلان الرحم کی شکایت تھی، اور تقریباً ستر فی صدی ایسی عورتیں تھیں جنہوں نے اپنے اس مرض کا ذکر اپنے کسی عزیز سے نہیں کیا تھا۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ طبیہ نے سیلان الرحم کے لیے ہمیشہ مستورین کو استعمال کرایا۔ اور نوے فی صدی کام یابی ہوئی ہے۔

”مستورین“ یہاں سفید رطوبت بند کرنے کے لیے اکسیر و ہاں رحم کی دوسرے خرابیاں مثلاً ایام کی بقیاعدگی، رحم کا ورم اور رحم کی کم زوری اس سو یقیناً دور ہو جاتی ہیں۔

طبیہ شعبہ زنانہ - ہمدرد دوا خانہ - دہلی

ہمدرد دوا خانہ دہلی سے ایک شیشی طلب فرمائیے یا مریضہ کے حالات لکھ کر مندرجہ پتے پر ڈال دیجیے +



پھٹکری سازی

کسی زمانے میں پھٹکری سازی کی صنعت ہندوستان میں اپنے پورے شباب پر تھی۔ اور ایٹ انڈیا کمپنی کے عہد اقتدار تک یہاں پھٹکری بن کر دوسرے ممالک میں کثیر مقدار میں جاتی تھی، لیکن اب ارزاں پھٹکری کی درآمد نے اس قدیم صنعت کو بہت کچھ برا کر دیا ہے۔ جن مقامات پر اب بھی پھٹکری بنائی جاتی ہے وہاں صنعت کے غیر منظم ہونے کی وجہ سے غیر ملکی پھٹکری کا مقابلہ آسان نہیں ہے۔ لیکن اگر ہندوستانی سرمایہ دار اس جانب متوجہ نہ ہوں اور تقصیروں اور چھوٹے شہروں میں اس کے بنانے والوں کے لیے سرمایہ اور تیار شدہ مل کو صحیح طریقوں پر فروخت کرنے کا انتظام کیا جائے تو اسے کافیچہ اندیشی کے طور پر فروغ دینے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اور یہی صنعت بہت سے فائدہ کش ہندوستانیوں کے لیے ذریعہ معاش بن سکتی ہے۔

پھٹکری کی صنعت کے ہندوستان میں مختلف مراکز رہے ہیں۔ لیکن اب مرہٹہ کالا باغ (پنجاب) ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں تجارتی اصولوں پر زیادہ مقدار میں پھٹکری تیار کی جاتی ہے، اور اس کی صنعت منفعت بخش ثابت بھی ہوتی ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ کالا باغ کے قریب جو سالٹ رینج ہے وہاں پھٹکری کو عام ریزے جن میں گندک کی مقدار کافی ہوتی ہے زیادہ پائے جاتے ہیں اور ان ریزوں ہی کو بھون کر پھٹکری تیار کی جاتی ہے۔

پھٹکری پوٹاشیم اور ایونیم کا ڈبل سلفیٹ ہے۔ اس کی تیاری کے لیے اہم ترین خام اشیا یہ ہیں: پھٹکری کی مٹی، پھٹکری کے ریزے یا بھوس، پھٹکری کا پتھر، پکینی مٹی، کرویلٹ، باکسائٹ اور چائنا کلے وغیرہ۔ پھٹکری سازی کے سلسلے میں پہلا کام یہ ہے کہ خام اشیا کو توڑ کر ان کے چھوٹے چھوٹے ڈھیلے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد انھیں مٹی میں جوڑنا ہوتا ہے۔ ٹھنڈے ہوئے آدے کو باریک سفوف کی صورت میں منتقل کر کے چھانچا جاتا ہے اور پھر ایسے آہنی بوٹوں میں ڈالتے ہیں جس کے اندر مالش پڑے ہوئے ہوتا ہے۔ اور پتھر کے یکساں برتن میں تیزاب گندک یا پوٹاشیم سلفیٹ مناسب مقدار میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد کچھ کوئی گھنٹے تک اگل کر رکھتے ہیں اور موسم کے لحاظ سے چند بجتے یا چند جینے تک علیحدہ رکھ دیتے ہیں۔

پھٹکری کے پتھر سے پھٹکری بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ہلکی آبیج پر تقریباً چھ گھنٹے تک تپاتے ہیں جس وقت ٹکڑوں سے تیزاب کے بخارات نکلنے لگیں اس وقت انھیں اگل پر سے اتار دیا جاتا ہے۔ اس طرح سنگ ریزوں کا وزن تقریباً ۳۳ فی صدی کم ہو جاتا ہے۔ اور بنیادی سلفیٹ سے پھٹکری اور ناقابل حل ایونیم کے اجزاء علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ ٹھنڈے ہوئے سنگ ریزوں کو بعض اوقات کسی پینے تک ہوا میں رکھا جاتا ہے اور انھیں تین تین چار گھنٹوں کے بعد نکال کر رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ان سے پھٹکری کے قلم جن رنگ سرخی، لال، ہوتا ہے علیحدہ کیے جاتے ہیں۔

پکینی مٹی سے جو پھٹکری بنائی جاتی ہے اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کیلیم اور کاربونیٹ سے حتی الامکان صاف ہو۔ پکینی مٹی کو ہوا کے رخ پر کھلے ہلکی اگل پر گرم کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تیزابوں سے آسانی کے ساتھ حل ہو سکے۔ اس طرح گرم کرنے سے پکینی مٹی میں جذب کرنے کی وقت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ تیزاب گندک کو آسانی کے ساتھ جذب کر سکتی ہے۔ اس کے بعد اسے پیسے کے برتن میں تیزاب گندک میں ڈالتے ہیں۔ جب آدہ گاڑھا ہو جائے تو اسے آہنی کڑھاؤ میں بھر دیتے ہیں۔ ڈال دیتے ہیں اور پوٹاشیم یا ایونیم سلفیٹ کی مناسب مقدار کے ساتھ ڈالتے ہیں۔ اس گرم سیال کو پیسے کے کسی برتن میں منتقل کیا جاتا ہے اور کٹ گیر سے خوب چلاتے ہیں۔ پھٹکری تقویٰ کی صورت میں علیحدہ ہو جائے۔ کرویلٹ سے پھٹکری بنانے کا طریقہ بھی تقریباً اسی طرح ہے۔ کرویلٹ کو کیلیم کاربونیٹ کے ساتھ اس تناسب سے گرم کرتے ہیں کہ کرویلٹ کا ایک مولکول ہوتا ہے اور کیلیم کاربونیٹ کے تین مولکول۔ اس طرح چیلنے سے قابل حل سوڈیم ایونیم ناقابل حل کیلیم کورائڈ سے آسانی سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ پھٹکری بنانے کے سوڈیم ایونیم میں کاربونک ایسڈ گیس داخل کی جاتی ہے۔ سوڈم کاربونیٹ سے ۲۳ پونڈ پوٹاشیا دست یاب ہوتا ہے اور اس سے پھٹکری بنانے کے لیے ڈسے پونڈ تیزاب گندک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح تمام مرکبات ملا کر ایک سو پونڈ کرویلٹ کو فروغ سے تین سو پونڈ کے قریب پھٹکری بنتی ہے اور اس کے علاوہ ۵ پونڈ کلسائیڈ سوڈا یا ۲۰ پونڈ کرسٹلائزڈ سوڈیم کاربونیٹ یا پوٹاشیا پونڈ کا سنگ سوڈا یا ۵۱۹ پونڈ سوڈیم بانی کاربونیٹ بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اہلقتی ہوئی جوانی کا جذبہ پر کیف ہیجان مجموع شباب آور (رجسٹرڈ)



نادونایاب شاہنشاہ، محرکہ الآرا، مترجم، علمی علاج، گوہر نایاب، کم زوروں کا سہارا، طاقت کا
بیمہ شدہ زور کو نہ لفظ باقی ہو جو ناموری کے مایوس مریضوں نے مجموع شباب آور کی
تصریف میں اتہمال نہیں کیا۔ کثرت جماع۔ افسوس ناک غلط کاریوں۔ جنسی اور زہد
دماغی محنت سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

ہزاروں عقل مند صحاب جو روپے کو روپیہ سمجھتے ہیں اور بسے برباد کرنا نہیں چاہتے، جو وقت کو قیمتی سمجھتے ہیں اور جلد
اچھا ہونا چاہتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پچھیدہ علاج ہو جو بازاری دوا خانوں اور ایسے دوا خانوں سے جہاں اچھا مال تیار
کرنے کی نسبت روپیہ حاصل کرنے پر زیادہ توجہ کی جاتی ہے، پرہیز کرتے ہیں، ہمدرد کی مشہور عالم مجموع شباب آور استعمال فرماتے ہیں۔
مجموع شباب آور سے پر کیف ہیجان اور جوانی کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ ابل پڑتا ہے۔

اس کی ایک ایک رتی موتیوں سے توڑنے کے قابل ہے۔ اگر خاص خاص حاصل مراد اور دوسرے لائق، قوت باہ کو
چوبالا کرنے والی، بٹے بٹے شدہ زوروں کو مات کرنے والی، برقی قوت پیدا کرنے والی جادو اثر دوا کی ضرورت ہو تو مجموع شباب آور
اسی منٹ منگائیے۔ قیمت ۵ توڑے کی شیشی
پانچ روپیے (دس توڑے کی شیشی ۱۰)

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

KHAMERA NUZZI
JAWAHARWALA



نزلہ معمولی مرض نہیں ہے خمیرہ نزلہ جواہر والا

طاقت درد دماغ کا مالک، دولت صحت اور عزت کا بھی مالک ہوتا ہے۔ طاقت درد دماغ کے سامنے
فولاد موم۔ اور دشمن زیر ہو جاتے ہیں۔ نزلہ قبل از وقت بال سفید کر دیتا ہے، دانٹوں، آنکھوں اور دماغ
کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ دق و دل بھی نزلے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

خمیرہ نزلہ جواہر والا کے دو خواص ہیں :-

نزلہ کا قلع قمع کرنا اور ساتھ ساتھ دماغ کو طاقت پہنچانے، یا کیسا ہی پرانے سے پرانا نزلہ ہو، خمیرہ
نزلہ جواہر والا کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا، ضعف اعصاب کو بھی حد درجہ مفید ہے۔

طلباء، مصنفین، ایڈیٹران، تجار، رنج صاحبان، وکلا اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مقوتی
دماغ، دماغ نزلہ، موثر اور مجرب تجربہ ہو قیمت فی شیشی

۵ توڑے ایک روپیہ چار آنے (دس توڑے آج ہی منگائیے۔)

ملنے کا پتہ :- ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



مُراسلات

جامعہ طبیبہ دہلی کا جلسہ تقسیم اسناد آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا اٹھارواں اجلاس

گزشتہ اشاعت میں مندرجہ عنوان جلسوں کے متعلق اعلان کیا گیا تھا کہ ماہ مارچ ۱۹۴۱ء کی کسی تاریخ میں منعقد کیے جائیں گے۔ چنانچہ ان کے انتظامات شروع کر دیے گئے ہیں۔ لیکن بدولت کے اکثر احباب کا اس پر اصرار ہے کہ یہ جلسے ایسٹر کی تعطیلات میں منعقد کیے جائیں، تاکہ تعطیلات کی سہولت کی وجہ سے بہت سے احباب کو شرکت میں سہولت ہو نیز ایسٹر کے رعایتی ریل کے کرائے سے انیس فائدہ اٹھانے کا موقعہ بھی مل سکے۔

ایسٹر کی تعطیلات ۱۱ مارچ ۱۹۴۱ء سے ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء تک ہوں گی۔ اور رعایتی ریل کے کرائے کے محض ۲ مارچ ۱۹۴۱ء سے ۱۳ مارچ ۱۹۴۱ء تک اُن ریلوے لاٹھوں پر مل سکیں گے جو ایسٹر کے رعایتی ٹکٹ منظور کریں۔ یہ رعایتی ٹکٹ تقریباً سب بڑی لائنیں جاری کرتی ہیں۔ جو ٹکٹ ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء اور ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء کے مابین خریدے جائیں گے۔ وہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۱ء تک واپسی کے لیے کارآمد ہوں گے۔

احباب کے اصرار پر تشریف لائے والے حضرات کی سہولت اور فائدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے طے کیا گیا ہے کہ یہ جلسے ایسٹر کی تعطیلات میں منعقد کیے جائیں۔ بغیر اطلاع عام یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے کہ جلسوں کی صحیح تاریخیں ماہ مارچ ۱۹۴۱ء کے مسیح الملک، ہمدرد صحت اور دیگر طبی جرائد کے ذریعے سے شہر کی جائیں گی۔ اور خاص حضرات اور ممبران کانفرنس کی خدمت میں دعوت نامے آخر مارچ ۱۹۴۱ء تک روانہ کیے جائیں گے۔

ملک کے تمام اطباء، ویدک احباب اور دوسری طب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے استدعا ہے کہ ہر پائی فرما کر جلد سے جلد فارم تکنیت دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس سے منگوا کر اور اُس کی خانہ پوری فرما کر فیس ممبری دفتر مذکور میں روانہ کر دیں، تاکہ دعوت نامے اُن کی خدمت میں روانہ کیے جاسکیں۔ اس موت کی ضرورت و اہمیت کے متعلق اس سے قبل بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس لیے اُس کا اعادہ غیر ضروری ہے۔ صرف اس قدر عرض کیے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ وقت کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس وقت اپنی اجتماعی قوت کا مظاہرہ آپ کانفرنس سے اور اب ورنہ کبھی نہیں کا اصول آپ کے سامنے ہو۔ فقط خاکسار۔

علاء الرحمن قاسمی سسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس۔

اطباء بھوپال اور آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

مملکت بھوپال ہمیشہ سے مشرقی تہذیب و تمدن اسلامی خصوصیات اور بالخصوص طب یونانی کی گوارہ رہی ہے اور جس نے مجموعی طور پر اس قدیم و شریف فن کی پرورش اور اس کے شجر پر خمرہ کی اپنے خونِ مگر سے آبیاری کی، آج نہایت حیرت انگیز طریقے پر مغرب پرستی کی طرف مائل ہی نہیں بلکہ والہانہ طور پر بڑھی چلی جا رہی ہے۔ جب پچھلے دنوں پر ایک نگاہ ڈالنے کے بعد ہم موجودہ دور میں قدم رکھتے ہیں تو بھوپال کی دنیا ہی نئی نظر آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بھوپال تہذیب و تمدن جدید کی شاہراہ پر گامزن ہے ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ خدا اس کو اس کے مقاصد میں کامیاب اور روز افزوں سرسبز و شاداب بنائے۔ مگر مشرقیت کے ساتھ کد اور طب یونانی کے ساتھ نفرت و حقارت کا برتاؤ کسی سنجیدہ و علیم اخص انسان کے

نزدیک پسندیدہ نہیں ہو سکتا، خاص کر ہسپتال کے عوام کے درمیان بطبعے اور متعذرا رکانِ حکومت کی جدید روش یونانی طب کے ساتھ نہ صرف یہ کہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے بلکہ وہ ہمارے تخیلات میں ایک ہیجان پیدا کیے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ضمیمہ مجبور کرتا ہے کہ اپنے قلبی تاثرات کو بتا باذخا کر دوں لیکن نہ تو اس بات کا یہ موقع ہی ہے اور نہ ہمدرد صحت کے صفحات اس کے لیے موزوں ہیں۔ البتہ جہاں تک فنِ طب کی ذمہ داریاں ایک طبیب یا خادمِ طب ہونے کی حیثیت سے مجھ پر عائد ہوتی ہیں ان سے عہدہ بزانہ ہذا فن سے خداری کا مترادف ہوگا۔

یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ اب کچھ مدت سے ہسپتال کی فضا طب و اطباء کے لیے نامازگار ہوتی جا رہی ہے۔ عوام کا رجحان بدل رہا ہے، حکومت کی روش میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ مغرب زدہ طبقہ نہ صرف خود طب یونانی سے کنارہ کش ہو چکا ہے بلکہ وہ کوشش کر رہا ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ طب مغربی کی جانب رجوع ہوں۔ مسلم طبقہ یا تو اپنی سادہ لوحی یا لاعلمی کے باعث اور اکثریت والا طبقہ محض تعصباً یونانی طب پر مغربی طب کو ترجیح دینے لگا ہے۔ بہر حال یہ سب باتیں مجموعی حیثیت سے ہمارے لیے کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہیں۔ اگر آپ ان موٹی موٹی باتوں کو محسوس نہیں کرتے یا محسوس کرتے ہوئے بھی آپ اپنے فن اور اس کے وقار کا تحفظ نہیں کر سکتے تو پھر مجھے آپ سے کچھ عرض کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ لیکن شاید ایسا نہیں ہے۔ اور غالباً آپ کی رد میں خدمتِ فن کے لیے بے قرار ہیں۔ آپ موقع کے متلاشی اور محرک کے منتظر ہیں۔

ان اہم واقعات نے جو باطنی قریب میں رونما ہو چکے ہیں یا آئندہ ہونے والے ہیں اور جنہوں نے یونانی طب کے وقار کو خاصاً دکھانا چنچایا ہے، ہمیں یہ سمجھ لینے پر مجبور کر دیا ہے کہ ہماری طب کا مستقبل نہایت تاریک ہوتا جا رہا ہے۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اور اس کے اسباب و علل کیا ہیں؟ میں ان کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ اور سمجھتا ہوں کہ یہ سب باتیں آپ کے علم میں ہیں۔ اب ان کو دھڑائیاً بیان کرنا زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ یہ سب اوبار ہمارا ہی خریدنا ہوا ہے۔ ہماری ہی کم زوریاں ہماری حیثیت کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ بہر حال وقت اور موقع اتنے سے نہیں گیا ہے۔ ہم چاہیں تو اب بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اب ضرورت ہے سر جوڑ کر بیٹھنے کی، ہم زبانی وہم قدمی کی اور اجتماعی جدوجہد کی۔

ہمارے عزیز و محبوب فرماؤ اور ہماری معزز حکومت نے اپنی آغوشِ شفقت ہمارے لیے ابھی تک تنگ نہیں کی ہے، وہ ہماری قابلیت و اہلیت کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ پس ہم پر فرض ہے کہ اپنی تمام کم زوریوں اور خامیوں کو جلد سے جلد دور کر کے عوام و حکومت دونوں پر اپنی فنی اہلیت و قابلیت کا سکھ بٹھا دیں اور عملی طور پر یہ بتا دیں کہ ہمارا وجود خزانہ عامہ پر بار نہیں ہے بلکہ خدمتِ خلق اور خدمتِ ملک و قوم کے ہم پورے طور پر اہل ہیں۔ اگر اب بھی ہم نے موقع کی نزاکت اور وقت کی اہمیت کو نہ سمجھا تو یاد رکھیے کہ ہماری کرسیاں اور مندریں جلد یا بدیر ہمارے حریفوں کے قبضے میں ہوں گی۔

یہ صحیح ہے کہ ہم بعض اہم مجبوریوں کے باعث اپنا کوئی اجتماع نہیں کر سکتے، کوئی اجتماعی آواز نہیں اٹھا سکتے، ہم ارکانِ حکومت کو بلا واسطہ توجہ نہیں دلا سکتے، ہمیں وہ ذرائع میسر نہیں جو ہمارے دوسرے بھائیوں کو حاصل ہیں، مگر پھر بھی ہم کچھ کر سکتے ہیں۔ اور جو کچھ کر سکتے ہیں ہمارے لیے وہی بہت کچھ ہے۔ خوش قسمتی سے ہماری پشت پناہ ایک طبّی جماعت مرکز ہند دہلی میں موجود ہے جس کو کل ہند ویدک و یونانی طبّی جماعت یا آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسی ادارے یا جماعت نے ہمیشہ ہماری رہبری کی ہے اور ہر موقع پر ہمیں منبھلا ہے۔ یہ ہماری طبیعی یا فن کی بختی تھی کہ وہ چند سال کے کاموں سے تھک کر طویل خوابِ اسراحت میں محو ہو گئی تھی۔ لیکن لائق تحسین و تشکر ہیں دہلی کی وہ دردمند و حساس ستیاں جن کی مساعی جمیلہ کی بدولت اب ان میں پھر تازہ جیات نظر آنے لگے ہیں۔ وہ اب نئی زندگی حاصل کر کے کمر بستہ باندھ رہی ہے۔

جناب مکڑی صاحب آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی کی درمندانہ اور خلوص اپیلیں ہماری نظروں کے سامنے آچکی ہیں۔ تو کیا اب ہم پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ کانفرنس کی ہر آواز پر نینک کہیں اور جو کچھ حقیر اشیاء و عمل کا وہ ہم سے مطالبہ کر رہی ہے جو ہم کو مخلصانہ و رضا کارانہ طور پر پورا کر دیں۔ اس کے لیے ہمیں صرف اپنے عزیز فن کے لیے، اپنے فن کی عزت و وقار کے لیے اور اپنی آئندہ

زندگی و استقلال کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ سال بھر کی کمائی میں سے اگر پانچ روپے سالانہ فنی و قومی ٹیکس آپ ادا کریں گے تو آپ کی جیب خالی نہ ہو جائے گی۔ لیکن آپ کے فن کو اس سے وہ گراں بہا قوت اور طاقت پہنچ جائے گی جو آپ کی آئندہ فنی زندگی کی ضامن ہو سکتی ہے۔ ہندوستان میں اس وقت خدا کے فضل و کرم سے ہزار ہا اطباء موجود ہیں۔ ان میں سے اگر ایک چوتھائی اطباء اس طرح پانچ روپے سالانہ اپنے قومی خزانے میں دے دیا کریں تو میں کہہ سکتا کہ طب کا مستقبل کس قدر تاباں و درخشاں ہو جائے گا۔ صرف ہی ایک ایسی جماعت ہو جو آپ کی آواز کو موثر و دور رس بنا سکتی ہو۔

میں آپ کو خدا اور فن کا واسطہ دے کر آپ سے ایک فنی بھیک مانگتا ہوں۔ نزاکت و وقت کا احساس کرتے ہوئے سالانہ پانچ روپے کا منہ نہ کیجیے اور اپنی اولین فرصت میں دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی سے فرط اس نکیت طلب فراکر کانفرنس کے ممبر بن جائیے اور اس کے ساتھ دوا کی طور پر اپنی فنی زندگی کا رشتہ جوڑ دیجیے۔ آپ سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ ہر سال و ہر چھپنے دہلی کا طواف کیجیے۔ اگر فن کی خدمت کا جذبہ تسلے تو بلاشبہ آپ اپنی مرضی سے ایسا بھی کر سکتے ہیں لیکن آپ تخریری تجادیز تو بھیج سکتے ہیں۔ اپنے ذمہ داریوں اپنے دوسرے دور افتادہ بھائیوں کو شریک کر کے خود نہ سہی انھیں سے آواز تو بلند کر سکتے ہیں۔

مجھے اُمید ہے کہ میری یہ درد بھری التجا صد الصبح ثابت نہیں ہوگی اور میرے معزز معاصرین تمام ہم پیشہ بھائی اور ہندوستان کی تمام مقامی طبی جماعتیں اور پارٹیاں آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے ساتھ اپنا رشتہ خلوص و مودت استوار کر کے میری اپیل کا اعلا نہ کر عملی جواب دے کر اپنی حیات اجتماعی کا ٹھوس ثبوت ہم پہنچائیں گے۔

مجھے یہ اعلان کرنے میں مسرت محسوس ہوتی ہے کہ میں اپنی فنی زندگی کو فن عزیز کی ملک و قوم کی اور سب سے بڑھ کر اپنی فنی جماعت آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی خدمت کے لیے وقف کر رہا ہوں۔ اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے کون کون سے بھائی اس میدانِ عمل میں میرے ہم دوش و ہم قدم ہوتے ہیں۔

آپ کا مخلص

نگ اکبار لطافت حسین طبیب رہی دھولپال

(بقیہ ۴۳۷ء ہے)

مرحوم دمنفور۔ پرست تخیل الطیب کالج لکھنؤ کی وفات حسرتِ آیات کو دنیا رب کے لیے حادثہ تباہ نگاہ اور فنِ طب کے تحیف و انزاعِ جسم پر ایک ناقابلِ انزال زخم تصور کرتا ہے اور اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہوا دستِ یدِ عاہد کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ نیز یہ جملہ مرحوم کے جملہ لہذا نگان خصوصاً مرحوم کے صاحبزادگان حکیم عبد الحسین صاحب و حکیم عبد الجلیل صاحب سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حکیم محبوب الرحمن صاحب گلشن

سکرٹری مجلس مذاکرہ۔ لاہور

شانی حبسٹڈ :- پڑانے سوزاک کی اکسیری دوا

یہ نفیس دوا پڑانے سے پڑانے سوزاک کو دونوں میں دوکر دیتی ہے۔ قرض خواہ کتنا ہی پڑانا ہو، شافی کے استعمال سے بھرے گلتا ہے۔ یہ دوا مواد کو ایک دم بند نہیں کرتی، بلکہ جیسے جیسے قرض بھرتا ہے ویسے ویسے مواد کم ہوتا چلا جاتا ہے چوں کہ قرض اس دوا کی لازمی طور پر بھرنے لگتا ہے اس لیے مواد بھی جلد کم ہونے لگتا ہے۔ اگر آپ اپنے علاج سے ایسے ہو گئے ہیں تو میں شافی ہی آپ کا آخری علاج ہے۔

قیمت: ہمیں خوراک، ایک روپیہ چودہ آنے (۱۴/۱)۔ منیجر، سردار دوا خانہ، دہلی

شفاء الملک حکیم عبدالحمید مرحوم و مغفور

ہر آنکھ زاد نیا چار باندش نوشید

ز جام دہشت کل من علیہا فان

شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب لکھنؤی کے ساتھ وفات سے صرف لکھنؤ ہی میں نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے طبی حلقوں میں مصنف نام بچھ گئی۔ مرحوم لکھنؤ کے مشہور طبی خاندان بھوانی ٹولہ کے رکن رکیں اور فنی قابلیت و صداقت کے اعتبار سے اپنے بزرگوں اور پیشہوروں کی جملہ خصوصیات کے حامل تھے۔ زمانے کی تبدیل شدہ ذہنیت اور نئے رجحانات ان کے پیش نظر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ پر طبی طب کی سادہ اور وقت ان کی بدولت بہت کچھ قائم تھی، اور لکھنؤ کے سے مقام میں، جہاں ننگ جارج میڈی کل کالج اور دوسرے عالی شان ایلوپیتھک ہسپتال موجود اور درجنوں مشہور ڈاکٹر پریکٹس میں مشغول تھے، ان کا مطلب طب یونانی کی مقبولیت اور صرف مقبولیت ہی نہیں بلکہ شفاء بخشی کے ایک نہایت کامیاب نمونے کی حیثیت سے پیش کیا جاسکتا تھا۔

دہلی کی طرح لکھنؤ بھی طب کا ایک مرکز مانا جاتا رہا ہے۔ زمانہ قدیم سے یہاں بھی اساتذہ فن اس فن شریف کے درس و تدریس میں مصروف رہا کرتے تھے۔ زمانے کے بدلتے ہوئے رجحانات کی بدولت مدرسہ طبینہ ہلی کی طرح یہاں بھی طبی مدرسے کی بنیاد پڑی۔ لکھنؤ کے طبیب اعظم حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم و مغفور نے اس مدرسے کے لیے وہ سب کچھ کیا جو حاذق الملک اول حکیم عبدالحمید خاں صاحب مرحوم نے دہلی کے مدرسہ طب کے لیے کیا تھا۔ بعد ازاں شفاء الملک حکیم عبدالرشید مرحوم اور پھر ان کے برادر حقیقی شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب کے ہاتھ میں اس مدرسے کے انتظام کی باگ ڈور آئی۔ الحمد للہ کہ یہ قدیم مدرسہ اب بھی تکمیل الطب کالج کے نام سے خدمت فن میں مصروف ہے۔ شفاء الملک حکیم عبدالحمید مرحوم، اپنے بڑے بھائی صاحب کی طرح پورا وقت اس درس گاہ کے ہر شعبے کی نگرانی میں صرف فرماتے تھے۔ اور طب کی عملی تعلیم تو ہر زمانے تک تقریباً وہی اپنے فتنے لے رہی۔ ان کے مطب میں طلبہ کے ہجوم، اور نسخہ نویسی کی تعلیم کے مناظر دیکھ کر قدیم اطباء کے مطب کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ مرحوم کی کوششوں سے اس کالج میں نہ صرف طب قدیم کے مضامین اچھی طرح پڑھائے جاتے تھے، بلکہ ان کے پہلو بہ پہلو بقدر ضرورت جدید طب کے مضامین بھی داخل نصاب تھے۔ لیکن شفاء الملک مرحوم خاص طور پر یہ خیال رکھتے تھے کہ یہ نئے مضامین قدیم طب پر غالب نہ آنے پائیں اور اس درس گاہ کے مستند طلبہ کے دل و دماغ ڈاکٹریت سے معروب و مسحور نہ ہونے پائیں۔ ان اصول کے پیش نظر، مرحوم ہمیشہ طب کی زبان تعلیم عربی رکھنے پر زور دیتے رہے اور جہاں تک ان کی درس گاہ کا تعلق ہو، اس بابے میں وہ کامیاب بھی رہے۔ ان کی عمر کے آخر زمانے میں جب انجمن طبیبہ صوبہ متحدہ کا احیاء عمل میں آیا اور ان کے نیز ان کے شرکار کا مثلاً شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب باپا دی (صدر انجمن مذکور) وغیرہم کی کوششوں سے ہندوستان کے ماہرین طب، طب کے لیے ایک جامع دماغ نصاب تیار کرنے، ایک کمیٹی کی شکل میں، بمقام لکھنؤ اکٹھے ہوئے تو طب کی تعلیمی زبان عربی رکھنے کی سب سے زیادہ سرگرم و کالت مرحوم ہی نے فرمائی اور بالآخر کمیٹی نے ان کی رائے سے اتفاق کیا۔ انوس کہ ان کی عمر عزیز نے وفا نہیں کی خدا کرے کہ جلد اس نصاب کمیٹی کی مساعی بروئے کار آئیں، اور دوسری مشہور طبی درس گاہوں میں بھی عربی زبان پوری طرح طب کی تعلیمی زبان قرار پا جلتے۔

مرحوم تکمیل الطب کالج کے آئری سکریٹری تھے۔ ان کی کوششوں کی وجہ سے نہ صرف طبی تعلیم کا معیار اس درس گاہ میں بلند رہا، بلکہ اس کی مالی حالت کو بھی استحکام و استواری نصیب رہی۔ رؤسا اور دریا دل حضرات سے کالج کے لیے وقتی و مستقل عطیات حاصل کرنا، جلسہ ہائے تقسیم اسناد میں حکام اور ملک کے سربراہوں اور لوگوں کو شریک کرنا، انڈین میڈیسن بورڈ اور دیگر اداروں سے ایڈولانا، درس گاہ کی مستقل آمدنی کے لیے جائداد و املاک خریدنا، دواخانہ تکمیل الطب کو ترقی دے کر اس کے نفع کو ضروریات درس گاہ پر لگانا، اس قبل کے بیسیوں کام تھے، جن کی دھن شب و روز مرحوم کو رہتی تھی۔ ان کی اس سنی پیہم کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر زمانے میں انکی

اس درسگاہ کو بھی صوبے کی دوسری سرکاری طبی درسگاہوں کے مساوی حقوق، حکومتِ صوبہ کی نگاہ میں حاصل ہو گئے، اور مذہبِ تعلیم بھی اس کالج کی چار سال سے پانچ سال ہو گئی۔ اب اس درسگاہ کی نگرانی کا فرض تمام تر ان کے لائق بھائی حکیم عبد المجید صاحب کے سپرد ہوا ہے۔ موصوف کی پچھلی خدمات کو دیکھتے ہوئے بے کشتگی یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے مرحوم بھائی کی طرح اس درسگاہ کی خدمات انجام دیں گے اور اس کی ترقی اور شہرت میں روز بروز اضافہ کریں گے۔

شفار الملک مرحوم، اپنے خُبنِ اخلاق کے اعتبار سے بھی ممتاز تھے۔ غریب پر خاص توجہ منعطف کرتے تھے۔ طلبہ پر بہت مہربانی کا اظہار فرماتے تھے اور مطب کی عملی تعلیم میں علمِ سینہ کے اہلکار میں کمالِ باہل نہیں فرماتے تھے۔ ان کے مطب میں بیٹھ کر عملی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد ہزار ہا سے متجاوز ہو چکی تھی، ان میں بہت سے صاحبان اس وقت ہندوستان کے مختلف مقامات میں کامیابی اور شہرت کے مالک ہیں، اور ان کی بدولت کھٹو کی طب اور لکھنؤ کے معمول مطب نئے ملک میں معیاری مانے جا رہے ہیں۔

فنی مذاقت میں مرحوم کا رتبہ بہت بلند تھا پیچیدہ سے پیچیدہ اور نازک سے نازک امراض میں نسخہ بہت بجا ہوا، اور صرف چند اجزاء کا لکھتے، اور شافی مطلق کے حکم سے شفا ہوتی۔ اکثر تو یہی ہوتا کہ وہی ایک نسخہ شروع سے آخر تک قائم رکھتے، یا اگر تغیر فرماتے تو بعض ایک دو جز کا۔ علاج عموماً مغذات سے فرماتے۔ ان جرہی بوٹیوں سے انھوں نے جو کارہائے نمایاں کر دکھائے انھیں دیکھ کر ڈاکٹروں اور طب کے مخالفوں پر ہمیشہ کے لیے طبِ یونانی کا سکہ بیٹھ گیا۔ مرحوم کے شاگردوں کے پاس ان کا زاناموں کی تفصیل ضرور محفوظ ہوگی۔ اگر وہ ان کو حیطہِ تحریر میں لے آئیں، اور ان کی اشاعت ہو جائے تو مرحوم کی بہترین یادگار شائقینِ وطالبینِ طب کے سامنے آجائے۔ اس جگہ صرف ایک مثال پر اکتفا کی جاتی ہے کچھ عرصہ ہوا ملک کے مشہور عالم اور مقدس بزرگ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، شدید طور پر علیل ہوئے۔ ڈاکٹر صاحبان نے بلڈ پریشر (منظفۃ الدم) وغیرہ عوارض، جو بڑھ چکے ہیں نہایت خطرناک سمجھے جاتے ہیں، تجویز کیے۔ علاج کچھ عرصے تک ہوا، لیکن مرض جوں کا توں رہا۔ بالآخر مولانا کو ان کے تیار دار لکھنؤ لائے اور قرعہ فال لکھنؤ کے اس طبیبِ حاذق کے نام پر ڈا۔ شفار الملک مرحوم نے انتہائی دل سوزی اور خلوص کے ساتھ علاج ہاتھ میں لیا۔ اور ڈاکٹروں کی رائے سے قطعی اختلاف کر کے مرض کو صرف خرابیِ ہضم کا نتیجہ قرار دے کر معالجہ شروع کیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں مولانا بالکل تندرست ہو گئے۔ اور انشاء اللہ اب بھی صحیح و سلامت ہیں۔ اس علاج کی پوری تفصیل قلم بند کر کے مولانا کے بعض معتقد کتابی صورت میں شائع کر چکے ہیں، اس قسم کے کارنامے، مرحوم کے ایک دو نہیں، بکثرت ہیں۔

طبی سیاست میں بھی مرحوم کا قدم، اپنے معاصر اقطاب سے پیچھے نہیں تھا۔ آل انڈیا طبی اینڈ ویدک کانفرنس کے زائد عروج میں جب سرح الملک مرحوم زندہ تھے، آپ برابر ہر قسم کا حصہ لیتے رہے۔ انڈین میڈلین بورڈ، یوپی کی تشکیل جب عمل میں آئی تو آپ بھی اس کے رکن بنائے گئے اور آخر تک اس کے رکن رہے۔ اکتوبر کو رجسٹریشن کے پورے حقوق دلانے میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ صوبے کی انجمنِ طبیہ کے ساتھ آپ نے ہمیشہ انتہائی اشتراکِ عمل کیا۔ ۱۹۳۸ء میں جب کانگریسی حکومت نے، انڈین میڈلین ہل کا خاکہ تیار کیا تو آپ نے صوبے کے مشہور اقطاب کو کجا کیا اور قانون مذکور میں ایسی ترمیمات و اضافے مرتب کرائے جو فن کی بہبود اور طبائری ترقی کے لیے از بس ضروری تھے اور ان کی تقسیم و بیع پیمانے پر کی۔ اور جب قانون مذکور اسمبلی و کونسل میں زیر بحث تھا، ممبرانِ کونسل و اربابِ حکومت سے باریابل کر بہت سے امور میں کامیابی حاصل کی۔ حکومت نے بھی آپ کی فنی خدمات اور ذاتی قربانیاں کے اعتراف میں عرصہ ہوا، آپ کو شفار الملک کے خطاب سے معزز کیا تھا۔ ۱۹۳۹ء میں آپ کو صوبے کے امراض و بایہ کے انسداد کے بورڈ کا رکن بھی بنایا گیا تھا۔ طبیہ کالج علی گڑھ، اور گورنمنٹ طبی اسکول لکھنؤ کی مجلس انتظامیہ کی رکنیت بھی آخر عمر تک آپ کو حاصل رہی، اور یہ دونوں درسگاہیں آپ کے تجربے اور مشورے سے ہمیشہ مستفید ہوتی رہیں۔ بیرونِ صوبہ بھی جتنی طبی تحریکیں اٹھیں ان میں بھی آپ کے مشورے کو خاص اہمیت حاصل رہی۔ چنانچہ آج سے چند سال قبل، جب اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن (خلد اللہ ملکہ) کے ذہین مبارک میں طبیہ کالج کے قیام کا خیال آیا تو ملک بھر کے ماہرینِ فن طلب کیے گئے۔ اس موقع پر

لکھنؤ کی نمائندگی آپ نے فرمائی۔ ملک کی دیگر قومی تحریکوں سے بھی آپ کو دل چسپی تھی، ندوۃ العلماء لکھنؤ کی مجلس انتظامیہ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کورٹ کی ممبری بھی آپ کو حاصل تھی۔ چند سال ہوتے فریضہ حج بھی ادا فرمایا تھا۔

یوں تو مرحوم کی صحت ظاہراً بہت اچھی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے ذیابیطس کی شکایت ہوئی تھی، لیکن احتیاط و علاج کی وجہ سے مرض قابو میں رہا۔ کچھ عرصہ ہوا نمونیا کا شدید حملہ ہوا۔ یہ مرض تو دور ہو گیا، لیکن پوری صحت حاصل نہیں ہوئی، کھانسی اور اس قسم کے حواریں باقی رہیں، اور رفتہ رفتہ انہوں نے شدت اختیار کی۔ بالآخر معالجین کی یہ رائے ہوئی کہ بیل کا اثر ہو گیا ہو۔ بہتر سے بہتر علاج، یونانی اور ڈاکٹری کیا گیا۔ بھوانی کے سینٹی ٹورم میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں عرصہ دراز تک قیام فرمایا، لیکن انہوں نے نفع کی کوئی صورت نہیں دیکھی۔ نومبر ۱۹۳۸ء میں لکھنؤ واپس تشریف لائے یہاں بھی بہتر سے بہتر علاج جاری رہا، لیکن نوشتہ تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے اور شیت ایزدی میں کسے جال دم زدن ہو؟ ۲۵ دسمبر کو دنیا کو لب کا یہ آفتاب، اپنی آخری چمک دکھا کر غروب ہو گیا۔

اللہ وانا الیہ راجعون

حکیم عبد القوی۔ دریا بادی۔ (فاضل الطب و البھارت)

جلسہ تعزیت جناب شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب مرحوم

آج تاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۰ء بوقت ۲ بجے دن طلباء تکمیل الطب کالج لکھنؤ کا ایک جلسہ عام جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحمید صاحب کے انتقال پر طالع پر زیر صدارت جناب حکیم شکیل احمد صاحب وائس پرنسپل کالج مذکور منعقد ہوا۔ جلسے میں متعدد طلباء نے مرحوم کی وفات پر تعزیتی تقریریں کیں۔ اس کے بعد موصوف نے مختصر الفاظ میں اظہار تاسف و ملال کرتے ہوئے سب ذیل تجویز پیش کی، جس کی تائید تمام طلباء نے کھڑے ہو کر کی۔

تجویز نمبر ۱۔ اساتذہ اور طلبائے تکمیل الطب کالج لکھنؤ کا یہ جلسہ عام جناب شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب مرحوم کے انتقال پر اپنے عمیق ترین جذبات حزن و ملال کا اظہار کرتا ہو اور موصوف کی رحلت کو طبع یونانی کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان خیال کرتا ہو۔
تجویز نمبر ۲۔ یہ جلسہ عام مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دست بردار ہو کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جو اجرت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ یہ جلسہ خیال کرتا ہو کہ جناب حکیم محمد عبد الحمید صاحب قبلہ ہی وہ تنہا ہستی ہیں جو موصوف کی یادگار اور جانشین کہلانے کے مستحق ہیں اور دعا کرتا ہو کہ موصوف تادیر زندہ و سلامت رہیں اور نرن طب کی بیہودی و فلاح کا کام انجام دیں۔
تبد محمود علی۔ صدر تکمیل الطب یونین، لکھنؤ۔

طبیہ کالج لاہور میں شفاء الملک حکیم عبد الحمید کا تعزیتی جلسہ

مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۱ء کو ہونے والے دو بجے مجلس مذاکرہ طبیہ کالج لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب ڈاکٹر محمد صادق صاحب پرنسپل طبیہ کالج لاہور بلسلہ تعزیت جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحمید صاحب رئیس اعظم لکھنؤ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے جناب حکیم حلیہ صاحب انچارج مجلس مذاکرہ نے انعقاد جلسہ کی غرض و غایت بیان کر کے مرحوم کی خاندانی عظمت، فنی قابلیت، تجربہ علمی، حذات اور مرحوم کے دیگر اوصاف و اخلاق حمیدہ پر روشنی ڈالی اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزویشن جناب صدر کی طرف سے پیش ہو کر اتفاق آراء منظور ہوا۔

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج (انجمن حمایت اسلام) لاہور کا یہ غیر معمولی اجلاس عالی جناب اساتذہ الحکماء شفاء الملک حکیم حاجی عبد الحمید صاحب (بقیہ صفحہ ۲۳)



MUMUKH
BENZIR



بیوی کو خوش رکھیے

آمدنی بڑھانے کا نسخہ

بیوی کو خوش رکھنے سے دماغ درست رہتا ہے۔ دماغ درست رہنے سے آمدنی بڑھ جاتی ہے۔ بیوی کو حکم بردار، تابعدار اور فرماں بردار بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ فوری شان و عظمت قائم کرنے والی مسک بے نظیر استعمال کی جائے۔ قوت مردی کو حد درجے بڑھاتی ہے اور عورت کو مجبور کرتی ہے کہ مرد سے ہر وقت خوش رہے۔ کیونکہ یہ صحیح معنوں میں انتہائی درجے کی مسک ہے۔ سونے پر شہاگہ یہ کہ اس آج تک کبھی بھی کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ بڑے ہتھام سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ خوراک (سترہ) دلی آرزو میں پوری کرنے کے لیے پورے ختماد کے تحفا

آج ہی منگائیے

ملنے کا پتہ: ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

ہندوستانی آبائی دینی حکم مرد

محبی تحقیقات کے بعد اسلام

یہ معلوم کر کے بہت سے لوگوں کو حیرت ہو گی کہ اس ملک میں اگرچہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کی تعداد تقریباً ۱۰۰ فی صدی زیادہ ہو چکی ہے اور ۶۴ عورتوں کے ساتھ ہر سو افراد میں ۳۴ مردوں کا اوسط لگایا گیا ہے لیکن ملک کے گوشے گوشے میں طبیبوں اور ڈاکٹروں کو مردوں کے مخصوص امراض کا جو علم ہوتا رہتا ہے اور جو باتیں مشاہدے میں آتی ہیں ان سے قریب قریب اس نتیجے پر پہنچا پڑا ہے کہ ۵۴ فی صدی مرد آبادی میں بھی دس فی صدی ایسے ہیں جو واقعی مرد کہلائے جاسکتے ہیں۔ مردوں کی باقی تعداد کسی نہ کسی ایسے مرض یا امراض کا شکار ہے جو ان کی قوت مردی میں کمی اور زندگی کی حقیقی مسرت کو ختم کر رہے ہیں۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی اپنی قومی خدمات کے لیے ملک بھر میں مشہور ہو اس کے تجربے کا رکھنے والی کافی عرصے تک غور و تحقیق کے بعد

حب مہی خاص

تیار کر دی ہے جو ضعف باہ کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے اور خلق سے اترتے ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ یہ گولیاں سست اور بیکار عصاب میں بجلی کی رو کی طرح اثر کرتی ہیں۔ مضر صحت اجزاء سے پاک اور نادر و بے بہا ادویہ سے مرکب ہیں۔ جماع کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ کرتی ہیں۔ اور جماع کے بعد قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں۔ ایک مرتبہ کے تجربے سے ہی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ حب مہی خاص کیا چیز ہیں۔

قیمت فی شیشی جس میں مین گولیاں ہوتی ہیں دس روپے (دس روپے)

یہ مین گولیاں مین روز تک استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد انسان خود ہی بے پناہ قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔

مینجی ہمدرد دوا خانہ دہلی



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

معجون مجدد شباب مغز ناریل، مغز پستہ، مغز بادام شیریں، مغز پلغوزہ، چروہنجی، مغز فندق، کشتہ فولاد جامنی ہر ایک ایک تورہ مغز اخروت، تلی سفید مقشر ڈیڑھ ڈیڑھ تولے، بلدرمد تر کلاہ دور کردہ سواتولے۔ برگ مجنگرہ سیاہ روغن بادام میں چرب کیا ہوا دو تولے۔ دواؤں کا سفوف بنالیں اور دو گئے شہد مصطفیٰ میں شامل کر کے معجون بنائیں۔ مرتیان میں رکھ کر چالیس دن بعد ایک ملٹے سے تین ماٹھے تک صبح ہی صبح دو دو گھ کے ساتھ استعمال کریں۔ فوائد:- یہ معجون بے حد مقوی باہ ہے اور اگر اس کو عرصے تک استعمال کیا جائے تو تمام بزرگ و بڑی باہ کی خشکیت نہیں ہوتی۔ اگر سات آٹھ جیسے مسلسل استعمال کی جائے تو پس یقین دلاتا ہوں کہ بال از سر نو سیاہ ہو جاتے ہیں۔ کسی قسم کے نقصان کا ذرہ برابر اندیشہ نہیں ہے۔

ترکیب کشتہ فولاد جامنی:- ساتولے ہنی فولاد کو برادہ کر کے تین دن آب جان میں کھل کر لیں۔ اس کے بعد چھوٹے قرض بنالیں اور کڑے میں رکھ کر گھل مکت کر لیں۔ خشک ہونے کے بعد محفوظ مقام پر تیس سیراپوں کی آغ دیں۔ اسی طرح اکیس پنچیس آب جامن میں کھل کر کے دیں اس ترکیب فولاد کا بہترین کشتہ تیار ہوگا جو مرض ذیابیطس کے لیے بھی اکیہ اعظم ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری جسٹریٹ جودھ پور

اکسیر جالبس الدم تخم گانجہ سوختہ زانی تو سے پر جلا کر سیاہ کیے ہوئے، باریک پیس کر رکھ لیں۔ ضرورت کے وقت ایک رتی پر اکسیر کھن پیالائی میں رکھ کر کھلائیں۔

فوائد:- ہر قسم کے ادراہ خون کے لیے اکسیر صفت ہے بواسیری مسوں سے خواہ سیرد خون ہوتا ہو، مستورات کے ادراہ حیض کی وجہ سے خون زیادہ ہوتا ہو، دونوں کے لیے اکسیر ہے بحیرہ فنی نے یا زخم سے خون جاری ہونے کی صورت میں بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں خون بند کر دیتا ہے۔

سفوف اکسیر باہ ۱۔ مغز پنہ دانہ ۲۰ تولے، ثعلب، لونگ سالم، دارچینی، گوکھرد، سمندر موکھ، طباشیر ہر ایک ایک تولہ ستا اور موسلی سیاہ تخم کو بچ، تال مکھانہ، بیج بند، کرکس، موچرس، کشتہ فولاد، ست سلاجیت اہلی ہر ایک دو تولے۔ نبات سفید سب دواؤں کے برابر مل کر سفوف بنالیں صبح کو ۶ ماٹھے سے دو تولے تک علوہ بادام یا دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:- جوان، سیلان، ادراہ بول و کمزوری، مشا ذگر دود کو دور کرتا ہے اور مقوی باہ ہے۔

اکسیر کالی گھانسی گندک آملہ سار مصطفیٰ، ست لوبان، سہاگہ برباں، فل فل دراز برباں، خاکستر عید مع تخم، خاکستر عنب مع تخم، انیون خشتہ کاکڑا سنگی، نمک سنگ، خاکستر برگ تینوں ہر ایک تین ماٹھے۔ رب السوس ۱۲ تولے۔ سب کو پیس کر پانی کی مدد سے ماش برابر گویاں بنالیں۔ ایک گولی سے چار گولی تک حسب عمر کھٹے پانی سے صبح و شام کھلائیں۔

فوائد:- ہر قسم کی کھانسی خصوصاً کالی کھانسی خواہ کسی درجے میں ہو اور کسی عمر والے کو ہو ایک دو فوراک سے ہی رفع ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم کبیر احمد صاحب مہنگا لوی

گھی کوار کے لڈو گانے کا دودھ تین سیر، لعاب گھی کوار ڈیڑھ سیر، چھواری یا یک پیے جو ایک چٹا مک، زعفران عرق کیڑہ میں پیچنی، ایک تولہ۔ سب کو ڈیڑھ پاؤ گھی میں بھون لیا جائے۔ اس کے بعد ڈیڑھ سیر قند کے قوام میں اس کو ڈال دیں۔ اوپر سے ثعلب مصری، شقائق مصری،

موصلی سفید، موصل سیاہ، گوند بول، تال مکھانہ، بہن سرخ، سفید، اسگندہ، گوری، گوکھرو، ناریل، بادام، کشمش، سلاجیت مہلی اور کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ ڈال دیں۔ اور ایک ایک تولہ کے لٹو بنائیں۔

فوائد: تقویت باہ کے لیے سردیوں میں ان کا استعمال بہت مفید ہے۔

چککاری سوزاک برگِ صنا ایک پاؤ، کافور، کشنیز، خشک، کھنہ، پیریا، گیرو، رسوت ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو شام کے وقت ہانڈی میں بھر لیا جائے۔ دوسرے دن صبح سے ۴-۵ گھنٹے بعد اس کا پانی نہار کر چکاری کر دی جائے۔
فوائد: صرت دودن کے استعمال سے سوزاک جیسا موزی مرض نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

جناب حکیم فتح محمد صاحب، خان گرٹھ

حبوبِ ہاضم پوست ہڑ، پوست ہیر، آملہ، سونف، دانہ لالچی کھان، دانہ لالچی خورد، سوختہ، مرج سیاہ، فلفل دراز، دارچینی، پودینہ، باؤ بڑنگ، زیرہ، سیہ، شیطرج، ہر ایک ساڑھے تین تولے۔ نمک لاہوری ۵ تولے، اجائن دیسی، اجائن خراسانی ہر ایک ۲-۳ تولے، خنجر، مدار ۲ تولے۔ سب کو، ایک پیس کرکھی کوار کے گودے کے ساتھ گھرن کے پتے برابر گولیاں تیار کریں اور سائے میں ہی خشک کر کے محفوظ رکھیں۔ دسے پار گولیوں تک کھٹکے پانی یا عرق سونف کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: پیٹ کے درد کی بے خطا دوا ہے۔ پرانی بد ہضمی میں اس سے رفع ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نفخ، خرفز، شکم، کئی صوبک دورانِ سر، کھٹی دکاروں کے لیے مفید ہے۔
(از حکیم سوکھ راج صاحب - بیٹ رائے علی)

تریاقِ درد سوڈا سیلی ساس ۳ ڈرام، سورتان شیریں، دل لگنی، اسگندہ، پیلا مول ہر ایک تین گٹھے۔ سب کو نہایت باریک پس کر بارہ پڑیاں بنائیں۔ صبح و شام کو ایک ایک پڑیا پانی کے ساتھ مرین کو کھلائیں۔

فوائد: یہ دوا ہر قسم کے یعنی دردوں کے لیے تریاق کا حکم رکھتی ہے۔
(از حکیم حق نواز صاحب، تونسوی)

سنونِ خاص سنو ہارہ ۱ تولہ، شپا ری سوختہ ۵ اعدد، لونگ ۱۰ اعدد، لالچی خورد ایک عدد، مرج سیاہ ۵ اعدد، کافور ۳ ماشے، پتھری برین، ڈھائی تولے۔ نہایت باریک پس کر خنجر بنائیں اور صبح و شام مشک یا پش سے دانتوں اور سروڑھوں پر ملا کریں۔

فوائد: اس سے ہٹے ہوئے گرم خوردہ اور مواد سے پردات موتیوں کے مانند چمک دار درتھر کے مانند مضبوط ہو جاتے ہیں۔

(از مولانا مولوی عبدالغفور صاحب، مدرس ہمدانیاد)

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب، وارثی، دھولی

اکسیرِ جریان بھوسی اسپنول، ست ہروزہ ہر ایک ڈھائی تولے، رال، ہسٹگی ہر ایک ڈیڑھ تولے، طباشیر کبود، پوست بلبلہ ہر ایک چھو ماشے۔ ست سلاجیت ایک تولہ، دانہ لالچی خورد، کشتہ قلعی، کشتہ مرغان، کشتہ پوست بیضہ مرغ ہر ایک ۶ ماشے، ورق نفہ ۳ ماشے، نبات سفید ہم وزن ادویہ۔ سفوف بنا کر تین تین ماشے صبح و شام دودھ کے ساتھ پھائیں۔

فوائد: جریان، احکام اور سرعتِ انزال کو دور کر کے باؤ کو بڑھاتا ہے۔ دائمی قبض کو دور کرتا ہے۔ شہتی اور مہی ہے۔ غذا کو جزو بن جاتا ہے۔ عمدہ خون بہت زیادہ پیدا کرتا اور چہرے کو نکھارتا ہے۔

دھلی کا مطب طب یونانی کے معمولات و مجربات کا بے نظیر مجموعہ، دہلی کا ایہ ناز اصول علاج اور پراسرار مطب، جو پہلے قلمی بیاض کی صورت میں بصورتِ راز رکھا کرتے تھے اور دہلی کے مستندین کو بھی اسے حاصل کرنے میں گوناگوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ طبعِ نجوم نے اصنافِ مفیدہ۔ قیمت ۲ روپے

مجلد دوم پے چھ آنے۔ مالنے کا پتہ:۔ مینجر ممد رصحت، ہمدرد منزل، دھلی

حقیقیت تمام خرابیاں کو نوبلی مجسم اکبر

ماہواری

رحم کا درم بہیڑیا
وغیرہ خطرناک امراض
"معمولی" حیض کی خرابیوں سے پیدا ہو جاتے ہیں
تمام دنیا کے ڈاکٹر اور حادثہ علما اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ
نہایت ہی پیچیدہ مرض ہے علاج میں اگر آیام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرنے

ہیں تو حیض میں کمی بلکہ بندش واقع ہو جاتی ہے اور اگر کمی اور بندش کا نسخہ تجویز کرتے ہیں تو آیام ماہواری بے قاعدہ ہو جاتے ہیں۔
ہمدرد کی مجلس تجربات نے سالہا سال تک ریسرچ (سرگرم تحقیقات) کرنے کے بعد کئی سال ہوئے ماہواری
کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

ہمدرد کی مایہ ناز، قابل افتخار ماہواری تمام حیض کی خرابیوں، حیض کی کمی حیض کی بندش، حیض کی
بے قاعدگی کا خدا کے فضل سے ایسا کھلی علاج ہے کہ ہمدرد سے حشر کھنے والے دواخانوں نے ایٹری سرچوٹی
کا زور لگالیا، مگر اس کا مقابلہ تو کیا، اس سے بڑھتے فائدے مند دوا بھی پیش نہ کر سکے۔
ہمارے ہاں روزانہ ماہواری کے آرڈروں کا تانتا لگا رہتا ہے۔

آپ کے گھر میں ضرور ہو تو ہی منٹ منٹ گائیے
ملے کا پتہ :- ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

میں اپنی بیوی کی خفگی سے تنگ تھا

طیلاے مقوی خاص

کھنکھاتا نہیں جا رہا ہے مگر یہ واقعہ ہے کہ جو محال اپنی بیویوں کی خفگی سے اُداس
رہتے ہیں، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قصور خود ان کا ہے۔
اللہ کی شان ہے تو توجہ بہ کی کم زوریوں کا علاج کرنے، ڈاکٹر ہی طبی یونانی کے منہ آنے لگی ہے۔
غددی علاج اور ہند کے چونکا کئی سال تک دھول چٹا گیا، مگر نتیجہ وہی دھاک کے تین پات۔ اب یہ عمل غیاثہ کم ہو گیا ہے۔ اس پر ہمدرد کی مجلس
تجربات نے کئی سال تک، طلاءے مقوی خاص کے نسخے کی تحقیقات کرتے ہوئے غددی علاج اور چونکا کو سامنے رکھا۔ کیونکہ صبح معنوں میں ریسرچ
سرگرم تحقیقات، صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ تمام دنیا کے نظریے اور تحقیقات سامنے رکھی جائیں۔
ہمدرد کی مجلس تجربات کا نتیجہ
طلاءے مقوی خاص ہے

بے ضرر قابل اعتماد، نادر، تجربہ تجربہ طلاءے مقوی خاص کے استعمال سے کیا ہوتا ہے:-

- (۱) اغلام جلن کی وجہ سے جو ساخت کی خوابیاں پیدا ہو گئی ہوں اور باؤلی عرصے سخت کم زوری ہو گئی ہو، اس شہو طلاءے استعمال سے ان شکایتوں کا نشان بھی باقی نہیں رہتا۔
- (۲) بے قیامت رجحانی ہوئی جوانی دوبارہ مل جاتی ہو (۳) شرم اور ندامت کا قلع قمع ہو جاتا ہو (۴) گھمب خوشی اور غمی نظام نہ لگتی ہو (۵) رنگ رنگ نش و
پہنوں میں شہ زوری پیدا ہو جاتی ہے (۶) آرزو سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے بدرجہا کم حیثیت کے نسخے کے ٹھکانے ہوئے طلاءوں کے اعلاز اور
روسا ہزاروں روپے اطباء کو لپٹو شکل نہ دیتے تھے۔ یہ ایک نہایت ہی قیمتی طلاءہ جو بڑی مشکلات پیچیدہ نسخے اور ممکن تو نہیں مگر نہایت دشوار ترکیبوں سے

بڑی مقدار میں تجارتی حیثیت سے تیار کیا جاتا ہے جس لیے لاگت بہت ہی کم آتی ہے۔
آٹھ روپے میں اس عیب طلاءہ کی ایک شیشی مفت کے برابر ہے۔ بھی منگائیے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رِسی شِفَانوں اَو ذاتی مَطبوں کے لے زُو دَاثر اَو رِاصُوی نسخے

اعجاب مجھ حافظ محمد تقی الدین صاحب • فاضل الطب البجرات • کھ توی

استسقاء رزقی

(اساتذہ — ذرا پیسے)

۱ جلا پسا ساندہ ایک اشہ
زنجبیل ساندہ ایک اشہ
نوٹ: اس میں سی میں آب خون کی
قسم کی دہشوت جو لقب صفات میں جمع ہو جاتی ہے اور
پیت مشک کی طرح بھول کر تن جاتا ہے۔ یہ مرض اکثر
منور الکبد، استہاب الکفید یا امراض قلب کی وجہ سے
ہو جاتا ہے کہیں مرض بیشک کے ضمن میں بھی آجری
درجات میں ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا اصل علاج
یہ ہے کہ نایت کا اخراج کیا جائے۔ ساتھ ہی مرض
کی قوت کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ چنانچہ اس مرض
کے لیے معوقات، حرارت اور مہلات کا استعمال کیا
جائے۔ دست آورد وائیں اس قسم کی جوڑ کریں کہین
سے آبی دست آئیں۔ شدہ ضرورت کے موقع پر کہ
جب مریض کو سانس کی دشواری ہو اور سخت تنہ
دو باز ہو رہا ہو تو ٹوکا کینولا کے ذریعے سے پانی کا
بیشتر حصہ نکال دیں اور بقیہ پانی کو بندریج جذب
ہوئے دیں۔ پیت کا نام پانی ایک دم نہیں حلاج
کرنا چاہیے کہیں کہ پیت کی رگیں جن پر مرضے تک
دباؤ ہے جب وہ دباؤ ہٹ جائے گا تو دھشت
پھیل جائیں گی اور شدید قسم کے جراب خون کا خطرہ
ہوگا۔

استسقاء کا پانی کان

یہ پھلا طریقہ: یہ عمل پیت کے سفید خط پر
عائد اور ناف کے درمیان بہترین طریقے پر کیا جاتا ہے
مائل کو پیسے یہ اطمینان کر لینا چاہیے کہ واقعی یہ مریض
استسقاء کا بجا اور یہی دیکھ لینا چاہیے کہ شاذ غائی ہے
مریض کو ستر کے کنارے اس طرح بٹھائیں کہ اس کا
سینہ اور پیت سانے کی طرف ابھرا ہو اور اسے ایک
موم جامہ پہنا جائے تاکہ ستر پانی سے بچ سکے اور ایک
برتن بھی پانی کے لیے تیار رکھنا چاہیے۔ صفت
مذکورہ پر کبکہ بہتر صورت یہ ہو کہ سفید درمیان خط و ناسا
ایلیا سے ذرا بچا کر رکھا جائے کی چوٹی بھروسہ ہونے
کا اندیشہ پانی نہ رہے، ٹوکا کینولا کو جو صفات

میں داخل کر دیا جائے۔ اب ٹوکا کو باہر نکالیں۔
کینولا کے ذریعے سے ذرا پی پانی تیزی کے ساتھ
نکلتا شروع ہوگا جس کو بہن میں سے اس کے
بعد کینولا کو بھی باہر نکالیں اور سوراخ کو گلوڈین سے
بند کر دیں۔ اگر ایک مرتبہ ٹوکا، اس کے کو دیکھ کر بھریا
جائے تو یہ عمل بالکل آسان معلوم ہوگا۔
دوسرا طریقہ: پہلے جلاؤ۔ زیر طریقی
کو دیکھ دیں تو کینولا سونپشن سے بے حس کر دیا جائے
اس کے بعد لے آئے یا شکاف جلاؤ زیر طریقی
میں کر کے ٹوکا کو کینولا کو اس شکاف کے آگے سو
چوٹ صفات میں داخل کر دیں اور ٹوکا کو بالہ مریض
پر عمل ختم کر کے زخم کو پاک و صاف گھوڑے کے بلوں
سے ٹانگے لٹکا کر بند کر دیں اور پاک و صاف ڈریسنگ
کر دیں۔ اس طریقے میں ذرا طوالت ہو۔ اسی لیے پہلا
طریقہ زیادہ موزوں ہے۔

پیت کا پانی نکالنے کے بعد شکم پر ایک چوٹی پانی
ذرا کس کو باز کریں۔ پانی نکالنے کے لیے سیکے بڑا
ٹوکا کار پہلے ہی استعمال کر بغیر ناسا سیکے کہیں کہ ایسا
کرنے سے پانی بہت جلد خارج ہو کر بے ہوشی کا خطرہ ہو
ہے۔ نیز بڑے ٹوکا سے جو سوراخ بنائے وہ نسبتاً
دیر میں بھرتا ہے۔ بہر حال اس عمل کو احتیاط سے کیا
جائے تو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔

علاج بالاحتقان

ڈاکٹر جیمس بار مندرجہ ذیل طریقے پر انجیکشن کی
سفارش کرتے ہیں۔ جو لقب صفات کا پانی دور سے
والے کینولا کے ذریعے سے نکال کر خالی کر دیں اس کے
بعد ہی سوئی والی انجیکشن کی بیکاری کے ذریعے سے
۳ اشے جو ہر گلاؤ گردہ سیال راڈرینا میں کھوڑا جائے
سولیشن نصف و فیہ آب مقلطیں ہلکا کے انجیکشن
کریں اور کینولا نکال کر سوراخ کو گلوڈین سے بند کر دیں
اگر پانی دوبارہ جمع ہو جائے تو یہی عمل دوبارہ کریں۔
جو ہر گلاؤ گردہ سیال کے انجیکشن سے اکثر پیت میں تر
درد ہو جائے اور حرارت بھی نصف سے دو درجے
تک بڑھ جاتی ہے۔

بعض اوقات استسقاء کے پانی کے بار بار جمع
ہونے کو روکنے کے لیے استسقاء کے پانی کا پیچ

کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ استسقاء کا پانی مریض کے
پیت سے بیکاری میں بکھج لیں۔ اس کے بعد سوئی کو
پیچ کے طرف ہٹا کر درد رخ بدل کر زیر طریقی میں
داخل کر دیں۔ اس طریقہ علاج کو "علاج المصلحاتی"
(داؤنر و ستر) کہتے ہیں۔ استسقاء کے پانی کا احتقان
تین سی سی کی مقدار میں دینا چاہیے اور دس سی سی سے
زیادہ مقدار استعمال نہیں کرنی چاہیے اور کل احتقات
بارہ کونے چاہیے۔ اس احتقان سے درد نہیں ہوتا ہے
اور نہ معافی پر عمل ظاہر ہوتا ہے اور مریضیں درد سے
حرارت کی زیادتی دیکھ جاتی ہے۔ اس علاج کا خاص
نفع اور اثر یہ ہوتا ہے کہ پیاب خوب اور کثیر مقدار
میں آتا ہے اور اس طرح استسقاء کا پانی خارج ہو کر مریض
کی عام حالت بہتر نظر آنے لگتی ہے۔

بعض حضرات نے ان استسقاء کے مریضوں
میں جن کے ساتھ منور الکبد کی شکایت تھی کہ پانی کے
اجتماع کو روکنے کے لیے نایت استسقاء سانسک
فلوئڈ (ڈریجہ احتقان دیدی (انٹرا وینس انجیکشن)
استعمال کر کے مفید نتائج بیان کیے ہیں۔ اگرچہ اس
قسم کے کامیاب مریضوں کی تعداد نہایت محدود ہے۔
احتقان دیدی کا طریقہ یہ ہے کہ ہر دس یا دو گھنٹہ
کے بعد تین سے سو سی سی سوگرم ۱۰۰ سے ۱۶۰ و فیہ استسقاء
کا پانی نکال کر ڈراہمی بازو کی دریدیں احتقان کر دیا جائے
اس کے نمایاں فائدے پانچ یا چھ احتقات سے پہلے
معلوم نہیں ہوتے۔

علاج بالجرحت

منور الکبد کے باعث پیدا شدہ استسقاء کا
علاج عمل جراحی کے ذریعے سے بھی کیا جاتا ہے۔ اور
کوشش یہ ہوتی ہے کہ مصنوعی طور پر صفاتی نقصانات
پیدا ہو جائیں یا پیدا کر دیے جائیں۔ تاکہ صفاتی طور
پر راحت مگر سبب جذب ہو جایا کریں۔ اس آپریشن کو
"پانی پیکسی" کہتے ہیں لیکن اس عمل میں جینی طور
پر کام پانی نہیں ہوتی۔

۲	الہیا	۲	توسے
۲	مقنونا	۲	"
۲	ترجہ سفید عقیق	۲	"
۲	برگ سنا	۲	"

زنجبیل ۲ تو سے
گل سرخ ۲
ان دواؤں کو ہمیں ایس اور عرق کلاب کی مدد سے چنے
ہر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں چار گولیاں تک
استعمال کریں۔
نوٹ ۱۔ استسقاء کے مریضوں کو
نک سے پرہیز لازم ہے۔
۳ کالا دانہ ۳ ماشے
عصارہ ریوند ۱ رتی
سونٹ ۵ رتی
یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔
۴ اکیدی گل سرخ ۲ تو سے
اسارون ۲
ریوند چینی ۲
فل فل سیاہ ۲
سفوف بنائیں ۳۔۳ ماشے صبح اور شام پیکائیں۔
۵ دیکیدی برگ سار ۱ تو
زنجبیل ۱ ماشے
گل سرخ ۶
زرباد ۶
سفوف بنائیں ۳۔۳ ماشے صبح اور شام پیکائیں۔
۶ (قلبی) شک خالص ایک رتی
زعفران ایک رتی
جانفل ایک رتی
دانہ الائچی سفید ۴ رتی
باریک کر کے شربت ورد مکر میں ملا کر پکائیں۔
دل کی کڑوری رفع کرنے کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔
۷ دقلبی عرق کور ۶ تو سے
عرق کاسنی ۶
شربت ورد مکر ۲
دن میں تین مرتبہ دیں۔
۸ دکلوی جلاپا ۶ تو سے
تخم کرفس ۲
انیسون ۲
ریوند چینی ۲
سفوف بنا کر ۳ ماشے پیکائیں۔
نوٹ ۱۔ پیٹ کی سوجن، پیروں کا دم
چرے کی بھر بھر مٹ اور بے روشنی و عام کمزوری
دیکھ کر مکر کو خراب بنادینا یا سوا القنیہ کا حکم لگا دینا
مناسب نہیں ہے۔ سفوف کی ترتیب یہ تو معلوم کیا
کہ استسقاء میں کبیدی، کلوی اور زنجبیل لہذا

ان کی علامات فارقہ یہ ہیں کہ جن سے تشخیص میں
مدد ملے گی۔
وہ تہج را دوجا جوامراض مگر کی وجہ سے
ہوتا ہے اولاً شکم پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ تہج چیلے
ذہن اطراف پر نمایاں ہوتا ہے امراض قلب کے
سبب ہوتا ہے۔ امراض گردہ کی وجہ سے جو تہج
ہوتا ہے۔ اگرچہ عام جسم پر نمودار ہوتا ہے لیکن ان
مقامات پر کہ جہاں سیخ طغوی زیادہ ذیل ہوتی جو
کثرت سے پایا جاتا ہے۔ مثلاً آنکھ کے پوٹے، قلعہ
صفن وغیرہ۔ صبح کے وقت تہج زیادہ ہوتا ہے
شد بد حالات میں ہونے اس قدر تہج جو جاتے ہیں
کہ آنکھیں بالکل بند ہوجاتی ہیں اور رطوبت مانسہ
جسم کی تبادلیف میں جمع ہونے لگتی ہے جیسا کہ جو
صدر، جو صفات لا استسقاء رتی، اور غلات
وغیرہ۔ اس مرض کے علاج میں صرف مگر ہی تک
خیالات اور تجربات محدود نہ رکھیں۔ اصل سبب کی
تلاش اور جو جسمیں دل اور گردوں کو ہرگز (فراموش
نہ کریں اور نسخے میں مخصوص رعایتیں بھی کریں۔

عدوی عطی قولونی معوی

(دی کولائی انفیکشن)

سہاگ ایک ماشہ
دانہ الائچی سفید ایک ماشہ
الٹی بسنت ۱۰ رتی
نوٹ ۱۔ عطی قولونی کا عدوی آنتوں کو لگنا
کرتا ہے۔ نیز مرارہ، زمانہ دودھ اور آلات بول تک
پہنچ کر مخصوص علامات و عوارضات پیدا کرتا ہے جس
مرض کے علاج میں پہلے طبیعات دیں۔ تیز دست و
دوائیں نہ دیں۔ لیٹے میں دافع قلعن ادویہ کا خاص
طور پر لحاظ رکھیں۔ اگر پیپ پیدا ہو جائے تو صبر تاجی
علاج کی طرف توجہ کریں۔

عدوی عطی قولونی دہلی

ہیکسامن ۳ رتی
عرق انناس ۶ تو سے
شربت بزدی معتدل ۲
یہ نسخہ آلات بول کی صفوت دور کرتا ہے اور مدد بول
بھی ہے۔

کالا آزار

سرمد سیاہ ایک چاول

ریوند چینی ایک رتی
نوٹ ۱۔ اس مقدار میں گولی بنا کر کھلاہیں۔ ایک پک سول میں
بند کر کے دیں۔ سرمد۔ ۱۰ گولیاں خضل میں گل مکت کر کے
آج دیں اور سرمد ہونے پر بیک کریں۔
نوٹ ۲۔ اس مرض کو گرم ملک میں دیکھا جاتا ہے
اس میں بیک اور خاص طور پر تلی بہت بڑھ جاتی ہے۔
جسم کا رنگ مثلاً کالا ہوجاتا ہے اس نسبت
سے اس کو کالا آزار کہتے ہیں۔ اس مرض کا سبب
خوردنی کڑا ہے جس کو پیش میں دودھ کی بوڑی کچھ
ہیں۔ کالا آزار کی تشخیص تشخیص مرض کے خون کا فریڈی
معائنہ کر کے کی جاسکتی ہے۔

توشہ (یاز)

جوہر بین ۱۰ چاول
سجوں عشبہ ۱۰
گولی بنا کر دو دن وقت کھانا کھانے کے بعد کھلائیں
نوٹ ۱۔ یہ بھی جیڑی، ارشدی مرض ہے
جو اکثر جو اثر غلبہ الہند تھا ادھ جادا وغیرہ میں پایا جاتا
ہے۔ اس مرض میں رس مہری یا شہوت کے مشابہ
پہلے دار ساخت کے خصوصاً اسی پیدا ہو جاتے ہیں۔
مرض کو بھاری ہوتا ہے کسی آتشک سے اس میں
کادھوکا ہوجاتا ہے لیکن اس اشکال کو تغافل
وامرمان (واسرین دی انجین) دفع کر دیتا ہے۔

سرمد نور لعین!

دھند، خار، ششہم۔ جالا۔ ناوہ۔ سرخی چشم
دھلکا خضوب بصارت اور دہوں کے پو مقید
دھلی کے طبیوں اور پید کے سارینکٹ
اس سرمد کے بارے میں جو حد سے حاصل کیے ہیں
نیت ۳ ماشے (۹)۔ ۶ ماشے ایک ردیہ۔
پرچہ ترکیب استعمال ہوا ہوگا۔

کروغن داد

داد کے لیے مفید ثابت ہوا ہے اور بلا مضرت ہے
بغیر تکلف کے داد کو دور کرتا ہے
نیت فی شیشی ایک تولہ آٹھ آنے (۸)
۶ ماشے شیشی چار آنے (۴)

مینجر ہمد دوا خانہ یونانی دہلی



(۱۳۳) پیٹ کی گلتیاں :- دوا، مریضہ کی عمر پہلے ہی محل کا ساقط ہو جانا، پیٹ کی جبین اور ہلکا ہلکا درد رہنا، اور کھانا کھانے کے بعد طبیعت کا سست ہو جانا سب ایسی علامتیں ہیں کہ جو ذہن کو کسی طرف منتقل کرتی ہیں کہ مریضہ کے پیٹ کی گلتیاں متورم ہیں۔ بعد غذا طبیعت کے کونے سے شک ہوتا ہے کہ شاید مریضہ کو حرارت بھی رہتی ہے۔ اگرچہ آپ سے یہ تقریر نہیں فرمائی ہے۔ آپ مریضہ کا درجہ حرارت روزانہ صبح و شام ہر آمیزش سے دیکھیے اور اگر انہیں حرارت ہوتی ہے تو مریضہ کے مریضہ کے درجہ سے پیٹ کی تصویر تیار دینیے متورم گلتیاں اس تصویر میں معلوم ہو سکتی ہیں۔ اگر غذا کھانے پر شکوک محجم ثابت ہوں تو بہت باقاعدگی سے کسی ہوشیار دماغ سے علاج کرایے کرنا بھی محنت پائی کی بہت آئندہ ہے۔ اگر گلتیاں متورم نہیں ہیں اور حرارت نہیں ہوتی تو کچھ بھی اندیشہ نہ کیجیے۔ معمولی بخیم و دواؤں سے فائدہ ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسقاط کے بعد دوا احتیاط میں نہ کرنا کہ جو رنگی کے رے میں مل جاتی ہیں، ایک غلطی ہے۔ بہر حال آپ اس طریقہ علاج پر عمل کیجیے، یہ منقطع (منقطع) ایک نوبہ، پوست، اس سے ہاتھ، پوست خربزہ، ختم خربزہ، بوین، برسیاؤ شاں ہر ایک، مائے تین پاؤنی میں جوش دیں جب جوش تھائی پانی باقی رہے تو چھان کر قند سیاہ کہہ دیتے ہلا کر ملائیں۔ اگر ضرورت ہو تو بچائے پانی کے غری کو۔ دوش با دیان میں بھی لگنا کر کئے سکتے ہیں۔ تین دن کے بعد یہ نسخہ دیں :- ختم کاسنی، پوست بچ کاسنی، پوست بچ کاسنی، ختم کاسنی، ختم کاسنی (پونلی، مذکور) ختم خربزہ، ختم خربزہ، ختم غلی، ختم گدرا، خاد شک، مکور خشک، جھینہ، کھنٹی ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو نیم کو نہ کر کے رات کو ڈیڑھ سیرانی میں بھگو دیں اور صبح آٹا جوش دیں کہ نصف پانی رہ جائے اس کو بعد مل جھان کر اس میں تین پاؤں شکر سفید ملا کر قوام کریں۔ یہ تربت ہو۔ دو فوسے صبح و شام ایک پاؤنی میں ملا کر دیا کریں۔ اور یہ دوا بنا کر گرمی رکھو ایسی، ختم کاسنی، ختم کاسنی، اسٹون سلیم ایک ماش، آب کورسیر ڈیڑھ ماش، شہد خالص کھنڈر ماش، سب کو ملا کر ایک بار ایک کپڑے میں رکھ کر گرم کائے رکھیں۔ یہ سب دوا ایسی ایک مرتبہ کے لیے ہیں۔ کسی طرح دن رات میں تین مرتبہ رکھنا چاہیے۔ پونلی کم سے کم ایک گھنٹے تک گرمی رکھنا ہونی چاہیے۔ (بحکم اکبر حسین اور آبادی)

(۱۳۴) قفق :- دوا پہلے تک بچے یہ دوا ہے مٹی اصطلاح میں قفق اس کیفیت کو کہتے ہیں کہ جب فوطے میں آت آت آتی ہے۔ یا شاید اس حالت کو بھی کہتے ہوں کہ جب فوطے میں پانی بھر جاتا ہے۔ بہر حال دووں صورتوں میں آپریشن مکی علاج ہے کہ جس کے بعد شکایت پھر کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ آپریشن کرنا کسی طرح منظور نہیں تو چھاپنے دوست سے کیجیے کہ کسائی لگا کر یا کسائی آت آت کے علاج دواؤں سے نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دس سال قفق کا کامیاب علاج آپریشن کے ذریعے سے ہی ہو سکتا ہے دواؤں سے ناممکن ہے۔ لیکن اگر مریض آپریشن نہیں کر سکتے تو پیشی ٹرس، لگائیں جو انگریزی دواؤں سے دست یاب ہوتی ہے۔ (بحکم عبدالواحد)

(ج) بچوں کو آپ نے حالات، صاف نہیں لکھے کہ قفق کے متعلق عورت کیا جانا کہ آپ کو اس کی کونسی قسم ہے۔ تاہم میں قفق الازہیر بقدر کر کے دوائیں لکھ دیتا ہوں : صبح ہی صبح دھانی ماشے ست بہرزدہ میں پانچ ماشے شکر سفید ملا کر پک کر دیر سے آدھ پاؤنی پانی یا کرس۔ فذالہ ۵ منٹ بعد دواؤں و دت ۶۔۷ ماشے جوش کوئی کھالیا کریں۔ کہہ سے کم دوا کا استعمال ڈیڑھ دو مہینے برابر جاری رکھیں۔ (بحکم کریمین اد آبادی)

(۱۳۵) نسخہ طلا و :- آپ خفت کپینوں کے اشتباہات خوب نوز سے پڑھتے رہیے اور ان کے بچا کر دہ طلا کیجیے بعد پچھلے منکا کر تجربے کیجیے کہ نہ کوئی تیرشائے پر منجہ ہی جائے گا۔ آپ کی اطلاع کے لیے یہ خوش خبری بھی دے دوں کہ اب جاپان نے بھی اس قسم کی دوائیں بھیجنے شروع کر دی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسا کوئی طلا نہیں ہے جس کو چند منٹ قبل لگانے سے تندی پیدا ہو جائے اور فرتی نانی کو تحلیف بھی نہ ہو۔ اس قسم کی چیزوں کی تلاش بے کار و باقاعدہ علاج کر لیے۔ (بحکم عبدالواحد)

(۱۳۶) چہرے کے داغ :- مریضہ کے فون میں کیلیس کی کمی ہے۔ کولاٹیل کیلیر کے چند انجکشن لگوا دیجیے۔ پینے کے لیے اسٹینس بیرپ اور گریٹ بیرپ چالیس پونہ اور ایک ڈرامہ کی مقدار ایک ڈرامہ پانی ملا کر روزانہ تین مرتبہ بعد غذا استعمال کرائیے۔ لگانے کے لیے یہ مریضہ بڑا لیجیے۔ لیسوٹین ایک ڈرامہ، ہیزلین ایک ڈرامہ، سفید ویزلین ایک اونس۔ ویزلین ۱۰ پونہ، زنک اوکسائیڈ ایک ڈرامہ۔ سب کو ملا کر مہربان لیس اور روزانہ صبح و شام چہرے پر اچھی طرح لایا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قانون کو معین عشبہ فرمائے رات کو کھلائیے، قبض بھی دور ہوتا رہے گا اور خون بھی صاف ہوگا اور چہرے پر یہ فساد لگانے کی ہدایت کیجیے :- کھلی بادام دس تولے، پوان ۳ ماشے، بیٹے کے چھلکے کا سفوف ۴ تولے، پناوون کا آٹا ۴ تولے۔ سب کو ملا کر اور خوش بو دار کرنے کے لیے تھوڑا سا عطر اضافہ کریں اور ڈیڑھ میں بند کر کے رکھیں۔ چہرے کے داغ دھتوں اور کھل مہاسوں کے لیے ایک بہت مفید دوا تیار ہو گئی،

رات کو یا صبح کے وقت اس میں سے مقدر ضرورت سے کر تھوڑا پانی ملا کر کسی سی بنالیں اور چہرے پر لگائیں۔ دو چار گھنٹے بعد نیم گرم پانی سے دھوئیں۔
(دیکھ محمد اواحد)

(ج) سہاگ، مشک کا فوریم وزن ملا کر آب میوں چار چند میں حل کر کے چہرے پر لگائیں اور لاش کریں۔ روض بادام ۶ اشے اور سیرنم گرم دودھ میں ملا کر شیریں کر کے پلائیں۔ دائمی قبض کے لیے اکسیر ہے۔ (دیکھ لالہ سری رام دوسا جہ)
(۱۳۷) منقحی معدہ ۱۱۵ سید لیزا پوڈور ۱۱ اس کام کے لیے بہت اچھا ہے۔ تقریباً ایک گلاس پانی میں حل کر کے پییں تو سودا اور کاسا مزہ ہوتا ہے اور اسی طرح جھاک بھی اٹھتے ہیں۔ میٹھا کرنا مقصود ہو تو اسی میں مقدار ذائقہ شکر ملائی جاسکتی ہے۔ میریا کے بعد کی کمزوری رفع کرنے کے لیے ایٹنس سیرپ بہترین چیز ہے۔ اگر اس کی ہر فردا کے ساتھ پندرہ یا بیس ڈونڈ گلیسرین ملائی جائے تو قبض بھی نہیں ہوتے پاتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) میریا بنامیں قبض کو دور کرنے اور تھینہ معدہ کے لیے ایک نہایت مفید نسخہ ہے۔ ۱۔ اٹل ۵ قسے، سار کی سات اشے، مرج سیاہ، تک طعام ہر ایک ایک ماشہ کو پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ میریا کے بعد کی کمزوری وغیرہ کو دور کرنے کے لیے ہمدرد و افانے کا شربت "اکسیر خاص" نہایت مفید چیز ہے۔ (دیکھ محمد اواحد)

(۱۳۸) ضعیف مشانہ ۱۔ (۱) سفر سیل میٹ، ۲۰ گرین، کوکیم آف نارٹار ۲۰ گرین۔ یہ ایک پڑیا ہے۔ اسی تین پڑیاں روزانہ کھائیے۔ پیشاب کو متعلق سبب معلوم کرنے کی کوشش کیجیے۔ غالباً مشانے کے ختمہ پر وجود ہوتا ہے وہ براہ گیا ہے کلاس میں اکثر بڑھ جاتا ہے اگر ایسا ہے تو کسی مقامی معالج سے خود دواؤں کے ذریعے سے علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دواؤں کے ذریعے سے پافانہ لانے کی کوشش سے متبعض میں ترقی ہوتی رہے گی۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ بعض بغیر جیسے جوئے موئے آنے کی روٹی اور سبزیاں کھائیں۔ تازہ پھل استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت پاؤں سیر دودھ میں روغن بادام شیریں ایک ٹونہ ملا کر پییں اور کھانا کھانے کے بعد صبح خاص ایک ایک عدد کھالیا کریں، اس کے استعمال سے اعصاب کی قوت بڑھے گی اور ضعیف مشانہ وغیرہ کی شکایتیں دور ہو جائیں گی۔
(دیکھ محمد اواحد)

(ج) مولی کا مرتبہ دو تو بے صبر کو کھالیا کریں۔ تازہ مولی، مولی کا سامن، مولی کا چار، مولی کا ایک نام عوارضات رفع کرنے کے لیے از حد مفید ہے۔

(دیکھ لالہ سری رام دوسا جہ)

(۱۳۹) ضعیف دماغ ۱۔ (۱) مرینہ کو تیرپ ہو گھوہین استعمال کر دیے بلکہ قینات کے ذریعے قبض رفع کرنے پر ہے۔ پھل خصوصاً سیب اور سنترے کافی مقدار میں روزانہ کھلائیے گوشت کم دیجیے اور دودھ بہت زیادہ۔ جب تک اچھی نہ ہو جائیں ہم بستر سے پرہیز رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
دب) مرینہ کی تکلیف کا سبب ضعیف دماغ ہے۔ ۱۰۰ کو دو مرتبہ تیسرے روزہ اظہیل زانی ۹ اشے رات کے وقت کھلا جائے اور صبح کو قمر مرغان جو اہل لالا ایک عدد وغیرہ گاؤں جنہری جھے ماشہ میں ملا کر استعمال کرنا جائے۔ (دیکھ محمد اواحد)

(ج) مغز بادام شیریں، مغز تخم کو شیریں، مغز تخم کشنیر، بادیاں، خشک ہر ایک ڈھائی ٹونے۔ دانہ الائچی فوراً ایک ٹونہ، کشتہ نعروا اصل نمہ ڈھالی، شے کشتہ عقیق ۳ ماشے، مصری کوزہ ۱۳ ٹونے، سفوف بنا کر ایک ایک ٹونہ صبح و شام دودھ کے ساتھ چھالیں۔ (دیکھ کرستین الا آبادی)
(د) منسلوہن، دانہ الائچی خورد، چوب سفندل سفید، ورق چاندی ہر ایک ۶ اشے، کھل کر لیں اور ایک مرہ آٹھ میں ایک ماشہ یہ سفوف ملا کر صبح کو کھالیا کریں۔
روض بادام شیریں ۱۶ اشے دودھ میں رات کو پلائیں۔ (دیکھ لالہ سری رام دوسا جہ)

(۱۴۰) کانچ ۱۔ (۱) بہت کمزور ہو گیا ہے۔ معالج کی رائے سے اسے طاقت بخش دھائیں اور غذائیں دیجیے جس میں کافی طاقت آجائے۔ پر یہ شکایت خود ہی رفع ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) اس بچے کے لیے عام صحت کی ضرورت ہے اور اس غرض کے لیے شربت اکسیر خاص نہایت مفید چیز ہے۔ ۶۔ ۱۰ ماشے یہ شربت کھانا کھانے کے بعد چٹایا جائے۔ تین چار ہفتے کے استعمال سے آرام ہو جائے گا۔ (دیکھ محمد اواحد)

(۱۴۱) پلکوں کے بال ۱۔ (۱) آپ دونوں وقت اپنی آنکھوں میں "نیوٹنٹ منٹ" لگائیں۔ اور بہتر ہو کر اگر کسی آنکھوں کے معدیہ مضموی سے راکوے لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) پلکوں کے بال جھڑنے کے لیے یہ مرہم بنا کر استعمال کیجیے۔ نہایت مفید و محرب ہے۔ آدی کے سر کے بال مقدار ضرورت لے کر قوی کے پورے ٹیکرے میں اس قدر پھلائیں کہ وہ پیسے کے قابل ہو جائیں۔ اس کے بعد صحت کو کوڑا ہی میں پھلائیں اور اس میں لودھ پھانے کا سفوف تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور نم کے سونے سے رگڑتے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ کشتہ ہو جائے۔ پھر پاری اور جو تک جلا کر گولہ بنائیں اور طویلہ کو آگ پر پھونکیں۔ اور جاکو کو پانی میں جھک کر اس کا جھلکا آتا رہیں۔ یہ سب چیزیں براہ روزن سے کرنا کسی کے کٹورے میں نیم کے ڈنڈے سے سس کے سر پہ تانبے کا چوب بڑا ہوا ہو۔ جن روز تک گائے کے پانچ گئے گئی میں گھوئیں۔ بس مرہم بنیاد ہے یہ مرہم تھوڑا تھوڑا روزانہ پلکوں کے کناروں پر لگائیں۔ (دیکھ محمد اواحد)

(ج) امیران مینی، کافور صمیم سنی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز سفید میں گھس میں اور شہد ایک ٹونہ ملا کر آنکھوں میں پھکایا کریں۔ نمانہ من چشم کے لیے اکسیر ہے۔ (دیکھ لالہ سری رام دوسا جہ)

(۱۴۲) مری ۱۔ (۱) مرینہ کو استعمال کے ساتھ کچھ عرصے تک "ٹریپل برومانڈ" استعمال کرائیے۔ اس بات کی بہت احتیاط کر لیجیے کہ قبض نہ ہوئے پائے۔

غذا بہت سادہ، زود معضم اور لذیذ بہت سا سالہ ڈالے کھلائیے۔ چیل اور دودھ کبھرت دیجیے۔ گوشت بہت کم۔ تاہم امکان گھر میں کوئی ایسی بات نہ ہونے دیجیے کہ جس پر حریف کو غصہ آئے۔ دل کو رنج پہنچے۔ روزانہ غسل کی عادت ڈال دیجیے۔ اس علاقے کے نتائج کی قدر دیر میں ظاہر ہوں گے۔ بد دل ہو کر معدی سے چھوڑ دینیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بیس سال کی عمر کے بعد اس مرض کے لاحق ہونے کی صورت میں قابل طور پر شفا یابی کی امید بہت کم ہو کر رہتی ہے۔ تاہم علاقے کی کوشش کرنی چاہیے اگر اگر مرض پورے طور پر دور نہ ہو تو اس میں کچھ کمی تو ہو جائے۔ اس مرض کے لیے مریض کے جسم اور قبض کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ گوشت خصوصاً بڑے جانوروں کے گوشت اور ناقض بادی چیزوں کے کھانے سے پرہیز رکھا جائے۔ آگ اور پتے ہوئے پانی یا کسی دیگر کھانے والی چیز کے دیکھنے سے بچا جائے۔ آنتوں کو صاف رکھنے کے لیے دوسرے تیسرے روز قرض ملین ۱۰ دھکلائے جائیں۔ اور روزانہ صبح کو کبیر شفا ایک قرض بکری یا گائے کے دودھ کے ساتھ کھلا دیا جائے۔ ان مذاہب پہل کر کے سے امتیاز بہت کم رہی کے۔ دروں میں کمی ضرور ہو جائے گی۔ (دیکھیم عبدالواحد)

(۱۴۳) نزلہ۔ (۱) آپ صاحب زادے کو کچھ عرصے تک پھلی کا تیل پلائیں۔ اگر قاض تیل بد ہو کر وجہ سے بنا ممکن نہ ہو تو "کبیر س" یا "کبیر ٹیٹ" آن المٹ و دکاڈ پور آئی۔ مناسب ہوگا۔ جب نزلہ باز کام ہو جائے تو تاک میں "ایڈ۔ این" کے قطرہ ڈالائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے نزلے کو اطریض، اسطوخودوس، فوٹائے رات کو کھلائیے اور روزانہ صبح کو فیر نزلہ جو اہر دلا دلائے کھلا دیا کیجیے۔ نزلہ اور بلغم کی پیدائش موٹو ہو جائے گی۔ (دیکھیم عبدالواحد)

(ج) موثر منتقہ: خربادام شریں معشرہ داے، سیاہ مرچ، اولسے، باریک کر کے ۱۲ توے تختن میں ملا کر کھائیں۔ (دیکھیم گبر حسین الہ آبادی)

(۱۴۴) چھان: (۱) آپ مریض کے "کوٹھل کبیر" کے کت سے کہہ: انگلیشن لکھو دیجیے۔ گوشت اور تیز مسالے دار غذا میں بالکل بند کر دیجیے۔ ٹماٹر، پالک، سنترے، اور دودھ بھورہ استعمال کرائیے۔ لکھانے کے لیے کسی انگریزی دوا فروش سے "لیڈوشن" جو ایچے اور اس میں کپڑا کر کے ہر وقت رکھیے۔ جب تک بالکل آرام نہ ہو جائے انھیں آگ کے قریب نہیں بیٹھنا چاہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چھان کے لیے بہترین مہار لکھیے۔ سفیدہ کاشوری، ہر دار سنگ ہر ایک ڈبرہ توے کبیرا تیں، ماشے، افین، ایک ماشہ، کافور، ماشے، درست تین ماشے، موم سفید، ڈبرہ توے، روغن گل، آٹھ توے۔ پہلے روغن گل کو آگ پر رکھیں اور اس میں موم ڈال کر گھٹائیں۔ اس کے بعد دوسری دوا میں باریک شدہ شامل کر کے کھٹ کر چھان اور روزانہ چھان پر لکھائیں۔ (دیکھیم عبدالواحد)

(ج) برگ نیم۔ ۱۲ توے پانی میں لپکا کاؤن کو بھاپ دیں اور پکاری کریں۔ روغن سفید، مرخ، دو توے میں آلودہ خامہ ۶ ماشے حل کر کے کان میں ڈالیں۔ مطبوخ سفید، رورہ پلائیں۔ (دیکھیم لالہ سری رام دوسا جھ)

(۱۴۵) ناصور رنج راں۔ (۱) مریض کو "الینس سیرپ" (مصل کا تیل مدت تک استعمال کرائیے کسی ہوشیار کیا دندہ کو روزانہ ڈریسنگ کے لیے مقرر کر دیجیے اور اس سے کہہ دیجیے کہ میرم بنارکاس کی تہی ناصور کے اندر کھا کرے۔ سمندر، مہب، مایہ، اس ایک حصہ، آچہ، دفا، مہ ایک حصہ، لکھو، دہر، افین دو حصے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دواؤں سے اس مرض کے علاوہ کی کوشش کرنا ہے کہ ہے، اس علاقے آبرین ہی سے جو کت ہے۔ (دیکھیم عبدالواحد)

(ج) دو تین سوال کے پائے کو تھیں کی اینٹ سفوف کر کے رکھیں۔ روزانہ صبح کے وقت ایک رتی دو توے تختن میں ملا کر کھائیں۔ (دیکھیم گبر حسین الہ آبادی)

(۱۴۶) پیشاب کی بندش۔ (۱) عکس ریز کی تصویر کے ذریعے سے معلوم کیے کہ گردوں میں یا ماشے میں کوئی پتھری تو نہیں ہے، اگر ہے تو اس کو داغ دواؤں سے پتھری کے محل کو پھینک کے لیے مدتیں چاہیں اور بعض پتھریں اس قسم کی بھی ہوتی ہیں جو کسی دوا سے نہیں گلیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح کے وقت، دوائے سنگ ایک رتی شربت آو باو ایک توہ میں ملا کر چائیں اور سپر کھونجور لپکا، ماشے، عرق آنتاس، ۱۰ توے شربت بزروری، ۲ توے کے ساتھ کھائیں۔ اور جب کہ نوزادری دو دودھ کھانے کے بعد کھایا کریں۔ (دیکھیم عبدالواحد)

(ج) کتنہ ابرک سیاہ، مساتے، سہاگ، جو اکھار، شورہ، ملی، نوشادر، جھریبہود، سنگ نرب، ہر ایک ایک رتی صبح ہی صبح پھانک کر اوپر سے ایک تولہ کاشی کاوشاندہ ملی لپک کریں۔ اسی طرح روزانہ دو تین بیٹھے استعمال کر کے سے پتھری ریزہ ہر کھل جائے گی۔ (دیکھیم گبر حسین الہ آبادی)

(د) مولی صبح ہی صبح منگ لکھایا کریں۔ کتنہ جھریبہود چار چلوں کو مر تہ مولی میں رکھ کر ات کو کھائیں۔ (دیکھیم لالہ سری رام دوسا جھ)

(ک) زیرہ سفید، ماشے، جھریبہود، ماشے، سنگ سرا، ۶ ماشے، مولی کھار، رتی، جو اکھار، رتی، شورہ ملی، ۲ رتی، تخم کرش، ۳ ماشے، سفوف تیار کر کے تین تین ماشے عرق باواں کے ساتھ دو دن وقت استعمال کرائیں۔ (دیکھیم گبر احمد ہنگاوی)

(۱۴۷) پھرانامی۔ (۱) اگر کسی اتفاق کی بدولت اس گھم کی کچھ عرصہ بھی تک سزا نہیں ہو تو اسے جلد سے جلد کام میں لے آئیے۔ ورنہ اس کا بہترین مصرف ہی ہو سکتا ہے کہ اگر آپ کوئی ہندو صاحب میں نوہون کر ڈالیے اور اگر مسلمان ہیں تو کسی مستری کو سہے دیجیے وہ اپنی شیشوں میں استعمال کرے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) پھرانامی کھانے میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ البتہ پرائے گھی سے بعض مریضیں بھال جاتی ہیں۔ جو پرائے خبیثت زخموں کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی جاتی ہیں۔ (دیکھیم عبدالواحد)

(۱۴۸) مار الذہب۔ (۱) الذہب کا نسخہ اور ترکیب تیار کی جو کچھ ہندو صحت ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں شائع ہو چکا ہے درست ہے۔ یہ عام صبا کی کڑھری کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ دل، دماغ، معدہ اور مگر وغیرہ اعضائے ذہبہ و شریہ کو قوت دیتا ہے، قوت باہ کو بڑھاتا ہے، سل و دق میں بھی مفید ثابت ہوا

ہے۔ اس کی مقدار فوراً ۲ قطرے سے ۵ قطرے تک ہو۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف باہ کی شکایت میں، اہم ترین بدستہ ہے۔ اثنائے استعمال میں دودھ، کھن بہ قدر ہضم خود استعمال کرنا چاہیے۔ (دیکھ عبد الوہاب)

(۱۴۹) امساک نہ ہونا :- (۱) آپ "اینگلز بر بروو ویسٹرن" کی چند پیشیاں استعمال کر ڈالیے، (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مختلف مزاج کے آدمیوں میں امساک کی مدت مختلف ہوتی ہے، اگرچہ آپ نے اپنی مدت امساک تحریر نہیں کی مگر ہمارے کہ وہ طبی ہو، لیکن اگر وہ اس قدر قلیل ہے کہ اسے مرض کہا جاسکتا ہے تو آپ وقتی طور پر مک، دوا میں استعمال کرنے کے بجائے یہ گولیاں بنا کر استعمال کیجیے۔ دھنسنکھا ایک تولد کو بیس کر اس میں ہر گز کا دودھ بقدر ضرورت ملا لیجیے اور چٹکی پر ہر بار گولیاں بنا کر کھ لیجیے۔ صبح وشام دودھ گولیاں دودھ کے ساتھ کھائیے۔ (دیکھ عبد الوہاب)

(۱۵۰) خارش :- (۱) آپ اپنی عزیز کے کو لائڈل کیسٹم کے انجکشن گولاد لیجیے۔ سر، چہرہ اور کاؤں پر روزانہ ۲۵ گزٹ منٹ لگا لیے۔ اور پیسے کے پے یہ دوا دیجیے۔ لاٹکرا رینی کیس ۲۰ گزٹ، سوڈائی کارب۔ اگرین، ایکٹرکٹ گیسٹریکولونڈ۔ اوند، سیرپ آرٹھیائی، ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مریض کو کسی مقامی معالج کے مشورے سے منفعہ ملا کر سہل دیجیے، اس کے بعد کچھ دنوں تک رات کو مجنون صفتی خاص ۶ ماشے اور صبح کے وقت حسابیوں ایک عدد پانی کے ساتھ استعمال کرائیے، تیسرے پر قرص مہمان ایک عدد ڈیڑھا ڈرام غیری ۶ ماشے میں ملا کر دیجیے۔ جب بیسوں کے استعمال کے دوران استعمال میں گیا دلیا کھادور مونگ کی دال سے پر ہیز مزی ہے۔ (دیکھ عبد الوہاب)

(۱۵۱) سر کے بال گرنا اور سفید ہونا :- (۱) سر کے بالوں کا جلد سفید ہو جانا یا گرنے لگنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے بالوں کو کافی مقدار میں غذا تیر نہیں آتی۔ یہ اس سبب سے بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے جسم میں خون کی کمی ہو، یا وہ خیر جسم اور بد رنگ ہو، اور اس سبب سے بھی کہ آپ لیٹے یا بیٹھے رہنے کی زندگی گزارتے ہوں۔ اور کام کاج کرنے، چلنے پھرنے، یا دوڑنے بھاگنے سے دوران خون تیز ہو کر جو ایک ایک روٹھنے تک پہنچا دیا کرتا ہے وہ حقیقت آپ کے جسم میں نہ پیدا ہوتی ہو اور آپ کے بال خون کی کافی مقدار کے لیے ترستے، بہتے ہوں۔ آپ دوا اونس مینی ایک چھٹانک ناربل کے تیل میں دو ڈرام سچہ کیسٹریکولونڈس۔ بلوایا کیجیے اور اس تیل کو روزانہ سر میں ڈالا کیجیے۔ پیسے کے لیے سیرپ میو گلو جین استعمال کیجیے۔ اور اگر جسمانی ورزش کے عادی نہیں ہیں تو کافی جسمانی ورزش کیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قسم کی شکایتیں عام جسمانی کمزوری اور خون کی کمی کے سبب سے بھی ہوتی ہیں۔ لہذا فوری دواؤں کے استعمال سے فائدہ ہونا ناممکن ہے۔ آپ روزانہ کھانا کھانے کے بعد شربت کیسٹریکولونڈس، اولڈ چائے اور سرکوائے کے پانی یا مین سے دھو کر دھن آٹھ لگا لیا کیجیے۔ (دیکھ عبد الوہاب)

(۱۵۲) پائیریا :- (۱) پائیریا درحقیقت ایک ایسا ہی مرض ہے کہ جو برسوں کہا معنی مدت اطرا دمی کو پریشان کیا کرتا ہے۔ چون کہ سبب سوزھوں سے نپلا کرتا ہے اس لیے لوگ عام طور پر اسے سوزھوں یا دانتوں کی بیماری خیال کر کے اس بات کے متنبی ہونے میں کہ معمولی طور پر کسی بخن وغیرہ کے استعمال سے شکایت رفع ہو جائے۔ بد قسمتی سے اس مرض کا تعلق خون سے ہو اور یہ اس قدر ضدی مرض ہے کہ با اوقات نہایت تن ذہبی سے علاج کرنے پر بھی دور نہیں ہوتا۔ آپ کچھ عرصے تک ان دوائیوں پر عمل کیجیے۔ مگر بنے کہ بہت کچھ فائدہ ہو جائے۔ اگر آپ گوشت کھاتے ہیں تو بالکل چھوڑ دیجیے۔ غذا میں سبز ذرا پیوں اور پھلوں کی مقدار میں قدر زیادہ کر سکتے ہوں کر دیجیے۔ منہ اور دانتوں کی بہت باقاعدہ صفائی کیجیے۔ اس منہ کے لیے "کو پرن" توہم پیٹ "بہت اچھی چیز ہے۔ مسواک یا نرم بالوں کے فرش سے روزانہ تین مرتبہ صفائی کیجیے۔ غرارے کے لیے "بائیدرجن پروکسائڈ" بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ پیسے کے لیے یہ نسخہ استعمال کرتے رہیے، فیری ایٹ ایمونیا سائٹراس، اگرین، نیچروکوشیا ۲۰ گزٹ، ایکٹرکٹ کیسٹریکولونڈس ۱۰ لیکوٹ ۱۵ گزٹ، سیرپ آرٹھیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا پنی لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ پینٹکری بریاں ۸ ماشے، نیلا صوفہ بریاں ۶ ماشے، کتھ سفید ایک تولد کو باریک پیس کر کہ چھوڑیے۔ روزانہ صبح وشام ۳ ماشے دوا کپاڈ نیم گرم پانی میں ملا کر لیاں کیجیے، اس کے بعد یہ بخن سوزھوں پر آمستہ آستہ لیئے اور آدھ گھنٹے کے بعد گلی کر لیجیے۔ متا کو صوفہ، اوند، سیرکائیس، چوپ جینی، آئندہ لہری، پینٹکری بریاں، سرما صفائی، طوطیا بریاں، کتھ سفید، کباب جینی، بارہ رنگ ہر ایک ایک تولد کو باریک پیس چھان کر بخن بنائیں۔ اگر قبض رہتا ہو تو روزانہ رخ کرتے رہیے۔ ہضم کا بھی خیال رکھیے کہ خواب نہ رہے۔ (دیکھ عبد الوہاب)

(ج) کتھ، ازنجیل، الاچی، خورہ، قل سفید، صعلی، مل، تک سیاہ، پینٹکری بریاں، توتیلے سبز بریاں۔ ہم وزن ہر ایک پیس کر بطور بخن استعمال کیجیے بہت جلد فائدہ ہو گا۔ (دیکھ عبد الوہاب)

(۱۵۳) بستر پر پیشاب کر دینا :- (۱) بچی کے عصاب بہت کم ہیں عمدہ خاص دودھ کم سے کم ایک سیر روزانہ اسے ملا لیا کیجیے۔ کملی ہوا میں خوب دوزے بھانگنے کا موقع دیجیے۔ اڈلے اور تازہ پھل خوب استعمال کرائیے۔ دوا کے طور پر خورہ سفیش "یا پھل کا تیل پلاتے رہیے۔ اور پیشاب کر دینے کے متعلق اس کو نہ کبھی سزا دیجیے اور نہ زبردستی کیجیے۔ چند روز میں طاقت آجائے پر یہ عادت رفع ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس بچی کو رات کو سوتے وقت مجنون مسک انبول ۵ ماشے کھلایا کیجیے اور صبح وشام دونوں وقت نہ نداد، کندھ چار چار دلی باریک پیس کر چوڑاں بالینوس چار ماشے میں ملا کر کھلایے۔ رات کو غذا میں دودھ چاول میں پیشاب لاسے والی چیزیں بالکل نہ دیجیے۔ اگر بچی چائے پتی ہر تو چھڑا دیکھیے۔ مٹی اور کھنی چیزوں سے پرہیز کرائیے۔ سونے سے پہلے پیشاب کرا دیجیے، اور رات کو بھی ایک مرتبہ اٹھا کر پیشاب کرا دیا ضروری ہے۔ کچھ عرصے تک

ان تہا برپہ عمل کرنے سے پیشاب کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی۔ (مکرم عبدالواحد)

(۱۵۴) **رلس سینڈور**۔ (۱) میں چترتی سے دیکھ کر طریقہ دوا سازی سے ناواقف ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رلس سینڈور کی تیاری میں بہت درد سہی کرنی پڑتی ہے۔ جب تک اس کو کسی باہر کی گرائی میں دو ایک مرتبہ بنا دیا جائے تیار کرنا مشکل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کارخانہ امت دھار لایا ہو یا کسی دوسرے دیکھ کارخانے سے خرید لیا جائے۔ تاہم آپ کے ارشاد کے مطابق ایک دیکھ کتاب سے اس فائنڈر مختصر فریب کے ساتھ لکھتا ہوں۔ پارہ مصطفیٰ دو توے، ہندک اکر سارہ توے دو توں کو دو پیر کھل کر کے کھلی بنائیں اور ایک آتش شیشی میں ڈال کر اس پر سات مرتبہ مضبوطی کر لیں، جب کل محنت خشک ہو جائے یا تو جن کے ذہن سے ستائیس مرتبہ آج دیں۔ آج پہلے تیز پھر دیرانی اور آخر میں تیز ہوئی چاہیے۔ اس کے بعد مرد ہونے پر تیشی کو تار میں اور اس کو توڑ کر اس کی گردن سے شکوف کے مانند سرخ رنگ کی دوا الگ کر لیں، یہی دوا

سینڈور ہے۔ (مکرم عبدالواحد)

(۱۵۵) **لنجر شنگی**۔ (۱) جن بزرگ نے سوال بھیجا۔ بدقسمتی انہیں بھی معلوم نہیں کہ مباشرت کی لذت زمانہ عضو تناسل میں نہیں، بلکہ ایک چوڑ

لعیف کے ہم سے اس قدر قریب ہوئے ہیں مصنف۔ انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ لڑکا اور لڑکی دونوں حقیقتاً گنہگارے دہر قسم کی عادات بد سے محفوظ رہنا تو پہلی مرتبہ جماعت میں دونوں کو ایک بوجھ تکلیف سہی محسوس ہوتی ہے۔ جسے لذت جماع و یاد دہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک کنواری اور ایک شادی شدہ عورت کے عضو تناسل میں اگر کچھ فرق ہوتا ہے تو اس آئنا کنواریوں میں پردہ بھارت اکثر موجود ہوتا ہے جو ایک بار بھی سہی جلتی ہوتی ہے اور کثرت و مشغولیت ہی جماعت میں ہیٹ کر ختم ہو جاتی ہے۔ اس جلتی کے پردے چاچوں کہ جماعت یا جماعت کی لذت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ شادی شدہ اور کنواری عورت کے عضو تناسل میں اس وقت تک کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک کہ بچے نہ پیدا ہوں، اور اس وقت جو فرق پیدا ہوتا ہے وہ بھی جیسے ذرا بچہ ہونے کی مدت میں قریب قریب مٹ جاتا ہے، اگر عورت کی تن درستی اچھی ہو۔ آپ شادی شدہ عورت کی بارگاہ بنانے کی فضول اور لایعنی کوشش کے بجائے اس بات کی کوشش کیجیے کہ اپنی شریک زندگی کو زیادہ سے زیادہ تن درست بنادیں۔ تناسل کی لذت کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کا ہم جنس وجود صحت مند اور تن درست ہے۔ نہ کہ اس بات پر کہ عضو تناسل بھارت کی خصوصیات حاصل کرے۔ آپ کے سوال کا پتہ علم اور آگاہی کے بقدر جواب دینے کو بعد اب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا دنیا میں آپ کے لیے اس کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے کہ بہ وقت زمانہ عضو تناسل کی فراہمیوں اور تنگیوں کی خیال میں محروم رہیں۔ مگر تناسل ہی ایک فردی حصہ ہے اور اس دنیاوی زندگی میں ہمارا فرض۔ لیکن کس مسئلے بنیاد ہے کہ آپ رات دن معتد اور تنگیوں کا پتہ نہ رہیں۔ خدا کے لیے آنکھیں کھولیں دیکھیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہسٹری ایک نوٹ کر چھ میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب دو گھنٹے مائے لوس میں چلنا گزرا۔ رات میں کرلا دیجیے۔ اس کے بعد آگ سے نیچے آنا کر گھل دھاوا دینے والے ایک پیر کر دھائیے بس دوا تیار ہے۔ اس میں سے ایک ماشا باریک صاف کر کے کیڑی میں باندھ کر اذام نہانی میں لگی جائے۔ (مکرم عبدالواحد)

(۱۵۶) **خونی تے**۔ (۱) آپ اپنی امیہ کے معدے کی تصویر عکس ریز کے درجے لے کر یہ معلوم کیجیے کہ معدے میں زخم یا سرطان تو نہیں۔ زخم میں تو غائب درد ہو تا ضروری ہوتا۔ لیکن سرطان کے بے درد فردی نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حالات ناممکن ہیں۔ (مکرم عبدالواحد)

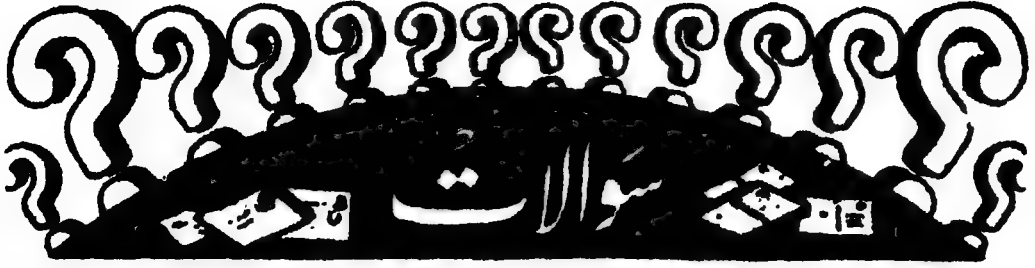
(۱۵۷) **سوزاگ**۔ (۱) آپ نے اس قدر علاج کر لیا ہے کہ میں ممشورہ اور معید دوا میں استعمال کر ڈالی ہیں۔ دور بیٹھے بیٹھے میں جو دوا میں بتاتا وہ آپ سب آزمائیں گے اب نویں ہی مشورہ دوں گا کہ کالکتہ، ممبئی، مدراس، بھونو، آگرہ، اور لاہور میں سے جو مقام آپ سے قریب ہو وہاں چلے جائے اس سب مقامات پر میڈیکل فوج میں۔ وہاں آپ کا علاج اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسی حالت میں ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کچھ دنوں تک مصطفیٰ خون منفع دوائیں پیجیے۔ اس کے بعد مسجلیجیے اور پھر رات کو معجون مصطفیٰ خاص پشہ پانی کے ساتھ کھائیے اور صبح کو چھری ایک عدد بکری کے دوہنے کے ساتھ نگل لیا کیجیے۔ اس طریق علاج سے ممکن ہے کہ آپ کی یہ دیرینہ شکایت دور ہو جائے۔ (مکرم عبدالواحد)

(ج) لائیکر سنٹل فلیور کا ایک بیٹ بکری ۱۵-۱۶ ہونڈ روزانہ صبح دوپہر اور شام کے وقت ایک ایک انس پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ اور پھر سے درد کی تسلی، چھاپہ، معری کا شربت پیں تین بیٹ کے اسماعل سے بغائی فائدے کی امید ہے۔ (مکرم ہالوں)

(۱۵۸) **جریان واحتلام**۔ (۱) ہمدوناز ۱۴ ذکر کردہ رابطہ سلامت آپ نے اپنے ہاتھوں اپنی ٹی پلیڈ کر لی۔ اور میں قریب قریب یقین کے ساتھ عرض کر سکتا ہوں کہ اگر آپ پھر کس طرح آپ کی وقت حاصمت ذی لوت آئی تو آپ پھر ان ہی حرکات میں مبتلا ہو جائیں گے اس سے تو بہتر بہتر ہے کہ یوں ہی رہنے دیجیے۔ آخر دنیا میں کروڑوں انسان ایسے ہی نوزندہ رہنے ہی میں کہ جن کے جسم کی کوئی ایک وقت زائل ہو جائے۔ آپ کا سوال پڑھ کر خدا جانتے کیوں مجھے بھی خیال ہوتا ہے کہ آپ کی زائل شدہ نوت کی بولی کی نمید نہیں ہے۔ پھر میں اگر آپ جانتے ہیں تو میسٹری فورٹن کا استعمال کر ڈالیے یہ انجیکشن بھی ہوتے ہیں اور کھلنے کی گولیاں بھی۔ ایک وقت دونوں چیزیں استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ مخصوص مردانہ شکایتوں کے علاج کے بجائے اپنی عام صحت کو درست کرے کی طرف زیادہ توجہ کریں اصول حفظان صحت کی پابندی کریں۔ بعض اور قبض کا خاص خیال رکھیں، صبح شام فیدل ہو جوری کریں۔ غذا میں سادہ اور زود صدم کھائیں۔ (بقیہ ص ۱۵۷ پر)



(۱) خریدار کو سال میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہو لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دوسروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

(۳) دوسروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تن آئے فی سطر کے حساب سے اجرت سمجھنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نوٹ کے کنگٹ پیج کو سطر ہی سوال درج کر سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تن آئے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں۔ شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) سوال کی جلدت مختصراً درصاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کٹ بھجنا کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۷) رطل کی خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر پینے کی تاریخ تک سوال درج کرنا ہیچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانے یا رسالے کے ہر مٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔
”مینجہ“ ہمدرد صحت

(۱۵۹) میری عمر ۵۰ سال کی ہے۔ کھانسی اور سردیوں میں سانس زیادہ آنے کی شکایت آٹھ سال سے ہے۔ ذرا سی ہوا گلنے سے زکام اور بخار شروع ہوجاتے ہیں۔ گرمی ہو یا سردی دونوں کی ہر داشت نہیں ہوتی۔ پیچھے سے کم زور ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر سید احمد اور حکماء کی خصوصی توجہ کا خواستگار ہوں۔ (فریڈرمانبر ۳۶۶)۔
(۱۶۰) میری اہلیہ کو تقریباً ۳ سال سے ہر شکایت بڑھ چکی ہے۔ شام کو سر میں خفیت درد ہوجاتا ہے۔ اور چکراتے معلوم ہوتے ہیں۔ باہاری دغیرہ کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ (فریڈرمانبر ۹۵۶)۔

(۱۶۱) زمانہ طالب علمی سے دائمی وزن میں مبتلا ہوں۔ بلغم ناک اور منہ سے بہت زیادہ قطرات۔ وزن بھی کم ہو گیا ہے۔ اُتھے اور چلنے وقت دل دھڑکتا ہے۔ مسرتو متورم ہیں اور ان سے خون بہتلے۔ قبض بھی رہتا ہے۔ شکایت ہر موسم میں رہتی ہے۔ (فریڈرمانبر ۱۰۹۴)۔
(۱۶۲) میری عمر ۳۲ سال ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے۔ ۵۰ جینے سے لے کر گھٹنے سے پنڈلی تک درد ہوتا ہے۔ اور ٹانگ بوجھ نہیں سنبھالتی۔ بلکہ بوجھ کھاجاتی ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ (۹۳۵۶)۔

(۱۶۳) میرا چودہ سالہ پتہ بدن موٹا ہوتا جا رہا ہے۔ سماعت میں بھی فرق آگیا ہے۔ اہلکوتہ فرمائیں۔ (فریڈرمانبر ۳۹۹)۔
(۱۶۴) تقریباً چار جینے سے ۱۰ سالہ لڑکی کو ساق و پاس کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ اہلیہ کرام اپنے تیرب تیرب سٹو سے مطلع فرما کر عند اللہ ۴۶ رپوں۔ (فریڈرمانبر ۸۰۹)۔
(۱۶۵) میری ۱۰ سالہ اہلیہ کے گلے میں کن پھیر ہے۔ بہت علاج کیے لیکن آرام نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر دس کا مشورہ ہے کہ آپریشن کرادیا جائے۔ حال آں کہ خدا و صرف متورم ہیں اور ۶ جینے سے ایک جگہ قائم ہیں۔ مواد وغیرہ کچھ نہیں متنا۔ سفید سوسے کا طالب ہوں۔ (فریڈرمانبر ۱۰۹۴)۔

(۱۶۶) میرا سوا دو سالہ بچہ ایک سال سے دیدار شکم میں مبتلا ہے۔ ۱۰ بجے تک ۱۰ بجے تک سفید زردی مال اور کبھی سفیدی پر مرفی باسیابی لیے ہوئے گول کچھوے دوسرے تیسرے روز پاجانے میں گرتے ہیں۔ سیال نندہ رکا۔ بے کے بچے کو کوئی باسوت سے منہ ہے۔ (فریڈرمانبر ۹۶۶)۔
(۱۶۷) میری عمر ۲۹ سال ہے۔ ضعف عضائے ریشہ، زکام البواسیر اور عصبی تکالیف میں مبتلا ہوں۔ خوف و ہراس اور توہمات دل و دماغ پر قابض ہیں۔ اپنا نوڈل کری کیا اگر کوئی دوسرا شخص بھی میری طرف سے مشاعرہ میں غل بڑھ دے تو مجھے اختلاج اور لرزہ براہ نام شروع ہوجاتا ہے۔ کہا میں دلیر ہو سکتا ہوں؟ ایک خریدار

(۱۶۸) ایک گیارہ سالہ لڑکے کے مردانہ اعضاء رسال دو سال کے بچے کی طرح چھوٹے ہیں۔ تغذیر اگرچہ مناسب لیکن لاغری دور نہیں ہوئی۔ مزاج بھی جڑ چڑا ہے جو صاحب اس نقوش کی حالت میں امداد فرمائیں گے۔ زلیست احسان مند۔ ہوں گا۔ (فریڈرمانبر ۸۰۳)۔
(۱۶۹) میرے لڑکے کی عمر ۲۴ سال ہے۔ چار سال ہوئے۔ باکی کھیلنے ہوئے آگے کے چار دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اب آٹھ دس جینے سے رات کے وقت کم دکھائی دیتا شخصیت و تجویز کا طالب ہوں۔ (فریڈرمانبر ۶۰۵۶)۔

(۱۷۰) میرا چھ سالہ پتہ دو سال سے نیمہ دیانہ ہے۔ صاف یوں نہیں لگتا سانس مشکل سے آتا ہے۔ رات کو سانس میں آواز می ہوتی ہے۔ دودھ نہ پونیا بھی ہو چکا ہے سر چوڑا بھی لنگ بھی ہے اس کی دلہ کو نیچا بگ بگاتی تھی۔ وراس نے دودھ پیا تھا۔ (فریڈرمانبر ۶۱۹)۔

(۱۷۱) حکماء کرام سے التماس ہو کر کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جس کے کھانے سے بال سیاہ پیدا ہوں۔ (فریڈرمانبر ۱۰۸۱)۔
(۱۷۲) مجھے تین سال سے بواسیر بادی کی شکایت ہے۔ قبض رہتا ہے۔ جلاب لینے سے معافی ہو جاتی ہے لیکن دوسرے دن شدید قبض ہوجاتا ہے۔ پاجانے کی

- مگر ایک سخت گھٹی پیدا ہو گئی ہے جو پچھلے طرف ہو اور پاخانے کو روکتی ہے۔ (فریڈرمنبر ۱۰۰۳)
- (۱۶۳) میرے ۳۴ سالہ دوست کو چار سال سے سرشت کی شکایت ہے۔ ممکنہ دوسرے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ قبض رہتا ہے۔ مجرب نسخہ دکا رہے۔ (فریڈرمنبر ۱۷۴)
- (۱۶۴) ایک سالہ بچے کو نونیا ہوا۔ علاج ڈاکٹری کر لیا گیا۔ اب اس کے دانتوں میں سخت تخیف ہے۔ جو دانت بھی نکلتا ہے سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اور گر جاتا ہے۔ نسخہ ایسا ہو کہ اجڑا آسانی سے مل جائیں۔ (فریڈرمنبر ۱۰۸۴)
- (۱۶۵) عمر ۳۰ سال ہے۔ کھانسی بخار رہتا تھا۔ دھرم پور سنی ٹوریم میں رہا۔ فائدہ ہو گیا۔ اب شکایت یہ ہے کہ گلے سے آواز نہیں نکلتی۔ گلے میں کسی قسم کی خواش ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب اور حکیم عبدالواحد صاحب خصوصی توجہ فرمائیں۔ (فریڈرمنبر ۱۰۶۳)
- (۱۶۶) بچے کی عمر ۲ بیٹھے ہے۔ پیدائش کے وقت سے ایک ہی فصد ہے۔ دوسرا سو جو نہیں ہے۔ پریشانی یہ ہے کہ اس کمی کے کیا اثرات ظاہر ہوں گے؟ (فریڈرمنبر ۱۹۵۸۲)
- (۱۶۷) میری عمر ۲۹ سال کی ہے۔ دس سال پہلے الٹی آنکھ چٹ گئے کی وجہ سے کم زور ہو گئی تھی۔ اب نقشہ کشی کی وجہ سے سیدھی آنکھ میں یہ فراہمی پیدا ہو گئی ہے کہ تیز روشنی میں دیکھنے کی وجہ سے پلٹا کا دھبہ سامنے آ جاتا ہے۔ یہ ظاہر دو دن آنکھیں پھٹیک اور صبح میں۔ (۱۰۵۹۱)
- (۱۶۸) میرے ایک عزیز کے خیمے کے قریب ایک گانٹھ پیدا ہو گئی ہے جس میں دانے سے خیمے کی طرف کی جس محسوس ہوتی ہے۔ چلنے پھرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اب یہ خیمے کے برابر ہے۔ خیال یہ ہے کہ چڑھ جائے۔ (فریڈرمنبر ۲۲۳)
- (۱۶۹) تین سال پہلے بچے سل ہو گئی تھی۔ علن سے آرام ہو گیا تھا۔ اب چار مہینے سے مرض خود کرایا ہے۔ سینے میں الٹی طرف جان محسوس ہوتی ہے۔ اور آلتا پیچھا پھر کتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ تیسرے پر حرات ہو جاتی ہے۔ کھانسی کا فصد ہر وقت رہتا ہے۔ رات کو اس میں شدت ہو جاتی ہے۔ مذاق کرام توجہ فرمائیں۔ (فریڈرمنبر ۶۳۵)
- (۱۷۰) تیس سالہ شیر شاہی شدہ مریض عادت بد کا شکار رہا۔ ۱۵ سال ہونے سوڑا ہو گیا تھا جو کہیں تنیک ہو جاتا ہے اور کسی خود کرایا ہے۔ ۲۰ مہینے میں تیر جا پن موجود ہے۔ خواہش جملہ مفقود ہے۔ پیشاب کی نالی میں تنگی ہو گئی۔ ڈاکٹر سلائی کا مشورہ دیتے ہیں۔ (۱۰۷۳۴)
- (۱۷۱) مریض کو دس سال سے سیلان الترقم کی شکایت ہے اور اسی عمر میں چار بیٹے بھی ہوئے۔ ایک سال سے رحم میں درد ہونے لگا ہے۔ اخلاص قلب کی شکایت کبھی کسی ہو جاتی ہے۔ مجرب اور آسانی سے نئے دوا نسخہ توجہ فرمائیں۔ (فریڈرمنبر ۱۰۱۹۸)
- (۱۷۲) سات سالہ لنگ، ایک بچہ کا رطیب کے مائع مطب کرنے کے بعد سارے چار سال سے اپنا ۵۰ پکڑ رہا ہوں۔ لیکن چاہتا ہوں کہ گھر بیٹھے سند حاصل کروں۔ حکیم اکبر حسین صاحب آبادی کی مدد چاہتا ہوں کہ شامل حال ہو۔ (۱۰۹۱۸۱)
- (۱۷۳) میری رشتے دار پچاس سالہ رطب دس سال سے شکم اور جوف میں کیروں کے پھٹنے کی سی سرسراہٹ محسوس کرتی ہیں جو سخت ناگوار ہے اور اکثر فلاب سے پیدا کرتی ہے۔ نو سال ہونے کے باوجود اس پر رتب ہو گیا۔ اس کی وجہ سے اس کیفیت میں اور زیادتی ہے۔ مسہل اور گرم کش بڑا اللہ دواؤں سے اور فلوئید معدہ میں اور اشتہا غالب ہونے پر کیروں کے پھٹنے اور سرسراہٹ زیادتی ہوتی ہے۔ سینکے اور غذا کھا لینے پر کچھ دیر سکون ہو جاتا ہے۔ مزاج سرد طبعی ہے۔ نزلہ ہمیشہ رہتا ہے۔ سال میں دو بار مرتبہ متینہ انفس کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ بادی اور ترش چیزیں کھانے سے گردن کے غدد اور جانہیں کی سنوں میں اور شکم جوف ماند میں درد مگر سخت تخیف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں سرسراہٹ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اعیانہ کرام تشفیہ و تجویز تحریر فرما کر شکر گزار فرمائیں (فریڈرمنبر ۹۲۸۵)

بقیہ صفحہ ۵۷ سے۔ دواؤں میں سے ہم کو قرض منٹ الحمد للہ قرض قلمی ایک ایک عدد، دوا المسک معتدل سادہ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں، اور سپر کو قرض مرجان ایک عدد خمیر کا دواؤں ۱۶ ماشے میں ملا کر استعمال کریں اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش بالیونوس نو ماشے کھالیا کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

پھنا چھن روپے

مشہور مصنف مسٹر ایس۔ اے خاقان کے مضامین آپ کو پسند ہیں، مسٹر ایس۔ اے خاقان کی کتاب ترقی کی میسر می بھی آپ کو غرض پسند ہوگی۔ وکیلوں، ڈاکٹروں، تاجروں، ملازمین، طالب علموں غرض ہر شخص کو امریکین حقیقات کے بموجب موجودہ حالت سے ترقی کرنے کا بہترین راستہ بتائی ہے۔ اس میں عقل سے کام لینے، داغ سے گہرا سوچنے اور آمدنی بڑھانے کی ترکیبیں لکھی ہیں اور نہایت دل چسپ طریقے سے گلے کی سیرسراہٹ کو سبب ساز ۲۲۲۱، ضخامت ۱۳۶ صفحے۔ ساڑھے نو آنے کے گت بیچ کو بھی منگائیے۔

مسٹر ایس۔ اے خاقان کی دیگر تصانیف رعایتی قیمت پر حاصل کرنے کے لیے ہماری لائبریری کے ممبر بن جائیے۔ تو اسی منٹ مفت منگائیے۔

حاجی ایم اشفاق، مالک دولت صحت عزت لائبریری، بلی ماران، دہلی۔

موسم سرما اور صحت و شباب

موسم سرما کی اہمیت :- بات عام طور پر سب لوگوں کو معلوم ہے کہ جڑے کا موسم ہندوستان کا بہترین زمانہ ہے۔ اس میں جسم کی نشین پوری سرگرمی سے اپنے کام انجام دیتی ہے۔ مگر اور آنتوں میں غذا کو ہضم کرنے اور اس سے بہترین خون بنانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ اس موسم میں جگر اپنے چھتے خون کا کافی ذخیرہ تیار کر کے رگوں میں بھیج دیتا ہے جو دوسرے موسموں میں بھی کام آتا ہے۔ مگر کسیوں میں تحصیل زیادہ ہوتی ہے اور جو چیزیں زندگی برقرار رکھنے کی غرض سے ضروری ہیں وہ بھی مکتوری بہت تحصیل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹھنڈے ملکوں میں گرم ملکوں کی نسبت اوسط عمر زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ سردی صحت و حیات مزید بڑی اور خون کو محفوظ رکھتی ہے۔ ان ہی پر مدار حیات کی گرمی میں غذا کی خواہش کم ہو جاتی ہے اور پانی کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے ہضم درست نہیں رہتا۔ بعدہ اور آنتوں کی اکثر شکایات خاصا وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ برسات گرمی سے بھی خراب ہے۔ برسات میں معدہ اور دوسرے آلات ہضم کی حالت اچھی نہیں رہتی۔ ذرا سی بے انتہا طبی سے مہلک بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ وجہ ہے کہ خشکی اور ٹھنڈی ہواؤں کی تلاش میں اکثر صاحبان دل پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ بصوری اور کثیر کی گھوڑوں وادیوں میں ان دل چسپیوں کو ڈھونڈتے ہیں جو سردی کے موسم میں ہر جگہ مل جاتی ہیں۔

شباب اور سرما کا تعلق :- جوانی اور سردی میں نہایت گہرا اثر ہے۔ تعلق ہے۔ یہ موسم جذبات پر دبی اثر کرتا ہے جو شباب کی بغائیاں اور طوفان انگیز بایں خیالات و محسوسات برپا کرتی ہیں۔ جس طرح کھلنے پھٹنے کی خواہش ہضم کی طاقت اور خون پیدا کرنے کی صلاحیت ہیں موسم میں بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح جذبات میں بھی زندگی کی روح دور جاتی ہے۔ خون پیدا کرنے والی غذا میں اور رگوں، پتھروں اور دل و دماغ میں قوت و طاقت کی بھلیاں بھر دینے والی دوا میں اس موسم سے گہری منہ بہت اور خصوصیت رکھتی ہیں۔ مخصوص طور پر قوت باؤ کے متعلق دواؤں کے استعمال کا یہی موسم ہے۔ اور شباب حقیقت میں ہی چیز کا نام ہے۔ وہ نہ سیاہ بالوں اور سرخ و سفید کالوں پر جوانی کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ جوانی دل کی زندگی کا نام ہے اور دل کی زندگی کا ثبوت ہستی خواہشات و جذبات کے اس پیغام پر ہی سے مل سکتا ہے۔ جسے قوت باہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو دو این باہ میں بچان اور جوش پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً مشک، عنبر، زعفران، مائے شتر اعراقی وغیرہ وہ بالعموم گرم ہوتی ہیں گرمی با برسات میں ان کے استعمال سے بہتر اور دیر پائناج کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ جاڑوں میں مقوی غذاؤں کے کھانے اور ہضم کرنے کا عقیدہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ کہ جڑ اور اڑیٹے وغیرہ کے حلوے جاڑوں کے ساتھ وہی خصوصیت رکھتے ہیں جو آم، امرود اور دوسرے بیووں کی ہیں۔ جو اپنے موسم سے ہو سکتی ہے۔

جاڑوں کا بہترین تھنہ، جو صحت، جوانی، حوصلہ مندی اور قنہ دہشت کی تمام خصوصیات کو برقرار رکھنے کا زبردست ضامن ہے آپ کو معلوم ہو گیا ہو؟ اگر یہ سوال ہندوستان کے کسی غفلت مند اور تجربہ کار شخص سے کیا جائے تو وہ صرف یہی کہے گا۔

”ماہ اللحم“

واقعہ یہ ہے کہ ماہ اللحم دنیا کی عجیب ترین ایجیڈ ہے۔ جس کے موجد نے اپنی عقل و ذہانت کے زبردست کمالات کا اس میں ایسا حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے کہ سائنس کی موجودہ ترقیوں کے دور میں بھی وہ دیکھے بغیر نہیں رہ جاتا۔ اس میں سہ انسانیت کے تمام اقسام کو ڈور کرنے کی قابلیت موجود ہے۔ دل، دماغ، جگر، معدہ، مینائی، حافظہ اور باؤ کو قوت دینے میں اس کے مقابلے کی کوئی دوا آج تک منظر عام پر نہیں آئی ہے۔ اس میں ایسی چیزیں شامل ہیں جن کو جدید اصول اور سائنس کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو وہ بدن کے جملہ ضروری اجزاء کی حتمی نظر آئیں گی۔ اس میں فولاد، پتھر، کلو، بن، میگنیشیم، سوڈیم، پوٹاشیم، آئیوڈین اور جسم کو پروش کرنے اور طاقت و صلاحیت بخشنے والے سب سے خاصہ موجود ہیں۔

ماہ اللحم کے حیرت انگیز فائدے :- ان فائدوں میں صرف ایک ہی بات داخل نہیں ہے کہ وہ عام کمزوری کو رفع کر دے اور دل، دماغ اور باؤ کو قوت پہنچائے۔ بلکہ اپنے بہترین اجزاء کی بدولت یہ عاق بدن کے زمریہ مواد کو نکالتا، احباب اور مریضوں کو مضبوط کرتا، بدن

میں حق و بطل کی پیدائش ہو، خون کو صاف کر کے جلد کو خوبصورت بنا دے۔ بدن میں طاقت و توانائی پیدا کر کے مہلک اور چھوٹ دار امراض کے حملے سے محفوظ رکھ دے۔ جن لوگوں میں دق یا کسی اور مرض کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے، ان میں ان امراض سے محفوظ کرنے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ مریض کو مزہ دے اور کام کی کثرت کے باعث اس دق کی استعداد کھنکھنے والے آدمیوں کو خطرے کے قریب لے آتا ہے لیکن مالکِ عالم کی نگہبانی کے مشکل ذرائع بڑی خوش ہنوبی سے بچا دیتا ہے۔ یہ خون کو سرخ اور دغ کو پسٹ کرتا ہے۔ دل میں خوشی، سرور و کامیابی کا ول ولہ پیدا کرتا ہے۔ قوتِ ارادی کو بڑھاتا ہے۔ دیرپا و دشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ یادداشت کو ترقی دیتا ہے اور کام کرنے کی ہمت اور اہلیت بڑھاتا ہے۔ دورانِ خون کی سستی کو دور کرتا ہے۔ دوسرے کچھ تیلابن بن جو ریح میں تازگی اور دل و دماغ میں فحش پیدا کرتا ہے۔ دغی کام کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ماہِ الحکم کیا ہے؟ فائدہ اور ممانعت کی اس طویل مگر سچی فہرست کو دیکھ کر خود بخود دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مالکِ عالم ہو کیا چیز؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مالکِ عالم ایک تمدن کا خوشبودار خوش رنگ اور نہایت دل فریب عرق ہے جو سیب، انگور، انار، ناشپاتی، جہی، امرود، انشاس اور دوسرے تازہ میوے اور نوش و لائق میووں، مشک، عنبر، زعفران اور دوسری قیمتی اور نایاب دواؤں نیز جہم کو بہترین طریقے پر پرورش کرنے والی غذاؤں کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ایک ایک قطرے میں قوتِ روح، خون اور غذا، نیت، سرور اور نفاذ، طاقت، رنگ اور حوصلہ کا طوفان پوشیدہ ہے۔

ماہِ الحکم اور دوسری مقوی غذائیں۔ مالکِ عالم اور دوسری مقوی غذاؤں میں کافی فرق ہے جو مالکِ عالم کے امتیاز اور اس کی برتری کی مضبوط ضمانت ہے۔ اگرچہ تمام قوتوں پر فوراََ اثر کرتا ہے۔ یہ صحت اور لے سی اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ معدے میں بہت کم تکلیف ہے۔ اور بہت جلد جہم میں پہنچ کر خون اور ریح میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جہم اور ریح کی پرورش اور تربیت کرنے والے تمام اجزاء اس میں موجود ہیں۔ اس کی مقدار خوراک بہت کم ہے۔ دوسری مقوی غذائیں ہفتوں اور مہینوں میں جو کام کرتی ہیں وہ مالکِ عالم چند گھنٹوں اور چند دنوں میں کر دیتا ہے۔ مالکِ عالم اپنی لطافت اور پاکیزگی کے باعث معدہ اور دوسرے اعضاء پر کوئی بار دے بغیر خون بن جاتا ہے۔ معدے اور انقوی پر اس سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔

شراب اور مالکِ الحکم۔ مالکِ الحکم کے دوسرے فائدوں کو دیکھ کر ممکن ہے کسی کو یہ شبہ ہو کہ یہ فائدے شراب سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ شبہ بالکل بے حقیقت ہے۔ شراب سے ایک عارضی کیف تو ضرور پیدا ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ آگ کی یہ ستیاں چٹکاریاں دل و دماغ، معدہ، جہم اور پھیپھڑوں کو جلا کر خاکستہ کر دیتی ہیں۔ روح اور خون کو پھونک ڈالتی ہیں۔ مالکِ الحکم میں نہ صرف یہ نقصانات ہی نہیں بلکہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ مالکِ الحکم شراب میں دی فرق ہے جو شیطاں اور فحشے میں ہو سکتا ہے جو براشتہ نصیب ہزاروں روپے کے ساتھ ہی اپنی صحت و جوانی کو بھی شراب پر مصیبت چڑھ دیتا ہے۔ کاش وہ دیکھ دے کہ مالکِ الحکم کی کریمیاں !

جوہر اور ملمع۔ کہتے ہیں کہ ہر مہمک دار میز سونا نہیں ہوتی۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ ہرے مالکِ الحکم کو خواص اور فائدے سے بھی دو باز رہنا ہوتا ہے۔ اس میں ہو سکتے۔ بازاری مالکِ الحکم میں مصنوعی رنگ اور مصنوعی خوشبو کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ مالکِ الحکم کی تیاری پر کافی روپیہ صرف ہوتا ہے۔ جو محنت ہو شکاری اور تجربہ کاری بھی اس کے تیار کرنے کے ضروری عناصر ہیں۔ طبی اصول سے اجزا کی مہر سانی اور پورے وزن سے قیمتی دواؤں، تازہ پھلوں کے رس اور بیش قیمت دواؤں کے لطیف و پاکیزہ سیال کی شمولیت پھر دیانت اور ایمان داری سے انتہائی عاق حاصل کرنا جتنا طبی اصول سے حاصل کرنا چاہیے، کوئی تمویلات نہیں۔ پھر ایک باعق لمحہ کر دو بارہ ملتے ہی اجزا پھر شامل کر کے عرق کشید کرنا اور اس میں بھی ان ہی قوتوں کا پابند رہنا نہایت دشوار اور اخلاقی جرات کا کام ہے۔ یہ کام دینی لوگ کر سکتے ہیں جن کے سینے میں

فن اور مخلوق کا درجہ بھی موجود ہو۔ جن لوگوں کے سینے میں دردست خانی ہیں وہ صرف پینٹ فائدے کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ ناموس بن اور عوام کی فلاح و بہبود سے انھیں سروکار نہیں ہوتا۔ جن اور صداقت کے ساتھ فن اور مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ کافی ایشا اور مضبوط کا طرب ہے۔

بمکدر دوا خانے کا مالکِ الحکم

بمکدر دوا خانہ محض تیار رہتا ہے۔ وہ نہیں، بلکہ سب جدید و مہمہ من مہمات۔ دینی میں طب جدید کے دوش پر دوش چلانا اس کی زندگی کی سب سے بڑی سعادت اور ضرورت ہے۔ دینی دواؤں کو ملکہ شعل و شہادت سے میسر رہا اور ان کی طاقت و اثر کا طبی قبول سے جائزہ لے کر

بازار میں لانا ہمدرد دوا خانے کا سب سے بڑا اور کس فرض پر ہی فرض کو ادا کرنے کے لیے وہ قائم ہوا اور اسی فرض کو بجالانے کے لیے اب تک سرگرم کار ہو رہا ہے۔ ہمدرد دوا کو پوری دے داری صحت اور صفائی سے تیار کرنا اس کا اور اس کے نگران و سرپرست کا مقصد حیات پر مبنی وجہ ہے کہ ہمدرد دوا خانے کے مالکوں میں نہ کوئی ضروری دوا کم کی جاتی ہو اور نہ مقدار بڑھانے کے لیے غیر ضروری چیزوں کا اضافہ کیا جاتا ہو۔

دو سو سال کا مجرب نسخہ۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی میں مالکیم بہ نسخہ خاص دوا آتش کو ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جو دو سو سال سے ہندوستان کے مشہور و معروف اور نامور اطباء کا معمول رہا ہے۔ رض ہند کے اکثر شاہی خاندانوں میں یہ مالکیم استعمال ہوا ہے۔ ہمدرد دوا خانے کی مجلس شخیص و تجویز کے تجویز کار راجہ نرسنگھ سنگھ سے ہیں۔ مالکیم کے متعلق گہرے اور وسیع تجربات کر رہے ہیں۔

ہمدرد کے مالکیم کی لازوال شہرت۔ یہ مالکیم بیس سال سے ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچ رہا ہے۔ کئی بار شروع ہوتے ہوئے ہی اس کی مانگ کا اتنا ہند شروع ہوا ہے جو پچھلے کے وسط ملک جاری رہتا ہے۔ اس عرصے میں قوت و زندگی اور طف و سرور سے بھری ہوئی ہزاروں بچہ دوا خانے سے روانہ ہوتی ہیں۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی کے مالکیم دوا آتش بہ نسخہ خاص نے ایک لازوال شہرت و عزت حاصل کرنی ہوئی ہے۔ مالکیم کی بقیہ خیریت و وقت خریدار کے دل میں ہی نیاں ہوتا ہے کہ وہ قوت و زندگی اور صحت و تندرستی کا سودا کر چکا ہو۔ اس شہرت و اطمینان کے باوجود ہمدرد دوا خانہ دہلی ترقی و اصلاح کی طرف بڑھتا رہا ہے اور مالکیم کے متعلق علمی و عملی تجربات ہوتے رہے۔ سائنسک اصول سے غور کیا جاتا ہے۔ اب ان تجربات کے بہترین نتائج سامنے آگئے ہیں اور کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد ہمدرد دوا خانہ دہلی نے ایسے آلات تیار کر لیے ہیں جن کی امداد سے مالکیم کو محفوظ طریقے پر تیار کرنے کے ساتھ ہی اس کی طاقت و قوت کو بڑھا دیا گیا ہے اور اسے دیر پا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ ہمدرد دوا خانے کے مالکیم کی چند خصوصیات۔ ۱۔ مجلس شخیص و تجویز کے صدر مالی جناب حکیم مولوی حاجی محمد علی بھٹی صاحب کی خاص نگرانی میں نہایت اہتمام، صفائی اور پاکیزگی سے تیار کیا جاتا ہے۔

۲۔ تمام قیمتی اور پھلوں کے رس پورے وزن سے شامل کیے جاتے ہیں۔

۳۔ سبز میوؤں کے رس حاصل کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ کوئی کچا یا داغ دار پھل نہیں ڈالا جاتا بالکل وقت پر تازہ اور عمدہ پکتے ہوئے پھلوں سے تازہ اور عمدہ رس حاصل کر کے ڈالا جاتا ہے۔

۴۔ ہمدرد دوا خانے کے مالکیم کی ترکیب میں سب کے تمام قوتوں کی پرورش اور تربیت کا لحاظ رکھ کر قوت بہ پر فرڈ لاپتہ ہو یہ نہیں کیا جاتا کہ محض بہ کو قوت دینے والی دوائیں ملا دی جائیں اور دل و دماغ و معدہ و جگر وغیرہ کا خیال نہ رکھا جائے اور نتیجہ یہ ہو کہ اس کے استعمال سے رگوں اور پھلوں میں ایک غیر طبعی جوش پیدا ہو کر قوت بہ میں وقتی توازن پیدا ہو جائے اور جب رد عمل ہو تو پہلی قوت بھی باقی نہ رہے بہت دیر دوا خانے کے رقوم میں ایسے اجزاء نہ لگے جاتے ہیں جو دل و دماغ اور جگر و معدہ کو طاقت دے کر پہلے غمخوار بنائیں اور بعد میں بھلائی انمول کے باعث بہ کو قوت دیتے ہیں۔

۵۔ زیادہ گرم اور متیز چیزیں شامل کر کے مالکیم کی خوبی و برتری کو ظاہر نہیں کیا جاتا بلکہ سب کو نشین کے کل پڑوں کے لحاظ سے بہترین اور غذائیت بخش اجزاء لگاتے ہیں جن سے خون اور روح پر نہایت معتدل اور قدرتی اثر پڑنے کے بعد نتیجہ کے طور پر بہ میں بڑی پیدا ہوتی ہے۔ ۶۔ ظاہری شکل و صورت، رنگ و خوشبو نہایت دل فریب ہو صرف پیکینگ پر اتنا زور دیا صرف کیا جاتا ہے جو جتنا بڑی مالکیموں کی تیار ہی پر بھی خرچ نہیں ہوتا۔

۷۔ ہمدرد دوا خانے کے مالکیم عام صحت کے خراب نہیں ہوتا۔

۸۔ نفاست اور پاکیزگی کے لحاظ سے آپ اپنی نظیر ہے۔

مالکیم بہ نسخہ خاص کے مختصر فوائد۔ مالکیم کے جوفا دے بیان کیے گئے ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مختصر طور پر چنانچہ اس میں انیازی افواہیں مکرر لکھے جاتے ہیں یہ مالکیم نہایت مقوی و بھرپور دل و دماغ، جگر و معدہ اور گردوں کو بے دردت و آسائش

اور بہرہ کی دوسری گلیٹیوں کو اپنے قدرتی ذلی نف اور کرنے اور مخصوص رطوبت کے تیار کرنے پر آمادہ کرتا ہو۔ حافظہ اور بینائی کو بڑھاتا ہو۔ جوش، ولولہ اور قوتِ ارادی پیدا کرتا ہو۔ ضمیر اور احساسِ ضمیر کے افعال کو ترقی دیتا ہو۔ خدا کی خواہش کو زیادہ کرتا ہو اور کھائی ہوئی غذاؤں سے بہتر بین خون بننے اور آست بزدل کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہو۔ بندہ یوں کو مضبوط اور جسم کو چست و توانا بناتا ہو۔ کافی خون پیدا کر کے چہرے کو خوبصورت اور سرخ و سفید کر دیتا ہو۔ خون کو صاف کر کے رنگ نکھارتا ہو۔ دماغی کام کرنے کا حوصلہ بخشتا ہو۔ ذہانت، جوش اور غم نہ پیدا کرتا ہو۔ پستی، مایوسی اور غم اور دود کو دور کرتا ہو۔ وظیفہ زوجیت اور کرنے کی آمنگ اور آرزو پیدا کرتا ہو۔

ترکیب استعمال تنہا، بالآخر استعمال کرنے کی ترکیب نہایت آسان و سادہ ہو۔ لیکن مایہ نگر کی قوت کو بڑھانے اور اس سے مخصوص اعضاء اور قوتوں کو تربیت دینے کے طریقے مختلف ہیں جو بعد میں لکھے جائیں گے۔

خوراک - پانچ تو لے یعنی چھنا تک بھرا، اللہ چہنا چاہیے۔ ضرورت کے وقت اس میں کمی بیشی بھی کی جاسکتی ہو۔

بدرقہ - پانچو میٹا دودھ، دودھ گانے کا ہو تو بہتر ہو دودھ کی مقدار کا گھٹانا اور بڑھانے والے کی طبیعت اور قوتِ مضمر پر موقوف ہو۔

اوقات استعمال اس کے استعمال کا بہترین وقت صبح کا ہو۔ در نہ ضرورت پر ہر وقت بطور مقوی اور فخر چیز کے استعمال کیا جاسکتا ہو۔

پیریز - دورانِ استعمال میں کھٹی اور دیرِ ضمیر چیزوں سے پرہیز رکھنا چاہیے۔ ہلکی اور زودِ ضمیر غذا کھائیں۔ سبز میووں میں سیب، انار، انگور، ناشپاتی، کیلا اور سرودہ وغیرہ کھا سکتے ہیں خشک میووں میں بادام اور اخروٹ، انجیر کھا سکتے ہیں۔

ماہِ اللہ کی مدتِ استعمال - ماہِ اللہ ایسی مفید مقوی اور زود اثر دوا ہے کہ خلق سے اترتے ہی اس کے حیرت انگیز فائدوں کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ چہتے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کو کسی نے سہارا دے دیا۔ طبیعت پر خاص قسم کی آمنگ اور فرست نمایاں ہو جاتی ہے۔ سین متھل اور پامدار منافع حاصل کرنے کی غرض سے چالیس دن تک اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ دواؤں سے دن، ماہِ اللہ چہتے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو چالیس دن کے استعمال سے میسر آتی ہے۔ پھر بھی ماہِ اللہ کی خواہ ایک ہی خوراک پی جائے وہ اپنا اثر دکھانے بغیر نہیں رہتی۔ چالیس دن تک ماہِ اللہ کا پی لینا گویا سال بھر تک

صحت اور تن درستی کا بیمہ کراہینا، دین لوگوں کو خدا نے استطاعت دی ہو وہ اگر آخر الکتوبر سے وسط اپریل تک اس کو مناسب بدرقوں کے ساتھ چہتے رہیں تو ان کی عام جسمانی حالت قابلِ رشک ہو جائے گی۔ اور ڈاکٹر دارونوف کے عندی خلاف کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ بغیر عملِ تسلیم ہی کے

اعادہ شباب ہو جائے گا۔ دل و دماغ اور بدن کا ہر عضو جوان ہو جانے کا تمام جسمانی طاقتیں جوش و خروش کے ساتھ اپنا اپنا کام کرنے لگیں گی۔ اور بدن کے رونیں رونیں سے طاقت و توانائی، صحت و تن درستی اور شباب و جوانی کے چہتے اپنے لگیں گے۔

ماہِ اللہ اور مختلف بیماریاں۔ یوں تو ماہِ اللہ خود نہایت صحت بخش، مغز اور مقوی دوا ہے لیکن مختلف بیماریوں میں اس کو مناسب اور مخصوص دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ ماہِ اللہ دواؤں کے اثرات کو بہت جلد مقامِ مرض تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ جو دوائیں کھائی جاتی ہیں ان کی طاقت بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہاں مختصر طور پر مختلف بیماریوں میں ماہِ اللہ کے استعمال کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

ضعفِ دماغ اور ماہِ اللہ

دماغ اور حافظے کی کم زوری اور ضعفِ اعصاب میں، جب کوئی بات یاد نہ رہتی ہو اور کام سے طبیعت جلد اچاٹ ہو جاتی ہو تو خمیر و گاؤ زبانِ عبری جواہر والا ۶ ماشے یا خمیرہ کاؤ زبانِ عبری عود صلیب والا ۴ ماشے میں کشتہ مر جان ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماہِ اللہ پینے خاص ہو تو لے پی جائیں۔ چالیس دن میں حافظہ، بینائی، دماغ اور دل و جگر میں غیر معمولی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

مصنفوں، وکیلوں اور ایڈیٹروں کی ترقی کا راز ان کی دماغی اور ذہنی قابلیتوں اور فکر و خیال کی بلندیوں میں ضمیر ہو جب دماغ اور حافظہ کم زور ہو جاتا ہے تو بڑا آدمی بننے کی سب آرزوئیں فنا ہو جاتی ہیں ایسی صورت میں ضعفِ دماغ کا یہ علاج آکر دیکھیے۔

مستفوں، وکیلوں، ایڈیٹروں، طالب علموں اور ہر وہ مافی کام کرنے والے آدمی کو حالت صحت میں بھی جاذبوں کے زمانے میں کم سے کم چالیس دن عین کر دینا چاہیے، خصوصاً ایسی حالت میں جب زیادہ کھنے پڑھنے سے سر جھکانے لگے، اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجائے تو یہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔

دل کی کم زوری اور مارٹالیم۔ دل کی کم زوری، دل کی دھڑکن، گھبراہٹ اور طبیعت پر وحشت طاری رہنے کی صورت میں یا اس وقت جب وہم، وسوساں اور شکوک وغیرہ کا غلبہ ہو اور ذرا سی بات میں طبیعت پر ملامت آزر دگی یا کھرباہٹ پیدا ہو جاتی ہو تو معجون نفع دہاٹے یا معجون طلا ۳ ماشے کھا کر اوپر سے، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے شربت روت افزا ۱۰ تولے ڈال کر پی لینا چاہیے۔

عام کم زوری اور مارٹالیم۔ کسی لمبی یا کم زور کر دینے والی بیماری کے اثر سے یا جسم سے زیادہ خون تل چلنے کی وجہ سے بدن کم زور اور ناقوان ہو گیا ہو تو مغز یا قوتی معتدل ۳ ماشے کھا کر، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے میں مارٹالیم ۳ قطرے ڈال کر قند یا مصری سے میٹھا کر کے پی لیں۔ کم زوری موقی بعد سے یا مبعادی بنی کا نتیجہ ہو تو، مارٹالیم کی جلد مرورید سیال ۵ قطرے مارٹالیم میں ڈالتے یا تینیں سہم سے زیادہ خون خارج ہو جانے کے باعث کم زوری ہوئی ہو تو مارٹالیم میں حرق غنیم ۳ تولے بھی ملا لیں پستے بیض یا بوسیر کے ذریعے سے خون خارج ہو کر ہو تو مغز سوسبزی ۵ ماشے کھا کر عرق حنبر ۳ تولے، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر نوش کریں۔

غشی اور مارٹالیم۔ کسی وجہ سے ایک دم بے ہوشی ہو جانے تو حالت بے ہوشی میں عرق غنیم ۳ تولے، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے میں دوا المسک معتدل جوام والی ۳ ماشے گھول کر پیچے سے بخور بخور حرق میں پکا میں بھوش آنے پر ایسی ہی ایک خوراک اور ملا دیں۔

خون کی کمی اور مارٹالیم۔ جسم میں خون کی پیدائش کم ہو جائے یا خون پتلا ہو جائے اور اس کے نتیجے میں ذرات کم ہو جائیں تو کشتہ فولاد چاندی سونے والا ایک تکیہ دوا المسک معتدل جوام والی ۳ ماشے یا جوارش جالینوس ۵ ماشے میں ملا کر کھائیں، اوپر سے، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر پی لیں۔ ایسی صورت میں دونوں وقت کھانے کے بعد شربت کاسیر خاص یا شربت فولاد کا ایک ایک چمچ پی پٹ لیا جائے تو کمی خون کی شکایت بہت جلد رفع ہو جاتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر اور مارٹالیم۔ ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو یہ شکایت آج کل بہت عام ہے اس میں دل دھڑکتا ہے، سر بخوتا ہے اور درد سر کی شکایت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں تریق فشار دہشہ ۱۰ ماشے کھا کر، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے یا سنگتہ سے کرس یا آب انار ۳ تولے ملا کر پییں۔ غذائیں سبز ترکاریاں کھائیں۔ گوشت بالکل ترک کر دیں۔ چوتھے پانچویں دن رات کو سوئے وقت فرض ملین ۳ عدد کھالیا کریں۔ اس علاج سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

نزہ اور مارٹالیم۔ بار بار نزہ اور کم زور نا کم زوری دماغ کی علامت ہے۔ سبب یہ شکایت ہو تو غیر نزلی جوام والا ۱۰ ماشے کھا کر مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے روزانہ پی لیا کریں۔ بہتر یہ ہو کہ کونو غیر وگا وزبان عنبری جوام والا ۱۰ ماشے میں قند مل جائے جوام والا ایک عدد یا کشتہ نقرہ جدید ایک قند ملا کر کھائیں اوپر سے، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے پی لیں۔ رات کو سوئے وقت نیزہ نزلی جوام والا کھائیں۔

ضعف باد اور مارٹالیم۔ ضعف باد میں مارٹالیم کسیر ثابت ہوا ہو طبی تصرفات سے کام لے کر جب اس کے ساتھ معجون سب دوائیں بھی دی جاتی ہیں تو پھر کرشمہ اور اعجاز کی صورت اختیار کر لیتا ہے ضعف باد کے اسباب مختلف ہو کرتے ہیں اس لیے مارٹالیم کے ساتھ کھانے کی دوائیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اگر بچوں کی کم زوری کے باعث ضعف باد ہو جائے اور بچان کے وقت پوزی سختی نہیں آتی، انود میں کمی رہتی ہے تو بچوں جالینوس لولوی ۱۰ ماشے میں کشتہ طلا ۳ چاول ملا کر کھائیں اوپر سے، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے پی لیں۔ بڑے بچوں کو سوئے وقت معجون روح الماروا ۱۰ ماشے کھائیں۔ متقانی طور پر عضو مخصوص پر طلا ۳ معجون خاص ۳ ہڈو یا طلا ۳ شباب آور کاشاں دیا کر فائدہ بہت جلد مطلوب ہو تو معجون جالینوس لولوی ۱۰ ماشے نیزہ سبب بھی خاص ایک عدد ملا کر کھائیں اور اوپر سے، مارٹالیم پنسخہ خاص ۵ تولے میں مصری ایک تولہ ڈال کر نوش کریں۔

کثرت جہا سے باہم کم زوری ہوئی ہو تو معجون مومینی ۱۰ ماشے میں کشتہ نقرہ ۳ چاول ملا کر پی لیں کھلائیں اس کے بعد مارٹالیم پنسخہ خاص

دو توے قندیا مصری ایک تولہ ڈال کر پیئیں۔ رات کو سوتے وقت حب غیر مومیانی ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ مقامی نقصوں کی اصلاح کے لیے طلایہ الماس، یہ طلایہ غنیم یا طلا، بشک والا لگائیں۔

کثرت جماع کے نقصانات کی اصلاح کے لیے نصف معجون شباب اور ۳ ماشے کھائیں، اللہم بنسخہ خاص ۵ توے پنی بھی کافی بریکن مقامی خرمیوں کے رفع کرے اور وہاں نے اعتدال کو قوت دینے کی غرض سے مذکورہ بالا طلایوں میں سے کوئی طلایہ لگانا نہایت ضروری ہے۔ جلق و زخم کی موت پر ضعف باوجود سب بڑی، جو اور احضارے مناسب پر جلق اور اعلامہ کے شرمناک نقصوں کا اثر موجود ہو تو بھوب غنیم ۵ ماشے کھائیں، اللہم بنسخہ خاص ۵ توے ایک تولہ ۵ ڈال کر پیئیں۔ حضور طلایہ شباب اور یہ طلایہ کیمیا تاثیر لگا کر اوپر سے بنگلہ پتہ پاندھ کر پیئیں۔ رات کو سوتے وقت طلایہ جلق کی مائیت کر لیں۔

کثرت خلل و بامریں سے ضعف باوجود کی سنگیت لائن ہو گئی ہو تو صبح کے وقت مثالی ایک قوس کھائیں، اللہم بنسخہ خاص ۵ توے قند سے پھیر کر کے پیئیں۔ رات کو سوتے وقت قوس برین ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ قی دوامطبوب ہو تو رات کو سفوف عجیب اور شہرہ ۵ ماشے لیں۔ سب ہتلا مرک جانے تو یہ دوا میں بند کر کے صبح کو بھوب کبیر ۵ ماشے میں کشتہ قلعی یا کشتہ سرب ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے زلالہم بنسخہ خاص ۵ توے شربت ان راہک تولہ ڈال کر پیئیں۔ رات کو سوتے وقت بھوب غنیم یا بھوب الاسرار ۵ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں یا کرینا نابیب لوگ بھوب کبیر کی جگہ بھوب صغیر استعمال کر سکتے ہیں۔

وقت کی وجہ سے نہ بہت انزال کی سنگیت بھی ہو تو صبح کو معجون ثعلب ۵ ماشے میں کشتہ شلت ۲ چاول ملا کر کھائیں، اللہم بنسخہ خاص ۵ توے کچھ دوا کھائیں اور رات کو سوتے وقت معجون قنوی و مسک ایک ماشہ یا معجون جلالی ۵ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

کثرت بچہ و غم اور خوف و ہراس سے ضعف باوجود کی سنگیت لائن ہو تو صبح کو معجون طلایہ ۳ ماشے یا معجون نفرد ۳ ماشے، اللہم بنسخہ خاص ۵ توے ہرق لذت غنیم ۳ توے مصری ۵ توے کے ہمراہ کھائیں۔ شام کو چار بجے دوا المسک خضر جواہری ۵ ماشے چاٹ لیا کریں۔ مقامی طور پر طلایہ نفوی خاص اور شہرہ ۵ ماشے شہاب اور لگائیں۔

غددی علاج کا مقابلہ۔ فرانس کے ڈاکٹر دارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں ہم ایک بہترین طبیعت علاج پیش کرتے ہیں جو اسادۂ شباب کا مویب براہ وقت جسمانی طاقتوں کو جوان کرے، چالیس دن میں آدمی کی کایہ پخت ہو جاتی ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ معجون شباب اور ۵ ماشے میں حب بھیڑی ۵ ماشے، اللہم بنسخہ خاص ۵ توے کے ہمراہ صبح کے وقت کھائیں۔ غذا میں لطیف اور زود ہضم چیزیں کھائیں۔ چار روز کے اندر ہی معلوم ہو جائے گا کہ ڈاکٹر دارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں یہ کم خرچ اور آسان طبیعت علاج کس قدر کامیاب اور زود اثر ہے۔

ایک خاص بات۔ اللہم کے تعلق یہ خاص بات یہ دیکھنی چاہیے کہ قوت حاصل کرنے کی غرض سے تن درست حضرت سے جو روں کے موسم میں استعمال کریں لیکن مرض کی حالت میں مریضوں کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں۔ جب اور جس وقت مرض لاحق ہو اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہو کہ گرمیوں کے موسم میں سنترے کا رس یا انار کا رس ڈال کر پیئیں۔

قیام شباب۔ اگر آپ بالکل تن درست ہیں اور موسم سرہ کو ایک بہترین موسم کی حیثیت سے صرف قیام شباب اور بقائے صحت و جوانی کے لیے کام میں لانا چاہتے ہیں تو صرف معجون شباب اور ۵ ماشے، اللہم بنسخہ خاص ۵ ماشے کے ہمراہ روزانہ کھائیں کافی ہے۔ دواؤں سے طبیعت بالکل متفرج ہو اور کسی لذیذ ناشتے سے مطلب بری مقصود ہو تو صول غفر سر کھنک والہ ۵ توے صبح کو کھائیں، اللہم بنسخہ خاص ۵ توے پنی لیا کریں۔ جوانی بصحت اور خوبصورتی نہ صرف اپنی صلی حالت پر ہی قائم رہے گی بلکہ اس میں ترقی ہوگی۔ جوانی و جوانی میں اور بچاؤ شباب میں تبدیل ہو جائے گا۔

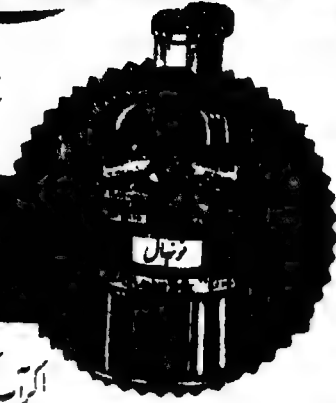
مال اللہم میں غور توں کا حق۔ موسم سرہ کے عیش و مسرت کو عام طور پر مردانہ ہی حق سمجھتے ہیں اور اغادۂ شباب کی کوششوں میں تو بھول کر بھول کر ہی نظر انداز کر دیتے ہیں جو حال لاں حق و انصاف کا تقاضا ہے۔ غور توں کا حسن و شباب اور ان کی جوانی و رغبت بھی تو یہ رکھی جاتے جس طرح مرد اپنے شباب سے محبت کرتا ہو جیسی محبت عورت کو اپنی جوانی و عزیز و جوتیں ایک سنوئی، لطف اور شباب اور دوا کے طور پر ہے محبت، اللہم استعمال کر سکتی ہیں۔ بچے البتہ اس کی طاقت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن بچہ کو دودھ دے دیا جائے والی عورت کو مال اللہم ضرور پینا چاہیے۔ اس سے

[illegible]

بچے کی حفاظت کیجیے

NAUNEHAL

غذا کی غیر منور ذمیت سے جب بچے کے جسم کے قدرتی ٹکوں کا توازن بگڑ جاتا ہے تو بچے کو چاروں طرف سے بیماریاں گھیر لیتی ہیں اور اچھا خاصا تن درست بچہ مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔ ایسی حالت کے لیے فی زمانہ دواؤں کا فقدان ہوا اور بہت کم دوائیں ایسی ہیں کہ جو قدرتی ٹکوں کی کمی کو پورا کرتی ہیں۔



اگر آپ کی یہ خواہش ہو کہ آپ کا بچہ تن درست رہے تو آؤ
نوناہال دھیسڈوڈ

استعمال کرائیے۔ یہ ایک عام مقوی دوا ہے جس کے استعمال سے بچہ تن درست رہتا ہے اور اس کو نزلہ زکام، کھانسی، قبض اور دست وغیرہ کی کوئی بیماری پیدا نہیں ہوتی۔ قیمت ایک شیشی آٹھ آنے (۸) ہمدرد دوا خانہ۔ دھلے



جوڑوں کا درد



جوڑوں کا درد بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ یہ خون میں زہریلے مادوں مثلاً یورک ایسڈ کے جمع ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ گھٹیا اور نفرس بھی اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں زندگی نہ صرف یہ کہ اجیرن ہو جاتی ہے بلکہ خطرات بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ آپ کو ان بیماریوں کے خلاف قدم اٹھانا چاہیے۔ ہم پورے اطمینان کے ساتھ کہتے ہیں کہ جوڑوں کا درد، گھٹیا اور نفرس اور خون میں یورک ایسڈ کی موجودگی کو فوراً دور کرنے کے لیے اوجاعی ایک بہترین دوا ہے صرف ۲۴ گھنٹے ہی میں معلوم ہو جاتا ہے کہ دوا کا عمل کس طرح ہو رہا ہے۔ اوجاعی استعمال کیجیے تاکہ یہ مرض بڑھنے نہ پائے۔

قیمت ایک شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے
ہمدرد دوا خانہ دہلی ۱۹۴۱ء

مفتی مضافی

فرمانده کشتی ملک فرزند احمد حسن خان قزوینی در راه آمد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



حُسن اور تین درستی

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سنجیدہ بریلوی

آپ کسی ایک ایسے چوراہے پر کھڑے ہوں کہ جہاں شہر بھر کے تمام راستوں سے زیادہ آمد و رفت ہو، اور پھر نہایت پختے دل سے یہ دعا مانگتے
جیسے کہ بار خدایا! اس راستے پر کسی ایک ایسے انسان کو بھیج دے کہ جو اپنے مورث اہل حضرت آدم علیہ السلام کی طرح حسین اہد تن درست ہو، یا کسی عورت
بہا کے دل میں یہ بات ڈال دے کہ وہ ادھر سے گزر جائے جس میں اپنی سب سے بڑی نانی یعنی حضرت عواذی السوسی سے مل سکے۔ یہ دعا مانگنا
شاید آپ کو یہ اتہید ہوگی کہ آپ کو اس چوراہے پر کھڑے ہونے چھ دن تک بھی نہ گزرنے پائیں گے کہ آپ کا تبرہ دھانٹنے پر جانے لگا، اور آپ
کے سامنے سے ایک نہیں، بلکہ کئی مردانہ اور زنانہ حسن و قبح دوستی کے ایسے نمونے گزر جائیں گے کہ جن کی انسانی فطرت بالکل نہیں بدلی ہے اور وہ حسن
کابل اور صحبت کادل کے صحیح ترین نمونے ہیں۔

میں نہایت افسوس کے ساتھ آپ کو یقین دلانا ہوں کہ آپ کی یہ دل خوش کن توقعات پوری نہ ہوں گی اور صبح سے شام تک لاکھوں انسانی ہمتیوں کو نظروں سے گزار دینے کے بعد جب آپ تنہا سے چور چور کھڑے ہو کر دیکھیں گے تو آپ کے چہرے پر حسرت نصیبی اور مایوسی کے علاوہ کوئی اور علامت اگر ہوگی تو بس تنہا اور مہملال کی۔ آپ یہ بھی یقین کیجیے کہ اگر مہینوں تک مسلسل اور متواتر آپ اسی قسم کے چوراہوں پر بکھڑے ہو کر اس تب بھی کبھی یاد آؤ پوری نہ ہوگی کہ آپ کو شہن کاہل اور محبت کاہل کے نمونے دیکھنے کو مل جائیں۔ اور آپ کو پیرن کر تعجب ہوگا۔ شاید افسوس بھی ہو کہ یہ حالت صرف آپ ہی کے ملک کی نہیں ہے جہاں افلاس اور امتیاج کی فزائیاں روانی سے لگے دینا کے ہر ملک کے انسانوں کی یہی حالت ہے۔

ان خوار ہوں پر گھرے ہو کر آپ یہ دیکھیں گے کہ آپ کے سامنے سے جو لوگ گزر رہے ہیں ان میں بہت سے لنگڑے ہیں بہت سے سولے، بہت سے اندھے ہیں بہت سے کانے بہت سے احمق ہیں، بہت سے دیوانے، بہت سوں کا منہ پھیرا ہے، بہت سے ساحت سے محروم ہیں، بہت سے چھینکے چلے جا رہے ہیں، بہت سے کھانسی سے بے دم ہیں، بہت سے باپ رہے ہیں، بہت سے کانپ رہے ہیں، بہت سوں کے سینے میں راس نہیں سانا، بہت سے پیٹ پکڑے چل رہے ہیں، بہت سے ہر دم قدم پر اپنی زبانی اور سوکھی ہوئی ٹانگوں کو کھینچ رہے ہیں، بہت سوں کی ران پر جوتی ہے بہت سوں کے چہرے کی زندگی اپنی دکھ بھری کبائی کھدی ہے، بہت سوں کے بدن پر زخم ہیں، بہت سوں کے بدن پر دانے بہت سے خارش میں مبتلا ہیں، بہت سے آبلوں کی تحلیف سے عاجز ہیں، بہت سے قبض میں مبتلا ہیں، بہت سے دست کی آدھ سے بے چین ہیں، بہت سوں کو قدم قدم پر یہ خوف ہے کہ کہیں مر جائے، بہت سے زرد سے دل کو دبائے ہوئے ہیں کہ کہیں قلع ہو کر ساقط نہ ہو جائے، غرض کہ جیسے دیکھیے وہ روگ جس سے ہمارے کچھے وہ دکھایا، اور یہ حالت تو ان لوگوں کی ہے جنہیں مرض نے اتنی اجازت دے دی ہے، یا جنہیں ضرورت نے مجبور کر دیا ہے کہ وہ گھر سے باہر تشریف لائیں، ورنہ اگر آپ خانہ تلاشی میں پڑاؤ نہ ہو جائیں تو ہر گھر میں آپ کو ایک ایک، دو دو، تین تین، اور شاید اور بھی زیادہ ایسے بھی نظر آجائیں گے جنہیں عاجز کر دینے، چھپکنے، ہجرتی جھڑا لے، نہ بڑھانے، طاعون سے بچانے، دق و سلسلے اور خدا جانے کس کس بیماری سے اس قابل بھی نہیں دکھائے کہ

[illegible]

انگلیں، ہر ہونگو گوانگو گوانگو کو زبان اور منہ گڑھے لوگوں کے لیے ہاتھ پاؤں بتیا کر کے ان کو کم سے کم اس قابل ضرور بنا دیتی ہے کہ اس کا ہر عضو اور ہر
کے ساتھ گوار میں اور تانہ و تھکان سوساٹی یعنی سہلج پر ایک نافوس گارو جوہر ہونے کے بجائے کسی نہ کسی مذک سہلج کی خدمت کو کہیں لگا دی جائے
کی حد سے ان کی زندگیوں پر بھی زندگیاں ہی دشمنی نہیں ہوتی۔ بدتر نہیں کہا جاسکتا۔

آپ کا اتنا بہت سادہ وقت اس میں چوری تجبیہ میں ممانع کرنے کے بعد میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کا کچھ سبب بھی
معلوم ہے کہ کچھ دنوں میں بیماری، آنکھ اور پورق اس قدر عام ہے اور کیوں تن اور تن درستی اس درجے غلبہ کے کہ کہیں دیکھنے کو نہیں آتی بہکن ہے کہ
آپ کو اس سوال پر غور کرنے کا موقع بھی اس سبب سے دیا ہو کہ آپ اس بنائی حسن اور ظاہری تن درستی کو دیکھ کر دھوکے میں آجاتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے
ہیں مگر ایسا ہے تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اطمینان بالکل غلط اور غیر حق بجانب ہے اور اس مشہور مثل کے مطابق کہ "ہر شے جو چمکنا ہو چنی
نہیں ہوتی" ہر غا ہر تن درست اور زمین نظر آئے والا شخص نہ تن درست ہے اور نہ زمین، اور اس کا تین ثبوت یہ ہے کہ ہماری نگاہ میں مرد
یا عورت کے متعلق ہم رائے قائم کرتے ہیں کہ وہ دنیا کا حسین اور تن درست ترین درجہ ہے اور جس کے دیکھنے سے ہم معنوں میں بھوک بھاگ جاتی ہے
اسے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے تنہائی کے گھٹنوں میں کہ جب اسے کوئی دیکھتا ہے تو کسی نہ کسی ڈاکٹر یا حکیم کے طب میں جاتا ہے اور کچھ اور نہیں تو ایک دو تین گولیاں
یا اسے کے چمن کی دو چار ٹکیاں ہی لے آتا ہے تاکہ اس کے پیٹ کی مشین بہتر طریقے پر کام کر سکے اور سو بڑھم کی وجہ سے جو خفیت سی بدلو، یا جسم میں بکلی
سی اعضا چٹنی پیدا ہو گئی ہے اسے رفع کر کے حسین سے حسین عورت کو بھی جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی مشاہدہ کو اس کی فیس کے عود پر ہر بیٹے سیکڑو
اور ہزاروں پونڈ دیا کرتی ہے تو اس کے حسن کی حقیقت یا شاید بے حقیقتی، ہم پر مکمل جاتی ہے اور ہماری نگاہ میں آجاتا ہے کہ دنیا بھر میں سے ہمارے
منتخب کیے ہوئے افراد حسن و حقیقتی تن درستی سے کوسوں فوری ہیں۔

اگر آپ معلوم کرنا پسند کریں، تو میں آپ سے ان اسباب کا ذکر کروں کہ جن کی وجہ سے اجائے آدم اور بنات تو اس تاجندہ حسن اور درشتا
تن درستی سے محروم ہو گئے ہیں کہ جو انہیں اپنے عورت اعلیٰ سے دہشتے میں ملی تھی۔ ہمارے پیدا کرنے والے نے اپنی قدرت کا بل سے ہمارے جسم
کی مشین کچھ اس طرح کی بنائی تھی کہ اس کی حرکت اور درستی کا انتظام خود اسی کے اندر رکھ دیا تھا اور یہ قاعدہ مقرر کر دیا تھا کہ انسان، خواہ مرد ہو یا عورت
تقریباً تادم دن و نر تاجانگنا جلتا پھرتا اور اپنے زرق کی تلاش میں انتہائی محنت کے ساتھ کام کرتا رہے۔ اس محنت اور تن دہی کی وجہ سے اس
کے تمام اعضاء میں کہ جن میں بھر کام کرتے رہے ہیں بہت تیزی سے فرسودگی پیدا ہو جاتی ہے وہ کسی قدر گھس جائیں اور کام سے جواب دینے لگیں جسم اپنی اس
معذوری کا اظہار معدے کے ذبیحے سے کرے اور معدے میں ایک ایسی زبردست خواہش پیدا ہو کہ ہمیں جو کچھ بھی مل جائے ہم اس میں بھر دیں۔
اور اس کے بعد ہمارے سکون اور استراحت کا وقت آئے جسے یہ الفاظ دیکھ لیں کہ ہاں جاسکتا ہے کہ ہم اپنی مشین کی حرکت کے لیے کارخانے میں بھیج دیں
رات کا خوش گوار متاں ہمارے صاف اور ہمارے حواس پر ایک قسم کی بے ہوشی سی طاری کر دے کہ جسے ہم نیند کہتے ہیں۔ ہماری بے ہوشی یا ہماری
نیند کی حالت میں وہ غذا جو ہم نے کھائی تھی اور جسے معدے اور دوسرے اعضاء نے کوٹ، پس اور چھان کر تیار کر دیا ہے، ہمارے خون میں شامل
ہو کر ہماری رگ رگ اور ہڈیوں میں پہنچ کر جس قدر کہ اس میں آگنی ہے اسے پورا کر کے اس کو بالکل ایسا بنا دے کہ گویا کوئی تیز دھمکی گھسی نہ تھا، دوسرے
دن صبح ہی صبح تازہ ہمارے خوش گوار چھوٹے آئیں اور ہمیں جگا ئیں اور بالکل اس طرح کہ جس طرح شراب کے گھونٹ حلق سے نیچے آتے ہیں وہی جسم میں
ایک خاص قسم کی تازگی اور دل میں ایک ایسا دارمور پیدا کرتے ہیں، یہ جھونکے بھی ایک حقیقی مرؤر اور باقی رہنے والی تازگی پیدا کر دیں اور ہم اس کے ساتھ
نیند سے بچیں اور اس خوش منامہ ہندوں کی آواز میں سینے میں مصروف ہو جائیں کہ بعضوں نے صبح کے پہلے تھان میں پہنچے ہوں گے۔ ان کے ساتھ ساتھ
ان کے لیے کئی شام کی لذت کا جسم میں کوئی ذرا سا بھی اثراتی نہ ہو اور محنت اور کام کے لیے ہمارے دل میں ایک آنکھ نہ ہو اور ہر روز جو
میں نے پہلے پہلے کی طرح کے مطابق اگر مشین کا استعمال ہوتا رہتا تو یعنی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مشین کے تھکے ہوئے جسم کے لیے
کام چاہتا ہے کہ اسے ایک دن کی رات کی عادت کے علاوہ دیکھ اور بیماری کے نام سے بھی واقف نہ ہوتی۔ ہر روز ایک شخص کے لیے اس کے لیے
ہر گز اس کے جسم کی مشین کو نہیں بھروسہ اور تن درست انسان جس طرف سے بھی نکل جاتا ہے وہ اپنے جسم کی مشین کو اس کے لیے
وہ جسے ایک شخص کے پسینوں سے عطر وغیرہ کی خوش بو آتی کہ جس طرح جنگلوں میں آدھ دھمکی سے کسی شخص کے لیے اس کے لیے

بینائی کی حفاظت

از جناب ڈاکٹر محمود مرزا صاحب، حیدر آباد دکن

جسم کا ہر عضو کوئی نل پڑنا ایسا نہیں جس کی خرابی یا کمی تکلیف دہ نہ ہو لیکن آنکھ کی خرابی یا کمی کے معنی ہیں کہ ہم ایک بڑی نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے آنکھوں کی جس قدر حفاظت کی جائے کم ہے۔ اور آنکھوں کو صحیح و سلامت رکھنے کی جتنی کوشش کی جائے بجا و درست ہے۔

انیسویں صدی تک عینک لگانے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ زیادہ تر بزرے لکھے پڑھنے کے وقت عینک لگاتے تھے اور بڑھپوں کو بیٹے پر دسے کے وقت اس کی ضرورت ہوتی تھی۔ مگر بیسویں صدی میں دیکھا جاتا ہے کہ عینک لگانے والوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اگرچہ یہ عجیب ہے کہ اس میں کچھ تباہیوں کو گن کر بھی بے جوہر فیشن کی خاطر عینک لگاتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر تعداد ان ہی کے ہیں جن کی بصارت میں واقعی فرق آ گیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس صدی میں بصارت کی کمزوری کے کیا اسباب پیدا ہوئے ہیں اور ان کا پتہ اب کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ انیسویں صدی میں جن کتابوں کا مطالعہ کیا جاتا تھا وہ زیادہ تر پتھر کی چھپائی کی ہوتی تھیں۔ اور ان کے حروف موٹے ہوتے تھے اور تقریباً ہر کتاب کا خط ایک ہی عینا ہوتا تھا۔ مگر آج کل ٹائپ کی چھپی ہوئی کتابیں مطالعے میں رہتی ہیں۔ جن کے ٹائپ بھی مختلف ہوتے ہیں بعض اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ مطالعہ کرتے کرتے آنکھوں میں درد ہو جاتا ہے اور تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے۔ ان چھوٹے اور بڑے حروف کا اتنا چرچاؤ بھی بصارت کی کمزوری کا باعث ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی باریک اور چھوٹی چیز کو دیکھنے سے آنکھ کی پتلی پھلتی رہے اور جب کسی بڑی اور موٹی چیز کو دیکھیں تو پتلی سکڑ جاتی ہے۔ اس پھیلنے اور سکڑنے کی وجہ سے آنکھ پر زور پڑتا ہے اور اگر یہ زور مستقل پڑتا رہے جیسا کہ کتابوں کے مطالعے میں پڑتا ہے تو بینائی میں کمی آ جاتی ہے۔ اٹھارویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی کے شروع تک عام طور سے تیل کے چراغ جلائے جاتے تھے۔ مگر انیسویں صدی کے آخر میں بجلی کی روشنی نے زور پکڑا اور بازاروں میں چتے چتے پر بجلی کے لمپ لگا دیے گئے اور مکانات تک اس سے لگکھانے لگے۔ بازاروں کی تیز روشنی بعد گھر کی کمر اور باگھر کے مختلف کمروں میں مختلف طاقت کی روشنی سے سابقہ پڑتا ہے یا بازار یا کسی اور جگہ کی تیز نور کو رو روشنی میں سے ہوتے ہوئے گھر کی تیز روشنی میں آتے ہیں تو اس تیز اور کمزور روشنی کا آنکھ کی پتلی پر وہی اثر ہوتا ہے جو چھوٹی اور بڑی چیزوں کے دیکھنے سے ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ہر روشنی سے مختلف قسم کی اور مختلف رنگ کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ اور ان شعاعوں میں سے بعض سفید اور بعض نقصان دہ ہوتی ہیں اور ہر چیز کے انیم تک پہنچ کر اثر کرتی ہیں۔ اس طرح جب وہ آنکھ پر اثر کرتی ہیں تو قوی ہونے کی وجہ سے آنکھ کے انیم کو کھینچ دیتی ہیں اور بینائی کو کمزور کر دیتی ہیں۔ فوق الفیضی شعاعوں (الٹرا وائلٹ ریز) سے کام لیتے وقت آنکھوں پر کالے رنگ کی عینک چڑھانی پڑتی ہیں۔ کیوں کہ وہ باوجود مفید ہونے کے اس قدر طاقت ور ہوتی ہیں کہ فوری آنکھ کے انیم اور فیس کو ختم کر کے اندھا بھی کر سکتی ہیں۔

سینا کے دیکھنے والوں کی بصارت پر بھی کافی اثر پڑتا ہے۔ کیوں کہ سینا کے شروع ہونے ہی تک دم اندھیرا ہو جاتا ہے اور پھر درمیان میں کبھی کبھی روشنی اور اندھیرا ہوتا رہتا ہے ختم ہونے پر ایک دفعہ ہی تیز روشنی سے سانس پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں بینائی کو نقصان پہنچتا ہے۔

نورانی روشنی جو سنکڑے کر سورج کی روشنی کا بصارت پر کیا اثر ہوتا ہے۔ بے شک سورج کی روشنی میں بعض شعاعیں ایسی ہیں جو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ مگر قدرت نے اس کی کافی اس طرح کی ہے کہ سورج درجہ درجہ تیزی پکڑتا ہے۔ صبح کے وقت شعاعیں لمبی انداز فائدہ مند اور دیر کو تیز اور پھر شام کو لمبی ہو جاتی ہیں۔ اس چرچاؤ کا سبب یہ ہے کہ بصارت ہی کم نقصان ہو سکتا ہے۔ البتہ یک دم رات کے اندھیرے کو ختم کر کے قدرت سورج کو دوبارہ کے ساتھ تیزی اور جگ سے نور ہر کوئی نوعیت انسان اور جانور دونوں کی بینائی پر بڑا اثر ہی نہیں پڑتا، بلکہ آدھی رات میں اندھیرا ہوتا ہے۔

زنگوں کا اثر بھی نگاہ پر پڑتا ہے۔ عام طور سے لال رنگ دکھانے کے لیے نقصان دہ ہے۔ کیوں کہ رنگ کی کشش کی وجہ سے آنکھوں کی باؤں میں خون زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ اگر طویل مطالعے کے بعد لال رنگ کو دیکھیں تو وہ خون بھی اس محنت کی وجہ سے آنکھوں کی شریانوں میں بڑھ کر رہ گیا ہے، غیر فطری طور پر بہت زیادہ ہو جائے گا۔ یہ غلط اس کے اگر مطالعے یا کسی کام کے بعد سبز رنگ کو دیکھیں تو ایک طرح کا رد عمل ہوگا۔ محنت کی وجہ سے جو خون بڑھ گیا ہے پھیل کر داپس لوٹ جاتا ہے۔ لیکن کہ ہر سبز رنگ میں خون کو بڑھانے کی طاقت قدرت نے پیدا کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چند پھولوں کے علاوہ تمام درختوں کو قدرت نے ہر سبز رنگ ہ پیدا کیا ہے۔ یہ باتیں گو سرسری نظر میں معمولی سی ہیں لیکن اگر ان کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کا کس کس طرح اثر لگا رہتا ہے۔

بینائی کی حفاظت کافی اہم ہے اس لیے اس طریقہ ہے کہ طالب علمی کے زمانے میں پہلے ایسی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے جن کے حروف موٹے ہوں۔ عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ باریک حروف کی کتابیں پڑھی جائیں۔ اخبارات اور خصوصاً انگریزی اخبار بہت باریک ٹائپ کے ہوتے ہیں۔ ان کا مطالعہ دن میں بہتر ہے۔ اگر دن میں فرصت نہ ہو تو رات کے وقت نہ بہت تیز اور نہ بہت دھیمی روشنی میں مطالعہ کریں بلکہ درمیانی روشنی میں مطالعہ کریں۔ اور سامنے روشنی نہ رکھیں۔ بلکہ پیچھے سے روشنی کتاب پر پڑے یا بائیں طرف سے۔

تیز دھوپ میں گہرے آسمانی رنگ کی عینک ہندوستان کی گرمیوں کے موسم میں از حد ضروری ہے۔ گرمیوں میں ایسی جگہوں میں جانا، جہاں سبز گھاس ہوا درخت ہوں نہ صرف بینائی کے لیے مفید ہے، بلکہ عام جسمانی صحت کے لیے بھی ضروری ہے۔ مسلسل اور باقاعدہ رات کو روزانہ سوئے وقت ضرور لگانا بہت ہی مقوی ہے۔ سر نہ لگانے سے برقی روشنی، دھوپ اور مطالعے کے خراب اثرات کا ازالہ ہو جاتا ہے اور بینائی قائم رہتی ہے۔

انیسویں صدی تک عام طور سے سرد اور کاجل لگایا جاتا تھا، مگر جب مغربی تہذیب کا دور دورہ شروع ہوا تو لوگوں نے کریم اور پورے لکڑی کا فائدہ مند چیز سرے اور کاجل کو ایک فضول اور بد زبانی پیدا کرنے والی چیز خیال کر کے چھوڑ دیا حال آنکہ یہ ایک غلطی ہے۔ سرے بہت سے قسم کے بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ مگر کسی حکیم حاذق یا کسی معتبر دوا خانے کا سرد استعمال کرنا بہتر ہے۔ ہمدرد دوا خانے کا "سرمد گنسی" میں نے استعمال نہیں کیا۔ مگر "ہمدرد" کی دواؤں پر مجھے کامل بھروسہ ہے۔ لہذا صرف "ہمدرد" کا "گنسی" سرد استعمال کر سکتے ہیں۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰ پر ہے۔)

کہیں صنعت کثرت ہی کو صنف لطیف قرار دے لیا گیا، اور کہیں اسی ایک خواہش کے پورا کرنے کو مقصد حیات سمجھ کر ایک فرقہ کے لیے ایک عورت کے زین ہوں کو بلائے طاق رکھ دیا گیا اور ایک مرد کے لیے سوسو عورتیں بھی ناکافی سمجھ گئی ہیں۔ نتیجہ جو کچھ ہونا تھا وہی ہوا اور کچھ جو ہمیں ہر چار طرف برا بد شدہ جوانی کی چلتی پھرتی تصویریں اور مردوں سے بھی زیادہ مردنی چھائے ہوئے چہرے لاظر اور ضعیف ٹانگوں پر اپنے جسم کے وزن کو کھینچتے ہوئے نظر آ رہے ہیں یہ اُسی خود کردہ مرض کے مریض ہیں۔

ان سب حقیقتوں کے پیش نظر یہ دیکھنا کس قدر حیرت انگیز ہے کہ جسے دیکھو وہ حسن اور تن درستی کا دل دادہ ہے، جسے دیکھو وہ جوان بن سکتا کا آرزو مند ہے۔

حسن اور تن درستی وجہ مبالغہ چہرے کے نام نہیں ہیں، اور اگر حقیقت میں حسین اور تن درست بننے کی آرزو ہے تو پورہ غور اور اپ اسٹک خیر خیر بننے پر زور دینا ہی یہ تہا پوری نہیں کر سکتے۔ ہمیں اپنے تمام غیر فطری طریقے خواہ وہ کھانے پینے کے متعلق ہوں یا لباس کے متعلق ہوں، یا مکان کی تعمیر کے متعلق ہوں، یا عادات اور رسم و رواج کے متعلق ہوں یا ہماری معاشی خواہشوں سے متعلق رکھتے ہوں یک بحث تک کر دینے پر ہیں گے اور اس کو بعد اگر ہم نے اپنی طبیعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی عادت ڈال لی تو البتہ یہ ممکن ہو سکے گا کہ ہم میں حسن اور تن درستی کے لحاظ سے وہ خصوصیات پیدا ہو جائیں جو ہمیں پسند کرنے والے بننے میں ہمیں معاون بنائیں۔

الامرض والعلاج

قلت الدم

از جناب حکیم موسیٰ عیدالواحد صاحب، رکن مجلس تفتیش و تجویز ہمدرد دواخانہ، دہلی

قلت الدم (Anaemia) کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے ہم خون کی مابیت وغیرہ کے متعلق ضروری معلومات نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ حالات مرض سمجھنے میں سہولت ہو۔

خون ہمارے جسم کی مشہور سیال رطوبت ہے، جو کھائی پی ہوئی غذاؤں سے جسم میں پکھنے کے بعد پیدا ہوتی ہے، اور ہم کی پرورش کرتی ہو درحقیقت ہمارے جسم کی پرورش کا دار و مدار خون ہی پر ہے۔ اس کا رنگ سرخ اور مزہ تھوڑا سا نمکین ہوتا ہے، اور بو اس شخص کے جسم کی بویجی ہوتی ہے جس کے جسم سے وہ نکلتا ہے۔ تن درست انسان کے جسم میں خون کی گرمی عام طور پر ۹۸.۶ درجہ فارن ہائٹنر پر ہوتی ہے اور یہ پانی کے وزن سے قدرے بھاری ہوتا ہے۔ اگر ایک خاص مقدار میں پانی کا وزن ۱۰۰۰ فرض کیا جائے، تو اسی مقدار میں خون کا وزن ۱۰۶۰ ہوتا ہے۔

خون ہمارے جسم میں عموماً کل جسم کے وزن کا باہواں حصہ ہوا کرتا ہے۔ خون جب تک زندہ جسم کے اندر رہتا ہے نیال حالت میں ہوتا ہے۔ لیکن جسم سے نکلنے کے بعد یہ گاڑھا ہونے لگتا ہے اور آخر کار لوتھڑوں کی شکل میں جم جاتا ہے۔

خون اگرچہ یہ ظاہر کیسا نفرتنا ہے، لیکن درحقیقت یہ چند اجزاء کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ پانی، اجزاء جابہ (جینے والے اجزاء) اور اجزاء ہوائیہ اس کی ترکیب میں داخل ہیں۔ اگر خون کا خوردبینی معائنہ کیا جائے تو پانی اور خون کے دانے یہ دو بڑے اجزاء نظر آتے ہیں۔ خون کے دانے جن کو کرات دم بھی کہتے ہیں، سرخ اور سفید دھوکے ہوتے ہیں۔ سرخ دانے (Red Blood Carpuscles) ان کی شکل ٹیکہ کی طرح گول اور پٹی ہوتی ہے، اور یہ اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ خوردبین کی مدد کے بغیر نظر نہیں آ سکتے۔ ایک مربع اینچ جگہ میں ایک کروڑ سے بھی زیادہ سما سکتے ہیں۔ ان دانوں کی ترکیب کا بڑا جزو ایک خاص قسم کا سرخ مادہ ہوتا ہے، جو **ہموگلوبن (Haemoglobin)** کہلاتا ہے۔ اس مادے کی بناوٹ میں کسی قدر فولاد کا جزو ہوتا ہے۔ اور اس میں نیم (آکسیجن) کو جذب کرنے اور بخارات و خانیہ کو دفع کرنے کی زبردست خاصیت موجود ہے۔ چنانچہ خون جب دورہ کرتا ہوا پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے، تو پھر خون کے دانے اسی مادے کی وجہ سے آکسیجن کو جذب کر لیتے ہیں، اور بخارات و خانیہ کو باہر خارج کر دیتے ہیں، اور پھر جب یہ خون دورہ کرتا ہوا جسم کے مختلف اعضاء میں پہنچتا ہے تو خون کے دانے اس جذب کی ہوئی نیم کو اعضاء کی ساخت میں چھوڑ دیتے ہیں اور وہاں کے بخارات و خانیہ کو جذب کر لیتے ہیں۔ درحقیقت خون کے یہ سرخ دانے کہنے یا ان کا خاص مادہ **ہموگلوبن**، خون کا بڑا اہم جزو ہیں، گویا یہی مادہ جسم کی پرورش کرنے میں، اور انہی سے جسم میں طاقت اور چمک دمک پیدا ہوتی ہے۔

خون کے سفید دانے (White Blood Carpuscles) یہ سفید دانے خون کے سرخ دانوں سے بہت کم ہوا کرتے ہیں چنانچہ تن درستی کی حالت میں ہر اینچ سو سرخ دانوں میں ایک سفید دانہ ہوتا ہے۔ البتہ مرض کی حالت میں ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ سفید دانوں کی شکل عموماً بے ڈھنگی سی ہوتی ہے، اور ان میں ایک قسم کی قدرتی حرکت ہوا کرتی ہے جس کی وجہ سے ان کی شکل بدلتی رہتی ہے۔ یہ سفید دانے زیادہ تر غدد جابہ (جذب کرنے والی گلیوں) اتنی اور ہڈیوں کے گودے میں رہتے ہیں۔

خون کے یہ سفید دانے تن درستی کی حالت میں غرق شریہ (Capillaries) بال جیسی باریک رگیں کی بناوٹ میں ہونے سے نفوذ کر کے اعضاء کی ساخت میں بھی پہنچ جاتے ہیں، اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے ان کی یہی اعضاء کی پرورش میں کچھ

دفع ہو، لیکن مرض کی حالت میں یا جب کسی جگہ دم پیدا ہوتا ہے تو یہ مفید دانے عروقِ شریہ کی نازک دیواروں سے زیادہ تعداد میں باہر آکر مقامِ مرض میں جمع ہو جاتے ہیں، اور اُس جگہ کے جراثیم یا ناکارہ دانوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح یہ دم کو دور کرنے میں مدد پہنچاتے ہیں۔

جب کسی وجہ سے جسم میں خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے، یا خون میں خون کے سُرخ دانوں (کریاتِ حمر) کی تعداد گھٹ جاتی ہے، یا ان دانوں کا خاص مادہ (دموین) کم ہو جاتا ہے تو ایک خاص مرض پیدا ہو جاتا ہے جو قَلتِ الدم (خون کی کمی) کہلاتا ہے، اور یہی مرض "نقصِ الدم" کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، اور اسی کو "ضعیفِ جگر" بھی کہا جاتا ہے، اور عام لوگ اسی کو "زہرِ یاد" کہا کرتے ہیں۔

قَلتِ الدم کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات قَلتِ الدم کا سبب نہ توجیزِ خون ہوتا ہے اور نہ کوئی دوسرا مرض پایا جاتا ہے، بلکہ بذاتِ خود خون میں ایسے تغیرات پیدا ہوتے ہیں کہ اس کے اباب کو ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ چوں کہ ایسا قَلتِ الدم بغیر کسی دوسرے مرض کے پہلے پہل بذاتِ خود پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کو طبی اصطلاح میں قَلتِ الدم ابتدائی (Primary Anaemia) کہا جاتا ہے نیز قَلتِ الدم ذاتی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، لیکن بعض اوقات اس کا سبب جریانِ خون ہوتا ہے مثلاً کسی کے ذریعے سے بہت سا خون بہ جائے، دستوں یا پیشاب کے ملائے بہت سا خون نکل جائے یا بواسیر اور حیض کی صورت میں خون زیادہ مقدار میں خارج ہو جائے، یا زخم و جراثیم کے باعث جریانِ خون بکثرت ہو تو اس حالت میں اس قَلتِ الدم کو قَلتِ الدم ثانوی (Secondary Anaemia) کہا جاتا ہے۔

قَلتِ الدم ابتدائی

قَلتِ الدم ابتدائی کو نقصِ الدم ذاتی بھی کہتے ہیں اور چوں کہ اس میں مریض کی رنگت سبز ہو جاتی ہے، لہذا اس کو "مرضِ اخضر" (Chlorosis) اور سبز اینیمیا بھی کہا جاتا ہے۔

اس مرض میں خون کے سُرخ دانوں کی تعداد بھی گھٹ جاتی ہے اور وہ جس قدر بھی کم ہوتے ہیں ان کی سُرخ (دموین) بھی کم ہو جاتی ہے۔

اس قسم کے قَلتِ الدم میں زیادہ تر نوجوان لڑکیاں مبتلا دیکھی جاتی ہیں، خصوصاً وہ نوجوان لڑکیاں اس کا شکار ہوتی ہیں جن کو نہ صاف اور خالص ہوا میسر آتی ہو اور نہ عمدہ پرورش کرنے والی غذا ہی ملتی ہے۔ تنگ و تاریک مکانوں میں رہتی بہت اور ناقص خراب غذائیں کھاتی پیتی ہیں، اور وہ غذائیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان میں فولادی اجزاء اس قدر ناکافی ہوتے ہیں کہ وہ ان کے جسم سے تحلیل شدہ فولادی اجزاء کا بیل نہیں بن سکتے۔ اس کے علاوہ ایسی لڑکیوں کو بھی یہ مرض ہوتے دیکھا جاتا ہے جو بد معنی اور دائمی قبض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اس صورت میں بھی ان کا جسم ضرورت کے مطابق فولادی اجزاء حاصل نہیں کر سکتا۔ اور یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ گاہے ایامِ حیض کی خرابیاں بھی اس کا سبب ہو جاتی ہیں، اور گاہے ہر وقت کاربج و یا عاشقانہ خیالات کا غلبہ بھی اس مرض کے پیدا کرنے کا سبب ہوا کرتا ہے، کیوں کہ اس صورت میں بھی اعضاءِ ہضم پر خراب اثر پڑتا ہے، طبیعت کم زور ہو جاتی ہے اور خون میں نقص پیدا ہو کر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

نوجوان لڑکیوں کے علاوہ بعض زیادہ عمر کی عورتوں میں بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے، اور ایسی عورتوں میں اس کا سبب عموماً رحم اور خضیہ الرحم کا کوئی پیدا ہونے والا نقص ہوا کرتا ہے۔

اس مرض کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اگر مریض گورے رنگ کی ہوتی ہے تو اس مرض کی وجہ سے علاماتِ مرض اُس کا رنگ زردی مائل سبز ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ گندمی یا سانوسے رنگ کی ہوتی ہے تو اس کی رنگت

نیگلوں ہو جاتی ہے، اور آنکھوں میں بھی پٹلاہٹ ہوا کرتی ہے۔ اس بڑی علامت کے علاوہ مریض کو حین کے متعلق بھی کوئی شکایت نہ ہوتی ہے، چنانچہ یا تو حین تکلیف کے ساتھ آیا کرتا ہے، یا بکثرت آتا ہے۔ ہضم بھی خراب ہوتا ہے اور مریض کی شکایت بھی رہا کرتی ہے۔ اور عام جہانی کم زوری ہے صد پیدا ہو جاتی ہے۔ ذرا سے چلنے پھرنے یا کوئی کام کاج کرنے سے مریض ہانپنے لگتی ہے اور اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ بعض عورتیں سبڑیا میں بھی مبتلا ہوتی ہیں ایسی مریض عورتوں کے خون میں سرخی نہیں ہوتی بلکہ وہ پھیکا سا ہوتا ہے اور اس کا قوام پتلا ہوتا ہے۔

قَلْتُ الدَّمِ ثَانَوِی

اسباب جیسا کہ ہم شروع ہی میں بیان کر چکے ہیں، اس مرض کا سبب زیادہ تر جریانِ خون ہوتا ہے، مثلاً نکیر کے ذریعے سے جسم کا بہت سا خون دفعتاً نکل جائے، یا خون بواسیر، خونِ حین، خونِ پیشاب، یا خونِ تے، یا خونِ دستوں کے ذریعے سے بہت سا خون خارج ہو جائے، یا زنگی کی حالت میں وضع حمل کی شدت یا زخم اور چوٹ وغیرہ سے بہت سا خون خارج ہو جائے۔ لیکن دفعتاً بہت سا جریانِ خون ہونے کے علاوہ بعض مریضین بیماریاں بھی اس کا سبب ہوا کرتی ہیں مثلاً کسی زخم سے مدت تک پیپ اور خون جاری رہنا یا چپچسپ دست اور بخار وغیرہ میں مدت تک مریض مبتلا رہے تو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کے علاوہ اندھیرے اور تنگ مکانوں میں رہنا یا مرطوب طیرائی مقامات پر عرصے تک ٹوڈا ہوا رکھنا، خراب اور ناقص غذا میں کھانا، بد ہضمی اور قبض میں مبتلا ہونا، رنج و غم کی زیادتی، دماغی محنت کی کثرت اور نوجوانوں کی موجودہ زمانے کی بد اعتدالیوں مثلاً کثرتِ جماع و خلق وغیرہ بھی اس کا سبب ہوا کرتے ہیں۔ عورتوں میں گلابے سیلانِ اترم، ایامِ حین کی خرابیاں خصوصاً حین کا زیادہ آنا یا مدت تک چپکے کودودھ پلاتے رہنا بھی اس مرض کا سبب بن جاتے ہیں۔

بعض مریضوں میں سل ودق، دیدانِ شکم، سرطان اور امراضِ گردہ بھی اس کا سبب پائے گئے ہیں اور بعض مریضوں میں یہ سے پارسے وغیرہ کی تسمت سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ بعض بچوں میں متی کھانے کی عادت سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات قَلْتُ الدَّمِ کی اس قسم میں مریض کے چہرے اور جسم کی رنگت سفید زردی آئی ہوتی ہے۔ چہرے پر بے رونقی اور تہیج (بھر بھراہٹ) ہوتی ہے۔ ہونٹ اور سوڑھے پیچکے اور بے رونقی سے جوتے ہیں۔ آنکھوں میں کسی قدر نیلاہٹ ہوتی ہے۔ ناخن سفید پڑ جاتے ہیں۔ جسم کے عضلات نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں اور عام جہانی کم زوری کا غلبہ ہوتا ہے۔ تھوڑا سا چلنے پھرنے یا کوئی کام کاج کرنے سے مریض ہانپنے لگتا ہے اور اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے، بلکہ بعض اوقات کم زوری کی زیادتی سے غشی بھی آتی ہے۔ بھوک اچھی طرح نہیں لگتی اور جو غذا کھاتی جاتی ہے وہ اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی۔ عموماً قبض رہتا ہے اور دل نہ کتا رہتا ہے، کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں خود بخود سنائی دیتی ہیں۔ سر بوجھل رہتا ہے اور کسی قدر دوسرے کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ اگر مریض زیادہ دیر تک بیٹھا رہنے کے بعد اٹھتا ہے تو آنکھوں کے سامنے اندھیری آ جاتی ہے اور اندھیرے کی چیزیں لگتی ہوتی نظر آنے لگتی ہیں۔ طبیعت ہر وقت پشیمردہ، درشت رہتی ہے، کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا، آواز اور روشنی کی برداشت بھی نہیں رہتی۔ عام جہانی حرارت گھٹ جاتی ہے، چنانچہ اگر تھرمیٹر سے دیکھا جائے تو معمولی درجہ حرارت سے ایک آدھ درجہ کم پائی جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹنڈ رہنے لگتے ہیں اور انتہائے مرض میں پاؤں اور ٹخنے بھی سوچ جاتے ہیں۔

عورتوں میں اس مرض کی وجہ سے ایامِ حین بند ہو جاتے ہیں، اگر کچھ خون حین آتا بھی ہے تو وہ نہایت پتلا پیچکے رنگ کا ہوتا ہے اور اس میں مقدار کم ہوتی ہے نیز سیلانِ اترم کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ در گردن کی شریانیں اس قدر

دور سے تڑپا کرتی ہیں کہ دور سے دیکھی جاسکتی ہیں۔

قلّت الدم کا علاج

قلّت الدم خواہ کسی قسم کا ہو اصولِ حفظِ صحت پر پابندی سے عمل کرنے کی ہدایت کریں۔ مریض کو صاف اور کثادہ ہوا میں رکھیں۔ ہر قسم کے رنج و غم، فکر و تردد سے آزاد رہنے کی ہدایت کریں۔ اور ایسے سامان بہم پہنچائیں جن سے مریض خوش و خرم رہے۔ جہاں تک بھی ہو سکے مریض کو آرام سے رکھیں۔

قلّت الدم کے مریضوں کے لیے سرسبز پہاڑوں کی صاف اور کثادہ ہوا نہایت مفید ثابت ہوتی ہے مگر ممکن ہو تو کسی سرسبز، پُر فضا، پہاڑ پر تبدیل آب و ہوا کریں، ورنہ روزانہ صبح و شام دو چار گھنٹے سرسبز مقامات اور تفریح گاہوں میں گزارنے کی ہدایت کریں۔

کھانے پینے میں نہایت لطیف اور زود ہضم غذائیں دیں۔ سبز ترکاریاں مثلاً گھیا، کوئی، ٹنڈے، تورنی، خدائیں، چنتر، ساگ، تھوہ، ساگ پالک اور گیہوں کی چپاتی دیں۔ اگر مریض گوشت خور ہو تو بکری یا پرندوں کا گوشت سبز ترکاریوں کے ساتھ پکا کر استعمال کریں۔ اودھ کے اندے، دودھ، ملائی، ہنم کے مطابق کھانے کی ہدایت کریں۔ چلوں میں سے انار، سیب، ناشپاتی، اور شفتالو دیں۔

ہر قسم کی قابض اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کریں۔ گوشت، کرم کھا، آدوی، آو وغیرہ قطعی نہ دیں۔ ہر قسم کی مٹھائی سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔ مٹی و تیل کی بچی ہوئی چیزیں مثلاً پوری، کجوری وغیرہ بالکل مناسب نہیں ہیں۔

غذا کے متعلق ایک بات خاص طور پر یہ بھی یاد رکھیں کہ قلّت الدم کے مریضوں کا ہاضمہ عموماً خراب ہوا کرتا ہے اس لیے بجائے اس کے کہ غذا مریض کو زیادہ مقدار میں دوسرے صبح و شام دی جائے۔ تھوڑی تھوڑی غذاؤں میں تین چار بار دیں۔ اس طرح کھائی ہوئی غذا اچھی طرح ہضم بھی ہوگی۔ اور مریض کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

فولاد کے مرکبات مرضِ خنصر اور قلّت الدم ثانوی میں خاص طور پر مفید ثابت ہوتے ہیں، البتہ قلّت الدم ہلکے میں ان کو مفید خیال نہیں کیا جاتا۔ اگر مریض کو قبض کی شکایت رہتی ہو اور ہضم بھی خراب ہو تو۔

قرص فولاد ایک عدد ہجوم و بیدار دواشے میں ملا کر کھلائیں، اور عرقِ بادیان، عرقِ کور، ہر ایک چمے تلے میں شربتِ دینار چار تو لے ملا کر پلائیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد جوارشِ جالینوس نو نو ملٹے کھلائیں۔

ان کے علاوہ جوارشِ آلمہ عسری، اوشدارِ سادہ، اوشدارِ دلاوی، جوارشِ مصطکی سادہ جوارشِ مصطکی پنڈت کلاں کا بھی استعمال اس مرض میں مفید ثابت ہوا ہے۔

اگر مریض کو دست آ رہے ہوں تو قرص فولاد ایک عدد اوشدارِ دسے کووی چمے ملٹے میں ملا کر کھلائیں، اور کھانا کھانے کے بعد جوارشِ خود شیر پ نو نو ملٹے یا جوارشِ مصطکی پنڈت کلاں نو نو ملٹے دو نو وقت دیں۔

قلّت الدم کے مریض کو رنج و غم کے لیے کوئی قوی دست آور دور دینا مناسب نہیں ہے۔ فولاد کے مرکبات استعمال کرانے کے ساتھ ساتھ اگر ان کو رات کے وقت ہلید مرثی ایک عدد کھلا دیا کریں تو بہت مناسب ہے، اس کے علاوہ شربتِ دینار اور گھنڈے سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

پیشہ دواؤں میں سے ہمدرد دواخانہ دہلی "کاشتہیت فولاد" قلّت الدم میں نہایت مفید مانا جاتا ہے جو اسے جتنا اس حالت میں کہ جب مریض کو دست آ رہے ہوں۔ یہ عام جہانی کم زوری کو دور کرتا اور خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ معدہ، جگر وغیرہ اجزاء کے ہضم اس کے استعمال سے قوی ہو جاتے ہیں، اور چھپنے چھپنے افعال کو بخوبی انجام دینے لگتے ہیں۔

یہ شربت کھانا کھانے کے بعد چمچے چمچے ماشے کی مقدار میں چاٹ لیا جائے۔

لیکن اگر مریض کو قبض کی شکایت ہو تو اس صورت میں شربت اکیر خاص استعمال کرنا چاہیے۔ یہ بھی ہمدرد و اخاف کا بیٹھ شربت ہے اور قلعۃ الدم میں نہایت مفید ہے، خصوصاً قلعۃ الدم ثانوی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ قلعۃ الدم حرمان خون کی وجہ سے لاحق ہوا ہو یا کم زور کرہینے والی نبی بیماریوں کی وجہ سے اس کی شکایت ہوئی ہو، دونوں صورتوں میں مجھزنا اذ دکھاتا ہے۔ قبض مطلق نہیں کرتا، بلکہ اعضائے ہضم کی اصلاح کر کے روزانہ اجابت با فراغت لاتا ہے۔ یہ کھانا کھانے کے بعد ایک ایک تولہ کی مقدار میں چاٹ لیا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ جنت الحدید اور فولاد کے مندرجہ ذیل مرکبات بھی قلعۃ الدم میں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں :-

اکیر جگر جنت الحدید (جس قدر بھی پُرانا مل سکے) میں تولے، ترچیلہ (پست ہلید زرد، پوسٹ بہیرہ، آملہ) میں تولے، دونوں کو باریک کوٹ چھان کر ایک کر ایک ہی میں ڈالو اور اس میں کھنٹی دہی اتنی ملاؤ کہ تمام سفوف اچھی طرح رہا ہو جائے اور دہی میں ڈوب جائے۔ روزانہ ہلا دیا کرو، ایک ہفتے کے بعد لوہے کے دستے سے گھوٹو ہاں تک کہ خشک ہو جائے۔ اس کے بعد پہل، مریج، پیادہ، سونخہ ہر ایک ایک تولہ باریک پس کر ملاؤ، اور سفوف بنا کر رکھو۔ تین تین ماشے یہ سفوف چھانچھ کے ساتھ کھلانا چاہیے۔

یہ دوا خود میں نے کئی مریضوں کو استعمال کرائی، نہایت مفید پائی۔ اس کے اثنائے استعمال میں سببی روٹی بے نمک کی گھسی کے ساتھ کھلائی گئی، حال آں کہ یہ نہایت قابض اور ثقیل خذار ہے لیکن مریض نے اس کو ہضم کیا اور کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔

یہ گویاں بھی قلعۃ الدم اور عام جہانی کم زوری میں مفید ہیں۔ علاوہ ازیں ضعف باہ، فاج و لغوہ اور ضعف اعصاب میں بھی فائدہ دیتی ہیں، قابض نہیں ہیں، بھوک خوب لگاتی ہیں، اور پیٹاب کی زیادتی کو بھی دور کرتی ہیں۔ کچلہ مدبر تین تولے کشتہ سم الغار تین رتی، کشتہ فولاد تین تولے، ورق طلا تین ماشے۔ سب کو جو شاندہ انگلی میں (مال انگلی سے تولے کو آدھ سیر پانی میں دو تین جوش دے کر جو شاندہ تیار کریں) اکھول کریں، یہاں تک کہ گولی باندھنے کے لائق ہو جائیں۔ پچھتے برابر گویاں بنا کر رکھیں۔ اور ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ دیں۔

سفوف قلعۃ الدم یہ خصوصیت کے ساتھ اس قلعۃ الدم میں مفید ہے جو بعض بچوں کو منی کھانے کی عادت سے لاحق ہوتا ہے۔ اس دوا کے دو تین ہفتے کے استعمال سے تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ الہی خورد ایک تولہ، گندک آملہ سار دو تولے، کشتہ مردار سنگ تین تولے، بادیاں چار تولے۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اگر مریض بچہ ہو تو ایک ماشہ اور جوان ہو تو تین ماشے گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

کشتہ دار سنگ کی ترکیب یہ ہے کہ عمدہ مردار سنگ زرد رنگ کا ایک ٹکڑا پانچ تولے وزنی لیں اور آدھ سیر ہینگ کے قندے میں رکھ کر آدھ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں، مردار سنگ بتائے کے مانند پھول کر کشتہ ہو جائے گا۔

حب بہیرا کیس یہ گویاں احتباس حیض کے لیے مفید ہیں، خصوصاً جب قلعۃ الدم کی وجہ سے احتباس حیض ہو تو ان کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ بہیرا کیس دو تولے، ایلو ایک تولہ، اجوائن خراسانی آٹھ ماشے، ہینگ ایک تولہ۔ سب دواؤں کو باریک پس چھان کر بہ قدر ضرورت شہد میں گوند نعیں، ورد و دودھ رتی کی گویاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خورد ایک ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔

قِلتُ الدَّم مُہلک

قِلتُ الدَّم ابتدائی کی ایک قسم قِلتُ الدَّم مُہلک (Pernicious Anaemia) بھی ہے۔ قِلتُ الدَّم مُہلک کے اسباب کا ٹھیک ٹھیک پتہ اب تک نہیں لگایا جاسکا۔ بعض محققین کا قول ہے کہ آنتوں میں ایک خاص قسم کا کدود پیدا ہو جاتا ہے جو اس مرض کا سبب ہو کرتا ہے، یا معدے میں رسولی یا سرطان کے پیدا ہوجانے وغیرہ سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ موڑھوں میں پیپ پڑ جانے یا مُغہ میں گندگی پیدا ہوجانے سے مریض کے معدے میں ہر وقت پیپ اور گندے مواد پہنچتے رہتے ہیں، جن سے معدے اور آنتوں میں بھی گندگی پیدا ہوجاتی ہے، اور اس گندگی سے خاص قسم کے زہریلے مواد جذب ہو کر خُون میں پہنچتے رہتے ہیں اور ان زہریلے مواد کی وجہ سے خُون کے سُرخ دانے ضائع ہوجاتے ہیں۔

اصل سبب خواہ کچھ ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ اس مرض میں جسم کے اندر ایک قسم کی سمیت ضرور پیدا ہوجاتی ہے، اور اس سمیت کی وجہ سے خُون کے سُرخ دانوں کی تعداد گھٹ جاتی ہے، اور قلب دیگر کی ساخت چربی میں تبدیل ہونے لگتی ہے نیز خُون میں معمولی سبب سے پہنکنے کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے۔ چنانچہ بعض اوقات معمولی خراش کو اس قدر خُون نکلنا ہے کہ اس کا بند کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور مریض کی جان کے لاسے پڑ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مرض بہت کم علاج قبول کرتا ہے، عموماً مریض کو ہلاک کر دیتا ہے، اس لئے قِلتُ الدَّم مُہلک کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

علامات قِلتُ الدَّم مُہلک عاد اور مزمن دو قسم کا ہوتا ہے، لیکن زیادہ تر مزمن شکل میں پایا جاتا ہے۔ اس مرض میں مریض روز بروز کم زوری کو بردھتا ہوا محسوس کرتا ہے، اور اس کی طبیعت سُست اور پُرمردہ رہنے لگتی ہے، لیکن کم زوری کے غلبے کے باوجود جسم لاغر نہیں ہوتا۔ چہرے اور تمام جسم کی رنگت مریض یرقان کے مانند ہوجاتی ہے۔ آنکھوں میں زردی زیادہ نمایاں ہوتی ہے، کام کاج کو طبیعت نہیں چاہتی، اگر تھوڑی سی پٹنے چہرے کی کوشش کی جاتی ہے تو مریض ہانپنے لگتا ہے اور اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔

قوتِ باطنہ زراب ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد طبیعت زیادہ بگڑ جاتی ہے۔ ایک وقت کا کھانا کھانا دوسرے وقت تک جھنم نہیں ہوتا۔ بعض اوقات قے و دست بھی آنے لگتے ہیں۔ پاؤں اور پنجوں پر ہلکا سا وزن ہوجاتا ہے۔ اگر پاؤں کو تھوڑی دیر لٹکا کر بیٹھیں تو یہ دم بڑھ جاتا ہے۔

ہونٹ اور موڑھے خُون کی کمی کے باعث سفید زردی آتل سے ہوجاتے ہیں۔ موڑھے اور زبان پھول جاتے ہیں، ان پر آبلے پیدا ہو کر زخم بھی بن جاتے ہیں۔ اور موڑھوں سے پیپ بہنے لگتی ہے۔ اور منہ سے بدبو بھی آنے لگتی ہے۔ عموماً درد سر کی شکایت رہتی ہے۔ بعض اوقات چکر بھی آنے لگتے ہیں، نیند نہیں آتی، اور جریانِ خُون کی استعداد بڑھ جاتی ہے، ناک اور موڑھوں سے معمولی سبب سے خُون بہنے لگتا ہے۔ اگر عورتوں کو یہ مرض لاحق ہو تو حیض بند ہوجاتا ہے۔ مریض کے تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں اور تھوڑے دنوں کے بعد بخار بھی آنے لگتا ہے۔

اس قسم کے قِلتُ الدَّم کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اکثر مریض ایک سال کے اندر ہلاک ہوجاتے ہیں، لیکن اگر بعض مریض نکل بھی جاتے ہیں تو وہ پورے طور پر بخایا نہیں ہوتے بلکہ دائم المریض بن جاتے ہیں۔

علاج اس قسم کے قِلتُ الدَّم میں بھی ان تمام ہدایتوں پر عمل کریں جو اس سے پہلے قِلتُ الدَّم کے علاج میں بیان ہو چکی ہیں، غذائیں بھی اسی قسم کی کھلائیں جو وہاں لکھی گئی ہیں۔

غذائے مادہ ہونی چاہیے، لیکن ایک ہی غذا کا مسلسل استعمال مناسب نہیں ہے۔ بلکہ حالات اور مزاج کے مطابق اس کو

بدلتے رہنا چاہیے۔ سبتر کاریاں اور تازہ چیل بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ حیاتیات کی مناسب مقدار اس سے جسم میں پہنچ رہی ہے۔ جگر اور گردے پکا کر کھانا مفید ہیں، بلکہ بعض لوگ تو جگر اور گردوں کو قلت الدم مہلک کے مریض کے لیے مخصوص کرتے ہیں۔ اگر مریض کے پیٹ میں گدو دانے ہوں تو ان کا علاج کریں۔ اگر معدہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں۔ قبض کی صورت میں کوئی دست آور دوا نہ دیں بلکہ حقے کے ذریعے سے قبض کو دور کرتے رہیں۔ موڑے شوچے ہوئے ہوں اور ان میں پیپ پڑی ہوئی جو تو ان کا علاج کریں۔ منہ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

تجربہ کرنے والے کہتے ہیں کہ قلت الدم کی اس قسم میں فولاد اور لوہے کے مرکبات مفید نہیں ہیں، بلکہ اس میں شکلیا اور اس کے مرکبات خاص طور پر مفید پائے گئے ہیں۔ چناں چہ شکلیا کے مرکبات میں سے "عق شکلیا" خاص طور پر مفید ہے۔ یہ بنایا ڈاکٹری دوا خانوں سے مل سکتا ہے۔ اس کو پانچ پانچ یونٹ کی مقدار میں دن میں تین بار تھوڑے پانی میں ملا کر پلائیے، لیکن تھوڑے ہرگز نہ دیں۔ بلکہ اس کو پلانے سے پہلے مریض کو تھوڑی غذا دیں، اس کے بعد آہستہ آہستہ بڑھا کر دس دس قطے تک پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہفتہ عشرہ کے بعد ایک دو روز ضرور ناغہ کر دیا کریں، برابر عرصے تک دیتے رہنا مناسب نہیں ہے۔

عرق شکلیا کے علاوہ شکلیا کا کشتہ وغیرہ بھی اس مرض میں استعمال کر سکتے ہیں۔

موسموں کی شدت سے قوت حیات کی حفاظت

اسی وقت کامیابی کے ساتھ ہو سکتی ہے جب ہم قدرت کے اس بندوبست کو سمجھ لیں جو وہ انسان کے جسم میں موسموں کے مقابلے کے لیے کرتی ہے۔ گرمی جیسے سخت موسم میں جگر، گردے اور جسم کے مختلف مقامات کے غدودوں کو بہت تیزی اور قوت سے مسلسل اپنا کام کر کے انسان کی زندگی کو بچانے کا فرض ادا کرنا پڑتا ہے۔ زندگی تو بے شک کسی نہ کسی طرح بچ جاتی ہے لیکن اس کش مکش میں جو قوت حیات (اڈائل فورس) ضائع ہو جاتی ہے اس کا اندازہ آسان نہیں۔ ہمدرد و دوا خانہ دہلی کا

ماء الصحت (جسٹڈ)

ادویہ حقیقتوں کو سامنے رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔ یہ عرق خلق سے اتنے ہی قوت حیات یعنی وائل فورس کی حفاظت کا کام شروع کر دیتا ہے۔ قوت حیات اگر کم زور ہو جاتی ہو تو اسے فوراً سنبھالنا ہے۔ جگر، گردے اور جسم کے دوسرے غدودوں کے قدرتی کاموں کو بالکل صحیح حالت میں رکھنا ہے۔ دل اور دماغ وغیرہ اعضاء رقیہ کو موسمی اثرات سے بالکل محفوظ رکھنا ہے۔ دل کی دھڑکن اور سر کے جگر اس کے استعمال سے فوراً بند ہو جاتے ہیں۔ طبیعت کو گرم کرنے نہیں دیتا۔ ماء الصحت کے پینے سے طبیعت ہمیشہ ہشاش بشاش رہتی ہے۔ معدہ اور دوسرے اعضاء ہضم کے کام اس نفیس عرق کے استعمال سے صحیح رہتے ہیں۔

ماء الصحت بالکل بے ضرر دوا ہے۔ دو دھرتے پیتے سے لے کر سو سال کے بڑھوں تک کو اسے بے خطر دیا جا سکتا ہے۔ خواتین ہر حالت میں اسے استعمال کر سکتی ہیں۔ بچوں کے زائے میں قوت حیات کو قوی اور بڑھانے کے لیے ماء الصحت سے بہتر اور نفیس شاید ہی کوئی دوا مل سکے۔ ماء الصحت کو استعمال کر کے آپ ہرگز مایوس نہیں ہو سکتے۔

قیمت فی بوتل (جس میں ۲۴ خوراک عرق ہے) دو روپے آٹھ آنے۔ نمونے کی پیشکش (خوراک) بارہ آنے (۱۲ روپے)

ہمدرد و احسانہ دہلی

قائم شدہ ۱۹۰۶ء

تاریخ کاپیہ



ضعفِ باہ

حالاتِ مریض نمبر ۱۶۱۶۴

”بھارو پھر وہی وجہ سے میں ایک دم کمزور ہو گیا ہوں۔ عورت نئے پاس جاتا ہوں تو لذتِ برقی سے مٹی بے حد رقیق ہو گئی ہے، پہلے کی سی بات اب مجھ میں نہیں پائی جاتی۔ ہاضمہ خراب ہو گیا ہے۔ طبیعت سُست و قہلبے عرصہ ۳ برس کی ہے۔ اختلام کثرت سے ہوتا ہے۔“
 علاج (صبح) سفوف عجیب ۱۶ ماشے دودھ کے ساتھ پھاگ میں۔
 (رات) قرص قلعی ۲ عدد کو بوب کبیر ۷ ماشے میں رکھ کر کھائیں۔ اوپر سے دودھ پی میں۔
 بعد غذا شربت کبیر خاص ۱۔ اتور پاٹ لیا کریں۔

حالاتِ مابعد استعمالِ ادویۃ

”آپ کی دواؤں سے بہت ہی اچھا ہوں۔ کثرتِ اختلام کی شکایت اب بالکل نہیں ہے۔ ۲۰ دن ہو گئے ہیں کہ اختلام نہیں ہوا ہے۔ ہاضمہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ شربت کبیر خاص نے ہاضمہ ٹھیک کرنے کے علاوہ خون بھی زیادہ پیدا کیا۔“

سرعتِ انزال!

حالاتِ مریض نمبر ۱۰۰۲۹

”میری عمر ۲۸ سال ہے۔ شادی ہو چکی ہے۔ عین عین کچی لاغری اور کوتاہی پیدا ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ کثرتِ جماع کی وجہ سے ہو گیا ہے۔ سرعتِ کی بے حد شکایت ہے۔ جماع کے بعد بے حد کمزوری محسوس ہوتی ہے یہاں تک کہ پسینہ آتا ہے۔“
 علاج (صبح) قرص قلعی ۲ عدد کو بوب کبیر ۷ ماشے میں ملا کر کھائیں۔ اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔
 (شب) سون مقوی ۱۱ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔
 (مقامی) دوائے سکور۔ علاوہ سرخ۔

حالاتِ مابعد استعمالِ ادویۃ

”میں نے دوا میں پورے پرمیز کے ساتھ استعمال کیا۔ دورانِ استعمال میں طلا کی وجہ سے کافی تکلیف ہوئی لیکن اب میں بہت محسوس کرتا ہوں کہ زہری کی شکایت بالکل جاتی رہی۔ عضویں جو خرابیاں دودھ ہو چکی ہیں۔ مجھے اتنے جلد ٹھیک کر دینے میں آپ کی دوا میں ایک طرف منفی ثبات ہوئی۔ دوسری طرف آپ کی ہدایت میرے لیے مثیل راہ ثابت ہوئی۔ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔“

ضعفِ باہ جلتی!

حالاتِ مریض نمبر ۱۳۵۳۲

”کثرتِ جماع کی وجہ سے میں چند شکایتوں میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ دھاتِ پیشاب کے ساتھ روزانہ آتی ہے۔ صبح کے وقت خاص طور سے۔“

قبض کی کچھ شکایت ہو گئی ہے۔ خصوصاً لاغری اور کٹا ہوا ہے۔ اور نہیں ابھرتا ہے۔ اس کا علاج ہوتا تو وہ ادن کے بعد ہے لیکن چار پانچ دن لگا کر ہوتا ہے۔
سرعت انزال کی شکایت پر نزلہ زکام اکثر ہوتا ہے۔

علاج

(صبح) قرص جراین ۴ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔

(سپیر) قرص مرمان سادہ ایک عدد کو نیم گلاب و زباں عذیری میں ملا کر کھالیا کریں۔

(رات) اطریفل اسطوخودس ۹ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔

(مقامی) دوائے نکور۔ ملائے شباب آور۔

حالات مابعد استعمال ادویہ ۱۔

”دھات اور سفید عورت کا آنا بالکل بند ہو گیا ہے۔ طبیعت ٹھیک ہے۔ جوش پورے طور سے ہوتا ہے۔“

سیلان الرحم

حالات مریض نمبر ۳۱۸۱۵

”مجھے جنون کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ اس شکایت کی وجہ سے دکھائے کی ہوں اور نہ چنے کی۔ سیلان الرحم نے الگ ذوالحال کر رکھا جو سیلان الرحم شکایت جو بیٹے سے ہے زیادہ چلے پھرنے سے ناف کے نیچے درد ہونے لگا ہے۔ پیٹھ میں بھی درد ہوتا ہے۔ درد سر کی شکایت رہتی ہے۔ ماہواری مقدار سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ آٹھ آٹھ دن میں فراغت پاتی ہوں۔ مریض کو مجموعہ امراض ہوں۔“

علاج

(صبح) مستورین ایک تولہ ۱۰ تولے دودھ میں مل کر کے پییں۔

(شب) حب مرغانہ ایک عدد جون سپاری پاک ۹ ماشے میں رکھ کر کھائیں۔

(بعد غذا) جواش عود شیریں ۱۹۹ اشو دونوں وقت کھائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ ۲۔

”آپ کی دوا میں بہت پابندی کے ساتھ استعمال کی گئیں۔ سیلان الرحم سے تو مجھے بالکل غائب مل گئی ہے۔ معدے کا فاضل بہت ٹھیک ہو۔
تقریر ہے کہ مجھے پہلے کی شکایتیں نہیں ہیں۔ اب کم زوری ہے۔ چہرے کا رنگ بھیک بھیکار رہا ہے۔ خوبصورتی نہیں آتی۔ اس کے لیے دوا میں روانہ فرمائیں۔“

پتھری!

حالات مریض نمبر ۳۰۶۶۶

”مجھے دس سال سے دہر گروہ کی شکایت ہے۔ اور سال میں تین چار دورے پر جاتے ہیں۔ مگر اس سال دہرے بعد جلد یعنی تیسرے چوتھے دن بڑھ رہے ہیں۔ جہاں کی وجہ سے بہت بے چینی ہے۔ ہذا لبتی ہوں کہ خاص اس شکایت کے لیے کوئی کوثر دوا تجویز فرمائیں۔ دروجس وقت شروع ہوتا ہے تو صرف دایہ طرف گرتے ہیں نیز دایہ خیمے میں شدت سے ہوتا ہے۔“

علاج

(صبح) دوائے سنگ ایک دتی معجون حجر المہود ۱۰ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(شب) معجون معقوب ۲ ماشے کھائیں۔

(بعد غذا) حب کبہ نو شادی ۲۰۲ عدد کھائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ ۳۔ ”گروہ میں جو درد کی شکایت اور مخصوص تکلیف تھی تو وہ بالکل رفع ہو گئی ہے۔ لیکن پیشاب کی نالی میں پیشاب کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب میں چند دن سے ریت سا بھی نکل رہا ہے اور صبر اخیال ہے کہ پتھری نکل رہی ہے آپ بھی دوا میں مناسب خیال فرمائیں تو بہت جلد روانہ فرمادیں۔“ مجلس نے بھی رائے قائم کی کہ پتھری کھل چکی ہے۔ لہذا افروزی عود پر مسج دے لے شے کو شربت ہندو کی کے ساتھ استعمال کرنے کو کہا۔ دس دن بعد اطلاع آئی کہ اب پیشاب میں بھی کوئی تکلیف نہیں ہے تو دوا میں زوالی عذیری عسوق مار سہوہ شے کے ساتھ مسج کے وقت میں دن استعمال کرنے کی ہدایت کی۔



عظیم الادویۃ "قلب الحَجَر"

قلب الحجرجوہ جگر رنگ اور پتھر کا جوہ بھی کہتے ہیں۔ مفردات کی پڑائی کتابوں میں قلب الحجرجوہ ذکر ممکن ہے کہیں ملتا ہو، اگرچہ کافی تلاش کے باوجود ہمیں اس کا ذکر کہیں نہیں ملا۔ مفردات کی جدید کتابیں اس کی تفصیل سے خالی ہیں۔ بہر حال جہاں تک قلب الحجرجوہ کی افادیت کا تعلق ہے، ہم اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

ماہیت جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، یہ پتھر کا جوہ، پتھر کا من یا پتھر کا دل ہے جس طرح حیوانوں میں دل ایک خاص جگہ پایا جاتا ہے، اسی طرح پتھر میں بھی ایک چوٹی سی غلائی اس کا دل رکھا ہوا ہوتا ہے۔ کوہ کنی کے وقت اتفاق سے جب قلب الحجرجوہ ملتا ہے تو اس میں جان ہوتی ہے لیکن ہوا گئے سے یہ فوراً بے جان اور سخت ہو جاتا ہے۔ مگر پھر بھی عام پتھر سے ملایم ہوتا ہے۔

قلب الحجرجوہ کی قسمیں ابھی تک اس کی پانچ قسمیں تحقیق میں آئی ہیں۔ (۱) بالکل سفید اور توبر کے مانند۔ (۲) طباشیر کی طرح ہلکا اور سفید (۳) گبرو کے رنگ کا اور گبرو میسا، اکثر لوگ اس کو گبرو ہی خیال کر لیتے ہیں۔ حال آنکہ حقیقتاً قلب الحجرجوہ کے رنگ کا ملنا ہے (۴) سرخی مائل اور کچھ سختی لیے ہوئے (۵) بھورا اور جنبنا سخت۔

قلب الحجرجوہ مختلف رنگ کا اس لیے ہوتا ہے کہ جس رنگ کے پتھر سے یہ حاصل ہوتا ہے اس کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے اور رنگ کی تبدیلی کو افعال میں متوازنیت فرق آ جاتا ہے۔

مقامات پیدائش ملائقہ ہندیل کنڈ، اطراف گوالیار، جھانسی، اٹکھ، مرزا پور، اندور، چنار گڑھ۔ ان مقامات کے علاوہ آسام، شیلانگ، مصوری، برہما وغیرہ مقامات پر بھی اکثر کوہ کنی کے وقت مل جاتا ہے۔ افغانستان میں بھی کافی ملتا ہے۔ اور افغانی ہندوستان میں فروخت کے لیے بھی لے آتے ہیں۔

ملائقہ ہندیل کنڈ کے پتھروں سے جو قلب الحجرجوہ ملتے ہیں وہ افعال کے لحاظ سے اوسط درجے کا ہوتا ہے۔ چنار، اطراف گوالیار اور جھانسی کے پہاڑوں میں سے جو قلب الحجرجوہ ملتا ہے وہ لحاظ افعال خراب ہوتا ہے۔ سب سے اچھا قلب الحجرجوہ ہما کے پہاڑوں، جھوٹا مادیلے کے چٹانوں کے پہاڑوں سے حاصل ہوتا ہے، اور یہ توبر یا طباشیر کی طرح سفید اور ہلکا ہوتا ہے۔

افعال قلب الحجرجوہ مفرد حالت میں بھی استعمال کرتے ہیں، اور مرکبات میں بھی اس کو شامل کیا جاتا ہے۔ جن جن امراض میں قلب الحجرجوہ بڑا جاتا ہو اور تھرات سر سفید اور کثیر ثابت ہو ابے، ہم ذیل میں اس کی تفصیل لکھتے ہیں۔

قلب الحجرجوہ اور امراض قلب

اختلال قلب ۱۔ قلب الحجرجوہ، طباشیر کو دوا ملے۔ خوب باریک کر لیں۔ ایک ماشہ یہ سفوف، ماشے دو ڈرامسک بہت مل ساؤ میں ملا کر کھا لیں۔ اوپر سے عرق بید مشک ۳ تولے، عرق بید سادہ ۳ تولے اور عرق گاؤں ۶ تولے ملا لیں۔

اختلال قلب ۲۔ قلب الحجرجوہ ایک ماشہ میں کچا بیک لیں۔ اوپر سے پانی یا عرق بید سادہ وغیرہ ملیں۔

قلب الحجرجوہ اور امراض عصبی

اختلال الرجم ۱۔ قلب الحجرجوہ ایک ماشہ، عود صلیب سیاہ ۴ رتی، جودار سیاہ ۴ رتی، قی واکر بیک لیں، اوپر سے دو ایک گھونٹ

پانی پی میں۔ اس ترکیب کے علاوہ اختلافِ قلب کے دو نئے اختلاقی اترم جیسے مد مفید ثابت ہوئے ہیں۔

قلب الحجرا اور امراض مخصوصہ مرداں

جریان قلب الحجرا ایک اشد کو علویئے کدر میں ملا کر کھائیں۔ اوپر سے دودھ پی میں۔

جریان ۱۔ قلب الحجرا ایک اشد ہماک کر اوپر سے تخم کا ہوا تخم فزہ ۵۰۰ شے اور صری دوتے پانی میں جیس جہاں کو پی میں۔ بعض کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ جرین ایک ہفتے کے اندر جاتا رہے گا۔

احتراہم ۱۔ چون موچرں اگرچہ بذات خود احتلام کے یہ مفید ہے، لیکن جلد فائدہ پہنچانے کے لیے اس میں چار قی قلب الحجرا کا اضافہ کر دینے سے فائدہ بہت ہی جلد ظہور میں آتا ہے۔ ترکیب ہتھال یہ ہے کہ چون موچرں میں ۴ قی قلب الحجرا ملائیں اور کھائیں۔ اوپر سے دودھ یا پانی پی میں۔

شرعت انزال ۱۔ شرعت انزال کے لیے چون مقوی و ممسک مفید ہے۔ لیکن چون کہ اس میں ایون کا جزو ہوتا ہے۔ اس لیے ایون کی ضرورت کا اندیشہ ہر حال ہوتا ہے۔ لہذا قلب الحجرا رتی سے ایک اشد تک ۱۰۰ شے چون مذکور میں ملا کر کھانے سے دوا کا اثر فوری ہوتا ہو اور ایون کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

قلب الحجرا اور امراض مخصوصہ زناں

سیلان الرحم ۱۔ ۴ رتی سے ایک اشد تک قلب الحجرا روزانہ صبح کے وقت پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے پہلے ہفتے میں قی ۱۰۰ دوسرے ہفتے میں مرض میں کمی اور تیسرے ہفتے میں بالکل شفا ہو جاتی ہے۔ اور یہ صورت اس سیلان الرحم میں ہے کہ جو شدید ہو، اور برسوں تک ہو، لیکن معمولی حالت میں دو ہفتے کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے۔

سیلان الرحم ۱۔ تخم گاؤنہ ۱۰۰ ایک تولہ، زہر ہرہ فطائی ایک تولہ، قلب الحجرا ۱۰۰ شے، شکر سفید ۱۰۰ وزن ملا کر سفوف بنائیں ۳۰ شے یہ سفوف روزانہ دیں۔ ایک ہفتے کے اندر اندر سیلان الرحم کی شکایت جاتی رہے گی۔

سیلان الرحم اور بے قاعدگی ۱۔ تخم الحجرا رتی کو چھن سہاگ سو خند میں ملا کر ۱۰۰ اور اگر سفید خراب نہ ہو تو قلب الحجرا کو چون سپا پاک ایک تولہ میں ملا کر کھائیں اور اوپر سے دودھ پی میں۔ دو دن حالتوں میں کبیر کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن اگر صرف قلب الحجرا کھلایا جائے تو بھی فائدہ مند میں آتا ہے۔ غرض کہ سیلان الرحم کی ہر حالت میں اس کا ہتھال مفید ہے۔ معالجین قلب الحجرا مناسب بدلتوں کے ساتھ استعمال کریں ان کو مفید کام پائی ہوگی۔

اسقاط حمل ۱۔ استقرار حمل کے بعد رتم کی کم زوری سے اسقاط حمل ہو سکتا ہے۔ بعض عورتوں کو "اسقاط کی عادت" پڑ جاتی ہے۔ ہر حال میں حالتوں میں استقرار حمل کے پہلے چھینے میں ایک ہفتے، دوسرے اور تیسرے چھینے میں ۶-۹ دن، اور چوتھے دہانچوں چھینے میں نیز چھینے ساتویں چھینے میں تین تین دن اور آٹھویں دس چھینے میں صرف ایک ایک دن قلب الحجرا ۴ رتی اور ہا شیر کبود ۴ رتی ملا کر کھاتے رہیں۔ اس طریقہ استعمال سے نہ صرف یہ کہ اسقاط حمل نہیں ہو، بلکہ بجائے لڑکی کے لڑکا پیدا ہوا۔ لیکن ہے کہ بجائے لڑکی کے لڑکا پیدا ہونا ایک اتفاقی چیز ہو، ۴۰ ہر اسقاط یقیناً نہیں ہوتا۔

عقم ۱۔ روزانہ نصف اشد قلب الحجرا تین چھینے تک استعمال کر لینے سے استقرار مل جاتا ہے۔ لیکن شرط صرف ایک ہے، اور وہ یہ کہ ایام باہوری میں کوئی خرابی نہ ہو۔ اگر ایام میں خرابی ہو تو اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔ بالآخر جن کا سبب رجحی خرابی کے علاوہ عورت اور مرد کی منی کے کیڑوں کی خرابی یا ان کا منی میں نہ ہونا بھی ہے۔ لہذا عورت کے ساتھ مناسب ہے کہ مرد بھی قلب الحجرا استعمال کرے۔

اسقاط ۱۔ اسقاط کی عادت دور کرنے کے لیے اس سے (قلب الحجرا) میسر کوئی دوا نہیں ہے۔ ایک اگر خرابی در

کثیر کرکٹ وہابی برہمن پر دینی توہم بھی ہے جس میں سوا سوا کی عادت و دور ہوتی ہے مگر (دودھ) اس سے بہتر نہیں ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں صرف ایک مرتبہ کھلائیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر نویں بیٹے کھلائی گئی تو دسویں بیٹے پتہ پیدا ہوا، اور جس کو معترضہ یہ دوا کھلائی تو کا پیدا ہوا.....
 درموز الاطباء: مرتبہ حکیم محمد رفیع الدین صفحہ ۱۹۹

قلب الحجرا و امراض و بانی

ہیضہ ۱۔ ہیضے کے مریض کو قلب الحجردو۔ دو اور تین تین گھنٹے کے وقفے سے ایک ایک ماشہ کھلائیں۔ اوپر سے عرق کلاب بھی پاتے رہیں تو بہت خلد آرام ہو جاتا ہے۔

ہیضہ ۲۔ اگر دوبار کے طور پر ہیضہ پھیل رہا ہو تو چار رقی قلب الحجرجو بطور حفظہ تقدم کھاتے رہنے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ نیز آدھ پاؤں کے قریب قلب الحجربانی کے برتن میں ڈالیں۔ اس طرح پانی صاف رہتا ہے۔

طاعون ۱۔ اگر کسی شخص کو طاعون ہو گیا ہو تو اسے ایک ایک گھنٹے کے وقفے سے قلب الحجراک ماشہ عرق شامیزہ ۱۲ توڑے کے ساتھ دیں۔ عسائی گلیوں پر یہی دوا کوہ سبز کے پانی میں ملا کر نیم گرم مناد کریں۔

انفلونزا ۱۔ چار رقی قلب الحجربانی یا عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں۔ یہ جو حفظہ تقدم بھی مفید ہے اور مرض میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس کا استعمال فائدے سے خالی نہیں ہے۔

امراض متعدی اور قلب الحجرا

سل ۱۔ یہ مرض آج کل بہت عام ہوتا جا رہا ہے اور علانی بھی مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن قلب الحجراک کے مریض کے لیے بے حد مفید چیز ہے۔ اس کے استعمال سے نہ صرف یہ کہ حرارت میں نمایاں کمی آجاتی ہے بلکہ زخم بھی بھر جاتے ہیں۔ ایک ماشہ قلب الحجربانی یا عرق ہراہرا کے ساتھ استعمال کریں۔

سوزاک ۱۔ قلب الحجراک توڑ۔ روغن سمنل ایک تولہ، روغن بلساں ایک تولہ، کھل کریں۔ بعد میں اصل التوس سائیدہ، طباشیر سائیدہ اور گوند سائیدہ اس انداز میں ملائیں کہ گولیاں بن سکیں۔ چنگی پر برابر گولیاں بنائیں۔ اور تین تین گھنٹے بعد ایک ایک گولی پانی، لسی، یا شربت بزدلی کے ساتھ کھلائیں۔ نئے سوزاک میں صرف تین دن کھلائیں، اور پانچ سوزاک میں چودہ دن تک کھلائیں۔ اس سے زیادہ نہ کھلائیں۔ اگر کچھ کثرت جائے تو صرف قلب الحجراک رقی روزانہ کھلائیں۔

امراض امعاء اور قلب الحجرا

بو اسیر فونی ۱۔ صرف قلب الحجراک ماشہ روزانہ کھلانا فائدہ ہے۔ یا ضمیرہ بخ انجیرہ ماشہ معری دد توڑے کے ساتھ کھلائیں۔
 بو اسیر فونی ۲۔ کارک سوختہ ۶ ماشے، ہلدی سیاہ سوختہ ۶ ماشے، گھار برباں ۶ ماشے، کبراشمی ۶ ماشے، قلب الحجراک توڑے۔ گوند کے پانی کی مدد سے چنگی پر برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام کھائیں۔

اسہال کہنہ ۱۔ پوست سنگ وند مرغ، مغرغٹہ جاسن، مغرغٹہ انہ، کشتہ خبث الحدید، سبب و بان، قلب الحجراک ۶ ماشے۔ گوند کے پانی کی مدد سے چنگی پر برابر گولیاں بنائیں۔ صبح، دوپہر اور شام کو ایک ایک گولی پانی کے ساتھ کھائیں۔ اگر قوی ضرورت ہو تو ۴ ماشے انجون اس نسخہ میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

تھیش ۱۔ ایک ماشہ قلب الحجردی کی نشی، نیز ماضی کے پاؤں کی چچ کے ساتھ دیں۔ نیز عابور ریشہ قطعی سے ساتھ بھی دے سکتے ہیں۔

امراضِ معدہ اور قلب الحجرج

خونی تھے، قلب الحجرج، دماغ، لیمف، خورد ایک، کبر، شمع، ایک، شب، بانی، بانی، ماشہ، پس، کر، شربت، اندر، تو، سے، میں
طالیں، اور، تھوڑا، تھوڑا، چائیں۔

امراضِ جلد اور قلب الحجرج

خارش، ایس، حالت، میں، قلب، الحجرج، ماشہ، دوزانہ، عرق، غشہ، تو، سے، ساتھ، کھائیں، نیز، قلب، الحجرج، کو، پانی، میں، گیس، کر، جسم، پر، منہ، بے، صنفید، ہو
زخم، پر، سے، پر، سے، پر، سے، زخم، پر، قلب، الحجرج، بار، یک، پس، کر، بکنے، سے، زخم، ۵-۴ دن، میں، آرام، ہو، جاتا، ہے۔

امراضِ فم اور قلب الحجرج

بثور، فم، ۱۔ ایک، تو، قلب، الحجرج، اور، ایک، تو، دوسروں، میں، لاکر، بار، یک، پس، میں، اور، صنفید، میں، بڑکیں۔

قلب الحجرج بطورِ تریاق!

برائے، زہر، اگر، کسی، نے، کوئی، زہر، کھایا، ہو، مثلاً، سنکھیا، وغیرہ، تو، ایک، ایک، گھنٹے، کے، وقفے، سے، ایک، ایک، ماشہ، قلب، الحجرج، کھلائیں،۔ یقیناً، زہر، کا
اثر، نہیں، ہوگا۔

نیش، عقرب، ۱۔ بھجور، یا، بھجور، وغیرہ، کے، کا، نے، کی، جگہ، قلب، الحجرج، شراب، یا، سپرٹ، میں، حل، کر، کے، یا، گیس، کر، لگا، دیں،۔ دو، تین، منٹ، میں، زہر، نائل
ہو، جائے، گا۔ مناسب، یہ، ہے، کہ، تھوڑا، سا، قلب، الحجرج، کھلا، ہی، دیں۔

سانپ، کا، کاٹنا، ۱۔ قلب، الحجرج، اور، کالی، مرچ، میں، کر، سانپ، کے، کا، نے، کی، جگہ، لگا، لیں،۔ نیز، ایک، ایک، گھنٹے، بعد، ایک، ایک، ماشہ، تین، مرتبہ
قلب، الحجرج، کھلائیں۔

غرض، کہ، قلب، الحجرج، جامع، الفوائد، ہے، ہمیں، چاہیے، کہ، اس، عمومی، چیز، کی، قدر، کریں،۔ اور، جتنا، ہی، ہو، سکے، اس، سے، فائدہ، اٹھائیں۔

قلب الحجرج کہاں سے مل سکتا ہے؟

قلب، الحجرج، مل، بلنا، آسان، نہیں، ہو،۔ ہر، دو، دو، امانہ، دہلی، میں، اعلیٰ، قسم، کا، سفید، قلب، الحجرج، موجود، ہے، قیمت، تو، ایک، روپیہ، پار، لے، ہو،۔
دوسرے، اور، تیسرے، درجے، کا، قلب، الحجرج، ہمارے، ہاں، نہیں، ہے۔

مینجر، ہمدرد، دو، احسان، دہلی

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی

جو، ضرورت، کے، لیے، بالکل، کافی، ہوگی،۔ آپ، کو، اخبار،
پڑھنا، آجائے، گا،۔ آپ، انگریزی، میں، غلط، کچھ، سیکھیں، گے،

آپ، انگریزی، کی، کتاب، پڑھ، سیکھیں، گے، اس، کتاب، میں، انگریزی، کے، نئے، نئے، مع، تلفظ، درج، ہیں،۔ غرض، مزدوریات، زندگی، کے، دو، تمام، فقرے، جو، روزانہ، استعمال،
میں، آتے، ہیں، سب، کے، سب، اس، میں، موجود، ہیں،۔ اس، سے، بہتر، انگریزی، سیکھنے، والی، کتاب، آج، تک، نہیں، تھی،۔ قیمت، ایک، روپیہ، ۵۰، محصول، ڈاک، ۵۰، ر
مقامت، ۲۰۰، منے،۔ مہینے، کا، پتہ، ۵۰، مشہور، نمبر، ایک، جی، کو، چیلان، دہلی،۔

مردحت کسی؟ زندگی کا ایک نیا پر غف تجرہ ہے۔

”تم غانا اس بے گس طرح ہو؟“

ڈاکٹر ویدانی ہو۔ ”میں نے اخبار میں اشتہار دیکھا کہ ایک مرتزہ فوجان میں کو ایک ہوشیا۔ ہند کی ضرورت جو کئی دن سے طبعیت کے طور پر ہی تھی۔ میں نے سوچا کہ یہ وہی اس فوجان میں ہی ہے۔ دو دو باتیں کرتا تھا۔ جب میں اخبار میں درج شدہ پتے کے مطابق کوٹھی کے دروازے پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک خوب صورت فوجان اپنی موٹر سے اتر رہا ہے۔ گلے میں ریشمی رد مال بندھا ہے اور اس میں بایاں ہاتھ پڑا ہے۔ فوجان کی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ تو بیت ہی رہے۔ بیت پریشان ہے۔ اس کے ساتھ میں ایک موٹا عہدہ سا ڈاکٹر تھا جس کی صورت سے نکاری چلتی تھی۔ مجھے بیمار رہنے کے ساتھ ڈاکٹر کو دیکھ کر کچھ دل چسپی پیدا ہوئی۔“

”میں نے قطع کا دیکھ لیا۔“ اپنے پیشے کی بنا پر؟

ڈاکٹر صاحب بولے۔ ”جو کچھ بھی سمجھو۔ میں نے کوٹھی کے اندر ہمارے ملازمت کی درخواست کی اور اس فوجان رئیس نے چند معمولی سوالات کے بعد مجھے ملازم رکھ لیا۔ میں پہلے تو یہ سمجھتا تھا کہ چند گھنٹے پر غف مذاق ہے گا۔ لیکن اب واقعات کچھ اس قسم کی اہمیت حاصل کر رہے ہیں کہ میں وہاں غیر لبرل جمہور ہو گیا ہوں اور میری زبان بے کلمے ابھی چند روز اور ٹیلری کے فرائض انجام دینا پڑیں گے۔“

”میں نے پوچھا۔“ آخر بت کیا ہے؟

ڈاکٹر صاحب بولے۔ ”میرے ایک کو بہت عجیب غریب بیماری ہے۔ اور میں اس کی پوری نوعیت سمجھنا چاہتا ہوں۔“

”کیا بیماری ہے؟“

”معالج ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس فوجان کو وہ بیماری ہے جس میں انسان خود اپنے جسم کا گوشت چبا چبا کر کھا جاتا ہے۔“

”انسان اپنا گوشت کھاتا ہے؟“

”ہاں۔“ میرے ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ دیوانی کا یہ عارضہ موروثی ہے اس سے تعذیب ہونا تقریباً غیر ممکن ہے۔ مجھے اپنے مانس سے

بہت سہری ہوئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسے صحت ہو جائے۔“

”میں نے پوچھا۔“ تم خود علاج کیوں نہیں کرتے؟

ڈاکٹر صاحب نے اپنے دوڑوں شافوں کو اچھا کر جواب دیا۔ ”میں اس علاج کو سنتا ہوں۔ میں تو ایک معمولی غانا ہوں۔“

”تم غانا ہاں کیوں کہتے ہو؟“

”غانا صفت عصبیت ہی ہے۔ ورنہ پورا مرض میری سمجھ میں نہیں آسکے گا۔“ ”تھے دن جو غانا۔“ بنا رہا تو بیت تو بیمار میں ہی سمجھ میں آگئی۔

دو ایک دن خاموش رہا۔ بس ڈرامی سرور باقی رہ گئی ہے۔“

”اس وقت مریض کی حالت کیا ہے؟“

”مریض نے اپنا بازو چبانا شروع کر دیا ہے۔ ہر روز بھی ہے۔ جب اپنے گوشت کو پسے لایون جاری ہوتا ہے تو ڈاکٹر اسے ہنگ پر سٹیوں سے

جکڑ دیتا ہے۔ مریض کا پردا بنگلور میں سونے کی کان کو دے پر ملازم تھا۔ وہاں ایک حادثہ ہوا اور وہ کان میں دب گیا۔ تین دن بعد جب اسے بوقت تمام زندہ نکالا تو وہ بے ہوش تھا اور ہیکر کی شدت سے اپنا لایاں ہاتھ چبا کر کھا گیا تھا۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اپنا گوشت کھانے کی وہی مودولی بیماری اس فوجان کو ہوتی ہے۔“

”میں نے کہا۔“ تو اس فوجان کے باپ اور دادا اس مودولی بیماری سے کیوں محفوظ رہے؟“

ڈاکٹر ویدانی نے جواب دیا۔ ”میرے ملک کا ڈاکٹر کہتا تھا کہ کسی مودولی بیماری کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ باپ کے بعد بیٹے کو ہر جگہ

وہ کئی کئی پشتوں کے بعد بھی رونما ہوتی ہے۔“

”تمہارے ملک کون ہیں؟“

”نواب اور امیر۔“

”لکھیم پور کے زمیندار تو نہیں؟“

”نہیں، وہ تو جی ہیں۔ تم انھیں جانتے ہو؟“

”نواب اچھی طرح۔ وہ میرے ساتھ علی گڑھ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔ الٹے اسے پاس کرنے کے بعد انھوں نے تعلیم ترک کر دی تھی۔ ان کے باپ کا انتقال ہو گیا تھا اور انھیں اپنی بابتداد کا انتظام کرنا تھا مجھے عرصے کے بعد ان کا پتہ معلوم ہوا۔ وہ یہاں کب سے ہیں؟“

”ایک مہینے سے۔ اپنے معاذ ذاکر کے ساتھ تہیں آپ وہاں کی غرض سے آئے ہوئے ہیں۔“

”نواب صاحب تو شروع ہی سے بہت دہی ہیں۔“

”ڈاکٹر صاحب، انھیں کربوے،“ نواب صاحب دہی مزاج کے ہیں؟ پھر یہاں اور بھی آسانی سے ان کی بیماری کا پتہ لگا سکوں گا۔“

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب چند منٹ تک سوچتے رہے۔ پھر بولے، ”نواب صاحب تمہارے پرانے دوست اور درج فیلو ہیں۔ کب یہ نہیں ہو سکتا کہ اس معاملے میں تم پر بھی کچھ مدد کر دو۔“

میں نے پوچھا، ”کس طرح؟“

”وہ بولے، ”تم نواب صاحب سے ملنے کے لیے جاؤ۔ اور رفتہ رفتہ ان کے دل پر اپنے اعتماد کا نقش جاؤ۔ مصیبت یہ ہے کہ اس وقت وہ اپنے معاذ ذاکر کے قبضے میں ہیں اور ڈاکٹر نے انھیں اس حد تک اپنا معتقد بنا لیا ہے کہ میں نے دوسرے ملازموں سے سنا ہے کہ نواب صاحب نے اپنا وصیت نامہ تک مرتب کر دیا ہے کہ چوں کہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے اس لیے ان کے مرنے کے بعد کل جائیداد ڈاکٹر کو مل جائے۔“

میں نے کہا، ”اچھا تو کل تیسرے پھر میں اپنے پرانے دوست سے ملنے جاؤں گا۔“

ڈاکٹر صاحب بولے، ”مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ غریب و بد حالی ڈاکٹر نہیں بلکہ ایک معمولی شلر ہے!“

دوسرے دن کچھ ہی سے جلد واپس آ کر میں اپنے پرانے دوست سے ملنے گیا۔ کوٹھی کے دروازے پر ڈاکٹر سلیم و بدالی جلدی حیثیت سے موجود تھے۔ انھوں نے میرا کارڈ اندر بھجوا دیا اور میں نواب صاحب کے معاذ ذاکر کے سامنے پیش کیا گیا۔

ڈاکٹر بولا، ”مگرچہ میرے مریض کی حالت کن کچھ سنبھلی ہوئی ہے لیکن مجھے اس بات میں شبہ ہے کہ آیا وہ آپ کو پہچان بھی سکے گا۔ آپ کے دوست کی بیماری بہت خطرناک ہے۔ اللہ رحم کرے۔“

اس ڈاکٹر کی صورت سے درحقیقت متکڑی اور شرارت برستی تھی اور اس کی گفتگو سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ نواب صاحب سے اس کے بہت پرانے تعلقات ہیں۔

جب میں نے نواب صاحب سے ملنے کے لیے زیادہ مہوار کیا تو ڈاکٹر بولا، ”انھیں تو میں آپ کی ملاقات کر دوں گا۔ مگر ایک بات کا وعدہ کچھ کر دے کہ آپ مریض سے زیادہ باتیں نہیں کریں گے اور ملاقات چند منٹ سے زیادہ طویل نہیں کھینچے گی۔“

میرے وعدہ کیا اور ڈاکٹر مجھے دوسرے کمرے میں لے گیا نواب صاحب مسہری پر بیٹھے تھے۔ مجھے میں ریشمی رومال بندھا تھا اور اس میں ان کا ہاتھ تھا۔ میں نے نواب صاحب کو تقریباً پانچ سال کے بعد دیکھا تھا۔ لیکن ان کی صورت میں کوئی خاص فرق نہیں آیا تھا۔ مگر ان کی آنکھوں میں غضب کی وحشت تھی۔ نواب صاحب نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور خوش منترت سے بتایا جو کربوے، ”اے بابر تم کہاں؟“ انھوں نے، چنانچہ منٹوں بعد مجھ سے گرم ہاتھ میری طرف بڑھایا۔ ان کا ڈاکٹر نواب صاحب سے بولا، ”دیکھیے، آپ کو بالکل سکون سے رہنا چاہیے۔“

اس کے بعد ڈاکٹر میری طرف تھراؤ دنگا جوں سے دیکھ کر بولا، آپ کو یہ کس طرح معلوم ہو گیا کہ آپ کے پرانے کالج فیلو یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں کی آمد بالکل صیغہ راز میں رکھی تھی۔ تاکہ ملاقاتوں کی وجہ سے مریض کو تکلیف نہ ہو۔“

میں نے جواب دیا، ”مجھے اپنے عزیز دوست کی تشریف آوری کا حال بالکل افسانہ طور پر معلوم ہو گیا۔“
نواب صاحب نے ڈاکٹر کی فہمائش کی پروا نہیں کی اور وہ بہت بے تکلفی کے ساتھ بس بس کر مجھ سے طالب علمی کے زمانے کی باتیں کرتے رہے۔ اس وقت میں وہ اپنے ڈاکٹر کی طرف مخاطب ہو کر بولے، ”آپ رات میں جو کتاب پڑھ رہے تھے، وہ کہاں ہے؟ مجھے قرب یاد ہے آپ اس وقت کتاب اپنے ساتھ لے گئے تھے۔“

ڈاکٹر مغویٰ دیر متذہب رہا، اس کے بعد بولا: ”اچھا۔۔۔ مگر نواب صاحب آپ نے آج بہت باتیں کی ہیں۔ اتنی نکان آپ کو بے مناسب نہیں۔ مجھے آئندہ ہے کہ آپ کے پڑانے دوست، یہی مجھے معاف فرمائیں گے۔ مریض کے لیے کامل سونوں کی ضرورت ہے۔“
یہ کہہ کر ڈاکٹر کسی سے اٹھا اور کمرے کے باہر چلا گیا۔ میں بھی نواب صاحب سے رخصت ہونے کی اجازت طلب کر ہی رہا تھا کہ دفعتاً اُن کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور انہوں نے ہیمانگ لگا ہوں سے چاروں طرف دیکھا اور نذر سے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ ”مجھے بچالو۔ مجھے بچالو۔ میرے عزیز دوست میری جان بچالو۔ میرا دماغ خراب ہوتا جا رہا ہے۔ میں پاگل ہو رہا ہوں۔ پاگل۔۔۔ میں آدم فور بن رہا ہوں۔۔۔ پڑائی دوستی کے صدمے میں مجھے بچالو۔“ اُن کیسی خوف ناک آنکھیں ہیں۔ میرے دوست ان خوف ناک آنکھوں کو جیسے سامنے سے ہٹا دو۔۔۔ ہٹا دو۔۔۔“

اس وقت میں ڈاکٹر کے قدموں کی آہٹ معلوم ہوئی۔ نواب صاحب فوراً مسہری پر سیدھے لیٹ گئے۔ میرا ہاتھ چھوڑ دیا آنکھیں بند کر لیں لیکن ان کے چہرے پر خوف کے آثار عیاں تھے اور جسم خود سے کانپ رہا تھا۔

اپنے عزیز دوست کی یہ حالت دیکھ کر میرا دل کانپ گیا۔ کیا وہ حقیقت میرے دوست کا دماغ خراب ہو رہا ہے آخر یہ راز کیا ہے۔
نواب صاحب نے اپنے معالج سے کتاب کیوں منگوائی تھی۔ ڈاکٹر کے پیروں کی آہٹ سننے ہی وہ فوراً خاموش کیوں ہو گئے۔۔۔!
یہ سوچتے ہوئے میرے دل نے کہا کہ جب تک یہ راز حل نہ ہو جائے مجھے اس مکان سے باہر گھر نہیں نکالنا چاہیے۔ میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ نواب صاحب اس حرکت کے باوجود جو میں نے ابھی دیکھی، پاگل ہو کر نہیں ہیں۔ ان کے دل میں دہم چلنے لگا ہے یا بھڑکا دیا گیا ہے۔
ڈاکٹر نے مجھ سے کہا، ”اس وقت مریض کی بے چینی بڑھ گئی ہے۔ اسی وجہ سے میں نے ملاقاتوں کا سلسلہ بالکل بند کر دیا ہے۔ میں آپ کے اصرار سے مجبور ہو گیا۔ مجھے انسوس ہے آئندہ آپ کو بھی ملاقات کی اجازت نہ دے سکوں گا۔“

میں نے فوراً جواب دیا، ”میرے عزیز دوست نے مجھے چند روز اپنے پاس قیام کرنے کے لیے مدعو کیا ہے اور میں نے یہ دعوت منظور بھی کر لی ہے۔“

میں نے غلط بیانی کی تھی۔ لیکن ڈاکٹر سے یہ کہہ کر جب نواب صاحب کی طرف دیکھا تو ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھ کر بولے، ”ہاں دیکھیں صاحب نے ارزا و کرم میری دعوت منظور فرمائی ہے، اور وہ چند روز میرے پاس قیام کر رہے گے۔ میں تنہائی سے گھر آ گیا ہوں۔ وہ میرے پڑانے دوست ہیں ان سے میرا دل پہلے گا۔“

ڈاکٹر کو حشفہ آ گیا۔ مگر خستے کو ضبط کرتے ہوئے بولا، ”آپ کو اختیار ہے جو چاہیں کریں مگر نتائج کے ذمے دار آپ اور آپ کے دوست دوکیل صاحب ہوں گے۔“

نواب صاحب نے جواب دیا، ”دیکھا جائے گا۔“

ڈاکٹر ناراض ہو کر چلا گیا۔ نواب صاحب نے اپنے ”بٹلر“ (ہمارے دوست ڈاکٹر سلیم وجدانی) کو میرے لیے چائے لاسنے کا حکم دیا۔ بٹلر صاحب مجھے دوسرے کمرے میں اُٹھا کر لے گئے اور ذرا دیر بعد فاضل بٹلر نے ”انداز میں چائے وغیرہ لے کر آئے۔ کمرے میں اور کوئی نہ تھا، وجدانی صاحب مجھ سے بولے، ”کہیے آپ نے اپنے دوست کا موروثی مرض دیکھا؟“

میں نے جواب دیا، ”میرے خیال میں نواب صاحب ایسے پاگل تو نہیں ہیں جیسا کہ انھیں بتایا جاتا ہے۔ وہ تو مجھے بہت دیر تک

معقولیت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ ہاں، ان کا معالج حبیب کتب لانے کے لیے دوسرے کمرے میں کیا ہے تو ان پر دیوانگی کا لہکا سا دوسرے پڑ گیا تھا۔

”یقیناً تمہارے دوست پاگل نہیں ہیں۔ تم کہتے ہو کہ ان پر دیوانگی کا لہکا سا دودھ پڑا تھا۔ لیکن یہ کیا ممکن نہیں ہے کہ پریشان حال نواب نے کتاب لانے کے بہانے اپنے معالج کو بنا کر تم سے اپنا دودھ دل کا اظہار کیا ہو؟“

”ہو سکتا ہے۔“

”ہو سکتا ہے نہیں بلکہ میرے خیال میں واقعہ یہی ہے۔ تم نے اپنے دوست کی کلائیوں پر بھی جوڑ کیا؟“

”میں نے تو غور نہیں کیا۔“

ڈاکٹر وجدانی صاحب میز پر گھونٹہ مار کر بولے، ”تم وکیلوں کو سوائے بک بک کرنے کے اور آتا ہی کیا ہے۔ تم لوگ قوتِ مشاہدہ سے بالکل محروم رہتے ہو۔ غضب خدا کا تم نے مریض کی کلائیاں نہیں دیکھیں۔ اتنا اہم معاملہ!۔“

میں نے متحیر ہو کر پوچھا، ”آخر بات کیا ہے؟“

سلیم وجدانی صاحب بولے، ”مریض کی کلائیوں پر بہت سے ننھے ننھے سے سوراخ ہیں؟“

”کیسے سوراخ؟“

”تم بے وقوف کیا جاؤ۔ یہ سوراخ ہائی پوڈرک سوئیوں کے نشانات ہیں۔“

”کیا تمہارے خیال میں نواب صاحب کو ہارنیا اور ہر افیون اسکے انجکشن دیے جا رہے ہیں؟“

”بے شک۔ یہ ڈاکٹر بہت ہی بد معاش ہے۔ میں اس کی جبری طرح خبر لوں گا۔ ایک طرف تو منشی دواؤں کے ذریعے سے نواب صاحب کا دماغ

خواب کیا جا رہا ہے، دوسری طرف انھیں یقین دلایا جا رہا ہے کہ وہ اپنا گوشت جیا کر کھا جانے کے موردِ فی جنون میں گرفتار ہو گئے ہیں اور انھیں صحت نہیں

ہو سکتی۔ بد معاش ڈاکٹر پہلے تو نواب صاحب کو پاگل خانے بھیجنا چاہتا ہے اور پھر قہرستان۔“

میں نے پوچھا، ”ڈاکٹر کو آخر نواب صاحب سے دشمنی کیوں ہے وہ انھیں کیوں ہلاک کرنا چاہتا ہے؟“

ڈاکٹر وجدانی، بٹلر، بولے، ”تم وکیلوں کو کبھی عقل نہ آئے گی۔ میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ بد معاش ڈاکٹر نے نواب کو بے وقوف بنا کر ان سے

اپنے حق میں وصیت نامہ مرتب کرایا ہے۔“

میری آنکھوں کے سامنے سے ایک بڑا پردہ مٹ گیا۔ اور میرے دل پر اپنے سنگی دوست، سلیم وجدانی کی عقل مند ی کا گہرا نقش مرتسم ہو گیا۔

میں نے کہا، ”نواب صاحب پر بیماری کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہی ہے۔ ورنہ وہ اپنا بازو دیکھوں چلاتے۔ سارا بازو زخمی ہو رہا ہے۔“

سلیم وجدانی نے قہقہہ لگایا اور بولے، ”تم بڑے سنگی ہو۔ اچھا سنو۔ بد معاش ڈاکٹر روزانہ دودھ منگاتا ہے۔ لیکن مریض کو انہیں بلا یا جاتا۔

اب تو تمہارا شک دھڑھکا ہوا ہے۔“

میں نے متحیر ہو کر کہا، ”پھر وہی دیوانے پن کی باتیں۔ میں نے بیماری کا جو شبہ ظاہر کیا ہے اس سے دودھ کا تعلق؟ ممکن ہے کہ ڈاکٹر دودھ اپنے

واسطے منگاتا ہو۔“

”بٹلر“ صاحب نے اپنی حیب سے ایک شیشی نکالتے ہوئے کہا، ”تم وکیلوں کو میں نطق ہی چھٹا آتی ہے۔ دیکھو یہ کیا ہے؟“

شیشی میں عرق تھا جس سے ایک خاص قسم کی تیز بوی آ رہی تھی۔ میں نے لاطینی ظاہر کی۔ سلیم وجدانی صاحب نے کہا، ”یہ مشہور دوا ولبرین ہے۔ تم

نے اس کا نام تو غور نہ کیا ہو گا۔ تجیس اس کے خواص معلوم ہیں؟“

”ہاں نام تو سننا ہے۔ اور اس کی غایت یہی اتنی معلوم ہے کہ دودھ کو روکنے کے لیے استعمال کرائی جاتی ہے۔ میں نے ایک مقدمہ میں اس

کا ذکر سنا تھا۔“

اس حد تک کہ اور غاصبتیں بھی ہیں۔ مجھے یہ شیشی تمہارے دوست کے کمرے میں پڑی ملی تھی۔ ڈاکٹر غلطی سے چھوڑ گیا تھا۔ میں ڈاکٹر کو گرتے

میں تو جا نہیں سکتا۔ وہ ہر وقت مقتل رہتا ہے اور ڈاکٹر کم نجات، ایک منٹ کے لیے بھی کوٹھی سے باہر نہیں جاتا۔

”اس دوامی اور خالصتیں کیا ہیں؟“

سلیم و جدانی صاحب پرے۔ ”میں ابھی تمہیں نہیں بتا سکتا مجھے یقین ہے کہ آج رات کو نواب صاحب پر اپنا گوشت کھانے کے جنون کا بہت سخت دورہ پڑے گا اور ممکن ہے یہ دورہ ہلکے ثابت ہو کیوں کہ ڈاکٹر اب زیادہ دیر نہیں کر سکتا وہ تھکے آئے سے دنگان ہو گیا ہے۔“

میں نے کہا، ”پھر تم نے تدبیر کیا سوچا ہے؟“

سلیم و جدانی صاحب پرے، ”تم خاموشی سے بلا چون و چرا میری ہدایات پر عمل کرو۔ ڈاکٹر شراب بہت پیتا ہے۔ میں آج رات کو اس کی شراب میں کلورل کافی مقدار میں ملا دوں گا۔ اس طرح ہم تم نواب صاحب کے کمرے میں چھپ کر بیٹھ سکیں گے۔“

میں نے کہا، ”یار ڈاکٹر۔۔۔ بھائی معاف کرنا۔۔۔ بٹر صاحب ایک بات تو بتاؤ۔ نواب صاحب کی جب حالت گجڑی ہے تو وہ چلتا رہے تھے کسی خوف ناک آنکھیں ہیں۔ ان آنکھوں کو میرے سامنے سے بٹا دو۔۔۔ ان الفاظ کا کیا مطلب ہو۔ نواب صاحب کو کس کی آنکھیں نظر آتی ہیں؟“

”بٹر صاحب پرے، تمہارا نہیں۔ آج سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔“

میں نے رات کو نواب صاحب سے ملنا چاہا مگر ڈاکٹر نے طاقت کی اجازت نہیں دی اور کہہ دیا کہ اس وقت مریض کو نیند آگئی ہے۔ اور اس کے لیے سونا مفید ہے۔

میرے سونے کے لیے ایک کمرہ تیار کر دیا گیا تھا۔ اور میں کھانے سے فارغ ہو کر سونے چلا گیا۔ مگر اپنے عزیز دوست کی دردناک حالت کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آتی تھی۔ غارنارات کے دو تین بجے ہوں گے، دروازے پر کسی نے آہستہ سے دستک دی۔ میں نے اُٹھ کر دیکھا۔ سلیم و جدانی صاحب کھڑے تھے۔ انھوں نے مجھے خاموشی سے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ ہم دونوں دبے پاؤں نواب صاحب کے کمرے میں داخل ہوئے۔ میں وہاں کا نظارہ دیکھ کر چونک پڑا۔ نواب صاحب کو ستر پرستی سے جکڑ دیا گیا تھا۔ ان کا زخمی بازو بالکل کھنکھاتا تھا۔ اس پر نہ تو پتی تھی اور نہ کسی قسم کی دوا۔ کمرے میں ایک خاص قسم کی بو آرہی تھی۔ جسے میں پہلے تو شناخت نہ کر سکا لیکن بعد میں عذ کرے پر مجھے ولیرین کی بو یاد آگئی جس کی شیشی مجھے شام کو سلیم و جدانی صاحب نے دکھائی تھی۔ میں نے حیرت کے ساتھ آہستہ سے پوچھا، ”ڈاکٹر صاحب یہ کیا معاملہ ہے؟“

ڈاکٹر و جدانی صاحب نے ایک پردے کے پیچھے چھپے ہوئے جواب دیا، ”یہ دیوانگی کا دورہ طاری کرنے کے اشتیاقات ہیں۔“

میں نے کہا، ”مریض کا زخمی بازو کیوں کھول دیا گیا ہے؟“

سلیم و جدانی صاحب نے حجب سے دیواروں کا لٹکتے ہوئے کہا، ”ڈرڈیر میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔“

ہم پردے کے پیچھے چھپے ہوئے نہایت خاموشی سے آنے والے واقعات کا اشتیاق کر رہے تھے۔ میرا دل دھڑک رہا تھا اور ایک ایک لمحہ کاٹنا دُشوار تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد کسی کی آہٹ معلوم ہوئی۔ ہمارا خیال تھا کہ معالج ڈاکٹر کمرے کے اندر داخل ہو گا۔ مگر نہیں۔ جہت تن جکڑے ہوئے مریض کے زیر لب کچھ بڑبڑانے کے ساتھ ہمیں دروازے پر دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں نظر آئیں جو کمرے کی بہت بلکی اندر لے نام روشنی میں چمک رہی تھیں۔ دفعتاً پراسرار آنکھوں کو حرکت ہوئی۔ کوئی چیز حجب کر کے نواب صاحب کی مسہری مکہ پنہی اور ان کے بازو کو نوچنا اور کاٹنا شروع کیا۔ نواب صاحب مجھے منہ سے دردناک چیخ مچی۔ اب ہم نے پردے سے باہر گردن نکال کر غور سے دیکھا۔ یہ ایک زرد رنگ کا بہت موٹا ہاتھ تھا جو نواب صاحب کے بازو کو زخمی کر رہا تھا۔

سلیم و جدانی صاحب پر پردے سے باہر نکل آئے اور انھوں نے خوف ناک بے کومجلیت تمام کڑیا۔ بے سنے ان کے ہاتھ زخمی کر دیے۔ لیکن سلیم نے اسے چھوڑا نہیں اور اپنے مغلرے اُسے جکڑ دیا۔

اتنے میں ہماری نظر کمرے کے دروازے پر پڑی۔ معالج ڈاکٹر کتواس کا ایک تھیلہ لیے ہوئے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کی صورت دیکھتے ہی سلیم و جدانی صاحب بھوکے شیر کی طرح لپکے اور ڈاکٹر کے منہ ایک گھونٹہ رسید کیا۔ کچھ تو سلیم صاحب کے گھونٹنے کی قوت اور کچھ شراب میں کلورل

کاٹھ، ڈاکٹر گریٹر اور سلیم وجدانی نے اس کی بہت تہری طرح مرمت کی اور اسے گھسیٹ کر ایک کمرے میں بند کر دیا۔

ڈاکٹر کی مرمت سے فارغ ہو کر سلیم وجدانی نواب صاحب کے کمرے میں داخل ہوئے۔ نواب صاحب بدستور بے ہوش تھے۔ سلیم وجدانی صاحب سے خواب بلبز نہیں رہے تھے، نواب صاحب کی نبض دیکھ کر کہا، ”گھبرائے کی بات نہیں۔ درادیر میں ہوش آجائے گا۔“ یہ کہہ کر انہوں نے بے ہوش نواب صاحب کا منہ کھول کر چہرے سے ایک مغزج دوا لٹائی۔ ڈاکٹر وجدانی صاحب مغز سے جکڑے ہوئے بے کی طرف اشارہ کر کے بولے، ”اب تمہیں اس بدعاش ڈاکٹر کی شرارت کا حال معلوم ہوا؟“

میں نے جواب دیا، ”میں نے جو حیرت انگیز اور خوف ناک نظارہ دیکھا اس سے میرا دماغ ماؤف ہو رہا ہے۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔“ ڈاکٹر سلیم وجدانی نے کہا، ”اس بدعاش معارج نے یہ بولا اپنے کمرے میں مقفل کر رکھا تھا۔ وہ روزانہ دودھ اسی کے لیے منگاتا تھا اور بہت ممکن ہے کہ اسے کچا گوشت بھی روزانہ کھلاتا رہتا ہو۔“ میں نے تم سے کہا تھا کہ دلیرین کی کچھ اور خاصیتیں بھی ہوتی ہیں۔ ایک خاصیت یہ ہے کہ بلی اس کی ٹو سے سکھ رہ جاتی ہے۔ اور چاہے راستہ کتنا ہی طویل اور دشوار گزار کیوں نہ ہو، بلی سیدھی اس کی ٹو پر جائے گی۔ بدعاش ڈاکٹر پہلے تو نواب صاحب کو مار فیا کے انجکشن دے کر بے ہوش کر دیا کرتا تھا، اس کے بعد ان کے زخمی بازو پر دلیرین کی کرا اس کے چند قطرے کمرے میں اور باہر چمکا دیتا تھا۔ تاکہ پلا کرے میں پہنچ کر نواب صاحب کے بازو کو خوب زخمی کرے جب بلان ان کے بازو کو زخمی کر چکا تھا تو ہمارا موٹا دوست کھوس کے پتیلے میں بند کر کے اپنے اس غوں غوار پتے کو لے جاتا تھا اور نواب صاحب کو ہوش میں لا کر ان سے کہتا تھا کہ اُن پر اپنے گوشت کو چبانے کا دورہ پڑا تھا۔ اور اگر اُس نے اُن کو رستوں سے جکڑ نہ دیا ہوتا تو وہ اپنا سارا جسم بھجروں کر لیتے۔ ڈاکٹر نے جال تو خوب بچا یا تھا۔ لیکن انہوں نے اسے یہ خبر نہ تھی کہ نواب صاحب کا بلیزر رمضان خاں بھی دواؤں کی خاصیتوں اور بیماریوں سے بخوبی واقف ہو۔“

میں نے پوچھا، ”تو کیا نواب صاحب نے اپنے بازو کو خود زخمی نہیں کیا تھا؟“

ڈاکٹر وجدانی نے جواب دیا، ”ہرگز نہیں انہیں اس بات کا یقین دلایا جا رہا تھا کہ وہ اپنا گوشت چبانے کے موردنی مارنے میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ چون کہ انہیں اس بدعاش ڈاکٹر پر بہت اعتبار تھا اور اس سے زیادہ اعتبار کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی محل جائداد کا وصیت نامہ ڈاکٹر کے حق میں مرتب کر دیں۔ اس لیے نواب کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ پاگل ہو گئے ہیں۔“

ہم نے جکڑے ہوئے نواب صاحب کو کھول دیا تھا۔ بخوبی دیر بعد انہیں ہوش آگیا۔ انہوں نے اپنے زخمی بازو کو جس کی سلیم وجدانی صاحب نے بدعاش ڈاکٹر کے کمرے سے سامان لا کر ڈریسنگ کر دی تھی، دیکھا۔ ہم نے نواب صاحب کو مختصر الفاظ میں یقین دلایا کہ انہوں نے اپنی بازو کو خود زخمی نہیں کیا ہے بلکہ یہ اس وحشی بلی کی حرکت ہے جو مغز سے جکڑا ہوا سانس پڑا ہے۔ نواب صاحب اس وقت تو یہ راز سمجھ نہ سکے لیکن رفتہ رفتہ انہیں سب کچھ معلوم ہو گیا۔

صبح سلیم وجدانی صاحب نے ڈاکٹر کو مار بیٹ کر کوٹھی سے نکال دیا۔ تین چار دن تو وہ اسپتال میں پڑا رہا۔ اس کے بعد پتہ نہیں کہاں چلا گیا۔

ڈاکٹر سلیم وجدانی کے علاج سے نواب صاحب کو چند دن میں بالکل صحت ہو گئی۔ اپنا گوشت چبانے کے ”موردنی مارنے“ کا اثر نام کو بھی باقی نہ رہا۔ انہوں نے شکریے کے طور پر کئی ہزار روپے ڈاکٹر سلیم وجدانی صاحب کو دینا چاہے مگر بہادر اور شریعت دوست نے ایک پائی بھی قبول نہ کی۔

داد کے لیے مفید ثابت ہوا ہے اور بلا مضرت ہے۔ بغیر تعلیق کے داد کو ڈکڑا کر تاجہ قیمت فی شیشی ایک تولہ ۸۸-۱۶ شیشی ۴۲ + ہمدرد دوا خانہ، یونانی، دہلی

دُرخن کا دُ



چوٹ کے نتیجے سے آکلہ بقیہ دنیا سے باہر بہ کثرت آدمی خصوصاً عورتیں یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ چوٹ کی وجہ سے آکلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اتفاق سے جسم پر کوئی چوٹ لگنے کے بعد آکلہ پیدا ہو گیا ہے تو ان کا ذہن قدرتی طور پر اسی طرف منتقل ہوتا ہے کہ آکلہ چوٹ کے اثر سے پیدا ہوا۔ اس قسم کے تمام شکوک بالکل بے بنیاد ہیں۔ امریکا کے مشہور ڈاکٹر جارج بی، پیک و نیو یارک کے ایک اسپتال میں آکلے کے مخصوص ڈاکٹر ہیں۔ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ عورتوں کی چھاتیوں پر جو آکلہ ہو جاتا ہے اسے عوام اکثر کسی چوٹ کا نتیجہ خیال کیا کرتے ہیں۔ لیکن ایسے آکلوں کی تعداد اکثر ان چوٹ کا نتیجہ قرار دیا جاسکے اس قدر کم ہوتی ہے کہ اس خیال کو کوئی اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ ڈاکٹر پیک نے بڑیوں کے آکلے کے متعلق بھی یہی کہا کہ ان کا سبب چوٹ نہیں ہوتی۔ انھوں نے کہا کہ آکلے کے ایسے مریضوں کی تعداد کہ جن میں ہم یہ خیال کر سکیں کہ شاید چوٹ ہی آکلے کا باعث ہوتی کم ہوتی ہے کہ اس چوٹ والے نظریے کو کسی طرح قبول نہیں کیا جاسکتا۔

بڑیوں کے آکلے کی آٹھ قسموں میں سے صرف ایک قسم ایسی ہے کہ جس کے متعلق ہم یہ شبہ دل میں لاسکیں کہ شاید چوٹ ہی کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ جس کی بنا پر یہ خیال قائم کیا جاسکے کہ اندرونی اعضاء کے آکلے کا باعث چوٹ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر پیک نے اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ بھی کہا کہ سائنس سے مشائے ملک جو جنگ عظیم پر اپنی تھی اس میں لوگوں کے مختلف قسم کی اور مختلف اعضاء میں اس قدر چوٹیں آئی تھیں کہ اس سے زیادہ خیال میں بھی نہیں آسکتیں، اور ظاہر بات ہے کہ اگر ضربات کی وجہ سے آکلہ وجود میں آسکتا تو اس زمانے میں آکلے کے مریضوں کا کوئی شمار نہ رہتا۔ لیکن ایسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ ان فوجی سپاہیوں میں آکلے کے مریضوں کی تعداد کسی درجے میں بھی اس سے زیادہ تھی کہ جتنی معمولاً ہوتی ہے اور سپاہیوں میں بھی آکلے کے مریض بس اتنے ہی ہوئے جتنے شہری آبادی میں ہوتے رہتے ہیں۔

کھاتے وقت پڑھنا مضربے بعض آدمی کھانا کھاتے وقت اس لیے پڑھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ اس مصروفیت کی وجہ سے وہ غذا کو خوب جباتے رہیں گے اور بخاری بخاری بغیر چبائے ہوئے نہ نگل جائیں گے۔ لیکن ان کو یہ خبر نہیں کہ وہ ایک خرابی سے بچنے کے لیے دوسری اس سے بھی زیادہ خرابی مول لے لیتے ہیں۔ مشہور طبی رسالہ ہانچیا نے ایک استفسار کے جواب میں لکھا ہے: "اچھے کھاؤں کی خوشبو، ذائقہ اور ان کا نظارہ پس پس چیزیں ہماری ہموک میں تحریک پہنچاتی ہیں اور صمغ غذا پر بہت اچھا اثر ڈالتی ہیں۔ اس کے برعکس ٹکڑی، اور کھانے سے دل چسپی نہ ہونا ایسی چیزیں ہیں کہ جو جسم میں فتور پیدا کیا کرتی ہیں۔ صمغ صمغ کے لیے سب سے زیادہ ضروری یہی چیز ہے کہ آدمی خوش دلی کے ساتھ کھانا کھائے۔ لیجئے بہت کم لوگ ہو سکتے ہیں جو کھاتے وقت پڑھتے بھی رہیں اور اپنے کھانے کا لطف بھی اٹھاتے رہیں۔

اس سے انکار نہیں کہ ادب لطیف کے پڑھنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان کے جسم کا اور دماغ کا تناؤ دور ہو جاتا ہے اور یہ ایک مفید چیز ہے لیکن میرے طریقے یہ ہے کہ جہاں اصداف کی کھاؤں یا تناؤ رفع کرنے والے کام شل پڑھنا موسیقی چل قدمی، یا قبولہ (تھوڑے سے وقفے کے لیے آرام) سب کے سب کھانا کھانے سے یا تو پہلے ہونے چاہئیں یا کھانے کے بعد کھانا کھانے کے دوران میں یہ بہت ضروری ہے کہ ہمارا دھیان صرف کھانے اور اس کی ذائقہ کی طرف رہے۔

ماہی خیال عورت پریشاں خیال کوئی خطرناک علامت نہیں ہے۔ اس حالت میں کوئی ایسا اندیشہ نہیں ہوتا کہ وہ صحت خود کو کچھ کھوے۔ اور پریشاں خیال کے ساتھ ساتھ طبیعت کا گرا ہوا ہونا بھی جو تب بھی ضروری نہیں کہ اسے خطرناک خیال کیا جائے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے مریضوں پر نگاہ رکھی جائے تاکہ

جس وقت مایہ نیا کی ابتدائی علامات بھی پیدا ہوں تو انہیں معلوم کر لیا جائے۔ جس وقت پریشاں خیالی میں دہم کا اضافہ بھی ہو جائے تو وہ علو یا نیو لیا کا پیشیہ ہوتا ہے۔

جس وقت مندرجہ ذیل علامتوں میں سے ایک بھی ظاہر ہو تو اس بات کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے کہ مریض کو ہر وقت لگا ہوں میں رکھا جائے۔
(۱) خیالات کا انقلاب۔ (۲) ایسے خیالات کا جوم جو دہم پر مبنی ہوں۔ (۳) اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور بڑا کہنا۔ (۴) ناامیدی کا طاری ہو جانا، اگر مستقبل سے بے پروا نظر کرنا۔ (۵) بے بنیاد خوف کا دل پر مسلط ہو جانا۔ (۶) یہ خیال پیدا ہو جانا کہ اُس کا وجود دوسروں کے لیے مصیبت کا باعث ہے لہذا اُسے دنیا سے نکل جانا چاہیے۔ (۷) بالکل ناگہانی طور پر تمام پریشاں خیالی اور طبیعت کے انحراف کا دور ہو جانا۔ ایسی حالت طاری ہو تو مریض کے فزکشی کر لینے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ (۸) پریشاں خیالی میں اگر یکایک اضافہ ہو جائے تو مریض کا دلچسپ جانی امراض کے لیے کافی عوز سے سائنہ کرنا چاہیے۔

بچوں کی تن درستی کے متعلق والدین کی ذمہ داری جسمانی تن درستی کے لیے جذباتی امداد غائی عادتوں کی ہیئت اس قدر زیادہ ہے کہ اُسے کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بچے قدرتی طور پر فعال ہوتے ہیں اور اکثر وہ بغیر بھی دیکھا جاتا ہے کہ ان کے اندر باپ کی عادات و فضائل کا پورا پورا عکس موجود ہوتا ہے۔ اگر کسی لڑکی یا لڑکے کی نگاہ سے یہ چیز گزرتی رہتی ہو کاس کا کوئی رشتے دار غصے اور برہمی مزاج کا مظاہرہ کرتا رہتا ہے تو اگر وہ خود بھی ایسا کرنے لگے تو اس پر کوئی الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ اگر بچے کے گرد و پیش اس کے لیے بزرگ جو جو بھی جو سلیم طبع، معتدل مزاج، پرسکون متواضع اور ضعیف، ایمان دار، انصاف پسند اور مہربان ہوں تو گمان غالب یہی ہے کہ بچہ بھی ان میں سے بہت سی صفات اپنے اندر پیدا کرے گا اگر مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھا جائے تو بچوں کی تربیت اپنے طریق پر جو سکتی ہے۔

(۱) آپ خود بالکل ویسے ہی انسان بن جائیں کہ میا آپ اپنے بچے کو بنا نا چاہتے ہیں۔
(۲) اپنے بچے سے ہمیشہ یہ توقع کیجیے کہ وہ صحیح کام کرے گا، اور جب وہ ایسا کرے تو اس کی تعریف کیجیے۔
(۳) بچے کی اس بارے میں مدد کیجیے کہ وہ دوسروں کی امداد سے بے نیاز ہو جائے، اور اخلاقی امداد کی امداد میں دوسروں کا دست نگران رہے۔ اسے بے وقوف، ناکارہ اور محض ایک بچہ نہ سمجھیے۔ بچے کو اس بات کا موقع دیجیے کہ وہ بطور خود مختاری باتوں کے متعلق رائے قائم کر سکتا ہو کرے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو باتیں درحقیقت اہم ہیں، اور بچے میں ان کے متعلق رائے قائم کرنے کی استعداد نہیں ہے انہیں بھی اسی پر چھوڑ دیا جائے۔

(۴) جس حد تک ایک انسان سے ممکن ہے اس حد تک دوسروں کی پابندی کی جائے۔
(۵) بچے کے سامنے کسی یہ ظاہر نہ کیجیے کہ آپ خوف زدہ ہیں اور بچے کو ہرگز کسی چیز سے نہ ڈرائیے۔
(۶) بچے کو اس کی غلطیوں کے متعلق صرف ایسے وقت میں فہمائش کیجیے کہ جس وقت آپ کا مزاج اعتدال پر ہو۔ مزادیتے وقت اگر آپ کے مزاج میں برہمی یا غصہ پیدا ہو گیا تو اس سزا کا کوئی مفید اثر مرتب نہیں ہو سکتا۔
(۷) بچے نے اپنے وارغ سے جو تجاوز پیش کی ہیں ان کا احترام کیجیے۔ اور اس کی رائے کو وقت دیجیے۔ آپ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بچہ بھی ایک انسان ہے کہ جس کے کچھ مفاد اور کچھ حقوق ہیں۔
(۸) اس بات میں بچے کی مدد کیجیے کہ وہ دوسرے آدمیوں سے محبت کرنے، اور ان کے ساتھ دعاواری برتنے لگے۔

مریضوں کے کمروں میں کیا نہ کرنا چاہیے (۱) بیماری اور نکلنے والا لباس پہن کر مریض کے کمرے میں نہیں جانا چاہیے۔
(۲) مریض کے کمرے میں دھڑک کر پانکھا نہیں کھانا چاہیے۔
(۳) تھکاؤ اور صاف ہوا کے متعلق کسی بھی خیال نہ کرنا چاہیے کہ مریض کو نقصان کرے گی۔ اس لیے ہوا کو کمرے میں آنے سے روکنا نہ چاہیے۔
(۴) مریض کے کمرے میں بیٹھ کر چٹے چٹے باتیں نہ کرنی چاہئیں۔

- (۵) مریض کے کمرے میں جو دروں کی طرح دسے پاؤں جالنا آنا ٹھیک نہیں ہے۔ البتہ پاؤں میں جوتا ایسا ہونا چاہیے جو آواز نہ دے۔
- (۶) مریض کے سامنے اس کی بیماری کے متعلق بحث نہ چھیڑنی چاہیے اس کے سامنے ہر وقت امید افزا اور مسرت آمیز باتیں کرنی چاہئیں۔
- (۷) مریض کو دوا پلانے سے پہلے یہ سب سے زیادہ ضروری بات ہو کہ دوا کی بوتل کا لیبل غور سے پڑھ کر یہ طبعی نشان کو لیا جائے کہ وہ اسی کی دوا ہے اور اس کے پلانے کا وقت بھی وہی ہے۔
- (۸) ایسی غلطی کبھی نہ ہونی چاہیے کہ مریض کی ضروریات کا خود فیصلہ کیا جائے اور طبیب کی رائے کو پس پشت ڈال دیا جائے، یا نئے پیدا شدہ حالات کے متعلق معالج سے رائے نہ لی جائے۔
- (۹) مریض اگر پاگل ہے یا بھین کی حالت میں ہے تو کمرے میں اس کے ساتھ تنہا رہنا مناسب نہیں ہے۔
- (۱۰) مریض کے لیے جو کچھ کیا جائے اس میں خود و مناش کو دخل نہ ہونا چاہیے۔
- (۱۱) مریض کے کمرے میں کسی قسم کا شور و غل نہ ہونا چاہیے۔
- (۱۲) مریض کی جسمانی صفائی کی طرف سے بے پروائی نہ برتنی چاہیے۔

مٹاپے کے اسباب جو غذا کھا کر ہم اپنے جسم کے اندر پہنچاتے ہیں، اور مٹنی قوت ہم جسم سے باہر نکالتے ہیں ان میں جب نابرابری پیدا ہو جائے یعنی غذا زیادہ پہنچے اور قوت عمل کم صنائع ہو تو جسم پر چربی چائے لگتی ہے۔ بعض اوقات نظام عصاب کے مرکز کی بیماریاں بھی آدمی کو مونا ہوتی ہیں۔ جسم میں چربی ہی نہیں لگے پانی بھی جمع ہوتا رہتا ہے۔ چربی اور پانی کا اس طرح جمع ہوتے رہنا جسمانی صحت اور جسمانی قوت حیات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مٹاپے کے علالت کی بنیاد سی یے اس مہول پر رکھی جاتی ہے کہ مریض کے جسمانی اعضا کے جو افعال جس طریقے پر انجام پارہے ہیں انھیں الٹ دیا جائے۔ غذا کی مقدار اور جسم سے خارج ہونے والی قوت کو برابر کرنے کے لیے بہت سی مختلف تدابیر وضع کی گئی ہیں یہ تدابیر دل چسپ بھی ہیں اور سبق آموز بھی۔

کسی شخص کو بھی ایسا مٹا پسند نہیں آتا جو اس کی جسمانی خوب صورتی کو زائل کر دے، اور عورتوں کو تو بالخصوص اس سے نفرت ہوتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے اس وقت تک عورتیں اپنے بدن کا مٹا پاک کر کے کی صدا مختلف ترکیبیں اختراع کر چکی ہیں۔ دوائیں، غذائیں، اور ورزشیں سب ہی کچھ ایجاد ہوئیں۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

مٹاپے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ بدن میں جو دروں افزاء خورد ہو رہے ہیں، اور جن کے متعلق یہ معلوم ہو اے کہ مٹا پا پیدا کرتے ہیں، وہ اکثر ایسی عمریں کہ جب بچپن کی جگہ جوانی، یا جوانی کی جگہ بڑھاپا لے لیتا ہے۔ غلط طریقے پر کام کرنے لگتے ہیں اور بدن کو مونا اور بھدا بنا دیتے ہیں۔

مینجر رسالتن درستی (دست) جالندھر شہر

بادیڑہ آنے کے ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے منگائیں۔

مونے کے لیے چسپا پنے شہر کے ایکٹوں سے خریدیں

موتوں جو حصے کے لیے صرف ایک رپیہ سالانہ کرنا لگیں۔

اور مٹریات۔ جہزات۔ سولالات و جہزات شائع ہوتے ہیں کا پتہ

دور قوت اور تجارت پر مضامین، دل چسپ اور سبق آموز اضافے

بڑھوں کے خواہش و فائدہ، ورزش کے اسباق، کسیرات صنعت

رسالہ تن درستی جس میں ہر ماہ غلط صحت کے مفسدین، معجزی

روانہ کر دیں۔

بشرطے کہ آپ یہ اعلان پڑھتے ہی چند

صرف ایک رپیہ میں سال بھرتن درستی

رعایتی اعلان!



مُراسلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے سالانہ اجلاس کی سرگرمیاں

اس سے پہلے اطلاع دی جا چکی ہے کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا اجلاس ۱۲-۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۴۷ء کو مرکز طب دہلی میں ہو رہا ہے جس کی تیاریاں نہایت تیزی سے ہو رہی ہیں۔ اسی سلسلے میں جناب مسیح الملک حکیم جمیل خاں صاحب سکریٹری بورڈ آف نرسٹریٹو کالج دہلی اور جناب حکیم محمد ذیاب سنان صاحب صدر جامعہ طبہ دہلی و سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے باہمی مشورے سے معززین شہر کا ایک جلسہ شریف منزل میں ۱۴ اپریل ۱۹۴۷ء کو منعقد ہوا تھا جس میں اجلاس کے انتظامات کے لیے استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے۔ عہدہ داران کا انتخاب بھی عمل میں آ گیا ہے۔ لہذا جناب نواب ابوالحسن خاں صاحب رئیس غظم دہلی و آفریری مجسٹریٹ، صدر استقبالیہ کمیٹی اور جناب حکیم حامی عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد و دو اخوانہ دہلی، پرنسٹن برائند صاحب وید، کوئی راج یری رجن صاحب موزدار، جناب خان صاحب حکیم سراج الدین صاحب صاحب نائب صدر منتخب ہوئے ہیں۔ اور دائرے بہادر رام پرشاد صاحب کو استقبالیہ کمیٹی کا سکریٹری منتخب کیا گیا۔ متعدد سب کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔ چونکہ ملک کے ہر حصے سے اجلاس میں شرکت کی اطلاعات آرہی ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ ملک کے اہل اور وہ صاحبان کی بہت بڑی تعداد اجلاس میں شرکت کرے گی۔ اس لیے استقبالیہ کمیٹی جلسہ گاہ وغیرہ کے لیے ایسی جگہ منتخب کر رہی ہے جو ہر اعتبار سے آرام دہ اور مناسب ہو۔ ڈیلی گیٹ صاحبان کے قیام و طعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کی روگی ممبر صاحبان کو اپنی تشریف آوری سے دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کو وقت کو پہلے مطلع کر دینا چاہیے۔ تاکہ ان کی سہولت کا لحاظ رکھا جائے۔ جو حضرات اب تک ممبر نہیں ہیں ان کے لیے جلد سے جلد فارم ممبری طلب کر دینا چاہیے اور پُر کر کے مع فیس بھیج دینا چاہیے تاکہ بحیثیت ممبر اجلاس میں شریک ہو کر دینیوں کے عروج اور ترقی کے لیے اپنے مفید مشوروں سے فائدہ پہنچا سکیں۔

حکیم علامہ الرحمن قاسمی

آفریری اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی

جامعہ طبہ دہلی میں جلسہ تقسیم اسناد!

میں یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس کرتا ہوں۔ ادیب محبہ عقین ہے کہ طبی دنیا میں یہ خوشخبری مسرت انگین پیغام کی طرح سنی جائے گی کہ حضرات شیوخ جامعہ طبہ دہلی نے فارغین جامعہ طبہ کو اسناد و تمذجات عطا کیے جانے کے لیے تاریخ کا متعین فرما دیا ہے۔ جلسے میں شرکت کرنے والوں کی سہولت کو برتن نظر رکھتے ہوئے الیگزینڈریا تعطیلات کو زیادہ موزوں سمجھا گیا ہے کہ جب ریل کے سفر کے لیے ٹکٹ بھی راجا جی ملتے ہیں اور ۱۴ اپریل ۱۹۴۷ء یوم دو شنبہ جلسہ کے انعقاد کے لیے مقرر کر دی ہے۔

جامعہ طبہ دہلی نے اپنے یوم قیام سے جس ہتھل کے ساتھ اپنے بانیان (حضرات شیوخ) و ارکان کے بے پناہ اثبات اور بے لوث خدمات کے ساتھ فاعلت میں جو محض فن کو زندہ اور باقی رکھنے کی نیت سے جو کسی بھی بیرونی مادی امداد و اعانت کے بغیر جو خدمات انجام دی ہیں اور

آئی انڈیا ویک اینڈ ٹریڈی کی طبی کا نفرنس کا اظہار اس سالانہ اجلاس بھی ان ہی دنوں میں اسی مرکز طبیبہ جامعہ عطیہ میں منعقد ہوا۔
 جس کا اعلان زیر نظر اشاعت میں کسی دوسری جگہ دلائے سے گزرے گا۔ اطراف ملک کے بیشتر حضرات کی تشریف آوری متوقع ہے۔ امید ہے
 کہ یہ شان دار اجتماعات دہلی کی طبی فضا میں روح حیات تازہ ہوں گے۔ جامعہ عطیہ دہلی کے "انبات و تدبیر" کا طبیبہ بھی ان ہی تاریخوں
 میں منعقد کیا جائے گا۔
 (ناظم جامعہ عطیہ، دہلی)

ہمدرد و اعوانہ دہلی کے ایک حضرت حکیم عالمی محمد امجد صاحب دہلوی مگر اس رسالہ مجدد و محنت دہلی کو مبدیہ فیاض کی طرف سے ایصال والا
 فارغ از دنیا ہوا جس میں پشورہ رعوں کے لیے تکبیر، بیادوں کے لیے رات اور غریبوں اور ناداروں کے لیے لا زوال جذبات مجددی مروج زن رہتے ہیں
 یہ ان ہی کے تاثرات ہیں کہ حضورؐ، ممدوح ایسے کاموں میں اتہالہاں چہیتے ہیں جن سے فحش اور قلاش حضرتؐ، اور کرم کوک، زیادہ سے زیادہ نفع
 حاصل کر سکیں۔ چنانچہ علی بے اگلی کے ذکر کرنے میں رسالہ مجدد و محنت، آپ کی گزائی میں جو خدماتِ طبعیہ اور کارہائے نمایاں انجام شے رہا جو وہ قارئینِ مجددیت
 سے کسی صورت سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہیں۔ اس کے خاص تذکرہ اطفال، عورت، دق و سلس، غلبہ توبہ اور اصلاحِ نفس اور روحانی علاج وغیرہ میں ایسا ہے
 اور نایاب وغیرہ مطبوعات جسے جس پر کوڑے سے رو دیا کو مذکور دینے کی مثال صادقاتی ہے۔

”غیر نزل جو ہر دماغ ایسے پیادوں کو شفا بخشتی ہے جن کے کہنہ اور دماغی غم نے دق کی سی خوف ناک شکل اختیار کر رکھی تھی۔ اس کے طبع سے اُترتے ہی ان کے اندر وہ دل اور دماغ کو فرحت اور تازگی نصیب ہو جاتی ہے اور سوتلے تھیلے دیہ سیر سے کئی محنت اور شفا سے بہرہ مند ہو جاتے ہیں۔“

”مستورین اور ہوا کی ٹیڑھی کی خواہش اور عورتوں کی اکثر پیادوں کے لیے نہایت کثیر پیادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔“

ابو المنظر حکیم محمد فضل الہی اکمل مدنی

FF

نوائے درد

حکیم عبدالحمید رحمت اللہ علیہ کی یاد میں

از جناب مولانا حکیم سید علی احمد صاحب زیر قلم لاہور

خدا کی ساری بستی مبتلا ہو رنج و آفت تھی یہ نیا ایک زندانِ غم و درد و مصیبت تھی
حکومت تھی جہالت اور مرض کی اہل مالم پڑ مصیبت کی گھنائیں چھاری تھیں ابنِ آدم پڑ

یکایک رحمت حق کا سمندر جوش میں آیا جہاں جو خوابِ غفلت میں پڑا تھا ہوش میں آیا
خدا کے نیک بندوں نے چھڑا دیکھ و انسان کو کیا معمورِ صحت سے جہانِ درد و سامان کو
دیا بقراط نے آکر جہاں کو مژدہٴ صحت کہ رکھ دی اُس کو ہاتھوں نے بناؤ گلشنِ حکمت
پھر اس گلشن کی جالینوس نے جب آیاری کی توجوئے نورِ صحت کی ہر اک گوشے میں جاری کی
عجب گلہائے حکمت تھے عجب تھا گلشنِ یونان کہ اب تک اُس کی خوش بو سے معطر ہو شاہِ جہاں

ہو ایہ عہدِ رخصت اور مسلمانوں کا دُور آیا نوزد آئے اور رندوں کے بیمانوں کا دُور آیا
سچی پھر گلشنِ بقراط میں محفلِ طبیبوں کی بہت پر کیف تھی لیکن صدا ان عندلیبوں کی
اسی گلزار میں ماموس نے سائے دل نشیں چھڑا برائے گرمی محفلِ سرودِ آتشیں چھڑا
گھٹا کچے سے اٹھی اور برسی خاکِ ایراں پر لُٹھاکے شیخ نے حکمت کے خم اس بلوغِ قصاں پر
اسی گلشن میں کھوئے رازِ مستی آکے رازِ مے نے یہیں جادو کیا بونصر کی انغمہ طرازی نے
غرض وہ دور تھا جوشِ بہارِ علم و حکمت کا سناتے ہیں فسانہ نیل و دجلہ جس کی عظمت کا

۱۔ خلیفہ مامون الرشید عباسی۔

۲۔ شیخ الرشید ابو علی بن سینا۔

۳۔ ابو بکر محمد بن زکریا رازی۔

۴۔ حکیم ابو نصر فارابی جو علم موسیقی کا بھی ایک جید عالم تھا۔

عزیزِ طبیب عرب اور مصر سے ہندوستان آیا
ہو یعقوبؒ کی اولاد پر اللہ کا سایہ
کیا سیرابِ خونِ دل سے شمعِ گل نے فن کو
بنایا رنگِ صد فردوسِ علم کے گلشن کو
حکیم عبد العزیز آئے ہوئی کاملِ جہن بندہ
زمانہ دیکھ کر حیراں ہوا اُن کی ہنرمندی

پھر اس مہفل میں آخر میں حکیم عبد الحمید آئے
وہ نورِ دیدہ یعقوبؒ و فخرِ خاندان آئے
وہ ابراہیمؒ کے گلزار کی رنگیں بہار آئے
دل میں شاگرد کی الفت تھی
تقی کی آرزو آئے شیخ کی امید آئے
دل و جانِ رشید آئے حکیم نکتہ داں آئے
وہ زہرا دی و رازی کی محبت یاد گار آئے
وہ آئے تھے کہ جن کی ذات سرتاپا عنایت تھی

الہی! دامنِ رحمت کو مرہونِ عطا کر دے
الہی! ان کی تربتِ فلذ زارِ نور ہو جائے
لحد کو اُن کی یارب یا سمن زارِ تنہا کر دے
اور ان کے نام کو نقشِ حیاتِ جاوداں کر دے

۱۔ شفا الملک حکیم عبد الحمید صاحبِ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے جدِ اعلیٰ دہلوی دادا حکیم محمد یعقوب علیہ الرحمۃ جو آپ کے خاندان کے سب سے پہلے اور مشہور زانہ طبیب اور اودھ کے دربارِ شاہی اور قدسی محل کے معالج خصوصی تھے۔ ۲۔ حکیم عبد الحمید صاحب کے جدِ محرم دادا، حکیم محمد انبیل صاحب طاب ثراہ جن کے دستِ شفا کی اودھ میں خاص شہرت تھی۔ ۳۔ حکیم صاحبِ مرحوم کے والد ماجد حکیم حاجی عبد العزیز صاحبِ قدس مرقہ العزیز۔ ۴۔ اشارہ ہے نمکِ الطیب کا بج کی تاسیس کی جانب، جو حکیم عبد العزیز صاحبِ مرحوم کے مبارک ہاتھوں سے طبع فرمایا ہوئی۔ ۵۔ حکیم صاحبِ مرحوم کے دادا کے بھائی حکیم محمد تقی علیہ الرحمۃ۔ ۶۔ حکیم صاحبِ مرحوم کے دادا کے دوسرے بھائی حکیم محمد مسیح جل اللہ الجنتہ مشواہ جو کلکتہ میں واجد علی شاہ کے محل کے طبیب اور مطلق و معالجے میں اپنے وقت کے سمجھتے۔

۷۔ یہاں پھر حکیم صاحبِ مرحوم کے متذکرہ صدر دادا حکیم محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں۔ ۸۔ حکیم صاحبِ مرحوم کے بڑے بھائی شفا الملک حکیم عبد الرشید نور اللہ مرقہ۔ ۹۔ حکیم صاحبِ مرحوم کے دادا کے تیسرے بھائی غلام شایاں حکیم محمد ابراہیم صاحبِ برداشتہ مضبوط جو اپنے وقت کے امامِ انطباق تھے اور برسوںِ رابیت بھوپال میں انرا لقا رہے۔ ۱۰۔ اہلِ اہلِ اسم از ہرادی جو عبد اسلامی میں بہت بڑا مرجن گزرا ہے یہاں حکیم عبد الحمید صاحبِ رحمۃ اللہ علیہ کے کمالِ فنِ جہاں کی جانب اشارہ ہے۔



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

مفرح گرما

یا قوت سرخ ۵ ماشے، کبریا شمس ۵ ماشے، مروارید ناسفتہ ۶ ماشے، سنگ شیب ۶ ماشے، مرجان ۹ ماشے، موز تخم خربزہ ۱۰ تولے، موز تخم خیارین ۱۰ تولے، ابریشم مفرض ۲ تولے، زردنب ۱۰ تولے، شقائق مصری، شلب مصری، آوری زرد، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ، موصلی سفید سواتولے، موز بادام شیریں ۲ تولے، تخم ملیون، بوزیدان، کباب چینی، دارچینی ہر ایک ۶ ماشے، اندر جو شیریں، بادرنجبویہ، انگلی سرخ ہر ایک ۵ ماشے، بھجور تیر، برادہ صندل سفید، طباشیر، دانہ الائچی خورد ہر ایک ۳ ماشے، ورق نفرو ۵ ماشے، سیب مرثی ۵ تولے، شربت اندر شیریں ۵ تولے، رب آثار ۵ تولے، ورق طلا ۳ ماشے، زعفران خالص ۳ ماشے، شہد خالص صاف کیا ہوا ۳۰ تولے، مصری کدہ ۳۰ تولے۔

ست ترکیب تیاری: جواہرات اور ورق و زعفران کو گلاب میں باریک کر لیں۔ سیب مرثی کو حق گھونڈ میں پس لیں۔ اور باقی وہ ایسے باریک کر کے رکھیں۔ اس کے بعد مصری اور شہد کا قوام تیار کریں۔ جب قوام تیار ہو جائے تو وہ اس میں شامل کر کے معجون بنالیں۔

مقلد اخروہ سالک: ۵ ماشے سے ۸ ماشے تک گائے یا بکری کے دودھ کے ساتھ یا کسی اور مناسب بدھتے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: ۱۔ دل اور دماغ کی کمزوری دور کرنے کے لیے کسیر ہے۔ اختلاج قلب وغیرہ قہی امراض اس کے استعمال سے فوری ہوجاتے ہیں۔ باہ کی وہ کمزوری جو دل اور دماغ کے ضعف کی وجہ سے ہو اس معجون کے کچھ دن کے کھانے سے دور ہوجاتی ہے۔ رقت منی اور نعوت انزال کو دور کرتی ہے۔ ان تمام فوائد کے پیش نظر اگر اسے "موسم گرما کا تحفہ" کہا جائے تو مناسب ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد، چاند پوری

معجون حمل

قلب ہر ایک تولہ، برادہ دندان نیل ایک تولہ، فلفل، کبریا شمس، طباشیر صندل سفید، بیج انجیر، تخم خرفہ، دانہ الائچی سفید، گلنار، ابریشم مفرض ہر ایک ۶ ماشے، مروارید ۵ ماشے، شہد احمد ۵ ماشے، جنر شہب ۵ ماشے، گل سرخ، ماشے، کشنیز خشک، ماشے، گل گار دباں، ماشے، زرباد، ماشے، کباب چینی، ماشے، آملہ مرثی ۵ تولے، بلید مرثی ۵ تولے، گل قدی بوقی ۵ تولے، شربت سیب دو چوند، ورق نفرو ۲۰ عدد، ورق طلا ۱۰ عدد۔ بھجور معروف معجون بنائیں۔

طریقہ استعمال: ۱۔ استقرار کے فوراً بعد روزانہ ۶ ماشے دودھ، پانی یا پاء کے ساتھ شروع کریں اور آٹھویں مہینے تک کھلائی

رہیں جس مہینے میں استغاثہ کی عادت ہو وہی وقت یہ معجون کھلائیں۔

فوائد: ۱۔ استغاثہ حمل کی سخت سے سخت عادت جو تو بھی اس کے استعمال سے جاتی رہتا ہے اور بچہ توانا و تن درست پیدا ہوتا ہے۔

اکسیر اطفال

ترکوش کا میما خشک کیا ہوا پس کر رکھیں۔ تیسرے دن تھوڑا سا سفوف مسوڑھوں پر رک دیا کریں۔

فوائد: ۱۔ بچوں کے لیے سب سے زیادہ خطرناک زمانہ ان کے دانت نکلنے کا وقت ہوتا ہے۔ یہ چیز دانتوں کے تکلیف اور بعد نکالنے کے لیے بالآخر مفید ہے۔

جناب حکیم محمد فضل الہی صاحب کھل صدیقی، بال کونٹ

حب حرملی

جدوا خطائی، لب اسوس، خولجان، نشاستہ، کثیرا، صبیغ عربی، دارچینی ہر ایک ایک تولہ، مرثی ۱۰ ماشے، زعفران ۶ ماشے، انون خالص ۳ ماشے، حق نفرو ۳ ماشے، شک خالص ایک ماشہ۔ ہر ایک پس کر چنے مرہو یا پانی یا لیموں اور لیک ایک گولی عورت کے مطابق دن میں

۳-۲ بار پانی یا عرق گاؤں یاں کے ساتھ استعمال کرائیں۔ داخلی تقویت اور باہر میں اضافے کے لیے دو گویاں دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔
فوائد: - نرود و زکام اور نزلہ کھانسی کے لیے گویاں مفید ہیں۔ تقویت دماغ اور اندام کے ضعف کو دور کرنے کے لیے ان کا استعمال
 نفع بخش ہے۔

حب بو اسیر: - روست زرد، معزجہم بکائن، معزجہم نیب، گیر، جلد چن، بریک ایک ذرہ۔ ہر ایک پس کر آب تراب ۲۰ تولے اور آسیر
 گندہ ۲۰ تولے ملا کر گھریں۔ اور کالی چنے برابر گویاں بنائیں۔ دو دو گویاں صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
فوائد: - بو اسیر فوٹی اور بو اسیر دہی کے لیے یہ گویاں بہت مفید ہیں۔

جناب حکیم محمد نعمت اللہ خان صاحب حادقی، انجمن
حب خاص: - کرس، پنج بند، شلب مصری، شقائق مصری، فوختان، بہین سرخ، بہین سفید، جانف، جونی، معزجہم، چودنجی، تخم انگلیں،
 الاگی، فرد، عاقہ قرعہ، معزنا جیل، معزندق، معزنیہ دانہ، دارچینی، زنجبیل، اندر جو، تخم کوخ، اسکند ناگوری، قودری سرخ، قودری سفید، ستام
 دوا میں ہم وزن کوٹ چھان کر شہد فاصح کی مدد سے چنے برابر گویاں بنائیں اور ان پر دوق نقرہ چڑھائیں۔ صبح اور شام ایک ایک گولی دودھ
 کے ساتھ کھائیں۔ **فوائد:** - یہ گویاں جریان، مرکت، نزل اور ضعف باہ کے لیے بے حد مفید ہیں۔

جناب حکیم فتح محمد خان صاحب خان گڑھ
نسخہ لیب: - روست، کوکل، مین پیل، ریوند چینی، ہر تھیر، صابون، ایلوا، ہر ایک ۶ شے ہر ایک پس میں اور ۱۰ تولے گائے کا پشاب ملا کر
 کڑی سے خوب ملا دیں، مرہم مانتیار ہو جائے گا۔ تنواری سامہم کپڑے کے چٹائے پر لگا کر پھوٹے پر چکا دیں۔
فوائد: - اگر کھچڑا پھوٹنے والا ہو تو یہی پیش کا کام دے گی اور کھچڑے کو خورے، دماغ سے میں پکا کر کھچڑے دے گی۔ یہ عجیب الاثر
 ہے۔

مرہم رنگاری: - بروزہ تر ۱۰ تولے، موم ۲۰ تولے، رنگا ۳۰ شے، کسی برتن میں بروزہ ڈال کر انگاروں پر رکھ دیں، جب پگھلے لگو
 تو پہلے اس میں موم ملا دیں اور پھر رنگا ملا لیں، اور فوراً ہی لگ پر سے اتار لیں۔ ضرورت کے وقت کپڑے پر لگا کر زخموں پر لگائیں۔
فوائد: - یہ مرہم ہر قسم کے پھوڑوں کے لیے بے حد مفید ہے اور ہر مریض میں تیار رکھنے کے قابل ہے۔
 (راز گھانندوکان دار خان گڑھ)

شانی حسینڈ

پرانے سوزاک کی اکیسری دوا

یہ نفیس دوا پرنے سے پرانے سوزاک کو دونوں میں دور کرتی ہے۔ قرعہ خواہ کتنا ہی پرانا ہو مشافی کے استعمال سے بھرے لگتا ہے
 یہ دوا مواد کو ایک دم بند نہیں کرتی، بلکہ جیسے جیسے قرعہ بہتر تپے دینے دیے مواد کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ چون کہ قرعہ اس دوا سے لازمی طور پر بھرے
 لگتا ہے اس لیے مواد بھی جلد کم ہونے لگتا ہے۔ اگر آپ اپنے علاج سے ایس ہو گئے ہیں تو بس مشافی ہی آپ کا آخری علاج ہے۔

قیمت: تین فوراک ایکڑ پیسہ چودہ آنے۔ (پیش)
 مینیجر مہر دوا خانہ یونانی، دہلی

از طب حکیم حافظ محمد تقسیم الدین صاحب "فاضل الطب" اجازت، کہ توی

مجلس شورای اسلامی

پودیس پر مبنی کئی اصلاح اور قبض کا استعلاج
 ہول علاج ہے اس مرض کے استعصال سے
 لیے استعجان (انجیکشن) عملِ جراحی اور بجلی کا علاج
 کیا جاتا ہے۔ دواؤں کے زور سے علامات اور
 عوارض میں تخفیف اور شکیں حاصل ہوجاتی ہے
 خزانِ خون کے بعد میں خون کی کمی سبب ۱۹۱۱ء
 اختلالِ قلب اور ضعف و غماہت میں مبتلا

۱۰۰

۱۱۱۔ برگ بھنگ
۱۱۲۔ قسے
۱۱۳۔ قسے
۱۱۴۔ قسے
۱۱۵۔ قسے
۱۱۶۔ قسے
۱۱۷۔ قسے
۱۱۸۔ قسے
۱۱۹۔ قسے
۱۲۰۔ قسے

۱۲۱۔ قسے
۱۲۲۔ قسے
۱۲۳۔ قسے
۱۲۴۔ قسے
۱۲۵۔ قسے
۱۲۶۔ قسے
۱۲۷۔ قسے
۱۲۸۔ قسے
۱۲۹۔ قسے
۱۳۰۔ قسے

۱۳۱۔ قسے
۱۳۲۔ قسے
۱۳۳۔ قسے
۱۳۴۔ قسے
۱۳۵۔ قسے
۱۳۶۔ قسے
۱۳۷۔ قسے
۱۳۸۔ قسے
۱۳۹۔ قسے
۱۴۰۔ قسے

۱۴۱۔ قسے
۱۴۲۔ قسے
۱۴۳۔ قسے
۱۴۴۔ قسے
۱۴۵۔ قسے
۱۴۶۔ قسے
۱۴۷۔ قسے
۱۴۸۔ قسے
۱۴۹۔ قسے
۱۵۰۔ قسے

۱۵۱۔ قسے
۱۵۲۔ قسے
۱۵۳۔ قسے
۱۵۴۔ قسے
۱۵۵۔ قسے
۱۵۶۔ قسے
۱۵۷۔ قسے
۱۵۸۔ قسے
۱۵۹۔ قسے
۱۶۰۔ قسے

۱۶۱۔ قسے
۱۶۲۔ قسے
۱۶۳۔ قسے
۱۶۴۔ قسے
۱۶۵۔ قسے
۱۶۶۔ قسے
۱۶۷۔ قسے
۱۶۸۔ قسے
۱۶۹۔ قسے
۱۷۰۔ قسے

۱۷۱۔ قسے
۱۷۲۔ قسے
۱۷۳۔ قسے
۱۷۴۔ قسے
۱۷۵۔ قسے
۱۷۶۔ قسے
۱۷۷۔ قسے
۱۷۸۔ قسے
۱۷۹۔ قسے
۱۸۰۔ قسے

۱۸۱۔ قسے
۱۸۲۔ قسے
۱۸۳۔ قسے
۱۸۴۔ قسے
۱۸۵۔ قسے
۱۸۶۔ قسے
۱۸۷۔ قسے
۱۸۸۔ قسے
۱۸۹۔ قسے
۱۹۰۔ قسے

۱۹۱۔ قسے
۱۹۲۔ قسے
۱۹۳۔ قسے
۱۹۴۔ قسے
۱۹۵۔ قسے
۱۹۶۔ قسے
۱۹۷۔ قسے
۱۹۸۔ قسے
۱۹۹۔ قسے
۲۰۰۔ قسے

تصحیح

۲۰۱۔ قسے
۲۰۲۔ قسے
۲۰۳۔ قسے
۲۰۴۔ قسے
۲۰۵۔ قسے
۲۰۶۔ قسے
۲۰۷۔ قسے
۲۰۸۔ قسے
۲۰۹۔ قسے
۲۱۰۔ قسے

کلام عربی

۲۱۱۔ قسے
۲۱۲۔ قسے
۲۱۳۔ قسے
۲۱۴۔ قسے
۲۱۵۔ قسے
۲۱۶۔ قسے
۲۱۷۔ قسے
۲۱۸۔ قسے
۲۱۹۔ قسے
۲۲۰۔ قسے



(۱۸۴۱) گویا بخنی (۱) آنکھ کا سالہ جو تپ ڈاکٹروں کی بات، ان ہی جیسے۔ یہ بھی بخت کبھی کسی ٹیک بات کہہ یا کرتے ہیں۔ آپریشن میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور ایسی کچھ ٹھیکہ بندی نہ ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) آپ اس گویا بخنی کا علاج آپریشن ہی کر لیتے۔ وہاں علاج کرانے کے خیال کو چھوڑیے۔ وہاں کے ذریعے سے یہ مرض مدت میں جانے گا۔ اس کو علاج آنکھ کو نقصان پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ (دکھیم عبد الواحد)

(۱۸۵۱) کوٹھے کا درد (۱) آپ مریضہ کا کسی بہت جو شیاریڈی ڈاکٹر سے امتحان کر لیتے۔ کوٹھے کے جوڑ میں اکثر پپ بڑھا یا کرتی ہے اور بہت بڑا ذہل بن جاتا ہے۔ خدا ناکردہ اگر ایسا پتے تو بہت ہی فوراً درد و وجہ کے ساتھ علاج کرانے کی ضرورت ہوگی۔ یہی چیز ہے جسے جوڑوں کی دق کہا جاتا ہے۔ مکس زبر کے ذریعے سے بہت آسانی سے مرض کی تشخیص ہو سکتی ہے۔ اگرچہ آپ نے ذکر نہیں فرمایا لیکن غائب مریضہ کو حرکت بھی دہتی ہوگی۔ اس قسم کے ذہل یا پھوڑے میں درد بالکل نہیں ہوتا۔ اسی لیے اسے نشتہ چھوڑا کہتے ہیں۔ اگر میرے یہ سب قیاسات غلط ہیں اور خدا کرے کہ غلط ہوں تو میرے کچھ کرنا کیجیے۔ معمولی انش کے تیلوں سے درد رفع ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) اب چند روزہ سال کے پڑنے درد کا فہرہ جو نا مشکل نظر آتا ہے۔ تاہم آپ مدت تک روغن حوم کی مالش کر ایسے شاید فائدے کی صورت نظر آئے۔ (دکھیم عبد الواحد)

(ج) روغن تخم ستیاناسی نیم گرم کی روغن بار دن رات میں مالش کریں اور دوتی روغن ستیاناسی صحر اور شام کو مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔ مینہ سوا مینے کے ہتھال سے درد تو یقینی جاتا رہے گا اور اگر جسم کا کوئی حصہ جگہ سے علیحدہ نہیں ہوگا تو شکر واکو علیا بھی موقوف ہو جائے گا ورنہ کمی تو ضرور ہو جائے گی۔ (دکھیم اکبر حسین الد آبادی)

(د) مقام دو پر روغن ہفت برگ کی مالش کریں۔ (دکھیم بابوں لائل پوری)

(۱۸۶۱) سیلان الرحمہ (۱) مٹی کھانے کی عادت کا سبب تنگ دستی نہیں ہے۔ بلکہ خون میں کیلیم کم ہونا ہے۔ حاملہ نوروں کے خون میں چون کہ بچے کی حویلیت پوری کرنے کی وجہ سے کیلیم کی مقدار بہت کم ہو جاتی ہے اس لیے قدرت انہیں اس کی کو پورا کرنے کی یہ ترکیب بتا دیتی ہے کہ وہ مٹی کھا یا کریں جس میں کیلیم کا جو ذہبت افراط کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ آپ کی اہلیہ کو بھی یہی شکایت ہو۔ سفید رطوبت کا اخراج بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مناسب ہے۔ کہ آپ ان کے کولائڈل کیلیم کے انجیکشن لگوا دیں۔ دو کے طور پر بھی کاتیں بہت مفید ہوگا۔ اگر بائیں تیل مدو کی وجہ سے نہ دیا جاسکے تو "ایکسٹریکٹ آف مالٹ پود کا ڈیلٹائن" پلائیں۔ مکمل ہوا اور صدمہ کی روشنی سے بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ غذا میں دودھ، شربت، درنہ تران کے لیے بہترین چیزیں ہیں۔ (سعید بریلوی)

(دب) آپ اپنی اہلیہ صاحبہ کو صبح مراد دے۔ ایک مدد معجون پیانی باگ وناشے میں طار صبح کو دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ اور کھا نا کھانے کے بعد دو دن وقت جوارش خود شیریں ۶-۷ ماشے دیا کیجیے۔ ان کے تین چار ہفتے کے ہتھال سے سیلان کو آرام ہو جائے گا اور بھوک بھی لگے گی۔ (دکھیم عبد الواحد)

(ج) آم کا چول دو چھتے، سنگ بڑا ست سائیدہ ایک حصہ، گلیک، ایڈ (دو ہزار دو) نصف حصہ۔ سب کو خوب باریک کر لیں۔ ۳ ماشے صبح ۳ ماشے شام کو پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (دکھیم اکبر حسین الد آبادی)

(د) کشتہ مرجان چار چار دلی صبح و شام دودھ میں ملو کھلائیں۔ (دکھیم بابوں لائل پوری)

(۱۸۷۱) ٹوکھا ہوا موٹڑھا (۱) آپ کے بھائی کے لپٹے ہوئے کی بہت زیادہ امید نہیں ہوتی۔ اگر ممکن ہو تو انہیں مینے سے جائے، وہاں ایک مضمون اسپتال کی قسم کے بیماروں کے خلاف کے لیے ہو۔ لیکن ہے کہ باقاعدہ مالش اور بجلی کی لہروں سے مرہہ مضمونیں پھر جان پڑ جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) آپ بہرہ دو دوا خانے سے روغن مرث طلب کر کے مالش کیجیے اور معجون، آذرائی، ۱ ماشہ جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھا نا کھانے کے بعد دو دن وقت دیجیے۔ کم سے کم ایک مہینہ تک ان دواؤں کا استعمال کیا جائے۔ (دکھیم عبد الواحد)

(ج) آپ جواب نمبر ۱۸۵ پر لکھیں۔ (دکھیم اکبر حسین الد آبادی)

(۱۸۸۱) کھٹنے کا درد (۱) آپ اگر کوشش کھاتے ہیں تو اس کا استعمال ترک کریں۔ سبز ترکاریاں، بھن، اور دودھ زیادہ استعمال کریں جو ہر دنوں کا گوشت مفید ہوتا ہے

وہ کھا سکتے ہیں۔ اس طرح پھل بھی کھا سکتے ہیں۔ دو کے طور پر "گرتیوین" کی گویا یا سفوف دست یاب ہو جائے تو سبزین دوا ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(دب) آپ کو سورنجان سے بڑھ نہیں ہونا چاہیے۔ سورنجان اس قسم کے دردوں کے لیے ایک مفید دوا ہو، یہ سفوف اور روغن بنا کر استعمال کیجیے۔

سفوف سفوف بہت مستطیلہ درد بہتر ہے سفید، سناہ کی ہر ایک ایک تولہ، سورنجان شیریں دو تولے، سب کو باریک پس چھان کر سفوف بنائیں اور ہر روز

کی کھانڈ ملا کر لیں، ۶-۷ ماشے صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔

نصفہ و عنق و تنوں کا تیل و نسیر، اندھی کاتیل آدھ پاؤں۔ دونوں کو ٹاکر گڑائی میں پکائیں جب فوب گرم ہو جائیں تو بھلاؤسے پانی توڑنے کے پل کو ڈالیں اور اچھی آنکھوں کو اس کے دھوئیں سے بچائیں۔ بعد ازیں جبر کے کسی بھی تھے پر دھوئیں نہ لگنے دیں۔ جب بھلاؤسے جل چکیں تو ٹھیک کپڑوں کی بیٹ، کچلہ ہر ایک ایک تونڈال کو ملائیں۔ اس کے بعد آگ سے اتاریں اور اس میں مٹی کاتیل پانی توڑے ٹاکر توڑل میں بند کر کے رکھیں۔ توڑا نہ لڑائی ملک سے دھوئیں کی دھواں کو کسے دھوئی گرد کر کے بانڈھیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۸۹۱) **سرعت وغیرہ**۔ (۱) آپ کہہ کر سے حکمت نیروفا سفش کا استعمال کیجیے۔ اگر اس کے استعمال سے پہلے ایک یا دو شیشیاں "ایگزیر برودو پیرینا" کی استعمال کر کے تو بہت فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۹۰) **لکنت**۔ (۱) لکنت کا علاج دو دنوں سے نہیں ہو تا لکنت زبان کی ورزش کے ذریعے سے جو کرنا ہے۔ اگر قریب میں کوئی ایسا ڈاکٹر ہو جو آپ کو دوا دے دے تو اس سے رجوع کیجیے۔ دوایات: "ق" شکر نہیں ہیک یہاں لکھ دی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۹۱) **لکنت مار وغیرہ**۔ (۱) ان تمام ہڈی جانوروں کا بہت ہی قابل اعتبار علاج "فلٹ" سے ہو سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۹۲) **کم زور کی دماغ**۔ (۱) آپ کے لیے سب سے اچھا نسخہ یہ ہے کہ آپ بتا کاہ اپنے دماغ سے لینے میں اتنا ہی ایسے جسم اور دماغ پاؤں سے بھلیا کیجیے بہتر ہو کہ کسی قسم کا ورزش کیس مثلاً باکی یا فٹ بال شروع کر دیجیے اور کم سے کم دو گھنٹے روزانہ کھلنا کیجیے۔ اگر آپ نے اس کی پابندی کی تو چند روز کا بعد آپ کا دماغ آپ کی امیدوں سے زیادہ کام دینے لگے گا۔ دوا کے طور پر آپ "وینا کاڈوک" استعمال کر سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۹۳) **شب کوری**۔ (۱) دانت ٹوٹنے کی چوٹ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کے صاحب زادے کی نظر کڑھ ہو گئی ہے مناسب یہ ہو گا کہ گئی باہر امراض چشم سے متورہ کریں در چشمہ لگائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۹۴) **فیل پاؤں**۔ (۱) فیل پاؤں بہت ہی نامرد مرض ہے۔ دور سے مٹھتے بیٹھے آپ کا علاج کرنا ہے سود جو گا بہتر ہے کہ مقامی طور پر علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۹۵) **دب**۔ اگر قبض کی شکایت رہی ہو تو اس کو دور کیجیے مگر خراب ہو تو اس کی اصلاح کیجیے۔ تالین باوی اور دیگر ہضم چیزیں بالکل نہ کھائیے، اور مچھن جو بھینچا ہوا کھانہ ۹ ماٹے روزانہ سے کھانا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۶) **دب**۔ اگر قبض کی شکایت رہی ہو تو اس کو دور کیجیے مگر خراب ہو تو اس کی اصلاح کیجیے۔ تالین باوی اور دیگر ہضم چیزیں بالکل نہ کھائیے، اور مچھن جو بھینچا ہوا کھانہ ۹ ماٹے روزانہ سے کھانا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۷) **دب**۔ اگر قبض کی شکایت رہی ہو تو اس کو دور کیجیے مگر خراب ہو تو اس کی اصلاح کیجیے۔ تالین باوی اور دیگر ہضم چیزیں بالکل نہ کھائیے، اور مچھن جو بھینچا ہوا کھانہ ۹ ماٹے روزانہ سے کھانا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۵) **باسنے کی خرابی**۔ (۱) آپ ایک یادو شیشیاں "ایگرن پو پیٹین" کی ہتھال کر کے دیکھیے۔ اس کے علاوہ کسی قسم کی ورزش کی بھی عادت ڈال لیجیے۔ یہ اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ جس وقت تک آپ جسم میں غذائی ضرورت نہ پیدا کر دیں اس وقت تک جو کچھ بھی کھائیے گا وہ ضرورت سے زیادہ ہی رہے گا اور شیک طرح منجم نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر آپ کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیں تو آپ کی قوت باسنہ درست ہو سکتی ہے۔ جب تک بھوک اچھی طرح نہ لگے بالکل کھانا نہ کھائیے اور جب تقریباً بھوک باقی رہے کھانا چھوڑ کر آگ بھجائیے۔ جس اس کی اپنا معمول بنائیے۔ اس کے ساتھ صبح و شام دو تین میل پیڈل یا آخری کیجیے۔ دو دنوں میں سے روزانہ صبح کو قرص خٹ ایک عدد ایک عدد جو ورزش خود شیریں ملے میں ملا کر کھائیے اور کھانا کھانے کے بعد ورزش بپاسہ ۹۔۹۔۹ شروع کرنا وقت کھانا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۶) **قبض وغیرہ**۔ (۱) دل سے پیسے مریض کو اس بات پر مجبور کیجیے کہ وہ روزانہ باقاعدہ کھل جائے اور ورزش کیا کریں۔ ٹیبلٹ کی ورزش بہت مناسب ہوگی۔ اگر روزانہ کھڑی دیکھ کر دو گھنٹے تیز قدم سے چل لیا کریں تو کافی ہے۔ منجم کی اصلاح کے لیے ایگرن پو پیٹین، "استعمال کیا کریں"۔ اس کے کچھ سالہ تقویت اعصاب کے لیے "نیوروفاسٹیس" کی چند شیشیاں پی ڈالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قسم کے مریضوں کو اپنی عام محنت درست کرنے کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے۔ ٹھنک باہ وغیرہ کی دو دنوں کے ہتھال کے استعمال سے وہ اپنی محنت کو بحال نہیں کر سکتے۔ اگر عام محنت بحال ہو جائے تو اس میں مضبوطی کا علاج بھی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ بہر حال ان کو رخ قبض کے لیے رات کو مسید مرنے ایک عدد کھانے کی ہدایت کیجیے۔ اور صبح کو قرص خٹ ایک عدد جو ورزش جائیوں ۹۔۹۔۹ ملے میں ملا کر کھائیے کو پیجیے۔ اور کھانے کے بعد دو دنوں وقت شربت کسیر خاص ایک ایک توڑ چٹائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) میرا مشورہ ہے کہ آپ مقامی طور پر کسی پتھے معالج سے علاج کرائیے۔ (حکیم کبر حسین الدہادی)

(د) یہ سب شکایتیں کثرت جال کی وجہ سے ہیں۔ پتے برابر مویائی مٹی تین ماہ سے شش ماہ صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم ہاوں لائل پوری)

(۱۹۷) **گلے کے غدود کا ورم**۔ (۱) کسی ڈاکٹر کے مشورے سے پیچھا سلفاں ایم ایڈ کی گولیاں استعمال کرائیے۔ مقل میں لگانے کے لیے "مینڈس پینٹ" بہت اچھی چیز ہے۔ عادت اور تن درستی میں اسلے کی مٹھ سے چھلی کاتیں اور "گرناش سیرپ" دیجیے۔ پیچھے کو زیادہ سے زیادہ کھلی ہو اور دھوپ میں رکھیے۔ عمدہ اور طاقت بخش غذائیں کھلائیے۔ دودھ، مکھن، انڈے تازہ پھل، گوشت بہترین چیز ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ پیچھے کو عمدہ دودھ خانے کی تسلیں استعمال کرائیے۔ اس کے ساتھ اگر مکھن ہو تو پیچھے کو منڈھ ڈیل اوتیہ کے غڑاے کی جتنے تک کر لیے اگر قبض رہتا ہو تو اس کو دیکھیے۔ کو خشک و مسوڑم ہر ایک ایک تولہ، پوست خشکاش ملے۔ قینوں کو آدھ سیرابی میں جوش دیں اور چھان کر نیم گرم سے غڑا کر لیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) جگمگسین دوتے اور کچھ ٹیل ملے ملا کر دلی کی ٹھری سے دن میں تین چار مرتبہ لگائیے۔ (حکیم کبر حسین الدہادی)

(۱۹۸) **لشعہ شربت**۔ (۱) اگر آپ دائرے کے اگر اجڑا آپ کو معلوم ہوا تو کوشش کیجیے کہ شکا شربت بالکل صاف و شفاف بنے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) یہ شربت بچوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ اگر عموماً سے بنایا جائے تو گلاب بھی نہیں رہتا۔ ایک تولہ جوڑے کے آدھ سیر صاف پانی میں ملو کر دو روز تک رکھ چھوڑیں۔ اس درمیان میں اس کو کئی بار لٹائیے، سیر صاف پانی خداداد ایک باؤس اس میں سو ڈال پانی گلاب ایک تولہ اور قند سفید آدھ سیر ملا کر شربت کا قوام بنائیں۔ آخر میں روغن بادیاں، روغن سویا ۳۳ ملے ملا کر رکھیں۔ نہایت عمدہ صاف و شفاف شربت بن جائے گا۔ مقدار فوراً تین تین ماشے دن میں تین بار۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۹) **پانی پوڈر ملک سرخ**۔ (۱) لاہور اور سیال کوٹ میں ایسی کپیاں ہیں جو جراحی کے آلات بناتی ہیں لیکن میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر خود ہی آگیا ان شہروں میں جا نا ہو تو پتے ہر جگہ چکاریاں لیے جائیے اور قیمت کر لے لائیے۔ اس طے سرخ پیچ دینے کے متعلق بھی بہت کال تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بجائے اس کے کہ آپ پانی پوڈر ملک سرخ کے قیمت کرانے کی زحمت کریں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ نئی پانی پوڈر ملک سرخ خرید لیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۰۰) **جرمان سوڈا کی**۔ (۱) دیوڑ مو صوف کو "ویرون" یا "نیلیرن" کی گولیاں استعمال کرائیے۔ "آرتھی گون" کے "خیش جی" ایسی اور معید ہیں۔ اگر شیشیا کی نالی تنگ ہو گئی ہے تو سلائی ڈالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اپنے عزیز کو صوف عجیب ملے روزانہ صبح کو کھلائیے۔ اور رات کو قرص فولاد اور قرص زرد ایک ایک عدد جو ورزش زردی نمونی ملے میں ملا کر دیکھیے (حکیم عبدالواحد)

(ج) کشتہ شلت نصف دلی صبح دوتے مکھن میں رکھ کر کھلائیے۔ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم کبر حسین الدہادی)

(۲۰۱) **درد**۔ (۱) آپ نے فرما کر اگر دن سے دس گھنٹے فاصلے پر..... درد ہوتا ہے۔ یہ سمجھ لیا کہ کچھ ڈاکٹر خود ہی یہی سمجھ جائے گا کہ گردن سے اوپر اگر گردن سے نیچے، اگر گردن کے سامنے کی طرف، یا پیچھے کی طرف درد ہو کر رہتا ہے۔ لیکن جسے کوئی دوسرے صاحب سمجھ گئے ہوں گے درد کس مقام پر ہو رہا ہے لیکن میں تو کسی طرح آپ کے الفاظ سے یہ یقین نہ کر سکا کہ جسم کے کس حصے میں درد ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس درد کی جگہ پر ایفون، ایجن فراسانی ہر ایک تین ماشے، گوند ہوں ایک، شہ پانی میں پیس کر لگائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۰۲) سفوفِ ناصور۔ (۱) اٹھی عظامی مصلح سے دریافت فرمائیں، بلکہ بہتر ہو کر ایہ عجیب و غریب شخصان سے جس قیمت پر بھی اے حسرتِ بدلیس۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

دب، ایسی کسی دوا کا ہمیں علم نہیں ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ (حکیم کبر حسین الہ آبادی)

(۲۰۳) کثرتِ احتلام وغیرہ۔ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے جوانوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ایک خفیف سے عظامی لذت کی خاطر جسم کی مشین کو توڑ پھوڑ ڈال جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ کیوں کہ ملک میں ہزار ہا حکیم اور ڈاکٹر اور وید اور عظامی موجود ہیں اور بے کار ہی پڑے پڑے روٹیاں توڑا کرتے ہیں وہ کسی ایسی طرح کوئی بیوقوف مشین کو پھر درست کر دیں گے۔ آپ ابی عمر سترہ سال بتاتے ہیں اور چار سال سے یعنی صرف تیرہ سال کی عمر سے پختہ حاصل ہے کہ مردانہ اور زنانہ دونوں قسم کے وظائف تنہا اپنی ذات سے انجام دے رہے ہیں۔ اور اب جب کہ اس زیادتی اور زبردستی کی وجہ سے مشین کا ناس ہو گیا تو ملک کے بے کار لوگوں یعنی ڈاکٹروں اور عجمیوں کے سامنے مشین ڈال دی گئی ہے کہ عجمی کو اس کی مرمت کریں، بہر حال آپ پہلے تو ایک شیشی، ایٹکزی، برور و موو، میرین، کی پیس، تاکہ کثرتِ احتلام رنج ہو۔ اس کے بعد ایسی دوا میں استعمال کریں جو احصاب کو قوت دے کہ پھر آپ کی زائل شدہ قوت کو واپس لائیں۔ "نورِ دفاستفس" اس مطلب کے لیے بہت اچھی چیز ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) آپ سفوفِ عجب نامی دوا روزانہ صبح کو پانی کے ساتھ کھائیے، اور جوارش جالینوس، فوٹاشے کھانے کے بعد استعمال کیجیے۔ مقامی طور پر دوائے ٹھوکر اور ٹھلائے عظم کھائیے، اور ٹھلائے پینے میں حفظِ صحت کے عام امور، دواؤں کی پابندی کیجیے۔ امید ہے کہ آپ کی تمام مشکاتیں دور ہو جائیں گی۔
(سعید احمد)

(۲۰۴) چہرے اور گردن پر بال۔ (۱) آپ کے جسم میں غذا در قیہ دھانی لائڈ گھنید، بہت زیادہ کام کر رہا ہے۔ بہتر یہ ہو کہ کسی ہوشیار مصلح سے مقامی طور پر مشورہ کریں۔ آج کل ایسی دواؤں کے اکثر اشتہارات شائع ہو رہے ہیں جو اگر لگائی جائیں تو بالوں کی پیدائش کو روک دیتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بال پیدا کرنے والی گلیٹیوں کو جب تک مصلح نہ کیا جائے بالوں کی پیدائش نہیں رک سکتی، لیکن یہ ممکن ہے کہ ان مشہور دواؤں میں سے کوئی ایسی ہو جو بالوں کی گلیٹیوں کو مصلح کر دیتی ہو۔ آپ بہت حال کو کے تجربہ کر سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) ایسی کوئی دوا ہمارے تجربے میں نہیں آئی، البتہ ایک دوا بتانے دیتے ہیں، اس کو بنا کر استعمال کیجیے، ممکن ہے کہ آپ اس کو استعمال کر کے اس صحتِ حال سے فائدہ حاصل کر سکیں، مگر ایسی سائی (ایک ڈاکٹری دوا ہے جو انگریزی دواخانوں سے دستِ یاب ہو سکتی ہے)، ماشے لے کر کوئی فائیو اسپرٹ پانچ ٹوے میں مل کر لیجیے اور شیشی میں ڈال لگا کر رکھ چھوڑیے۔ بالوں کو اُس سے سے مزید داکریہ دوا پھر بری سے بلی بلی لگائیے۔

(حکیم عبدالواحد)

(۲۰۵) کچی عضوِ خاص۔ (۱) عضوِ مخصوص کی کچی کسی درجے میں بھی وظائف زوجیت میں خلل انداز نہیں ہو سکتی اور نہ اس کی وجہ سے آپ اولاد سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اطمینان رکھیے۔ البتہ اگر آپ کی دست درازوں نے آپ کی قوت کو کم یا رطوبتِ مخصوصہ کے ترکیبی اجزاء کو غلط کر دیا ہے تو بات دوسری ہے۔ بہر حال عضو کی ظاہری کچی آپ کو کسی طرح کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) اگر انتشارِ عجمی طور پر ہوتا ہے تو اطمینان رکھیے آپ کی یہ کچی نہ فرائضِ زوجیت کے ادا کرنے میں حرج ہو سکتی ہے اور نہ اولاد سے محروم ہو سکتی ہے البتہ اگر آپ کو موقع ملے تو اس کے ازالے کی تدبیر فرمادیجیے، اس کے لیے ہمدرد دواؤں غلٹ کی دوائے ٹھوکر اور ٹھلائے عظم کا استعمال مناسب ہے۔

(حکیم عبدالواحد)

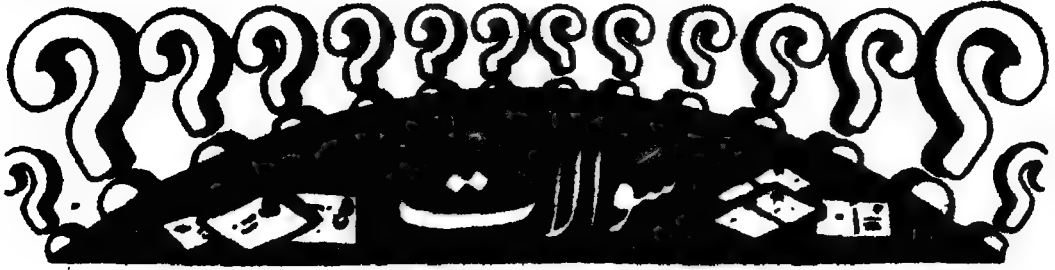
(۲۰۶) شدہ بے قبض۔ (۱) تبصیر کا ہونا تو سمجھ میں آگیا لیکن "فائی لیریا" کا دورہ کسی طرح سمجھ میں نہ آیا۔ کہا فائی لیریا کو آپ میرا کی طرح کا کوئی عجمی خیال فرماتے ہیں؟ فائی لیریا تو ایک بہت ہی باریک کیتڑا ہوتا ہے جو انسانی جسم میں گس جائے اور پردریش پاکر جب وہ خوب بڑا ہو جاتا ہے تو کسی کی مقام کی جلد میں پھوڑا پیدا کر کے ٹھنکے کی کوشش کرتا ہے، اسے غالباً اردو میں "بھروا" کہتے ہیں اور وہ راجستھان کے علاقے میں بہ کثرت ہوتا ہے۔ اب یہ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا دورہ آپ کو کس طرح پڑا کرتا ہے۔ قبض کے لیے آپ چند روز تک مسلسل "پیزولاگ" کا استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قبض کشا اور دست آور دواؤں کے متواتر استعمال سے اپنی آنتوں کو ناکارہ بنا دیا ہے۔ بہر حال آپ کھا کھلنے کے بعد روزوں وقت عجمی دواؤں کو روزانہ جوارش جالینوس، ماشے میں ملا کر کھائیے۔ غذائیں زیادہ نرم و سلیکے کی روٹی اور ساگ پات، سبز ترکاریاں تیار کیجیے۔ اس پر عمل کرنے سے قبض بھی دور ہو سکتا ہے اور زلہ در کام کی شکایت بھی جاسکتی ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۰۷) دوائے مسک اور طلاءِ ملذذہ۔ (۱) اپنے اسیحہ طاقت پیدا کیجیے او۔ یہ چیز بیچ طریقے پر زندگی بسر کرنے ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ انجین کھا کھا کر امساک پیدا کرنا ممکن ہے کہ اس وقت اچھا معلوم ہو لیکن یقینی طور پر تن درستی کو مدد دے (یادہ نقصان پہنچا کر یا کہ ہے۔ اس قسم کی دوائیں استعمال کرنا باعثِ مسخرت ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(دب) دوائے مسک اور دوائے ملذذہ کے مجرب نسخوں سے اگر آپ کی یہ مراد ہے کہ ہر قسم کے مزاج کے لوگوں پر اثر کرنے والے ہوں تو ایسا نسخہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ ذیل میں اس مطلب کے لیے دو مفید نسخے لکھتے ہیں۔

دوائے مسک۔ درجائے مصلح، انجین، اسکند، جاوتری، تخم بھنگ، عافرقما، زعفران، ہر ایک تین لٹے کو باریک ہیں کر (بقیہ صفحہ ۴۴ پر)



ضوابط اندراج (۱) ہر فریڈ ایک سال بھر میں ایک سوال درج کرنے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دوسطوں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

(۳) دوسطوں سے زیادہ کے لیے فریڈ میں کوئی دفعہ نہ بن سطر کے حسابے اجرت بھیجی جانی ہے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے فریڈ میں نہیں ہیں تو ڈاکٹرنے کے نکتہ کیج کر تین سطری سوال درج کر سکتے ہیں زیادہ سطر کے لیے مزید تین آنے کی سطر کے حسابے ارسال کیجیے۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب ڈاکٹر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کٹ کٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔

(۷) رسالے کے فریڈ میں کوئی سوال بھیجیے وقت بفریڈیاری اور چند ضرورت لکھنا چاہیے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۸) آئندہ اس سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر پینے کی ۲۰ تا ۲۵ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صحت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دوا خانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

منہجہ ہمدرد و صحت

(۲۱۰) ایک چودہ سالہ لڑکی کو شروع میں آیام ہواری کے موقع پر شدید قسم کا آشوب چشم لاقی ہوا۔ اس کے بعد ہر پینے، جب حیض ہوتا ہے، درد چشم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور بڑا پر آیام حیض میں جتنی بے ادب کسی قسم کے علان سے نفع نہیں ہوتا۔ آیام کے ختم پر خود بخود آرام ہو جاتا ہے۔ لڑکی دینی تیلی ہے۔ اور صفرائی مزاج کی معلوم ہوتی ہے۔ (ایک فریڈ)

(۲۱۱) دو اور چھ سال کے دو بچوں کو ۵-۴ پینے بعد خاص قسم کا دورہ پڑتا ہے۔ صودت یہ ہوتی ہے کہ پہلے ایک صبح ارستے ہیں۔ اس کے بعد آنکھیں اور کچھ جاتی ہیں۔ نتھیاں بند ہو جاتی ہیں۔ جیرہ کالا پڑ جاتا ہے۔ زبان تیز می اور سفید ہو کر ابتر لگتی ہے۔ سانس زک جاتا ہے۔ منہ سے جھاگ نہیں آتے۔ یہ صودت ۱۵-۱۰ منٹ تک قائم رہتی ہے۔ اور پانی کا چھٹا پینے سے دھو ہو جاتی ہے۔ (فریڈ نمبر ۱۱۰۹۲)

(۲۱۲) میری البیہ کو کمر درسی کی وجہ سے اس کی ذہنی ضرورت ہو کر عمل قرار نہ پائے۔ لہذا اطباء پر کرام مانع عمل تدابیر تکریموں فرمائیں (فریڈ نمبر ۱۰۲۱۶)

(۲۱۳) میرے ایک بڑا بیس سالہ بزرگ کی گردن میں دو پینے سے دور رہنے لگا ہے جو صحت گردن کی حرکت کو دقت ہوتا ہے۔ کافی علان کے باوجود مرض بدستور۔ (فریڈ نمبر ۹۵۹۹)

(۲۱۴) ایک سال سے میرے شادی شدہ بڑے کو اکثر شام کے وقت ۵-۶ بجے آنکھوں کے سامنے روشنی سی اگر غشی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ صبح جب ہوش آتا ہے تو جسم میں تکان محسوس ہوتی ہے۔ معہ بالکل خراب ہے۔ (فریڈ نمبر ۵۵۱۲)

(۲۱۵) ۲۶-۲۷ سالہ ایک مریض ۱۲ سال سے مرگی میں مبتلا ہے۔ دوسرے سے پہلے کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ ایک دم منہ میڑھا ہو جاتا ہے، اور آواز نکلنے سے تمام جسم اکڑ جاتا ہے۔ اعضا میڑھے ہو جاتے ہیں۔ تمام بدن کا پینا ہے۔ کچھ بند ہونے پر منہ سے ٹھوک جاری ہو جاتا ہے۔ آنکھیں لٹ جاتی ہیں، بعد میں خزانے بھی لینے لگتا ہے۔ چند منٹ کے بعد ہوش آ جاتا ہے۔ (فریڈ نمبر ۱۱۰۴۵)

(۲۱۶) ۲۸-۲۹ سالہ تین درست مریضہ ۱۲ سال ہوئے جب محض تین مبتلا ہوئی۔ اس کے بعد سے پچھنے عشرے جس سر پر لگ کر شروع ہو جاتی ہے۔ نئے میں لیس دار رطوبت قابض ہوتی ہے ۱۲ گھنٹے بعد افاقہ ہو جاتا ہے۔ (فریڈ نمبر ۸۸۰۹)

(۲۱۷) شیر خاوری کے زائے سے میرا سات سالہ بچہ زکام اور گلے آنے کی شکایتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ پہلے چھٹکیں آتی ہیں۔ زکام ہو جاتا ہے اور پھر گلے آ جاتے ہیں۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ (فریڈ نمبر ۱۰۶۶۱)

(۲۱۸) ۳۰ سالہ مریضہ کو پہلے دو پینے تک براہ درست آتے رہے۔ اس کے بعد ہمیشہ ہو گئی۔ ہمیشہ کی حالت میں زبان پر ایک دانہ بھی نکل آیا۔ بہر حال علان سے ہمیشہ کی شکایت توباقی رہی۔ اب پینے میں پیرٹ میں نفع ہو کر بہت ہو جاتے ہیں۔ دستوں کے بعد قبض ہو جاتا ہے اس مرض کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ (فریڈ نمبر ۹۰۹۰)

(۲۱۹) مجھے اپنے بے ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو ہلکے پتھری، ہلکے سوجن، پت کی نالی کی زکاوٹ، پت کے گاڑے پن اور جسم کے پتے پن کے لیے اکیر ہو۔ قبض کو دفع کرے۔ اور زکام و جسم فرمائیں۔ (فریڈ نمبر ۴۶۵۲)

(۲۲۰) میرے ایک عزیز کے پیر میں سفید داغ ہو گیا ہے اور بدن پر بھی جگہ جگہ داغ نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ لہذا انتہا سے بچے کہ اس مرض کا خارجی علان بتایا جائے۔ (فریڈ نمبر ۱۰۰۰)

جھوٹ بولنا حرام ہے۔ دولت محبت مفت

بلاخرہ دنیا میں جھوٹ اور جھوٹ کی تائید نہیں، مگر آپ کو خدا کی قسم کھا کر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے ان چیزوں کے حاصل کرنے میں برسوں محنت کی ہے اور ہزاروں روپیہ برباد کیا ہے۔ جب کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اب میں اپنی محنت سے حاصل کئے ہوئے ان عملیات کو عام فائدوں کی غرض سے بخش کر رہا ہوں اور یقین دلانا ہوں کہ اگر آپ مسلمان ہیں تو ایک مسلمان کی قسم کا اعتبار کرنے میں تاثر نہ کیجئے۔ چند روزہ زندگی کے لئے اور چند پیسوں یا روپوں کی خاطر کون ایسا مسلمان ہو گا جو اپنے ایمان کو برباد کرے گا اور مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دے گا۔ اگر آپ کا ضمیر مطمئن ہو تو حسب ذیل انویذات منسلک کیجئے اور کثرتِ خداوندی دیکھ لیجئے کامیابی آپ کی پیشانی پر ظاہر ہونے لگی۔ تمام نقش و تعویذ بند یہ دی۔ پی ٹی ٹی کاغذ میں بھیجے جاتے ہیں۔

قیمت کاموتی اپنے سر ہاتھ رکھنے سے خواب میں بشارت ہو جاتی ہے کہ اس کام میں کامیابی ہوگی یا نہیں اور یہ کڑا سچا طریقہ کیا ہے اور یہ جو کامیابی ہوگی باہل بھلا جو اصل حال ہے اس کے مالنے برسوں میں اس کی یاد کیا ہو یہ ایک دیر پس آئے معمول الگ۔

دولت کی کنجی یہ ایک تعویذ ہے جو کہ روپیہ پیسہ میں رکھ لینے سے اس قدر ترقی ہوتی ہے کہ خدا کی شان دکھائی دیتی ہے۔ غریب غلامی دور ہونے کے سامان ہو جاتا ہے کہ قدر کا کثرت دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کے دل میں خود بخود اپنے ماتحت کی ترقی کا خیال اس کی ہوا جاتا ہے۔ یہ ایک روپیہ چار آنہ۔ معمول الگ۔

محبت کی ڈوری انغیزوں نے بڑی بڑی محنتیں کر کے ایسی چیزیں حاصل کی ہیں یہ بھی عامل کامل صاحب کا عطیہ ہے جس سے محبت ہو یا کسی کو اپنے دل میں ایسا نہاں ہے وہ غلام بنانا نہاں ہو یا اس سے شادی کی تہا ہو تو محبت کی ڈوری سے لگا دینے بازو پر باندھ لیجئے اور جس جگہ آپ کا مطلوب ہو وہاں سے گزر جائے اور ہاں تک سانی نہ چوٹے تو اس ڈوری کو اپنے گھر کے در پر یا اس کے ہاتھوں تک پہنچا دیجئے۔ بس گھر بیٹھے اس کی شریک تاشہ کیجئے وہ باہمی ہے اب کی طرح بچپن ہو کر آپ تک پہنچے گا۔ یہ ڈوری روپے مندرجہ بالا کے تعویذ میں لگی تاکامی کی صورت میں ہم قیمت واپس لیجئے معمول الگ۔ ایک لاکھ پانچ سو روپے

دنگانے کا پتہ۔ سید نواب علی شاہ صاحب محل چھپتہ حکیم آغا جان۔ ص۔ دہلی

سونے کی چوڑیاں مفت انعام

آج کو ناکھرا ایسا ہے جہاں گولڈن گولڈ کا استعمال نہ ہو رہا ہو۔ اور اس سونے کی بنی ہوئی چوڑیاں نہ پہنی جا رہی ہوں ہر گھر میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ کہ گولڈن گولڈ کی چوڑیاں اعلیٰ سونے میں بنی ہیں، سنار بھی حیران رہ جاتا ہے۔ اور اس کو اعلیٰ اور نقاشی کی تیز کرنی شکل ہو جاتی ہے۔ گولڈن گولڈ کی چوڑیوں کی چمک دمک سورج کی کرنوں کے مانند نگاہ کو چمکلا دیتی ہے۔ اس کا رنگ پختہ ہے اور یہ تو دل چاہنے کے بعد اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ گوری گوری کلائیوں پر ان چوڑیوں کی ہمارے دیکھ کر دل بے باغ ہو جاتا ہے۔ ہم اپنی سینوں کو جن کو سونے کی چوڑیاں پہننے کا شوق ہو مطلع کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس سونے کی صرف چوڑیاں ہی تیار کر دی ہیں۔ اور ان چوڑیوں کی مانگ ای قدر ہے کہ ہم دوسرے زیورات بنانے کی طرف اس وقت توجہ ہی نہیں کر سکتے۔ ہمیں امید ہے کہ دوسرے زیورات بھی جلد سے جلد تیار کر سکیں گے اور دنیا ہمارے زیورات کو دیکھ کر حیرت کرے گی کہ موجودہ زمانہ میں سونے کی ضرورت کو کس طرح کم اور غریب کر کے پورا کر دیا ہے۔ ہم ان کو دھو دیتے ہیں کہ ہمارے گولڈن گولڈ کی بنی ہوئی چوڑیوں کا آپ صرف ایک ہی سیٹ منگا کر دل کو خوش کریں اور ہماری صداقت کا امتحان کریں ایک سیٹ کی قیمت یعنی دو تولا گولڈن گولڈ کی بنی ہوئی آٹھ چوڑیوں کا سیٹ تین روپے کا ہے۔ تین سیٹ دنگانے والے کو ایک سیٹ مفت بطور یادگار اور حصولِ ٹیک کی رعایت معمول الگ ایک سیٹ پر آٹھ آنے خرچ ہوتا ہے۔ آرڈر کے ساتھ کلائی کا پتہ ضرور بھیجئے۔

لکھنے کا پتہ۔ منیجر گولڈ ٹریڈ انجینی کلاں محل بازار بنی ایم دہلی

مفت! بالکل مفت!!



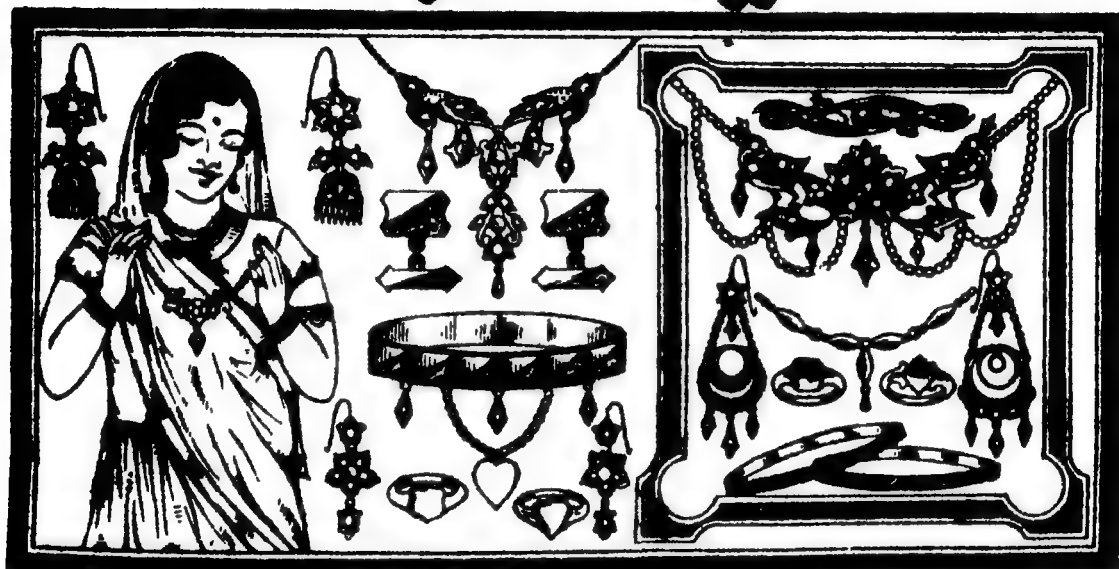
اس پستول کی خوبیاں بیان کرنا سورج کو چوڑا دکھانے کی مانند ہے۔ مگر میری آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ پستول امریکی کے مقابلہ پر حال ہی میں تیار کروائے گئے ہیں جس میں یہ خوبی رکھی گئی ہے کہ اصلی پستول کی مانند اس میں کارٹوس بیکنے کی چرنی بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے اندر خانہ بنا ہوا ہے اس خانہ میں چھ شاٹ دکارٹوس آجاتے ہیں کھٹکھٹانے سے چرنی خود بخود گھومتی ہے اور شاٹ دکارٹوس کی اس زد سے آواز آتی ہے کہ خود چھوڑنے والا جی حیران ہو جائے۔ اپنی جان و مال کی حفاظت کیلئے اس پستول سے بہتر اس وقت کوئی ریو اور نہیں ہے۔ اس میں پانچ شاٹ دکارٹوس چلتے ہیں۔ اس پستول کا وزن تقریباً ۵ اونس ہے۔ ایسا ہی تقریباً ۵ انچ چورہ ڈاکو اور شکل جانور شائیر چیتا، ہرن وغیرہ اس کی آواز شکر اور شکل ہی دیکھ کر ہباگ جاتا ہے۔ بوقت ضرورت حفاظت جان و مال کے لئے بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ مانند اصلی پستول ہندوستان میں صرف ہم سے ملے گا قیمت ۵۵۵۵ بعد ۵۳ شاٹ دکارٹوس، صرف چار روپیہ ۸۸ آنے نمبر ۸۸۸۸۸۸۸۸ عہدہ کوالٹی اصلی فولاد کا بنا ہوا بعد ۵۳ شاٹ دکارٹوس، رعایتی قیمت صرف پانچ روپے تیرہ آنے دھیر، نمبر ۹۹۹۹ سپیشل درجہ فاس نیو ماڈل بعد ۵۳ شاٹ دکارٹوس قیمت چھ روپے بارہ آنے دھیر، پستول کے لئے تیل بارہ آنے (۱۲) اس پستول کو مشہور کرنے کے لئے ہر پستول کے ساتھ ایک تولہ دسونا، پریس نیو گولڈ اور ایک عدد اصلی فونٹین پن بعد ۱۸ کیرٹ رولڈ گولڈ نب کے بالکل مفت بھیجا جاتا ہے۔ یہ سونا دیکھنے میں بالکل اصلی سونے کے مانند معلوم ہوتا ہے۔ اور ہوشیار سے ہوشیار صرف بھی شکل سے پہچان کر سکتا ہے۔ کوئی پراصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اس سے ہر قسم کے زیورات تیار ہو سکتے ہیں۔ نوٹ ضروری ہے۔ مال ناپسند ہونے پر قیمت فوراً واپس کر دی جاتی ہے۔ دو پستول اکٹھے منگاوانے والے خریدار کو مخصوص لاگ بالکل معاف اور دو تولے سونا اور دو عدد اصلی فونٹین پن مفت انعام۔

ملنے کا پتہ: میسرز امریکن پستول کمپنی۔ پی۔ او۔ بکس ۱۱۱۱۔ ایس۔ ڈی۔ امرتسر (پنجاب)

10000

10000
دکتر محمد رفیع

امرتسر میں سونا دھوپے تولہ ہو گیا



ناظرین! دیکھئے اس سونے کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے۔ جس گھر میں یہ اہلی امریکن نیوگولڈ گیا وہاں سے دوبارہ سہ بارہ فرمائش آئی یہ سونا ایک لاجواب چیز ہے۔ اہلی سونے اور اس سونے میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔

جناب لالہ رام پرکاش صاحب ساہی دہلی سے ۴۵ نومبر کو تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کا احکمن نیوگولڈ کا پارسل ملا۔ یکچہ کر پڑی خوشی ہوئی چیز واقعی کمال کی ہے آپ کا احکمن نیوگولڈ اور اعلیٰ سونے میں کوئی فرق نہیں ہے اس نئی چیز کو تیار کرنے کے دنیا کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے۔ چند تونہ سونا فروغ تھیکہ دوست کیلئے ارسال کر دیوں گی اس کے بعد آپ کو دو بھی آرڈر دیا جائیگا۔ سونا اگر کسی پرانی سونے کا رنگ بنا دیا اعلیٰ سونے کی طرح کوٹا اور گھٹایا جاتا ہے۔ بالکل اعلیٰ سونے کو بارے ہر تیار سے ہر تیار سے بھی مشکل سے پہچان کر سکتا ہے اس کے لئے جو زیورات ہر گز نہ تیار ہے میں اس سے ہر قسم کے زیورات اور جملے کے فینشن کے مطابق تیار ہو سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا فرمائش کو غلط ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت صرف شہروری کی خاطر ایک تونہ دھڑ پیہ دعا آئین تونہ پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ چھ تونہ دس روپے۔ چند تونہ بائیس روپیہ۔ چالیس تونہ پانچ روپیہ۔ ضروری نوٹ۔ ہر تونہ تونہ کے خریدار کو پینکٹ خزانہ مفت۔ چھ تونہ یا اس سے زیادہ شگونے والے خریدار کو محصول ڈاک و پینکٹ دونوں بالکل معاف۔ چند تونہ کے خریدار کو ایک عدد اعلیٰ گھڑی بالکل ٹھیک وقت دینے والی چابی ۴۴ گھنٹہ کارٹی دس سال مفت بطور انعام دی جاوے گی۔

گزارشی :- اگر نپند ہو تو قیمت فوراً واپس ہوگی ۔ جلدی منکر الیں درء غم ہونے پر واپس ہونا پڑے گا ۔

ملنے کا اہلی تہہ۔ میسز امریکن۔ پی۔ کینی۔ پی۔ اوکس۔ ریج۔ ایس۔ ڈی۔ امرت سرغیاب

موسم بہار میں تن درستی کی حفاظت

موسم بہار اور اس کی گھل کاریاں بہار سال کا ایسا خوش گوار دل چسپ بلکہ خوب صورت موسم ہے جو زمین سے آسمان تک حسن و رعنائی اور جمال و رنگین کی دلربائیاں کھینچ دیتا ہے۔ فضا، زمین اور کائنات رنگین ہو جاتی ہے۔ زمین سے لے کر یہاں تک ہر موسم کی گھل کاریوں سے فردوس نظر میں جاتے ہیں۔ درختوں میں شگوفے پھٹتے ہیں، انواع و اقسام کے پھول کھلتے ہیں۔ پھلوں اور پودوں میں نشوونما کی طاقتیں بڑھ جاتی ہیں۔ انہیں ایک خاص قسم کی خوشی و رعنائی پیدا ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں بہار ایک انقلاب ہے۔ نہایت خاموش مگر جب وہ بہت نمایاں آتا ہے تو آواز نہیں ہوتی۔ لیکن کائنات اور اس کی تمام پہنائیوں پر ایک بولسا بولسا قسم اور ایک نطق آفرین قہقہہ طاری ہو جاتا ہے۔ جس طرح انقلاب آتا ہے اور طوفان کی طرح آتا ہے مگر آوازیں پیدا کرتا ہوا نہیں آتا بلکہ ایسے آثار اپنے ساتھ لاتا ہے جن میں زبانوں سے زیادہ گویائی اور پھولوں سے زیادہ شگفتگی ہوتی ہے۔ گویائی سے زیادہ الفاظ ہوتے ہیں جنہیں زبانوں کی حرکت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہی آثار اس کے آنے کا اعلان کر دیتے ہیں۔

موسم بہار اور جسم ہمارے ساتھ ہی موسم بہار کے انقلابات اسی خاموشی سے متعلقہ کرتے ہیں۔ بہار ہماری رُوح، ہمارے جسم، ہمارے دل و دماغ اور ہمارے خون غرض ہماری ہر چیز پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بہار کے آنے ہی ہمارے خون میں تحریک ہوتی ہے اور وہ خون جو سردیوں کی لذت و شیریں غذاؤں سے پیدا ہوا تھا آہستہ آہستہ پھیلتا ہے اور جو بیماریاں جو ش یا زیادتی خون سے متعلق ہیں سرخاشا ناشروع کر دیتی ہیں۔ مثلاً پھوڑے، چھینیاں، چپک، خسرہ، نکسیر وغیرہ جسم میں جو عضو کم زور ہوتا ہے یا جاذبوں کا زکا ہوا مواد اس پر گرجتا ہے اور کبھی مختلف قسم کے زخم، پھوڑے، اوکھی اور مقلی کا سبب بن جاتا ہے۔ ان بیماریوں کو بہار جیسے معصوم اور پر لطف موسم کی ہلاکت آفرینیوں سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ دراصل یہ مرض اس کا نتیجہ نہیں ہوتے، بلکہ ان خرابیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں جو سردی کے موسم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جاذبوں میں بدن کے باریک باریک سوراخ یعنی مسامات تنگ ہو جاتے ہیں۔ بہار اس تنگی کو برداشت نہیں کر سکتی وہ مسامات کو کھول دیتی ہے اور جس طرح محکمہ صفائی کے کسی بڑے فسر کے آمد کے موقع پر گندگی اور غلیظ مایوں کو دھونے اور منظر کشی صاف کرنے کے انتظامات شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بہار کے آنے ہی بدن انسان کی قوت مدبرہ، جسے ہم اور آپ طبیعت کہتے ہیں، خون اور جسم کی صفائی کا نہایت سرگرمی سے بندوبست کرنے لگتی ہے۔ اور یہ تکلیف دینے والی بیماریاں اس اندرونی صفائی ہی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ بہار آدمی کی زندگی اور اس کی صحت کے لیے نہایت گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس لیے آتے ہی طبیعت کو خراب مواد کے پکانے اور اسے دھکے پر لگا دیتی ہے۔ آدمی کا مزاج بھی اس میں نہایت قوی ہوتا ہے۔ یہی لیے کے ہوئے مواد کو خطرناک مجرم کی حیثیت سے جسم کی سلطنت سے خارج کر دیا جاتا ہے اگر بنا ہی صحت بخش ہو تو اس میں بھی نرم و معتدل تاثیر پانے کا کچھ کر کے مواد کی ہی گندگی جسم انسانی کو کھار دینے کا سبب ہو سکتی ہے اور پھوڑے، چھینیاں سے زیادہ خطرناک موثر اغتیا کر سکتی ہے۔

بہار اور طبیعت کے فرائض دنیا کے ہر کام کی گنجائش کسی نہ کسی ماہر فن کے سپرد ہوا کرتی ہے۔ سڑکوں اور عمارتوں کی حفاظت اور تعمیر اس فن کے ماہرین کرتے ہیں۔ ریلوے اور موانی جہازوں کی تیاری اور مرتبہ اس فن کے جاننے والوں کے حوالے ہوتی ہے۔ یہی طرح بدن انسان کی خرابیوں اور اس کے نقائص کی صلاح کا کام طبیعت کے سپرد ہوتا ہے۔ بہار اور اس کے اثرات اپنے قدرتی فرائض ادا کرتے ہیں۔ اگر جس موقع پر کوئی ہوشیار اور تجربہ کا طبیعت وقت سے پہلے یا کم سے کم عین وقت پر اپنے نازک فرائض کو شہنشاہی اور مجاہداری کے ساتھ ادا کرنا شروع کر دے تو بالکل ممکن بلکہ یقینی ہے کہ بہار آنے سے قبل یا بہار آتے آتے بدن کی ساری کٹافیں دُور ہو جائیں اور جب موسم بہار شروع ہونے پر خون میں تحریک پیدا ہوتی ہے تو بدن بالکل صاف ہو جاتا ہے اور ناقص مواد پھوڑے، چھینیاں، چپک، خسرہ اور بعض قسموں کے بخار پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں وہ مناسب و آسان راستوں سے بدن سے خارج ہو جاتا ہے۔ بالکل ہی طرح جیسے اپنے فرائض کو سمجھنے والی اور باخبر حکومت میں اس کے فہران جرموں و رباغیوں کو قہراً کرنے سے پہلے گرفتار کر کے پبلک کوٹھن اور ان کے جان و مال کو محفوظ کر دیتے ہیں۔ اچھی اور بُرا شروعاں بھی یوں ہی خراب و زہرے مادوں کو بدن سے نکال دیتی ہیں اور وہ اپنے خراب اثرات سے جسم کو تباہ و برباد کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ لیکن ہوشیار طبیعت ہر جگہ اور ہر وقت موجود نہیں ہو کر تے۔ پھر جس دور ترقی میں موسم کی تبدیلیوں کی حفاظت

سے بچنے کے لیے ایک ہمدرد آدمی کو خواہ مخواہ طبیب کی تلاش بھی دوباگر کرتی ہو۔ اس لیے ایسی زود اثر اور یقینی دواؤں کی ایجاد ضروری ہوگئی جو موسم کی تبدیلیوں اور دوسری ناگہانی ضرورتوں کے وقت ضرورت مندوں کی صحیح طبی امداد کر سکیں چنانچہ ہمدرد دوا خانہ اور اس کی مجلس تجربات کے شہر سہی کام ہو کہ وہ ہر قسم کی دوائیں تیار کر کے سائنسی فک اصول پر پوری نئے داری کے تمام ملک کے لوگوں کے سامنے پیش کرے جو ضرورت کے وقت ہمداد اور پورے بھروسے کے تھا استعمال کی جا سکیں جو موسم بہار کی معتدل اور سکون دینے والی گھڑیاں آرام سے بسر کرنے کی سب سے بہتر صورت یہی ہو کہ تیار کے شروع ہوتے ہی ہمدرد دوا خانہ دہلی کی بہار سے دواؤں کا استعمال شروع کر دیا جائے اور اس طرح "پنپن" اپنے متعلقین کی صحت اور طبعان کو محفوظ کر لیا جائے ہمدرد دوا خانہ دہلی نے ہر موسم کی بیماریوں کا مکمل علاج دریافت کر لیا ہے اور موسمی تبدیلیوں کے حضرات سے بچنے کو محفوظ کرنے کی نہایت مؤثر، زود اثر اور مجرب دوائیں تیار کر لی ہیں۔

موسم بہار کی مدت جو موسم کے نقطہ نظر سے سال کا ہر موسم ہے فصل "بھی کہہ سکتے ہیں ایک بیج سے دوسرے بیج تک سو بچے کے پنپنے کا ایک وقفہ ہے چنانچہ بہار میں آفتاب اپنی مخصوص حرکت سے بیج حاصل سے آخر جزائیک سفر کرتا ہے اور اس میں تین مہینے کی مدت صرف

ہو جاتی ہے مگر یہ مدت بلاد شمالی کے لیے جو بخار ہوتا ہے قریب ہر موسم دومرتبہ عود کرتا ہے اور اس کی عمر صرف ایک مہینہ پندرہ دن ہوتی ہے۔ جدید تحقیق سے موسموں کے تئیں یہ کہہ زمین آفتاب کے گرد سالانہ گردش کرتی ہے موسمی تبدیلیوں کو اسی گردش کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ زمین کا جو حصہ خط استوا کے قریب آجائے اس میں گرمی اور جو دور ہو جاتا ہے اس میں سردی ہونے لگتی ہے۔ اس تحقیق کی روش بہار کی عمر دو مہینے سے زیادہ نہیں ہوتی ۱۵ فروری سے شروع ہو کر ۱۵ اپریل کو یہ مہینہ جو سال کے تمام موسموں سے اچھا اور خوش گوار ہوتا ہے ختم ہو جاتا ہے۔ گویا بہار کی دواؤں کا استعمال ۱۵ فروری سے شروع ہونا چاہیے اور ۱۵ اپریل تک آخر اپریل تک جاری رہنا چاہیے۔

انقلاب کا مقابلہ انقلاب بالکل قریب آگیا ہے ۱۵ فروری سے جسم اور خون میں ایسی تبدیلیاں شروع ہو جائیں گی جو تکلیف پہنچانے کے تھا ہی بہار کے بعد آنے والے موسم میں گرمی اور برسات کو بھی بے لطف کر دیں گی۔ اگر خون کو صاف نہ پیگے اندر بدست نظر ہو کہ پھوڑے پھنسیاں اور چھپک و خسرہ کی خطرناک خلیفیں زندگی کے لطف کو برباد کر دیں گی۔ اگر صرف معمولی پھنسیوں اور پھوڑوں پر ہی یہ خطرہ ختم ہو جائے تو چنداں مضائقہ نہیں لیکن ذرا تو یہ کہ بعض اوقات جسم میں مضمون کو قبول کرنے کی ایسی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے جو معمولی بیماری کی جگہ سخت اور مہلک بیماری کو دعوت دے دیتی ہے چنانچہ جب خون خراب ہوتا ہے اور اس میں خراب و ناقص مواد شامل ہوتے ہیں تو آکلہ اور سرطان دکنسر جیسی مہلک خطرناک اور مہیب بیماریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ یہی لیے دنیا کا کوئی عقل مند کم زور سے کم زور دشمن کو بھی حق نہیں سمجھتا۔ اس اصول کے پیش نظر

موسم بہار کا سب سے پہلا کام

یہ ہونا چاہیے کہ ہر شخص کو ہمدرد دوا خانے کے بہاریہ لائشس (پروگرام) کو سامنے رکھنا چاہیے اور ۱۵ اپریل تک بلکہ اگر موسم اپنی پہلی طبیعت سے ہوا ہے تو آخر اپریل تک اسے پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اس طرح بہت سی شدید اور مہلک بیماریوں سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

بہاریہ پروگرام اس پروگرام میں سب سے پہلی بات تو یہ کہ بہار کے شروع ہونے ہی سے طو کر لیا جائے کہ میں بہار کے لطف آفرین موسم سے پورے طور پر لطف اٹھانے کی غرض سے ان موذی اور جان لیوا بیماریوں سے لازمی طور پر محفوظ رہنا چاہیے جو ہر موسم میں پیدا ہو کر تھیں۔ اس مقصد کے لیے صبح اٹھتے ہی ہمارے صافی (جسٹو) ایک تولو دودھ یا پانی میں ملا کر پی لیں۔ صاف آبی خون کی تمام خرابیوں کی اصلاح اور بہار میں پیدا ہونے والی ساری بیماریوں کے لیے حد درجہ مفید اور کامیاب دوا ہے۔ یہ خون کے زہرے اور ناقص مواد کو پیشاب، پاخانے یا پسینے کے ذریعے سے خارج کر دیتی ہے اور اس کا اثر ایسا یقینی ہے کہ ان چیزوں کا باقاعدہ کیا دی ہتھان کرانے کے بعد معلوم کیا جا سکتا ہے کہ صافی بدن میں کیا کام کر رہی ہے اور کن خراب مادوں کو وہ پیشاب یا پاخانے اور پسینے کے راستے سے نکال رہی ہے۔

جس طرح سب کو صافی کی ایک خواہش پانی پانی ہی ہے اس طرح شام کو پانی پانی بھی ایک خواہش پانی جانے۔ اگر صافی کے دوران ہتھمال میں پسینہ کثرت سے خارج ہو چاہے یا باہر آنے لگے تو اس سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ بلکہ ایک ستر کے احساس کے ساتھ یقین کر لیتا چاہیے کہ خون کے ناقص مادوں کو صافی اپنے

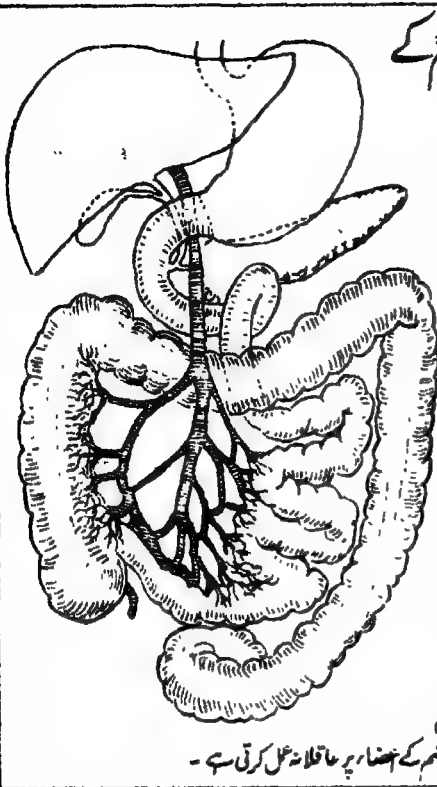
بہترین اجزاء کی طاقت سے پسینے اور پیشاب سے بحال رہی جو اگر کچھ قبض کی شکایت ہو تو صفائی کی خوراک بڑھا کر دو تو لے کر دی جائے اور ٹھنڈے کی جگہ گرم پانی میں ڈال لی جائے۔ پس سے دو تین دست ہو جائیں گے طبیعت

بلکی ٹھیک ہو جائے گی۔ عام صحت کی حفاظت اور حفظاً با تقدم کے طور پر بس اتنا ہی کافی ہو گا ایک مہینے تک مسلسل صفائی کی دوا کریں روزانہ صبح و شام استعمال کی جائیں۔ البتہ بہار کی بیماریوں میں کچھ اضافوں کی ضرورت ہو کر کرتی جو جن کو بہار کی بیماریوں میں سے بیان کیا جائے گا۔

صفائی کے دوران استعمال میں ہلکی نرم اور جلدی ہضم ہونے والی غذا میں کھائی جائیں۔ بہار کے موسم میں جو تازہ پھل پیدا ہوتے ہیں وہ سب فکری سے کھانے چاہییں۔

بہار اور "صفائی"

قدرت نے جس طرح بہار اور ٹیبل میں ایک گہرا ربط پیدا کر دیا ہے اور ٹیبل کو تغیب بہار قرار دے کر دونوں کو غیر فانی بنا دیا ہے اسی طرح بہار اور صفائی میں بھی ایک گہرا تعلق ہے۔ ٹیبل صحت میں عروس بہار کی نقاب کشائی کرتی ہے اور صفائی انسان کے بلوغ زندگی میں بہار کی علم بردار ہے۔ صفائی کے بغیر آرمی بہار



جسم کے نظام ہضم کے اعضاء

آٹمی صدی روگ ان ہی اعضاء کے کاموں میں گر پڑی دوسرے پیدا ہوتے ہیں۔ صفائی کی یہ خاصیت وکلان اعضاء فعل پاک درست حالت میں رکھتی ہیں اگر میں آٹمی ہضم ہونے والی غذا کو باہر کالے کا قند بندہ دست شروع کر دیتی ہے جس طرح بہار کے خراب دوسرے جوگوں میں پہنچتی ہے کہ خون کو خراب کرتے ہیں اب وہاں نہیں پہنچے۔ عام دست آور دواؤں کو دست لائے سے کام ہوتا ہے چاہے جسم کو دسوں کی ضرورت ہو یا۔ جو "صفائی" کی یہ عجب تاثیر ہے کہ نظام ہضم کے اعضاء پر ماحول نہ مل کر رہے۔

کی رنگینیوں اور شباب کو ابھارنے والی دل چسپیوں سے لطف نہیں اٹھا سکتا جسم کی بہار صحت اور تن درست ہے۔ بغیر تن درست اور صحت کے سال کا کوئی موسم بھی ٹھیک ہوں کو توجہ کی دعوت نہیں دے سکتا اور صحت موسم کی ہر تبدیلی کے وقت بالکل ہی طرح لڑکھڑا جاتی ہے جیسے دریا میں طوفان آنے پر کشتی ہچکوتے کھانے لگتی ہو کشتی کو ناخدا سہارا دیتا ہے اور صحت کو "صفائی" موسم بہار کی مختلف بیماریوں میں کیوں کہ استعمال کی جاتی ہے لہذا اس کے استعمال کے نتیجے میں کس درجے حیرت ناک ہوتے ہیں، ان دواؤں کو ذرا تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

موسم بہار میں جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے خون میں تحریک ہوتی ہے جس کے نتیجے میں خون کی بیماریاں جسم کے مختلف حصوں میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ جلد میں درد ہوتا ہے پھوٹے پھنسیاں نکلتی ہیں چھپک یا خسرہ پھیل جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف بیماریاں اور روگ آدمی کو گھیر لیتے ہیں۔ جن کی دقت پر روک تمام نہیں کی جاتی تو گرمی اور برسات کی تبدیلیاں انہیں اور صحت کر دیتی ہیں اور یہ تغیاں عرصے تک باقی رہتی ہیں۔

صفائی کے کرشمے

موسم بہار کی مختلف بیماریوں میں صفائی کے کرشمے حیرت انگیز طریقے پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ جسم میں پہنچے ہی خون اور زہریلے مواد پر ایسا زبردست قبضہ حاصل کر لیتی ہے کہ طبیعت کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور طبیعت اعضاء صفائی کی امداد سے آسان راستوں سے جسم کے باہر نکال دیتی ہے حقیقت میں صفائی کے یہ فوائد اخراجات میں کے بہترین اجزاء اور سائنسی فکر طریقہ تیاری کی بدولت حاصل ہوتے ہیں صفائی میں ایسی دوا میں شامل کی گئی ہیں جو بہت کم عرصے میں عمدہ اور جگر کی لمبی منزلوں سے گزر کر رگوں میں پہنچ جاتی ہیں اور دولاں خون میں شامل ہو کر خون کی صفائی کے قدرتی کارخانوں کو سرگرم مل بنا دیتی ہیں۔ عروق جا ذہ یا لمفٹک وایلز (Lymphatic vessels) کو آمادہ کر دیتی ہیں کہ وہ جلد سے جلد خراب مواد کو ایسی جگہ پہنچا دیں جہاں سے آسانی کے ساتھ خارج ہونے کا نہیں راستہ مل جائے اور غدد جا ذہ یا لمفٹک گینڈز (Lymphatic Glands) کو عروق جا ذہ کی طوبت کو بھانسنے کے لیے تیار اور تیز کر دیتی ہیں۔ بھر ہی ہمیں کہ صفائی خون ہی کو متاثر کرتی ہے بلکہ اس میں یہ عجیب و غریب خاصیت موجود ہے کہ بدن میں جو غلط غالب

ہوتی ہے اس اعتدال پر ملے آتی ہو اور نایاب مواد کو پیشاب، پاخانے یا پیسے کی راہ سے بہا کر نکال دیتی ہو۔

گردہ — جسم کا
سب سے بڑا
داروئے صفائی

”صافی“ گردوں کے فضل کو

اگر قدرتی طور پر ضرورت ہوتی

ہے، بہت مدد پہنچاتی ہے اور محسوسہ جسم کے سامنے خراب
مادے پیشاب کے راستے بہا دیتے ہیں۔



جسم میں

دورانِ خون

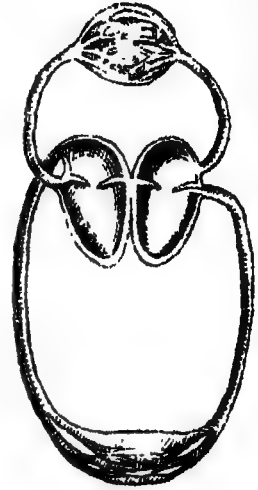
”صافی“ نہ صرف خون

کے ہل نقصوں کو دور

کر دیتی ہے بلکہ خون کی

گردش کو بھی صحیح حالت میں

رکھتی ہے۔



صافی کیا ہے؟

صافی کی ان بے نظیر تاثیروں کو دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر صافی کی کیا جس میں ایسے بے شمار منافع جمع ہو گئے ہیں۔ دراصل صافی چند نوثر سرخ لہلہ اور نایاب بوٹیوں اور بہت سی بیش قیمت دواؤں کا ایسا مجموعہ ہے جس کے فوائد میں صحت کی ترکیب تیاری کی ندرت اور اچھوتے پن سے عاقبت و قوت کے مہرے پیدا ہو گئے ہیں۔ ہمدرد دوا خانے میں بھی۔ چھنے والی متعدد دیشینوں کی لاکھوں گردتوں اور ماہر دوا سازوں کی مسلسل محنت و کاوش جو مجلس تجربات اور اس کے صدر محترم عالی جناب سکیرٹری مولوی حاجی محمد عبدالحمید صاحب کی سرپرستی و نگرانی میں بردستے کا آتی ہیں۔ صافی کو عجائز و کرشمہ بنا کر ایک خوبصورت سیال کی شکل میں پیش کیا کر دیا ہے۔ پہلے ایک سال تک نہایت خاموشی کے ساتھ مجلس تجربات میں صافی ٹھہری اور نئی تجربات کے، خوش میں پختی پختی جی اور فن کی باریکل درختا باریک اور دقیق نکاح ہیں کہ غلط و خال پر تنقید کے ساتھ نئی ریکس ہیں اس کے ذائقہ پر بحث کی گئی کسی زمانہ اثر کو کہتے کہ کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی کہیں جس کی عاقبت مل کوڑھانے کی سفارش ہوئی غرض ایک سال کے بعد کسی ہزار مریضوں پر تجربہ کر کے مجلس تجربات کے تمام ممبروں نے بالاتفاق کہہ دیا کہ صافی



ایک عضو کے غرض و جاذبہ

”صافی“ ان غرضوں کے فیصل کو درست کرتی ہے۔



پسینے کے غرض و جاذبہ

”صافی“ ان غرضوں کو صحیح کام پر تادہ کر دیتی ہے جیسی وجہ کہ صافی

کے استعمال سے بعض اوقات پسینہ بہت آتا ہے۔

”صافی“ اور چچک

چچک کے آثار نمایاں ہوتے ہی غیر مراد ہمارے قی کاؤزباں ۲ تولے صافی ۳ ماشے ملا کر ملائیں۔ چچک ٹھس جانے تک برابر یہی دوا دیتے رہیں۔ دلے کم نکلیں اور خوب عوارض پیدا ہونے لگیں تو حسبِ ہندو جبرہ ۱ ایک عدد عرق تیغودی ۲ تولے میں گیس کر بار بار دیں۔ زخم باقی رہ جائیں تو انھیں نیم کے پانی سے دھو کر کھمڈ کر لگاتے رہیں۔ اور صافی ۳ ماشے عرق شاہترہ ۲ تولے میں ملا کر زخم بھرنے تک چلاتے رہیں۔

صافی اور حلق کا درد

مشرور موسم بہار میں اکثر حلق میں درد ہونے لگتا ہے کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے اگر صرف حلق میں درد ہو بخار نہ ہو تو صافی ایک تولہ عرق شاہترہ عرق مندری ۲ ۲ تولے میں گھول کر صبح و شام ملائیں۔ تینیں مقصود ہو تو تیسرے دن صافی کی مقدار دو گنی کر دیا کریں۔ حلق کے اندر بھر رہی سے دولے گلو دن میں دو بار لگا۔ صبح کو کھانا منہ دوائے غرغره ۲ تولے کو پانی میں جوش دے کر اور صاف کر کے غارے کر لیا کریں۔ کھانسی بھی ہو تو سعالین کی ایک ایک مکینہ منہ میں ڈال کر چستے رہیں۔ بخار کی صورت میں صافی ایک تولہ عرق کاؤزباں اور عرق شاہترہ ۵ ۵ تولے خاکسی ۶ ماشے چھانک کر پییں +

صافی اور خارش

کھجور و قسم کی بوقی و خارش اور ترنہ گراش خشک ہو۔ بدن پر پھنسیاں نہ ہوں اور مرض پُرانا نہ ہو تو صرف صافی ایک ایک تولہ صبح و شام سمجھ لیں۔ ۲ ۲ تولے میں دن استعمال کرنے سے دور ہو جاتا ہے مرض کے پُرانا ہونے کی صورت میں سفوف چوب گز ۶ ماشے چھانک کر اوپر سے صافی ایک تولہ عرق مرکب صنفی لون ۵ تولے میں ملا کر صبح کو پی لیا کریں۔ شام کو بھون صنفی خاص ۶ ماشے کھا کر اوپر سے صافی ایک تولہ عرق مرکب صنفی عجون ۵ تولے نوش کر لیا کریں۔ ایک ہفتے تک مسلسل یہ دوائیں استعمال کرتے رہیں۔ آخیری دن صافی کی مقدار چھانک کر مسبل میں۔ دو تین دست اگر مرض میں کافی تخفیف ہو جائے گی۔ بدن پر روض حنڈل ۱ تولہ روغن کدو ایک تولہ ملا کریں۔ خارش ترنہ اور زبانی نہ ہو اور بدن پر پھنسیاں نکل آئیں تو صرف صافی سمجھ لیں استعمال کیجیے۔ درمیان کو چوب گز ۶ ماشے یا بھون صنفی خاص ۶ ماشے کھا کر صافی ایک تولہ عرق مندری ۵ تولے میں ملا کریں۔ شام کو چار بجے تب لیوں ایک عید یا طریض شاہترہ ۶ ماشے کھا کر اوپر سے صافی ایک تولہ عرق چوب صنفی پنشنہ خاص ۵ تولے یا عرق مندری ۵ تولے میں ڈال کر نوش کریں۔ یا نصف صافی اور عرق مندری ۵ تولے گنک تیل ۳ قطرہ ملا کریں۔ خارجی طور پر ضماد عرب کی مالش کریں۔ غذائیں سبتر کا۔ پاں کھائیں۔ نمک مرق اور مسالے کم کر دیں۔ بشرطی اور تیل سے بالکل پرہیز کریں۔

”صافی“ اور پھوڑے پھنسیاں

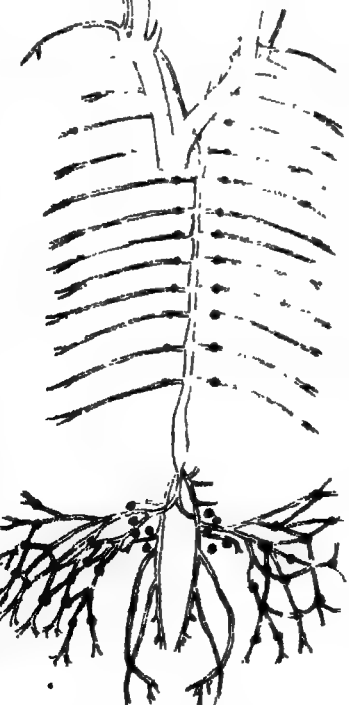
پھوڑے و پھنسیاں خواہ کسی قسم کی ہوں صافی کا حسبِ محول صبح و شام استعمال من کا قلع قمع کر دینا ہے اگر تب پھنسیاں پڑتی ہوں تو بھون عشبہ ۶ ماشے کھا کر صافی ایک تولہ عرق مندری ۵ تولے میں ڈال پلائیں۔ سات دن تک دونوں وقت یہی دوا پی کر ساتویں دن ۵ تولے کو قص ملین دوا دھو کھا کر روپیں۔ صبح کو صافی ۵ تولے عرق مندری ۵ تولے میں ڈال کر پی لیں۔ آبی سے نکلن ہوتی ہی طرح ایک دن چھوڑ کر تین سہ لیں۔ اگر کسی پھوڑے میں دوزیادہ ہوا اور پیپ پڑنے لگے یا پانچو جائیں تو اس پر برگ نیب ۵ تولے کو پانی میں پکا کر اس کا بھرتہ بنا کر بندھیں یا اس کی پٹن لگائیں۔ پیپ نکل جانے کے بعد ہر روز چھانک کر کوئی بانہ دیا کریں۔

”صافی“ اور ماسرا

ماسرا حقیقت میں چہرے کا سترخ بادہ ہے۔ اکثر موسم بہار میں چہرے پر درم آتا ہے۔ جدید تحقیقات کے مندرجہ ذیل ایک قسم کے کیرے کی وجہ سے ہوتا ہے جسے سترخ کا کس پاپو جینس (Streptococcus Pyogenes) کہتے ہیں۔ اگرچہ سترخ بادہ کو نوزل اور سردی کا مرض سمجھا گیا ہے مگر پچھلے کا درم جسے ماسرا

جسم میں غلجیادہ
اور عروق جاذبہ
کا
نظام

اس نظام پر صافی کے
استعمال سے حیرت انگیز
اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ
نظام صافی کے استعمال
سے صبح کام کرنے لگتا ہے اور
پھر خون میں کوئی خرابی نہیں
رہنے پاتی۔



کہتے ہیں، موسم بہار میں اکثر ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ سسوخ دھتے نظر آتے ہیں یا وہ معلوم ہو تو صفائی کا باقاعدہ صبح و شام استعمال شروع کر دینا چاہیے۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو بھون عشبہ ماشے لھا کر اوپر سے صفائی ایک تولو عرق شیر مرکب ۵ تولے یا عرق شیر مہندہ الملک والا ۵ تولے میں ملا کر ملائیں تیسرے دن صفائی سے ہی سہل لیں۔ لیسپ کی ضرورت ہو تو صرف رسوت اتولہ ہندی کے پتے ۲ تولے ہری مکوں کے پانی یا صرف تازہ پانی میں پیس کر لگائیں۔ بخار ہو جائے تو کوئی خوف نہ کریں یہی دوا دیتے رہیں۔

”صافی“ اور گلوٹے

گلوٹے جن کو کن پھیرے (مُس: Mumps) بھی کہتے ہیں، سخت متعدی مرض ہے جو خزاں یا بہار کے موسم میں ایک قسم کا کثیر اسماوت کر جانے سے وابہل جاتا ہے۔ اس مرض میں کان کی جڑورما جاتی ہے۔ بخار بھی آجاتا ہے۔ یہ بیماری بچوں اور نوجوانوں کو زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس مرض کے پھیلنے ہی میں درست بچوں اور نوجوانوں کو روزانہ صبح کے وقت ایک تولہ صافی پانی میں ملا کر ملائیں۔ بچوں کو صفائی تین ماٹے کی مقدار میں دیں۔ جو بچے مرض میں مبتلا ہو جائیں انھیں اطریفل شاہترہ ۳ ماٹے سے ۶ ماٹے تک کھلا کر صافی ایک تولہ پانی میں ملا کر ملائیں۔ مقامی طور پر درم کی مگشا دھلن کا لپ کریں۔

”صافی“ اور خناق

خنق بھی پھوت دار بیماری ہے اور بچوں کو زیادہ ہوا کرتی ہے بہتر تو یہ بگڑی رہے سے پہلے ہی خطا ماتھم کی غرض سے صفائی ایک تولہ پانی یا کسی مناسب عرق میں ملا کر ملائیں۔ مرض لاحق ہو جانے پر صبح کو بھون عشبہ ۳ ماٹے یا اطریفل شاہترہ ۳ ماٹے کھلا کر اوپر سے صفائی ۶ ماٹے سے ایک تولہ تک عرق مٹھی ۳ تولے عرق شاہترہ ۳ تولے میں شامل کر کے ملائیں۔ حلق میں درد ہو تو دوائے غرغہ اتولہ پاؤ بھرا پانی میں جوش دے کر نیم گرم پانی سے غرائے کو انیس مقامی طور پر ضماد دھلن لگائیں۔ چوتھے یا پانچویں دن صافی ۲ تولے نیم گرم پانی میں ڈال کر ملائیں۔ اس سے دو مین اجاہیں ہو کر مرض کا زور کھٹ جائے گا۔

”صافی“ اور نکسیر

بہار اور گرمی کے موسم میں اکثر نکسیر پھوٹنے لگتی ہے۔ نکسیر پھوٹنے ہی صفائی ایک ایک تولہ صبح و شام چند دن تک استعمال کر لینی چاہیے۔ اگر مرض بڑا ہو تو اطریفل شاہترہ ۶ ماٹے یا بھون عشبہ ۶ ماٹے لھا کر اوپر سے صفائی ایک تولہ عرق شاہترہ ۵ تولے یا عرق شیر مرکب یا عرق شیر مہندہ الملک ۵ تولے میں ڈال کر ملائیں۔ پیشانی پر ترص رعات ٹھنڈے پانی یا سنو دھنیے کے پانی میں پیس کر لگائیں۔

”صافی“ اور مہاسے

مہاسوں سے چہرہ بہت بد نما ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے پیدا کرنے میں خون کی خرابی کو کافی دخل ہے صفائی مہاسوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ روزانہ صبح کو اطریفل شاہترہ ۶ ماٹے لھا کر صافی ایک تولہ پانی یا دو دھنیں ملا کر پانی لینا کافی ہے کبھی کبھی صفائی کی مقدار بڑھا کر سہل بھی لے لیا کریں۔ عورتوں کی شکایت ہو تو نایام کی خرابیوں کو دور کرنے کی غرض سے اوپر کے نسخے کے علاوہ رات کو سوتے وقت مستورین کا ایک چمچ بھی دو دھنیں گھول کر پی لیا کریں۔ چہرے پر ضماد مہاسہ یا غارہ خن افزا کا استعمال رات کو سوتے وقت کرنا چاہیے۔

”صافی“ اور پتی

پتی میں صفائی ایک تولہ پانی یا دو دھنیں ملا کر صبح و شام چند دن تک پیئیں۔ بیرونی طور پر سرکہ ایک تولہ روغن گل ایک تولہ ملا کر بدن پر ملیں۔

”صافی“ اور انہوریاں

انہوریوں کو دھوپ بھی کہتے ہیں یہ پھوٹے پھوٹے یا ایک دہلے ہوتے ہیں جو جسم پر پھیل آتے ہیں۔ یہ بیماری پینے کی گھٹلیوں میں اور جلد کے بالائی طبق کے نیچے جیسے تک جانے سے ہوا کرتی ہے۔ صفائی پینے کی گھٹلیوں میں تحریک پیدا کر کے ان کو سرگرم عمل بنادیتی ہے۔ اس لیے صفائی کے استعمال سے بہت جلد انہوریاں مٹ جاتی ہیں۔ سلک تولہ صافی کو ذرا سے پانی میں گھول کر ملائیں۔ جسم پر دہلے بہت زیادہ ہوں تو اطریفل شاہترہ ۶ ماٹے لھا کر صافی پیا کریں۔

”صافی“ اور داد

داد چرمی پھوت دار بیماری ہے۔ جدید تحقیقات میں اس کا سبب ایک نباتی کثیر ابیان کیا جاتا ہے۔ داد میں صفائی بہت سریع اثر ہے۔ ایک تولہ صافی عرق مٹھی ۵ تولے یا محض پانی میں ملا کر ملائیں۔ داد پر روغن گندم یا روغن قلم یا ضماد داد لگائیں۔

”صافی“ اور چنبیل

چنبیل ہے انگریزی میں سوڈیمیس (Psoriasis) کہتے ہیں نہایت تکلیف دہ اور بلیا مرض ہے۔ اس میں جلد پر چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے متفرق اُبھار پیدا ہو جاتے ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے چمکوں کی تہ ہوتی ہے جو نوپنے سے اتر جاتے ہیں۔ یہ اُبھار یا داغ رفتہ رفتہ بڑھتے رہتے ہیں اور ان میں خارش ہوا کرتی ہے کبھی بہت سے داغ مل کر ایک جال سا بنا دیتے ہیں۔ صافی چنبیل کے لیے بالکل شفا بخش دوا ہے۔ جب لیموں ۲ عدد یا اطر فیصل شاہترہ ۶ ماشے کھا کر صافی ایک تولہ عرق چوبینی سادہ ۵ تولے میں ملا کر پییں۔ مقامی طور پر ہمدرد مرہم لگائیں۔

”صافی“ اور طاعون

اگرچہ ہندوستان میں طاعون کی بیماری مختلف موسموں میں پھیل کر تی ہے لیکن صوفیہ یعنی اور دکن وغیرہ میں مارچ کے مہینے میں اس کے پھیلنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ غدری طاعون میں نعل کچھ ران وغیرہ کے غدر جاؤں پر درم آ جاتا ہے۔ صافی طاعون غدری اور طاعون قلعونی میں بہت مفید ہوتی ہے۔ مرض کے ختم سے پہلے جب طاعون کسی مقام پر پہنچ رہا ہو، روزانہ صبح کو جب طاعون غدری ۵ عدد کھا کر دہرے صافی ایک تولہ ذرا سے پانی میں ڈال کر پی لیا کریں اگر مرض کا علاج ہو جائے تو صبح کو طاعون غدری ۱ عدد صافی ۱ تولہ پانی میں ملا کر پییں۔ شام کو خیرہ صندل ترش و ق طار و الا ۶ ماشے یا خیرہ صندل سادہ ۹ ماشے کھا کر دہرے صافی ایک تولہ خون شاہترہ ۵ تولے عرق بید شکم ۴ تولے پلاس سہ دان اور بخار کی زیادتی میں بار بار خیرہ صندل ۳ ماشے ع ق گاؤر باں یا ع ق بید شکم کے ساتھ دیتے رہیں نعل کچھ ران یا کان کے پیچھے درم غدر دہرے پرمضا طاعون میں کریم گرم لگائیں یا قفل زم یا ہمدرد مرہم بار بار لگاتے رہیں۔ مرض کے بعد کی کم زوری میں دوا نال سک بار دہرہ ہلال ۳ ماشے یا دوا نال سک بار دہرہ سادہ ۲ ماشے اور خیرہ زم زم ۳ ماشے ملا کر ع ق گاؤر باں ۱۰ تولے کے ہمراہ چند روز تک کھلاتے رہیں +

صافی ایک شیش میں ۱۰ تولے یعنی دس خوراک ہوتی ہے۔ اگر دن میں ایک ہی خوراک دوا استعمال کی جائے تو مہینہ بھر کے لیے اس کی صرف تین شیشیاں کافی ہوں گی جن کی قیمت صرف دس آنے فی شیشی کے حساب سے ایک روپیہ چودھ آنے ہوئی۔ زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے اگر دونوں وقت صبح و شام دوا استعمال کی جائے تو مہینہ بھر کے لیے چوبیس شیشیوں کی ضرورت ہوگی جن کی قیمت تین روپیہ بارہ آنے ہوگی۔ بچوں کے لیے آدھی مقدار میں یہ دوا سنگانی چاہیے +

دواؤں کی قیمتیں

جن دواؤں کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے، ان کی قیمتیں ناظرین کی سہولت کے لیے اس فہرست میں لکھی جاتی ہیں۔

نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت
اطر فیصل شاہترہ	۱ تولہ	۰۰	دوائے غوغہ	۱ تولہ	۰۱	ضاد جرب	۱ تولہ	۰۱	عق مرکب صافی خون	ایک بوتل	۰۳
حب تیغودی (رجبڑ)	۱ درجن	۰۶	دوائے کھو	۱ تولہ	۰۲	ضاد داد	ایک تولہ	۰۱	عق مکور	ایک بوتل	۰۰۲
حب طاعون	۱ درجن	۰۶	رسوت	۱ تولہ	۰۰	ضاد طاعون	ایک تولہ	۰۲	عق منڈی	ایک بوتل	۰۰۲
حب لیموں	۴۰ گولی	۰۱۰	روغن صندل	۱ تولہ	۰۱۲	ضاد قفل	۱ تولہ	۰۲	غازہ سن افرا (رجبڑ)	ایک ڈبیرہ	۰۱۲
خاکسی	۹ ماشے	۰۰	روغن قوبا	۱ تولہ	۰۸	ضاد مہاسہ	۱ تولہ	۰۱	قرص رعات	۱ درجن	۰۶
خیرہ ابریشم شہرہ خاں جالا	۱ تولہ	۰۸	روغن کھجور	۲ تولے	۰۰	عق بید شکم تمام اول	ایک بوتل	۰۱۳	قرص ملین	ایک درجن	۰۰۱
خیرہ زیتون	۱ تولہ	۰۸	روغن گس	۱ تولہ	۰۰	عق تیغودی (رجبڑ)	ایک بوتل	۰۰	قل زم (رجبڑ)	ایک شیشی	۰۰۸
خیرہ صندل سادہ	۱ تولہ	۰۰	روغن گندم	۱ تولہ	۰۸	عق چوبینی	ایک بوتل	۰۸	گندک سیال	۱ تولہ	۰۰۸
خیرہ صندل ترش و ق طار و الا	۱ تولہ	۰۸	سہا لین (۵۰ قرص)	ایک شیشی	۰۸	عق چوبینی بنو نکلاں	ایک بوتل	۰۸	مستورین (رجبڑ)	ایک شیشی	۰۰۸
خیرہ گاؤر باں غدری	۱ تولہ	۰۰۱	سوف چوب گز و الا	۱ تولہ	۰۰۱	عق شاہترہ	ایک بوتل	۰۰۲	مخون عشبہ	۱ تولہ	۰۰
خیرہ مودارید	۱ تولہ	۰۰۳	شربت خباب	ایک بوتل	۰۰۱۰	عق شیر زکب	ایک بوتل	۰۰۸	مخون صافی خاص	۱ تولہ	۰۰۳
دوا نال سک بار دہرہ سادہ	۱ تولہ	۰۰۲	صافی (رجبڑ)	ایک شیشی	۰۰۱۰	عق خیرہ صندل مال	ایک بوتل	۰۰۱۰	خونہال (رجبڑ)	ایک شیشی	۰۰۸
دوا نال سک بار دہرہ ہلال	۱ تولہ	۰۰۸	صغودی (خوراک)	ایک شیشی	۰۰۸	عق گاؤر باں	ایک بوتل	۰۰۸	ہمدرد مرہم (رجبڑ)	ایک ڈبیرہ	۰۰۸

گرمی کے موسم میں تن دستی کی حفاظت

اقلانے قدیم نے موسم گرم کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موسم میں ہوا کے جھونکے شعلوں اور آگ کی لپٹوں کی طرح گرم ہو جاتے ہیں اور فضا تپتے ہوئے تھوڑی کی مانند ہو جاتی ہے۔ درخت، آبشار، ندی اور نالے خشک ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف انسان بلکہ حیوان بھی گرمی کی شدت کو محسوس کرتے ہیں اور ہر وقت پانی کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں۔ طائران خوشنوا اپنی اپنی زمرہ بنجیاں بھول کر کھلی ہوئی سوکھی تنقاروں اور لپٹتے ہوئے سینوں سے صدمے اٹھٹھ پیدا کرنے لگتے ہیں۔ غرض مجموعی حیثیت سے یہ موسم بہت ہی شعلہ انگیز اور آتش ریز ہوتا ہے۔ انھیں میرٹھی نے کیا خوب کہا ہے:-

منی کا آن پہنچا ہر مہینہ بہا ایڑی سے چوٹی تک پسینہ

گرمی کی مصیبتیں و خطرات اس موسم میں روح بہت زیادہ خرق ہوتی ہے۔ اور وہ رطوبت بھی کچھ نہ کچھ تحلیل ہو جاتی ہے جس پر زندگی کا مدار ہے۔ مدہ کم زور اور جھٹھ خراب ہو جاتا ہے۔ سخت مہلک اور خطرناک بیماریاں پھوٹے پڑتی ہیں۔ ہی لیے صاحبانِ قدرت سر و مقامات مثلاً کثیر اور شعلے وغیرہ چلے جاتے ہیں۔ جو وہاں نہیں جاسکتے وہ برقی پنکھوں اور خنک کی ٹھنڈی ٹٹیوں کی مدد سے اپنے محلوں میں کثیر اور شعلے کی ٹھنڈیوں کو جذب کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ مگر ہندوستان کے عام باشندے ناداری اور غربت کی وجہ سے اپنی عزیز ترین زندگی کی حفاظت کر لیے اتنا زہیمہ خرچ نہیں کر سکتے۔ وہ نہ کثیر جاسکتے ہیں نہ شعلے اور نہ خنک کی ٹٹیوں سے کوئی ایسی جنت تعمیر کر سکتے ہیں جہاں گرمی کی جہنمی مصیبتوں سے انھیں بچا مل سکے۔ وہ اپنی جانوں، عزیز اور قیمتی جانوں ہی کو ڈھال بنا لیتے ہیں۔ اس لیے کوئی ٹوکے آتشیں جھوکوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ کوئی محسوسہ بخار میں مبتلا ہو کر دم توڑ دیتا ہے۔ کوئی صفراوی دستوں، قے اور پیاس کی مصیبتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ دوسرا، اور دل کے دھڑکنے کی خشکائیں تو اس موسم میں عام ہو جاتی ہیں۔ گرمی کے ان

مہلک اور جان لیوا خطرات سے حفاظت کی یہی صورت ہے کہ آدمی دھوپ اور گرمی سے بچتا رہے۔ ٹوکے چلتے وقت باہر نہ نکلے۔ سایہ اور دھوپ کے درجہ حرارت میں ۵۰ - ۴۰ درجے کا فرق ہوتا ہے اس لیے باہر نکلنے کی حالت میں چھتری لگانا ضروری ہے۔ سر، گردن اور ریڑھ کی گرمی سے کافی حفاظت کرنی چاہیے۔ دھوپ میں چلنے پھرنے کے بعد ایک ٹھنڈی پانی نہ پیا جائے۔ ٹھنڈی جگہ سے ایک دم باہر بھی نہ جانا چاہیے۔ گوشت اور گرم چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ غذا میں ٹھنڈی اور ہری نرکاریاں مثلاً کھیرا، لکڑی، خرفہ، پالک، کاہ وغیرہ کھانی جائیں۔ سیاہ لباس نہ پہنتا چاہیے۔ پھلوں میں تر بوڑ، سنتر، انار، خالہ کھانا چاہیے۔ قبض ہو جائے تو کوئی ہلکی ملٹین دوا مثلاً قرص ملٹین کھائیں۔ مہلک نہ لیں۔ غذا کے ساتھ مرکہ، پیاز، پودینہ یا اعلیٰ ضروری کھائیں۔ گرمی میں پسینے زیادہ آنے سے در موسم کی گرمی و خشکی اور معدے کی حدت کے باعث پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو ٹھنڈا اور میٹھا پانی پینا چاہیے۔ اور چونکہ ہندوستان میں عام غربت و افلاس کی وجہ سے ہر شخص اپنی ضروری ہدایتوں پر عمل نہیں کر سکتا اور نہ بیک وقت ان کا حاصل کرنا کوئی آسان بات ہے، اس لیے

گرمی کی مصیبتوں سے بچنے کی اچھی ترکیب یہ ہے کہ صبح کو نہار منہ کوئی ٹھنڈا، منفرد اور سکن مشربت پانی میں ڈال کر پی لینا چاہیے اور پھر اطمینان سے اپنے کاموں میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ لیکن مشربت ایسا ہونا چاہیے جس کے متعلق صحیح طبی اہتول پر یہ اطمینان ہو کہ وہ معدہ، جگر، دل و دماغ اور گردے اور جسم کی پوری مشین کے کاموں پر کوئی خراب اثر نہ ڈالے گا۔ بلکہ وہ ان اعضاء کو گرمی کے اثر سے بچا کر معمول کے مطابق اپنے افعال و وظائف

کے انجام دینے میں سرگرم تھے۔ جگر کو گرم نہ ہونے دے کہ وہ معمول سے زیادہ صفایا کرنے لگے۔ دل کو قوت دے کہ اس کی حرکتوں کو پست نہ ہونے دے اور گردوں کو ان کے اصل فرض کی ادائیگی پر اس طرح آمادہ و تیار رکھے کہ وہ جسم کے ذریعے مواد کو پشیاب کے ذریعے سے نکالتے رہیں، جلد اور پسینے کی گلیٹیوں (غد و عقیہ۔ سوٹ گلینڈز) کے افعال کو اس قدر باقاعدہ رکھے کہ موسم کی گرمی اور گرمی بھاری چلنے پھرنے سے بدن میں جو گرمی پیدا ہو اسے وہ پسینے کے ذریعے سے نکالتی رہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ فائدے کسی عام اور بازاری مشرت سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان کا حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہے جب ماہرین فن کی کوئی جماعت یا فن طب سے متعلق کوئی ایسا ادارہ جسے بہترین دل و دماغ، اور عقل و فہم رکھنے والے اطباء کا غلصہ تعاون، اور جدید آلات و ساز کی امداد حاصل ہو، اسٹیک اصول پر کوئی ایسا مشرت تیار نہ کرے جس میں یہ تمام اوصاف جمع ہوں۔ پھر کیا ہی اصول سے اس کے اثر کرنے والے اجزاء کے متعلق قطعی طور پر ثابت نہ ہو جائے کہ واقعی وہ فائدے اس میں موجود ہیں۔ اس قسم کا مشرت جو اپنے ساختی خاک منافع اور فوائد کی بنا پر ہندوستان بھر میں مشہور اور اپنی ٹھنڈی فرصت بخش اور سکون تاثیرات کی وجہ سے عہد حاضر میں لاثانی تسلیم کیا جا چکا ہے صرف

شریت رُوح افزا (جسٹرا)

ہے۔ جسے سالہا سال کی محنت و کوشش کے بعد ہمدرد و داخانہ دہلی نے تیار کیا ہوا اور ۳۵ سال کی طویل مدت میں اس کی لاکھوں تلیں، جو اپنے مخصوص دل فریب سرخ رنگ اور اپنی عطریہ خوشبو کے باعث جذب کشش کی تمام رنگین خصوصیتوں کی حامل ہوتی ہیں، ہندوستان اور بیرون جگہ مختلف المراج انسانوں، مختلف آب ہوا کے شہروں، قصبوں اور دیہات میں اپنے طبی اوصاف کا مظاہر کر چکی ہیں۔ مشرت رُوح افزا کا صرف ایک گلاس جس میں بے شمار قیمتی پھولوں کا رس اور موسمی تازہ پھولوں کی خوشبوئیں شامل ہوتی ہیں گرمی کی تمام شعلہ بازیوں کو ایک ہی لمحہ میں اس طرح سرد کر دیتا ہے جیسے پانی کا چھینٹا آگ کو۔

شریت رُوح افزا اور موسم گرما

میں وہی تعلق ہے جو پانی اور آگ میں ہو سکتا ہے۔ جب دھوپ میں چلنے پھرنے، یا لو کے گرم بھونکوں کے اثر سے معدے میں آگ سی جل جلی زبان پر کانٹے کھڑے ہوں، ہونٹوں پر پیڑیاں بھر گئی ہوں، آنکھوں سے چنگاریاں جھڑتی ہوئی معلوم ہو رہی ہوں۔ پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گیا ہو مگر بیاس لہہ بہ لہہ بڑھتی جا رہی ہو، دل کی حرکت محسوس ہو گئی ہو اور آدنی یہ محسوس کر رہا ہو کہ بے ہوشی ایک خطرناک دیو کی طرح اس کی طرف بڑھتی آ رہی ہو تو مشرت رُوح افزا کا ایک گلاس پی لینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زندگی ایک سرخ سیال کی شکل اختیار کر کے جسم میں داخل ہو گئی اور دیکھتے ہوئے انگاروں یا لپکے ہوئے شعلوں پر پانی ڈال دیا گیا۔ مشرت رُوح افزا پیتے ہی نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے کہ آدمی دوزخ سے نکل کر جنت میں پہنچ گیا۔ مشرت رُوح افزا گرمی کی تمام خطرناک علامات اور مخدوش بیماریوں کے لیے تریخ ثابت ہوا ہے۔ پیاس گرمی اور خشکی کو فوراً دور کرتا ہے۔ طبیعت کی سستی، اپستی اور ٹھکن کو دفع کرتا ہے۔ درد سرتے، متلی، صفراوی دستوں اور دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ دل و دماغ کو کیف و سرور سے بھر دیتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہے بلکہ اس کا رنگ تو شوخی اور غنائی کی اس حد تک پہنچ گیا کہ اس میں دل رُبائی اور محبوبیت کی شان پیدا ہو گئی ہے۔ پھر اس کی نگہت نیز خوشبوئیں جو گلاس ہونٹوں تک پہنچنے سے پہلے ہی دل کے غچے کو کھلا کر پھول۔ بنا دیتی ہیں اور دماغ کی بند کلی کو کھلنے پر مجبور کر دیتی ہیں، اس کی دل فریبی اور کشش کو اور بڑھا دیتی ہیں۔

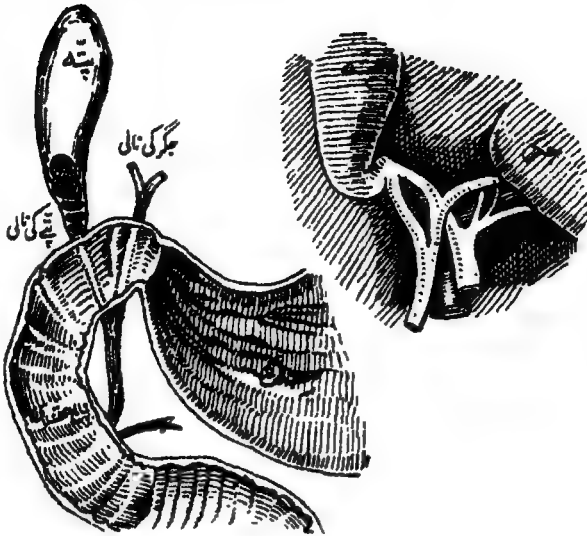
شریت رُوح افزا کی تاثیریں

شریت رُوح افزا کی ترتیب لیے اجراء سے کی گئی ہے جو طبیعت یا قوت حیات (وائٹل فورس) کو بیدار کر کے قوت

مداخت بخشتے ہیں اور طبیعت کو اس قابل بنا دیتے ہیں کہ ناگہانی طور پر کوئی موسمی خطرہ پیش آجائے تو وہ اس کا مقابلہ کر کے اور جبکہ از دیا و حرارت (دمائی پر تھرمیا) (HYPERTHERMIA) سے محفوظ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صبح کو تھارمٹ شربت روح افزا کا

جگر
اور
پیت

ان دونوں حصوں کے افعال
شربت روح افزا کے استعمال
سے سمجھ رہے ہیں اور وہ
علیٰ جگر پیسے جگ سیز، کو
طبعی مقدار سے زیادہ صفرا
پیدا کرنے کے لیے آزاد
نہیں چھوڑتا +



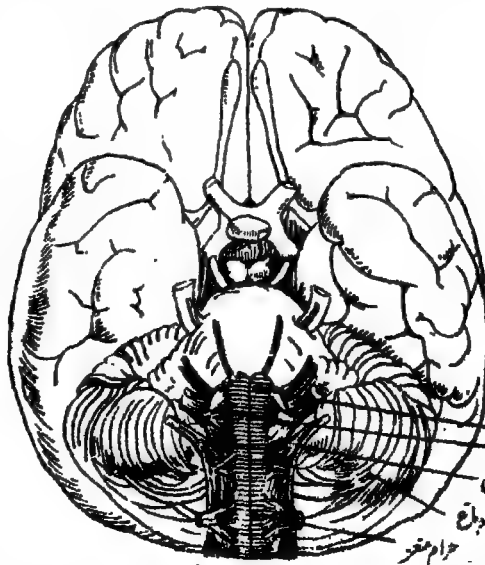
ایک گلاس پی لینے سے لو لگنے کا
اندیشہ نہیں رہتا اور صوب میں چلنے
پھرنے یا روزمرہ کے کاموں میں وزن
کی حد تک پیچھے والی محنت و مصروفیت
کے باعث قدرتنا عضلات کی حرکت
سے جو زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے
اسے شربت روح افزا کا اثر کرنے
والا اصل جزو جلد اور پسینے کی
لگائیوں (عدو قیہ سوٹ کلینڈر)
پراثر ڈال کر پسینے کی راہ و خراج
کر کے جسمانی حرارت کو اعتدال پر

قائم رکھتا ہے اور جگر کے افعال کی نگرانی کر کے خلیات جگر (پیسے پاک سلیز) کو طبعی مقدار سے زیادہ صفرا پیدا کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑتا
نیز آنٹوں پر سفر یعنی پیت کی تراوش کو اس درجے یا قاعدہ رکھتا ہے کہ نہ تو صفرا زیادہ مقدار میں آنٹوں پر ٹپک کر صفراوی دستوں کا باعث
ہو سکتا ہے اور نہ اس کے کم ٹپکنے کی وجہ سے قبض کا اندیشہ رہتا ہے۔ شربت روح افزا جگر کے فعل کو درست رکھ کر موقع نہیں دیتا کہ صفرا
معمول سے زیادہ معدے میں اگر دردمسرا متلی سے، اور دستوں وغیرہ کا باعث ہو۔ یہ گردوں کے مزاج ادران کے افعال کو گرمی کے اثر سے
بچاتا ہے اور گردے خون کے خراب اجزاء کو بدستور پیشاب کے راستے سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

شربت روح افزا کی ایک خاص تاثیر

جس سے نہ صرف عام بازاری شربت بلکہ موجودہ زمانے کے بہترین شربت بھی محروم ہیں یہ ہو کہ وہ دل، جگر، معدہ اور گردوں کے کاموں

پر پورا حاکمانہ اثر قائم کرنے کے ساتھ
اپنے بہترین اور مقوی پھلوں کے رسوں
اور پھلوں کی خوشبوؤں نیز مغذات
کے باعث دماغ، راس انخاع (میدلا)،
پر بھی موثر ہوتا ہے اور مرکز حرارت
(تھر مو جے نے ٹک) مرکز مخرج حرارت
(تھر مولائی ٹک) اور مرکز معتدل حرارت
(تھر مونیک ٹک) کو اتنا معتدل رکھتا ہے
کہ اول وجہ میں زیادہ حرارت پیدا ہی
نہیں ہوتی اگر ہوتی ہو تو مرکز مخرج حرارت
تو اس گرم عمل ہو جاتا ہے اور نفس نیز



دماغ کے نیچے کا حصہ

جس کے پچھلے حصے میں راس انخاع
(میدلا) کے پاس وہ مرکز ہوتے ہیں
جو انسان کے جسم میں حرارت پیدا کرتے
ہیں اور اس کو اعتدال پر رکھتے ہیں۔
شربت روح افزا اس حصے میں داخل ہوتا
ہے، پھیپھوں کے ذریعے سے ان مرکز
پر اثر کرتا ہے اور اس طرح راس انخاع
جسم کی حسارت معتدل پر صحت مندی
رہتی ہے +

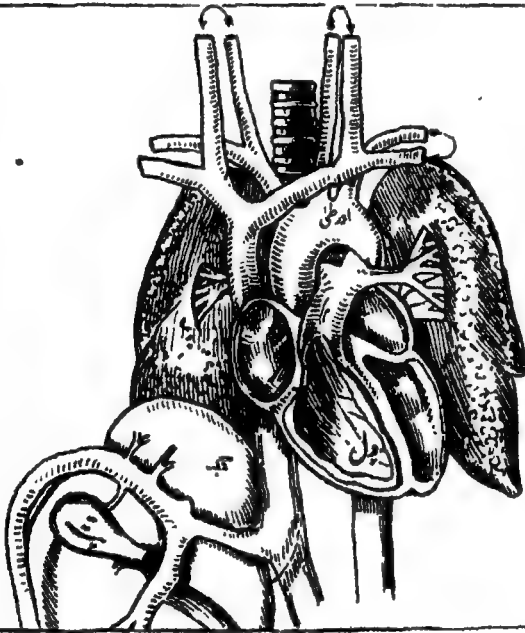
فضلات مثلاً پیشاب، پاخانہ اور جلد کے ذریعے سے حرارت بدنہ خارج ہو جاتی ہے۔ غرض شربت روح افزا دماغ کے مرکز حرارت کے افعال میں موسم گرما کے تباہ کن اثرات سے کسی قسم کا اختلال پیدا ہونے نہیں دیتا، بلکہ مرکز مولد حرارت اور مرکز محرک حرارت کے وظائف میں طبی یکسانیت، ہم آہنگی اور اعتدال قائم رکھتا ہے۔ اس طرح انسان گرمی کی بہت سی مہلک بیماریوں سے یقینی طور پر محفوظ رہتا ہے، کیونکہ اگر پیدائش حرارت اور اخراج حرارت میں تناسب و اعتدال قائم نہیں رہتا تو طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ شربت روح افزا کی یہی تاثیر ہے جس نے اسے طب قدیم کی تمام نئی اور پرانی ایجادات میں خاص اور امتیازی درجہ دے دیا ہے۔ کج ان خوں اور تاثیرات کا کوئی شربت دستیاب نہیں ہو سکتا۔

شربت روح افزا کے جزا موثرہ

شربت روح افزا جو ہمدرد واخانہ دہلی میں ۳۵ سال سے نہایت احتیاط اور حکیمانہ نکتہ آفرینیوں کے ساتھ مخصوص

دل اور دوران خون

شربت روح افزا کی
پہلی خوراک دوران خون
پر اپنا اثر کرتی ہے۔ دوران
خون شربت روح افزا
کے استعمال سے ہمیشہ
صحیح رہتا ہے۔



نگرانی میں تیار ہوتا ہے، اپنے
اجزائے موثرہ کی اہمیت اور
طریق تیاری کی ندرت نیز اپنے
فوائد کے لحاظ سے دنیا کا
بے نظیر اور لاثانی شربت
ہے۔ اس میں انار، سیب
سنترہ، اناس، بہی، فالسہ
آلوچہ اور دوسرے بہترین تازہ
پھلوں کے رسوں کے علاوہ تھنا
نایاب اور بیش قیمت پھول ڈالے
جاتے ہیں۔ یہی پرس نہیں کیا
جاتا بلکہ گلاب، بید مشک، کیوڑہ

اور دوسری قیمتی ادویہ کے نہایت صاف و شفاف عرق تیار کر کے شربت روح افزا میں شامل کیے جاتے ہیں مختلف موسموں میں پیدا ہونے والے پھلوں، پتھروں اور میوؤں کے عرق شربت روح افزا کی ترتیب میں شامل ہیں جن کا ان کے موسم سے تیاری شربت کے زمانے تک طبی اصول پر محفوظ رکھنا ہی ایک عظیم الشان فنی کارنامہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شربت روح افزا میں ایسی عجیب اور نادرا تاثیریں پیدا ہو جاتی ہیں جو طبیعت یا قوت حیات (وائٹل فورس) کو گرمی کی تمام بیماریوں کے خلاف کامیابی سے جگ کرنے کے قابل بنادیتی ہیں

شربت روح افزا کی تیاری

شربت روح افزا کی تیاری میں ایسی خصوصیات برتی جاتی ہیں جو دلی فن و داسازی میں بجائے خود ایک انقلاب ہیں اور جو طب قدیم کے تمام اداروں میں صرف ہمدرد واخانہ دہلی کا حصہ ہیں۔ شربت روح افزا جس مخصوص دیک میں تیار کیا جاتا ہے وہ اپنی ہی وجہ سے اس میں ایک ہی وقت میں تقریباً ایک ہزار بوتلیں ساتی ہیں ہیں دیگر میں مخصوص قسم کے آلات لگے ہوتے ہیں جو ہر وقت شربت کا درجہ حرارت، مقدار، وزن اور اس کا قوام وغیرہ بتاتے رہتے ہیں۔ یہی سائنسی فکر طریقہ تیاری ہے جس شربت روح افزا ہمیشہ کیساں ہوتا ہے۔ اس میں رکھائے گئے دیک میں کے مزے، رنگ، قوام اور خوشبو وغیرہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شربت کی تیاری میں ہمیں خم نہیں ہو جاتی بلکہ

اس کے بعد اسے بغیر نامہ لگائے مشینوں سے صاف کیا جاتا ہے اور مشین ہی سے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے اس کے بعد کپ شول لگانے والی ماڈ بوتلوں پر پبل لگانے والی مشینیں اپنا کام شروع کرتی ہیں اور شربت روح افزا کی بوتل کو ڈھن بٹا کر پیش کر دیتی ہیں۔ یہی وہ خصوصیات ہیں جو شربت روح افزا کو اپنی شان اور اپنے طرز کا واحد شربت ثابت کر چکی ہیں۔ گزشتہ ۳۵ سال میں کوئی شربت، شربت روح افزا کا حریف ثابت نہیں ہوا اور آئندہ بھی اس کا امکان نہیں۔

شربت روح افزا اور گرمی کی بیماریاں

گرمی کے سخت اور روح و اخلاط کو خاستہ کر دینے والے موسم میں بہت سی جہلک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان تمام بیماریوں کے لیے روح افزا سے بہتر کوئی دوا ایجاد نہیں ہوئی مگر عقل مندوں کا مقولہ ہے، ”حفظ صحت کا ایک اونس شفا کے ایک پونڈ کی قیمت رکھتا ہے، اس لیے بہتر کہ گرمی کی بیماریوں میں شربت روح افزا کی شفا بخشوں کے انبار سے پہلے شربت روح افزا کے ذریعے سے ان بیماریوں سے بچنے کا طریقہ بتا دیا جائے۔“

موسمی کر بلا

گرمی اور کر بلا میں ایک معنوی ربط ہے۔ پیاس کی شدت کر بلا کی بھی خصوصیت ہے اور گرمی کی بھی۔ اس موسمی کر بلا سے بچنا اور اپنے متعلقین نیز خاندان کے لوگوں کو بچانا بہتر طریقہ یہ ہے کہ گرمی شروع ہوتے ہی صبح کو نہار منہ شربت روح افزا کا ایک گلاس پی لیا کیجیے۔ ایک اوسط درجے کے گلاس میں چار پانچ تولے شربت روح افزا ڈالنا کافی ہے اگر برف دستیاب ہو سکے تو پانی کو برف سے ٹھنڈا کر لینا چاہیے۔ شربت روح افزا سے تیار کیا ہوا یہ خوب صورت، خوش ذائقہ اور خوش رنگ اور خوشبودار جام دن بھر گرمی کے خراب اثرات محفوظ رکھ لے گا۔ اگر صبح کے ناشے میں ماٹا دودھ پینا ضروری ہو تو دودھ کو شربت روح افزا سے میٹھا کر کے پینا چاہیے۔ زندہ دلاں بچاؤ دہی کی لسی میں شربت روح افزا شامل کر کے پی سکتے ہیں۔ دودھ اور لسی کا ذائقہ شربت روح افزا سے بہت خوش گوار ہو جاتا ہے۔ شام کو جب دن بھر کی مصروفیت کے بعد دل و دماغ اور اعصاب میں ٹھکن محسوس ہو تو شربت روح افزا کا ایک گلاس نوش فرما کر دل و دماغ اور اعصاب میں طاقت و توانی اور قوت و مسرت کی ایک حیات بخش لہر فوراً پیدا کی جاسکتی ہے۔ خود بھی پیجیے اور سفیر حیات کے تمام رفیقوں کو اس کا ایک ایک گلاس پلا کر اپنی زندگی کے چھوٹے، بچھلے باغ کو با دِ صحرے کے حوادث سے بچائیے۔

ہاکی اور ٹینس کے میچ اور شربت روح افزا

ہاکی، ٹینس، فٹ بال، گولف، بیڈمنٹن اور اسی قسم کے ورزش کھیلوں کے بعد جب پسینہ کثرت سے بہنے لگے اور گرمی میں سخت ورزش کے نتائج کی بنا پر دل کی حرکت سست اور کم زور ہو رہی ہو یا ٹھکن، انجمال اور افسردگی کا احساس ہو رہا ہو تو سوڈا وائٹر اور ہر قسم کے مریضوں کے سیالوں اور شربتوں سے قطع نظر کہ شربت روح افزا کا ایک ایک گلاس سہ کھلاڑی کو پی لینا چاہیے۔ شربت روح افزا سوڈا وائٹر میں ڈال کر پیا جائے گا تو سوڈے میں وہ لطف پیدا ہو جائے گا جو اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔

شربت روح افزا اور ماہِ صحت (جستہ)

اگرچہ شربت روح افزا اپنی شان کا بالکل اٹکا شربت ہے اور اس کے فوائد کسی دوسرے شربت یا عرق میں سمجھنے منتقل نہیں ہو سکتے تاہم ہمدرد و خانہ دہلی نے دورِ دراز رہنے والے ان لوگوں کی خاطر جو شربت روح افزا حاصل نہیں کر سکتے اور محصول ڈاک کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتے ایک عجیب غریب عرق ”ماہِ صحت“ ایجاد کیا ہے جس میں انار، انگور، سنترہ، سی، انتاس، فالہ وغیرہ کے تازہ رس بھی شامل ہیں اور صبح اور صغریٰ دماغ دوا میں بھی ڈالی گئی ہیں۔ جو حضرات شربت روح افزا نہ خرید سکیں وہ ماہِ صحت ۲ تولے کو معمولی شکر یا قند کے شربت میں

ماکر صبح وشام شربت روح افزا کے پی سکتے ہیں۔

گرمی کی بیماریاں اور شربت روح افزا کے کثرت
شربت روح افزا گرمی کی مختلف بیماریوں کا بالکل آخری آسان اور بہت
خوش گوار علاج ہے۔ ہمدرد دوا خانہ دہلی نے شربت روح افزا ملک میں
پیش کر کے زبردست اور زندہ جاوید کارنامہ انجام دیا ہے۔ اب گرمی کی موذی اور تکلیف دہ بیماریوں میں شربت روح افزا استعمال کرنے کے نہایت آسان اور
عام فہم طریقے لکھے جاتے ہیں:-

درد

گرمی میں زیادہ تر صفراوی یا دوسری درد منہ کرنا یا صفراوی درد سر میں منہ کا درد اور ہوتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے یا بکاس یا آبی پیس۔ دوسری درد منہ کی کھول
چہرے کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور سر بخاری معلوم ہوتا ہے۔ اس قسم کا درد سر لو لگنے سے بھی ہوا کرتا ہے جو بعض اوقات گرمی میں دماغی کام کرنے کی وجہ سے بھی سر میں درد پھیلے لگتا ہے۔
صفراوی درد سر میں شربت روح افزا ۴۴ تو لے پانی میں یا عرق بید مشک ۵ تو لے پانی میں ڈال کر پلائیں۔ چینی یا پر قل زم کی پھیری لگا دیں یا سہو
مرہم مل دیں۔ شربت روح افزا پہلی ہی خوراک میں صفرا یا پت کو جو غیر طبعی طور پر معدے میں گر کر درد سر پیدا کرتا ہے، روک دیتا ہے اور درد سر دور
ہو جاتا ہے۔ اگر شربت روح افزا نہ ہو تو ماہیت ۲۰ تو لے معمولی شربت میں ملا کر پلائیں۔ درد سر دوسری میں شربت روح افزا ۴۴ تو لے پانی میں ڈال کر پلائیں۔
دماغی کام کرنے سے درد سر مڑا ہو جو اکثر مصنفین، وکیلوں ایڈیٹروں دفتر کے کلرکوں و محنتی طالب علموں کو ہوا کرتا ہے تو درد سر یا ٹھکن کا احساس ہوتے ہی
شربت روح افزا ۵ تو لے برت کے ٹھنڈے پانی میں ڈال کر نوش کریں اس سے فوراً درد اور ٹھکن دور ہو جائے گی اور دماغ تازہ دم ہو کر کام کی طرف لگ جائے گا۔
لو لگنا۔ سن اسٹروک
جب سخت گرمی پڑتی ہے اور شوہر کی تیزی بڑھ جاتی ہے تو ہندوستان کے گرم شہروں میں مٹی جون اور جولاٹی میں
لو لگنے کے حادثے ہوا کرتے ہیں جن مقامات پر گرمی ۱۰۸ سے ۱۲۰ فارن ہیت تک ہوتی ہے وہاں آدمی رات گزرتے
پر بھی لو لگ جایا کرتی ہے۔ لو لگنے پر مریض کے دل پر گرمی کا احساس ہوا کرتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ آتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ نبض کم زور ہو جاتی ہے
سانس تنگ ہو جاتا ہے پھر بے ہوش ہو جاتی ہے۔ لو کے سخت حملے کی صورت میں دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور مریض مرجاتا ہے۔ لو کا کوئی حادثہ ہونے پر فوراً
مریض کو آرام سے لٹا کر سر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور شربت روح افزا ۴۴ تو لے ٹھنڈے پانی میں گھول کر جس قدر جلد ممکن ہو سکے پلائیں۔ اگر کچے آم ملائیں تو ان کو
گرم لاکھ میں دبا کر پانی چھڑیں اور یہ پانی ۵ تو لے لے کر اس میں شربت روح افزا ۴۴ تو لے شامل کر کے پلائیں۔ بخار سرد لگائیں جب پیاس معلوم ہو تو شربت روح افزا
عرق بید مشک میں ملا کر پلائیں شربت روح افزا نہ ہو تو ماہیت ۲۰ تو لے سے ۵ تو لے مہری یا شکر کے شربت میں ملا کر اور ٹھنڈا کر کے پلائیں۔

(سنسٹر نخل خضہ سرد :- عطر خضہ صندل - روغن گل ہوزن)

اختلاج یا دل کی دھڑکن۔ گرمی کی شدت یا لو لگنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ یہی صورت میں طبیعت بے چین ہوتی ہے دل ڈوبتا ہوا معلوم
ہوتا ہے۔ جب دل کی حرکت تیز ہو اور طبیعت پر دشت کے آثار ظاہر ہوں تو فوراً شربت روح افزا ۵ تو لے ٹھنڈے پانی کے ایک گلاس میں ملا کر پلائیں۔
کبری یا گائے کے دودھ میں شربت روح افزا ڈال کر پینے سے دل کی دھڑکن دور ہو جاتی ہے۔ دل سبقل طور پر کم زور ہو تو خمیر و مرادیم ماشے یا
خمیرہ زہر مہرہ ماشے کھلا کر اوپر سے شربت روح افزا ۴۴ تو لے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پلائیں۔

پیاس کی زیادتی۔ پیاس بڑا حساس کا نام ہے جو سرد تر چیز کی طلب کو ظاہر کرتا ہے جب پانی کی مقدار خون میں کم ہو جاتی ہے تو پیاس معلوم ہوتی ہے
گرمی میں پیاس بہت لگتی ہے۔ پیاس کے وقت اگر عمدہ پانی دستیاب نہ ہو اور خراب پانی پینے میں آجائے جیسا کہ ریل اور پیل گاڑیوں کے سفر میں ہوا کرتا ہے تو
خطرناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آدمی ہر وقت گھر پر نہیں رہتا اور جب سفر میں ہوتا ہے تو جگہ جگہ کا پانی پینا پڑتا ہے جس کے اچھا ہونے کی کوئی ضمانت نہیں
ہوتی اس قسم کا پانی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ اس لیے گرمی میں خاص طور پر اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ پیاس کم لگے۔ گرمی میں کبھی معدہ، جگر اور
گردوں کا فرج گرم ہو جانے کی وجہ سے بار بار پیاس لگتی ہے مگر پانی پینے سے تسکین نہیں ہوتی۔ پانی پیتے پیتے پیٹ پھول جاتا ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے بھی
پیاس بڑھ جاتی ہے۔ علاج گرمی کے موسم میں پیاس کی شدت سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ صبح کو دن چڑھنے سے پہلے ۵ تو لے شربت روح افزا
ٹھنڈے پانی یا دودھ یا دہی کی لسی میں ڈال کر پی لیں۔ اس ترکیب سے جگر، معدہ اور گردوں پر اتنا اچھا اثر پڑتا ہے کہ دن بھر پیاس کی شدت نہیں ہوتی۔ جلد اور پسینے
کی گلیٹیوں (خود عرق ہونے کی گلیٹیوں) کا فضل بھی باقاعدہ رہتا ہے اور پسینہ ضرورت سے زیادہ خارج نہیں ہوتا۔ سخت گرمی کے وقت بھی طبیعت کام کرنے

پر حاضر رہتی ہو پیاس کی شدت کے مریضوں کو شربت روح افزا تو لے نہایت ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پلائیں۔ پہلے ہی گلاس میں پیاس کو سکون ہو جاتا ہو شربت ہو تو ایک گھنٹے بعد دوسرے گلاس پلائیں۔ ذیابیطس کے مریضوں کو پیاس کی زیادتی میں دو لابی ایک قرص کھلا کر اوپر سے شربت روح افزا تو لے دیکھا چھ۔ مئی ۱۵۱ تو لے میں ملا کر پلائیں۔ اس سے اہل مرض کا بھی قلع قمع ہو جائے گا اور پیاس بھی دور ہو جائے گی۔ تین چار ہفتے مسلسل یہ عمل کریں شربت روح افزا موجود نہ ہونے کی صورت میں ماہِ الصفت ۲۰ تو لے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تے اور متلی۔ گرمی میں جگر کے فعل کی خرابی کے باعث صفرا غیر معمولی طور پر معدے میں گر کر پیاس، تڑا دستی وغیرہ کی شکایتیں پیدا کر دیتا جو ایسی صحت میں شربت روح افزا تو لے پانی میں گھول کر کھوڑا کھوڑا پلائیں یا شربت روح افزا تو لے عرق پودینہ تو لے یا عرق گلاب تو لے میں ڈال کر پیئیں اور ذرا سا شربت روح افزا بار بار چاٹتے رہیں۔ جی چاہے تو سوڈا واٹر میں شربت روح افزا شامل کر کے پیئیں جہاز، ریل اور ہیل گاڑی وغیرہ میں بیٹھے ہو جو ڈرائنگ لگتی ہو اس میں بھی شربت روح افزا نہایت مفید ہو۔ دو تو لے شربت پانی یا سوڈا واٹر میں ڈال کر پلائیں۔ حاملہ عورتوں کی قیوس بھی شربت روح افزا تریاق ثابت ہوا ہے۔ ذرا سا شربت چٹائیں یا پودینے کے عرق میں ۲ تو لے شربت روح افزا ڈال کر نوش کریں گرمی کے تمام بیماریوں میں قے، پیاس، درد سر اور نیند نہ آنے کی غرض سے شربت روح افزا اسی طرح استعمال کریں۔

بھوک بند ہو جانا۔ گرمی کی شدت میں اکثر بھوک بند ہو جاتی ہے یا کچھ لگتی ہے۔ ایسی صورت میں صبح سویرے نہار منہ ۴ تو لے شربت روح افزا پانی یا دو میں ڈال کر پیئیں اور دوپہر تک کچھ نہ کھائیں۔ کھانے کے وقت معدے میں بھوک کا احساس ہونے لگے گا اور حسبِ معمول خوب غذا کھا لی جائے گی۔

ناگہانی بے ہوشی۔ بعض اوقات گرمی میں جمع میں بیٹھے یا ریل اور سڑک پر چلتے چلتے آدمی بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ یہ قسم کی بے ہوشی میں شربت روح افزا ۴ تو لے ٹھنڈے پانی میں ملا کر کھوڑا کھوڑا بے ہوش آدمی کو پلائیں۔ بڑی سکی تو چھپے سے حلق میں تاریں اگر مل سکیں تو عرق بیہوشک تو لے عرق کیڑہ تو لے بھی شامل کر دیں۔

صفراوی یا پت کے دست

گرمی کے موسم اور گرم مقامات پر غذا کی خرابی سے اکثر صفراوی یا پت کے دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے بچوں کے ہاں قسم کے دستوں سے تو بیٹھے کا شبہ ہو جاتا ہے۔ دست شروع ہونے ہی جیسے آدمی کو ۴ تو لے شربت روح افزا عرق گلاب ۱۰ تو لے یا عرق پودینہ ۱۲ تو لے یا صرف پانی میں ڈال کر پلائیں۔ جب پیاس معلوم ہو تو سوڈا واٹر میں شربت روح افزا ڈال کر پلائیں۔ بچوں کو شربت روح افزا ۱۰ تو لے یا ۲ تو لے عرق گلاب ۴ تو لے میں ملا کر دیں۔ سبز رنگ کے دست ہوں تو اسی شربت میں ذرا سا نارجل دریا پانی اور زہرہ بھی گھس دیں۔

بے خوابی یا نیند نہ آنا۔ گرمی میں جگر کی خرابی قبض یا بھنی کی وجہ سے یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ نیند بالکل نہیں آتی یا کم آتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو بھی نیند نہ آنے کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ یہی صورت پیش آنے پر شام کا کھانا سونے سے چار گھنٹے پہلے کھا لیا کریں اور رات کو سوتے وقت ۴ تو لے شربت روح افزا ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پی لیا کریں۔ اس سے اکثر پہلے ہی دن نہایت گہری اور آرام کی نیند آ جاتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو یا رمل میں نیند نہ آنے تو وہ بھی شربت روح افزا اسی ترکیب سے استعمال کر سکتی ہیں۔ سر میں تیل ڈالنے کی عادت ہو تو معمولی یا زاری تیلوں کی جگہ روغن بے نظیر اچھی طرح سر میں مل لیا کریں۔

طبیعت کا گر گر کر رہنا گرمیوں میں دل کی حرکت کم زور ہو جاتی ہے۔ اس لیے اکثر طبیعت افسردہ اور گرمی گرمی رہتی ہے۔ شربت روح افزا اگر ذرا دو لابی خون پر نہایت اچھا اثر ڈالتا ہے۔ اس کے استعمال سے طبیعت نشاط اور خوش ہو جاتی ہے جس وقت طبیعت گرمی گرمی ہو تو شربت روح افزا تو لے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پی لیں۔ صبح و شام عادتاً شربت روح افزا پیئے رہیں تو یہ شکایت پیدا ہی نہ ہوگی۔

چڑچڑاہٹ گرمیوں کے دن بہت بڑے ہوتے ہیں موسم کی گرمی کے باعث جسم میں حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ فضا اور ماحول بھی گرم ہوتا ہے۔ ان وجہ سے اکثر دماغی کام کرنے والوں کے مزاج میں جن میں ایڈیٹروں سے لے کر دفاتروں کے کلرک سب شامل ہیں۔ چڑچڑاہٹ پیدا ہو جاتا ہے۔ ذرا دسی بات پر غصہ آتا ہے اور معمولی معمولی اسباب پر وہ بیوی بچوں اور ملازموں پر خشکی کا اظہار کرتے ہیں حقیقت میں یہ دل اور بھصاب کی کم زوری کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس دل چسپ مرض میں جب بیوی اپنے شوہر کا انتظار خوف و ہراس کے۔ اتھک کیا کرتی ہے اور بچے شفیق باپ کے گھر میں قدم رکھتے ہی خاموش ہو جاتے ہیں۔ شربت روح افزا نہایت مفید ہوتا ہے۔ ۴ تو لے شربت روح افزا برف کے ٹھنڈے میں ڈال کر آتش مزاج کو سرد کیا پکڑ دینا چاہیے جلد یہ چڑچڑاہٹ اور غصے کی عادت دور ہو جائے گی۔

نکسیر۔ گرمی کے موسم میں گرمی اور خشکی کے باعث کھینچ پھینچنے لگتی ہوا اور سیرول خون ضائع ہو جاتا ہے جن لوگوں کو یہ شکایت ہو انہیں روزانہ صبح کو شربت روح افزا ۴ تولے پانی یا عرق شاہترہ میں ڈال کر پی لینا چاہیے۔

صفروں یا پست کا بخار۔ یہ شدید قسم کا لیریا ہے بخار جو عرق بھی اسی کی ایک خطرناک قسم ہو جس میں بخار بہت تیز ہوتا ہے۔

علاج۔ پہلے ہی دن شربت روح افزا ۴ تولے عرق کاسنی یا عرق شاہترہ میں سے کسی میں ملا کر ملائیں اور روزانہ تین دن تک صبح و شام پلاتے ہیں اس سے بخار خفصا کا نظام درست اور باقاعدہ ہو جائے گا اور تیس دن بخار راجہ جائے گا اگر بخار نہ اترے تو پھر چار دن بھی شربت روح افزا ۴ تولے پر پلاتے رہیں۔ ساتویں دن شام کو قہقہہ ملے گا کھلائیں صبح کو دو تین اجا تیں اگر طبیعت درست ہو جائے گی بخار خفصا کا لکڑا وغیرہ کی ترکاری کھلائیں یا آتش جو پلا تیں۔

مختلف قسم کی پارٹیاں اور شربت روح افزا۔ موسم گرمی کی کوئی پارٹی جس میں شربت روح افزا نہ ہو کیف و سرور اور صحت و شادمانی کے لحاظ سے کام یاب نہیں ہو سکتی جن پارٹیوں میں شربت روح افزا سے تیار کیا ہوا مشروب رنگ کاسنی یا سفید پوری گلاسوں میں چمک رہا ہو وہ نتیجے کے لحاظ سے نفع کا کام یاب بھی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی پارٹی شربت روح افزا سے محروم رہنا نہیں چاہتی۔

شربت روح افزا کا آتش کریم۔ بعض جدت پسند حضرات گائے کے نمہ دودھ اور بالائی میں شربت روح افزا شامل کر کے آتش کریم بنا کر نوش کرتے ہیں۔ اس طریقے سے تیار کی ہوئی آتش کریم نہایت خوش ذائقہ خوش رنگ اور فریخ ہوتی ہے صاحبان ذوق اسے بے حد پسند کرتے ہیں۔

شربت روح افزا پورھوں، جوانوں، عورتوں، بچوں، سرمایہ داروں، مزدوروں، ہندوؤں، مسلمانوں، پارسیوں عیسائیوں، مولویوں، پنڈتوں، غرض ہر مذہب کے ہر عمر کے افراد کے لیے گرمی کا بہترین طبی اور سائنسی فک تحفہ ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش قطعاً دانشمندی اور دور بینی ہے۔ اس میں کوئی ناجائز چیز شامل نہیں ہے۔

شربت روح افزا کی قیمت اور خاص رعایتی اعلان

شربت روح افزا کی قیمت اس کے فائدے کے لحاظ سے پہلے ہی کم لگتی گئی ہے ایک روپیہ چار آنے فی بوتل میں اس قسم کی خوشیوں والا شربت کسی طرح بھی منہگا نہیں ہے پھر بھی زیادہ تعداد میں بوتلیں خریدنے والوں کے لیے خاص رعایت کر دی گئی ہے۔ چنانچہ تین بوتلوں سے پانچ بوتلوں تک خریدنے والوں کے لیے ارنی بوتل کی رعایت کی جاتی ہے اور چھ بوتلوں سے گیارہ بوتلیں تک کے خریدار کو ۶ پیسے فی بوتل کی اور ایک درجن یا اس سے زیادہ بوتلوں کے خریدار کو ۲ روپیہ کی کمی قیمت میں کر دی جاتی ہے + طبیعوں، عطاردوں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کو ۲۰ روپیہ کمیشن دیا جاتا ہے۔

دہلی سے باہر کے شائقین کو چاہیے کہ وہ ریلوے کے ذریعے سے شربت کا پارسل منگائیں۔ ڈاک سے پارسل منگولنے میں خرچ زیادہ آتا ہے۔ دو دو تین تین خریدار مل کر اگر شربت منگائیں تو ریلوے کے محسول میں بھی کمی ہو جاتی ہے اور اعلان کے مطابق وہ رعایت کے حقدار بھی زیادہ ہوتے ہیں + ریلوے پارسل منگالنے والے صاحب اپنے اسٹیشن کا نام مع لائن صاف صاف لکھیں +

دواؤں کی قیمتیں

جن دواؤں کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے ان کی قیمتیں ناظرین کی سہولت کے لیے نیچے لکھی جاتی ہیں +

نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت
خمیر زہر مہرہ	۱ تولہ	۸	زہر مہرہ معمولی	۱ تولہ	۴	عرق شاہترہ	۱ بوتل	۴	قرص ملین	۱ درجن	۱۰
خمیر مرادید	۱ تولہ	۴	شربت روح افزا	۱ بوتل	۴	عرق کاسنی	۱ بوتل	۳	قل زم	۱ شیشی	۸
دہلانی ایک شیشی	۳۴ خوراک	۴	عرق بید مشک	۱ بوتل	۱۳	عرق کیوڑہ	۱ بوتل	۱۴	مار لہنت	۱ بوتل	۸
روغن بے نظیر	۱ شیشی	۱۲	عرق پودینہ	۱ بوتل	۴	عرق گلاب	۱ بوتل	۱۲	ہمدرد مرہم	۱ تولہ	۸

تارکاتہ "ہمدرد" دہلی

ہمدرد دواخانہ دہلی

قائم شدہ ۱۹۶۱ء

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے۔ جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کھلانے کی سستی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اس میں قوت عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصروف میں نہ لگائے۔ طب کو نانی کی دنیا میں ایک عنصر دراز ہے۔ جمود چھایا ہوا تھا۔ جانوس اور جو کھسی سسینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے رستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابرحائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی، اللہ تم کی پیدا کیے ہوئے معدنیات کے ہر طرف نابارگے تھے، اور اللہ کی بخشش ہوئے نباتات کے خود رو گلزاروں سے ملک کی زمین پہلارہی تھی، لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عسلی نے

Hamdard-i-Sehat ", Delhi.

65

" ہمدرد صحت " دہلی

April 1941.

OUR TUBERCULOSIS NUMBER

اپریل ۱۹۴۱ء

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaidis will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease of their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopaedia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issue, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Pages Over 330

Postage
will be
paid by
addressee

BUSINESS REPLY CARD

Delhi G.P.O.
Permit No. 128

No postage
stamp
necessary
if posted
in India.

یہاں ٹیکہ لگانے کی
ضرورت نہیں

Price :

SPECIAL EDITION

As. 12.

ORDINARY EDITION

As. 8.

POSTAGE ANNA ON.

Manager.

HAMDARD-I-SEHA

DELHI.

منیجر - ہمدرد دواخانہ - دہلی

To

THE MANAGER,

Hamdard Dawakhana,

DELHI.

قدیم و جدید اوصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے ہیں یا نہیں اس کی اطلاع دینی ہے تو جتنی دوا عام دوا سازوں کی توجہ سے لے لی جائے اور پڑا اثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی گئیں جس کی وجہ سے طب کو نانی روز بروز نام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے خاک کا گچ بننے لگے دوائیں پیدا ہوں اور پھر دوا خانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابل اعتبار اور عمدہ دوائیں پیدا کرے۔ نئی نئی دواؤں کے متعلق تجویز اور تحقیقاتیں کرے۔ ہرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہ سے دوا سازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب سے تیار کرے کہ

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے۔ جو دو اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کھلانے کی ستم نہیں کر جب تک کہ اس میں قوت عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصروف میں نہ لگائے۔ طب کو انسانی دنیا میں ایک عرصہ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا جانیوس اور توسکل سسینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرورت تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا برصاٹ تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے چری تھی، اللہ تعالیٰ پیدا کیے ہوئے معنیات کے ہر طرف ناریں لگے تھے، اور اللہ کی بخشش ہوئے نباتات کے خود رو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی، لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم نے خود یہ سمجھ لیا کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہے اور ہمارے اسلاف کی تحقیقات جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا جھٹہ ہیں، یونینان کے ساتھ چسے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری طبع غافل اور بے عمل تھے۔ انھوں نے نہ بڑھاپا کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالبوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر جمے اور ہونے اور چرک و شربت کے خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں عسکر و حکمت کے نام سے جو چیزیں جہاں سے ملی انھوں نے لے لی اور جہان نگیں بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چینی شروع کر دیں ہمیں یہ چیزیں اپنی صورتوں میں اپنی کمزوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہوا یا ناخوش آیند حقیقتیں بہر حال تحقیق ہی سہی اور دنیا کے طب کی تاریخ صرف ہر سبب بدل نہیں جاسکتی کہ ہر تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جسے ہماری غفلت اور ہمارے جمود کی بدولت ہی ہوتی ہے دنیا نے جانیوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہو کر جہاں جانیوس اور اسکلو اسے چھوڑ گئے تھے۔ کارروان طب آہستہ آہستہ جس کاررواں کی ہمت افراسہاؤں میں قدم بڑھا تا جی جلا جا رہا ہو اور اب وہ مقامات پہنچے رہ گئے ہیں کہ جہاں تو علی سینا اور رازی نے اس قافلے کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دورا ہے پہنچ کر اس نے کعبے کی جائے ترسان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہر صورت دہر حال آگے بڑھ رہا ہو اور اب اگر ہم جائیں اور اس قافلے کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک توجہ دینا پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہو۔

ہمدرد و احسان

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کارروان طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بندی پر پھینکا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے۔ یہی وہ مع حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیا طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی شیخ الملک حکیم حافظ محمد جمل حاکم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہید فن ہمدرد و خلائق حکیم حافظ عبد المجید صاحب کی۔ شیخ الملک نے اپنی تمام توجہ ملکوں کو اپنا چاہنے کی اپنی تمام عمر عرب و ہند کے طبیہ کالج کے قیام و استحکام پر صرف کر دی اور شہید فن نے ہمدرد و خانہ کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبانِ فن کے لیے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں انھیں طب قدیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور توقف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پیمانے پر ایک ایسے ذوالفہم کی ترقی کر جہاں بہترین قدم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر تھی کہ طب کے بے توجہی اور عام دوا سازوں کی بیخوشی نے ابھی خالص اور پڑا اثر دوا میں باز آدوں میں تاحید کر دی تھیں جس کی وجہ سے طب کو انسانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد و خانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابل اعتبار دار و علمہ دوائیں تیار کرے نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربہ اور تحقیقاتیں کرے۔ ایرانی اور آرموڈ دواؤں کے مرکب جدید طریقہ سے دوا سازی کے مطابق ایسی ضرورت اور ایسے اسلوب تیار کرے کہ

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے۔ جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کھلانے کی سبقت نہیں ہو جب تک کہ اس میں قوت عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح منصوبہ میں نہ لگائے۔ طبیب کو انسانی دنیا میں ایک عرصہ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا جالیئوس اور بوکسل سسینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے رستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابرحائل قدامتہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی، انہی کی پیدا کیے ہوئے معدنیات کے ہر طرف نابارگے تھے، اور انہی کی بخشنے ہوئے نباتات کے خود رو گلزاروں سے ملک کی زمین اہلبار ہی تھی، لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے غسی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم نہ خود یہ سمجھ سکتے تھے کہ ہمیں عرفان کامل حاصل ہو چکا ہے اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں، اطمینان کے ساتھ بچے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری بنی غافل اور بے غسی تھے۔ انھوں نے نہ بقاء کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالیئوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خردانوں پر حملہ آور ہوئے اور جرأت و شہادت کے نہ خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں عسکرم و مکت کے نام سے جو چیز جہاں سے ملی انھوں نے لے لی اور چھان بینیں کیا، دونوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چھنی شروع کر دیں، ہمیں یہ چیزیں اپنی محسوس ہوں یا ہر ہی میں اپنی کم زوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہوا یا ناخوش آئند حقیقتیں بہر حال حقیقتیں ہی رہیں اور دنیا کے طب کی تاریخ صرف اس سبب بدلی نہیں جاسکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جنہیں ہماری غفلت اور ہمارا جمود کو بڑھادی ہوئی ہے۔ دنیا نے جالیئوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہو کر جہاں جالیئوس اور اسطو اسے چھوڑ گئے تھے۔ کاروان طب آہستہ آہستہ جس کارروائی کی ہمت افراد صدوں میں قدم بڑھاتا ہیں جلا جارا باجو اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بوملی سینا اور رازی نے اس خانے کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دور راہ پر پہنچ کر اس نے کہنے کی بجائے ترسانان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہر صورت وہ بہر حال آگے بڑھ رہا ہو اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلہ کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک توجہ دے کر جانا ہی پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہو۔

ہمدرد و دوا خانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروان طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس ہمدی پر پہنچنا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے۔ یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیا طب کی دو غلط ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی شیخ الملک حکیم حافظ محمد جس حال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالحمد صاحب کی۔ شیخ الملک نے اپنی تمام توجہ ملکوں کہنا جائیے کہ اپنی تمام عمر عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام و استحکام پر صرف کر دی اور شہید فن نے ہمدرد دوا خانہ کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبان فن کے لیے کوئی ایسی درسگاہ ہو جو نہ صرف جہاں انھیں طبیہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پائے پر ایک ایسے دوا خانے کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر تھی کہ اہل ہند کی بے توجہی اور عام دوا سازوں کی بے خبری نے ابھی خالص اور پڑا اثر دوائیں بنانے میں ہمیں ناہید کر دی تھیں جس کی وجہ سے طب کو انسانی روز بروز بے نام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دوا خانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابل اعتبار اور عمدہ دوائیں پکڑ کر لے۔ نئی نئی دواؤں کے متحقق تجربہ اور تحقیقاتیں کرے۔ چرائی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہ سے دوا سازی کے مطابق ایسی صورت اور لیے اسلوب تیار کرے کہ

دو ترقی یافتہ دنیا کے سٹے قابل قبول ہوں اور شبہ قدیم کے لیے باعث فخر و ناز مسیح الملک نے اپنی تمام کوششوں سے طب یونانی کے بھرپور مدد میں نوبل پھوس کی اور حکیم عبد الحمید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر ترکوٹ کوٹ کر بھر دیا۔
آج جس طرح طب کا کالج کے تعلق کا نام آئے ہی کسی حکیم کے تعلق یہ یقین ہو جاتا ہو کہ وہ طب قدیم کے علاوہ طب جدید کا بھی ماہر ہو
اسی طرح دواؤں کے معاملے میں بھرپور دواخانہ کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہو کہ وہ دوا صبح الکرکب، خالص اور قوی المانر ہوگی بھرپور دواخانے کی دواؤں کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہو کہ وہ دوا صبح الکرکب، خالص اور قوی المانر ہوگی۔

بھرپور دواخانے کے بعض حالات

بھرپور دواخانہ کا قیام ۱۹۳۹ء میں ہل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے پونیس سال پورے کر کے پینیسویس میں قدم رکھ چکا ہے
دواخانے کی انتہائی نجیبی جی کو دست چلنے سے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کے لیے محو دم کر دیا لیکن آج یہ صبح ہو کہ خدا بن منت
کی موت و حقیقت کی سیات جادید ہو کر تی تو بلا اندیشہ تردید کہا جاسکتا ہو کہ گو حکیم حافظ عبد الحمید صاحب آج اپنے پیکر خاک کی میں میں ہو جو
نہیں ہیں لیکن ان کی روح اس دواخانے پر طاری و ساری ہے جس نے فیضان تربیت نے اسے فرزند اکبر بنی حکیم حاجی مولوی عبد الحمید صاحب کے ہر وہ
تمام میں منت کر دین کہ حکیم صاحب جو ہم میں تھے اور بلا کسی شبہ کے کہا جاسکتا ہو کہ پرائے حکیم صاحب اب سر نو جوان ہو کر اس دواخانے کی
نگرانی فرما رہے ہیں۔ وہی دور قوم، وہی ذوق خدمت اور وہی صدق و خلوص جو ہم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں ہمیں اس نوجوان دل کے
اند بھی نظر آ رہی ہیں اور اس وقت تک حکیم صاحب جو ہم کی خصوصیتیں دواخانے کے ہر شعبے پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کبھی جسیج
بھی صبح نہیں ہو کہ حکیم عبد الحمید صاحب ہم سے رخصت ہو گئے۔ ”بھرپور دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روز افزوں ترقی کر رہا ہو
اور ہمیں خدائی نانت سے یقین واقع ہو کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی سن سنبل پر پہنچ جائے گا کہ جہاں اسے پہنچنے کی اس کے بانی کو
تمنا تھی۔

دواخانے سے ہماری توقعات

”بھرپور دواخانے کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبد الحمید صاحب ہیں۔ آپ کی ذات گرامی جن ہسانی غویوں سے شعلے
انہیں دیکھ کر اس دواخانے کے تھیں کا نذرہ لگا یا جاسکتا ہو۔ آپ ماشاء اللہ ایک بہت ہی صمیمی اور نڈر دست انسان ہیں اور مسلسل پندرہ
گھنٹے روزانہ کام کرے بھی ہمیشہ خوش اور شاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور عظمت کا سب سے بڑا ثبوت ان کی سلسلہ ہزار جی
کے فیصلے سے مل جاتا ہو۔ حد سے زیادہ طبع، حد سے زیادہ نیک اور صمیمی منوں میں صالح انسان ہیں اور ان غویوں کے شمار علم و عقل سلیم نے ہر
انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کر دیا ہو مگر وہی سے آپ کی طبیعت کو طب و رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپ نے دواخانے کے کاموں میں دل چسپی
یعنی تہذیب کر دی تھی یہی وجہ ہو کہ دواخانے کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہو کہ جس کے کام سے وہ پورے واقف نہ ہوں۔ بلکہ غالب یہ کہنا بھی باطل
صحیح ہو کہ دواخانے میں صرف ہمیں کی ایک ہی شخصیت ہو کہ جو ہر کام میں ماہر ہو۔ دواخانے میں ان کی موجودگی ماہرین فن کے لیے ہو کہ جو دیانتدار ہیں اور
عزت سے اپنا کام کرتے ہوں موجب ہمت افزائی ہوتی ہو اور غرضت جی حیرانوں یہ کام کو ایک صحت بھلا کر دیکھنا مانے والوں کی وال نہیں گھٹنے پانی۔
ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی، ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دواخانے میں خواب اور کم قیمت
دواؤں کی خرید و دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے چیز کی آمیزش اور شوش کی دواؤں کے وزن تک نہ کسی تہی اپنے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کسی کام
کرنے والے کے دل میں نہیں آسکتا۔ دوا سازی کا فن جس حد تک وسیل ہو کر ہو گیا تھا اب اس دواخانے کی کوششوں کی بدولت ہی قدر باعزت
اور قابل اعتبار ہو جاتا ہو اور ہمیں امید ہو کہ وہ زمانہ اب دور نہیں ہو کہ جب ہم فتنے کے شاعر ادبی کر کے دنیا سے جدید کہ یہ بتائیں کہ طب قدیم
کی دوا سازی پر جڑ بھڑکونی کسی چیز نہیں ہو کہ جسے ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے اور یورپ اگر اپنے نسبت سے کارخانہ بنائے
دوا سازی پر ناز کرنا تو تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانے پر فخر کر سکتا ہو۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانے کے ذکر میں انتظامات کا عنوان دیکھ کر ممکن ہو کہ بعض مغرب زدہ مہاکے لبوں پر تعجرات آمیز تہنہ

نودار ہو جائے لیکن یہ سب تب جہاں تشریف لا کر اس دواخانے کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسم نمودار نہیں ہوتا اور وہ اکثر منہ کھولے ہوئے رہ جاتے ہیں۔

”ہمدرد“ دواخانے کا کاروبار بھگتہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانے پر جاری ہو رہی تھی نظام میں شعبوں پر مشتمل ہو۔ دواخانہ کا ایک بڑا حصہ مقامی خریداریوں کی ضرورتیں مٹانے کے لیے مخصوص ہو جسے دوسرے الفاظ میں ”ڈپان“ کہنا زیادہ سوزوں ہو گا۔ جس دکان کی دست کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرنے کے بعد ہو جائے گا کہ جس افراد کا عرصہ صرف اس دکان سے متعلق ہو اور زیادہ صبح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کر کے ہو گا جو اس دکان سے دوائیں خریدتے ہیں۔ ایسے مقامی خریداریوں کی تعداد کہ جنہوں نے گزشتہ سال اس دکان سے دوا خریدا ۶۷۴۷۵۵ تھی۔

دواخانے کا دو سہ حصہ اس کے لیے چوتھے گودام میں ایک گودام میں صرف دواؤں رہتی ہیں اور جس کا نام گودام مفردات ہے۔ ایک بہت ہی طویل و عریض عمارت ہے اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں۔ اس عمارت کا ایک انصر ہے جس کے فرایض میں یہ بات قابل ذکر کہ ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتاً فوقتاً ہر نالی برباد اور بے اثر دوا کو میجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا ہے اور جو دوا خیرہ ہی جاتی اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کر لے کہ وہ تاریخہ عمدہ اور صحیح الاثر ہو اور اس کے بعد اسے پہلی طرح صاف کر کے مناسب مقام پر رکھوا دے۔

(۲) گودام تمکبات اس گودام میں تمام مرکب دواؤں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہے جسولت کار کی فہم سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ایک حصے میں صرف عقیات اور شربت ہیں۔ دوسرے میں گھنڈ اور مرتبہ تبت تہسہ میں خیرے اور عتوڑی مقدار والی بخونیں پوتھے میں اطریش اور اکثر مقدار والی بخونیں اور پانچویں میں سفوف گولیاں اور مرہم و عیرہ ہیں گودام میں ہمدرد آدمی کا دیکھنے میں اور ایک ہوشیار اور تجربہ کار انسہ کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور عمدہ دوا سازہ قسم کے مرکبات تیار کیا کرتے ہیں اور ان کی حقیقت دواخانے کا ہے۔ شہید کہ جس نے ہمدرد دواخانہ کی کسی لازوال شہرت قائم کر دی ہے کوئی ایسا مرکب کہ جس کی تیاری میں ذرا سی بھی خرابی واقع ہو سکتی ہو مگر ان انسہ کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا اور جب تک وہ پورے طور پر مطمئن نہ ہو گودام کے اندر داخل نہیں پاسکتا۔

(۳) گودام شاک اس گودام میں صرف بوتلیں خالی ہیں اور یا رسل جیسے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں اور تمام چیزیں اس قدر کافی مقدار میں ہوتا رکھی پڑتی ہیں کہ نصف ان چیزوں کے لیے عمارت کا ایک کافی بڑا حصہ مخصوص ہو گیا ہے۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانے سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفاتر ہیں۔ ایک تو ہمدرد دواخانہ کا دفتر ہے جس کا تمام متعلق ہر دوا کی فرمائشوں کی بہرہ رسانی اور دواخانہ کے قبضہ کے دوسرے کاروبار سے ہے۔ اس دفتر میں ہندو آملی کام کرتے ہیں دوسرا دفتر سالہ ہمدرد چھت کا ہے جو ہمارا اس دواخانہ سے شائع ہوا کرتا ہے اور جس کے متعلق بلا اندیشہ تردید کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت اردو کے نئی نئی رسائل میں نئی نظیر آپ ہی ہمدرد و صنعت کی ادارت کے فرائض کچھ حاجی علی محمد صاحب نے خود اپنے دتے لے رکھے ہیں تیسرا دفتر مجلس تشخص قونر ہے جو چار بہت ہی تجربہ کار و فاضل طبیبوں اور ایک جید پیشہ ور۔ اس مجلس تشخص کی صدارت بھی کچھ عہدہ علیہ صاحب ہی سے متعلق ہے۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہے جو ہر دوا کی حالت سے اپنا حال لکھ کر بھیجتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوض کرنے کے بعد مجلس تشخص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخص کر کے مناسب اور مفید نسخے ان کے لیے تجویز کر دیا کرتی ہے۔

انتظامات کے اس محفل اور مختصر ہی سے ذکر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دواؤں میں ہونا کرنے کے متعلق کس قدر سعی و کوشش کرتا ہے۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفردات یا مرکب ہیں دواخانے سے ملتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کے علاوہ سے ملحوظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فراہم دواخانے کو حاصل ہو کہ ہندوستان کے شہر شہر ملے۔ نیز فراہم اور ہمارا جگان نہیں دھڑکے وہ بیہ ہں دواخانے پر قابل اعتماد رکھتے ہیں۔

۱۹۳۱ء میں بنگلہ دہلی میں سلطنت ہمارا بہ سرکشیں پر شاد صاحب بہادر جی سی آئی۔ کی سابق صدر اعظم دولت احمد حیدر آباد دکن نے بھی اس دواخانے کا معائنہ فرمایا تھا اور ہمیں فخر ہو کہ بڑی بچی منسی نے دواخانے کی کوششوں کو پسند فرما کر انجیل و ہمدرد دواخانے کی حمایت فرمایا تھا۔

”ہمدرد انسٹی ٹیوشن“

”ہمدرد دواخانہ کی دواؤں نے دنیا نے دوا سازی میں ایک معیار اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا جو ماہرین فن کی نظروں میں اب انکی دواؤں کی حیثیت ایک معیار بنی حیثیت ہو۔ اس دواخانے نے گزشتہ پینتیس سال میں فن دوا سازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں جن کی بدولت ہندوستانی دوا سازی میں اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کر گئی جاتی ہو اور یہ ایک ایسی خدمت ہے کہ جو ہندوستان کے اندر طب یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ ہمدرد دواخانہ دوا سازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا جو اطراف ملک میں پھیل کر فن طب کی خدمات انجام دے رہی ہیں اس لیے اب یہ محض ایک دواخانہ نہیں بلکہ دوا سازی کا ایک بہت ہی عمدہ انسٹی ٹیوشن جو نہایت خاموشی کے ساتھ فن طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہو۔

ہمدرد دواخانے کے متعلق یہ کہنا غائب مبالغے میں دایں نہ ہوگا کہ فن طب اور فن دوا سازی کی یہی طویل القدر اور ہم خدمات اس نے انجام دی ہیں ان کی نظیر شکل ہی سے مل سکے گی۔ بالخصوص اس لیے کہ یہاں دواؤں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ دوا سازی بھی تیار کیے جاتے ہیں اور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر کیا رباب علم اور ہمدردان ملک سے یہ توقع کرنی مناسب نہیں ہو کہ وہ تاحدا مکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ماتہ بنائیں۔

”جمیۃ حاسدان و نقالان“

خدا شترے برانگیز دک خیر ما دران باشد

اس سلسلے میں ہم اپنے معزز ناظرین سے ”جمیۃ حاسدان و نقالان“ کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے یہ کلیہ ہو کہ دنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ ملک و فن کی کسی ہی پیش یا خدمات انجام دیتا ہو، بقول سعدی ”مکل است سعدی و در چشم دشمنان خارست“ کا مصداق ہو۔ چنانچہ ایک جمیۃ گو وہ کتنی ہی ناقابل اعتنا ہو اس کی مخالفت کے لیے دہلی میں قائم ہوا جس کو ہمدرد کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس کا پروگرام یہ ہو کہ ہمدرد دواخانے کے خلاف جہاں تک اس سے ہو سکے پروکندہ کرے اور دواخانے کی ہر چیز کی نقیض کر کے پبلک کو دھوکہ دے کہ فائدہ حاصل کرے لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے اس کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کرے لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں، زوق اور حقیقت شناس نظریں دودھ اور پانی علیحدہ کر ہی لیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہمیشہ دواخانے کے شامل حال رہا ہو۔ اس لیے جس قدر اس کی مخالفت کی جاتی ہے اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانے کے حق میں اچھا نکلتا ہے سچ ہے ع

عبد و شود سبب خیر گزشتہ انوار

دعوت

آخر میں اس تمام صبح خراشی اور فیض اوقات کی معافی چاہتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو ہمدرد دواخانہ میں بھی ضرور قدم بخیز فرمائیں تاکہ آپ جو چہ خود دواخانے کے کاروبار کا سامانہ فرما سکیں۔ امید ہو کہ آپ طبیب یونانی کے عظیم الشان دواخانے کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

تسبیوت کا امیدوار
مینجر

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

”مرکب دواؤں کی عمدگی اور نفاست کے لیے“

حضرت مسیح الملک کا اظہارِ مسرت

اور

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی

سند

ذیل میں کانفرنس مذکور کی سند کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں تاکہ پیکر کے بات کا اندازہ ہو جائے کہ ہمدرد دواخانہ کے متعلق ہندستان کی سب سے بڑی طبی شخصیت اور دنیا کے طبیبِ عظمیٰ نے کس رائے کا اظہار کیا ہے:-

”نحمدت شریف جناب مینجر صاحب ہمدرد دواخانہ دہلی“

آپ نے ۱۹۲۵ء کی ویدک اینڈ یونانی نمائش میں داخلہ کے لیے جو نمائشی اشیاء مرحمت فرما کر طبی فنون کے ساتھ اپنی ہمدردی اور سہی خواہی کا اگرانقدر ثبوت دیا اس کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

یہ بات زیادہ موجب مسرت ہے کہ نمائش ہشیار کی جانچ کنندہ کمیٹی کے معائنہ کے بعد آپ کی چیزوں کے متعلق امور مندرجہ بہ بیڈنگ کی بابت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور اسکو مستند قرار دیئے جانے کی سفارش کی ہے جو کمیٹی مذکور کی پسند کردہ مندرجہ بالا امور کے لیے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس ہے۔

باضابطہ تحریریں سند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہیں“

آزیری سکرٹری

مان سنگھ (دوید)

پریسیڈنٹ، مسیح الملک حکیم (اجمل) خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دستورِ عمل

(۱) اس سے پہلے کی تمام فرہنگیں منسوخ کی جاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چاہی کی جائیں گی (۲) خریدار دیکھ
ہوں یہ ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب و ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسنگاں پر تو نام پیش مع لائن صاف و خوشخط قوی
کریں۔ اگر خط صاف پڑنے میں نہ آیا تو قلیل نہ ہوگی (۳) زیادہ وزنی فرمائش کی قیمتیں پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہوئے پر ہی
طلب کی (۴) اگر صاحب ریلوے پارس طلب ڈاک رکھتی واپس کر دیتے ہیں جس سے کارخانہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہذا اگر ریلوے پارس
مکمل نہ ہے تو نصف کم از کم یہ قیمت (قیمتیں) پیشگی بیج دیں تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جاسکے اور خط و کتابت میں دیر نہ لگے
(۵) فرمائشیں خود بھی پوری یا ادنیٰ قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا۔ اگر قیمت نہ آئے گی تو وہ اخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا۔
اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی۔ بہتر یہ ہو کہ پہلے نسخہ بیج کر قیمت دریافت کر لیں (۶) تمام پارس نہایت
احتیاط اور حفاظت سے پیک کیے جاتے ہیں۔ راستے کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارس ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا
گم ہو جائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں (۷) ڈاک خانہ کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ سارے پانچ سیر کا پارس روانہ ہوتا ہے
جس کا محصول ڈاک آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے دو روپے دیکر رہا آئے گا۔ اگر بوتل کا پارس چاک خانہ کے ذریعہ منگنا ہو تو
پتہ امور دیں کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی جڑی بوتل کا وزن دو چار سیر اور ستریت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہے۔
اور حفاظت کی غرض سے جس چوٹی جس میں ایک بوتل بند کی جاتی ہو اس کا وزن تخمیناً دو سیر ہوتا ہے اور جس میں دو بوتلیں بند
کی جاتی ہیں اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہے اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہے۔ اس واسطے مناسب ہے کہ فرمائشیں ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ
کر کے ڈاک خانہ کے ذریعے فرمائش منگائیں، چونکہ ریلوے کے ذریعے محصول میں کفایت ہوتی ہے اس لیے زیادہ وزن کی فرمائش
بہاں تک ممکن ہو ریلوے کے ذریعے منگانی چاہئے۔ بعض اوقات فرمائشیں ادویہ کی قیمت سے محصول ڈاک و پیکیج وغیرہ کا شرح
دو پندرہ پندرہ گھنٹہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے لہذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچا سمجھا کر اندازہ کر لیا جائے اور جہاں
تک ممکن ہو معمولی قیمت کی مضر ادویہ اور از قلم ستریت و عرق و دہ بنے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعہ نصف قیمت پیشگی بیج کر منگائیں۔
(۸) ہر آرڈر کی تعمیل سی روز یا دوسرے روز کر دی جاتی ہے اگر فرمائش کی قیمتیں دیر لگے تو سمجھنا چاہئے کہ کوئی نام
وجہ ہو یا ایسی حالت میں کارخانہ کو معذور سمجھنا چاہئے۔ اگر فرمائشیں نہ وہ چیزیں ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ تمام دوائیں روانہ ہوں
یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قلم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہئے کہ بعد میں بودا چھوڑ دی گئی ہے
روانہ کی جائے یا نہیں (۹) اگر ستریت یا حرق یا مرہے کا پارس ڈاک خانہ کے ذریعہ منگنا ہو تو بعد محصول رقم پیشگی بیج دینی چاہئے۔
ورنہ قیمتیں نہ ہوگی (۱۰) تمام مرکب دوائیں پورے اجزاء و محبت وزن کے ساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کی جاتی ہیں اور قیمت بھی
مناسب رکھی گئی ہے تاہم بہ خیال بہار دی و قائمہ رسانی مرکبات کی خریداری پر طبیعوں اور عقاروں کو طلب کرنے پر چھلے فیصدی
کمیشن دیا جاتا ہے۔ اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہ ہوگی یا بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا کیونکہ کارخانہ کا ریکارڈ اس سے
خواب ہوتا ہے (۱۱) محصول پارسل و پیکیج اور خرچہ دی۔ پی وغیرہ ہر حالت میں بذریعہ فریاد ہوگا۔ اگر کوئی صاحب پارسل منگا کر
دلیو واپس کر دیں گے تو ڈاک پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمد و رفت و ڈمپرین وغیرہ کے اخلاف ذمہ دار ہوں گے۔
(۱۲) آٹھ آنے سے کم کی فرمائشیں بذریعہ دی پٹی روانہ نہ ہوگی۔ اس لیے قیمت پیشگی بذریعہ ڈاک یا مہنی آرڈر آتی چاہئے۔

دہلی میں سیرتی ہلے کا اور تولہ ایک ہلے کا مرقع جو اور اسی اوزان کے صاحبجے دوائیں دی جاتی ہیں۔

منشی

مریضوں سے سوالات

اگر آپ اپنے مرض کی دوا اس فہرست میں نہیں ملی جو آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہو تو اپنے مرض کی پوری کیفیت لکھیں اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھیں۔ سوالات کی عبارت نقل کرنا کی ضرورت نہیں۔ صرف سوالات کا مفہم لکھ کر یا نہیں یا وجہ ضروری حال ہو لکھ دیجئے۔ اس طریق سے شخصیں میں بھی مدد مل سکی۔ یہی طریقہ ہر نوعیات کے مریضوں کے لئے مخصوص مرض اور تجویز دوا کا ہے۔

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

- (۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟
- (۳) کوئی اولاد ہو یا نہیں؟
- (۴) مرض کتنے عرصے سے ہو؟
- (۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟
- (۶) اگر ہوا ہے تو شادی سے پہلے یا بعد؟
- (۷) ایام باہواری ہر مہینے وقت متہرہ ہوتے ہیں یا نہیں؟
- (۸) باہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہے؟
- (۹) کم میں درد رہتا ہے یا نہیں؟
- (۱۰) حمل ہو یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟
- (۱۱) شکایت مرض حمل کے سائے میں پیدا ہوئی یا پہلے سے ہیں؟
- (۱۲) اس وقت تک کوئی حمل ساتھ تو نہیں ہوا۔ اگر ہو تو کتنے دن کا؟
- (۱۳) رسم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہو تو کس رنگ کی؟
- (۱۴) غاوند کو اگر کوئی سودا ہنی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اندازہ راز لکھن ہو سکے تو کر دیا جائے۔
- (۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟
- (۳) کوئی اولاد ہو یا نہیں؟
- (۴) مرض کتنے عرصے سے ہو؟
- (۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟
- (۶) اگر ہوا ہے تو شادی سے پہلے یا بعد؟
- (۷) ایام باہواری ہر مہینے وقت متہرہ ہوتے ہیں یا نہیں؟
- (۸) باہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہے؟
- (۹) کم میں درد رہتا ہے یا نہیں؟
- (۱۰) حمل ہو یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟
- (۱۱) شکایت مرض حمل کے سائے میں پیدا ہوئی یا پہلے سے ہیں؟
- (۱۲) اس وقت تک کوئی حمل ساتھ تو نہیں ہوا۔ اگر ہو تو کتنے دن کا؟
- (۱۳) رسم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہو تو کس رنگ کی؟
- (۱۴) غاوند کو اگر کوئی سودا ہنی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اندازہ راز لکھن ہو سکے تو کر دیا جائے۔

ضعف مردی کے متعلق خاص سوالات

- (۱۴) کبھی مرض سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟
- (۱۵) اگر ہوا ہو تو کتنے عرصہ گزرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہے یا نہیں؟
- (۱۶) چشما سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہو تو کتنے عرصے سے؟
- (۱۷) مشت زنی یا انعام کی عادت رہی ہو تو کتنے عرصے تک؟
- (۱۸) کیا عضویں کئی۔ لاغری اور کوتاہی ہو؟
- (۱۹) جویش قوت پورے طور پر آتا ہے یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟
- (۲۰) مادہ تولید کا قوام رفیق ہے یا غلیظ؟
- (۲۱) ہتھامہ کتنے روز کے بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں؟
- (۲۲) کیا سرعت انزال کی شکایت ہے؟
- (۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گزرا (۲۴) کوئی اولاد ہو یا نہیں؟
- (۲۵) کسی نشیمل چیز کی عادت تو نہیں؟
- (۱) بچے کی عمر کیا ہے؟
- (۲) کتنے عرصے سے بیمار ہے؟
- (۳) دودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا؟
- (۴) کوئی دانت یا ڈانڈا نکل چکی ہو؟
- (۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہے؟
- (۶) بچہ پختا ہے یا چشما کرتے وقت روتا تو نہیں ہے؟
- (۷) پختا ہے یا چشما کرتے چھوٹے کمرے تو نہیں کھٹکتے ہیں؟
- (۸) سوتے ہیں بچہ ڈرتا ہے یا نہیں؟
- (۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

عِلَاجُ الْأَمْرَاضِ

ذیل کے نقشے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس فہرست میں کن کن مریض کے لیے کون کون سی ادویہ ہیں

ان صفحات میں صرف کثیر الوقوع امراض اور کثیر الاستعمال اور محسّر دویہ کا ذکر کیا گیا ہے

[illegible]

—

نمبر	ادویہ	نمبر	ادویہ	نمبر	ادویہ	نمبر	ادویہ
۱۵۰	غیر ایچیم شہرہ عنب والا	۵۲	جوارش چالیسوس	۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا	۳۳۷	شربت ورد و مکمر
۱۶۲	غیر ہمداریم بنو کلاں	۲۹۲	شربت فولاد		اسہبال	۳۷۲	عق فولاد
۲۹۵	شربت ایچیم سادہ	۳۷۲	عق فولاد	۴۷	جوارش کشن آمد	۴۰۷	عق ناناخاد
۱۷۱	دوار الکس بار و چاہر والی	۴۰۷	عق ناناخاد	۶۱	جوارش طباشیر	۵۴۰	مومن دبیدہ الورد
۲۵۳	کشتہ خبث الحدیہ	۴۳۹	کشتہ خبث الحدیہ	۷۰	جوارش مصطفیٰ بنو کلاں	۵۴۲	مومن کلکلاں
	عقشی	۴۴۳	کشتہ فولاد	۲۹۰	سفوف طین		عظم طحال و دم طحال
۱۶۳	غیر ہمداریم بنو کلاں	۷۰	کشتہ فولاد و سونے چاندی والا	۳۷۴	سفوف مویا		تلی بڑھ جانا اور تلی کا دم
۲۹۳	شربت رقی افزا	۴۴۹	کشتہ مرگنگ	۳۰۱	شربت انجبار	۲۱	اکیر طحال
۳۸۱	عق بید مشک	۵۴۷	مومن سنگدازہ مرغ	۳۱۳	شربت حب آلاس	۸۳	حب اشجار
۳۵۴	عق گداز	۵۹۸	مالتی بنت	۵۹۸	مالتی بنت	۲۵۹	سفوف طحال
۳۹۶	عق کلاب	۶۲۳	انوشدار و ولوی		امراض جگر و طحال	۳۰۳	شربت انجیر
۴۶۸	گفتہ سیون	۶۲۴	نک چالینوس		دم جگر	۳۲۶	ضداد شق
	امراض معدہ	۶۲۶	نک مرگنگ	۱۱۹	حب کبد و شادری	۳۵۰	ضداد طحال
	متلی و تے	۴۱۷	فولاد ستیال	۲۱۲	روغن افستین	۳۵۴	ضداد کبریت
۵۱	جوارش انارین	۶۲۶	جوب مقوی معدہ	۳۱۶	شربت دینار	۷۱	زودانی (جسٹرو)
۶۲	جوارش عود ترش		قبض	۳۲۷	شربت کثوث		امراض گردہ و مثانہ
۶۹	جوارش مصطفیٰ		۳۳۸	ضداد چالینوس		سنگ گردہ و مثانہ	
۳۸۱	سکفین ہبون	۴	اطریسل زمان	۳۷۵	عق افستین	۲۱۴	روغن عقرب
۳۰۰	شربت انار شیری	۱۶	اطریسل ملین	۳۷۹	عق برنجاسف	۲۳۳	سفوف قلت
۳۲۴	شربت فاسرہ	۶۸	جوارش کونی سہیل	۴۰۴	عق مکوہ	۲۹۴	شربت آلو بانو
۳۲۵	شربت نانچ	۱۴۱	حب قبض کشا	۴۲۱	قرص زرشک	۳۷۷	عق انناس
۳۸۳	عق پودینہ	۱۹۷	روغن ارندہ		ضعف جگر	۲۳۸	کشتہ تجربا ہود
	ورد معدہ	۳۳۸	شربت ملین	۱۱۹	حب کبد و شادری	۱۶۶	دوات سنگ
۵۲	جوارش چالیسوس	۴۳۲	شرص ملین	۱۴۲	حب حیات	۵۲۷	مومن ترخ
۵۵	جوارش زنجبیل		دیدان (پیٹ کے کپڑے)	۱۷۵	دوار الکس متدل و ہبول	۵۳۵	مومن تجربا ہود
۶۶	جوارش کونی	۲	اطریسل دیدان	۱۷۸	دوار الکس کم کیر	۵۴۸	مومن سنگسرای
۶۷	جوارش کونی کیر	۴۷۰	گندھک ستیال	۲۹۲	شربت فولاد	۵۵۴	مومن عقرب
۷۹	حب پیپتہ		جواسیر	۴۳۹	کشتہ خبث الحدیہ		ضعف گردہ و مثانہ
۹۴	حب حلیت	۹۸	حب رسوت	۴۴۳	کشتہ فولاد	۵۴	جوارش زونڈی بنو کلاں
۱۱۹	حب کبد و شادری	۱۱۷	حب بواسیر بادی	۷۰	کشتہ فولاد و سونے چاندی والا	۳۸۰	سکفین بزدری
۲۷۶	سفوف نک سیلانی	۱۱۸	حب بواسیر خونی	۵۴۰	مومن دبیدہ الورد	۳۰۵	شربت انناس
۲۹۰	سفوف الاملاح	۱۳۹	حب معتل	۴۱۷	فولاد ستیال	۴۸۲	ہوب کیر
۶۳۴	نک چالینوس	۲۶۱	سفوف فولادی		استقاء	۵۵۵	مومن فکلا سف
۶۴۶	نک مرگنگ	۳۴۷	ضداد بواسیر	۱۷۸	دوار الکس کم کیر		نویا بیطس
	جوب مقوی معدہ	۵۲۳	مومن بواسیر	۳۱۶	شربت دینار	۲۵۳	سفوف ویابیطس
	ضعف معدہ	۵۳۷	مومن خبث الحدیہ	۳۲۷	شربت کثوث	۴۲۰	قرص ویابیطس

نمبر دوا	ادویہ	نمبر دوا	ادویہ	نمبر دوا	ادویہ	نمبر دوا	ادویہ
۴۲۶	قرص کاکج	۱۳۶	صلوائے بیضہ مرغ	امراض مخصوص مردان		۳۶۷	طیلا رشک وال
۴۲۵	قرص کافوری	۱۳۸	صلوائے گندہ رشک وال			۳۶۸	طیلا عجیب
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ	۱۴۰	صلوائے ثعلب	جریان و کثرت احتلام		۳۶۹	طیلا سرخ
۷۵	دولابی (جسٹو)	۲۷۸	سفوف عظم			۳۶۲	طیلا شباب آج (جسٹو)
امراض جلد		۳۳۴	شریت مویز	۲۰	اکسیر حیات	۳۷۱	طیلا اناراس
		۳۹۸	عق مارالمخضر خاص و آتش	۱۱۱	حب اکسیر جریان	۶۱	طیلا عظم (جسٹو)
۶	اطریل شاہترہ	۲۰۰	عق مارالمخضر بنی کلاں	۱۶۶	دوائے ڈپٹی صاحب	۳۷۲	طیلا عظم (جسٹو)
۱۸۹	روح عشب	۲۰۹	عق ش زور	۲۴۶	سفوف پچبند	۳۷۳	طیلا عظم (جسٹو)
۲۸۶	سفوف شاہترہ	۲۴۱	کشتہ طیار کلاں	۲۴۷	سفوف سپنول	۳۷۴	طیلا عظم (جسٹو)
۳۴۹	ضما جرب	۲۵۱	کشتہ نقرہ	۳۶۲	سفوف خستہ ترندی	۳۷۵	طیلا عظم (جسٹو)
۳۹۵	عق شاہترہ	۸۱۵	کشتہ طیار مروری	۳۶۶	سفوف گوئد کتیرا	۳۷۶	طیلا عظم (جسٹو)
۴۱۲	عق شیر مرکب	۲۷۹	لبوب الاسرار	۳۷۱	سفوف مغلط و نسک	۳۷۷	طیلا عظم (جسٹو)
۶۱۲	مرسم کافور	۲۸۲	لبوب کبیر	۳۷۲	کشتہ قتلعی	۳۷۸	طیلا عظم (جسٹو)
۶۵۵	معجون مصفی خاص	۲۷۷	لبوب اعظم	۳۷۳	کشتہ نقرہ	۳۷۹	طیلا عظم (جسٹو)
۶۶۷	شریت عشب خاص	۵۱۲	معجون اکسیر باد	۳۷۴	لبوب صغیر	۳۸۰	طیلا عظم (جسٹو)
برص		۵۲۸	معجون ثعلب	۳۸۱	لبوب کبیر	۳۸۱	طیلا عظم (جسٹو)
		۵۲۹	معجون جالینوس ولوی	۳۸۲	معجون آر دھنرا	۳۸۲	طیلا عظم (جسٹو)
۳۴۵	سفوف برص	۵۳۱	معجون جلال	۵۱۸	معجون ثعلب	۳۸۳	طیلا عظم (جسٹو)
۳۵۱	ضاد برص	۵۳۲	معجون عظم	۵۲۸	معجون کلاں	۳۸۴	طیلا عظم (جسٹو)
داد		۵۳۳	معجون کلاں	۵۲۹	معجون جریان خاص	۳۸۵	طیلا عظم (جسٹو)
		۵۴۱	معجون کلاں	۵۳۰	مشال	۳۸۶	طیلا عظم (جسٹو)
۱۴۳	حب داد	۵۴۲	معجون کلاں	۵۳۱	فوس جریان	۳۸۷	طیلا عظم (جسٹو)
۳۵۲	ضاد داد	۵۴۳	معجون کلاں	۵۳۲	سرعت	۳۸۸	طیلا عظم (جسٹو)
پکھنیاں وغیرہ		۵۴۴	معجون کلاں	۵۳۳	حب نشا	۳۸۹	طیلا عظم (جسٹو)
		۵۴۵	معجون کلاں	۵۳۴	حب الیک	۳۹۰	طیلا عظم (جسٹو)
۱۲۷	حب مصفی خون	۵۴۶	معجون کلاں	۵۳۵	حب مسک طلالی	۳۹۱	طیلا عظم (جسٹو)
۱۸۹	روح عشب	۵۴۷	معجون کلاں	۵۳۶	حب مسک غبری	۳۹۲	طیلا عظم (جسٹو)
۲۸۶	سفوف شاہترہ	۵۴۸	معجون کلاں	۵۳۷	حب مسک السرخ	۳۹۳	طیلا عظم (جسٹو)
۳۳۲	شریت مرکب	۵۴۹	معجون کلاں	۵۳۸	معجون جلالی	۳۹۴	طیلا عظم (جسٹو)
۳۸۴	عق چوبینی بنی خاص	۵۵۰	معجون کلاں	۵۳۹	ضعف پاہ	۳۹۵	طیلا عظم (جسٹو)
۳۸۵	عق شاہترہ	۵۵۱	معجون کلاں	۵۴۰	الاحمر	۳۹۶	طیلا عظم (جسٹو)
۳۸۶	عق عشب	۵۵۲	معجون کلاں	۵۴۱	تریاق باد معتد الملک	۳۹۷	طیلا عظم (جسٹو)
۴۰۲	عق مرکب	۵۵۳	معجون کلاں	۵۴۲	حب جالینوس	۳۹۸	طیلا عظم (جسٹو)
۴۰۳	عق مطبوخ	۵۵۴	معجون کلاں	۵۴۳	حب عجیب	۳۹۹	طیلا عظم (جسٹو)
۴۱۱	عق شیر معتد الملک	۵۵۵	معجون کلاں	۵۴۴	حب مقوی معتد الملک	۴۰۰	طیلا عظم (جسٹو)
۵۱۷	معجون چوبینی بنی خاص	۵۵۶	معجون کلاں	۵۴۵	حب مقوی معتد الملک	۴۰۱	طیلا عظم (جسٹو)
۵۵۳	معجون عشب	۵۵۷	معجون کلاں	۵۴۶	حب مقوی معتد الملک	۴۰۲	طیلا عظم (جسٹو)
۵۸۴	معجون چوب گز والی	۵۵۸	معجون کلاں	۵۴۷	حب مقوی معتد الملک	۴۰۳	طیلا عظم (جسٹو)
۶۰۷	مرجم جلد و ہار	۵۵۹	معجون کلاں	۵۴۸	حب مقوی معتد الملک	۴۰۴	طیلا عظم (جسٹو)
امراض بچکان		۵۶۰	معجون کلاں	۵۴۹	حب مقوی معتد الملک	۴۰۵	طیلا عظم (جسٹو)
		۵۶۱	معجون کلاں	۵۵۰	حب مقوی معتد الملک	۴۰۶	طیلا عظم (جسٹو)
۱۸	اکسیر الاطفال	۵۶۲	معجون کلاں	۵۵۱	حب مقوی معتد الملک	۴۰۷	طیلا عظم (جسٹو)
۶۵۵	نوبتال	۵۶۳	معجون کلاں	۵۵۲	حب مقوی معتد الملک	۴۰۸	طیلا عظم (جسٹو)

دق اور اس کے مریضوں کو مثنیٰ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور اس جیسی خطرناک بیماریاں بہت کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتمکدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطباء کو مریضوں کو بکواس کر لیتے متعدی اور زہناں امراض کے معالج کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیامِ صحت پہنچائیں۔ مشکل یہ ہے کہ اس کی کولیوں کی تحقیق اور تقویٰ باطلاتوں کی ایبادات سے ہی فرصت نہیں۔ ہمدرد دواخانہ میں ہونے والی خلو و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی قیمتی مدد سے ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب و منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک حصہ سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی عانت کی جستجو جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ :-

اب ہمارے قابل ہو گئے کہ دق نسل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مثنیٰ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے پھیلنے سے بلی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدائے بخیر سے ان امراض میں مبتلا ہیں۔ تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دوا لاشانی و صحت بخش مجربات خصوصی

فرصت سحر اور مال الحیات

استعمال کیجئے

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے۔ ہمدردی ایسے مریض جن کا مرض دوسرے درجے سے گزر گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ مریض پوسٹ و استخوان کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع مٹے ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی۔ سنبھل گئی اور وہ اپنے اہل و خیال کے لیے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان دواؤں کے استعمال کی مدت مریض کے درجات پر موقوف ہو لیکن انتہائی درجات میں بھی ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے :-

بالکل آسان و سادہ ہیں یہ سحر کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈالکر اور پھر سے مال الحیات ۵ تولہ پی لیں اور ترش و فٹیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکھات میں انار۔ انجور۔ سنگترا استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آتش جو، ساگودانہ وغیرہ جو تیز یا دودھ مناسبت ہو۔

ترکیب و استعمال و حدتیا

قرص سحر۔ جسٹ فی قرص دوا ۴ مال الحیات ۵ درجہ ۱ قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے نوٹ :- ان دواؤں کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵ دستور العمل کے کو ملاحظہ فرمائیے تاکہ دوائے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل۔ پوسٹ سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چارم قیمت پیش کی جاتی ہے +

پیش اور دستوں کا مینا علاج

پیش اور دستوں کے لیے موثر اور بیضر دوا
 کی نام ضرورت کو پیش کی ایجاد نے پورا
 کر دیا جو اس دوا کی ایک دوا کیس ہی پیش
 کی تمام کلیفوں سے نجات دیتی ہیں دستوں کا
 سبب خواہ کچھ ہی ہو دوسرے موقع پر اپنا اثر
 دکھائے بغیر نہیں رہتی معدہ اور آنتوں کو
 قوت دینے والے اجزاء بھی اس میں شامل
 ہیں۔ یہ گھر میں اس کا احتیاط کرنا ضروری
 ہو قیمت فی شیشی ۲ روپے ۲۰ روپے (بیکر)
 ایک روپیہ آٹھ آنے

دوبانی
 نئی کی تمام شکایات کے لیے یہ دوا بہت
 سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے جو دوا خانہ
 جن دواؤں پر جاننا کر سکتا ہو ان میں
 یہ ایک دوا دوبانی بھی ہے، خوبی یہ دوا کہ
 مقدار خوراک بہت کم اور فائدہ سے حد
 زیادہ دیتی کی سختی اور دم کو رٹ کرتی ہے
 اور خلا کر اصلی حالت پر آتی ہے اور
 بڑھے پڑھا اثر داتی ہے۔
 قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۱۲ آنے (۱۲ روپے)
 پڑپہ ترکیب ہمارا ہے
 مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

ماہواری
 میض کی خرابیوں کا مینا علاج جو
 اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے
 سب سے بڑے خطرے کو رٹ کر سکتے ہیں میض
 کی کمی یا بیش کی بندش اور بقا عدگی کے لیے
 اسیروں و حکمی دواؤں ظاہری حیثیت سے اس
 دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین
 پینٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں
 لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید
 کی کوئی دوا نہیں کر سکتی
 مفصل پرچہ ترکیب ہمارا ہوگا
 ایک شیشی مبینوں کو کافی ہے!
 قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۲ روپے)



مِعْجُونِ مَقْوٰی مَعْدَہ

قرص جربان !





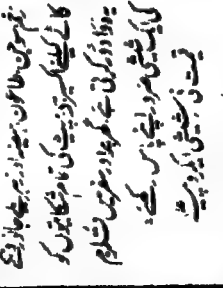
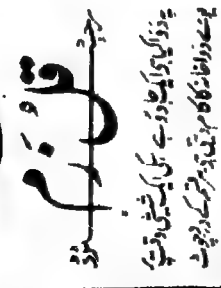





یہ دوا ان اشخاص کے لیے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے تجربہ شائد کہہ کہ اعضائے تناسل کے بیشتر حصے نظام ہضم کی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔

قیمت فی ڈبہ بیس یوم کی دوا دوروپہ (دعا) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

جربان جیسے تباہ کن مرض کے لیے قرص جربان ایک عجیب دوا ہے جربان کا سبب خواہ کچھ ہو یہ بہ صورت میں اپنا معجزہ نثار دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو عتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرتِ جستلام کو روک دیتی ہیں۔

قیمت فی شیشی بیس یوم کے استعمال کی دوا، صرف دوروپے (دعا) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

بمکد و دواخانہ یونانی، دہلی

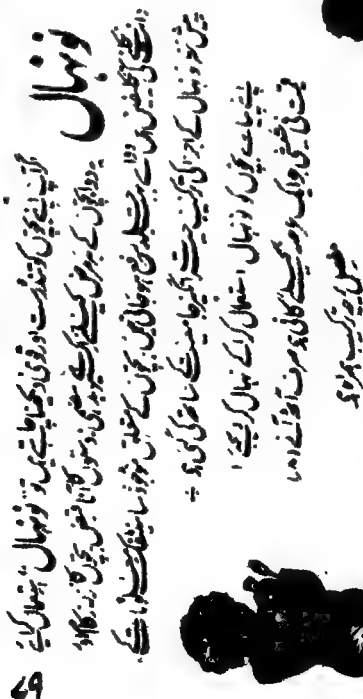
اب کوئی شخص ناکام و مایوس نہیں رہے گا
 مہمسکے لیے نظیر ^{کیونکہ} جبر و

کی ایجاد نے منیہار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنادیا و اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہو۔ اگر آپ کو آج تک اس قسم کی سرلیج الاثر و مضید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے تو منہسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔

مسک بمظہیر جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہو ایک نہایت
مقوی اور انتہائی مسک دوا ہوتی اور اس کا
کی جھڈو وائیں اب موجود ہیں ان میں اور
مسک بمظہیر میں یہ فرق کہ مسک بمظہیر مرکز کوئی
خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ مسک بمظہیر میں
مشک بخیر یا قوت دہندہ دوا میانی نہیں
قیمتی اور یہ شامل ہیں اور یہ دوا ہمینوں
میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہے
نہندہ دوا خانہ اس دوا پر سجاوٹ پر ناز کر سکتا ہے۔
مفضل پرچہ ترکیب دوا کے ہمارے قیمت فی شیش
باو خرک (۲۵۰)

باو خوراک (۲۷)
تین روپے

ہمکدر دواخانہ یونانی دہلی



ہمدرد و اخوانہ یونانی چٹی

بلڈ پریشر کے لیے عجیب و غریب دوا

تجربہ ہمارا ہے۔ ہمیں دشمن کی یک طرفہ رویہ سے یہ حاصل ہو رہا ہے۔
 خود ہر مومن کو اپنا جان بوجھ کر دشمنی سے بچنا ہے۔ اس دشمنی کے
 اسباب و نتائج سے مطالعہ کرے۔ یہی امر ایک عیسائی کامیاب اور
 نئی تلاش میں تھی جو اس دشمنی کے انیسویں صدی کے پیرا صحت ہو جائے
 انکسار کے تجربہ ہاتھ۔ بعد ازاں نے ایک ایسی ہیروئیہ زندگی جسے حب
 یونیورسٹی میں اس دشمنی کے پہلی اور دو گنا سیکڑوں دواست غمزدوں
 کا نعل درخت ہو جاتا ہے اور چون کہ وہ تہہ پائوں کی شوقیہ ہوتی تو
 جیسی کہ یہ دشمنی لائق ہوتی ہے صحت۔ یہی بہت بعد درست ہوتی
 نئی شوقیہ لڑائی اس دواست لافیت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اپنی دوا کی
 کی کہ نہ کہ لڑائی۔ یہ مقدار دشمن کی طرف نہیں جھکتی بلکہ یہ دونا تو
 ہمارا ہے کہ وہ اس کے ہر ایک طرف سے اپنی اپنی دواست لافیت میں رہے۔

قرص حمی جید

قرص حمی جید یہ قرص رقبہ کے بخار کے لیے ارمہ مفید ثابت ہونے میں خصوصاً
 دق و سل کے بخاروں کے لیے اسیہ کا حکم رکھتے ہیں دو تین سی جن کے
 ہتھال سے بخار میں کمی ہوئے مطلقاً اور ہمیشہ اپنے اندر توانائی محسوس کرتے لکھنا۔ جو حراشیہ سلیہ کو تباہ
 کرتے ہیں یہ قرص اپنی آئینہ آپ جی ہیں۔ یہ قرص معق کے تھن میں ایک ایسا اثبات ہوتے ہیں سیکو
 اکرو۔ پوشیدہ ری سے مناسب ہر قوس کے ساتھ ہتھال کرتے تو اس کو اکثر کامیابی نصیب
 ہوتی جو دق و سل کے بخار کے لیے ان قوسوں کا ہر قہ مارا محیات یہ عاق بہر اچھا اور خوراک ایک
 قوس کی جو اگر ضرورت ہو تو دن میں ۱۰ دق و قوس ہتھال کرے جا سکتے ہیں۔ قیمت فی درجن صرف ۱۲۔

یہ معجون صرف ان کے لیے ہے کہ یہ شہادت جوئی ہے چندی روز میں خون کو حاف کر کے بدن کو ٹھنڈا بنا دیتی ہے

شریت عیسیٰ تعالیٰ : ہاشم کے بیٹے خلیفہ اس طلب تہذیب، جدیدیت میں سہم میں، تحقیقت عاشق، امراض خون کی مغذی ترین دوا، جو بعد و دوائی نہیں اس کا مثبت خاص اہتمام سے بنایا گیا، اور اس میں دوسری مغذیاد ویش مل کر کے اسے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا جو خون کو صاف کرکے بدن کو نشہ، اور ہیوسٹیکلینسیوں کو چند ہی روز میں آرا کر کے اس کا معمولی کرشمہ، اگر آپ خدا نخواستہ گھٹیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شہادت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ **تہذیب تعالیٰ** : آپ کو نیشہ مثبت بقدر ضرورت پنی میں ملا کر مجموعی صفی خاص ۶۶ شہادہ کر اگر اوپر سے شہرت پنی لیں۔

پتہ :- ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

صَدُورِی کے لئے ایک باہرین یقینی دوا مستورین کے لئے ایک عجیب و غریب دوا

دق اور سل میں پیپٹے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے جس مقصد کے لیے ہمدرد دوا خانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک مدت میں اس کو بنایا گیا ہے جس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں۔ درجہ حرارت بھی کمی پڑ جاتا ہے۔ اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ چل کر لیتا ہے۔ عام جسمانی کم زوری اور ضعف اعصاب کے لیے بہترین دوا ہے۔ مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پیپٹے کم زور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال بغیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں حڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ہر چم ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (ع)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درجہ کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی اختناق الرسم (بہیر یا) باؤ گولہ اور طوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے مستورین واقعی اسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتی بلکہ عورتوں کی عام جسمانی صحت پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خاص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پیرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف ایک روپیہ۔

سُحَّالِین کے لئے ایک عجیب و غریب دوا

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہرگز میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خوار وہ بخمی ہو یا خشک فوڑا کم کرتی ہے۔ بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد پیپٹوں اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے۔ اور ان کو قوت پہنچاتی ہے پیپٹوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ دمہ۔ نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ میں حیرت انگیز فوائد دکھائی ہے۔ ان کے علاوہ گلے کی خراش فوڑا رفع ہو جاتی ہے۔ بھیجی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہے۔ نزلہ زکام کی شکایات فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہیں۔

سُحَّالِین کے فوائد سے بڑے بچے۔ جوان۔ مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ہر چم ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔
قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸)۔

وجع المفاصل، عرق النساء، نفرس اور تمام عصبی درووں کے لیے ہمدرد دوا خانہ دہلی کی (دوا) ایک خاص دوا ہے جو بیشمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے۔ اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کی یاد دہی اصول پر کی گئی ہے۔ مذکورہ امراض میں جو نقصان جس جگہ گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے۔ پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی کو جسے انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضیکہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ اسیر می دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

ہر چم ترکیب ہمراہ ہے۔
قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے۔
ایک روپیہ آٹھ آنے (۸)۔

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

طلار مقوی خاص

سفوف عجیب

یہ طلار بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے ہتھ اکر لیا جا رہا ہے لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشنائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جنہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و معبد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلار کے اجزاء اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نکتہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے صحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور تیار دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے خودی طلاق بھی رہا ہو۔ اس کے علاوہ عضو کی ساخت کا غور مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلار قنیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جیم اچوف اور نیسج انضامی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں انحصار تھال کا دواخانہ اس سے بڑھ جاتا ہے پھر ان کی ساختوں پر زندگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلار مقوی خاص جدید تر میم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اہم عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مستلایں جو مشقت زنی اور کثرت جماع یا زیادتی طرک وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلار سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپے (دسے) چرپے ترکیب ہمارا ہے۔

جریان اختلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصے سے ایک ایسے کامیاب اور مشہور سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس کی قیمت بھی بہت کم ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں، الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم ”سفوف عجیب“ کو پیش کرتے ہیں یہ ایک مانی ہوئی بات ہو کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا جوہر کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو۔ ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں لیکن ”سفوف عجیب“ کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان اختلام سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور انٹوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں کے معدہ میں جو بے چینی اور خلط پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے متبرک ہے۔ سارا خلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ انڈانہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے۔ یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔

قیمت فی ڈبیرہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپہ چار آنے (۱۱/۴)

روغن اکسیر لوباسیر

مبعون مقوی رچم

یہ روغن لوباسیر کے متون کے لیے عجیب پراثر چیز ہے۔ متون کی تکلیف جس کا مقابلہ چاہیے مریض لوباسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے۔ متون پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصے کے ہتھال سے متے مٹ جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل محلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپہ آٹھ آنے (۱۱/۴)

ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں اس عجیب روغن کو مشہور مبعون کا تجربہ تھا جس سے ہونا اور لوب کامیاب کے بعد صمدین عام ضرورتوں کے لیے پیش کی گئی ہے مبعون عورتوں کے اکثر امراض کے لیے اکسیر کا عام کرندہ کو رفع کرنے کے علاوہ سیلان رحم سیلان غد دی اور ذی رنی اعضا تناس کے اذکار دفع کرنے میں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے اور اس کے متعلق عضائے رحم اور زکون کو قوت بخشنا کی خواہش باوجود کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے اور زکون کم کم ہوتوں کو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہے اور زیادہ آنہ ہوتوں کو عدال ہلے آتی بعض موقوف پادفتاقی الرحم ہستہ والی عورتوں کو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو جانے سے بھی خوب کا باعث ہوا بہر حال عورتوں کو اس دوا سے چوڑا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے خوراک چھ ماہ ذرات کو سوتے دقت ہوا شیر گاؤ دیسے ہی کھائیں۔

نقش اور دی چھ مہینوں سے پرہیز قیمت فی شیشی ۲۰ دن کے لیے دو روپہ آٹھ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دھلے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مرکبات ہمکد دوا خانہ یونانی دہلی

(الف)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب تہمال	قیمت
۴	دوا کھنکھ	خوص۔ دماغ کا تنصیف کرنا جو مایوں اور دماغ کے لیے بہت مفید ہو۔ درد سر قوی اور تھیر کو رخ کرنا جو۔ ہس کی ماکوت دہار بہتہال کرتے رہنا، نزلہ کا قلع قمع کر دیتی ہو۔ ہر مزاج والے کو موافق آتا ہو۔ ترکیب تہمال ۵ ماشے ۱۰ ماشہ ہر عرق کا دوا بان کا تولد یا تہنا بغیر کسی چیز کے بہتہال کریں۔ ترش بادی اشیائے پرہیز	فی سیر عطر فی تولد ۱۰
۶	دوا کھنکھ	خوص۔ شاد خون اور خارش وغیرہ میں کے لیے نہایت مفید ہو۔ آنکھ کی گرمی دور کرنے کے لیے نہایت مہرب چیز ہو۔ ترکیب تہمال ۵ ماشے سے ایک تولد تک عرق کر کے صفی خون کے شایا بغیر کسی چیز کے صبح کو بہتہال کریں۔ گرم و ترشی سے پرہیز۔	فی سیر عطر فی تولد ۱۰
۸	دوا کھنکھ	خوص۔ دماغ کو قوت بخشتا ہو۔ آنکھوں کی روشنی کو قائم رکھتا ہو۔ نزلہ اور دماغ کے لیے نہایت مفید ہو۔ ترکیب تہمال صبح یا سوتے وقت ۵ ماشے استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر عطر فی تولد ۱۰
۹	دوا کھنکھ	خوص۔ خنازبیری کھنکھ مال کے لیے مفید ہو اور دماغ کو خفلات سے پاک کرنا جو۔ ترکیب تہمال صبح کو ہاتھ عرق کر کے کھنکھ یا تہنا بغیر کسی چیز کے بہتہال کرنا چاہیے۔ بادی اور ترشی سے پرہیز۔	فی سیر عطر فی تولد ۱۰
۱۳	دوا کھنکھ	خوص۔ دوسرا درد و خیر اور کان کی بیماریوں کے لیے جو معدہ کی تھیر کو رخ کرنا جو۔ دماغ کو قوت دینا جو اور معدہ کی تھیر کو رخ کرنا جو۔ کرنا جو۔ بادی کو رخ کرنا جو۔ ترکیب تہمال ایک تولد رات کو سوتے وقت عرق کا دوا بان ۱۲ تولد کے شایا ایسے ہی بہتہال کریں۔	فی سیر عطر فی تولد ۱۰
۱۴	دوا کھنکھ	خوص۔ بادی و دغنی دونوں بواسیر کے لیے مفید ہو۔ قبض کو رخ کرنا جو۔ بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا جو۔ ترکیب تہمال صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تہنا استعمال کریں۔	فی سیر عطر فی تولد ۱۰
۱۶	دوا کھنکھ	خوص۔ دماغی بیماریوں کے لیے مفید ہو اور پلے درد سر کو زائل کرنا جو۔ معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرنا جو اور قبض کشا جو۔ ترکیب تہمال رات کو سوتے وقت ۵ ماشے یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہو۔	فی سیر عطر فی تولد ۱۰
۱۸	دوا کھنکھ	خوص۔ اس دوا کا برکات میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دینا جو، خورد سال بچوں کے واسطے نہایت ہی مفید ہو۔ معدہ کو صحت میں رکھنا بغیر کسی کورف کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی مصلح کرنا اور قدرتی نشو و نما کو قائم و برقرار رکھنا اس کا خاص خاص ہے، غرض کہ اسم باستے ہو۔ پرہیز ترکیب استعمال ڈیہر چسپاں ہو۔	فی ڈیہر ۸ آٹے آنے
۱۹	دوا کھنکھ	خوص۔ یہ سفوف سوزاک کے قرعہ کو بہت جلد بھر دیتا جو، بار بار کا مہرب ہو۔ ترکیب تہمال ۵ ماشے یہ سفوف حسب ذیل اویہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ شیر و تخم خیارین ۳ ماشے بشیر و تخم خیزہ ۳ ماشے۔ شیر و خازنک ۳ ماشے۔ شیر و دوا بان ۳ ماشے، پانی میں بادکبب میں کر شربت بزدوری ۲ تولد ملا کر سفوف کھائیں اور اوپر سے دوا بان لیں یا صرف شربت بزدوری ہم تولد کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈیہر ۸ عطر
۲۰	دوا کھنکھ	خوص۔ مادہ تولید کی اصلاح کرنا جو۔ رقت و کثرت احتلام کو رخ کرنا جو۔ بار بار کا مہرب ہو۔ ترکیب تہمال ۵ ماشے یہ اسیر صبح کو گاتے کے دودھ کے ساتھ بہتہال کریں۔ کھنکھ اور شیش چیزوں سے پرہیز۔	فی ڈیہر ۸ عطر
۲۱	دوا کھنکھ	خوص۔ سعال کے واسطے اسیر ہو، مرض کیسا ہی پرانا ہو اس کے استعمال سے شفا ملے گی جو جاتی ہو۔ تلی کے دم کو تحلیل کرتی ہو اور اس کی سختی کو دور کرتی ہو۔ معدے کو قوت پہنچاتی ہو۔ ترکیب تہمال ۳ ماشے یہ دوا ہ تولد پانی میں ملا کر صبح و شام کھانکھانے کے بعد استعمال کریں۔	فی شیشی ۸ عطر

اسیر فرنگ { یہ دوا آنکھ کے لیے تیر بہر ف ثابت ہوئی ہوتے اور پرانے ہر قسم کی آنکھ میں اسیر کھا کر اسے بہتہال کرنے سے مرض کو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہو و دوا اثرات اور آنکھ کے عوارض کو زائل کر دیتی ہو غرض کہ یہ دوا آنکھ کی بہترین دوا جو، فی شیشی ۳ گولی (مٹے)

نوٹ:- ہائی اسیٹوں کے نام اور مختصر عوص اور قیمتیں آذیں لی ہوئی فہرست تمہ میں دیکھئے۔ "منبر"

نوٹ:- الف، ب، ت کی باقی دو انیس آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔ ”منیر“

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۲	جوارش عرق	ترکیب استعمال: ہائے سیاحی قائم رکھتی اور سردی مٹاتی کھانسی کو نافع ہے۔	فی سیر ۱۰
۵۳	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۵۴	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۵۵	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۵۶	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۵۷	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۵۸	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۵۹	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۰	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۱	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۲	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۳	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۴	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۵	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۶	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۷	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۸	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۶۹	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۰	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۱	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۲	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۳	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۴	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۵	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۶	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۷	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۸	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۷۹	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰
۸۰	جوارش عرق	خواص: گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔	فی سیر ۱۰

نمبر و نام دوا	خواص اور ترکیب تہمال	قیمت
۹۶	پڑگی ہوتی روز میں نیست و ناؤد کر دیتی ہیں پیسپ خون کی آمد طبع بند ہو جاتی ہے۔ ترکیب تہمال: گولی صبح کو اگلی شام کو ۴ گولی چھپکھپکھاری کی جاتی ہے۔ نوٹ: پچکھاری گولیوں کے تھادی جاتی ہے۔	فی دہن ۲
۹۹	خواص: یہ گولیاں آشوب چم کو دور کرتی ہیں آٹھوں کی شرفی کو کاٹتی ہیں۔ درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب تہمال: ایک گولی پانی میں گھس کر آنکھوں کے پوٹوں پر نیم گرم صبح دوپہر اور شام کو پیسپ کریں۔	فی دہن ۲
۱۰۱	خواص: خشک کھانسی کو بس میں تے ہو جاتی ہے نہایت مفید ہیں، درد کو روکتی ہیں اور گھٹے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔ شہت زور میں جرحیف حرارت محسوس ہوتی ہے اس کو جلد دور کرتی ہیں۔ پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ترکیب تہمال: کھانسی کے وقت پھول کو اگلی اور بڑوں کو دو گولیاں تک دیتی ہیں۔ ترش وادی چیزوں سے بڑبڑ	فی تولد ۳
۱۰۲	خواص: آواز زبردست کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں۔ ترکیب تہمال: ایک گولی صبح و شام منہ میں رکھ کر کھلائیں۔	فی دہن ۱
۱۰۵	خواص: آنکھوں کے لیے نہایت مفید ہیں آنکھوں کے درد، سرخی میں کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب تہمال: ایک گولی پوست محض غاش کے پانی میں گھس کر پوٹوں پر پیسپ کریں۔	فی دہن ۳
۱۰۸	خواص: مرگی میں نہایت مفید ہیں اور ام الصبغیا یعنی بچوں کی مرگی کو بھی روکتی ہیں۔ ترکیب تہمال: ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلٹیں اور بچہ کی ماں کو ترشی وادی سے پرہیز کریں۔ بڑی عمر کے مريض تین گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں نفیس اور دیگر خدائیں نہ کھائیں۔	فی دہن ۲
۱۰۹	خواص: درد کے لیے نہایت مفید ہیں صیق نہیں کے دودھ کو روک دیتی ہیں۔ ترکیب تہمال: اگلی شب کو سوتے وقت عرق کاؤ زبان ۱۲ تولد کے تھامرف اگلی ہی ہستمال کچا کو ترشی وادی سے پرہیز	فی دہن ۳
۱۱۲	خواص: نہایت اعلیٰ درجہ کی مسک و مقوی ۱۴ برا اور خوش کیف ہے۔ ترکیب تہمال: اگلی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا بھضم ہو جانے کے بعد پادھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی دہن ۲
۱۱۳	خواص: اساک پیدا کرتی ہیں اور قرح بخشتی ہیں۔ ترکیب تہمال: اگلی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا بھضم ہو جانے کے بعد پادھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی دہن ۱
۱۱۳	خواص: یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مسک ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت رکھنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب تہمال: ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا بھضم ہو جانے کے بعد پادھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی دہن ۱۳
<p>حب غبر مومیا فی خواص: تقویت باہ کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ فوجائی کی غلط کاری سے ہضنا رتاسل اور ہضنا زہریلا جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتی ہیں اور ہضناے زہیہ کو قوت دے کر کم زوری کی مضمی شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور ان کے ہستمال کے بعد قوت خود کو آتی ہے۔ ترکیب تہمال: دو گولیاں رات کو سوتے وقت پادھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی دہن ایک روپیہ (دھار)</p>		
۱۱۶	خواص: یہ گولیاں بواسیر کے لیے نہایت مفید ہیں۔ سوزش کو رفع کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں۔ ترکیب تہمال: دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ مسوں پر ہضنا و بواسیر نکالیں۔	فی دہن ۲
۱۱۸	خواص: یہ گولیاں عرقی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ ترکیب تہمال: دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔	فی دہن ۲
۱۱۹	خواص: امراض جلد کے لیے نہایت مفید ہیں جلد کی سختی اور جھکڑ بڑھ جانے اور زیادتی لمبے سے جلد کے مجاری میں جو سندے پڑ جاتے ہیں ان کو دور کر دیتی ہیں۔ قبض اور گولی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ ترکیب تہمال: دو گولیاں دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔ جو بھضم غذا اور گرم اشیا نہ کھائیں۔	فی دہن ۱
<p>حب مرواریدی یہ گولیاں عورتوں کے لیے نہایت مفید ہیں عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں جو انکی تندستی</p>		

قیمت

خواص اور ترکیب تہمال

نمبر دوا نام دوا

اور قوت کو بہت بہت بائیں کر دیتا ہے اور جوانی میں بچہ پن کی حالت پیدا کر دیتی ہیں۔ جس سے سفید رطوبت کا جاری رہنا جریان منی و غیرہ اس شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جوئیے کچھ ۲ سے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ دروازہ کچھ ہیں سفید رطوبت جو رحم سے جاتی ہے وہ عورت کو نہایت کم زور کر دیتی ہے یہ گولیاں اس کو دور کرتی ہیں۔ سیلاں کو روکتی ہیں۔ بڑاں کو کموتی ہیں۔ قیمت فی درجن بارہ آنے ۱۲ روپے ترکیب تہمال ایک ایک گولی صبح و شام حق منبرہ تولہ کے ساتھ یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیا سے پرہیز۔

۱۲۹	برادری	خواص یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ ترکیب تہمال شب کو ایک گولی اذان نہانی میں رکھ دی جائے اور صبح کو ٹیبلہ کر دی جائے	فی درجن ۶
۱۳۱	تربلہ	خواص یہ لذت کی نہایت عمدہ دوا جو طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ ترکیب تہمال ایک گولی چینی کے تیل میں گھس کر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سرخو پر لپ کر لیں۔	فی درجن ۱۲
۱۳۲	تربلہ	خواص یہ گولیاں نہایت مسک ہیں اور نہ ہی ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دیتی ہیں۔ ترکیب تہمال ہر صبح سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤں سے دودھ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی درجن ۱۲
۱۳۴	تربلہ	خواص باہ کو قوت دیتا ہے اور گردہ و مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ جہرہ کو سرخ بناتا ہے۔ نہایت لذت بخش و دواور سرخ الاثر ہے۔ ترکیب تہمال صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر صحت
۱۳۵	تربلہ	خواص گولوں کی کم نفعی کو دور کرتا ہے اور باہ کو قوت دیتا ہے اور خضمہ کو قوی کرتا ہے اور لا دوا خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی باؤسی کو دور کرتا ہے اور فرزند زینہ کی خوش دیتا ہے اور کھانا چاہنے پرست کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ رطوبت خشک کر کے مٹی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب تہمال ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح کو ۲۰ دن تک دوا استعمال کریں۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت و مرد دونوں کو کھانی چاہیے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں	فی سیر صحت

قوت باہ کے لیے مفید ہے۔ باؤ تو بیک پیدا کر دیتی ہے اور ترقی دیتا ہے۔ مسک دوا۔ سرعت کو مفید ہے۔ گردہ مثانہ کے ضعف اور درد کم کو کھانا چاہنے کو فروغ بخون صالح پیدا کرتا ہے۔ فی تولہ ۱۲ روپے سیر صحت

ترکیب تہمال دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔

۱۴۰	تربلہ	خواص باہ کو ترقی دیتا ہے اور دل کو رفع کرتا ہے۔ سیلاں منی اور تنگی کو دفع کرتا ہے۔ جہرہ کو قوی دفرہ کرتا ہے۔ ترکیب تہمال صبح کو ایک تولہ کھار کر اوپر سے گاسے کا دودھ پاؤں سے لیں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۱
۱۴۲	تربلہ	خواص یہ گولیاں داکے سے نہایت مفید ہیں۔ چند روز کے استعمال و باؤ بھوسی کی طرح اڑھاتے ہیں۔ ترکیب تہمال ایک گولی گولیوں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھس کر لپ کریں۔	فی درجن ۶
۱۴۳	تربلہ	خواص یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں۔ آتشک کو بائیں کر دیتی ہیں اور تنگی کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجہ للعامل کو جو آتشک کی دم سے ہو دور کر دیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں۔ عجیب و غریب ہیں۔ ترکیب تہمال ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ساتھ طلق سے اتار لیں۔ استعمال دوا مونگ کی دال اور گروہ دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چندان پرہیز نہیں۔	شیشی ۲۰ گولی ۱۰
۱۴۴	تربلہ	خواص یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو بخ دین سے کھود دیتی ہیں اور بارہا کی مجرب ہیں۔ ترکیب تہمال دو گولیاں سرد پانی کے ساتھ بخار نہ ہونے کی حالت میں استعمال کی جائیں۔	فی شیشی ۲۰ گولی ۱۰
۱۴۵	تربلہ	خواص ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز کو بولن کو قوت دیتی ہے اور عضارہ غیہ کو قوی بناتی ہیں۔ کچھ روزہ استعمال سے بچوں میں حرکت قوت آجاتی ہے۔ دماغی ضعف دور ہو کر سستی دور ہوجاتی ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ بخون کی پیدائش زیادہ کرتی ہیں۔ کچھ روزہ استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ترکیب تہمال ایک گولی صبح کو پاؤں سے دودھ کے ہمراہ	فی درجن ۱۲
۱۴۶	تربلہ	خواص یہ گولیاں مردانہ قوت کو قائم رکھتی ہیں اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں۔ جوانی کے لیے مفید ہے۔	فی درجن ۱۲

نوٹ:- ہفتہ گولیوں کے نام اور ان کے محقق خواص اور قیمتیں آخر میں گئے ہوتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیے "مینبرہ"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب تہمال	قیمت
۶۶۶	پایہ زانیہ	پایہ زانیہ سالی سے جو کم زوری ہوتی ہو اس کو دور کرتی ہیں۔ ترکیب تہمال: جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گونی ٹھنکے شیشا استعمال کریں اس کے بعد ایک گونی تک استعمال کر سکتے ہیں۔ پورے آدمی اول ہی میں ایک گونی استعمال کریں۔ تشری وادی اور جامعہ دوران تہمال میں پزیر کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہوگا میں گرم مقامات پر اسے استعمال کی اجازت نہیں۔	فی دین ۸
۱۴۰	خ	خواص: عضلہ زہر کو قوت دیتا ہے، خیالات فاسد اور خفقان کو نافع جو امراض سوداوی کو مفید ہے یا دیر باری کے بعد جو کم زوری پیدا ہو جاتی ہو اس کو جلد زائل کر دیتا ہے۔ نہایت نفیس چیز ہے۔ ترکیب تہمال: ۳ ماشے سے ۵ ماشہ تک یہ خیر صبح کو عوق گاؤں بان، تولد عوق گزہ تولد یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ یا صرف خیر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کھٹی وادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۲
۱۵۰	خ	خواص: خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے نیز رسل و دق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ترکیب تہمال: ۱۰ ماشے یہ خیر صبح کو عوق گاؤں بان ۱۲ تولد کے ساتھ یا صرف خیر تہمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر ۸
۱۵۶	خ	خواص: دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ وسواس خفقان و مایہ نالی کے لیے نہایت مفید ہے۔ ترکیب تہمال: ایک تولد یہ خیر صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں	فی سیر ۸
۱۵۷	خ	خواص: دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب تہمال: ۱۰ ماشے یہ خیر صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولد ۱۰
۱۵۸	خ	خواص: اعضا زہر کو قوت دیتا ہے۔ بصارت کو قائم رکھتا ہے اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے۔ ہر قسم کی کم زوری کو زائل کرتا ہے۔ روح پر اس کا اثر حد محسوس ہوتا ہے۔ ترکیب تہمال: ۵ ماشے یہ خیر عوق گزہ ۵ تولد شربت انار ترش دو تولد کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولد ۸
۱۵۹	خ	خواص: عام کم زوری کو زائل کرتا ہے۔ زہر کو قوت دیتا ہے۔ حساب کے ضعف کو دور کرتا ہے اور حافظہ کے لیے بہت مفید ہے۔ زیادہ عرصے تک بیمار رہنے سے جو کم زوری پیدا ہو جاتی ہو اس کو زائل کر دیتا ہے۔ مری، جھنڈ، بقولہ فلیج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہے۔ بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی سیاری اختناق الرحم میں نافع ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ میش قیمت: ادویہ سے تیار کیا جاتا ہے (ترکیب تہمال) ۳ ماشے سے ۵ ماشہ تک یہ خیر کشتہ مرجان ۲ چاول، عوق گاؤں بان، تولد عوق گزہ تولد شربت انار ۱۲ تولد کے ساتھ یا صرف خیر ہی استعمال کریں۔	فی تولد ۶
۱۶۰	خ	خواص: دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ دل و عروق و رگن اور شگفتہ بھکتا اور زیادتی غمت سے جس کو کم زور نہیں ہونے دیتا۔ بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے۔ نفع پیدا کرتا ہے اور دل کی خشکی دفع کرتا ہے (ترکیب تہمال) ۵ ماشے سے ۱۰ ماشے تک یہ خیر کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف خیر ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولد ۳ درق طلا والا فی تولد ۶
۱۶۱	خ	خواص: دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے خفقان اور کھڑکت کو دور کرتا ہے۔ موتی تھوڑے اور چھپک میں بھی دلی گھبراہٹ کے لیے دیا جاتا ہے۔ ترکیب تہمال: ۳ ماشے سے ۱۰ ماشے تک یہ خیر صبح و شام استعمال کریں۔	فی تولد ۳
۱۶۲	خ	خواص: دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کی وجہ سے جو کم زوری پیدا ہو جاتی ہو کھوڑے ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہے۔ موتی تھوڑے اور چھپک میں جو کھجور اور دلی، بگری ہوتی ہو اسے جلد زائل کرتا ہے۔ موتی اور جواہرات اور درق طلا صیغے میں اجڑا بنا یا جاتا ہے اصل درجہ کی چیز ہے۔ اس کا فزج معتدل ہے۔ ترکیب تہمال: ۵ ماشے صبح و شام تین ماشے سے لیکر ۵ ماشے تک استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولد ۱۰
۱۶۳	خ	خواص: خفقان، وحشت، مایہ نالی اور عرق کے لیے بہت مفید ہے اور خشکی اور کمزوری تقویت قلب میں بھی ملے ہے۔ ترکیب تہمال: ۳ ماشے صبح یا سہرے کو استعمال کریں۔ گرم وادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولد ۸

نوٹ: یہ خیریں وغیرہ کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تھیں۔

قیمت

خوش اور ترکیب تھمال

نمبر دوا نام دوا

نزلہ، زکام و کمزوری دلی کی جیلا دوا
 چربہ شاہد کوکھنکس صنف اور دیگر دوائی کام کرنے والے اکثر زکام و کمزوری دلی و غیر شکایت
 میں مبتلا رہتے ہیں اور عام شخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان
 تمام مہلکے لیے یہ عجیب و غریب تھمال دوا بنائی گئی ہے جس دوا کے بہترین فوائد کو دیکھ کر طب پڑائی کی عمر گری
 کا اعتراف کرنا پڑے گا کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو جس کے تھمال سے اس کا قطع قلع ہو جاتا ہو طرز یہ کہ دوا اعلیٰ درجہ کی معوی دلی بھی جو صنف صفا
 کو دور کرتی ہے ہموک لگائی ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک مرض سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکے گی اس کی قدر
 آپ تھمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں خوش رنگ و اور خوش ذائقہ ہے۔ ترکیب تھمال ۱۰۔ شہ یخیر صبح کو یا رات کو سو تو وقت تھمال کریں تیرش اور تھمال وہ
 نیا دوسرا شیا سے پرہیز کرنا چاہیے۔ قیمت ۱۰ فی تولہ صرف جارا آنے رکھی گئی ہے جو اس کے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔

گردہ اور مثانہ و جگر کی تھمالی کا دماغ میں بہترین معالجہ
 گردہ اور مثانہ کی تھمالی کے لیے بہترین دوا ہے پتھر کی کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دیتی ہے اور
 دوائے سنگ نمبر ۱۶۶ گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر پیش و غیرہ کی تکلیف سے بچا دیتی ہے۔ قیمت ۱۰ فی تولہ چار دسپے۔
 ترکیب تھمال ۱۰۔ دوا ایک تولہ بھینس، زوری، لاشرت، آو باوئیں، ملا کر دس غذا زود صم اور ہلکی دینی چاہیے چاول اور تھمال و بادی چیزوں سے پرہیز۔

۱۶۷	دوائے لکنت	خوش۔ لکنت اور بھنگ پن کے لیے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے بچوں میں نقل کرنے کی فطری عادت ہوتی ہے بعض بچے بھنگے اور لکنت والے شخاص کی نقل اتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کے لیے یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے لیکن پیدائشی لکنت بھنگے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ ترکیب تھمال ۱۰۔ ایک ماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر پھینکی جائے اور صبح کو صبح کو۔	فی شیشی
۱۶۸	دوائے کولہ	خوش۔ جراثیم کے لیے مفید ہے خصوصاً اس جراثیم میں جس کا سبب رطوبت کی کثرت ہو اور دماغ قبض ہے۔ ترکیب تھمال ۱۰۔ ایک رتی یہ دوا ایک تولہ بالائی میں ملا کر صبح کو کھائیں۔ لال مرچ اور تیرش چیزوں سے پرہیز۔	فی ماشہ ۳
۱۶۹	دوائے کولہ	خوش۔ نقصان و قوت کو جلد روک دیتی ہے اور روح کو فوراً قوت پہنچاتی ہے۔ عجز، زہر، کولہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فائدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دل کو قوت دیتی ہے۔	فی سیر لکنت
۱۷۰	دوائے کولہ	ترکیب تھمال ۱۰۔ ماشہ یہ دوا قوت لکنت، کولہ، حرق، غنبر ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی تولہ ۸
۱۷۱	دوائے کولہ	خوش۔ روح قلب اور دماغ کو طاقت دیتی ہے اور وحشت اور مایوسیا اور امراض بار دماغ خالی بقولہ رعشہ کے لیے مفید ہے ضعف معدہ کو دور کرتی ہے اور رطوبات معدہ کو تحصیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔	فی سیر لکنت
۱۷۲	دوائے کولہ	ترکیب تھمال ۱۰۔ ماشہ دوا لکنت حرق یا دیان ۵ تولہ حرق لکنت سادہ ۵ تولہ حرق غنبر ۲ تولہ لکنت مفید ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے یا کسی ہرقہ بھی یہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸
۱۷۳	دوائے کولہ	خوش۔ سوداوی نقصان مایوسیا کے لیے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بیماریات کو خلیل کرتی ہے جو جیتی فائدہ دیتی ہے بیماری کے بعد کم کم زوری کو جلد رفع کرتی ہے۔	فی سیر لکنت
۱۷۴	دوائے کولہ	ترکیب تھمال ۱۰۔ ماشہ ۳ ماشہ ۳ دوا صبح کو مناسب ہرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے مندرجہ ذیل دوا کے ساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے حرق غنبر ۲ تولہ حرق لکنت ۳ تولہ حرق یا دیان ۳ تولہ مصری ۲ تولہ	فی تولہ ۶
۱۷۵	دوائے کولہ	خوش۔ مستورات کی ایام مایوسیا کو باقاعدہ کرتی ہے خون جیش کی کثرت کو جس کا بعض اوقات بندوبست مشکل ہو جاتا ہے اس دوا صرف خود کریں بند کر دیتی ہے ۳ ماشہ ۳ دوا صبح و شام یا دوسرے دورہ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲
۱۷۶	دوائے کولہ	خوش۔ یہ دوا ان کوٹوں کے لیے جو جوانی کی غلط کاریوں سے لپٹے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوا کے اثرات کو بچوں کی تباہ کاریوں کو ناس کر کے پوری قوت پہنچاتی ہے۔ نہایت مفید ہے ترکیب تھمال ۱۰۔ لال جے جے جے جے جے جے ہیں و خضو کے چاروں طرف بکے ہاتھ سے چھی لکنت، ماش ۳ کریں بہتر یہ کہ اس کے بعد کوئی علاج استعمال کریں۔	فی شیشی
۱۷۷	دوائے کولہ	خوش۔ اس دوا کے بھی دلی فائدہ ہیں جو دوا لکنت کے میں اگر دوا فوٹے جے جے جے جے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے ترکیب تھمال ۱۰۔ دوا ایک تولہ لکنت ۳ ماشہ کو بولی بنائیں اور دوا فوٹس کے گرم میں چوٹی	فی ذبیہ ۱۲

نوٹ۔ باقی غیر دوا وغیرہ کے نام اور قیمتیں آخر میں دیے ہوئے تھیں دیکھئے۔ "میںبر"

دولابی دُولاہی کے مرضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی جس سے دوا کو تیار کرنے کا فخر ہم نے دوا خانہ کو حاصل ہوا اور اس کا نام **دولابی** ہو۔ دُولاہی سے شکر ہی ہو؛ سادہ دونوں اقسام میں دولابی کی صفت اس سے دوا کی چند خوراکیں مرض کی قوت توڑ دیتی ہیں۔ دُولاہی کی وجہ جو عوارض جو ذکر کردہ وغیرہ میں پہلے ہو جاتے ہیں انکی ہی اس دوا سے صلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سترہ)

عرقیات لی روہیں

روغن سوزاک جلدید۔ یہ روغن نئے اور پلنے سوزاک کے لیے اس قدر معینہ جو کہ بیان سے بہرہ کو کہ بیان سے بہرہ کو سوزاک کو چند ہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہے جن کو روغن کرناجی، قوہ کو بھرتا جی، ہر موسم میں اس کا استعمال بے خطر ہے قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ (علماء ترکیب قتال)۔ ایک ماشہ یہ روغن تپاشہ میں محال کر منہ میں رکھیں اور پے شربت بزوی ۴۰ تولہ پانی میں محلول کر پیئیں۔ شربت مرچ اور گرم شہیاد سے پہلے

نوٹ:- اپنی مدغوں کے نام اور ان کی قیمتیں آخوں لے ہوئے تہمتہ میں دیکھئے۔ "منبر"

نوٹ:- باقی روغنوں کے نام اور ان کی قیمتیں آخر میں ملے ہوئے نمبر میں دیکھئے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۴۳	سنون ستی	خواص و ترکیب استعمال: دانتوں کو جلا دینا اور بونٹوں پر پھری باتا جو کہ خوشبو اور صفا کرتا ہے معمولی دانتوں پر لپٹ کر خواص: معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم آسان کرتا ہے بھوک کو بڑھاتا ہے اور شکم کو فوراً صاف کرتا ہے اور ریش کو تحلیل کرتا ہے معدہ کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دماغ قبض سے اور ریاتی بواسیر کے لیے مفید ہے۔	فی تولد ۱۰
۲۴۴	بزرگ	ترکیب استعمال: ایک ماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جس وقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	شیشی دوا ۸
۲۴۵	بزرگ	خواص: سوزاک کا قرح بھر دیتا ہے اور اس دیر پر آزار سے نجات دلاتا ہے جریان کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔	فی تولد ۳
۲۴۶	بزرگ	ترکیب استعمال: ایک ماشہ اول دن دوسرے دن ڈیڑھا شہرے دین تین ماشے یہ سفوف شربت ہووی ۳۰ تولد ۳۰ یا اور مناسب دوا کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرقہ گرم اور ترکش اشیا سے پرہیز۔	فی تولد ۳

سفوف مغلظ و مسک
 رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہے اور ماڈہ تولد کو غلیظ کرتا ہے اور نہایت بھی و مسک جریان کیس ہی یا دتی کے ساتھ ہوا کے نفط و گرم سے ۳۱ و زمین صحت کی ہو جاتی تو۔

ترکیب استعمال: شیشی صبح کو پادھیر کاٹے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں کٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز قیمت فی ڈبہ ۲۱ خوراک ۱۲

۲۴۷	بزرگ	خواص: معدہ کو قوت دیتا ہے بھوکا خوب ہضم کرتا ہے۔ ریش کو تحلیل کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے سستی اور کامی کو دور کر کے تمام اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ ترکیب استعمال: ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سو متوقفت بانی کے شہ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ نمہ اس سے کم مقدار میں استعمال کریں۔ قابض و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی تولد ۱۰
۲۴۸	بزرگ	خواص: معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریش کو تحلیل کرتا ہے ہضم آسان کرتا ہے اور خون صاف پیدا کرتا ہے۔ شیشی بولی سینا کے اس نسخہ کو بخور فرمایا تو۔	فی تولد ۱۰
۲۴۹	بزرگ	ترکیب استعمال: ۳۰ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولد ۱۰

۲۵۰	بزرگ	یہ سفوف باہ کے لیے کسیر و کبھی ہی باہ سے نامیدی ہوگی ہوا کے نفط و فصل سے ایک ہفتہ کے ہنہال سے سہی حالت ہو جائے گی۔	فی تولد ۱۰
۲۵۱	بزرگ	ترکیب استعمال: ۳۰ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور نفیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولد ۱۰
۲۵۲	بزرگ	خواص: معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور قبض کو رفع کرتا ہے معدہ کے ضعف اور ریاتی دوا کو زائل کرتا ہے۔	فی تولد ۱۰
۲۵۳	بزرگ	ترکیب استعمال: ۲۰ رقی یہ سفوف جو ارش کوئی ۹ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ بادی اور نفیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولد ۱۰

شربت فولاد
 معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صاف پیدا کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آئے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے۔ ہرچہ ترکیب شیشی پر پیسایا تو۔ جس تولد کی شیشی ایک روپیہ آئے (پیر)

۲۵۴	بزرگ	موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا ہوا بہرہ و دوا خانہ کا ایک بیضیہ طیارہ	فی تولد ۱۰
۲۵۵	بزرگ	یہ طیارہ دوا خانہ کی مخصوص چیزوں کے اجراء کو میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے جس میں شیشی سے یہ طیارہ قدر مفید ہو گیا ہے کہ اس کے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے۔ یہ طیارہ مخصوص کی تمام چیزوں کو رفع کر کے نہایت قوت بخشتا ہے اس کے اجزاء سرخ التفوذ میں عجیب و غریب چیزوں قیمت فی شیشی صرف تین روپے۔ ہرچہ ترکیب شیشی کے ہزارہ سے۔	فی تولد ۱۰
۲۵۶	بزرگ	خواص: اس زمانہ میں جہاں تک دیکھا گیا ہے وہی صدی فوسے بلکہ چافوسے انباتے وطن کو بڑا دوا و ضعف باہ کے شاکاں ہیں جس کی ہم دنیا و ہرچہ کی غلط کاری اور جاتی کی بے عنایتیاں ہوتی ہیں اور غریب و غنی کو شرم کے مارے	فی تولد ۱۰

نوٹ: یہ سبھی سفوفوں اور شربتوں کے نام اور قیمتیں آخر میں کی ہوئی قیمت ختم میں دیکھئے۔ "پیر"

نمبر و نام دوا	خواص اور ترکیب تھمال	قیمت
۳۶۳	کسی حادثہ کے بعد جسے جوع نہیں کرتے اور نہ اپنا درد دل کہتے ہیں اور دل کی حسرت دل ہی میں لیے ہوئے دنیا سے سفر کرتے ہیں۔ ان حضرات کے واسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور ارکار رفتہ مایوس ہو کر موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے لگے ہوں یہ طلا نہایت محنت اور سنجیدگی سے تیار کیا گیا ہونی اور یہ کہ یہ کیا تاثر طلا اور لطف یہ کہ بالکل بغیر درد نہ اپنا کرتے۔ جو نہ سوزش اور نہ بے چینی پیدا ہوتی ہے اور درد گرد و بھفتہ یا جلدی شراط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی کمزوری دسی کو خواہ کسی سبب سے بوزائل کر کے از سر نو طاقت اور پرجہتگی پیدا کرتا ہے۔	فی تولد لعلہ چار روپے
۳۶۴	ترکیب تھمال ۳ رقی سرو سیون پیکر یا ش کریں اور اوپر سے بھگہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے کچے موت سے لپٹائیں اور صبح کو کھول دیں اور مرد پانی سے پرہیز کریں اور جہاں سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں اگر کچھ دسے نعل آئیں تو طلاء موقوف کر کے چھٹی کا تیل لگائیں۔ جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کر دیں + خواص کثرت ہمارے دیگر عوارض کے باعث خصوصاً ہاں اگر فانی واقع ہوئی ہو اس کو دور کرنا اور طبیعت رو بہ کوجذب اور جیس کر کے عروق و عصاب کو قوت دینا اس کا خاص اثر چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی جڑ کا میں ناس ہو جاتی ہیں اور ناس شدہ قوت خود کرتی ہے قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے۔	فی شیشی لعلہ
۳۶۵	ترکیب تھمال سب ترکیب طلا مذکورہ بالا۔ خواص وہ نوجوان کہ جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملایا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو بزرگی کی سنی کو وجہ سے معذور ہو گئے ہوں ان کے واسطے یہ طلا نہایت مفید ہے کہ یہ سستی کو دور کرتا ہے اور رگوں اور جھٹوں کو مضبوط بناتا ہے۔ دوسرے تھمال کریں ترکیب تھمال۔ حسب ترکیب طلا مذکورہ بالا۔	فی شیشی چار روپے
۳۶۶	خواص۔ طلا ان لوگوں کے لیے جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں رگوں اور جھٹوں کی جڑ خراب ہو اور کبھی کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتا ہو نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے لیے موسم سرد وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں اور جلدی یہ کہ صرف نیم گرم ہاں کی جاتی ہے نہ نہ ہٹنے کا خیال ہے اور نہ کپڑے خواب میں لپٹا کر کوئی دوا میں ناپاک اور بد بو دار نہیں دوسری خوبی یہ کہ کسی جگہ درد ہو اس طلا کی چند روزہ ہاں سے کافر ہو جاتا ہے۔ جنوقین کے لیے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ کرنا دینا تاکہ کافی ہوتا ہے اگر کال فائدہ اٹھانا ہو تو سبب و غریب طلا کا استعمال کریں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔	فی شیشی چار روپے
۳۶۷	ترکیب تھمال بلو نیم گرم کر کے تمام عضو پر خوب ہاں کریں۔ سرد پانی سے حتی الان اور حمامت سے قطعی پرہیز۔ خواص باہر قوت دینا جو کمزوری کو دور کرتا ہے اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ عصاب میں طاقت اور پرجہتگی پیدا کرتا ہے جتنی اجڑا سے بنایا جاتا ہے وہ جتنی فائدہ بخشتا ہے۔ پہلے دن اپنا دکھا ہے۔	فی تولد لعلہ چار روپے
۳۶۸	ترکیب تھمال بقدر چار رقی یہ طلا سرو سیون پیکر یا ش کریں اور اوپر سے بھگہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر یہ طلا فائدہ دیتا ہے جتنی معمولی طور پر ہاں کرنے سے ہی جلد اثر دکھاتا ہے۔	فی تولد لعلہ چار روپے
۳۶۹	خواص بھٹنے تناسل کے تمام نقص کو دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے جھٹوں کو قوی کرتا ہے اور رگوں میں جو تیزب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے جو تھلیل کرتا ہے اپنے خواص میں عجیب اثر ہے۔ ترکیب تھمال بقدر چار رقی یہ طلا سرو سیون پیکر یا ش کریں اور اوپر سے بھگہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے اور جہاں سے پرہیز۔	فی شیشی چار روپے
۳۷۰	خواص بھٹنا تناسل کے تمام نقص کو دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے جھٹوں کو قوی کرتا ہے اور رگوں میں جو تیزب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے جو تھلیل کرتا ہے اپنے خواص میں عجیب اثر ہے۔ ترکیب تھمال بقدر چار رقی یہ طلا سرو سیون پیکر یا ش کریں اور اوپر سے بھگہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے اور جہاں سے پرہیز۔	فی تولد لعلہ چار روپے
۳۷۱	خواص وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر نوجوانوں کو لاحق ہوتی ہیں اور وہ شرم سے اس کا اظہار نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زدن کی کھوکھلی حسرت کھنکھناتے ہوئے باقی عدم جہالت میں لپکتے ہوئے طلا واقعی ان کا شرف دار ہے۔ استعمال وقت رفتہ رفتہ خود کرتی ہے عصاب میں قوت دینا پیدا کرتا ہے اور نہ سوزش یا باکی ہلکی ہلکی ہر موسم اور ہر جگہ کے استعمال کر سکتے ہیں۔ ترکیب تھمال شب کو کم از کم کے سرو سیون پیکر یا ش کریں اور پان نیم گرم کر کے باندھیں سو پانی اور صبح چھ چیزیں خواص عجیب و غریب طلا جو اس کے فوائد کا چھ چھ عام ہی ہر جگہ جتنی جتنی خاص مقام سے تیار کیا جاتا ہے جو عضو	فی تولد لعلہ چار روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۷۱	طلسمان	مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں حدیث المثلال پرست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں کبھی لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ ترکیب استعمال: انگوٹھی کا پلاسٹک، روغن تھیلی میں گیس کر شند اور سیون چھوڑ کر گھٹیاں دھوپان باندھیں جاسموت پر ہنر۔	فی تولی چار روپے
۳۷۲	عرق فولاد	نہایت باضمقہ قوی ہضاج قوی معدہ جو معدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے اور سیرخونی وادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی خرابی کو تازہ کرنا جو صبح ۵ تو عرق میں ایک تودہ صری ملا کر پی لیں قیمت فی تول (ملک)	
۳۷۳	عرق روح افشا	دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشنا جو معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے اور ہاضمہ کو بھی قوی کرتا ہے اور اعلیٰ درجے کی شہابی ہو۔ غذا کو جلد و بدن بنانا خون صالح کثرت پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ بنانا سستی و کالی کو دور کر کے طبیعت میں شہابی ثابت ہوا قریب قریب ہر فرنگ پر یکساں فائدہ دیکھتا ہے۔ بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہے۔ نہایت جانفشانی اور خواص تہام و تیار کیا جاتا ہے قاب استعمال اور حدیث المثلال قیمت فی تول تین روپے سے اس ترکیب استعمال: ۱۰ تودہ صری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ تیرش اور تیش چیزوں سے پرہیز کریں۔	
۳۸۳	خون خونی	خواص: اعلیٰ درجہ کا صغی خون جو چھوٹے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہے جو چہرہ کو رنگ نکھارتا ہے قوت پاکیزہ منفی و مقوی و قوی کو تقویت دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم طعام میں عانت کرتا ہے قوت پاکیزہ طبیعت کو نگہداشت رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال: ۵ تودہ عرق دن کو کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پی لیں ایک دہن پش جگہ تودہ صری پشیں۔	فی تول ستہ
۳۸۹	عرق ہنر عرق	خواص: ہضاج قوی معدہ جو معدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے اور سیرخونی وادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی خرابی کو تازہ کرنا جو صبح ۵ تو عرق میں ایک تودہ صری ملا کر پی لیں قیمت فی تول (ملک)	فی تول ستہ
۴۱۴	عرق ہنر عرق	خواص: ہضاج قوی معدہ جو معدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے اور سیرخونی وادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی خرابی کو تازہ کرنا جو صبح ۵ تو عرق میں ایک تودہ صری ملا کر پی لیں قیمت فی تول (ملک)	فی تول ستہ
۴۱۶	خانہ خونی	خواص: چہرے پر طاعت اور خوب صورتی پیدا کرنا جو توبہا داغہ حسن افزا استعمال کیجیے۔ چہرے کی جھانیاں داغ ہوتا کو دور کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنادیتا ہے۔ جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال: رات کو ہاتھ یہ داغہ قدرے پانی میں نیم گرم کر کے چہرے پر مالش کریں صبح منہ دھو لیں۔	فی ڈبیر ۱۲
۴۱۷	خانہ خونی	خواص: ہضاج قوی معدہ جو معدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے اور سیرخونی وادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی خرابی کو تازہ کرنا جو صبح ۵ تو عرق میں ایک تودہ صری ملا کر پی لیں قیمت فی تول (ملک)	فی تول ستہ
۴۱۸	خانہ خونی	خواص: ہضاج قوی معدہ جو معدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے اور سیرخونی وادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی خرابی کو تازہ کرنا جو صبح ۵ تو عرق میں ایک تودہ صری ملا کر پی لیں قیمت فی تول (ملک)	فی تول ستہ
۴۱۹	قرص سوزاک	دوا سوزاک بہترین بولہ جو جلن کو رفع کرتی ہے سوزاک کے چائے کو ملا کر کئی سوزاک کے لیے لکھو اور پانے سوزاک کے لیے بولہ بولہ کر کے کھائیں۔ ترکیب استعمال: ۴ قرص شربت بزروری ۲ تول کے تیار اگر دودھ کی لٹی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو زیادہ مناسبت شہابی۔ سوزاک و دودھ	فی تول ستہ
۴۲۰	قرص سوزاک	دوا سوزاک بہترین بولہ جو جلن کو رفع کرتی ہے سوزاک کے چائے کو ملا کر کئی سوزاک کے لیے لکھو اور پانے سوزاک کے لیے بولہ بولہ کر کے کھائیں۔ ترکیب استعمال: ۴ قرص شربت بزروری ۲ تول کے تیار اگر دودھ کی لٹی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو زیادہ مناسبت شہابی۔ سوزاک و دودھ	فی تول ستہ

قیمت: پانی عرقوں اور قرصوں کے نام آخر میں لکھی ہوئی قیمت ہر قسم میں ملاحظہ فرمائیے۔

[illegible]

نوٹ :- باقی قرضوں اور کشتوں وغیرہ کے نام اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی خبرست تتمہ میں دیکھیے۔

نوٹ :- ک اور گ کی باقی چیزوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تمہ میں دیکھئے۔

قیمت

عظمت
لبوب

[illegible]

معجون مقوی مسک

یہ عجز و قوت مودی کے لیے حیرت انگیز چیز ہے۔ انتہا مسک ہر پہل ہی خوراک میں پناہ اثر دکھاتی ہے زیادہ میں اندازہ زیادہ اضافہ کرتی ہے۔ جلد میں عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہے۔ زکاوارہ اور عاقبت ناخوشی لوگوں کو زندگی کا سچا لطف ایک شائستگی کو سوتیہ پتا دھڑو دھڑ کے ساتھ ہتھال کر۔ خاص طور پر گھٹنے میں کھانسی ہتھال کر۔

معجون اکسیر ۱۵ { میمون باک

ہے واسطے اکیسوا کلہ رکھتی: دقت مردی کو قام رکھتی ہے، خصوصاً کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے، جو عین میں حلقہ
کرتی ہے، خون صالح پیدا کرتی ہے، دقت کو دور کرتی ہے، جو ش او دقت کو برقرار رکھتی ہے، غرض باہ کی ہر شکایت کے
شیر کاغذ پاؤں سیر کے ساتھ، یات کو سوتے دقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ (۱۰۰۰)

۵۱۷	مومن بن محمد	فخوس - حرارت مغزی کو پانچھ کرنی جو جھٹک دے رو کو نزل کرنی جو باہ کو قوت دینی جو معدہ کے ضعف کو دور کرنی جو مصفی خون و چرب کا رنگ نکھارنی جو جو ٹوٹ محو و المراج ہوں ان کو سب قوت اور فائدہ دیتی جو۔
۵۱۸	مومن بن محمد	ترکیب تھال - کر زرد شخاص ساڑھے چار ماشے اوسطہ دج کی طاعت دے ماشہ اور قوی شخاص ایک تولہ یہ مومن نازد پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس مومن کی پڑی فونی - عینہ دو پینر کی ضرورت نہیں۔
۵۱۹	مومن بن محمد	فخوس - سرعت اور رقت کو دور کرنی جو باہ کو قوت دیتی جو مادہ تولید کی خرابی کی اصلاح کرنی جو اور جریان کو روکنی جو۔ یہ مومن کسی قدر قبض بھی کرتی مگر اب میں ایسے اجڑا شال کیے گئے ہیں جو قبض نہیں ہونے دیتے۔
۵۲۰	مومن بن محمد	ترکیب تھال - ایک تولہ یہ مومن کشتہ قلعی ۲ چاول میں ملا کر استعمال کریں۔ ترش و بادہی ششیاء سے پرہیز۔
۵۲۱	مومن بن محمد	فخوس - باہ کو قوت دیتی بھابھ میں صلابت پیدا کرنی اور خشکی کو زائل کرنی جریان و رقت کو کھو دیتی جو عمدہ اور موثر چیز۔ ماشہ یہ مومن حق مارالم غیری شہ کلان تولہ یا عرق لند تولہ شربت انار تولہ یا صرف مومن ہرہ شیر گاؤ ترشی یا دگی میزہ

مخبر جالینوس ۵۲۹

حوادث جانینہ سے نہ سمجھ کر شات فائدہ سمجھیں ۱۱) قوت مردی اور خواہش کو قائم رکھتی ہو ۲۰) گردہ اور گیر حوض تناس کے درمیانی موقوف نیز شائد نشین و احویل کو جو غلط کاری اور کثرت جماع سے متاثر ہو جائے انھیں اعتدال کی قوت کافی اور اپنے ذاتی فضل نمود کے لیے بیدار کرتی ہو اور حالت طبعی تک پہنچاتی ہو ۲۱) بھونیس قوت ۲۲) قوت ۲۳) مرد کی عظمت قائم رکھتی ہو ۲۴) چہرہ کا رنگ نکھارتی ہو ۲۵) اچھی مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہو ۲۶) لاکرتی ہو جو عضو کی کمزوری کے لیے ماضی قیود ۲۷) راہ نشہ، ماشہ تک یہ جمون استعمال کیا تو قوی اثر نیکے لیے بیشائیل موسم ہوا اگر کرنی یا برسات کا موسم ہو تو عرق بیدار شکہ تولہ یا صرف دودھ کے قضا استعمال کیا جائے

۱۰۸۱

خوفا :- جن مور توں کمال ساقط ہو جاتا ہو یا کچھ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر فتنہ مومناں میں سے

نمبر ۱۰ نام دوا خوں اور ترکیب تہمال قیمت

بہت مفید ہے۔ تیسرے حصے کے، اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بخیر پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤ زبان ۱۲ تولہ شربت ۱۲ مارشیرس ۲ تولہ یا تہنپانی کے ساتھ صبح استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸۰)

۵۴۶	خوں	بہ کو قوت دیتی ہے سرعت کو زائل کرتی ہے عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا استقرار حمل میں مدد ہے عورتوں کی کمزوری کو رفع کرتی ہے نہایت مفید اور بخیر ہے ترکیب تہمال، ۵ ماشہ یہ معجون پانچ تولہ دودھ کے گھٹا یا صرف معجون تہمال کی بجائی ہے ترش اوبادی کا پرہیز	۱۲ تولہ
۵۵۳	خوں	خوں، گھٹیا کے درد، آشک، ہڈام اور فساد خون کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہے جمولات مطب میں سے ہے۔ ترکیب تہمال، ۵ ماشہ یہ معجون عرق شاہنہ ۱۲ تولہ عرق عشبہ ۱۲ تولہ گھٹا یا صرف معجون تہمال کریں۔ اوبادی اور ترش اوبادی سے پرہیز	۱۲ تولہ
۵۵۴	خوں	خوں، گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بہولت پیشاب کے راستے نکالتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو قوی کرتی ہے۔ ترکیب تہمال، ۵ ماشہ مکہ صرف یہ معجون شیر خرم کرس ۱۲ ماشہ بادیان ۵ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۱۲ تولہ گھٹا	۱۲ تولہ
۵۵۵	خوں	خوں، بہ کو بھال دینا و تھلید کی پیدائش کو نادمہ کرتی ہے بھوک لگانا سلسل لبول اور درد کم اور درد گردہ و مثانہ کو دور کرتی ہے چہرے کا رنگ صاف کرتی ہے بڑے دہن کو زائل کر کے منہ کو خوشبودار بناتی ہے بھلہ پر مفید ہے۔ ترکیب تہمال، ۵ ماشہ یہ معجون رات کو سو تو وقت استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز	۱۲ تولہ

مجموع مروح الارواح - یہ معجون ایک پراسرار چیز ہے حرارت غریزی کو قوت دیتی ہے ہضار ریسہ کی طاقت بڑھاتی ہے جسم کو فرہ اور قوی ہے عقل اور حافظہ کو زیادہ کرتی ہے مطلوب بیماریوں کو زائل کرتی ہے۔ دھات کے روگ کو مٹاتی ہے۔ اور مادہ تولید کو اس قابل بناتی ہے کہ اولاد پیدا ہو سکے اور کم زوری کو دور کرتی ہے اور قوت کو زائل نہیں ہونے دیتی حکما کی دلتے ہیں اگر اس معجون کو کسی طبیب شاذی کا مشورہ لیکر استعمال کیا جائے جو خوش ایشادی کر کے بھی پیشان اور ناکام ہو جس ناکام شخص کو ایک آرزو یا پانچ جھنڈے زیادہ قوت حاصل ہو جائیگی۔ اسکے اجزاء نادر و قیمتی ہونے کے علاوہ شکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور بہک خاص ترکیب اور خاص اہتمام سے بنایا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ عطر ترکیب تہمال :- صرف ایک ماشہ یہ معجون ہتھمال کیجائے اس سے زیادہ ہرگز ہتھمال کیجائے۔ عرق عشبہ تولہ عرق مالہم خاص دوا تشہ تولہ یا کسی اور مانسب بدرتہ کیا تھ تہمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

مجموع جریان خاص - جریان ایسا موزی مرض ہے جو انسان کے جسم کے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھالیتی ہے جو ہر انسان کو بانی کی طرح بہا دیتا ہے جو ان کو خاک میں ملائی لاقوت بھائی کو برادر کر دیتا ہے موزی مرض جو اس قاطع لس مرض کیواسطے یہ معجون کسی کا حکم رکھتی ہے بعد میں غفلت پیدا نہیں ہوتی بفضل خدا صرف ۲۰ یوم کے ہتھمال سے یہ نیکایت دلت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ بلے ۲۰ یوم (عطر) ترکیب تہمال، ۵ ماشہ یہ معجون پانچ تولہ دودھ کے گھٹا یا صرف معجون تہمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز

مجموع مویہانی - تمام ہضار ریسہ کو قوت دیتی ہے اور جامع کے بعد فوراً استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت کا جلدی کر دیتی ہے اور کمزوری کو بانی نہیں دینے دیتی۔ عجیب اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عطر) ترکیب تہمال، ایک ماشہ سے تین ماشہ تک یہ معجون عرق عشبہ یا صرف معجون تہمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز

مجموع نقوہ - دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے جسم میں خوش گوار حرارت پیدا کرتی ہے اور خفقان کو زائل کرتی ہے حرارت غریزی برائیتہ کے قوت قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپہ (عطر) ترکیب تہمال، ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤ زبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف یہ معجون تہمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز

مجموع طہال - خفقان اور امراض سوداوی کو زائل کرتی ہے دل و دماغ کو بحیرہ طاقت بخشی ہے تمام ہضار ریسہ و شریف کو قوت دیتی ہے

نمبر دوا	نام دوا	خصوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۹	دار الذہب	توانائی پیدا ہو جاتی ہے ضعف باہ وغیرہ کے مریض اس سے خاص فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ضعف عامہ کے لیے اس دوا کے دو تین قطرے حرق یا الہم غیری ہ تو لہ کے ساتھ یہ حرق کا دوا ہے۔ تو لہ کے ساتھ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کرنے چاہئیں دق وغیرہ کے مریضوں کو حرق ہر چار یا حرق گز غیری کے ساتھ اور ضعف باہ کے مریض اس کو حرق یا الہم ہ ہنخہ خاص دوا آتشہ میں ڈال کر استعمال کریں۔ اس کے دوران استول میں دودھ بکھن وغیرہ حسب برداشت استعمال کر سکتے ہیں۔	نی ۱۰ شہ تقریباً ۲۰ قطرے دور ۱۰ پلے (۱۰۰)
۶۰۰	مریم	یہ کیمیاوی طریقہ بنایا ہوا موتیوں کا پانی زیادہ نہایت لطیف بطور اور ضعیف چیز اور امراض قلب و ضعف عامہ میں اسے فوائد قابل غما ہیں۔ آلات جنم پراس کا اثر خاطر خواہ پایا گیا ہے موتی تھیر اور نفوس قوت کے لیے خاص چیز ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۵ قطرے حرق کا ذہن ہ تو لہ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	نی ۱۰ شہ تقریباً ۲۰ قطرے دور ۱۰ پلے (۱۰۰)
	خفہ	مشک عطر اور جوامات کا ایک نفیس مجموعہ یہ مضر نہایت قیمتی۔ جزا سے تیار کی جاتی ہے اور دماغی کام کرنا والوں کے لیے آپ حیات کے گہر میں صبح کو پہلی ایک خوراک اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ آپ کا دماغ اور جسم تمام دن بے محنت مصروف عمل رہے گا۔ صدمہ میں پہنچے ہی تمام حساب پر غیر متولی اثر کرتی ہے تمام دن کے ٹھنکے ہوئے جسم اور دماغ اس سے آسروں توانا ہو جاتے ہیں۔ خود مدحیرت اخیر فوائد رکھتی ہے جو تجربہ سے ہی ظاہر ہوں گے۔ ایک شیشی میں ۱۲ خوراک دوا ہے۔	نی ۱۰ شیشی ایک تولہ عطر
	شک	اخلاص جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے جس کے لیے مثالی دنیا میں لانا ہی دوا ہے اور دوا خانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بیشمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ اہتمام ایک دوا خوراک میں ہی رک جاتا ہے۔ طریقہ یہ کہ اعضا تناسلیہ میں کسی قسم کا نقص نہ دوا پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لیے مثالی کی ایک شیشی بائیں کافی ہوتی ہے۔ نی شیشی ۲۴ خوراک تین۔ دوپے (۱۰۰)	نی شیشی سے
	مسک	اب کوئی شخص بائیں دنا کام نہیں رہے گا کیونکہ مسک فیلپس رجسٹر کی پیدا دے بیٹھا بائیں دے مراد لوگوں کو کا طریقہ بن دیا ہے اس دوا کے خواص اس قدر قیمتی ہیں کہ انسان کو مجبوزادوں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اگر آپ کو جب اس قسم کی سرچ الاثر اور مفید دوا استعمال کرنا اتفاق نہیں ہوا ہے تو مسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔ مسک بے نظیر جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک نہایت مقوی اور نہایت مسک دوا ہے جو قوت اور مسک کے منتقل جس قدر دوا میں موجود ہیں ان میں اور مسک فیلپس فرق یہ ہے کہ مسک فیلپس ہرگز کوئی خواب پیدا نہیں کرتی۔ مسک فیلپس میں مسک عطر یا قوت اثر و اموم میں جیسی قیمتی اور یہ شامل ہیں اور یہ دوا میںوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہے۔ مسک فیلپس کا نام اس دوا پر بھی طور پر نا ذکر استیاضہ مفصل پر چہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔	نی شیشی تین روپے سے
ن			
۶۲۵	نمک جالینوس	خواص۔ اس کے اجزاء ترکیب کا خاص خصوصیت سے معدہ اور اس کے تمام افعال کی جانب سے بوجھ تو جسم کی مشین میں موڑی ایک دوا کی ہے جس کو تمام جسم پر خاص مقدار حاصل ہر دل و دماغ و جگر اور مغز و خوارق و لیکر بدن کی کماں تک اس کے محتاج ہیں معدہ کا عمل صحیح ہو تو کوئی خلل اعتدال سے زیادہ پیدا نہیں ہوگی۔ کثرت لمبے سے تب زکامی اور امراض سینہ و صدر کا کثر فالج و وجع المفاصل وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں یہی طرح مواد کی کثرت طرح طرح کے عوارض پیدا کرتی ہے۔ بلح کی کثرت تغیر اور طرح طرح کے درجہ پر پہنچا ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً درد گردن و پسلی و دم معدہ درد شکم و دوا سے غیر نمک جالینوس معدہ میں داخل ہو کر اس تمام الانشوں سے پاک و صاف کرتا ہے اور امعاء میں غذا کے تقاضا و عمل ہو کر ہر ایک رومی مادہ کو دفع کرتا ہے۔ یہی نمک جالینوس صحت کے لیے ایک بہت ہی قیمتی دوا ہے۔ نمک جالینوس کا دواشی استعمال کثرت امراض و محفوظ رکھتا ہے ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپال ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ ۸۰/۰	نی ۱۰ شہ تقریباً ۲۰ قطرے دور ۱۰ پلے (۱۰۰)
	ملاطرا	خواص۔ امراض معدہ کے لیے جید مفید ہے۔ خدو جلد معتم کرتا ہے۔ کوئی شکم درد نفع کو بھگتا ہے۔ جو کم کوئی صاف کرتا ہے۔ بنیم چھانٹا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۳ چاول یا ایک قس جوارش جالینوس یا جوارش کسبیا میں ملا کر بعد غذا سویت کھانا چاہئے۔ معدہ و جگر کے امراض میں مفید ہے۔ عظم جگر و جگر چھانٹا ہے۔ فائدہ کرتا ہے۔ جو عمل جنم میں اعانت کرتا اور گردہ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ یہ کھانا کھانے کے بعد روووں وقت ۵ قطرے معدہ سے پانی میں ملا کر پیئے چاہئیں۔	نی تولہ ۱۲ ۱۲
۶۲۵	ملاطرا	خواص۔ امراض معدہ کے لیے جید مفید ہے۔ خدو جلد معتم کرتا ہے۔ کوئی شکم درد نفع کو بھگتا ہے۔ جو کم کوئی صاف کرتا ہے۔ بنیم چھانٹا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۳ چاول یا ایک قس جوارش جالینوس یا جوارش کسبیا میں ملا کر بعد غذا سویت کھانا چاہئے۔ معدہ و جگر کے امراض میں مفید ہے۔ عظم جگر و جگر چھانٹا ہے۔ فائدہ کرتا ہے۔ جو عمل جنم میں اعانت کرتا اور گردہ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ یہ کھانا کھانے کے بعد روووں وقت ۵ قطرے معدہ سے پانی میں ملا کر پیئے چاہئیں۔	نی تولہ ۱۲ ۱۲

تہ

جو مرکب آدھ آپ کو کچھ صفوں میں نہیں ملیں ان کے نام مختصر خواص اور تمیزیں لفظی و ایہاں ملاحظہ فرمائے

نمبر ذرا	نام دینی	مختصر خواص	بڑی مقدار	قیمت
۱	اطریش مسیح الملک	دل و رما خط کو قوت دیتا و دوسہ کوزاں کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولد ۸
۲	اطریش اسطوخودوس	دماغ اور معدہ کو فضلات کو پاک کرتا و براہ پشمال کرتے ہوئے سیاہی قائم رہتی ہے۔	۹ " "	۸
۳	اطریش بیل و بیان	پیشے کے کپڑوں کو صاف کرتا و مقوی معدہ بھی ہے۔	۹ " "	۸
۵	اطریش سنائی	ماہیوں کی بعض قسموں میں مفید و قیض کشا اور دوسہ کوزاں کرتا ہے۔	۹ " "	۸
۷	اطریش مغیہ	مقوی دل و بادی بواسیر کے لیے سودمند ہے۔	ایک تولد	۸
۱۰	اطریش فولادی	بدنی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے۔	۶ ماشہ	۸
۱۱	اطریش کبیر	دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے۔	۹ " "	۸
۱۵	اطریش اقیتمون	سوداوی امراض کے لیے بہت مفید و قیض کشا ہے۔	۹ " "	۸
۱۷	انقرویانے کبیر	فالج القود اور صرع و خیرہ امراض کو دور کرتی ہے۔	۹ " "	۸
ب				
۲۶	باسیقون کبیر	ابتدائی نزلہ المار میں مفید و بیانی کو قوت دیتا ہے۔	ایک ایک سلائی	فی تولد ۸
۲۸	برود کا فوری	یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہے اور آشوب کی بقیہ کی کو کھاتی ہے۔	" "	۸
۲۹	بنادوق البزور	یہ دوا سوزاک کے زخم کو بھرتی کرتا و درشتیاب کی جلن کو روکتی ہے۔	۶ ماشہ	۸
ت				
۳۶	تریاق نازوق	بیمروں کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ بلغمی امراض میں کارآمد ہے۔	۱ " "	۸
۴۰	تریاق مشمانہ	گردہ اور مثانہ کی بیماریوں کو دور کرتا و درشتیاب کی جلن کو روکتی ہے۔	۹ " "	۸
ج				
۴۶	جوارش ملہ لولی مسیح الملک	مقوی معدہ اور قلب و ضعف معدہ کی وجہ سے آنے والے دستوں کو روکتی ہے۔	۶ ماشہ	فی تولد ۸
۴۸	جوارش آلم غنبری منجہ کلاں	صفراوی دستوں اور خیرہ کو روکتی ہے و معدہ اور قلب کو قوت دیتی ہے۔	۶ " "	۸
۵۰	جوارش تمر ہندی	صفراوی دستوں اور ق کور و کتی ہے و بیضہ کے دونوں میں کارآمد ہے۔	۹ " "	۸
۵۵	جوارش زنجبیل	ضعف معدہ اور تمام جنسی امراض کے لیے مفید و بامضہ کو درست کرتی ہے۔	۷ " "	۸
۵۶	جوارش سفر جلی قابض	قے اور دستوں کو روکتی ہے و جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔	۹ " "	۸
۵۸	جوارش ششابی	دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے و خفقان اور خیرہ کو دور کرتی ہے۔	۹ ماشہ فی تولد	جوارش ۳
۵۹	جوارش شہر یار	معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی ہے۔ قوی اور عسل البول میں مفید ہے۔	۹ ماشہ	فی تولد ۷
۶۰	جوارش شہنشاہی غنبری	دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے و خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔	۶ " "	۱۲
۶۱	جوارش طباشیر	خراب بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے و صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔	۹ " "	۷
۶۳	جوارش مسلاقی	معدہ کی غلیظہ ریاہوں کو تحلیل کرتی ہے۔ بامضہ کو قوی کرتی ہے۔	۶ " "	۷
۶۵	جوارش قرطم	میتیں جو جناب کھول کر لاتی ہیں مقوی معدہ ہے۔	۱ تولد	۷
۶۷	جوارش کوئی کبیر	دوسہ اور قوی کورٹ کرتی ہے و بامضہ کو قوت دیتی ہے۔	۹ ماشہ	۷
۶۸	جوارش کوئی سبل	معدہ کو خراب آدوں سے پاک و صاف کرتی ہے۔ ریاہ کو خارج کرتی ہے۔	۹ " "	۷
۷۰	جوارش صطکی منجہ کلاں	معدہ کی سردی اور ضعف کو زائل کرتی ہے و خیرہ کو روکتی ہے۔	۹ " "	۷
۷۲	جوارش کوئی اکبیر	معدہ کی خراب رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ بامضہ کو درست کرتی ہے۔	۹ " "	۷

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۷۷	حب نارمشک	پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہیں۔ دست آور ہیں	ایک عدد	قیمت ۳
۷۸	حب مسکین نواز	قبض کو دور کرتی ہیں بلغمی بخساروں کو زائل کرتی ہیں۔	ایک عدد	قیمت ۳
۸۱	حب اذاری	مقوی اعصاب ہیں۔ یعنی مزاج والوں کے لئے مفید ہیں	۲ عدد	فی تولد ۳
۸۲	حب اسکند	وجع المفاصل اور دھڑکے کے لئے مفید ہیں۔ جلدیست فائدہ دیتی ہیں	۲ عدد	۱
۸۳	حب اشنار	تنبلی کی زیادتی اور اس کے دورم کو تحلیل کرتی ہیں بانجم ہیں۔	۲ عدد	۱
۸۶	حب پچلونہ	غذا کو ہضم کرتی ہیں۔ معدہ کو قوت دیتی ہیں	۲ عدد	۱
۸۸	حب تپ بلغمی	یہ گولیاں بلغمی بخساروں کو دور کرتی ہیں۔ بہت متعل ہیں	۳ عدد	۲
۹۰	حب تنکار	دایہ قبض کو زکرت کرتی ہیں۔ مقوی معدہ میں اور بھول بھاتی ہیں۔	۳ عدد	۱
۹۱	حب جالینوس	مقوی باہ و مقوی اعصاب ہیں۔ چستی دہلائی پیدا کرتی ہیں۔	۳ عدد	۱۲
۹۲	حب طحیت	معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی ہیں۔ محض ریاح ہیں۔	۳ عدد	۲
۹۴	حب ربیع	چوتھیا بخار کو رفع کرتی ہیں۔	۲ عدد	۲
۹۸	حب رسوت	یواسیہ بخاری اور بواسیری دستوں کو روکتی ہیں۔	۲	۳
۱۰۰	حب سر عبادہ	بچوں کے سر زیادہ کے لئے مفید ہیں۔	۱	۲
۱۰۳	حب سورخ بان	پیشوں کے اور چڑھوں کے دردوں کے لئے مفید ہیں۔ بخسار ہیں	۸	۱
۱۰۴	حب عجیب	مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔	۱	۲۰ گولیاں
۱۰۶	حب شہباز	دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں۔	۵	فی تولد ۲
۱۰۷	حب سعال	بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ عکری کوئی قید نہیں۔	۳	قیمت ۱
۱۰۹	حب ضیق النفس	درد کے لئے بہت مفید ہیں۔ دور سے کو روکتی ہیں۔	۱	۳
۱۱۰	حب مقوی باہ و مقوی الملک	مقوی باہ ہیں اور بے ضرر ہیں۔	۱	غیر
۱۱۷	حب بواسیر پادی	بازی بواسیر کے لئے بہت مفید ہیں۔ متوں کو خشک کرتی ہیں۔	۳	۲
۱۲۰	حب کتھہ	آفتک ہیں۔ بہت مفید ہیں۔ سوداوی دواؤں کو زائل کرتی ہیں۔	۱	۳
۱۲۱	حب گل پستہ	بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ سینے کو بخیر سے صحت کرتی ہیں۔	۲	فی تولد ۱
۱۲۲	حب لب الخفس	نزہ زکام اور گھٹے کی خراش کو رفع کرتی ہیں۔	۲	۳
۱۲۳	حب تپ لرزہ	جائزے بخار و طبع کے لئے مفید ثابت ہوئی ہیں۔	۱	۲۰ گولیاں
۱۲۴	حب مدر	احشاء بولہ کی خرابی کو رفع کرتی ہیں۔ ان سے جیش کھلے ہو جاتا ہے۔	۳۰ گولیاں	فی درجن ۶
۱۲۷	حب مصفی خون	خون کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔	۴ عدد	فی تولد ۲
۱۲۸	حب معنہ ادام	پرائی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ بھیمہ ہڑے کے زخم کو بخیر ہیں۔	۳	۲
۱۲۹	حب مقل	دایہ بواسیر کو دور کرتی ہیں۔ بخسار ہیں۔	۳	۲
۱۳۰	حب مومیانی سادہ	تقویت باہ کے لئے بہت مفید ہیں۔ مہاشع کے بعد شش نہیں ہونے دیتیں۔	۲	۲
۱۳۲	حب مقوی باہ عجیب	قوت باہ کے لئے بہت مفید ہیں۔	۴	قیمت ۶
۱۳۳	حب فرلادی	گروہی اعصاب اور لڑکے کے لڑکھٹے میں مقوی دماغ ہیں۔ بدترغیر کا قویان بخیر ہیں۔	۱	۱۲
۱۳۹	حلوائے موجہ رس	سیلان بینی اور اسل لبول کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔ باہ کو قوی کرتا ہے۔	۱ تولد	فی تولد ۱
۱۴۱	حب قبض کش	عادت قبض کے مریضوں کے لئے ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ بیضر ہیں۔	۲ عدد	شش ۳۰ گولیاں ۸
۱۴۲	حب حماست	ضعف معدہ اور صلابت جگر کے لئے مفید ہیں۔ باہیم طعم ہیں۔	۱	۲۰ گولیاں ۱۰
۱۴۵	حب نزہ	نزہ زکام کے لئے مفید ہیں۔ ضعف دماغ کو دور کرتی ہیں۔ درد کو رفع کرتی ہیں۔	۲	۳۰ ۶
۱۴۷	حب سیم	خون صاف پیدا کرتی ہیں۔ ضعف دماغ اور نزہ زکام کو دور کرتی ہیں۔	۱	فی درجن ۶
	حب طاعون عنبری	یہ گولیاں طاعون کے لئے اکیس ہیں۔ زہاد طاعون میں ان کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔	۲	۶

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۱۳۹	نمبر ۱۰ پریشم سادہ	دل دماغ اور بھارت کو قوت دینا اور خفقان و مایوسی کو مٹا کر تازہ کرنا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولد ۱۰
۱۴۱	نمبر ۱۱ پریشم و مصلی دوا	مراقق اور خیالات فی سہ کو دور کرتا ہے۔	۶	"
۱۵۲	نمبر ۱۲ بنفست	ملین پلے ہے۔ دماغ کی تربیت کرتا ہے۔	۴ تولد	فی سیر ۱۰
۱۵۳	نمبر ۱۳ خستہ	نزلہ و کھم کو مٹا کر تازہ کرنا ہے۔	۱ تولد	"
۱۵۴	نمبر ۱۴ خستہ دل و قی و قی	تپ صفراوی اور قے میں بہت مضبوط ہے۔	۶ ماشہ	فی تولد ۱۰
۱۵۵	نمبر ۱۵ خستہ دل و قی	دل دماغ کو قوت دینا ہے۔ خفقان کے لیے مفید ہے۔	۱ تولد	"
۵				
۱۶۹	دوا ۱۶۹ دل و قی	نئے اور پائے سوزاک کے لیے مفید ہے۔	۱۰ ماشہ یا اقرص	فی تولد ۱۰
۱۷۰	دوا ۱۷۰ سہا و سہل	اخراج سودا و جہم اور تشنگ کے مادی کو زائل کرنے میں بہت کار آمد ہے۔	۲ تولد	دو ماشہ ۱۰
۱۷۲	دوا ۱۷۲ الملک بار سادہ	حقان اور تشنگ کو دور کرتی ہے۔	۶ ماشہ	فی تولد ۱۰
۱۷۳	دوا ۱۷۳ الملک بار سادہ	فانی لقوہ اور عتہ وغیرہ امراض میں اس کا استعمال بہت مناسب ہوتا ہے۔	۶ ماشہ	"
۱۷۴	دوا ۱۷۴ الملک بار سہل	مقوی ہاوی احتلام و سرعت اور جہن کی شکایت رفع کرتی ہے۔	۱ تولد	"
۱۷۸	دوا ۱۷۸ الملک بار سہل	مقوی ہاوی ہستہ کے لیے مفید ہے۔	۶ ماشہ	"
۱۷۹	دوا ۱۷۹ سہا و سہل	سندے اور جہن کو خدادہ کی وجہ سے خون آنا ہو یا نہ آنا ہو دور کرتی ہے۔	۶ ماشہ	"
۱۸۱	دوا ۱۸۱ قی و قی	تشنگ کھاسی کے لیے مفید ہے۔	۱ تولد	فی تولد ۱۰
۶				
۱۹۰	دوا ۱۹۰ رست	اسہل صفراوی اور قے کو روکتا ہے۔	۳ تولد	فی سیر ۱۰
۱۹۱	دوا ۱۹۱ رست	پیس کو بخشتا ہے۔	۲	"
۱۹۲	دوا ۱۹۲ رست	عین صاع پیدا کرتا ہے۔	۲	"
۱۹۳	دوا ۱۹۳ رست	دل اور جہن کو قوت دینا ہے۔	۲	"
۱۹۴	دوا ۱۹۴ رست	قب و جہن کو قوت دینا ہے۔	۲	"
۱۹۵	دوا ۱۹۵ رست	دستوں کو روکتا ہے۔	۲	"
۱۹۶	دوا ۱۹۶ رست	دست آوری۔	۳	"
۱۹۸	دوا ۱۹۸ رست	اندرونی دھوکے کو ختم کرتا ہے۔	۱۰	فی تولد ۱۰
۱۹۹	دوا ۱۹۹ رست	کان کے درد کو شکون دیتا ہے۔	۱۰	فی تولد ۱۰
۲۰۲	دوا ۲۰۲ رست	زخم کو کھلتا ہے۔	۱ ماشہ	"
۲۰۳	دوا ۲۰۳ رست	نزلہ اور دماغ کے لیے مفید ہے۔	۱۰	فی تولد ۱۰
۲۰۵	دوا ۲۰۵ رست	کان کے درد کو دور کرتا ہے۔	"	"
۲۰۶	دوا ۲۰۶ رست	رطوبت کو خشک کرتا ہے۔	"	"
۲۰۸	دوا ۲۰۸ رست	دروں کو خلیل کرتا ہے۔	"	"
۲۱۱	دوا ۲۱۱ رست	فانی لقوہ اور عتہ کے درد میں بہت مفید ہے۔	"	"
۲۱۲	دوا ۲۱۲ رست	معدہ اور جہن کے دردوں کو خلیل کرتا ہے۔	"	"
۲۱۵	دوا ۲۱۵ رست	فانی لقوہ اور عتہ کے لیے مفید ہے۔	"	"
۲۱۶	دوا ۲۱۶ رست	جڑوں کے درد کو شکون دیتا ہے۔	"	"
۲۱۹	دوا ۲۱۹ رست	فانی لقوہ اور عتہ کے لیے مفید ہے۔	"	"
۲۲۰	دوا ۲۲۰ رست	ابتداء سے سرمہ میں مفید ہے۔	"	"
۲۲۲	دوا ۲۲۲ رست	سخت اور دم کو خلیل کرتا ہے۔	"	"

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار جو رنگ	وقت
۲۲۷	روغن مصطکی	جگر کی صفائی کو دور کرتا ہے۔ معدے اور اعصاب کو قوت دیتا ہے۔	بقد ضرورت	فی روز ۱
۲۲۸	روغن نعوی دماغ	دل کو قوت دیتا ہے۔ درد اور نیند کو دور کرتا ہے۔	"	"
س				
۲۳۱	سفوف طبع	قبض کشا ہے۔ پیٹ کی گرانی کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماش	فی روز ۱۰
۲۳۲	سفوف دودھ	حالت حمل میں خون آنے کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۱۰ ماش	۱۰ غورک
۲۳۳	سفوف قلت	گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر کال دیتا ہے۔	۹ ماش	۱۰ غورک
۲۳۴	سفوف خود	مقوی معدہ اور باطنہ طعام ہے۔ راج کو تحلیل کرتا ہے۔	۳ ماش	۱۵ غورک
۲۳۵	سفوف چوب پیچی	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ منہ کو صاف کرتا ہے۔	بقد ضرورت	فی روز ۱
۲۳۶	سفوف درد	ڈاڑھ کے درد کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کے میں کو صاف کرتا ہے۔	"	"
۲۳۷	سفوف پیاری	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔	"	"
۲۳۸	سفوف کلاں	دانتوں کی جڑوں کو مٹھ بوتا کرتا ہے۔ دانتوں کو صاف کرتا ہے۔	"	"
۲۳۹	سفوف بریس	ہون کے سفید دانتوں کو دور کرتا ہے۔ چالیس دن تک استعمال کیا جاتا ہے۔	۶ ماش	۲۰
۲۴۰	سفوف پیچند	احکام و جریان کے لیے بہت مفید ہے۔ ذکات حس کو دور کرتا ہے۔	۹ ماش	فی روز ۱۰
۲۴۱	سفوف چشکی	بچوں کے بہت سے امراض کے لیے مفید و نافع دوا ہے۔ کھانسی و سٹونکورد کی۔	۱ ماش	"
۲۴۲	سفوف دمہ	دمہ کے لیے بہت مفید ہے۔ طبیعی کھانسی کو دور کرتا ہے۔ چہرہ خمیرہ کا دوا ہے۔	۱ رتی	"
۲۴۳	سفوف ذیابیش	ذیابیش شکر کی ہوائی شکر کی دلوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶ ماش	"
۲۴۴	سفوف بنفشہ	آبسن کشا ہے۔ درد منہ کو چھینٹنے کی دوا ہے۔	۱ قور	"
۲۴۵	سفوف شرج	سوزاک کے لیے مفید ہے۔ پیپ کو بند کرتا ہے۔ خوب پیچا لاتا ہے۔	۳ ماش	فی روز ۱۰
۲۴۶	سفوف سیلان	دم سے رطوبت آنے کو بند کرتا ہے۔ حوروں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶ ماش	"
۲۴۷	سفوف جریان دہ سالہ	یہ سفوف جریان کے لیے بہت مفید ہے۔	۹ ماش	"
۲۴۸	سفوف طحال	بچوں کے ورم اور جگر کو دور کرتا ہے۔ مقوی معدہ دہی ہے۔	۳ ماش	"
۲۴۹	سفوف طبع	سفرای اور حونی دستوں کو روکتا ہے۔	۶ ماش	"
۲۵۰	سفوف ولادی	بواسیر کا خون بند کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔	۳ ماش	"
۲۵۱	سفوف حسد مزمنہ	مقوی ہام ہے۔ مادہ قلیہ کو غلیظ کرتا ہے۔ کھانسی بالائین ہے۔	۶ ماش	"
۲۵۲	سفوف کشتہ قبی	بڑے اور نئے سوزاک کے لیے بہت مفید ہے۔ جریان سوزاک کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماش	"
۲۵۳	سفوف گوند کثیرت والا	جریان کو دور کرتا ہے۔ کو قوت دیتا ہے۔	۹ ماش	"
۲۵۴	سفوف لونج	سنگینی، صف معدہ اور جگر سے بہت مفید ثابت ہے۔	۶ ماش	"
۲۵۵	سفوف مامیران	سوزاک کے دھ کو جرتا ہے جس کو رکت بہت۔ خوب ہے۔	۶ ماش	"
۲۵۶	سفوف کنول کش	جریان کو دور کرتا ہے۔ دوا کو مستحفظ کرتا ہے۔	۹ ماش	"
۲۵۷	سفوف مقلیان	بچوں اور دمہ کو دور کرتا ہے۔ بواسیر کے لیے مفید ہے۔	۳ ماش	"
۲۵۸	سفوف مولف	مادہ قلیہ کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ کثرت احتلام کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماش	فی روز ۱۰
۲۵۹	سفوف نضاع	راج کو تحلیل کرتا ہے۔ غذا کو صاف کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔	۳ ماش	"
۲۶۰	سفوف مہر	صفرای حدت کو توڑتی ہے۔ پیوں کو داخل کرتی ہے۔	۳ قور	فی روز ۱۰
۲۶۱	سفوف بزروری	صفرای بخاروں کے لیے مفید ہے۔ جگر اور طحال سے مصلحت کو ثابت کرتی ہے۔	۳ قور	"
۲۶۲	سفوف مہر	صفرای بخاروں کے لیے مفید ہے۔ جگر اور طحال سے مصلحت کو ثابت کرتی ہے۔	۳ قور	"
۲۶۳	سفوف مہر	صفرای حدت کو توڑتی ہے۔ جگر اور طحال سے مصلحت کو ثابت کرتی ہے۔	۳ قور	"
۲۶۴	سفوف مہر	صفرای حدت کو توڑتی ہے۔ جگر اور طحال سے مصلحت کو ثابت کرتی ہے۔	۳ قور	"
۲۶۵	سفوف مہر	صفرای حدت کو توڑتی ہے۔ جگر اور طحال سے مصلحت کو ثابت کرتی ہے۔	۳ قور	"

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار ہتھال	قیمت
۲۸۶	سہون شامستہ	نون کی حدت کو ازل کرتا ہے اور ہر قسم کی جلدی امراض کے لیے کسیر ہے۔	۶ ماشہ	۲۰ فوراک ۱۲
۲۸۷	سہون خاص	سیلان الزہم اور دے کے لیے کسیر حیض کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔	۶	۲۰
۲۸۸	سہون فضہ	نفقان اور ضعف کقلب کو دور کرتا ہے معدن ہا۔ دین ملاکر ہتھال کریں	ایک رقی	۲۰
۲۸۹	سہون اصل السوس	بریان بنی دودی کے لئے مفید ہے۔ ذکاوت حس کو ازل کرتا ہے	۹ ماشہ	۲۰

ش

نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل
۲۹۲	شربت آبلہ	۲۹۵	شربت انار پتہ	۱۲	۳۰۰
۲۹۳	شربت اسطوخودوس	۲۹۸	شربت انار شیریں	۱۲	۳۰۳
۲۹۴	شربت انار شیریں	۳۰۱	شربت انگور شیریں	۱۲	۳۰۶
۲۹۵	شربت انگور شیریں	۳۰۲	شربت بزرگی عار	۱۲	۳۰۹
۲۹۶	شربت بزرگی عار	۳۰۴	شربت بھنڈی	۱۲	۳۱۲
۲۹۷	شربت بھنڈی	۳۱۰	شربت حب الاس	۱۲	۳۱۵
۲۹۸	شربت حب الاس	۳۱۳	شربت دینار	۱۲	۳۱۸
۲۹۹	شربت دینار	۳۱۶	شربت فانی مرکب	۱۲	۳۲۱
۳۰۰	شربت فانی مرکب	۳۱۹	شربت فندل	۱۲	۳۲۴
۳۰۱	شربت فندل	۳۲۲	شربت فزیدارس	۱۲	۳۲۷
۳۰۲	شربت فزیدارس	۳۲۵	شربت کیوٹہ	۱۲	۳۳۰
۳۰۳	شربت کیوٹہ	۳۲۸	شربت کوکٹ	۱۲	۳۳۳
۳۰۴	شربت کوکٹ	۳۳۱	شربت مویز	۱۲	۳۳۶
۳۰۵	شربت مویز	۳۳۴	شربت ورد نمکتر	۱۲	۳۳۹
۳۰۶	شربت ورد نمکتر	۳۳۷	شربت بادام	۱۲	۳۴۰
۳۰۷	شربت بادام	۳۴۰			

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار ہتھال	قیمت
۳۳۹	شیاف ابض	آنکھ کی سرخی کو اٹھاتا ہے اور دہشہ کم کر دیتا ہے۔	ایک عدد	۱۰

ض

۳۴۱	ضماد اشق	حلی کے دم کو خلیں لڑتا ہے اور زخمی موی قی کو ٹھلا دیتا ہے نیز ہر قسم کی لاکر کاٹش	بقد ضرورت	فی قول
۳۴۲	ضماد بواسیر	بواسیر کے منوں کو مچھا دیتا ہے، بواسیری درد کو روکتا ہے۔	"	"
۳۴۳	ضماد جاسینوس	درد کمر اور درد بھڑکے لیے یہ ضماد بہت ہی مفید ہے، عضلات و جھاب کی تخی کو دور کرتا ہے۔	"	"
۳۴۴	ضماد جرب	ترخادش کے لیے بہت مفید ہے، ہر قسم کی تھکن بی دن میں خارش کو دور کرتا ہے۔	"	"
۳۴۵	ضماد بوس	پایہ پھس کے، اقل کو دور کرتا ہے، ہر قسم کی جل کے کا میں لائیں۔	"	فی قول
۳۴۶	ضماد دوا	دو دو درخت لے کر، اس کو بھوسی کی طرح اڑا دیتا ہے۔	"	فی قول
۳۴۷	ضماد شیر شردالا	ہر قسم کے دم اور زخمی کو دور کرتا ہے، زخموں کے درد کو دور کرتا ہے۔	"	"
۳۴۸	ضماد جہا	ہر قسم کے دم اور زخمی کو دور کرتا ہے، جلد کو صاف کرتا ہے رات کو لیں۔	"	"

نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل
۳۷۵	عرق الشنتین	۸	۳۷۶	عرق الابیجی	۸	۳۷۷	عرق استاس	۱۰
۳۷۸	عرق بادیان	۲۰	۳۷۹	عرق برجامت	۴	۳۸۰	عرق بید سادہ	۵
۳۸۱	عرق بید مشک آمول	۱۳	۳۸۲	عرق پان	۱۰	۳۸۳	عرق پودینہ	۴
۳۸۴	عرق حبیبی خاص	۳۵	۳۸۵	عرق مشاہیرہ	۲	۳۸۶	عرق عشبہ	۸
۳۸۷	عرق برگ تبول	۱۲	۳۸۸	عرق غلاب	۱۰	۳۹۰	عرق فواکھ	عطر
۳۸۹	عرق کاسنی	۳	۳۹۱	عرق کیڑہ نمبر ۲۰۲	۱۲	۳۹۲	عرق گاؤبان	۲۰
۳۹۳	عرق گزہ سبز دگر	عطر	۳۹۴	عرق کدر سادہ	۴	۳۹۵	عرق گزہ سنہی ہندو کال	عطر
۳۹۶	عرق کلاب نمبر ۱۳۳	۱۳	۳۹۷	عرق ماراجین	۱۰	۳۹۹	عرق مارالہ سادہ	عطر
۴۰۰	عرق مالہ عمیری ہندو کال	لوتہ	۴۰۱	عرق مالہ کھوکھہ کاسنی	۱۰	۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون	۴
۴۰۳	عرق مطبوخ مفت رازہ	۸	۴۰۴	عرق مطبوخ خشک دویہ	۴	۴۰۵	عرق کو	۲
۴۰۵	عرق مسندی	۲۰	۴۰۶	عرق بہار تابخ	عطر	۴۰۷	عرق نان خواہ	۸
۴۰۸	عرق نیلوفر	۴	۴۰۹	عرق سفہ زرد	لوتہ	۴۱۰	عرق شیر مفتہ المسک	عطر
۴۱۱	عرق باغضم	شیشی	۴۱۲	عرق شیر مرکتب	۸	۴۱۳	عرق سوزاک	۹

ق

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۴۲۰	قرص ذیابیطس	ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ بدتر ضربت انڈیٹری	۶ ماشہ	فی تولد ۱
۴۲۱	قرص زرنک	تپ محرق میں مفید ہیں۔ امعدہ اور کھوکھو کو قوی کرتے ہیں۔ بدتر ذیابیطس کا دوا بن	۴	۱
۴۲۲	قرص سرطان	تپ دق اور دل میں مفید ہیں۔ کھانسی کو زائل کرتے ہیں۔ ہمراہ ضربت اعجاز	۳	۱
۴۲۳	قرص طباشرین	سپ اور تپ دق اور تپ نہایت مفید ہیں۔ حقن کشا ہیں۔ بدتر مناسب	۳	۱
۴۲۴	قرص غافش	بلوی اور پائے بخاریں مفید ہیں۔ جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں۔	۴	۱
۴۲۵	قرص کافور	دق اور تپ محرق میں مفید ہیں۔ دل کو قوت دیتے ہیں۔ بدتر مناسب	۳	۱
۴۲۶	قرص کالچ	گرہہ اور دماغ کے قرص کو بھرتے ہیں۔ بدتر ضربت بڑھدی	۶	۲
۴۲۷	قرص کبریا	منہ سے خون آنے، زفٹ الدم، کورو کئے ہیں۔ بدتر ضربت خشک	۶	۱
۴۲۸	قرص مل	تپ بلینی کو دق کرتے ہیں۔ بدتر عرق مکوہ۔	۶	۱
۴۲۹	قرص مثلث	پوتے اور آٹے سر کے دو کو دق کرتے ہیں۔ نزلہ نہیں پانی میں گھس کر کھٹی پر لگائیں۔	ایک عدد	فی دین ۳
۴۳۱	فیسر وٹی آرکوسنہ	درد پہلو، ضیق انفس اور خونما کے لیے بہت مفید دوا ہے۔ گرد کر کے مالش کریں۔	بعد ضرورت	فی تولد ۱

ک دگ

۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ	ذیابیطس کے لیے مفید ہے، بریان کو روکتا ہے، بدتر حارش مصطلی۔	۴	چاول	فی تولد عطر
۴۳۸	کشتہ حج البہود	سنگ گردہ و دماغ کو خالی کرتا ہے، بدتر صحن عرق یا صحن حجر البہود۔	۱	سرخ	۸
۴۳۹	کشتہ نرست اعدہ	امعدہ کی حرارت کو جذب کرتا ہے، متوی امعدہ و جگر کو، بدتر دوا المسک	۸	چاول	۵
۴۴۰	کشتہ ایرک سفید	دماغ کی نالی میں بہت مفید ہے۔ بدتر شہد خالص۔	۴	عطر	عطر
۴۴۱	کشتہ قرن الاس	بلوی کھانسی اور غنازیر کے لیے مفید ہے۔ بدتر نمیرہ گاؤز بان ملیری۔	۴	عطر	عطر
۴۴۲	کشتہ گنودنی	آتشک، وجع المفاصل اور عرق الساب میں مفید ہے۔ بدتر شہد کا دوا۔	۴	عطر	عطر
۴۴۳	کشتہ عینق	پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے، کھوکھو قوت دیتا ہے، بدتر قریہ گاؤز بان ملیری، جامہ والا۔	۴	عطر	عطر
۴۴۴	کشتہ صدف	عورتوں اور مردوں کے جرابان کے لیے مفید ہے۔ بدتر شہد گاؤز بان ملیری	۴	عطر	عطر
۴۴۵	کشتہ فواکھ سرد	معدہ کی حرارت کو دیتا ہے، گرم حرارت والوں کے لیے مناسب ہے، بدتر مالک سلطنت	۴	عطر	لوتہ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۴۵۶	کشتہ صرب	بریان کے لیے بے حد مفید جو بدست معجون آرد و خرب۔	۳ چاول	فی تولد ۳
۴۵۷	کحل چکن دوا	یہ دوا انزل کے لیے مفید ہے۔ دھند جالے اور پھولے کو کاٹتی ہے۔	ایک ایک سلاخی	فی ماشہ ۳
۴۵۸	کحل بیاض	آنکھ کے جالے پھولے اور ناخونے کو کاٹتا ہے۔	۳ چاول	فی تولد ۳
۴۵۹	کحل و مشنانی	ضعف بصریت کو دور کرتا ہے۔	بقدیر معمول	۳ چاول
۴۶۰	کحل کھنبد	آنکھوں کے پھولے اور جالے کو کاٹتا ہے۔ ناخونے کو زائل کرتا ہے۔	۳ چاول	فی تولد ۳
۴۶۱	کافور سیال	ہل اور دق کے لیے مفید ہے۔ خون کے تشوک کو بند کرتا ہے۔	۵ قطرے	فی سیر ۳
۴۶۲	کافور سیال	خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ مغز قلب کو۔	۲ تولد	فی سیر ۳
۴۶۳	کافور سیال	طین ہو مقوی معده و دجسگر ہو۔	۳ تولد	فی تولد ۳
ل				
۴۶۴	لبوب مستدل	ماذہ تولیدی پیدا کرنے کو بہت مفید ہے۔ کھانسی کو زائل کرتا ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۹ ماشہ	فی تولد ۳
۴۶۵	لبوب الاسرار	دل و باغ اور عصاب کو قوت دیتا ہے۔ ماذہ تولیدی کو بہت مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۹ ماشہ	فی تولد ۳
۴۶۶	لبوب بارد	کثرت احتلام کو دور کرتا ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی تولد ۳
۴۶۷	لبوب صفیہ	بدست معجون آرد و خرب۔ کھانسی کو زائل کرتا ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۹ ماشہ	فی تولد ۳
۴۶۸	لوق آب برودالا	سل اور خشک کھانسی کے لیے بہت مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی تولد ۳
۴۶۹	لوق آب دیشروالا	سل اور خشک کھانسی کے لیے بہت مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی سیر ۳
۴۷۰	لوق سپتاں	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی سیر ۳
۴۷۱	لوق خبث رشتری	نزلہ اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی تولد ۳
۴۷۲	لوق کتار	دھند کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی تولد ۳
۴۷۳	لوق مستدل	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی تولد ۳
۴۷۴	لوق نزل	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی تولد ۳
۴۷۵	لوق شیع المنضر	دھند کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی تولد ۳
۴۷۶	لوق ہمدان	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۱ تولد	فی تولد ۳
۴۷۷	لوق بارد	مقوی و نارغ ہے۔ سہیج کی خشکی کو دور کرتا ہے۔	۱ تولد	فی تولد ۳
نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۵۰۴	مرہ آد میرا	ہضم کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ آنکھ و غبرک اثرات کو زائل کرتا ہے۔	۵۰۴	فی تولد ۳
۵۰۵	مرہ بیکری	مقوی باہر و مادہ منویہ کو زیادہ پیدا کرتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۰۵	فی تولد ۳
۵۰۶	مرہ سیب	نہایت مقوی عصاب ہے۔ فاقہ عود و عیش کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۰۶	فی تولد ۳
۵۰۷	مرہ سیب	خون بن کرنے میں نہایت مقوی ہے۔ خونی بواسیر کو روکتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۰۷	فی تولد ۳
۵۰۸	مرہ سیب	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنکھوں کو قوت دیتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۰۸	فی تولد ۳
۵۰۹	مرہ سیب	خون بن کرنے میں نہایت مقوی ہے۔ خونی بواسیر کو روکتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۰۹	فی تولد ۳
۵۱۰	مرہ سیب	نہایت مقوی عصاب ہے۔ فاقہ عود و عیش کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۰	فی تولد ۳
۵۱۱	مرہ سیب	خون بن کرنے میں نہایت مقوی ہے۔ خونی بواسیر کو روکتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۱	فی تولد ۳
۵۱۲	مرہ سیب	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنکھوں کو قوت دیتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۲	فی تولد ۳
۵۱۳	مرہ سیب	نہایت مقوی عصاب ہے۔ فاقہ عود و عیش کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۳	فی تولد ۳
نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۵۱۴	معجون ہمدان	ہضم کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ آنکھ و غبرک اثرات کو زائل کرتا ہے۔	۵۱۴	فی تولد ۳
۵۱۵	معجون سیب	مقوی باہر و مادہ منویہ کو زیادہ پیدا کرتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۵	فی تولد ۳
۵۱۶	معجون افاراقی	نہایت مقوی عصاب ہے۔ فاقہ عود و عیش کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۶	فی تولد ۳
۵۱۷	معجون ہمدان	خون بن کرنے میں نہایت مقوی ہے۔ خونی بواسیر کو روکتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۷	فی تولد ۳
۵۱۸	معجون ہمدان	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنکھوں کو قوت دیتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۸	فی تولد ۳
۵۱۹	معجون ہمدان	نہایت مقوی عصاب ہے۔ فاقہ عود و عیش کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۱۹	فی تولد ۳
۵۲۰	معجون ہمدان	خون بن کرنے میں نہایت مقوی ہے۔ خونی بواسیر کو روکتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۲۰	فی تولد ۳
۵۲۱	معجون ہمدان	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنکھوں کو قوت دیتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۲۱	فی تولد ۳
۵۲۲	معجون ہمدان	نہایت مقوی عصاب ہے۔ فاقہ عود و عیش کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۲۲	فی تولد ۳
۵۲۳	معجون ہمدان	خون بن کرنے میں نہایت مقوی ہے۔ خونی بواسیر کو روکتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۲۳	فی تولد ۳
۵۲۴	معجون ہمدان	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنکھوں کو قوت دیتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۲۴	فی تولد ۳
۵۲۵	معجون ہمدان	نہایت مقوی عصاب ہے۔ فاقہ عود و عیش کے لیے مفید ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۲۵	فی تولد ۳
۵۲۶	معجون ہمدان	خون بن کرنے میں نہایت مقوی ہے۔ خونی بواسیر کو روکتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۲۶	فی تولد ۳
۵۲۷	معجون ہمدان	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنکھوں کو قوت دیتی ہے۔ بدست معجون آرد و خرب۔	۵۲۷	فی تولد ۳

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	دوسری مقدار استعمال	وقت
۵۳۱	مہون ہستالی	قواہش کو زیادہ کرنی پر مقوی انحصار اور مسک بہ بدرقہ مارا لکھ فاضل بادودھ	۶	ماہ
۵۳۲	مہون جگر کھل	قواہش کو زیادہ اور عیش و فراخ و مافی میں مہیا پر انحصار کو قوت دینے پر بدقہ قوت پیا	۶	ماہ
۵۳۳	مہون چوب چینی	وجع البصل اور تمام اعضا کے دردوں کو دور کرنی پر مضمی خون پر بدقہ عرق عشب	۹	ماہ
۵۳۴	مہون اعظم	نہایت مقوی باد و دلخ اور گردوں کو طاقت دینے پر ہستالی مزاج پر بدقہ دودھ	۶	۱۰ اول
۵۳۵	مہون جگر لیمود	گردہ اور شاکہ کی پتھری اور ریمک کو خارج کرنی پر اولان اعضا کو قوت دینے پر بدقہ عرق پیا	۱	قوت
۵۳۶	مہون جنت الحدید	قوت پر اسیر کو دور کرنی پر معدے کو قوت دینے پر ہموک پر ماضی پر بدقہ عرق بادیان	۶	ماہ
۵۳۸	مہون جنت از	یہ مہون بھلا ہے میں جانت مہینہ ثابت ہوئی پر تمام اعضا کو قوت دینے پر ہموک لکائی پر	۱	قوت
۵۳۹	مہون اکیر ابیدن	یہ مہون ہر قسم کے امراض کو دور کرنی پر سنس کیال کتہاں کرتے بال مہینہ جگر کاظم کما	۹	ماہ
۵۴۰	مہون دسید اور	صعب جگر اور شفا کے بہت مہینہ جگر اور امراض مہول طب پر بدقہ عرق بادیان	۹	ماہ
۵۴۱	مہون ذریعہ	صرع کے لیے مہینہ پر دماغی ہلوں کے دردوں کو کھولنے پر مقوی انحصار پر بدقہ البصل	۹	ماہ
۵۴۲	مہون راج المومنین	سینک ہنس اور صفحان کے لیے مہینہ پر اشتباہ پر کرنی پر بدقہ عرق کا دبان	۶	ماہ
۵۴۳	مہون عجیب	مقوی باد و مسک پر سرعت انزال کو رکنے کرنی پر بدقہ دودھ	۱	قوت
۵۴۴	مہون زنجبیل	عورتوں کی بہت سی شکایتوں کو دور کرنی پر خواب رلو پر عجب کرنی پر سن کو دور کرنی پر	۹	ماہ
۵۴۵	مہون سنا	دست آدھ و دماغ کو تنہا کرنی پر درد سرد کو دور کرنی پر بدقہ پانی	۱	قوت
۵۴۶	مہون سنگدانہ مرغ	معدہ اور آنتوں کو قوت دینے پر صفت ہضم کو دور کرنی پر ماضی پر بدقہ پانی	۹	ماہ
۵۴۹	مہون سورجیان	گھٹیا اور نفیس اور دوسرے جڑوں کے دردوں کے لیے عجیب چیز ہے۔ لین پر	۱	قوت
۵۵۰	مہون سہاگ سوختہ	یہ دوا ہی تو ہے بہت سے امراض کیلئے ورنہ کیلئے خاص دوا ہے ہموک خرابیوں کو دور کرنی پر	۱	قوت
۵۵۱	مہون سیر علی خاں	بہی ہواض کے کما اکیر صفات کی مہون پر دوسرے امراض کا شفا ہر قسم کے امراض سے نجات دلائی	۶	ماہ
۵۵۲	مہون سنہل	نفسان کیلئے عجیب مہون یوں اولی کو قوت دینے پر مہینہ کو دور کرنی پر بدقہ عرق ہر شک	۹	ماہ
۵۵۴	مہون فوجی	ہوا سیر کے لیے مہینہ پر معدہ کو قوت دینے پر غذا اعظم کرنی پر بدقہ پانی	۹	ماہ
۵۵۵	مہون تلم	معدہ اور جگر کے درد کو دور کرنی پر مہینہ کو دور کرنی پر مہینہ کو دور کرنی پر	۱	قوت
۵۵۸	مہون حیات	معدہ کو قوت دینے پر قبض کشا اور پیش کھول کر دینے پر بدقہ عرق بادیان	۱	ماہ
۵۵۹	مہون ازیر بیچ الملک	مقوی معدہ و جگر پر قبض کشا اور دماغی افراط صحت پر بدقہ پانی	۱	ماہ
۵۶۰	مہون کلاں	دماغ جریان ہونے کے علاوہ مقوی باد اور ماضی ماضی پر مہینہ کو قوت دینے پر بدقہ دوا	۹	ماہ
۵۶۱	مہون کلکار	بہ کو قوت دینے پر جریان وسیلان رنہ کو دور کرنی پر مرد عورت دونوں کیلئے مہینہ	۶	ماہ
۵۶۲	مہون گند	ہستاک کے لیے مہینہ پر درد کھل کو کھل دینے پر مہینہ کو دور کرنی پر بدقہ عرق بادیان	۱	قوت
۵۶۳	مہون سنا	سلسلہ البول اور بار بار پیش آتے کیلئے مہینہ پر گردہ اور شاکہ کو قوت دینے پر بدقہ عرق ہر شک	۹	ماہ
۵۶۴	مہون نان خواہ	قواہش اور عیش کے لیے مہینہ پر اختلاج معدہ کو دور کرنی پر بدقہ مناسب	۶	ماہ
۵۶۵	مہون مصلط	غذا کو جذب ہضم کرنی پر معدہ کو فضلات سے پاک کرنی پر ہموک لکائی پر بدقہ پانی	۹	ماہ
۵۶۸	مہون مقل	ماذہ منویہ کو غلبہ کرنی پر دماغ کی ماضی کی ماضی پر مہینہ کو دور کرنی پر بدقہ دودھ	۱	قوت
۵۶۹	مہون موحسرس	بادی اور نفی ہوا سیر کے لیے مہینہ پر معدہ کو قوت دینے پر بدقہ عرق بادیان	۹	ماہ
۵۷۲	مہون ریگ ابی	سیلان رنہ کے لیے مہینہ پر دم کی خواب طوبت کو خشک کرنی پر بدقہ پانی	۱	قوت
۵۷۳	مہون نان خواہ مشک والی	ماذہ قویہ کو مہینہ پر ماضی ماضی پر مہینہ کو دور کرنی پر بدقہ دودھ	۶	ماہ
۵۷۵	مہون حیات	غذا کو جذب ہضم کرنی پر دماغ کی ماضی کی ماضی پر مہینہ کو دور کرنی پر بدقہ عرق بادیان	۶	ماہ
۵۷۶	مہون مسیان	سوداوی امراض کے لیے مہینہ پر ماضی ماضی پر مہینہ کو دور کرنی پر بدقہ عرق بادیان	۱	قوت
۵۷۸	مہون نفاہ عالج والی	حافظ کو قوت دینے پر ہوا رادماغی کام کرنے والوں کے لیے مہینہ پر بدقہ عرق بادیان	۶	ماہ
۵۷۹		جن کو قوت دینے پر ماضی ماضی پر مہینہ کو دور کرنی پر بدقہ عرق بادیان	۶	ماہ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار آجال	قیمت
۵۸۲	سجود اسہل سوختی	قوت دہنی کے لیے معینہ بہت بولی جو سرارت مایوسی کو اچھا۔ لی۔ جو۔ بدردہ دودھ	۹ ماشہ	فی تولد ۱
۵۸۳	سجود بہنیں	بیرین کے لیے معینہ جو۔ رفت سرعت اور اختلام کو دور کرتی آواز بدردہ دودھ	۶ ماشہ	۲
۵۸۵	سجود سک ایول	پیشاب کی نہایت تیزی کو روکتی جو مثلاً نہ کو قوی کرتی جو۔ بدردہ پانی	۶	۲
۵۸۶	سجود بیلہ جات	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۱ تولد	۳
۵۸۸	مفرغہ غشیم	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶ ماشہ	فی تولد ۵
۵۹۰	مفرغہ دل کشت	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶	۸
۵۹۱	مفرغہ سوستری	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶ ماشہ	۳
۵۹۲	مفرغہ سیحہ الیش	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶	۴
۵۹۳	مفرغہ کبیر	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶	۶
۵۹۴	مفرغہ بخت	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶ ماشہ	۸
۵۹۵	مفرغہ دوسادہ	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶	۱
۵۹۶	مفرغہ مستدل	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶ ماشہ	۶
۶۰۲	مرہم باسلیقون	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	فی تولد ۲	۲
۶۰۵	مرہم آشک	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۲	۲
۶۰۶	مرہم اشق	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶	۱
۶۰۷	مرہم جہ دار	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۲	۲
۶۰۸	مرہم داحنیون	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶	۱
۶۰۹	مرہم رال	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۶	۱
۶۱۰	مرہم رسل	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۲	۲
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۲	۲
۶۱۲	مرہم کافور	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۲	۲
۶۱۳	مرہم خضر	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۲	۲
۶۱۴	مرہم ناصور	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۲	۲
۶۱۵	مرہم سیدہ چوبیہ	معدہ اور پیشاب کو قوت دہنی جو پیشاب کو دور کرتی ہے۔ بدردہ پانی	۲	۲

ن

۶۲۱	واشدار و مستد الملک والی	دل اور جگر کو قوت دہنی جو اور قوت معده میں بے نظیر ثابت بولی جو۔	۶ ماشہ	فی تولد ۳
۶۲۲	واشدار و سادہ	معدہ کو قوت دہنی جو۔ دستوں کو روکتی جو۔	۹ ماشہ	۳
۶۲۳	واشدار و لولی	معدہ اور جگر کو قوت دہنی جو۔ خفقان کو دور کرتی جو۔ مقوی قلب جو۔	۶ ماشہ	۴

شریت اکسیر حاص

یہ عیب غیب شربت اعلیٰ درجہ کا معوی معذو جگر و کثیر مقدار میں خون صانع پیدا کرتا ہے خون کے ہر قطر کے نقص کو رفع کرتا ہے خون کے سرخ و ایلوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذائی خضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فرہنگ کرتا ہے۔ اعضا و ریشہ کو تقویت پہنچاتا ہے ہموک لگاتا ہے۔ فوش۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت۔ فی شیشی دو سو روپے کے لیے کافی ہے۔ ایک ویدہ پڑھنے کے بعد ترکیب استعمال پر پیشی چھپاں جو۔

ہمدرد دواستانہ یونانی۔ دہلی

[illegible]

115

سوالات	جوابات
(۱) عمر کیا ہے؟	(۱)
(۲) جسم فشر ہو یا لاغ؟ وزن کیا ہے؟	(۲)
(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ ہوتی ہے؟	(۳)
(۴) گرم یا سرد کن چیزوں کے نقصان پہنچتا ہے؟	(۴)
(۵) پیشہ کیا ہے؟	(۵)
(۶) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے؟	(۶)
(۷) شادی ہونے کے متنازعہ ہوا؟	(۷)
(۸) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟	(۸)
(۹) کبھی سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟	(۹)
(۱۰) اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گزرا؟	(۱۰)
(۱۱) کیا کمر میں درد رہتا ہے؟	(۱۱)
(۱۲) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت	(۱۲)
تو خارج نہیں ہوا کرتی؟	
(۱۳) اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصے سے؟	(۱۳)
(۱۴) نزلہ و زکام یا دردِ سر کی شکایت تو نہیں ہوتی؟	(۱۴)

سوالات	جوابات
(۱۵) حافظے کی کیا حالت ہو؟	(۱۵)
(۱۶) کام کرنے سے میں تو نہیں ہوا کرتا؟	(۱۶)
(۱۷) بھوک ابھی لگتی رہی یا نہیں؟	(۱۷)
(۱۸) قبض کی اگر شکایت ہو تو کتنے عرصے سے؟	(۱۸)
(۱۹) پیشاب میں کتنی نم تہ آتا ہے اور رنگ کیا ہے؟	(۱۹)
(۲۰) پیشاب قطرہ قطرہ تو نہیں آتا جس سے محسوس نہیں ہوتا؟	(۲۰)
(۲۱) کیا عضو میں کچی لاشیں اور کوتاہی ہے؟	(۲۱)
(۲۲) عضو یا قوطوں میں درد تو محسوس نہیں ہوتا؟	(۲۲)
(۲۳) ٹھنڈے پانی سے عضو سکڑتا ہے یا نہیں؟	(۲۳)
(۲۴) جوشِ قوت پوری طور سے ہوتا ہے یا کم یا بھل	(۲۴)
نہیں؟	
(۲۵) جماع کے بعد کسی قسم کی کم زوری تو محسوس نہیں ہوتی؟	(۲۵)
(۲۶) احتلام کتنے روز بعد ہوتا ہے کوئی صورت	(۲۶)
دیکھائی دیتی رہی یا نہیں؟	
(۲۷) کیا سرعتِ انزال کی شکایت ہے؟	(۲۷)

عورتوں کا فارم تشخیص

ہمدرد خانہ دہلی کے شعبہ تشخیص و تجویز کے لیے

اگر آپ کی بیوی، بہن، والدہ یا اور کوئی ۱۶ سال سے زیادہ عمر میں تو ہمدرد خانہ دہلی کی مجلس تشخیص و تجویز سے مشورہ حاصل کیجیے۔ یہ مجلس چار تجربے کار اور لائق طبیبوں اور ایک طبیب پر مشتمل ہے اور اس کے صدر عالی جناب حکیم مولوی حاجی عظیم صاحب ایڈیٹر رسالہ ہمدرد صحت ہیں۔ یہ مجلس اپنے فاضل صدر کی ہدایت میں مریضوں کی جو بیش بہا خدمات انجام دے رہی ہے اس سے وہی اصحاب خوب واقف ہیں جو ایک دفعہ بھی اس سے مشورہ حاصل کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہمیشہ مجلس کو اپنا سچا مشیر اور رہی خواہ پائیں گے۔

نوٹ :- (۱) خط صاف صاف لکھیے اور جوابات کے علاوہ جو باتیں لکھتی ہوں انہیں اسی فارم کی باقی جگہ میں دوسرے کاغذ پر لکھیے۔
(۲) یہ بھی لکھیے کہ اگر مجلس مریضہ کے لیے کچھ دوائیں تجویز کرے تو وہ دوائیں بھی آپ کے پاس بذریعہ وی۔ پی بھیج دی جائیں یا صرف آپ کو نسخے اور مشورے سے اطلاع دے دی جائے۔

(۳) اگر کوئی مریضہ اپنا حال خود لکھ رہی ہیں اور وہ یہ بھی چاہتی ہیں کہ ان کا حال مردوں کی نظر سے نہ گزرے تو وہ اپنے لفظ پر "الفاظ طبیبہ شعبہ زنانہ" لکھ دیں۔ ان کا یہ خط طبیبہ صاحبہ کے ہوا اور کوئی نہیں کھولے گا۔ پھر اگر ضرورت ہوئی تو طبیبہ صاحبہ آپ کے بوجہ حالات میں مجلس تشخیص و تجویز کے دوسرے ارکان سے حالات بتا کر مشورہ لے لیں گی۔

"منبر"

جوابات	سوالات																
	<table border="1"> <tr> <td data-bbox="659 1374 794 1470">(۱)</td><td data-bbox="794 1374 1165 1470">(۱) عمر کیا ہے؟</td></tr> <tr> <td data-bbox="659 1470 794 1544">(۲)</td><td data-bbox="794 1470 1165 1544">(۲) جسم موٹا ہو یا ڈبلا؟</td></tr> <tr> <td data-bbox="659 1544 794 1619">(۳)</td><td data-bbox="794 1544 1165 1619">(۳) شادی ہو گئی ہے یا نہیں؟</td></tr> <tr> <td data-bbox="659 1619 794 1693">(۴)</td><td data-bbox="794 1619 1165 1693">(۴) شادی جوئے کتنی مدت ہوئی؟</td></tr> <tr> <td data-bbox="659 1693 794 1768">(۵)</td><td data-bbox="794 1693 1165 1768">(۵) کوئی اولاد ہو یا نہیں؟</td></tr> <tr> <td data-bbox="659 1768 794 1842">(۶)</td><td data-bbox="794 1768 1165 1842">(۶) اگر ہوئی ہو تو کیا سب بچے صحیح سلامت ہیں یا کچھ گڑبڑ؟</td></tr> <tr> <td data-bbox="659 1842 794 1917">(۷)</td><td data-bbox="794 1842 1165 1917">(۷) کیا کوئی حمل تو نہیں گرا؟</td></tr> <tr> <td data-bbox="659 1917 794 1947">(۸)</td><td data-bbox="794 1917 1165 1947">(۸) اگر گرا ہو تو کب اور کیا اس کے بعد بچے ہوتے رہے؟</td></tr> </table>	(۱)	(۱) عمر کیا ہے؟	(۲)	(۲) جسم موٹا ہو یا ڈبلا؟	(۳)	(۳) شادی ہو گئی ہے یا نہیں؟	(۴)	(۴) شادی جوئے کتنی مدت ہوئی؟	(۵)	(۵) کوئی اولاد ہو یا نہیں؟	(۶)	(۶) اگر ہوئی ہو تو کیا سب بچے صحیح سلامت ہیں یا کچھ گڑبڑ؟	(۷)	(۷) کیا کوئی حمل تو نہیں گرا؟	(۸)	(۸) اگر گرا ہو تو کب اور کیا اس کے بعد بچے ہوتے رہے؟
(۱)	(۱) عمر کیا ہے؟																
(۲)	(۲) جسم موٹا ہو یا ڈبلا؟																
(۳)	(۳) شادی ہو گئی ہے یا نہیں؟																
(۴)	(۴) شادی جوئے کتنی مدت ہوئی؟																
(۵)	(۵) کوئی اولاد ہو یا نہیں؟																
(۶)	(۶) اگر ہوئی ہو تو کیا سب بچے صحیح سلامت ہیں یا کچھ گڑبڑ؟																
(۷)	(۷) کیا کوئی حمل تو نہیں گرا؟																
(۸)	(۸) اگر گرا ہو تو کب اور کیا اس کے بعد بچے ہوتے رہے؟																

(۹)	کبھی غشی کا دورہ تو نہیں پڑا؟	(۹)
(۱۰)	اگر پڑا تو شادی سے پہلے پڑا یا شادی کے بعد؟	(۱۰)
(۱۱)	ماہواری دن کیا معجزہ وقت پر جو جاتے ہیں؟	(۱۱)
(۱۲)	ماہواری کے دنوں میں یا ان دنوں سے پہلے درز تو نہیں ہوتا؟	(۱۲)
(۱۳)	ماہواری خون کی رنگت کیسی ہے؟	(۱۳)
(۱۴)	اب حمل تو نہیں ہو اگر نہ تو کتنے جینے کا؟	(۱۴)
(۱۵)	اندام نہانی سے کوئی رطوبت تو نہیں نکلا کرتی؟	(۱۵)
(۱۶)	اگر نکلا کرتی ہے تو کیا کبھی کبھی اکثر اوقات؟	(۱۶)
(۱۷)	اس رطوبت کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟	(۱۷)
(۱۸)	وہ تلی ہوتی ہے یا کالہ سی؟	(۱۸)
(۱۹)	اصل مرض کتنی مدت سے ہے؟	(۱۹)
(۲۰)	مرض حمل سے پہلے ہوا یا حمل کے دنوں میں؟	(۲۰)
(۲۱)	کیا کمر اور پیڑھیں درد رہتا ہے؟	(۲۱)
(۲۲)	بھوک کی کیا حالت ہے؟	(۲۲)
(۲۳)	قبض کی شکایت تو نہیں رہتی؟	(۲۳)
(۲۴)	تبہ کو وغیرہ کھانے کی عادت تو نہیں ہے؟	(۲۴)
(۲۵)	خاوند کو کوئی گندی بیماری آتشک اور سوزاک	(۲۵)
	وغیرہ تو نہیں رہ چکی ہے؟	
(۲۶)	کیا اب بھی آپ کے خاوند ہی کسی شکایت میں تھیں؟	(۲۶)

ان سوالوں کے علاوہ جو خاص باتیں آپ کے خیال میں ضروری ہوں یہاں یا دوسرے کاغذ پر لکھ دیجیے۔

نام اور پورا پتہ:-

بچوں کا فارم تشخیص

ہمدرد و صحت دہلی کی مجلس تشخیص و تجویز کے لیے

اگر آپ کا بچہ کسی بیماری میں مبتلا ہے تو اس کے لیے ہمدرد و صحت دہلی کی مجلس تشخیص و تجویز سے مشورہ حاصل کیجیے۔ یہ مجلس چار تجربہ کار اور لائق طبیعوں اور ایک طبیبہ پر مشتمل ہے۔ اور اس کے صدر عالی جناب حکیم موسوی حاجی عبدالمعید صاحب ایڈیٹر رسالہ "ہمدرد و صحت" ہیں۔ یہ مجلس اپنے فیاض صدر کی ہدایت میں مریضوں کی جو اعلیٰ خدمات انجام دے رہی ہیں ان سے وہی اصحاب خوب واقف ہیں جو اس سے مشورہ حاصل کر چکے ہیں۔ سبھے امید ہے کہ آپ ہمیشہ مجلس کو اپنا سچا مشیر اور ہمدرد پائیں گے۔

بچوں کے متعلق نیچے کے سوالوں کے جوابات کیجیے۔ اس کے علاوہ ضروری باتیں فارم کے نیچے یا علیحدہ کاغذ پر صاف صاف لکھ دیجیے۔ اپنے خط میں یہ بھی بتا دیجیے کہ اگر مجلس آپ کے بچے کے لیے کچھ دواؤں تجویز کرے تو وہ دواؤں آپ کے پاس بذریعہ دی پنی بھیج دی جائیں یا صرف آپ کو ان کی اطلاع دے دی جائے۔ "مینجر"

جوابات	سوالات
<p>(۱)</p> <p>(۲)</p> <p>(۳)</p> <p>(۴)</p> <p>(۵)</p> <p>(۶)</p> <p>(۷)</p> <p>(۸)</p> <p>(۹)</p> <p>(۱۰)</p> <p>(۱۱)</p>	<p>(۱) بچے کی عمر کیا ہے؟</p> <p>(۲) وہ کتنے دن سے بیمار ہے؟</p> <p>(۳) دودھ پیتا ہے یا ٹھنڈا دیا؟</p> <p>(۴) کیا کوئی دانت یا ڈانٹ نکل چکی ہے؟</p> <p>(۵) بچے کے ہاضمے کا کیا حال ہے؟</p> <p>(۶) بچے کو کبھی کبھی دست تو نہیں آتے؟</p> <p>(۷) پاخانہ کرتے وقت بچہ روتا تو نہیں؟</p> <p>(۸) پاخانے میں جھوٹے جھوٹے کیرٹے تو نہیں نکلتے؟</p> <p>(۹) پاخانہ پتلا ہوتا ہے یا بندھا ہوا۔ اس کا رنگ کیا ہے؟</p> <p>(۱۰) بچہ سوتے میں ڈرتا تو نہیں؟</p> <p>(۱۱) بچے کو کبھی بے ہوشی کا دورہ تو نہیں پڑا؟</p>

(۱۲) کوئی اور خاص بات ہو تو اس جگہ یا دوسری طرف لکھ دیجیے۔

نام اور پورا پتہ :-

اپریل ۱۹۴۱ء

ہمدرد محبت دہلی

نمبر ۱۲

مئی و جون ۱۹۳۱ء

جلد ۹

فہرست مضامین

دستی تصاویر : (۱) قلب کی تصویر - (۲) صلمات قلب کی تصویر - (۳) کافر کا جاپانی پورا -

صفحہ	نکارندہ	مضمون	صفحہ	نکارندہ	مضمون
۴۵	ترجمہ	حاملہ کی غذا کا اثر جنین پر	۱	مبصر	فہرست مضامین
۴۸	ادارہ	لاش کی تلاش	۳	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	ہمدرد محنت دہک آئندہ اشاعت خاص
۴۹		افسانہ	باب بصحت		
۴۹	پروفیسر حکیم مظفر حسین	توہیم	۴	مس الزبتھ درمند	بچوں کی تفریحی ورزشیں
	انتقاد		۱۱	ادارہ	عمر دراصل کتنے کی کوشش
۵۵	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	مختلف کتابیں اور رسالے	۱۳	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	الاعراض والعلاج
	مراسلات		۲۳	حکیم محمد بن صاحب عباسی	فشار الدم کا طبی علاج
۵۴	حکیم محمد صغر صاحب	اطباء ہند سے فردی گزارش			حیوانات طفیلیہ
۵۴	حکیم جان محمد صاحب	ابنائے قدیم جامعہ طبیبہ دہلی	۲۶	ڈاکٹر دانیال صاحب	انسان کے طفیل
۵۸	حکیم عبدالسلام صاحب	میسوراسٹیٹ دینائی غنی کانفرنس			علم الادویہ
	مجموعات		۳۰	حکیم عبدالواحد صاحب	کافر
۵۹	حکیم اکبر حسین صاحب	آٹھ مجربات		رؤداد مجلس تشخیص و تجویز	
۵۹	حکیم سید علی اکبر صاحب	سات مجربات	۳۹	ادارہ	رقیت منی
۶۰	حکیم سید محمد سعد علی صاحب	دو مجربات	۳۹	"	درم خصیۃ الرحم
۶۰	حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب	چھ مجربات	۳۹	"	بے قاعدگی آیام
۶۱	ڈاکٹر ایمل جمہیہ خاں صاحب	دو مجربات	۴۰	"	ذیابیطس
۶۲	حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب	دسی ریشا خاں اور ذاتی ملبوس	۴۰	"	صنعتِ شانہ
		کے بے زود اثر اور مہولی نسخے			مخطوطات
۶۶	مختلف اطباء	جوابات	۴۲	ناغز	انگور اور صحت
۷۱	مختلف اصحاب	سوالات	۴۳	ترجمہ	خودوں کا تعلق من سے
۷۳		گرمی کے موسم میں تن مدستی کی	۴۴	ترجمہ	انسان کی خوراک گھاس
۷۳		حفاظت	۴۵	ترجمہ	جانبی سکون اور خوشی

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

مالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ

قیمت سالانہ ایک پیہ

حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ہمدرد محنت سے شائع کیا۔



سِل وِرق کی مریضہ موت کے آغوش میں پہنچ چکی تھی

لیکن ماہِ الحیات اور قرص سحر نے اُس کو دوبارہ زندگی عطا کر دی

یہ مریضہ سِل وِرق کے تیسرے درجے سے بھی گزر چکی تھی۔ تمام ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر اس کی موت کا حکم سنایا تھا۔ جب ہر طرف سے مایوس ہو گئی تو اس نے ہمدرد دوا خانے کو اپنی تکلیف لکھ کر بھیجی۔ اس کا خط لے کر دردناک محتاج چنانچہ اس کے خط کے جواب میں



یہ خاتون لکھتی ہیں

مینج صاحب ہمدرد دوا خانہ

میں زندگی سے مایوس ہو چکی تھی۔

آپ کی دوائے مجھے بجا ایسا معلوم نہیں

کہ میں کیا اثر تھا کہ میں سنبھلتی چلی آئی۔

بخار جاتا رہا، کم زوری میں کمی ہوئی، تپوں

کی سوزش کم ہو گئی۔ دوا کے استعمال کے بعد

میں نے خون کا معائنہ کرایا تو دق اور سِل

کے جراثیم نابود تھے۔

مسز ایف جی۔ ایس

ہمدرد دوا خانہ نے دق اور سِل کی دو تجربہ دوائیں ماہِ الحیات و قرص سحر بھیج دیں۔ چنانچہ دونوں دواؤں کے چالیس روز استعمال کے بعد خاتون مذکور کی صورت بالکل بدل گئی۔ اور انھوں نے ایک خط کے ذریعے اس دوا کے بہترین ہونے کی تصدیق کی۔

ماہِ الحیات ہمدرد دوا خانے کا وہ نایاب عرق جو ایک ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جو عرق ہمدرد دوا خانے ہی کو حاصل ہے۔ اس عرق کے بدن میں پیچھے بن دق اور سِل کے جراثیم مرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ عرق دق اور سِل کے جراثیم کو قطعی طور پر فنا کر دیتا ہے اور مریض خود بخود سنبھلتا چلا آتا ہے۔

قرص سحر: اس عرق کے ساتھ قرص سحر کو اس لیے لگایا گیا ہے کہ ان قرصوں سے مریض کی گئی ہوئی حماقت واپس آئے۔ چنانچہ ماہِ الحیات تو مریض کو دُور کرتا ہے اور قرص مریض کو تن درست کرتے ہیں۔

دق اور سِل کا نیا علاج۔ ہمارے اس طریق علاج کو دق اور سِل کا بالکل نیا علاج تسلیم کیا جا چکا ہے اور خدا کے فضل سے اس وقت تک بے شمار مریض تن درست ہو چکے ہیں۔ چالیس روز میں یقینی طور پر شفا ہو جاتی ہے۔

ماہِ الحیات کیونکہ عرق ہے اس لیے فرمائش بھیجے دقت بذریعہ ریل طلب کیجیے، ورنہ محصول بہت زیادہ لگے گا۔ رفاہ عام کی غرض سے ان تیرہ ہدف دواؤں کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی قرص سحر فی ٹیکہ دو آنے، دوا ماہِ الحیات فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے دو روپے (دھار) روزانہ ایک ٹیکہ اور پانچ تو لے عرق دیا جاتا ہے)

میلنگ کا پتہ: ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص

موجودہ مشکلات ہمدرد صحت کی خاص اشاعتوں کے لیے موجودہ جنگ کی وجہ سے کچھ ایسے ناہموار حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ان کے کاموں میں نہ پہلی سی وہ دل بٹگی باقی جو نہ وہ شوق و سرگرمی۔ ہماری اشاعت خاص صحت یا طب کے کسی ایک موضوع پر جان و مانع معلومات کا ایک ذخیرہ ہوتی جو اور اس کے لیے کم سے کم اتنی ہی ضخامت کی ضرورت جو جتنی جنگ سے پہلے تک ہماری خاص اشاعتوں تک رہی، لیکن افسوس جو کہ کاغذ کی گرانی بلکہ نایابی (جو کاغذ ہمدرد صحت میں ہمتا ہوا ہے وہ بازار میں مشکل سے ملتا ہے اور کاغذ بنانے والے کا رخا نہ آرہا ہے) کی وجہ سے پچھلے سال کی اشاعت خاص کے صفحات بھی محدود رہے اور اس سال اور بھی زیادہ موانع موجود ہیں۔ اور اگر ہم ضخامت کے مسئلے کو کسی نہ کسی طرح حل کر لیں اور لگائی چو لگائی رقم کاغذ پر صرف بھی کر ڈالیں تو اشاعت ہائے خاص کا کام پانی کے دوسرے ذرائع کو ہم کس طرح تہیہ کر سکتے ہیں؟ ہماری خاص اشاعتوں کی کام پانی کا ایک راز یہ بھی تھا کہ ہمارے مضمون نگاروں کے حلقے میں یورپ کے اکثر ممالک کے بہت سے صحاب علم و فن بھی شامل تھے اور ان کے افکار و خیالات ہمدرد صحت کے صفحات کی زینت ہو کر آتے تھے۔ ان بے چاروں میں سے نہ معلوم کتنے اُس جہان کو سدھار چکے ہوں گے اور نہ معلوم کتنے خانماں برباد پھر رہے ہوں گے۔ اس کے علاوہ سلسلہ مراسلات کا کیا کیا جائے۔ پہلے انگلستان اور امریکہ سے دس ہندو دن میں خط کا جواب تک آجاتا تھا اور اب وہاں سے چلی ہوئی ڈاک دو دو تین تین مہینے یہاں نہیں پہنچتی۔ ان سخت رکاوٹوں کے باوجود اگر محنت اور مطالعے کے بل پر اشاعت خاص کو کامیاب بنانے کی ہمت کی جائے تو اس کے لیے ہندوستان بھر کے کتب فروشوں کے ہاں سے مطلوبہ کتابیں نہیں ملتی۔ اگر کسی خاص موضوع کی سچا س کتابوں کی ایک فہرست بنا کر آپ بمبئی، کلکتہ اور مدراس کے کتب فروشوں کے ہاں بھیجیں تو آپ کو مشکل سے آٹھ دس کتابیں متفرق چھپوں سے مل سکیں گی۔ اور وہ بھی ممکن جو کہ آپ کے لیے کارآمد ثابت نہ ہوں۔ غرض یہ اور سی قسم کے موانع کی موجودگی میں ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کے سابقہ معیار کو قائم رکھنا تقریباً ناممکن ہے۔ موانع اور رکاوٹیں بہر حال اپنی جگہ ہیں اور ان کا موثر ہونا بھی صحیح ہے لیکن ہم نے نہ پہلے ہمت ہاری اور نہ آئندہ اس کے لیے تیار ہیں۔ پچھلے سال بھی ہم سے جو کچھ ہو سکا، کیا اور اب بھی ہیں حتی الامکان اشاعت خاص کو کامیاب بنانے کی کوشش کرتی ہو۔

اشاعت خاص کے لیے مختلف موضوع اشاعت خاص کے موضوع کے سلسلے میں ہمیں اپنے ناظرین کے خطوط و کتابتاً فوقاً ملتی رہتے ہیں اور ہر ناظر اپنی پسند اور اپنے ذوق کے مطابق موضوع کا انتخاب کرتا ہے۔ ان انتخابوں میں کچھ مشترک انتخاب بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً کچھ ناظرین کی رائے ہے کہ پچھلے سال کے ”رؤخانی علاج“ کو جو تشہہ تکمیل و گیا تھا مکمل کیا جائے بعض ناظرین ہیں ”نفسیاتی علاج“ پر اشاعت خاص مرتب کرنے کی طرف مائل کرتے رہے ہیں۔ ہمارے بعض کرم فرما ایسے بھی ہیں جنہیں ہمارا تین چار سال پہلے کا وہ وعدہ برابر یاد جو جس میں ہم نے ”تایخ طب پر ایک اشاعت خاص پیش کرنے کی توقع دلائی تھی لیکن گزشتہ سال کے دوران میں اکثریت ایسے ناظرین کی رہی جن کی رائے میں ہمدرد صحت کو اپنے نام کی مناسبت سے خطہ صحت پر اپنی خاص اشاعت پیش کرنی چاہیے۔

ہمیں اپنے اول الذکر تینوں گروہوں کی رائے اور پسند کا احترام ہے، لیکن افسوس جو کہ تجویز کیے ہوئے موضوعوں کی تکمیل میں جہاں وہ موانع موجود و موثر ہیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا، وہاں ہمارے کچھ ذاتی موانع بھی موجود ہیں نفسیاتی علاج کا موضوع کوئی ایسا موضوع نہیں جو کہ اس پر قلم برداشتہ کچھ لکھ دیا جائے، یا معمول کچھ زیادہ محنت کر کے اسے پائیکمیل کو پہنچا دیا جائے۔ اس کے لیے برسوں کے مسلسل مطالعے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ ہم اس موضوع پر کوئی ایسی اشاعت خاص مرتب کر سکیں گے جو معالجین وغیرہ کے لیے مفید و کارآمد ہو۔ تقریباً یہی حال ”تایخ طب کا“ ہے۔ ”تایخ طب پر ہمارے پاس خاصا ذخیرہ موجود ہے لیکن ابھی نہیں بہت کچھ جمع کرنا ہے۔

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس ذخیرے کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کرنا ہر سانسوس کو کہ پچھلے سالوں میں ہم ترتیب کے ساتھ اپنے مطالعے کو جاری نہیں رکھ سکے لیکن علم دوست ناظرین کو ہم سے ناامید نہیں ہو چاہیے ہمدرد صحت کی اشاعت خاص تاہم طب پر جب بھی شائع ہوگی وہ ایک جامع و مانع چیز ہوگی اس میں طب کی سوانح عمریاں اور ادھر ادھر سے لے کر جمع نہیں کی جائیں گی بلکہ وہ ایک مسلسل تذکرے اور بصرے کی حامل ہوگی جو مختلف تمدنوں کی طبوں اور ان کے مختلف ادوار پر کیا جائے گا۔

حفظِ صحت کی اہمیت اب رہا حفظِ صحت کا موضوع، اس کی طرف اس کی عمومیت کی وجہ سے طبیعت مائل نہیں ہوتی تھی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ موضوع صحت عامۃ کے کاموں میں، زندگی کے لیے مفید ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ ہر صحت کے نام سے بھی اسے مناسبت ہے لیکن یہ اننا بڑے گاہک صحت کے متعلق عام معلومات اور ہدایات اور ادھر ادھر سے جمع کر کے شائع کر دینا ہرگز کوئی خدمت کا کام نہیں جو اس کے لیے ایک خاص اشاعت کو وقف کر دینا ہمارے لیے اور بھی غیر دل چسپ کام تھا۔ یہی اسباب تھے جو ہمیں یہ موضوع اختیار کرنے میں متاثر کیے ہوئے تھے لیکن ابھی کے ساتھ ہم اپنے ناظرین کی اکثریت کے مطالبے کو بھی رد کرنا نہیں چاہتے تھے۔ یہی لیے ہماری خواہش تھی کہ اس موضوع پر ایک ایسی قلم لکائی جائے کہ لگنے والے پھولوں اور پھلوں کی نہ صرف مقدار ہی زیادہ ہو جائے بلکہ ان میں رنگ و بو کا بھی کچھ ہمت یا ز قلم ہو جائے۔

”قدرتی علاج“

یہی خواہش کا نتیجہ ہے کہ ہماری اشاعت خاص جو دراصل حفظِ صحت ہی سے متعلق ہے، اپنی نئی ترتیب اور ذرا وسیع معنوں کے لحاظ سے حفظِ صحت نہیں بلکہ قدرتی علاج کہلائے گی۔ علم حفظِ صحت کا موضوع بھی حقیقت میں وہی ذرائع میں تحفیں قدرت نے انسان کی صحت کو قائم رکھنے کے لیے عام کر دیا ہے اور ہمارے قدرتی علاج کا دائرہ بحث بھی وہی قدرتی ذرائع ہوں گے لیکن حفظِ صحت اس سے قدم آگے نہیں بڑھا تا کہ صحت کو قائم رکھنے کے لیے ان ذرائع کو کس طرح استعمال کیا جائے۔ مگر قدرتی علاج اس سے آگے جا کر یہ بتاتا ہے کہ صحت کے قیام کے ساتھ موجودہ امراض کو ان ہی قدرتی ذرائع سے کس طرح دور کیا جاسکتا ہے حفظِ صحت کا موضوع صحت کے اوپر مسائل ہیں قدرتی علاج ذرا گہرائی میں جا کر ان ہی عام چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے، علم حفظِ صحت کا انداز بیان کچھ نصیحت آمیز ہوتا ہے لیکن ہمارے قدرتی علاج کا انداز علمی اور فنی ہوگا۔ حفظِ صحت کے مخاطب عموماً عوام ہوتے ہیں، قدرتی علاج کے مخاطب عوام کے علاوہ علاج پیشہ صحاب بھی ہوں گے اور ان کو یہ معلوم ہوگا کہ قدرتی ذرائع سے امراض کو دفع کرنے کا کام کس حد تک لیا جاسکتا ہے۔

قدرتی علاج کی اہمیت قدرتی طریقوں سے صحت کی حفاظت اور ان سے امراض کا علاج کوئی نیا انکشاف نہیں ہے۔ جب انسان تمدن سے دور جنگلوں میں محض حیوانی زندگی بسر کر رہا تھا اس وقت قدرت اپنے بن ہی ذریعہ سے اس کی حفاظت کرتی تھی اور ان ہی سے اس کے درد کا مداوا کرتی تھی۔ تمدن کے ابتدائی دور میں بھی چاروں اچار انسان کو قدرت ہی کی آغوش میں پناہ دینی پڑتی تھی۔ تمدنوں کے مختلف ادوار میں وہ صحت و مرض کے متعلق اپنی خود مختاری کا اعلان بھی کرتا رہا لیکن دانستہ و نادانستہ قدرت اور قدرتی ذریعوں سے ہم آہنگی بھی کرتا رہا۔ لیکن صحت و مرض کے متعلق قدرتی ذریعوں کی چھان بین دراصل انیسویں صدی میں ہوئی۔ یہی زمانے میں قدرت کے اس انتظام کی جو اس نے صحت و مرض کے متعلق کر رکھا تھا، تعریف و تحسین بھی خوب کی گئی اور اسی دور میں قدرت کو متحد بھی خوب چڑایا گیا۔ بحیثیت مجموعی سب ذرائع کو بھی مفید اور ضروری قرار دیا گیا اور ایک ایک ذریعہ کو کچھ کچھ کر بانس پر بھی چڑھایا گیا۔ ان تمام حرکات کا انسان کے صحت و مرض کے مسائل کے نتیجوں پر مجموعی حیثیت سے کچھ اثر پڑا۔ یہ نہ پڑا ہو لیکن اتنا ضرور ہوا کہ صحت کو قائم رکھنے اور امراض کو دور کرنے کے قدرتی ذریعوں نے باقاعدہ علم و فن کی شکل اختیار کر لی اور آج اس موضوع پر تمدن اور مہذب زبانوں میں کتابوں کا ایک عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے۔

ہماری زبان میں جدید علم حفظِ صحت پر خاصی تعداد میں کتابیں اور رسالے موجود ہیں۔ قدرتی علاج کے بعض عنوانوں پر بھی وقتاً

فوقاً کافی دل چسپی لی جاتی رہی ہو لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہو، صحت اور علاج کے قدرتی ذریعوں پر مجموعی حیثیت سے کوئی کتاب یا رسالہ شائع نہیں ہوا ہے۔ ہمدرد صحت کا قدرتی علاج نمبر ہماری زبان کی اسی کمی کو پورا کرے گا۔

قدرتی علاج کی حدیں قیام صحت اور دفع امراض کے قدرتی ذرائع کون کون سے ہیں، یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب آراء کے اختلاف کی غلیچ میں سے گزرے بغیر دنیا میں مشکل ہے۔ نیم فلسفی قسم کے بعض پھیلاؤ انجینئرز، چارہ میں محدود کر دیتے ہیں اور بعض کے نزدیک ان کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہو اور یہ کہ قدرت موقع و محل سے اپنے ذرائع اور ان کے اثرات کو بدلتی رہتی ہو اور اس کا طریقہ ہر جگہ یکساں نہیں ہو۔ ہر بعض وجوہ اور مصالح کی بنا پر آخری رائے کو پسند کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک قیام صحت اور دفع امراض کا ہر وہ ذریعہ قدرتی ہو جو دوا کے استعمال کی طرف انسان کو نہیں لے جاتا یا جو اس کی مخالفت کرتا ہو۔

قدرتی علاج کے عنوانات اور ابواب

فی الحال ہمارے سامنے باہر مستقل عنوان ہیں جن پر ہم اپنے قدرتی علاج میں بحث کرنا چاہتے ہیں اور تین ایسے عنوانات ہیں جنہیں ہم اپنی اس اشاعت میں افادے اور دل چسپی کے لیے بڑھانا چاہتے ہیں۔ ہر عنوان ایک مستقل باب ہو گا جس میں متعلقہ عنوان پر بحث ہوگی۔ نیچے ہم باب وار عنوان کو لکھتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے عنوانوں کی حدیں کہاں کہاں تک ہوں گی اور ساتھ ہم یہ بھی بتائیں گے کہ ہر عنوان کے سلسلے میں ہم اب تک کیا کیا کر چکے ہیں، کیوں کہ ہم پچھلے مہینے میں اشاعت خاص کے متعلق صرف سوچ بچار ہی نہیں کرتے رہے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی اس کا خاص کام کر چکے ہیں۔

”قدرتی علاج کے ابواب“

بہارِ باب۔ قدرتی علاج کی تاریخ:۔ اس باب میں ہم قدرتی علاج کی مختصر تاریخ لکھنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں گویا ہماری نظر دور جا جا کر تک رہی ہو لیکن ہم اشاعت خاص کے محدود صفحات کے پیش نظر اس باب کو بھی محدود رکھیں گے۔ قدرتی علاج کی تاریخ جدید پر ضروری معلومات خاص طور پر ناظرین کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

دوسرا باب۔ ہوا:۔ ہم اپنی اس اشاعت خاص میں ہوا کے متعلق طول طویل بحثیں نہیں کریں گے۔ بلکہ معمولی تمہید کے بعد یہ بتائیں گے کہ ہوا قیام صحت و زندگی میں کس کس طرح موثر ہے۔ اور امراض کو دفع کرنے میں اس سے کیا کیا مدد لی جاسکتی ہے۔ یہ باب ہمارے کرم فزرا ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی کے پاس ہے۔

تیسرا باب۔ پانی:۔ اس باب میں بھی وہی انداز اختیار کیا گیا ہے جس کا ذکر ہوا کے باب میں ہوا۔ اسی سلسلے میں بائیو ویتھنی پر بھی بحث ہوگئی ہے۔ یہ باب ادارے نے تیار کر لیا ہے۔

چوتھا باب۔ غذا:۔ اس باب میں حفظ صحت غذائی اور علاج بالغذا پر بحث ہوگی۔ اس باب کے سلسلے میں ابھی کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ہے۔ پانچواں باب۔ آرام و سکون۔ آرام و سکون کس طرح حفظ صحت اور دفع مرض میں موثر ہے اسے ہمارے عنایت فرما ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی واضح فرمائیں گے۔

چھٹا باب۔ ورزش:۔ یہ باب ہم نے لکھ لیا ہے۔ انداز وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔ اس میں وضاحت کے خیال سے تصویریں بھی دی جائیں گی۔ ساتواں باب۔ مالش۔ مساج بھی قیام صحت اور اکثر امراض کے دفع میں موثر ہے۔ آج کل اسے ایک مستقل فن کی صورت حاصل ہے۔ ادارہ اس باب کی تکمیل کر لی ہے۔

آٹھواں باب۔ صفائی:۔ ہمارے مہربان ڈاکٹر سعید احمد صاحب قدرتی علاج کے بڑے داعیوں میں سے ہیں، اس لیے وہ ہماری زیادہ زیادہ مدد کر کے کوئی تیار ہیں صحت و مرض کے سلسلے میں صفائی کی اہمیت کی وضاحت کا کوشش بھی اپنے لیے لیا ہے۔

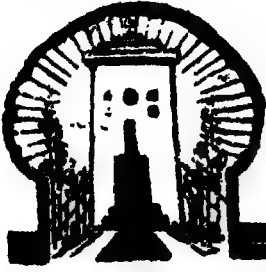
یہ بڑا عمدہ اشاعت خاص کا وہ پروگرام جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ لیکن اگر ہمیں اس میں وقتی طور پر کچھ حذف و حضاف بھی کرنا پڑے۔ لیکن مجموعی حیثیت سے ہماری کوشش یہی ہوگی کہ اس اشاعت خاص کو ناظرین کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید اور دل چسپ بناویں۔

BENAZIR
HAIR OIL

عشاق کا دل و دوا کی دوا

بیابان چک دراز و مضبوط الحاح کا لازمی بالوں کی مقبض محبت کی ضمانت
کے مخاطبات بنائے بچتے ہیں کہ استعمال کے اندر دیگر نہیں رہے عین سہ نظیر
فرد بالوں کی جڑوں میں خد بچے لڑان کو مضبوط کرنا ہے پھر ہی بالوں کی
پرورش کرنے والی ایک جگہوں پر لڑ کر کے بالوں کی خوش حالت پیدا ہونے کے
دستیاب ضرورتیں سمجھ کر بالوں کے گھگھرنے ماننے اور مدنی امور کو ترک کرنا ہے
خصوصاً مائیں گھنے کو نادر کر کے بالوں کی سیاہی کو قائم رکھنا چاہیے
مرد و عورتیں اپنے ہر حال خصوصی امور کے مخاطبات بنانا یا نہ بنانا یہ اپنے ذوق و شہوت راسخہ
بالوں کی حفاظت و لڑان کی خوبصورتی کو قائم رکھنے کے
لیے گرمی اور سردی اور آجائو کرکٹان میں نہ رہیں اور اپنے
بالوں کی حفاظت کیجیے اور آج ہی خوشی پر لٹنے لگا دیے
جیت پیشانی باغ آئے۔

بہارِ دوا و صفا دینی



بابِ صحت بچوں کی تفریحی ورزشیں

از مس الزبتھ درمند منتظمہ انجمن صحت پرستان " انگلستان

(ترجمہ از ادا ن)

عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بچوں کو کسی قسم کی ورزش کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ نہ والدین کے لیے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کو صحت قائم رکھنے کے مفید طریقے ہی بتاتے اور سمجھاتے رہیں۔ جہاں تک کم سن اور شیرخوار بچوں کا تعلق ہے یہ خیال کسی نہ کسی حد تک صحیح قرار دیا جاسکتا ہے کہ ان کو ورزش کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ قدرت کی طرف سے ایسے بچوں کو ہاتھ پاؤں کی جو فعل حرکت سکھا دی جاتی ہے وہ ان کی صحت قائم رکھنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ لیکن جوں جوں بچہ سن شو میں قدم رکھتا جاتا ہے اسے بھی اور دنیا داروں کی طرح اپنی صحت و زندگی سے متعلق ہر بات جاننے، سیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اسکولوں یا کیمپوں میں پڑھنے والے بچوں کے متعلق بھی یہ خیال قائم کر لینا کہ ان کو کسی قسم کی ورزش سکھانے یا بتانے کی ضرورت نہیں ہے صحیح نہیں قرار دیا جاسکتا۔ خصوصاً ان دنوں میں کہ جب ان کی چھٹیوں نہ ہوں اور انھیں روزانہ اسکول حاضر ہونا پڑتا ہو تو اور بھی انھیں حفظ صحت کے ہوں سمجھائے اور طریقے بتائے کی ضرورت ہے۔ بچوں کے زمانے میں بچوں کی چھٹیوں ہوتی ہیں اور انھیں سیر و تفریح اور انچل کودکے کافی مواقع میسر آجاتے ہیں اس زمانے میں تو میر کسی نہ کسی حد تک وہ نادانستہ طور پر حفظ صحت پر کاربند ہوتے ہیں اور ان کی کوئی پیمانہ سے ضروری ورزش ہو جاتی ہے لیکن پڑھنے لکھنے کے دنوں میں تو بہر حال ان کے والدین اور اساتذہ کا یہ خیال رکھنا فرض ہو جاتا ہے کہ بچے اپنا زیادہ وقت پڑھنے لکھنے میں ہی تو صرف نہیں کرتے اور صبح و شام ایسی نقل و حرکت بھی عمل میں لاتے رہتے ہیں جس سے ورزش قرار دیا جاسکے اور جوان کی صحت کی حفاظت کے لیے مناسب ہو۔

یوں تو سال کے ہر حصے میں اس کی ضرورت رہتی ہے کہ بچہ اپنی صحت و تنہ دستی کو قائم رکھنے کے لیے مناسب ورزش کرتا رہے لیکن برسات میں خاص طور پر دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ اس زمانے میں بارش وغیرہ کی وجہ سے ایک تو بچے میدانوں میں کھیل کود نہیں کتے دوسرے ہوا بھی مرطوب ہو جاتی ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

بچوں کو ورزش کا عادی بنانے کے لیے ایک بات یہ یاد رکھنی چاہیے کہ چھوٹے چھوٹے بچے بہت جلد ایک قسم کے کام سے خواہ وہ کھیل ہی کیوں نہ ہو اکثر اکتا جاتے ہیں۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ان کے کاموں اور کھیلوں میں تبدیلی کر دی جائے تاکہ ان کی بصیرت بھی نہ اکتائے اور اس کھیل کو دیا ورزش کا اصل مقصد بھی حاصل ہوتا رہے۔ اگر یہ خواہش ہے کہ بچہ کسی خاص ورزش سے پورے طور پر فائدہ اٹھائے اور اس طرح اپنی صحت میں اضافہ کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی ورزش میں ایسی ندرت اور دل چسپی پیدا کی جائے جو اس بچے کو شوقین بنائے رکھے اور کسی وقت بھی وہ اس ورزش سے بیزار نہ ہو۔ جو لوگ بچوں کے لیے ورزش مقرر کرنے میں اس ضروری بات کا خیال نہیں رکھتے وہ بچوں کی صحت کی پوری طرح نگہداشت بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی بچے ان کی بتائی ہوئی ورزشوں سے پورا پورا فائدہ ہی اٹھا سکتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بچوں کو ڈرا دھمکا کر ان سے پورے فائدوں کے ساتھ کوئی کام نہیں لیا جاسکتا۔ پڑھائی لکھائی اور تعلیم و تربیت کے معاملے میں بھی والدین اور اساتذہ دونوں کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ بچوں کی دل چسپی اور شوق کو شامل حال رکھیں۔ اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا گیا تو یہ بچوں کو صحیح تعلیم سے محروم رکھنے کا مترادف ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ بچوں کے لیے جو ورزشیں بھی مقرر کی جائیں وہ کھیل کی شکل کی ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ کیوں کہ انھیں کھیل سمجھ کر بچے ان میں دل چسپی لینے لگیں گے اس کے ساتھ ہی ان پر عمل کرانے میں اس کا بھی خیال رکھا جائے کہ دو دو تین تین بچے مل کر ورزش شروع کریں۔ کیوں کہ ایک دوسرے کی بحشت میں بچے ان

دورنوں پر پوری پوری طرح عمل کر لیں گے اور فائدہ اٹھائیں گے۔

بچے چند ایسی ورزشیں درج کی جاتی ہیں جو بچوں کی جسمانی ساخت اور ان کی مزاجی کیفیت کے پیش نظر نہایت دل چسپ اور مفید ہیں۔
سائیکل کی دوڑ اس ورزش کا نام سائیکل کی دوڑ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اسے عمل میں لاتے ہوئے بچوں کو اسی قسم کی حرکتیں کرنی ہوتی ہیں جیسے سائیکل دوڑاتے وقت دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس ورزش کا طریقہ یہ ہے کہ بچہ کمر کے بل زمین پر لیٹ جائے اور اپنے دونوں پیراؤں پر اٹھا کر ٹانگوں کو اس طرح گردش دینا اور حرکت میں لانا شروع کر دے کہ سائیکل چلا رہا ہے۔ کچھ دیر اس پر عمل کرنے کے بعد ٹانگوں کو چند بار سیکڑے اور پھیلائے کی مشق بھی کرنی چاہیے۔ اس طریقے سے وہ اینٹھن دور ہو جائے گی جو اس ورزش کے کرنے سے بچے کی ٹانگوں میں پیدا ہو جائے گا امکان ہے۔
خاموش قلابازی سائیکل کی دوڑ والی ورزش کے مقابلے میں اس ورزش میں بالکل خاموش طریقے عمل میں لانے پڑتے ہیں۔ یعنی پہلی دوڑ میں ٹانگوں کو تیزی کے ساتھ حرکت دینی پڑتی ہے لیکن اس ورزش میں آہستہ آہستہ مستقل مزاجی کے ساتھ انھیں حرکت میں لانا پڑتا ہے۔ اس ورزش کا طریقہ یہ ہے کہ بچہ پہلے اپنی ٹانگیں بالکل سیدھی حالت میں فرش پر پھیلائے اور کمر کے بل لیٹا رہے۔ ٹانگیں اور پاؤں ایک دوسرے سے ملے ہوئے رکے جائیں۔ اس کے بعد دونوں پیروں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے اس طرح اور اٹھائی جائیں کہ دونوں پیرس کے اوپر سے گزر کر فرش کو لگ جائیں۔ اس کے بعد پیروں کو ایک دوسرے سے بدستور ملا ہوا اور بالکل سیدھا رکھتے ہوئے اوپر کی طرف بلند کیا جائے اور پھر ٹانگیں آہستہ آہستہ فرش پر پھیلا دی جائیں۔ اس ورزش کو کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ بازو دونوں پہلوؤں میں فرش پر سیدھے رکے رہنے چاہئیں اور ٹانگوں کی اس حرکت کے دوران میں ہاتھوں کو بالکل نبیش نہیں ہونی چاہیے۔ اس ورزش میں زیادہ دل چسپی اس طرح پیدا کی جاسکتی ہے کہ کئی کئی بچوں کا اس ورزش میں شہ پارہ کر لیا جائے کہ جو بچہ سب سے زیادہ دیر میں ٹانگوں کی یہ تمام نقل و حرکت صحیح طور پر عمل میں لائے اس کو کامیاب قرار دیا جائے پہلے پہلے یہ ورزش صرف ایک دو مرتبہ ہی کی جائے۔

مینڈک کی اچھل کود بچوں کے لیے یہ ورزش بھی خاصی دل چسپ ہے اور بچے کھیل کود کے طور پر اس کو جلد سیکھ بھی جاتے ہیں۔ کئی کئی بچوں کو بچوں نے بل بٹھا دیا ہے اور ان کے ہاتھ فرش پر ٹکوا دیے جاتے ہیں اس کے بعد ایک بچہ کہے، ”مینڈک کو دے اس طرح“، اس طریقے کہتے ہیں کہ بچہ کو کمر سیدھا کھڑا ہو جائے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں سے اوپر اٹھائے۔ اس کے بعد فوراً ہی چپہ اپنی پسلی نشست کی صورت اختیار کرے یعنی بچوں کے جملہ مینڈک کے جیڑے زیادہ اور سب سے جلد کودے اور پھر تمام مراحل کے بعد اصل نشست اختیار کر لے اسے سب پر فوقیت دی جائے۔ اس مقابلے کی ورزش سے بچوں میں نیا جوصلہ پیدا ہوگا اور ورزش کا اصل مقصد بھی حاصل ہو جائے گا۔

دیکھیں میں یہ ورزش بھی اگرچہ سیدھی سادھی اور آسان نظر آتی ہے لیکن ہر ایک عضو پر اثر انداز ہو کر سہ کو خوب صورت بناتی ہے اور بچوں میں پستی اور پرتی پیدا کرتی ہے۔ والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ اپنی نگرانی میں بچوں کو روزانہ صبح یہ ورزش ضرور کرایا کریں۔ تاکہ بچوں کی صحت بھی قائم رہے اور ان میں سستی اور قابلی نہ پیدا ہونے پائے۔ جو بچہ بچے کو اسکول کے علاوہ باغوں اور باغیچوں میں بھی اپنی روزمرہ اچھل کود میں یہ ورزش کرتے رہتے ہیں اور دیکھنے والے دیکھتے ہیں کہ مشرقی بچوں کے مقابلے میں وہ بے حد چاق و چوبند اور پھرتیلے نظر آتے ہیں۔

گھٹنا چومنے کی ورزش اس ورزش سے بھی بچے خوب دل چسپی لیتے ہیں۔ کئی کئی بچے ایک ایک بچہ اس طرح بٹھا دیے جاتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کی دونوں ٹانگیں ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں۔ ہر ایک کو کہہ کر کہ میں اپنے گھٹنے کو چوم سکتا ہوں، اپنا گھٹنا چومنے کی کوشش کرے۔ اس فقرے سے ابتدائی الفاظ پر تو مسخہ جھکا کر شروع کرے۔ اس کے بعد ”چوم سکتا ہوں“ کہتے وقت گھٹنے تک ہونٹ پہنچا کر گھٹنوں سے لگا دے۔ دوسری دورنوں کے ساتھ روزانہ دس چند مرتبہ اس ورزش پر بھی عمل کرنا چاہیے۔ اس ورزش سے بچے جو نقل و حرکت کرتے ہیں اس سے ان کے سپٹ کے رنگ چھوٹ کی سختی دور ہو کر ان میں اپنا تمام کمر کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح نظام ہضم پر اس ورزش سے بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ اسکولوں میں عام طور پر یہ ورزش نہیں کرائی جاتی لیکن اس ورزش کو بھی اگر بچوں کی اور دورنوں میں شامل کر لیا جائے تو کچھ فائدہ ہی ہوگا۔ خود یہ ورزش بھی اس قسم کی ہے کہ یہ اندیشہ نہیں کیا جاسکتا کہ بچے اس سے دل چسپی نہیں لیں گے۔ یہ ورزش بھی اور دورنوں کی طرح ایک کھیل کی ہی مشیت رکھتی ہے۔ اس لیے یقین ہے کہ بچوں سے یہ ورزش کرنے میں اساتذہ یا والدین کو کسی خاص نگرانی کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ

پھر ایک مرتبہ اس کو سیکھ کر اسے بار بار کرنے کا خود ہی عادی ہو جائے گا۔

دیوار کا کھیل۔ اس کھیل سے بھی بچے خوب دل چسپی لیتے ہیں اسے اس طرح شروع کرایا جائے کہ بچوں کو دیوار سے کھڑے کر کے اور کھلے لگا کر سیدھا بٹھا دیا جائے۔ ان کی ٹانگیں سیدھی پھیلا دی جائیں۔ باری باری سے ہتھ ایک ایک ٹانگ کو اٹھائے۔ اٹھاتے وقت ٹانگ ہانگ ہانگ سیدھی رہے۔ اس کے بعد ٹانگ کو آہستہ آہستہ نیچے لاکر زمین پر پھیلا دیا جائے۔ دس میں مرتبہ اس طرح کرنے سے بچے شہت ہو جاتے ہیں۔

مغرب میں اس قسم کی ورزشیں بچوں کا عام کھیل ہیں۔ لیکن مشرق میں جہاں تک دھکلیا ہے اگر اس قسم کی ورزش کی بھی جاتی ہے تو اس میں ایسی بے ضابطگیاں، بے قاعدگیاں اور بے ترتیبیاں کی جاتی ہیں کہ ورزش کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اس قسم کی ورزشوں کو محض بچوں پر چھڑا دینا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی صحت اور جسمانی نظام کی درست کاری و درستی کا خیال کیے بغیر کٹے سیسے سے لڑتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس قسم کی ورزشوں سے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوتا بلکہ نقصان پہنچ جاتا ہے۔ بچوں کو ان ورزشوں کا عادی بنانے سے پہلے یہ غور کرنا چاہیے کہ ابتدائے ان کے والدین یا اساتذہ ان سے ایسی ورزشیں اپنی نگرانی میں کرائیں۔ اس کے بعد بچوں کو آزادی کے ساتھ ورزش کرنے دیں اگر ایسا نہیں کیا گیا تو بچوں سے یہ توقع دراصل سے ہی قائم کی جا سکتی ہے کہ وہ ان ورزشوں سے اپنے لیے کوئی فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

حیوانی نقلیں۔ ان تمام ورزشوں کو کل میں لانے کے بعد جانوروں کی ہال اور رفتار وغیرہ کی شبیہیں بھی خوب دل چسپی کا باعث ہوتی ہیں کم سے کم ہندو منٹ تک بچوں کو مختلف جانوروں کی نقلیں انارے کا موقع دینا چاہیے کہ بچے کو ہندو منٹ بہت متواتر وقت ہو۔ لیکن اس عرصے میں ہی بچوں کے عضلات کو مختلف قسم کی نقل و حرکت کی وجہ سے سکڑنے اور پھیلنے کا موقع مل جاتا ہے اور بعض ورزشوں کا جسم کے جن حصوں پر اثر نہیں ہوتا۔ ان کو اس نقل و حرکت سے کافی قوت پہنچ جاتی ہے۔ جہاں تک بھی ممکن ہو بچے اس بات کا خیال رکھیں کہ جس جہاں کی بھی وہ نقل اٹارنے کی کوشش کریں۔ پورے پورے طور پر اس کی نقل اٹاری جائے۔ کھوڑے کی نقل اٹاریں تو اسی طرح لائیں پھینکیں۔ بلی کی نقل اٹارے وقت اپنی کمر کو اسی طرح مل دیں اور ہچکائی میں طرح کی اپنی کمر کو ہچکائی اور بل دیا کرتی ہے۔

سانپ کی نقل اٹاریں تو اپنے بدن کو اسی قسم کی مروڑ دیں اور منہ سے اسی طرح نچھکاروں کی نقل کریں۔ جانوروں کی این نقلوں سے بچے اتنی دل چسپی لیں گے کہ کچھ دیر کے لیے باقی دوسرے کھیلوں کو بھول جائیں گے۔ ان تمام ورزشوں کے بعد کچھ وقت بچوں کو آرام بھی دیا جائے۔ اس وقت کوشش یہ کی جائے کہ وہ جسم کے ایک ایک حصے کو آرام پہنچانے اور تھکاوٹ دور کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ یہی نہیں کفایت پر لیٹ کر اتار پڑھیلے ڈال دیں بلکہ اپنی آنکھیں کھڑے سے لیے ہند کر کے بالکل ایسی حالت میں ہو جائیں گے کہ اپنے کسی عضو سے وہ اس وقت کچھ کام ہی نہیں لینا چاہتے۔ اور تمام جسم کو پورے طور پر آرام پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ کام بھی والدین اور اساتذہ بچوں سے اپنی نگرانی میں کرائیں۔ کیوں کہ بچوں کی فطری شوخی کو دیکھتے ہوئے اس کی امید بہت کم ہے کہ وہ آرام سے لیٹ جائیں۔

ضروری احتیاط۔ اس موقع پر ہم ایک مرتبہ اس کا اظہار کر دیا جائے کہ بچے کسی کام کی نگرانی بھلائی کی نہ چنداں پروا کیا کرتے ہیں نہ اس سے واقف ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کے والدین یا اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ایک ایک ورزش اپنی موجودگی میں کرائیں کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ نگرانی کرنے والے کی ذرا سی تھوکتے ہی بچے ورزش میں بے ترتیبی اختیار کر لیتے ہیں۔ اپنے جسم کو غلط طریقے پر پھیلائے اور کیڑے لگتے ہیں۔ ان حرکات کا نتیجہ ظاہر بچوں کی صحت کے لیے کس درجہ مضر اور غیر مفید ہو سکتا ہے۔ بچوں کی ٹہریاں اور اعصاب و جان اور سرخ روگوں کے مقابلے میں بہت نرم اور ہلکے ہوتے ہیں اور ہر وقت اس کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ بچوں کی ذرا سی یا احتیاطی ان کے جسمانی نظام اور اعصاب میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا کر دینے کا باعث ہو سکتی ہے۔ جب بچے ورزش میں مصروف ہوں تو خاص طور پر اس کی دیکھ بھال اور نگرانی کی جائے کہ وہ اس قسم کی کئی حرکت اور غلط طریقے ورزش میں توڑیں یا نہیں مار رہے ہیں جن سے ان کے اعضا میں کوئی نقص پیدا ہو جائے کا خطر محسوس کیا جائے۔ اگر خدا خواست کسی بچے کے عضو میں اس کی اس قسم کی بے احتیاطی کی وجہ سے کوئی نقص یا ٹوٹی پیدا ہو گئی ہو تو اسے جلد ہی دفع کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے کیوں کہ اگر جلد ہی توجہ نہ دی گئی اور بچے کے اعضا میں کسی قسم کی نگرانی کو باقی رہنے دیا گیا تو وہ عمر کی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ خود بھی بڑے کی اور ساری زندگی کے لیے بچے کے جسم میں کوئی ایسا نقص پیدا ہو جائے گا جو کبھی کسی دعا اور علاج سے بھی شفا نہیں ہو سکتا ہے۔ بعض کی گریہیں غم ہوتا ہے بعض

عمر دراز حاصل کرنے کی کوشش

اغیاروں میں آئے دن ایسے لوگوں کے حالات شائع ہوتے رہتے ہیں جن کی عمریں اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ زندگی کا لطف اٹھاتے ہوئے انہیں ایک صدی سے زیادہ گزر چکی ہوتی ہے۔ اغیاروں کے نامہ نگار اس قسم کے سن رسیدہ لوگوں سے مل کر درازمی حیات کے نسخے اور طوالتِ عمر پر ان کے خیالات بھی معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان سے وہ یہ بھی پوچھتے ہیں کہ اتنی بڑی عمر حاصل کرنے کے اسباب اور وجوہ کیا ہیں۔ اس قسم کے حضرات جو جواب دیتے ہیں ان میں بھی ہدایتیں ہوتی ہیں کہ "بڑی عمر حاصل کرنا چاہتے ہو تو یہ کرو اور وہ کرو۔ اس سے پرہیز کرو اور اس سے اجتناب کرو۔" ان طریقوں پر عمل کرو اور ان راستوں سے بچو۔"

میں اس قسم کے لوگوں میں سے تو ہوں نہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوئی نسخہ ایسا بھی ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے کافی عمر حاصل کرنے اور بڑھاپا بھی صحت و دقتِ درستی کے ساتھ گزارنے کی ضمانت مل جائے۔ آج بھی ایک دو نہیں، سینکڑوں اور ہزاروں بڑی عمر کے ایسے لوگ موجود ہیں جو خود بھی یہ نہیں جانتے کہ وہ عمر کی اس منزل تک کیوں کو پہنچ گئے اور انھیں دوسروں پر عمر کے لحاظ سے اتنی فوقیت کیوں کر حاصل ہو گئی۔ بڑی عمر کے لوگوں کا عام طور پر یہی خیال ہوتا ہے کہ انھوں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا کہ سادگی کے ساتھ زندگی بسر کی ہے۔ ان لوگوں کا یہ خیال اور یہ حقیقت ہی میرے خیال میں دراز می عمر کا نسخہ اور بڑی عمر تک پہنچنے کی نگین ہے۔

اس میں شک نہیں بعض اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں جو طبی عمر حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ کسی شخص کے بڑے بڑے بڑی بڑی عمر تک زندہ رہے ہوں تو اس کے متعلق بھی یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ بھی اپنے باپ دادا کی طرح مدتوں زندہ و سلامت رہے گا۔ اکثر یہ توقع پوری بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ چون کہ کسی شخص کے باپ دادا زیادہ عمر حاصل نہیں کر سکے ہیں لہذا اس کے لیے بھی ممکن نہیں کہ بڑی مدت تک زندہ رہ سکے۔ بعض ایسے لوگوں نے بھی بڑی عمریں پائی ہیں جن کے بڑے بوزھوں کی عمریں ان سے بہت کم تھیں۔ یہ بات یوں بھی سمجھیں اسکتے ہیں کہ آخر تمام انسان ہیں تو حضرت آدم کی ہی اولاد۔ اگر اسلاف کی تقلید میں سب لوگ بڑی عمریں ہی حاصل کیا کرتے اور ہر باپ کی بڑی عمر تک پہنچنے کا اثر لانا اس کی اطلاع پڑا کرنا تو آج کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوتا جو آٹھ سو نو سو سال سے کم زندہ رہتا کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال کی تھی۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں ہی ایسے لوگ بھی ہوئے جو بہت کم عمری میں انتقال کر گئے اور پھر ان کی اولاد میں ایسی ہستیاں بھی گزر چکی ہیں اور بہت سی آج بھی موجود ہیں جو دو سووں کے مقابلے میں زیادہ عمریں حاصل کر لیتی ہیں۔ ایک دوسرا طریقہ جو عمریں ایک حد تک زیادتی کا سبب ہو جاتا ہے، یہ ہے کہ انسان کھانے پینے میں پوری سادگی ملحوظ رکھے۔ کھانے پینے میں ہنس نہیں بلکہ رہنے سمجھنے سنے بچنے، چال چلن اور لباس غرض تمام معاشرتی کاموں میں اعتدال اور سادگی کا لحاظ رکھا جائے۔ تیسری اہم اور ضروری چیز یہ ہے کہ انسان دن بھر کی محنت کے بعد رات کو کھانا آرام کرے اور گہری نیند سوئے۔ کھلی ہوا میں سانس لے اور دماغی اور جسمانی دوند نشوں کا عادی رہ کر بدن میں شہتہ اور بھرتی قائم رکھے۔

اگر ہم یہ چاہیں کہ بڑھاپے میں وقار اور متانت ہمارا ساتھ نہ چھوڑے تو ہمیں چاہیے کہ بڑھاپے کو قبول کریں۔ جو مرد یا عورتیں بڑھاپا آنے سے پہلے ہی ضعیفی کے خیال سے پریشان رہنے لگتے ہیں وہ گویا خود بڑھاپے کے وقار اور متانت کو اپنے ہاتھوں کمودیتے ہیں۔ اصل میں بڑھاپا تو جوانی سے بھی زیادہ حسن اور دل کشی رکھتا ہے۔ جوانی کا حسن کچھ نہ کچھ عارضی اور سطحی سامعہ معلوم ہوا کرتا ہے۔ لیکن بڑھاپے کی خوبصورتی میں خاص قسم کی پائے دہری اور سنجیدگی ہوتی ہے، اگر اس میں غیر مردی آرائش کو کوئی دخل نہ ہو۔

جسم کی صفائی اور کواش کوئی بڑی چیز نہیں، بشرطے کہ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ آرائش کے جو طریقے ہم عمل میں لاتے ہیں اللہ کے واسطے حسن و جمال اور خوش نمائی میں واقعی اضافہ ہوتا ہے یا ہم میں اور بد نمائی پیدا ہوجاتی ہے۔

بعض لوگوں سے مردوں اور عورتوں کو ایسے آپ کو جوان اور طاقت دار ظاہر کرنے کا یہاں تک خط اور جین بوتابے کہ وہ اپنے اعضا

اور ان کی صلاحیت کا خیال کیے بغیر جسمانی ورزشوں اور چھل کود اور بھاگ دوڑ کے کاموں اور کھیلوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے قومی اس قسم کی کونہ پھاند کی کسی طرح اجازت نہیں دیتے اور یہ غلغلان کے لیے بجائے مفید اور عزت افزا سمجھنے کے مضر اور بعض اوقات خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

بڑھوں کے لیے جالبہ ورزش اور حرکت ضروری ہے لیکن انھیں اپنی ورزشوں میں اعتدال اور مناسبت کا فرد خیال رکھنا چاہیے۔ درمیانی عمر کے لوگوں کو اعتدال کی اہمیت اور بھی اچھی طرح سمجھنے اور ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہو۔ نہ صرف ورزش کے معاملے میں بلکہ کھانے پینے کے معاملے میں بھی۔ کیوں کہ عام طور پر دیکھتے ہیں آیا ہے کہ متوسط عمر کے لوگ خصوصیت کے ساتھ کھانے پینے کے معاملات میں اعتدال قائم نہیں رکھتے جس کا انوس ناک نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کی صحت خراب ہو جاتی ہو اور جسمانی نظام میں خلل پڑ جاتا ہے جو رفتہ رفتہ ان کی قوت حیات پر اثر ڈالتا ہے۔ چل میں اور حیرت انگیز کے لوگ جو سب بڑا گناہ کرتے ہیں وہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ وہ کھانے پینے میں اعتدال کو ہاتھ سے دے بیٹھتے ہیں مشہور اکثر اداہر طب سرور سلیم اور سلوٹے اپنی ایک اہم تقریر کے دوران میں کہا تھا کہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد ہر شخص کو اپنی خوداک بہ تدبیر کم کر دینی چاہیے۔ یہاں تک کہ اس کی زندگی ایسی ہی ہو جائے جیسی کہ بچوں کی ہوتی ہے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہونے کو جو تو اس کی خوداک اس سے زیادہ نہ ہو جیسی کہ اس وقت بھی جب اس نے اس دنیا میں پہلی مرتبہ آنکھ کھولی تھی۔ انگریزی کا یہ مقولہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ "آخر عمر میں وہی زندہ رہ سکتا ہے جو شیر خوار بچے کی خوداک پر دن گزارتا ہے۔" بڑھاپے میں سادہ اور معمولی خوداک کو انسان زیادہ معتم کر لیتا ہے۔ جوانی اور ادھر عمر میں تغیر اور مرغن غذائیں طاقت و مدد دے دے انسان بھی اس قدر جلد ہضم نہیں کر سکتے جس قدر جلد سادہ غذا ہضم کر لیتا ہے۔ عمر کی زیادتی کے زمانے میں اوقات غذا میں تبدیلی ہونی چاہیے۔ یعنی اگر ۲۰ مرتبہ غذا کھائی جاتی ہے تو اتنی ہی غذا چار یا پانچ مرتبہ میں کھائی جائے اس سے ہضم میں کوئی خرابی بھی نہیں ہوتی اور غذا باقاعدہ جذب ہوتی رہتی ہے۔ بڑھوں کو اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ وہ گوشت کھا کر کم کر دیں کیوں کہ یہ جسمانی نظام پر اچھا اثر نہیں ڈالتا۔ خصوصاً اداہر کلا یا تغیر گوشت تو کھانا بھی نہیں چاہیے۔ بلکہ اس کے بجائے ہلکی اور نغذ ہضم ترکاریاں استعمال کرنی چاہئیں۔

بڑھاپے میں اول توانائی ہی باقی نہیں رہتے اور جو رہ بھی جاتے ہیں وہ اس لائق نہیں ہوتے کہ ان سے سنت چیزیں چھانی جائیں۔ لہذا بڑھوں کو خاص طور پر ایسی غذاؤں سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہو جو مقررہ وقت میں ہضم نہ ہو سکیں اور ان کی صحت پر مضراثر ڈالیں۔ پوٹے مودوں اور محضوں کو اس کی فکر نہیں کرنی چاہیے کہ ان کے وزن میں اضافہ ہو اور وہ خرب ہو جائیں بلکہ انھیں تو اس کی ضرورت ہو کہ وہ کچے کچکے اور چاق و چوبند رہیں۔

لوگوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ بڑھاپا تو "بلاتے رسیدہ" ہوتا ہے۔ حال آنکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ بڑھاپا تو اصل میں ایک قسم کی پختگی اور ماش ہے جس کی نگہداشت کرنا ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔

اصل میں صحت یافتہ بڑھاپا حاصل کرنے کی تیاری کا بہترین وقت بچپن کا زمانہ ہوتا ہے لیکن ہمارے اس خیال سے شاید ان لوگوں کو کچھ بھی قوت نہ پہنچ سکے جو جوانی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ بہر حال ایسے افراد بھی جو بچپن کے دلکش دور سے آگے بڑھ چکے ہیں وہ نہ سمجھیں کہ بچہ بھائی ان کے لیے مفید اور موزوں ہو ہی نہیں سکتیں۔ وہ تو بلکہ یہ محسوس کر کے اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں کہ انھیں بچوں سے کہیں زیادہ تجربہ اور عقل حاصل کر لینے کا قدرت نے موقع بتا کر دیا ہے۔

اس موقع پر یہ ظاہر کر دینا بھی نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر لوگ اس کی قوتی متنازع کرتے ہیں کہ وہ بڑی بڑی عمر میں حاصل کر لیں لیکن کہیں اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ زیادہ عمر کو پہنچنا ہی محض دل پسند کام نہیں بلکہ تن درستی اور صحت کے ساتھ عمر دواز حاصل کرنا اہم اور مفید کام ہے اگر صحت کی خرابی، امراض کی تعاقب اور آئے دن کی بیماریوں اور عوارض کے ساتھ انسان سو سال نہیں بلکہ اس سے زیادہ عمر بھی حاصل کرے تو تپتے اسے کچھ زندگی کا حقیقی لطف و راحت تیسرا سکتی ہے؟ بلکہ وہ تو "افسردہ دل افسردہ کند انچنے را" کے ہول پہ چلی بیٹھنے لگتا ہے کہ ان کو نشان کہے گا اور جن گھر میں ہو گا وہاں کے رہنے والے اس سے انکا ہائیں گے۔ اگر احوال عمر ہی ہے اس قسم کی خرابیوں کا اندازہ



بین برس کے بعد نظر اصلی حالت پر آگئی چشمہ کی ضرورت نہیں لڑی

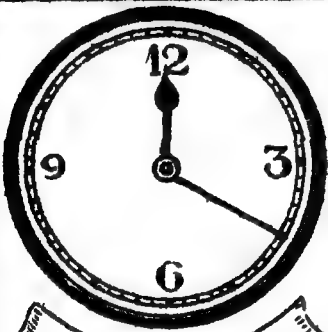
پروفیسر ایم۔ ایچ۔ این لکھتے ہیں کہ میں گزشتہ بیس برس سے چشمہ کا عادی تھا۔ چشمہ کے بغیر کام نہیں کر سکتا تھا۔ میرے ایک دوست نے مجھے

نرگسی سر

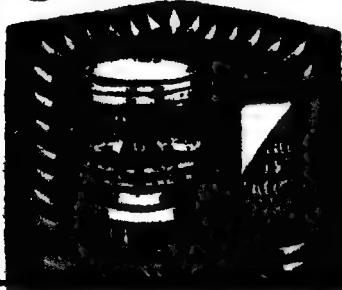
کے استعمال کا مشورہ دیا۔ میں اس سرمہ کو برابر لگاتا رہا۔ اس سرمہ کا حیرت انگیز اثر یہ ہوا کہ میں نے چشمہ اتار دیا۔ پروفیسر مذکورہ کے علاوہ ہزاروں مریضوں کا بیان ہے کہ یہ سرمہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ روہے۔ پھولا۔ ناخونہ اور نزول المار، موتیا بند کے لیے اکسیر ہے۔ بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کار روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین ماشے دو روپے (کار)



ہمدرد و خانہ دہلی



۱۲ بجے ۳۰۔ ۱۳ بجکر ۲۰ منٹ تک



MUMSIK BENAZIR

عیش و کامرانی

کم زور آدمی، جو قدرتی رکاوٹ سے محروم ہیں، عیش و کامرانی کا لطف نہیں اٹھا سکتے! مردانہ کم زوری کو دور کرنے اور ماسک کا پورا خطا اٹھانے کے لیے

ممسک بے نظیر

کو ہر وقت یاد رکھیے — ممسک بے نظیر بے اندازہ

جوش اور قوت

پیدا کرتی ہے۔ عضلات سختی اور ناقابل برداشت بیجان کا باعث ہوتی ہے قلب میں عیش و سرور کی زبردست خواہش پیدا کرتی ہے خلوت میں شرمندگی سے بچنے کے لیے ممسک بے نظیر کا استعمال ہے۔ حد ضروری ہے جو لوگ اپنے ہاتھوں محرومی میں لے چکے ہوں، ضرور اس کا استعمال کریں۔

ہمدرد و خانہ دہلی

قیمت ایک شیشی ۱۲ خوراک تین روپے (دس)

الامراض والعلاج

فشار الدم

(بلڈ پریشر)

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سید بریلوی

فرشتوں کے متعلق عام طور پر ہمارا خیال یہ ہے کہ وہ خدا کی ایک معصوم مخلوق ہے۔ ہماری طرح سے کسی خطا و گناہ نہیں کرتی، اور دن رات تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتی ہے۔

یہ تو بے راقم ہے، لیکن عمل دنیا میں جن دو ایک فرشتوں سے ہمیں واسطہ پڑتا ہے وہ تو بے حد ظرفیت الطبع معلوم ہوتے ہیں۔ ہمیں یا تو غرور اذیل صاحب سے آئے دن کام پڑتا رہتا ہے جو کمال الہی کے مطابق اشرف المخلوقات انسان کو سجدہ و مذکر کرنے کی وجہ سے راندہ و گداہ ہوئے تھے اور آج تک وہ اور ان کی تمام ذرات شب و روز میں اسی کام میں منہمک رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح انسان کو بہکائیں اور اس سے مختلف قسم کے غم و سرزد کرائیں۔ ان کی تمام غرضی کی تو کوئی مدد ہی نہیں ہے، اور حق بھی یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی کریں ہی زبیدہ وہ دنیا ازل کے جہے ہوئے ہیں اور جہے جوؤں سے پتھروں کے جوہر اور آپ کس چیز کی توقع کر سکتے ہیں؟

لیکن حیرت و جناب میکائیل پر ہے کہ جن کے سپرد دنیا والوں کو رزق پہنچانا ہے۔ انھیں جب مذاق سوچنا ہے تو کسی ہندے کو تو آسان یا رزق بخش دیتے ہیں کہ اس کے گھر میں اسے رکھنے کو کچھ نہیں ملتی، اور وہ یا تو سبے دینے لگتا اور پھر پکارتا رہتا ہے اور یا پھر اسے اسی زمین میں دفن کر دیتا ہے جہاں سے وہ نکلا گیا تھا۔ اور کسی کی ماضی، ذلیلہ و ترندوں کو اس قدر ترسایا کرتے ہیں کہ غریب وہ وقت فاقے سے گزارتے ہیں اور دینی گہر دیکھنے کو بھی نہیں ہتی، اور جب اس طرح بھوک سے مجبور ہو کر وہ چرائیں کرتے ہیں اور سزا پاتے ہیں تو حضرت میکائیل صاحب ہنستے اور قہقہے لگاتے ہیں۔

فرشتوں میں تیسرے بزرگ جن سے ہر جاندار کو سائبہ پڑتا ہے عزرائیل صاحب ہیں جو ہماری روحیں قبض کرنے پر مامور ہیں۔ یہی ہے حضرت بھی انتہائے زیادہ ظرفیت الطبع واقع ہوئے ہیں اور آئے دن جرمی کے سانس و انوس کی طرح منتقلی کر لیں لوگوں کی جان لینے کی پہاڑ کرنے رہتے ہیں کبھی بیٹھے کے واثم بھیلادے اور پیری کے بیروں کی طرح ہزاروں لاکھوں روہیں جوہر کرے لگے، کبھی طاعون کے کیرٹے چوبوں کی معرفت انسانی گھروں میں بھیج دیئے اور ایک ایک دن میں ہزار ہزار روہیں گنتی کریں۔

انسان، شیفت النیان انسان، آفت کا مارا اور ہر گھبراہٹ اور سب اپنے ظلم و دروغی عقل کی حد سے ہوشواری تمام وہ پیغند، طاعون، چھبک، انفونز، وغیرہ کچھ ہمارے اندر و باور سے کسی مدنگ، رک، نڈکی محفوظ ہو جاتی ہے تو عزرائیل صاحب چپکے سے ایک شمشاد اور چھوڑ دیتے ہیں، اور چھپتے چھپتے قلب انسانی کا ایک دم سے ساقط ہو جاتا اس قدر عام ہو جاتا ہے کہ لوگ اس قسم کی موت کو فطرت میں داخل کر لیتے ہیں۔ اور جسے دیکھو وہی اچھا نا صاحب کتا بیٹھے بیٹھے یا کام کرتے کرتے دل کی حرکت بند کر کے لیٹ جاتا ہے اور پھر سری طرح نہیں اٹھتا۔ اس طرح حضرت عزرائیل کا فنی روہیں رندہ قبض کرے کا ٹیکہ ہے وہ تعداد پوری ہو جاتی ہے۔ اور ہر کچھ دنوں سے عزرائیل صاحب ہمارے کام کی عقل اور عقل ہے جسے فشار الدم قوی (High Blood Pressure) کہا جاتا ہے۔ طب قدیم اور طب جدید دونوں میں یہ مسئلہ ایک ہے اور ہم ہر لوگ ایسی بلک الموت صاحب کے اس نئے وقت سے ناانوس ہیں۔ جب کسی کے متعلق یہ سننے میں آتا ہے کہ جس کے خون کا دباؤ زیادہ ہو جائے گا وہ جسے اس کی موت لاحق ہوئی تو سننے والے حیرت سے منہ پھاڑ پھاڑ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ موت کیا ہے؟ کیا انکو سنا ایما ہوا ہے۔

یہ تو زیادہ عجیب ہے، لیکن ابھی تک یہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپا ہوا تھا جس طرح بلک الموت صاحب اس بات پر تکتے ہوئے ہیں

باہر سے آئے ہوئے خون کو دل میں دایں بچتے ہیں۔ قلب کے دایں اذن اور دایں بطن میں سیاہ خون جو جسم کی ہر دھڑک کے دایں آگے رہتا ہے اور قلب کے بائیں اذن اور بائیں بطن میں سرخ اور صاف شدہ خون جسم میں جلنے کی غرض سے رہتا ہے۔ صاف خون تمام جسم میں قلب کے بائیں بطن کے ذریعے سے جاتا ہے اور جسم کی ہر دھڑک کے بعد ناصاف اور سیاہ ہو کر دایں بطن کے ذریعے سے قلب کے دایں اذن میں آ جاتا ہے۔ دایں اذن سے دایں بطن میں خون کے جانے کے لیے درمیانی پردے میں ایک سوراخ ہے جس پر موٹی سی جھلی کی کوڑی لگی رہتی ہے (Tricuspid Valve) (مٹام ٹائی والو)



(Ive) جب زیرین صمد قلب یعنی قلب کے بطن پہلے میں تو دایں اذن سے سیاہ اور ناکارہ خون دایں بطن میں پہنچ جاتا ہے اور پھر جب یہ بطن منقبض ہوتا ہے پہلے سکڑتا ہے تو سیاہ خون مخصوص شرایوں کے راستے سے پیسپیٹروں میں پہنچتا ہے اور وہاں سانس کی جوا کے ذریعے سے صاف ہو کر مخصوص پردوں کے راستے سے قلب کے بائیں اذن یعنی اوپر کے خانے میں آتا ہے۔ دایں طرف کی طرح بائیں طرف بھی قلب کے اذن اور بطن کے ابین پردے میں سوراخ ہے اور اس پر بھی کوڑی لگی ہوئی ہے (Bicuspid Valve) (مٹام نامی) جو بطن کے پہلے

پر کھلتی ہے اور بائیں اذن سے خون (سرخ اور صاف شدہ) بائیں بطن میں پہنچ جاتا ہے جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔

قلب میں دو حرکتیں پائی جاتی ہیں ایک انقباض اور دوسری انبساط۔ انقباض کے ذریعے خون شرایوں میں جاتا ہے اور اس کے دھکے کو جو شرایوں پر انگلی رکھنے سے محسوس ہوتا ہے، نبض کہتے ہیں۔ جس وقت قلب میں انقباض ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ شرایوں میں خون کا دباؤ انبساطی حالت کی نسبت بڑھ جاتا ہے اسی لیے انقباضی فشار الدم انبساطی فشار کی نسبت بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ یہی انقباضی اور انبساطی دباؤ اگر کسی شخص میں طبعی دباؤ کی نسبت زیادہ ہو جائے تو نئے خون کا دباؤ بڑھ جاتا، کہتے ہیں۔

اسباب اسباب مرض میں چون کہ بہت سی باتوں کو دخل ہے اس لیے ان کا مفیدہ علیحدہ ذکر مناسب ہوگا۔

حاصل اگرچہ بعض اوقات یہ کیفیت بچوں اور نوجوانوں میں بھی مشاہدہ کی گئی ہے، لیکن عموماً جس عمر میں سب سے زیادہ یہ خرابی دیکھی جاتی ہے وہ پالیس اور ستر سال کی درمیانی عمر ہے۔ اس عمر میں یہ مرض بالعموم ہوتا ہے اور اگر اس کے علاوہ کسی عجز یا دیکھا جائے تو وہ غیر معمولی حادثہ خیال کیا جائے گا۔

صنعت ۱۔ اگرچہ جنس ڈاکٹروں نے اس قسم کی رائے کا اختیار کیا ہے کہ یہ مرض عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ لاحق ہو سکتا ہے لیکن اسے یقین کرنے کے کوئی وجہ موجود نہیں ہیں اور غالباً یہی کہنا بھی ہوگا کہ عورتیں اور مرد دونوں یکساں تعداد میں اس کا شکار ہوتے ہیں۔

نسل ۱۔ اس کا سبب تو بڑا مشکل ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ افریقہ کے بدوی پنسل جینیوں اور بالکل صحیح پنسل جینیوں میں یہ مرض شاذ و نادر ہی دیکھا جاتا ہے۔

(نفسانی نفسیات) ۱۔ نفسیات یعنی انسان کے دلی جذبات کو اس مرض سے بہت کچر تعلق ہے۔ غم و غصہ، انہش و حسد وغیرہ ایسے انسانی جذبات ہیں کہ جن کی موجودگی میں یہ مرض آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ اگر رنج و غم یا انقباض و حسد نہ ہو اور انسان ہر وقت مسکراتے ہوئے ہو تو اس سے اس مرض کی توجہ کی استعداد بالکل بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ گویا داخلی محنت اس مرض کا باعث نہیں ہوتی ہے بلکہ جذبات کا تاثر ایسی کیفیت پیدا کیا کرتا ہے۔

اصلیت مرض ۱۔ اصلیت کے متعلق اگرچہ ابھی تک وہ فرق کے ساتھ کچر نہیں کہا جاسکتا لیکن عام طور پر یہ مسلم ہے کہ وہ مرض کے ابتدائی حصے میں جو اعتدال اور توازن قائم رکھنے والا مرکز ہے، اس کے افعال میں تغیرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ کوئی آٹھ سال ہوئے ڈاکٹر باروے کشک نے یہ طے

کی پیش کی تھی کہ دماغ میں جو غصہ و غماہ (Pituitary Gland) ہوتا ہے اس کے پچھلے گوشے میں ایک جھوٹا مال ایسا ہوتا ہے جس میں علاوہ دوسری خاصیتوں کے ایک ہر اعتدال بھی ہوتی ہے کہ غرن کے دواؤں میں زیادتی پیدا کر دے اور ساتھ ہی ساتھ گردوں کی طاقت کو کم کر دے۔

مرض کی اسبتدا جو بیماریاں سب سے زیادہ عام ہیں ان ہی میں سے ایک یہ بھی ہے اور عموماً نہایت خفیہ طریقے پہنچا ہوتی ہے۔ اس کا علم اس قدر خفیہ ہوتا ہے کہ خود مریض کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ اسے کوئی تکلیف ہے۔ یا اگر کچھ تکلیف ہوتی بھی ہے تو وہ اس درجہ خفیف اور نا قابل لحاظ ہوتی ہے کہ مریض اس کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتا۔ تقریباً ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ مریض جب طبی معورے کا طالب ہوتا ہے تو اس کا مرض بہت کانی حد تک ترقی کر چکا ہوتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ملحقہ عوارض سے قطع نظر کوئی جائے تو فشار الدم قوی کے آغاز کی کوئی علامات ہی نہیں ہوتیں۔

ہمارے جسم میں اعصاب کے حسی اور حرکتی نظاموں کے علاوہ ایک تیسرا نظام اعصاب، ایسا بھی ہے جو جسم کی ضرورتوں کے مطابق ہماری شرائط کو جن میں خون دہرہ کر رہا ہے، پھیلاتا اور سکینے کا رشتہ ہے۔ اسے اصطلاحاً ”نظام شرکی“ (Sympathetic System) کہا جاتا ہے۔ اس عصبی نظام پر ہماری مرضی اور ہمارے ارادے کو کوئی اختیار نہیں ہے چوں کہ شریانیں کے سکڑنے سے خون کے دوران میں اسکی طرح رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جس طرح ربر کی نلکی کا منہ آدھا بند کر دینے سے، اس لیے لازمی طور پر شریانیں میں خون کا دباؤ بڑھ جانا چاہیے۔ یہی سبب ہے کہ ابتدائے مرض کے حالات بیان کرنے کے دوران میں جب تک مرض خفیہ حالت میں موجود ہے مریض اکثر ان علامات کا ذکر کیا کرتا ہے جو شریانیں کے سکڑنے کے باعث پیدا ہوتی ہیں اور یہ علاماتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ہاتھ پر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، ہاتھ درست نہیں رہتا جسم کی نشوونما بڑھ جاتی ہے، ذرا سی محنت سے تنگی محسوس پیدا ہوتی ہے اور اختلاج قلب ہونے لگتا ہے۔ مکان بہت جلد اور بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے، جن بیماریاں ہماری معلوم ہوتی ہیں۔ سرس در در رہتا ہے، کبھی آدھا سیدی کا درد شروع ہو جاتا ہے، کبھی کانوں میں شور و غل کی آوازیں آتی ہیں، اور کبھی بینائی میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی علامات بیان کرنے والے مریضوں پر ایک مدت دوا تک نگاہ رکھی جائے تو قریب قریب یقینی طور پر کچھ مدت کے بعد ان علامات میں ایک علامت کا اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ خون کا دباؤ بڑھ جانا ہے۔

جب داخلی طور پر فشار الدم قوی کا مرض شروع ہو جاتا ہے تب بھی کم و بیش یہی علامات ہوتی ہیں۔ البتہ ان کے ساتھ چند اور چیزیں مثلاً سر کا بیماریاں اور سرس و صلا کے جو داخلی محنت سے بڑھ جاتے ہیں، سرس چکر آنا، چہرے کا تھما اٹھنا، قلب کے مقام پر درد، ہشمتی اور غنودگی، حافظے کی خرابی اور خیالات میں انتشار وغیرہ لاحق ہو جاتی ہیں۔ مزاج میں چڑچڑاہٹ آ جاتا ہے، عصبی درد، درد سر اور کبھی کبھی بخیر کچھ ٹپنے کی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔

بالکل یہی علامات اور اسی طریقے پر عصبی ہیجان کی حالت میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ حال اُن کے اس کے ساتھ فشار الدم قوی کی کوئی شکایت نہیں ہوتی اور اس سے یہ نتیجہ نکال لیا گیا کہ دونوں صورتوں میں یہ علامات جو ادھر بیان ہوئیں صرف جذبات کی برہمی اور ناحول کی نا اہلیت کے باعث پیدا ہوتی ہیں، اور اگر یہ برہمی جذبات اور ناحول کی ناسازگاریاں رنج ہو جائیں تو ان علامات میں بھی بہت تیزی خفیف رونا ہو جاتی ہے۔ یہ بات کہ ابتدائی علامات براہ راست فشار الدم کا نتیجہ نہیں ہوتیں اس سے بھی ثابت ہے کہ اول تو اکثر خون کے دباؤ میں کوئی کمی آئے بغیر ان علامات میں اضافہ نہ کیا جاتا ہے، اور دوسرے یہ کہ ایسا بھی نہیں ہے کہ خون کے دباؤ میں اضافے کے ساتھ ساتھ ان علامات میں اضافہ ہو۔ فشار الدم کے مریضوں کو تو توں تک کبھی یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ وہ کچھ بیماریاں ہیں۔ اور جب لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کو خون کا دباؤ بڑھ گیا ہے تو ان کی پریشانی اور تکلیف میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے اور اسے سوائے وہم کے اور کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ڈاکٹر آسلو نے اس کیفیت کا نام ہی ”ہیمی فشار الدم“ رکھ دیا ہے۔

مرض کی رفتار ترقی اور اس کا انجام علامات اور رفتار ترقی کی بنیاد پر اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) خلیو مہلاک فشار الدم قوی :- مریضوں میں تقریباً نو سے فی صد اسی قسم میں داخل ہوتے ہیں۔ ان میں تمام علامات مرض بھی خفشت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں اور گردوں میں بھی زیادہ خرابی ظاہر نہیں ہوتی۔ درد سر، ہشمتی، وجع العقب، اور سانس کی تنگی کی علامات خون کا دباؤ بڑھنے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ قلب پھیل جاتا ہے، حرکت انقباض کے ساتھ خون کا دباؤ دو سو ملی میٹر تک اور انقباض کے ساتھ ایک سو بیس ملی میٹر تک پہنچ جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں دماغ کے اندر سیلان خون ہو کر عارضی استروفا، اور تو بہت کم گیلی کا فقدان لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ نگاہ کے طبقہ شبکیہ (Retina) میں بھی سیلان خون واقع ہو جائے۔

(۳) **مہلک فشار الدم**۔ اس میں علامات بہت شدت کے ساتھ رونما ہوتی ہیں اور یہ دو قسموں پر مشتمل ہے۔
 (۱) وہ فشار الدم قوی ہو اور سیانی سے زیادہ عمر کے لوگوں کو لاحق ہوتا ہے اور غیر مہلک طور پر تھوٹوں ملتا رہتا ہے اور جس کے ساتھ علامت قلب
 دل کا بڑھ جانا (Hypertrophy of the Heart) اور شریان کی دیواروں کی عکاسیت موجود ہوتی ہے۔ بلا کسی ظاہری سبب کے مریض کی حالت
 روز بروز خراب ہوتی جاتی ہے اور وہ بدن کے بے جان ہونے کی، بھوک نہ لگنے کی، درد اور دوران سر کی نیز وقت تنفس کی شکایت کیا کرتا ہے۔ ۲۰
 کے وقت پیشاب کی ماحبت بار بار محسوس ہوتی ہے اور یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ مریض کے گردے ماؤٹ ہو گئے۔ اسی کے ساتھ بینائی میں فرق آتا
 ہے، جسے غلطی سے انتہا شبکی زلالی درمیانی نائٹس انجیو سنو۔ کیا (Retinitis Albuminurica) کہا جاتا تھا اس قسم کے مریض
 عموماً چالیس سے پچاس سال تک کی عمر والے ہوتے ہیں۔ اور گردوں کی شکایت لاحق ہو جانے پر دو سال کے اندر اندر تمام ہو جاتے ہیں۔

اب وہ مہلک فشار الدم قوی ہو جاتا جو ان عمر کے آدمیوں میں رونما ہوتا ہے اور جن میں ایک وقت دراز تک مرض پوشیدہ رہا مگر انتہائی شدت کے ساتھ
 ظاہر ہو۔ ان مریضوں میں گردوں کا مرض بہت شدت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور بڑی تیزی سے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس قسم میں انجام کا شمار برسوں کے
 بجائے مہینوں سے کرنا چاہیے۔ اس قسم کے مریض زیادہ نہیں جیتے۔

اطمینان بخش علامات خون کے دباؤ کی زیادتی اگر اتھانی سے مرض کی ابتدا میں معلوم ہو جائے تو نتیجہ اکثر اچھا نکلتا ہے۔ اگر داخلی انگار اور مہین
 کی وجہ سے خون کا دباؤ بڑھا جائے، اور اگر داخلی انگار دور ہونے پر خون کا دباؤ گھٹ جائے تو یہ بھی بہت اچھی علامت ہے۔ اسی طرح خون کا دباؤ اگر ایسے لوگوں
 میں بڑھتا ہو جو سادہ اور سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان کے قلب میں بھی کوئی مرض نہیں ہے تو نتیجہ مرض کے متعلق بہت ہی خوشگوار امید قائم
 کی جاسکتی ہے۔ دواؤں کے ذریعے سے یا ستر سوار ہو جائے تو اگر خون کے دباؤ میں تین کی کمی آجائے تو یہ بھی ایک نیک فال ہے۔

خطرناک علامات مریض میں قدر کم عمر کا ہو گا اسی قدر اس کے لیے اندیشہ زیادہ ہیں۔ بیماری اگر برس اور تیس سال کی عمر کے درمیان شروع ہو
 ہے تو اکثر و بیشتر اس کا انجام بُرا ہوتا ہے۔ لیکن اس سیکہ کے مستثنیات بھی یہ کثرت ہیں۔ جن مریضوں کے خون کا دباؤ خصوصاً انبساطی حالت میں بہت
 زیادہ بڑھ جائے ان کے مرض میں ناکامی کی امید کم ہے، اور اگر بڑے کا درجہ خون کا دباؤ ناپنے کے آسے میں، دو سو پچاس انبساطی اور ایک سو پچاس
 انبساطی سے بڑھ جائے تو مریض کی زندگی یقیناً خطرے میں ہے۔ قلب، شریان اور گردے جس قدر زیادہ ہلاک ماؤٹ ہوں اسی حد تک اس کا
 مرض کے متعلق پیش بینی خراب ہے۔

انجام مرض کے متعلق پیش بینی گئی کرنے میں قلب کی حالت کا لحاظ سب سے زیادہ اہم ہے۔ ذرا سی حرکت یا ذرا سا کام کرنے پر قلب کی حرکت کا
 بے حد بڑھ جانا، وجہ احتکاب (دل کے درد) کا پیدا ہو جانا، اور قلب کا ناکل بہ سقوط ہو مناسب ایسی علامات ہیں کہ جن کی موجودگی میں امید افزا پیش گوئی نہیں
 کی جاسکتی۔

اوپر کے بیان سے یہ واضح ہے کہ فشار الدم قوی کے ہر مریضوں میں سے تو سب سے ایسے ہوتے ہیں جن کی زندگی خطرے میں نہیں ہوتی اور
 صرف ایسے دس مریض جن میں قلب یا گردے کی خرابیاں زندگی کو نامکن بنا دیں خطرے میں گرفتار ہوتے ہیں۔
 ایک عرصہ دراز تک خون کا دباؤ بڑھا ہوا رہنے سے جسم پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

قلب، شریان اور ایک شریان کی سافت میں جو مصدقاتی ریشے داخل ہیں ان کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ کچھ عرصے تک تو قلب کا صرف بائیں
 لیٹن ہی بڑھ کر بڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن بعد میں قلب کے باقی ٹیوں خانے بھی بڑھ جاتے ہیں اور پھیل جاتے ہیں۔ اس طریقے پر قلب کا حجم بہت ہی بڑا
 ہو جاتا ہے اور اس حالت کو قلب البعتر (Cor Bovinum) کہتے ہیں۔

شریان کا تضیق جسم کے اندرونی اعضاء میں سے خصوصیت کے ساتھ گردوں میں رونما ہوتا ہے، اور بہت شدت سے رونما ہوتا ہے اور
 ہلکے کا طبقہ شبکیہ، بائفراس، طحال اور دیگر کاؤٹ ہونا لازم نہیں ہیں اور اگر آؤٹ ہوں تو گردوں کی طرح تضیق شدید نہیں ہوتا۔

داخلہ پر اس کے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ خوب گویائی کا زوال، بعض اعضاء کا استرقاق یا مینائی کا ہانا رہنا ہیں جو عارضی طور پر لاحق
 ہوتے ہیں اور حقیقت یہ آئے والے غلوں کے متعلق خطرے کی گھنٹی کا کام دیتے ہیں۔ مرگی کے انداز کا تشخیز اور بے چوشی، درد سر اور تھکے

زیادہ عام علامات ہیں اور یہ اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ دماغ میں اجتماع خون واقع ہو گیا ہے۔ دماغ میں جو ہلک سیلاب خون واقع ہوتا ہے وہ ایک عرصہ دراز کے خرابی تھکب کا آخری نتیجہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دماغ کے بعض حصے نرم پڑ جاتے ہیں اور شرائین کی دیواروں کو اپنے سہارے سے محروم کر کے ان میں ایسی استعداد پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ آسانی سے شق ہو جائیں۔

۱۔ گردوں میں ایک عرصے تک تو التهاب محدود رہتا ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد گردوں کی تمام ساختوں میں اور بافتوں میں التهاب عام ہو جاتا ہے اور ان کی ساختیں چربی میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

علاج ہم ابھی تک اس ناخوش گوار اور ایک حد تک ہلک مرض کا پہلے سے کوئی ایسا تدارک کرنے کے قابل نہیں ہوئے ہیں کہ یہ مرض روکنا ہی نہ ہوئے پائے۔ ہم تاحال ان عجیب و غریب تبدیلیوں کی تہ کو نہیں پہنچ سکے ہیں جو قلب و شرائین کے غلیات میں ابتداء پیدا ہو کر ان اعضا میں مرض کو قبول کرنے کی استعداد پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی لیے حفظہ انقدم کے طور پر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

۱۹۱۵ء کی جنگ عظیم میں جس سے غالباً اس جنگ کے بعد عظیم کالقب چمن جانے لگا، گوڑوں کے پٹنے کے دھماکوں سے سپاہیوں کو کافی ہرجا اثرات مرتب ہوتے تھے ان کی جب تحقیق کی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ وہ اثرات بالکل وہی ہیں جو شہری زندگی میں صغیر اعصاب اور غنائق الرحم کے نام سے نامزد کیے جاتے ہیں۔ اور عام طور پر پریشان حال اور پرانگندہ دماغ لوگوں کو لاحق ہوا کرتے ہیں۔ تحقیقات کے دوران میں ہم بھی پتہ چلا کہ گوڑوں کے صدمات سے جو علامات پیدا ہوتی تھیں وہ مریضوں کے جسم کی کسی ایسی خرابی پر مبنی ہوتی تھیں جو موروثی طور پر یا نظام جسم کی نارسائی کے طور پر ان میں موجود تھی، لیکن خفیہ لکھ خفہ پڑی ہوئی تھی اور ان صدمات نے تحریک پہنچا کر اسے بیدار کر دیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمیں مرض کی بالکل ابتداء میں ان بے شمار چھٹی چھوٹی اور ناقابل انتقاات علامات کی طرف توجہ کر کے انھیں روک دینا چاہیے، ورنہ وہ چند روز کے بعد فتا و آدم لاحق کر دیں گی، جس کی استعداد و قبولیت موروثی طور پر جسم میں موجود ہے۔

بہت سے مریضوں پر مشاہدہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اکثر و بیشتر مریضوں میں ایسی ہی علامات رونما ہوتی ہیں جن کا تعلق عصبی نظام سے ہوتا ہے۔ محققین کی بڑی جستجوئی ہے کہ نفسیاتی عناصر مرغن کے دباؤ کو بڑھا دینے یا گھٹا دینے میں بہت ہی ناپا جھٹ لیتے ہیں۔ خصوصاً ایسے مریضوں میں کہ جن میں قبولی مرض کی کچھ ہوئی استعداد موجود ہو۔ مشاہدوں کے یہ نتائج جاری توجہ اس طرف مبذول کرتے ہیں کہ ہم مریض کے ماحول کو اس کے لیے سازگار بنا کر مرغن کے دباؤ کو بڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ مثلاً پیشہ، انداز طبیعت، تعلیم اور طرز معاشرت میں تبدیلیاں پیدا کر کے ہم مریض کی سبب بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ ہر مریض کے لیے اس کی طبیعت اور اس کی حیثیت کے مناسب غذا گاہ ماحول ہونا چاہیے جس میں مریض کی دماغی اور جسمانی ہیبت کا خیال رکھا گیا ہو۔ جذباتی برحان، افکار و دنیا اور کھانا دینے والی محنت سے مریض کو بچا کر ایسی جگہ اسے رکھنا چاہیے جہاں کی فضا اس کے لیے خوش گوار ہو۔ ایسے پیشے جن میں خطرات سے سابقہ نہیں پڑتا اور کم بیش کھانا قسم کا روزنامہ کرنا پڑتا ہے، نسبتاً بہتر ہوتے ہیں۔ گاہے اسے تعطیل کے ذریعے سے مریض کو آرام کے موقع بھی ملنے چاہیے۔

مریض کے لیے ایک ایسا طرز زندگی جو بڑا کر دیا جائے کہ جس کی بدولت اس کی عادات باقاعدہ ہو جائیں، کھانا، سونا، اور پاخانے کے لیے جانا سب کام معززہ اوقات پر ہونے چاہئیں۔ کثرت مباشرت، بسیار خوری، کثرت تبا کو نوشی اور کثرت شرب نوشی سے پرہیز لازم ہے۔ مریض کو قسم قسم کی غذائیں دے سکتے ہیں۔ لیکن غذا کے متعلق اعتدال برتنا لازم ہے۔ زیادہ مقدار میں مرغن غذائیں اور شکریہ نشا دار چیزوں کی کثرت مضر ہے۔ کیوں کہ ان چیزوں سے مشابہ پڑتا ہے جو فتا و آدم کا ایک سبب ہے۔ نیز ان چیزوں سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کا گوشت غذائیں کم کر دیا جائے۔ لیکن اس بات کا لحاظ رہے کہ مریض کی کمزوری اتنی نہ بڑھنے پائے کہ جسم میں قوت حیات (Vitality) کی کمی رونما ہو جائے۔ تجربوں نے ثابت کر دیا ہے کہ تمام غذا کی روزانہ مقدار میں کمی کر دینا اس سے بہتر ہے کہ صرف گوشت کی مقدار گھٹائی جائے۔ تازہ صفا، سبز زکایاں، اٹھنے اور چلنے ایسے مریضوں کے لیے بہترین غذائیں ہیں۔ کھانے میں تلک کی مقدار کم ہونی چاہیے۔ مشروبات میں پیرا پیراں کے لیے پانی سب سے بہتر ہے۔ خالی پیٹ پر کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے اور سوتے وقت پانی پینا مفید ہے۔ اگر مریض اجتماع خون کی علامات موجود ہیں یا جسم میں یورک ایسڈ دماغی المیوں کا اجتماع ہو رہا ہو تو دہی دالہ کا استعمال کھانے کے اوقات پر مفید ترین چیز ہے۔ دیگر

مشروبات بہت کمی کے ساتھ استعمال کرنے چاہئیں۔ ہندوستان کی چارکی نسبت چین کی چار بہتر ہے جسے تازہ تیار کر کے ہلکی آنتھال کرنا چاہیے۔ شراب ہر قسم کی ممنوع ہے، لیکن اگر ضروری ہو تو بہت محدودی سی بہت سا پانی ملا کر کھانے کے ساتھ پی سکتے ہیں۔ موٹے آدمیوں کے لیے نیرن لوگوں کے لیے جن کے جسم میں خون کی زیادتی ہو جتنے میں ایک روز کا قاعدہ خون کے دباؤ کو گھٹا دینے اور صبر سے فاسد مادوں کو نکال دینے کے لیے بہت ہی مفید ہے۔

روزانہ ہلکی ورزش، خواہ پیدل کی جائے یا گھوڑے پر سوار ہو کر، مفید ہے۔ کھیلوں کے ذریعے سے اگر ورزش کی جائے تو اتنا خیال رکھنا چاہیے کہ نکلان نہ لاحق ہو، اور تن درستوں سے مقابلہ کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

جسم کو آرام دینے کے لیے سونا بہت ضروری ہے۔ اور اگرچہ ایک ہی قاعدہ سب کے لیے معقول نہیں کیا جاسکتا، تاہم اتنا کہا جاسکتا کہ اگر سنا آٹھ گھنٹے روزانہ کی نیند ضروری ہے۔ دن میں بھی کھانا کھانے کے بعد تقریبی دیر کے لیے آرام کر کسی پریم دوازہ جو مانان لوگوں کے لیے طبیعت کے ساتھ مفید ہے جو جذباتی مزاج کے واقع ہوئے ہیں۔ علاج کی جلدیابیر کے متعلق گڑکی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خون کا دباؤ کم کرنے کے لیے یہ لازمی ہے کہ زندگی کے تمام افعال میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لیا جائے۔

ادھر علاج کے سلسلے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ تمام احتیاطی تدبیریں تھیں جن کے ذریعے سے، اگر ابتدائے مرض میں مریض مل جائے، تو ہم اس کے خون کا دباؤ بڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ اب آگے اُن تدبیروں کا ذکر ہو گا جو مرض رونما ہونے کی حالت میں احتیاط کی جاتی ہیں۔ ان میں بیشتر تو وہی تدبیریں جو بیماری سے تحفظ کے ضمن میں بیان ہو چکی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ابتدا میں مرض پر قابو پایا جائے تو شاید نادر ہی کوئی اندلیہ ناک سلامت پیدا ہوتی ہے اور مریض کی صحت کی بحالی کے ساتھ ساتھ خون کا دباؤ بھی خود ہی گھٹتا جاتا ہے۔ بعض بعض مریض ایسے بھی ملتے ہیں جن میں اس زیادتی فشار کو کسی تدبیر سے کم نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ مریض کی زندگی کے متعلق طوالت کی پیش گوئی ہرگز نہیں کی جاسکتی، کیوں کہ اس بات کا امکان ہر وقت موجود رہتا ہے کہ بالکل ناگہانی طور پر کوئی تھک علامت نمودار ہو جائے، پھر ہی ہم مریض کو بہت کچھ ضعیف بنا سکتے ہیں۔ اس لیے ہمیں بلاوسانہ کے بجائے ایک مزید امید افزا انداز میں علاج شروع کرنا چاہیے۔ اگر مریض کا دل اُمید سے بھرا ہوا ہو اور ساتھ ہی مرض کی علامات میں بھی کمی رونما ہوئے ننگے تو مرتبہ ہی نہیں کہ مریض کا اعتقاد بڑھ جائے بلکہ حقیقی طور پر مرض کی ترقی رُک جاتی ہے۔ مرض کے متعلق مریض کی فکر مندی ضرور رُک کر دینی چاہیے۔ کیوں کہ بیشتر اوقات مریض کو مرض کی نسبت علم اور دلچسپی سے زیادہ نقصان پہنچ جاتا ہے۔

جن مریضوں میں علامات مرض ظاہر نہ ہوں انھیں عموماً کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی اور مریض کو یہ بتا دینا کہ اس کے خون کا دباؤ بڑھا ہوا ہے، اور بہت تن دہی سے اس کے کم کرنے کی تدبیریں معروف ہو جانا ایک مزید مریض کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ صرف اسی قدر کافی ہے کہ اس کے اعزہ کو مناسب مزید صحت کے حالات سے آگاہ کر دیا جائے اور انھیں ہدایت کر دی جائے کہ مریض کے کانوں تک یہ خبر نہ پہنچے۔ مناسب غذا، کافی آرام، ہلکی اور خوش گوار ورزش مرض کو بہت کچھ کم کر دیتی ہے اور اگر ان تدبیروں کے ساتھ ساتھ مریض کے دلچ و غم یا خفقہ اور پریشانی کو بھی دور کر دیا جائے تو علاج میں ضرور کامیابی ہوتی ہے۔ دوران علاج میں اگر یہ محسوس ہو کہ مریض کے دردوں افزا عند صبح طریقے پر کام نہیں کر رہے ہیں تو مختلف خدودوں کے سمت استعمال کر کے خدودوں میں تحریک پہنچا دی جائے۔ شراب اور تباہی کے زیادہ استعمال سے مریض کو روک دیا جائے مگر مریضوں پر زیادہ دیر تک سوئے کا اثر غیر معمولی طور پر اچھا ہوتا ہے، اور اگر ضرورت ہو تو مسکنات اور مخدرات سے مدد سے مریض کو کافی وقت تک خوابیدہ رکھا جائے۔ ایسی عورتوں میں جو سن ایساں کو پہنچ گئی ہوں یہ تدبیر خصوصیت کے ساتھ مفید ہوتی ہے۔

فشارِ آدم میں سب سے زیادہ اسی بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں یکا یک قلب کی حرکت بند نہ ہو جائے اس لیے قلب کی طرف ہر وقت نگاہ رہنی چاہیے۔ سب سے زیادہ مفید تدبیر، جب قلب متاثر معلوم ہو ہے کہ مریض کو بستر سوار بنا دیا جائے۔ کیوں کہ دل کی حرکات کی خصوصیت یہ کہ اگر انھیں محدود سا آرام میسر آجائے تو وہ مرض پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ تدبیر ایسے مریضوں میں بہت

زیادہ کارآمد ہوتی ہے جن کے دل شریں کی تنگی کی وجہ سے غیر معمولی زور کے ساتھ کام کرتے کرتے ٹھک گئے ہوں۔ یہ خیال رہے کہ ایسی تیز دوائیں دے کر جو شریں میں فراخی پیدا کرتی ہیں، ایک خون کے دباؤ کو بہت سا نگھٹا دینا چاہیے کیوں کہ ممکن ہے کہ بعض اوقات اس کے نتیجے سخت اندیشہ ناک اور ہلک نکلیں۔

سب سے زیادہ مفید اور سب سے زیادہ قابل اعتبار دوا ایسی صورت میں ”ڈیجیٹلس“ (Digitalis) ہے کیوں کہ اس کے اثر سے انقباضی اور اسبابی دونوں قسم کے خون کے دباؤ میں اکثر کمی آجاتی ہے۔ ڈیجیٹلس کے استعمال سے اگر نبض کی رفتار گھٹ کر ساٹھ اور چھیانوے ضربات فی منٹ کے درمیان آجائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ دوا مفید پڑ رہی ہے۔ ڈیجیٹلس کے استعمال میں ایسی حالت میں احتیاطی برقی چارجز کہ جب قلب کے عضلات کے ریشوں میں التهاب موجود ہو۔

قلب میں اگر اجتماع خون موجود ہے اور اس کی وجہ سے قلب مائل بہ سقوط ہے تو دل کو طاقت بخشنے والی اور پیشاب زیادہ لانے والی دواؤں سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ ان دواؤں میں ڈیجیٹلس، مقوی برومین، اینڈوسوڈیم سیلی سیلیٹ، کیلیم، ڈایورٹین اور پوفاٹین زیادہ مفید ہیں۔ خون کا دباؤ کم کرنے کے لیے پارے کے مرکبات اور نگین مسہلات منہ کے ذریعے سے دینے چاہئیں یا جو نگین لگا کر یا فصد کھول کر جسم میں خون کی مقدار کم کر دینی چاہیے۔ سانس کی تنگی دور کرنے کے لیے آکسیجن گیس مریض کو تنگنائیں۔ جسم کا درم دور کرنے کے لیے اگر گردوں میں خرابی نہیں ہے تو ”سیلگن“ کا انجیکشن لگائیں۔

جن مریضوں میں وجع القلب سے سقوط قلب کا اندیشہ ہو انھیں آئیوڈین برومائڈس اور گرم گرم مشروبات پلائیں۔ شدید حالات میں ایڈروپین یا ارفین کا استعمال بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

شریازوں کے سخت ہو جانے کی صورت میں علاج زیادہ تر علامات کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ہفتے میں دو مرتبہ کیلول اور نگین مسہلات سے جسم کے عضلات کا خارج کر دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر قلب کی حرکت بے قاعدہ ہو جائے تو پائے اور ڈیجیٹلس سے مرکب گولیاں بہت کارآمد ہوتی ہیں۔

ایسے گردے جو آف ہوں ان میں خون کے فاسد مادوں کو چھان کر پیشاب کے راستے خارج کر دینے کے لیے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ خون کا دباؤ معمول سے کسی قدر زیادہ ہو، اس لیے خون کے دباؤ کی متروزی سی زیادتی اس سے بہتر ہے کہ خون کی اچھی طرح صفائی نہ ہو سکے۔

گردوں کی سوزش اگر عاد اور شدید قسم کی ہو تو ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ خون کی صفائی کا بار تا حد امکان گردوں پر کم ڈالیں اور ہر مقصد اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ مریض کو کامل آرام سے نشا دیں، دودو یا تین تین دن کے لیے فاسٹ کرائیں۔ نیم گرم پانی میں جلا کر غسل دیں، آہستگی کے ساتھ کرکی مالش کریں، اور نکلیات کے بلکے جلا ب دیں۔

اگر گردوں میں مریض قسم کی سوزش ہو تو مریض کے لیے ایسی مناسب غذا بخور کر دیں کہ پیشاب کا وزن مخصوص ایک ہزار بیس یا اس سے کچھ زیادہ رہے۔ اگر وزن مخصوص اس سے کم ہو تو غذائیں اجزائے لحمیہ بہت ہی کم کر دینے چاہئیں۔ تنک کا استعمال ایسی صورت میں ممنوع ہے اور مریض کو پھپکی غذائیں دینی چاہئیں۔ شدید دردوں کی حالت میں فصد کھول دیں، یا مسکن دواؤں کا استعمال کریں۔ قبض موجود ہو تو مسہلات سے اس کا ازالہ کریں۔

گرتسم ہولی (Uremia) کی کیفیت رونما ہو لینے پیشاب کے اجزاء خون میں جذب ہو جائیں اور تنفس میں پیشاب کو پھانسنے لگے تو تیز نگین جلاؤں سے کام لیں، پائکو کاربہن کا استعمال کریں۔ مریض کو آدھے گھنٹے تک گرم پانی میں جھائیں اور اس کے بعد گرم گرم چائے پلا کر گیلی کے سیر پر کبل لٹھا کر دیں۔ ان تدابیر سے دوا دماغی موت جو تسم ہولی کے سبب لاحق ہوتی ہے ٹک جائے گی۔

خفاہ لاکٹیم کے مریضوں میں حقیقت یہ ہے کہ دوائیں بہت زیادہ کام نہیں دیتی، لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ضرورت کو وقت بھی دوا دینی چاہیے۔ ہفتے میں دو مرتبہ کیلول نصف یا ایک گرمین کی مقدار میں، جس کے بعد دوسری صبح کو ایک ایک چھوٹا بھر چپا لگا

میگنیشیم اور سوڈیم سلفیٹ دے دیا جائے، اکثر مفید ہوتی ہے۔ اختلاج قلب اور بے چینی رفع کرنے کے لیے الومینم بروائیڈ، اگرین، اسپرٹ میٹھا ایردیٹک۔ پونڈ اور کچھ کارڈیم کمپونڈ نصف ڈرام ذرا سے پانی کے ساتھ ملا کر دیا جاسکتا ہے۔

شرایوں کی تنگی رفع کرنے میں پٹاشیم آئیوڈائیڈ کم مقدار میں اور سببہ نائٹریٹ مفید ہیں۔ ان کا اثر دیر میں ہوتا ہے لیکن پائدار ہوتا ہے۔ اگر گردوں میں بیماری نہ ہو تو پٹاشیم سلفو سائیٹ ڈھائی گرین کی مقدار میں پانی میں حل کر کے روزانہ تین مرتبہ ایک ہفتے تک پلائیں اور پھر اس کی مقدار کم کر دیں۔ اس سے بہت سے مریضوں میں خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور تمام علامات مرض میں بھی کمی آجاتی ہے۔ مضطرب الحال مریضوں کا علاج مسکنات اور مخدرات سے کرنا ضروری ہے اور اس مقصد کے لیے کلورل ہائیڈریٹ اور پٹاشیم بروائیڈ ہر ایک دس دس گرین کی مقدار میں دینے سے درد بھی رفع ہو جاتا ہے اور مریض سو بھی جاتا ہے۔ یہی عمل نصف گرین کی مقدار میں دن میں تین مرتبہ نصف سے ایک گرین تک رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ دینا بہت آرام دہ ثابت ہوتا ہے۔

اس مرض کے لیے مختلف کمپنیوں کی بنائی ہوئی بہت سی ایسی دواؤں کے اشتہار دیے جا رہے ہیں جو مختلف خدودوں سے بنائی گئی ہیں۔ تجربے سے ثابت کیا ہے کہ خدودوں کے مرکبات کچھ زیادہ مفید نہیں ہیں۔

ورقین (Extract Thyroid) کے انجیکشن ایسے مریضوں میں مفید ثابت ہوئے ہیں جن میں خفہ ورقینہ (Thyroid Gland) کی رطوبت کی کمی نمایاں طور پر موجود تھی اور جسم میں چربی کی مقدار بہت زیادہ تھی۔ لیکن خردشار رائڈم قوی بران انجیکشنوں کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوا۔ جگر کے ست کے انجیکشنوں سے عارضی طور پر کچھ فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن بالکل ہنگامی اور ناپائے دار۔
دبج القلب کے موقع پر درد رفع کرنے اور دماغ میں سیلان خون کے اضافے کی دود پر کرنے کے لیے تین سے پانچ پونڈ تک کی مقدار میں امیل نائٹرائٹ سنگھانا عموماً مفید ہوتا ہے۔ ایرتھرویل نائٹریٹ نصف گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ کھانا خون کے دباؤ کو کم کر دیتا ہے۔

فشار الدم ضعیف

خون کے دباؤ کی زیادتی کی طرح دباؤ کی کمی (Low Blood Pressure) بھی غیر عجم کیفیت اور مرض ہے۔ یہ کیفیت موردی طریقے پر بھی والدین سے اولاد کو مل سکتی ہے اور جسمانی بناوٹ وغیرہ کی وجہ سے بعد از ولادت بھی پیدا ہو سکتی ہے اس مرض کے مریض صبح میں زندہ در گور رہتے ہیں اور حرکت و عمل سے کوسوں دور بھاگتے ہیں کچھ زندگی کی نشانیاں ہیں۔ ایک قسم کی پست تنبی اور کام سے بیزاری کی کیفیت ہمہ وقت طاری رہتی ہے اور جسم میں تغذیہ کی خرابیاں نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہیں۔

یہ کیفیت عام طور پر نکان کے موقع پر یا عورتوں میں ماہواری آیام کے زمانے میں لاحق ہوتی ہے، اور سست مزاج لوگوں میں یا ایسے لوگوں میں جن میں روزمرہ بالکل ایک ہی سے کام کرنے پڑیں، یا گرم ممالک کے باشندوں میں، یا کسرتی پہلوؤں میں یا ضعیف العمری میں مستقل مرض بن جاتی ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ مریض کو ہر قسم کی دماغی اور جسمانی محنت سے نفرت ہو جاتی ہے مریض کارنگ زندگی مانگ ہو جاتا ہے۔ اور جسم کے عضلات ڈھیلے ڈھالے ہو جاتے ہیں۔ دوران خون میں سستی آ جانے کی وجہ سے ہاتھوں اور پیروں میں خون کا اجتماع ہو جاتا ہے مریض کے خیالات پست اور احساس انجیری میز (Inferiority complex) زیادہ ہو جاتا ہے۔ دماغ کے تمام افعال عموماً سست ہو جاتے ہیں۔ حافظہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ طبیعت بھی بھی سی رہتی ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ درد سرد اور دوران سر موجود رہتا ہے غشی طاری ہو جاتی کرتی ہے اور معدہ اور آنتوں کے افعال میں خور لاحق ہو جاتا ہے۔

ایسے مریضوں میں خون کا دباؤ معمول سے کم ہو جاتا ہے۔ خون کا دباؤ معمولی حالات میں جوان مردوں میں ایک سو دس انقباضی اور چھیانوے انقباضی ہو کر رہتا ہے۔ عورتوں میں انقباضی ایک سو پانچ اور انقباضی ساٹھ ہوتا ہے۔ لیکن ان اعداد کو بالکل صحیح قیاس نہ کر لینا چاہیے۔ کیوں کہ خون کے دباؤ میں بہت کمی پیشی ہوتی رہتی ہے اور کھانا کھانے کے وقت گھٹنے جیہ کے دباؤ کا واسطہ پڑتا ہے۔ اگر ظن کا دباؤ بہت کم ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ دونوں افراد خدودوں کی رطوبت خون میں کم ہے، اور اگر بہت زیادہ ہو تو وہ عموماً گریہ کی خرابی کی طرف

اشارہ کرتا ہے۔ کمزور آدمیوں میں ٹھونڈا خون کا دباؤ انقباض کے وقت ایک سو دس سے نوے تک اور انقباض کے وقت اسی سے ساڑھے تک دیکھا جاتا ہے۔

علاج بہ کثرت مریض تو ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر تنہا دست نظر آتے ہیں اور ان میں مرض کی کوئی خاص علامات یا تو ہوتی ہی نہیں یا اگر ہوتی ہیں تو بہت کم۔ ایسے مریضوں کو کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک چھوٹی سی مقدار ایسے مریضوں کی بھی ہوتی ہے کہ انہیں کوئی علاج نفع نہیں پہنچاتا۔ باقی مریضوں میں اصول علاج کے طور پر ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ان کے قوائے عمل کو بیدار اور ان کی قوت حیات کو تحریک پہنچا کر آدہ کا کریں اور سب سے زیادہ یہ کہ اس قسم کی تدابیر اختیار کریں کہ ان کی غذا ان کا جزد بدن بننے لگے۔

شدید حالت میں مریضوں کو کامل آرام پہنچایا جائے۔ غذا سہوہ، طاقت بخش اور بہ افراط ہتیا کی جائے۔ ورزش کی مقدار بہ تدریج بڑھائی جائے۔ مریضوں کو گھر سے باہر جا کر چھٹیاں منانے اور صوبہ کا غسل دینے کی عادت ڈالی جائے۔ دوا کے طور پر ٹھنڈا پیتھن (Pituitrin) اور ورتھین (Thyroxin) خفیف مقدار میں ملا کر دی جائے۔ چھٹائی گرین کی مقدار میں ایفیدرین بھی بہت مفید ہے۔ دوران خون کی اور اعصاب کی خرابیوں کے لیے کارڈیازول استعمال کی جائے۔ تھکان کے لیے اینڈرین ٹیلین سمور کا ہی سسٹی کے لیے کیغین سائٹریٹ، دوران سر کے لیے کوٹین ہائیڈرودائڈ، اور نیند کی کمی کے لیے سوپن مین بہت مفید دوائیں ہیں۔

فشار ادم قوی کا طبی علاج

از جناب حکیم محمد حسن صاحب عباسی، کراچی

جہاں تک اصول علاج کا تعلق ہے خیال کیا گیا ہے کہ فشار ادم قوی کی حالت میں ایسی دواؤں سے کام لیا جائے جو عرق شریہ کو پھیلا کر عسردتی شریانوں کو دوران خون بڑھا دیں تاکہ خون کا دباؤ گھٹ جائے۔

عملی طور پر خصوصاً ابتدائی درجہ میں مریض کو مکمل نفسانی اور بدنی آرام دیا جائے اور سکون کے ساتھ لیٹا کر رکھا جائے۔ صلیب سبب پر غور کرنا چاہیے اور اسی کا علاج ہونا چاہیے۔ عام طور پر حفظ صحت اور صفائی کا خاص خیال رکھا جائے اور اگر کہیں بھی کوئی مرکز نقص موجود ہو تو فوراً اس کا مناسب علاج کیا جائے۔

دواؤں میں فشار ادم قوی کو گھٹانے کے لیے 'چھوٹا چنڈن' کو خاص شہرت حاصل ہے۔ چناں چہ دورے کے وقت چھوٹا چنڈن ۳ ماشے فلفل سیاہ ۱۱ ماشے سفوف بنا کر شربت عذاب کے ساتھ دیا جاسکتا ہے۔ جب خون کا دباؤ طبی درجے پر آجائے تو اس کا استعمال بند کر دینا چاہیے۔ چونکہ شریں میں سودا اور اجڑائے ارضیہ کی وجہ سے تکلیفی کیفیت ہو جاتی ہے، جو بخول اور اسباب کے فشار ادم قوی کا ایک اہم سبب بن سکتا ہے اس لیے علاج کے سلسلے میں مہر واد و مرطب دوائیں اور خصوصاً سودا کی اصلاح کرنے والی دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔ اگر ذکرہ بالا سفوف، اخیون و لایاتی تو پٹلی میں باندھ کر دودھ پاؤ سیر میں جوش دے کر اس کے ساتھ یا ار الجبن کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہوگا۔ نیز چنے کے لیے یہ نسخہ دیا جائے۔

عاب بہدان ۳ ماشے، شیرہ تخم کاہر، مقشر ۳ ماشے، شیرہ تخم کد شیریں ۳ ماشے، شیرہ تخم فوسف سیاہ ۳ ماشے، شیرہ مخم تخم خیارین ۳ ماشے، شیرہ مخم تخم تر بوز ۳ ماشے۔ عرق کاؤزاں ۹ تولے اور عرق کیوڑہ ۳ تولے میں نکال شربت عذاب دو تولے حل کر کے پلا دیں۔

دورے کی حالت میں اگر مندرجہ ذیل پاشویہ دیا جائے تو بھی مفید ہوگا۔

گلی نیلوفر ایک تولہ، گل بنفشہ ایک تولہ، تخم غلی ایک تولہ، سیوس گندم ایک تولہ، نمک طعام ایک تولہ، برگ کنار پاد سیر، پانچ خسر پانی پر جوش دیں۔ جب تہائی رہ جائے تو صاف کر کے نیم گرم پاشویہ کریں۔

فشار ادم قوی کے مریض کو قبض ہرگز نہ ہونے دیا جائے۔ ایسے نگیں مسہلات استعمال کریں جو پانی جیسے دست لائیں۔ تجربے کی بناء پر جوارش سفر علی مسبل کو بھی فشار ادم قوی کے مریضوں میں رفع قبض کے لیے مفید پایا گیا ہے۔ اگر فشار ادم بہت بڑھ جائے، اور مریض تنہا

اور طاقت در ہو تو قصد باسٹیک یا سہت اندام کے ذریعے سے حسب ضرورت خون نکال دیا جائے۔ قصد کے بعد تہہ کے لیے یہ نسخہ دیں۔

غیر گاؤں ایک تونہ، ورق فقرہ ایک عدد میں پیسٹ کر کھلائیں، اوپر سے غلابے کے عرق گاؤں ۱۲ تونے میں شیرہ نکال کر شربت بنفشہ دو تونے شامل کر کے تخم ریحاں سلمے، ماشے چھڑک کر پلائیں۔

فشار ادم قوی کے مریض کو غذا بہت ہی کم دیں، اور جو دس وہ صرف سیال ہونی چاہیے۔ خاص طور پر خون بنانے والی غذائیں تو بالکل ہی بند کر دی جائیں، پھل اور ترکاریاں پر زیادہ زور دینا چاہیے۔ چائے اور کوئی اگر قطعی چھوڑ دی جائیں تو بہت ہی اچھا، دروازہ اعتدال لازم ہے۔ شراب سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے۔ البتہ اندے کی اجازت ہے۔ نیز پانی خوب پیا جائے اور خصوصاً غذا کھانے سے پہلے۔ نیک ستر بے کہ کھانے میں بالکل ہی نہ دیکھا اگر مریض بہت ہی موٹا ہو تو شکر ملی اور نشاستے دار غذا میں ترک کر کے اس کا وزن گھٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیم گرم غسل روزانہ دیا جائے۔

بعض اوقات نوجوانوں میں فشار ادم بڑھ جاتا ہے مگر ان میں نہ تو نگلش شرابی ہوتا ہے نہ رگوں میں صلابت اور نہ گردوں میں دیر کی کیفیت اس قسم کے فشار ادم قوی کا علاج جگر کے ست کے ساتھ بہت کامیابی سے کیا گیا ہے۔

”ہمدرد“ کا تریاق فشار، بھی ایک نہایت ہی عمدہ دوا ہے۔

علاج فشار ادم ضعیف

اس کا علاج بالکل اسباب کی بنا پر ہونا چاہیے مثلاً فقر ادم یا ضعف قلب کی حالتوں میں دہی علاج ہونا چاہیے جو ان کیفیتوں کو دور کر دے۔ عام طور پر صحت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور مناسب ورزش اور ریاضت کے ساتھ ساتھ مناسب دوا دینا بھی ضروری ہے۔ ورزش نہایت طویل کے ساتھ مقرر کرنی چاہیے کیوں کہ یہ مریض بہت جلد تھک جاتا کرتے ہیں۔ ٹھنڈے پانی سے غسل اور باش بہت ہی فائدہ مند ہیں۔ دواؤں کے طور پر مقویات، مثلاً فوٹاد، سنگ، ایکچل اور مردیہ کے مرکبات دیے جاسکتے ہیں۔

(بقیہ مضمون ص ۱۲ اے پی)

کی فکر شروع کر دی جائے تو ممکن نہیں بلکہ بڑی حد تک یقینی ہے کہ آپ بڑھاپے میں اس قسم کے عوارض کے شکار نہ ہوں گے، بلکہ صحت مندی کے ساتھ طبی کو پیچھیں گے۔ اور آپ کے چھوٹے آپ کو بزرگ، اور قابل احترام اور تجربہ کار سمجھے ہوئے وقتاً فوقتاً آپ کی خدمت میں اس تمنا اور خواہش کے ساتھ حاضر ہوں گے کہ زندگی کا عمدہ رجحان رکھنے اور کامیابی کے ساتھ زندگی بسر کرنے میں آپ اپنے تجربات و مشاہدات کے پیش نظر کچھ ان کی مدد کریں۔ انہیں ایسی نصیحتیں اور ہدایتیں دیں جو ان کے لیے مفید ہوں اور وہ نہایت اطمینان و مسرت کے ساتھ اپنی زندگی تن درستی کے ساتھ بسر کرنے میں کامیابی حاصل کریں۔

اس جدید ترقی و ایجادات کے دور میں ایسے اشخاص کافی تعداد میں موجود ہیں جو اس جنون میں مبتلا رہتے ہیں کہ بڑھے ہو جانے کے بعد پھر جوانی حاصل کر سکیں۔ اس سلسلے میں کوئی کامیاب کاپی کرنا ہے کوئی اپنے خدو دیں بیوند لگو کر جوان بننے کی کوشش کرتا ہے، لطف تو یہ ہے کہ اس موضوع پر متعدد کتابیں بھی آئے دن تصنیف ہوتی رہتی ہیں اور پڑھے لکھے اچھے خاصے عقل مند اور سنجیدہ آدمی بھی کسی نہ کسی حد تک اس پر ایمان لے آئے ہیں کہ بوڑھا ہو جانے کے بعد کچھ دوا میں کھالینے یا غذا وغیرہ بدلوا دینے سے آدمی از سر نو جوان ہو سکتا ہے۔ تجدید شباب کا تجربہ بھی خود اپنے ابتدائی دور میں ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ بڑھاپے میں جو ان بننے کی کوشش کرنا پانی پر لکیر کھینچنے کے مترادف ہے بڑھاپا کے بعد جو ان بننے کی کوشش میں بسا اوقات انسان اتنا حاصل نہیں کر پاتا جتنا اپنی گرہ سے کھو بیٹھتا ہے۔

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی۔ آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے اس کتاب میں انگریزی کے جملے

میں منتقل ہیں۔ غرض خود ریاضت زندگی کے وہ تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں سب کے سب اس میں موجود ہیں اس سے بہتر انگریزی سیکھانے والی کتاب نہیں ملے گی۔ قیمت ہر حصہ ۲۰ روپے۔ ملے گا پتہ۔ مشہور نگار بھنسی کوٹہ جیلان، دہلی

تریاق فشارِ رِجُل

فشارِ رِجُل یعنی ضغطِ دُموی کی شکایت آج کل بہت عام ہو لیکن عام معالجوں کے پاس اب تک اس کی کوئی موثر اور کارگر دوا نہیں۔ ہمدرد و دوا خانے نے اس مقصد کے لیے تریاق فشارِ رِجُل کی جو ضغطِ دُموی میں بہت زیادہ مفید ہے تریاق فشار کے استعمال سے کلاہ گردہ (Supra-renal Capsule) کے جزو بقی (میدلری حصہ) کا فصل مستدل ہو جاتا ہے اور اس کا جوہر ایڈرلین (Adrenalin) جو خون میں زیادہ مقدار میں مل کر اس کا دباؤ بڑھا دیتا ہے۔ زیادہ مقدار میں تریاق فشارِ رِجُل عصبی خصوصاً اعصابِ سرکریہ کے افعال کو بھی درست کر دیتی ہے جس کے ماتحت کلاہ گردہ کے غدود کام کرتے ہیں اسی کے ساتھ غدہِ نخامیہ (ہیپوٹھیمری گلینڈ) کو جس کے ایک حصے کی رطوبتِ خون کے دباؤ کو بڑھا دیتی ہے، درست کر دیتی ہے اور نظامِ عصبی پر اثر انداز ہو کر جسمِ نخاعی یعنی غدہِ نخامیہ کی محرکاتی کرتی رہتی ہے۔ تریاق کی دیواروں کو موٹا ہونے اور ان کے جوف کو تنگ ہونے سے محفوظ رکھتی ہے اور شرائین میں لچک پیدا کرتی ہے۔ نیز ان کی سختی کو کم کر دیتی ہے۔ دواؤں کے خون کے دباؤ کو گھٹنے بھی نہیں دیتی نہ قلب کو کم زور کرتی ہے بلکہ اس کو قوت دیتی ہے۔ تریاق فشار کا کام صرف یہ ہے کہ وہ کلاہ گردہ اور غدہِ نخامیہ کے افعال کو باقاعدہ اور نظامِ عصبی کے اختلال کو رفع کر کے خون کے طبعی دباؤ کو کم کر کے طبعی حدود پر پہنچا دے۔ دائمی قبض کے باعث امعاء سے جو سمیتِ خون میں جذب ہو کر اس کے دباؤ کو بڑھا دیتی ہے۔ تریاق فشار اس سمیت کو بھی خارج کرتی ہے۔ بلڈ پریشر کے نتائج یعنی بے خوابی، دردِ سر، اور سرگھومنے میں بھی تریاق فشار نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے دس آنے۔

حَفَشَلَا

(رجسٹرڈ)

(رجسٹرڈ)

فشارِ رِجُل قوی یا ہائی بلڈ پریشر کے لیے ہمدرد و دوا خانے کی مجلسِ تجربات نے ایک ایسی دوا تیار کی ہے جو کم قیمت ہونے کے ساتھ اپنے خواص میں حیرت انگیز ہے۔ دل سے خون جانے والی رگوں (شریانوں) میں جو التہابی کیفیت موجود ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے ان رگوں میں چھوٹے کے اجڑا آگرجح ہوتے ہیں، اس کو یہ گولیاں کام یابی کے ساتھ دور کر دیتی ہیں۔ اور شریانوں کی قدرتی لچک کو برقرار رکھتی ہیں جس کی وجہ سے جسم میں دورانِ خون یکساں اور قدرتی طور پر قائم رہتا ہے اور دل پر معمول سے زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔ اس کے علاوہ حَفَشَلَا اس کے زہریلے مادوں کو بھی رگوں میں جذب ہونے سے روکتی ہے جو آنسو میں پیدا ہوتے ہیں اور رگوں کو سخت کرتے ہیں۔ بلڈ پریشر کی عام علامات دردِ سر، اور سر کا بھاری رہنا، چڑچڑاہٹ، چہرے کا تھمنا، قلب کے مقام پر دردِ ہستہ اور غنودگی، حافظے کی خرابی کبھی کبھی ہیکسیر پھوٹنے کو یہ گولیاں دو تین دن میں ہی کم کر دیتی ہیں۔

تذکرہ استعمال :- دو دو گولیاں صبح و شام دودھ یا کسی شربت کے ساتھ استعمال کرنی چاہئیں۔ صرفہ رات کو سوتے وقت بھی یہ گولیاں دودھ کے ساتھ کھائی جاسکتی ہیں۔ سالے دار چیزوں، گوشت اور شراب اور قہوہ وغیرہ سے پرہیز رکھنا چاہیے۔

ہمدرد و دوا خانہ، دہلی

قیمت فی درجن چھ روپے (۶ روپے)

حیواناتِ طفیلیہ انسان کے طفیلی

از جناب ڈاکٹر دانیال صاحب

بہت سے چھوٹے چھوٹے جانور ایسے ہیں جو دوسرے جانوروں پر طفیلی زندگی گزارتے ہیں۔ طفیلی زندگی بسر کرنے والے جانور کسی نہ کسی طرح اپنے میزبان (انسان یا دوسرے اعلیٰ جانور) کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ میزبان اس نقصان کو خاطر میں نہ لائے یا وہ اتنا خفیف ہو کہ اسے محسوس نہ کیا جاسکے۔

پستانے سب اعلیٰ اور ترقی یافتہ جانور ہیں، اور پھر انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ شاید اسی مناسبت کی وجہ سے کثیر تعداد چھوٹے چھوٹے حیوان یا حیوانچے انسان پر طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں، اور انسان کو نقصان پہنچا کر مختلف بیماریوں کا باعث ہوتے ہیں۔ ان چھوٹے جانوروں میں سے دودوں (Worms) کے ہر دو گروہ، گول اور چبٹے، انسان پر طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں۔ چنانچہ اس مضمون میں اس گروہ کے ایک نمائندہ یعنی گول دودوں (Round Worms) کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے گا کہ وہ کس طرح انسان تک پہنچتے ہیں۔ اور عند حاصل کر کے اپنی نسل کو بڑھاتے ہیں۔

گول دودوں کو شکلی یا تشریخی خصوصیات کے لحاظ سے تین جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) تاکا دودے (۲) کھونٹی سرے یا کورڈیے یا خطاف سرے (۳) ہنر شکلی۔

ان میں سے تیسری جماعت غیر نشی یا آواز دہری بسر کرتا ہے۔ اور کورڈیے طفیلی زندگی بسر کرنے والے ہیں لیکن انسان کے بجائے دوسرے جانوران کا زیادہ شکار ہوا کرتے ہیں صرف ایک قسم انسان میں ہوا کرتا ہے یعنی تاکا دودے (Thread Worms) اس جماعت کے کم و بیش سب اراکین انسان پر ہی طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اب ہم ان اراکین سے متعارف ہونا چاہتے ہیں۔

(۱) آنتی دودہ یعنی کچوا (Ascaris Lumbricoides) اس کا رنگ سفید یا میلہ سفید ہوا کرتا ہے۔ اس کی لمبائی عموماً سات انچ ہوتی ہے لیکن ستر انچ کے کچھ بڑے بھی ملتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ چیز بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ نر کی لمبائی سات یا آٹھ انچ سے زیادہ کبھی نہیں ملتی ہے۔ البتہ مادہ نوے لمبائی میں دو گنی تک ہوتی ہے۔ جسم کے درمیانی حصے میں ان کا قطر پاؤں یا دو انچ یا دو انچ ہوا کرتا ہے لیکن منہ اور دم یا مبر کی جگہ یہ بہ تدریج پتلے ہوتے جاتے ہیں۔ ایک سرے پر منہ اور تین لب ہوتے ہیں جن پر حسی مٹھیاں پائی جاتی ہیں۔ دوسرے حصے پر مبرزی سوراخ کے ساتھ دو قرنی ابرے (Horny Setae) پائے جاتے ہیں۔ یہ جانور انسان کی چھوٹی آنت میں ہوا کرتا ہے۔ اور اپنے بچوں کے ذریعے سے آنت سے چٹا رہتا ہے، اور انسان کی تیار کردہ غذا کو آنت سے گزرتے وقت بلعومی حرکات سے چڑتا ہے۔ گویا اس جانور کا جسمی نظام غذا کو جذب کرتا ہوا ہے لیکن یہ زیادہ مکرر یافتہ نہیں ہوتا۔

اس خاندان کے کچھ افراد انڈے اور کچھ بچے دیتے ہیں۔ مادہ میں دو رحم ہوتے ہیں، اور یہ انڈے بہت زیادہ تعداد میں دیتی ہے۔ جہاں چہ انڈوں کی تعداد کا اندازہ پندرہ ہزار پریمیم لگا گیا ہے۔ یہ انڈے رحم کے بالائی حصے میں پختہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے اوپر ایک کیسہ تیار ہوتا ہے۔ اس کیسی کیسی حالت میں یہ میزبان کے فضلے کے ساتھ باہر نکل جاتے ہیں۔ اور پھر کھانے پینے کی چیزوں میں لکڑیوں میں لپکتے ہیں یہاں پہنچ کر ان کے اوپر کا کیسہ یا غلاف تحلیل ہو جاتا ہوا مادہ نڈا پھوٹ کر بچہ نکل آتا ہے۔ یہ بچہ چھوٹی آنت میں پہنچ جاتا ہے اور غذا کو جس جس کہ بہت جلد بڑا ہو جاتا ہے اور پھر انڈے دینا شروع کر دیتا ہے اور اس طرح اپنی نسل قائم رکھتا ہے۔ یہ تمام مراحل طے کرنے کے علاوہ اگر انڈے ایک ہی آدمی میں رک جائیں اور فضلے کے ساتھ خارج نہ ہوں تو کئی ملکات تحلیل ہو کر نڈا پھوٹ جاتا ہے اور بچہ نکل آتا ہے۔ یہ کچھ سے جب آنت میں زیادہ جمع ہو جاتے ہیں تو خارج ہوتے ہیں یا پھر حجاب دینے سے نکل جاتے ہیں۔ یہ بچوں کی چھوٹی آنت میں عام طور پر جوتے ہیں اور بہت کم جگہ ثابت ہوتے ہیں۔

(۲) جنٹے (Oxyuria Vermiculus)۔ یہ بچوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں لیکن بڑوں میں بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ شکل اعتبار سے یہ سوئی یا ناگ نما ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی تین ٹی میٹر سے دس ٹی میٹر تک دیکھی گئی ہے۔ دوسرے تمام دودوں کی طرح حرکتی اعضاء کے بغیر حرکت کرتے ہیں۔ ان جاوزوں کی خاص قسم کی حرکت ہوتی ہے۔ جسے دود نما موچ حرکت کہتے ہیں۔ اس کے لیے جانور تیزی کے ساتھ جسم کو طولاً سکڑتا اور پھیلتا ہے۔ سکڑتا اور پھیلتا کا تسلسل حرکت پیدا کرتا ہے۔ یہ انسان کے معدے میں رہا کرتے ہیں۔ اور کسی حالت میں بھی خطرناک نہیں ہوتے البتہ خراش پیدا کر کے بے چینی کا باعث ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ ان کے انڈے پیٹ میں پہنچتے ہیں۔ نیز مٹی چاٹنے یا کھانے سے بھی پہنچ جاسکتے ہیں کیوں کہ ان کے انڈے مٹی میں زیادہ چوڑا کرتے ہیں انڈے خطے کے ساتھ اکثر خارج ہوتے رہتے ہیں۔

(۳) دودۃ الاثنی عشری (Anchyllostoma Duodenale) یہ خلاف سرے جاوز ہیں۔ دوسرے دودوں کی طرح ان میں بھی مادہ نر سے لمبی چوڑا کرتی ہے۔ لیکن ان میں منہ پتلا اور میرزی حصہ موٹا ہوتا ہے جو گرفت میں مدد دیتا ہے۔ ان کی لمبائی ۱۰ سے ۱۳ ٹی میٹر تک دیکھی گئی ہے۔ یہ چوٹی آنت میں ہوا کرتے ہیں۔ اس جاوز کی زندگی کا ابتدائی درجہ زمین میں رہتے ہوئے گزرتا ہے۔ دوسرے اس جاوز میں ایک اور خصوصیت پائی جاتی ہے، یعنی یہ منہ کے راستے اندر داخل ہونے کے بجائے جلد میں زخم کر کے خون میں پہنچتا ہے اور بعد ازاں اثرات ظاہر کرتا ہے، مثلاً میزبان کو قلعۃ الدم ہلک (Pernicious Anemia) میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۴) فلاریہ بکروفت (Filaria Bancrofti)۔ ان میں انسانی خون کا طبعی لی بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ دومی نظام میں رہا کرتی ہیں۔ یہ ہندوستان کے جنوبی حصے میں زیادہ عام ہیں اس قسم میں زخموں سے چائیں ٹی میٹر لمبے ہوا کرتے ہیں، لیکن مادہ سوئی میٹر تک بھی مشاہدہ کی گئی ہے۔ طبعی پانی طفیلیوں کی طرح کزیات دم پران کا اثر ہوتا ہے۔ اور طبعی پانی کی طرح ایک انسان سے دوسرے انسان تک چھڑنے کے ذریعے منتقل ہوتے ہیں۔ پاؤں میں چون کہ لمبا دی قاتیں زیادہ ہوا کرتی ہیں اس لیے مادہ جاوز اسی حصہ جسم میں رہتے ہیں۔ ان کی بعض قسمیں بھار پیدا کرتی ہیں یا پھر مرض الفسلاریہ (Filariasis) پیدا کرتے ہیں۔ جس میں کئی خون (فلاریہ الدم)، جو کھیل پاکی شکایت ہوا کرتی ہے۔

(۵) دراکنکیلیوس یا فلاریہ العسوق المدنی (Dracunculus or Filaria medenensis)۔ اسے گنی ورم (Guinea Worm) یا نارو بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی فلاریہ بکروفت کی طرح ہندوستان کے دوسرے حصوں کی ہندت دکن میں اور بالخصوص علاقہ امر متھو لری میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس علاقے کے باشندوں کا اس سے بچے رہنا ناممکن ہے۔ یہ باریک تانگی کی طرح ہوتے ہیں۔ مادہ کر بہ نسبت زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اکثر ایک سے چھوٹے تک پیمائش کی گئی ہے۔ نر و صرف چھوٹا ہی ہوتا ہے، بلکہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے اور کم باب۔ یہ جاوز انسانی جلد اور عضلات کے درمیان رہتے ہیں۔ اور جلد بھار کر باہر نکالتے ہیں۔ انڈے لودہ کے رحم کے اندر ہی نپوٹاتے ہیں۔ جب یہ جاوز میزبان کے جسم سے باہر نکلتا ہے تو کھنسنے سے پہلے جلد پر خراش ہوا کرتی ہے، یا کثیر تعداد میں ہونے کی صورت میں پھوڑے جو بھار کھاتے ہیں اور نہاتے یا متاثر ہتے کو دھوئے وقت جاوز پانی میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر تندی، نالوں یا کونڈوں (جنوبی ہندوستان میں کونڈوں کے اندر نہانے کا ہی رواج ہے۔ اس غرض کے لیے کونڈوں میں بڑے ہوتے ہیں اور ان میں تیرا جا سکتا ہے) میں پہنچ کر پانی میں رہنے والے آبی پتو (سانگلوپ) پر حملہ کرنے میں اور آبی پتو کے دومی نظام میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس حالت میں دو تین مہینے تک رہ سکتے ہیں۔ اگر غیر کشید پانی پی لیا جائے دیکھا کہ اس حصے میں آب رسائی کا انتظام معقول نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، تو آبی پتو معدے میں پہنچ جاتے ہیں۔ صدی افزائے پتو ہلاک ہو جاتے ہیں، اس لیے کہ ان میں طبعی زندگی بسر کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ نارو معدے میں آزاد ہو کر اپنے زیر جلد مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور اپنا دور زندگی جاری رکھتے ہیں۔

(۶) تریکینیا حلزونیسہ (Trichine Spiralis)۔ میکسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ جاوز چکر دار یا حلزونی حالت میں خلافت یا پوشش کے اندر ہوتا ہے۔ یہ طبعی اپنی کثرت افزائش کے اعتبار سے شاید سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ مکمل حالت میں انسان اور دوسرے پستانوں جاوزوں کی آنت میں رہتا ہے۔ لیکن یہ اس خوف سے کہ وہ میزبان سے باہر نکل جائے لہذا ان کی نالیوں سے ہوتے ہوئے عضلات میں پہنچتا ہے اور ایک خاص خلافت کی مدد سے محفوظ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے متاثرہ حصہ جسم سوج جاتا ہے۔ اور بھار بھی آیا کرتا ہے۔ یہ بھارنا سورا کے گوشت میں ہوا کرتا ہے اور یہ گوشت کھانے سے انسان میں پہنچا کرتا ہے۔ اذہذا لگا دیا جائے کہ متاثر انسان کے ایک اور انسان گوشت میں کم سے کم

سوال لاکھ جانور ہوتے ہیں۔ اور سور کے ایک ادنس گوشت میں پچاسی ہزار ہوا کرتے ہیں۔ انسان میں اس کی موجودگی پیچھے سے مشابہ ایک بیماری مرض دودۃ الترینینا (Trichinosis) پیدا کرتی ہے اور اگر آنت میں ہو تو تیز بخار اور عضلاتی درد ہوا کرتا ہے۔ لیکن جوں ہی جانور اپنے فولد یا غلات کو سخت کر لیتا ہے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

اگر سور کے ایک ادنس گوشت میں آنتی ہزار جانور ہوں امدان میں کم سے کم چالیس ہزار ادہ ہوں اور ہر ادہ ایک ہزار بچے دے تو تھوڑے ہی عرصے میں چالیس لاکھ جانور تیار ہو کر جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اور افزائش نسل کی اس کثرت سے نجات پانا اگر ناممکن نہیں تو دشوار اور مضر ہے۔

(۷) دودۃ شاکمہ المنقار (Echinorhynchus) یہ جانور زیادہ عام نہیں ہے۔ کم بیش تمام مذہی دار جانوروں اور پستانوں کا طفیلی ہے لیکن اکثر سور میں رہتا ہے اور بھر اس سے انسان میں منتقل ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی پچاس سینٹی میٹر سے آدھ گز تک ہوا کرتی ہے۔ خاندانی روایات و طباقی ترجموں سے ہوا کرتے ہیں۔ کم یا ب ہونے کے باعث اس کی اہمیت پر نسبت دوسرے افراد خاندان کے کم ہے۔

پہلی دو قسمیں یعنی کچھ اور چوڑے انسان میں عام ہیں اور بعد کے پانچ قسمیں مخصوص حالات کے تحت انسان تک پہنچتی ہیں۔ پہلی دو قسموں کے ساتھ کہہ دے بھی ہوا کرتے ہیں۔ چونکہ وہ دانے چھٹے دودوں کے خاندان سے متعلق ہیں اس لیے اس مختصر مضمون کے دائرہ بحث سے خارج ہیں، البتہ چھٹے دودوں کے متعلق طیفہ بحث کی جاسکتی ہے کیوں کہ اس خاندان کے افراد بھی گول دودوں کی طرح "خو بیوں کے بزرگ ہیں۔

آپ کے مضبوط اور طاقت ور جسم میں قابل فحس دماغ



دماغ خالے کی لا جواب دوا "مفقرح مشکیں" استعمال کیجیے۔ مفقرح مشکیں جسم میں نئی زندگی پیدا کر کے دماغ میں برقی زوڈوڑا دیتی ہے۔ حافظہ کو بہتر بناتی ہے۔ دماغی کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ معدے میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پراثر کرتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ ہو جاتا ہے۔ کم زوروں کے لیے اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے لا جواب ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ اخواک ایک ٹرپہ آٹھ آنے (عہ)



ہمدرد دہلی خانہ یونانی دہلی

کلام عربی

اگر بہت تھوڑی مدت میں عربی سیکھنا بلکہ عربی زبان میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا بیچے کام ہے۔ اس کی خصوصیت یہ کہ بلا تاذکی مد کے اس سے کافی عربی سیکھ سکتے ہیں۔ یہ کتاب جدید تعلیمی تجربات کی روشنی میں باطل نئے انداز سے تالیف کی گئی ہے اس میں زیادہ ضروریات زندگی کے متعلق نئے مکالمے، قرآن و حدیث کے اقتباسات جدید طرز کے خطوط و قعات عربی رسائل و اخبارات کے انتخاب سے اس کتاب میں بہترین ترتیب کی گئی ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۱۲ + منیجر ہاشمی بک ڈپو کوچہ چیلان۔ دہلی

سیلان الرحم

آج کل یہ بیماری تمام ہندوستان میں بلا تفریق نسل و مذہب ہر قوم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے امیر و غریب اور ہندو و مسلمان سے کوئی خاص لگاؤ نہیں۔ بلکہ ہر قوم و حیثیت کی خواتین اس مرض میں مبتلا نظر آتی ہیں۔ یہ مرض عورتوں کے حسن و جمال کو بہت جلد خاک میں ملا دیتا ہے اور اولاد جیسی نعمت کے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیتا ہے۔ اس کی بدولت تمام عمر کے لیے بدن کو ایک قسم کا گھن لگ جاتا ہے اور یہ کبھی شکم کی نیند نہیں سو سکتی ہیں جس کو دیکھیں دردِ سر، دورانِ سر، قبض، یضخ، ہضم، جی متلانا، پیڑ وینہ اور بوجھ، کمر میں درد، ہستی و کاہلی، ایام کی بے قاعدگی وغیرہ طرح طرح کی شکایتوں میں گرفتار نظر آتی ہیں بہت سی عورتیں شرم و حیا کے سبب ابتداءً اس کا اظہار نہیں کرتیں لیکن یہ وہ مرض نہیں کہ جو چھپائے چھپ سکے بلکہ جب مرض ترقی کر کے مستحکم ہو جاتا ہے تو خود بخود درمیانہ کا چہرہ اور جسم وغیرہ اس کے وجود کی شہادت دینے لگتے ہیں۔

اس بیماری کا ابتداء ہی میں علاج کرنا چاہیے اور شرم کو بالائے طاق رکھ دینا چاہیے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ اس سے جلد چھٹکارا نہیں ہوتا۔ بلکہ اطمینان و تسلی کے ساتھ دو تین مہینے برابر دواؤں کے استعمال کرنے سے یہ مرض ہمیشہ کے لیے نیت و نابود ہو جاتا ہے۔

یوں تو اس مرض کے صد بے خطا، مجرب اور زود اثر دواؤں کے ہشتہارات روزمرہ اخباروں اور رسالوں میں نظر آتے ہیں لیکن ہمیں فخر کرنا چاہیے اور شکریہ ادا کرنا چاہیے **ہمکتہ رحمۃ و اخاندہ دلی** کی تحتیقاتی جماعت کا کہ جس نے سالہا سال کی انتھک کوششوں کے بعد ہمارے سامنے **مستورین** اور **معجون مقوی رحم** جیسی مایہ ناز دواؤں کو پیش کیا کہ جو اس مرض کی بیخ کنی میں پانائانی نہیں رکھتیں مجھے کامل یقین اور بھروسہ ہو کہ ان کی موجودگی میں کوئی خیر فیض ناکامی کا منتہ نہیں دیکھ سکتی۔ میں نے بذات خود ایسی خواتین کو جو اپنے مرض کو لا علاج سمجھ چکی تھیں ان کے ذریعے سے فائدہ پہنچایا۔ لہذا ہر وہ شخص جس کے گھر میں اس موزی مرض نے سکھ جا رکھا ہو جلد سے جلد

مستورین اور معجون مقوی رحم

کے ذریعے سے بے زبان عورتوں کی بد مزہ زندگی کو راحت سے بدل دے۔ حکیم کبیر احمد منہگالوی

مستورین ایک شیشی ایک گپیہ۔ معجون مقوی رحم ایک شیشی دوڑ پڑ آٹھ آنے (دھڑ) پر چھ ترکیب تھال ہر



علم الادویہ کافوسر

از بناب حکیم مولوی محمد عبدالواحد صاحب، رکن مجلس تفتیش و تجویز، ہمدرد دواخانہ، دہلی

کافوسر کے نام کا فورعی نام ہے، فارسی میں بھی اسی نام سے مشہور ہے۔ سنسکرت میں اس کو کرپور اور ہندی میں کپور کہتے ہیں، اور انگریزی میں کیمفر اور لاطینی میں کیفور کہلاتا ہے۔

کافوسر کی وجہ تسمیہ کا فور لفظ "کفر" سے مشتق ہے جس کے معنی "چھپانا" ہیں۔ چون کہ اس کی بواس قدر تیز ہوتی ہے کہ وہ دگر چیزوں کی بوؤں کو چھپا لیتی ہے لہذا اس کا یہ نام رکھا گیا، اور پھر اس کے اسی عربی نام سے انگریزی و لاطینی نام تھوری تبدیلی کے ساتھ بنالیے گئے۔ تاریخ سیخ بیان کیا جاتا ہے کہ قدیم یونانی اطباء کافوسر سے واقف نہ تھے، لیکن اسلامی اطباء اس کو بخوبی جانتے تھے، ان ہی کے ذریعے سے بعد میں یونانی اطباء کو اس کا علم ہوا، اور یورپین اطباء کو اس سے واقفیت ہوئی۔ اہل ہند بھی اس دوا سے زمانہ قدیم سے واقف ہیں، چنانچہ ان کی قدیم کتابوں میں اس کا بیان موجود ہے۔

مقامات پیدائش جزیرہ فارموسا، جزائر جاپان، جزائر شرق الہند، جزیرہ پورنیو اور جزیرہ سائرا۔

کافوسر کی ماہیت کافور اگرچہ ایک کثیر الاستعمال دوا ہے لیکن اس کی اہمیت سے بہت کم لوگ واقف ہیں، اس کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں، جن میں بعض قول اگرچہ بہت مشہور ہیں لیکن وہ حقیقت سے بہت دور ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ کافور کیلے کے پڑنے پڑے پتوں سے نکلتا ہے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ کافور کیلے کے تنے میں سے نکلتا ہے وہ نہایت سفید ہوتا ہے اور اس کے بڑے بڑے اور چوڑے چوڑے ٹکڑے ہوتے ہیں، اللہ یہ زیادہ قوی ہوتا ہے، لیکن جو کافور پتوں میں سے نکلتا ہے وہ کمزور ہوتا ہے اور جو جڑ میں سے نکلتا ہے وہ خراب اور باوریت کم مانند ہوتا ہے، اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں لیکن ان کا نکتہ بے کار ہے۔ البتہ، مصاحب مخزن الادویہ کا یہ قول کسی قدر حقیقت رکھتا ہے کہ کافور ایک درخت کا گوند ہے جو جزیرہ زبرباد اور مامین میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ درخت بڑا ہوتا ہے اور اس کی لکڑی سفید اور ملائم ہوتی ہے۔ گرم موسم میں چدن اور ساپ جیسے جاوڑ پناہ کے لیے اس کے نیچے آرام کرتے ہیں۔ اس درخت کو کاٹنے سے جو پانی نکلتا ہے وہ مارا نکا فور اور دھن نکا فور کہلاتا ہے۔ یہ غلیظ سٹرخی مائل ہوتا ہے اور اس کی بو نہایت تیز ہوتی ہے۔

دوسرے گوندوں کے مانند اس درخت کے اندر خود بخود جوش کھا کر رطوبت باہر نکل آتی اور بخیر ہو جاتی ہے وہ مصلحی کے داؤں کے مانند ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کا کافور تمام قسموں سے اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے اور یہ کافور ریاحی کہلاتا ہے۔ اور اس کو ہندی میں سیم سینی کافور کہتے ہیں۔ ریاحی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ زیادہ لطیف ہونے کی وجہ سے بہت جلد اڑ جاتا ہے۔ اگر اس کو گرمی پہنچائی جائے یا دھوپ میں رکھ دیا جائے تو نکھیں جاتا ہے۔ بعض کا یہ بھی قول ہے کہ ریاح ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے اس کو پہلے پہل دریافت کیا تھا یا اس کے زمانے میں دریافت کیا گیا تھا۔

بعض کہتے ہیں کہ اس درخت کے تنے کو چیلنے میں یا اس کے تنے پر تلوار وغیرہ مارے ہیں اور اس طرح جو رطوبت نکل کر جم جاتی ہے وہی کافور ریاحی کہلاتی ہے۔ بعض کا قول ہے کہ کافور ریاحی درحقیقت درخت کافور کی شبنم ہے جو کافور کے درخت پر گر کر نکھیں اور شیر خشک کے مانند بخیر ہو جاتی ہے۔

کافور کی ایک قسم کافور قیصری کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی گوند کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے سفید و شفاف پرت ہوتے ہیں۔ یہ صفت قیصر میں درخت کافور کے تنے سے نکلتا ہے۔

مصاحب مخزن کہتے ہیں کہ انھوں نے بعض معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ ایک سال کافور کی لکڑی کے چند بڑے بڑے ٹکڑے ہو گئی کی ہندو گاہ

میں لائے گئے تھے، جب ان کو چور گیا تو ان کے اندر سے کافر نکلا جس کو تاجروں نے آپس میں تقسیم کر لیا۔

کافر تصویر بھی اعلیٰ درجے کا اور خالص ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جس سال بھلیاں گرتی ہیں اور زلزلے آتے ہیں اس سال اس کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے، لیکن جس سال یہ واقعات پیش نہیں آتے اس سال اس کی پیداوار کم رہتی ہے۔

صاحب محزن ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ تحقیق شدہ بات یہ ہے کہ کافر چین کے اکثر علاقوں، جزیرہ زیمبریا اور بعض یورپین ممالک بھی آتا ہے۔ لیکن سب سے بہتر وہ کافر ہے جو جزیرہ یورپیہ سے حاصل ہوتا ہے۔ جزیرہ یورپیہ ایک سو تیس درجے طول البلد پر واقع ہے۔ کافر درخت کی لکڑی کے جوف سے بھی نکلتا ہے اور اس کے تنے سے دوسرے گوندوں کے مانند بھی برآمد ہوتا ہے۔ نیز کافر کے درخت کی لکڑیوں اور لاشوں کو جوش دے کر بھی کافر بناتے ہیں۔ پہلے طریقے سے حاصل شدہ کافر سب سے بہتر ہے، اس کے بعد دوسرے طریقے سے نکلا ہوا اچھا سمجھا جاتا ہے اور تیسرے طریقے سے حاصل کیا ہوا کافر نسبتاً خراب ہوتا ہے۔

کافر کا درخت دھوار کے درخت کے مانند بہت بلند ہوتا ہے، اس کی لکڑیاں سفید رنگ کی ہوتی ہیں اور پتے موسری کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس درخت کی لکڑی اور پتوں وغیرہ سے کافر کی پوائی آتی ہے۔

مذکورہ بالا محقق قول کے صحیح ہونے میں شک نہیں، ممکن ہے کہ کافر درخت کافر کے جوف سے بھی نکلتا ہو اور دوسرے گوندوں کے مانند درخت کافر کے تنے سے نکل کر پھر بھی ہو جاتا ہو، لیکن آج کل جو کافر ہم استعمال کرتے ہیں یہ خوش بودار اڑھانے والے درختوں کا جزو جامد ہے۔ جو درخت کافر کی لکڑی وغیرہ سے حاصل ہونے کے علاوہ دوسری دھاؤں مثلاً دارچینی، سونٹ، زرنہاد، فوہجان، ماشا اور اکیلل الجمل وغیرہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس قول کی تصدیق میں صاحب محزن الادویہ کا یہ قول موجود ہے جو انھوں نے ایک قابل اعتبار شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ درخت دارچینی کی لکڑی کے جوف سے بھی کسی قدر کافر نکلتا ہو اور اس درخت کے ریشوں وغیرہ کو جوش دے کر بھی کافر بنایا جاتا ہے۔ الغرض کافر کے درخت جزیرہ فاروس، جزائر جاپان، جزیرہ یورپیہ، سائبرا وغیرہ میں بکثرت ہوتے ہیں اور ان مقامات کے باشندوں کے لیے یہ درخت آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔

یہ درخت میں پھپس فیٹ تک اونچے ہوتے ہیں اور ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں۔ اگر ان کو بلایا جائے تو ان کے پتوں سے کافر کی خوش بو نکل کر فضا میں شامل ہو جاتی ہے۔ پتے موٹے، چوڑے، ہلکے، سبز اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ شاخیں سفید اور خوش بودار ہوتی ہیں۔

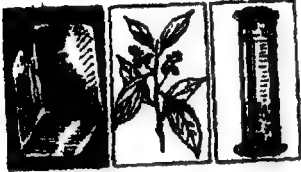
جزیرہ فاروس کے کوہستانی علاقوں میں گھنے جنگلات ہیں جن میں کافر کے درخت بکثرت ہوتے ہیں۔ وہاں دودھ ہزار برس تک کافر درخت بیان کیے جاتے ہیں۔ اس درخت کی جڑ سے کافر زیادہ مقدار میں نکلتا ہے۔ لیکن شاخوں اور پتوں میں اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ جزیرہ فاروس یا چین مقامات پر یہ درخت پیدا ہوتے ہیں وہاں کافر سازی کے بڑے بڑے کارخانے قائم ہیں۔ ان کارخانوں میں درخت کی شاخوں اور لکڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے بڑی بڑی دیگوں میں پانی ڈال کر جوش دیتے ہیں۔ ان دیگوں پر نلیاں لگی ہوتی ہیں جن کے ذریعے سے کافر کے اڑنے والی خوش بودار اجزاء بھاپ کے ساتھ اوپر چڑھتے ہیں اور کارخانے کی چھت پر لگی ہوئی دھان وغیرہ کی شاخوں پر سرسبز ہو کر جم جاتے ہیں۔ یہی بخار اجزاء اعلیٰ کافر بناتے ہیں۔ ان کو شاخوں اور تنکوں وغیرہ سے الگ کر لیتے ہیں۔ یہ چینی کے دانوں کے برابر سفید سیاہی مائل ہوتے ہیں، اس لیے ان کو زیادہ سفید اور صاف اس ترکیب سے کرتے ہیں:-

دس چھتے کافر میں ایک چھتہ ان بھجا چونا ملا کر ایک کاغذ کی شیشی میں، جس کی شکل آتش شیشی کے مانند ہوتی ہو، بھریتے ہیں اور اس گندہ کو ایک ڈھکن سے ڈھانک دیتے ہیں، جس میں ایک بہت باریک سورخ ہوتا ہو۔ پھر اس شیشی کو گردن تک ریت میں دبا کر آگ کا تاد دیتے ہیں۔ آگ کے تاؤ سے غائب کافر اڑا کر شیشی کی گردن میں لگتا رہتا ہے، اور جوں جوں شیشی کی گردن میں کافر بکھرتا جاتا ہے اس کی گردن کو ریت مہلاتے جاتے ہیں، تاکہ گرمی کی زیادتی سے اڑا ہوا کافر جل نہ جائے۔

جب اس ترکیب سے تمام کافر اڑا چکے ہوں تو شیشی کو ریت سے الگ کر لیتے ہیں، اور اس کی گردن میں لگے ہوئے کافر کو جو نہایت سفید اور صاف ہوتا ہے، پھر اگر اس کی چھتا چاہتے ہیں، جو بازار میں عام طور پر ملتی ہیں۔

پوربو کا فور جو پوربو اور سٹراسے آتا ہے۔ نہایت سخت قسم کا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بدخیز کے باشندے کا فور کے درخت کو کاٹ کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے ہیں اور شاخوں کے فول کے اندر کا فور کی جو ٹھیں جی ہوتی ہیں، ان کو نکال بیٹھتے ہیں۔ چین کے لوگ اس قسم کے کا فور کو اعلیٰ درجے کا مانتے ہیں اور اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کی قیمت معمولی کا فور سے پچاس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

جاپانی لوگ کا فور اس طرح ماحل کرتے ہیں کہ کا فور کے درخت کی ٹکڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک لہجے کی دیگ میں ان کو ڈال دیتے ہیں اور پھر اس میں نصف تک پانی بھر کر اس کے نیچے آگ جلاتے ہیں اور اس دیگ کے منہ پر ایک ڈھکن رکھ کر اس ڈھکن کے وسط میں ایک لمبا نل لگاتے ہیں۔ جیسا کہ عرق کشید کرنے کے دیگ اور پچکے میں تعلق پیدا کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے اور یہ نل ٹھنڈے پانی سے بھرے ہوئے ٹیوں سے گزر کر ایک اور دیگ میں جا کر ختم ہوتا ہے جس میں نیچے اوپر دو خانے بنے ہوتے



ہیں، اور دونوں خانوں کے درمیان ایک جالی دار پردہ لگا ہوتا ہے، اور اوپر کے خانے میں جو باگیوں کی بھوسی بھری ہوتی ہے۔

جب دیگ میں پانی پچھنے لگتا ہے تو اس کی بھاپ کا فور اور کا فوری تیل کو اوپر سے لے کر اڑتی ہے اور لگے ہوئے نل سے گزر کر دوسری دیگ کے اوپر کے خانے میں داخل ہوتی ہے اس منزل پر پہنچ کر کا فور بھوسی پر لگ کر منہ ہونے لگتا ہے اور کا فوری تیل چین کو بچنے کے حصے میں شپک جاتا ہے، اس کے بعد دوسری دیگ کو کھول کر اس کے اوپر کے حصے سے کا فور علیحدہ اسی حالت میں لے کر لے جاتا ہے، اور نیچے کے حصے سے کا فوری تیل لے کر الگ رکھتے ہیں۔

اگر کا فور میلا ہوتا ہے تو اس کو چرنے کے ساتھ اڈا کر سفید کر لیتے ہیں، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، لیکن اگر کا فور کو زیادہ سفید کرنا ضروری ہوتا ہے تو سو حصے کا فور میں دو حصے ان بھاپ چرنا اور دو حصے ٹیوں کی رکھ ملا کر دوبارہ اڑاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خراب اور میسلے کا فور کو صاف کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کا فور دس حصے، چونا صدف یا چونا بڑی دو حصے، اسی کا تیل اس قدر کہ جس میں کا فور اور چونا کھل کر لکڑی سے کٹھن سا بن جائے اس کے بعد اس کا جو ہر اڑائیں۔ نہایت صاف اور چمک دار کا فور ماحل ہو جائے گا۔

کا فور کی عام صفات کا فور سفید ڈلیوں نیز مستطیل اور مربع ٹیکوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ نہایت خشہ اور ٹھوس ہوتا ہے اور پانی سے ہلکا ہوتا ہے، چنانچہ اس کا وزن متناسبہ ۹۹ ہے۔ اگر اس کو پانی پر ڈالا جائے تو تیرے لگتا ہے، اور اگر اس حالت میں اس کو آگ لگا دی جائے تو بڑا بھلا رہتا ہے، بعض شعبہ بازاسیا کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

کا فور معمولی حرارت پر آہستہ آہستہ اڑتا رہتا ہے اور تیز حرارت دینے سے بالکل اڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گرم جگہ رکھنے یا کھلا رکھنے سے بھی اڑ جاتا ہے۔ لہذا اس کو بند کرنے نہایت احتیاط سے رکھا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ کا فور کے ساتھ سیاہ مرچیں یا ٹوٹیں بھی ڈالتے ہیں کہ دیتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے کا فور اڑنے اور صاف ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

کا فور کی نہایت تیز بھتی ہے، اگر ذرا سا کا فور منہ میں رکھ کر مایا جائے تو اس کا مزہ، تلخ اور ہر پر محسوس ہوا کرتا ہے، اور پھر ٹھنڈک معلوم ہونے لگتی ہے۔

یوں تو کا فور پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے لیکن اگر کا فور ایک حصے کو سات سو حصے پانی میں حل کیا جائے تو حل ہو جاتا ہے اس کے علاوہ کا فور ایک حصہ، روغن زیتون چار حصے میں، یا کا فور ایک حصہ روغن نارہین ڈیڑھ حصے میں، یا کا فور چار حصے کھورو فارم ایک حصہ میں یا کا فور ایک حصہ اکل ۹۰ فیصد ایک حصہ میں حل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ روغن پیرمنٹ، است اجوان اور مست پودینہ کے ساتھ مل کر بھی حل ہو جاتا ہے۔ اور اگر کا فور تین حصے کو قلعہ دار کاربوئک ایسڈ ایک حصے میں ملا کر گولا جائے یا ہون کورل یا ٹیڈریٹ کے ساتھ ملا کر گولا جائے یا دودھ کی کو ملا کر گولا جائے تو حل ہو کر ایک سیال بن جاتا ہے۔

کافور کو مجھ سے سفوف نہیں بنتا۔ اس لیے جب اس کو کسی دوا میں سفوف کر کے ملائے کی ضرورت ہوتی ہے تو بڑی دقت پیش آتی ہے۔ بعض اوقات تو اس کو ریزہ ریزہ حالت ہی میں دوا کے ساتھ ملا دیتے ہیں، یا اس کو دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر کوٹتے چھانٹتے ہیں۔ اور اس طرح اس کا بہت سا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔

کافور کا سفوف بنانے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ اس پر چند قطرے اسپرٹ آف ڈائن کے ڈال کر گھرن کر مایا جائے۔ بنایت آسانی سے سفوف بن جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر کافور پر چند قطرے الکل کے ڈال کر گھرن کریں تو کافور ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ پھر اس پر چند قطرے پتروں وال کر دوبارہ گھرن کریں۔ کافور بالکل میدے کے مانند باریک ہو جائے گا۔ پھر اس کو جس دوا میں ملانا چاہیں ملائیں۔ الکل یا پتروں کی آئینرش کا کچھ خیال نہ کریں، اس لیے کہ ان کا اثر چند منٹ بعد غائب ہو جائے گا۔

کافور کا مضر (ج) یونانی اطباء کے نزدیک کافور کا مزاج تیسرے درجے میں سرد و خشک ہے۔ لیکن دیکھیں اس کا مزاج گرم و خشک ملتا ہے۔

کافور کی مقلد اور خوراک ایک تلب سے تین تلب تک ہے۔ اگرچہ بعض کتابوں میں عام مقدار خوراک ۶ رتلی تک بھی لکھی ہے لیکن یہ زیادہ ہے۔ بعض امراض میں بعض اہل علم نے غیر معمولی مقدار میں بھی کافور کھلایا اور اس سے اہل مرض کو فائدہ بھی ہوا لیکن اس کے استعمال سے دوسرے نقصانات ایسے لاحق ہوئے کہ ان کی تلافی نہ ہو سکی۔

کافور کے افعال و خواص

بیرونی افعال کافور مخدّر اور مسکن ہے، یعنی اعصاب کی بے حس کرتا ہے اور دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ اسی لیے اس کو اکثر دردوں مثلاً درد کمر، درد عضلات، گھٹیا شکی کہ ذات الجنب اور ذات الریہ میں بھی تسکین درد کے لیے مختلف ترکیبوں سے استعمال کرتے ہیں۔ نیز بھڑ بھڑ وغیرہ کے کانٹے پر اس کا محلول پٹکاتے ہیں اور دوسری پیشانی پر تسکین درد کے لیے لگاتے ہیں۔ کافور جلد پر لگانے سے محرک اور محرک تاثیر بھی کرتا ہے، اس لیے اس کا مرہم وغیرہ بنا کر مویج کی جگہ پر ملتے ہیں، نیز گھٹیا میں مالش کرتے ہیں۔ علاوہ ان میں کافور ان ہی تاثیرات کی نشت اور مخدّر مسکن اثرات رکھنے کی وجہ سے سینے کی بیماریوں مثلاً ذات الجنب اور ذات الریہ اور کھانسی میں سینے پر مالش کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ خون کو ظاہر جلد کی طرف جذب کر کے اور اس جگہ گرمی پیدا کر کے اہل مرض میں تخفیف پیدا کرتا ہے اور مخدّر و مسکن ہونے کی وجہ سے درد کو تسکین دیتا ہے۔ اگر کافور کو الکل میں حل کر کے سادہ مرہم میں ملا کر باسیری متوں پر لگائیں تو ان کی سوزش، جلن اور درد کو دور کر کے بہت جلد بخندک پیدا کرتا ہے اور اس کے علاوہ بعض گرم زخموں اور گرم بیماریوں میں اس کا مرہم بنا کر لگاتے ہیں جو مرہم کافور کے نام سے مشہور ہے۔

کافور جو کہ دافع عفونت، قابل جراثیم اور قاتل کرم ہے اس لیے زخموں میں اس کا مرہم نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر زخم میں کیمز پر مل گئے ہوں تو کبھی اس کو مرہم کے استعمال سے جلاک ہو جاتے ہیں۔

قاتل کرم ہونے کی وجہ سے اس کو کتا یوں اور کچروں میں بھی رکھتے ہیں، اس کی بو سے ان کو کیمز انہیں لگن، بلکہ بہت سے جانور کھنڈر وغیرہ اس کی بو سے بھاگ جاتے ہیں۔

نیمبر میں کافور کو سبز دھینے کے پانی میں حل کر کے ناک میں پٹکانے سے نیمبر بند ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ فائدہ اس کی مخدّر اور بخندک پیدا کرنے والی تاثیر سے حاصل ہوتا ہے۔

اس کی بو سے بہت سے کیڑے بھاگتے اور رتے ہیں، نیز اس کی بو خواب ہو کر گندگی کو دور کرتی ہے۔ اس لیے دیوانی امراض کے زمانے میں کافور کی ڈیاں حبیب میں رکھنا یا باریک کپڑے میں اس کی حکیدہ باندھ کر بازو پر باندھنا اور اس کو سونگھتے رہنا مفید ہے۔

کافور کے اندرونی افعال کافور منہ میں بھی دافع تغش اور مسکن تاثیر کرتا ہے، چنانچہ ان فوائد کے لیے اس کو منجھوں میں شامل کرتے ہیں۔ بعض لوگ پانی میں رکھ کر کھاتے ہیں۔ اس کے محلول میں پھریری جھگو کر دو والی ڈانٹھ یا دانت پر دیکھتے ہیں۔ اور امیون، کافور

برابر وزن کو کھل کر کے سوراخ ڈال دھریں پھیر دیتے ہیں، اس طرح درد بہت جلد ساکن ہو جاتا ہے۔

کافور مغزق اور مقوی قلب ہے۔ گرم مزاجوں کے دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ تپ و حرارت میں نہایت مفید ہے۔ چناں چہ قمر کا نور اور دوسرے مرکبات مناسب بد رقات کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں۔ صفروسی دستوں کو بند کرتا ہے اور پیاس کو تسکین دیتا ہے اور اپنی ان جی تاثیروں کی وجہ سے پیٹھ میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

کافور کی بوچوں کو دافع تعفن تاثیر رکھتی ہے اس لیے نزلہ و زکام میں اس کے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے، خصوصاً دائمی نزلے میں جہاں پھیپھیں بہت آکرتی ہیں، اس کا سونگھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ منقہ بلغم بھی ہے، لہذا اپنی کھانسی میں افراج بلغم کے لیے بعض دواؤں کے ساتھ ملا کر دیتے ہیں۔

اگرچہ کافور مزاج ہے اور دماغ میں ایک تحریک پیدا کرتا ہے، لیکن تمام آدمیوں میں اس کی یہ تاثیر یکساں نہیں ہوتی۔ چناں چہ بعض لوگوں میں اس کی مغزق تاثیر سے دل خوش کن خیالات پیدا ہوتے ہیں اور سب سے کوئے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے، لیکن بعض لوگوں میں اس کے خلاف اثرات بھی تپ ہو جاتے ہیں۔ مریض کہ اس کے استعمال سے عصبی نظام پر پہلے شوک تاثیر ہوتی ہے اور پھر مضبوط، اس لیے اس کو بطور دافع تشنج اعتنائی گرم عصبی اختلاج قلب، رعشہ، اور کالی کھانسی میں استعمال کرتے ہیں۔ چناں چہ بعض لوگ کافور ایک رقی، ہینک ایک رقی کی گولی بنا کر دہ کی شدت میں ہر دوسرے تیسرے گھنٹے کے بعد دیتے ہیں اور دغنی تارچین میں کافور حل کر کے سینے پر مالش کرتے ہیں، ایسا کرنے سے سانس کا نکیٹ سے آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافور ہینک کی گولی اعتنائی گرم میں کھلانے سے اس کے دوروں کی شدت رفع ہو جاتی ہے۔ کافور مغزق، اسپینہ لانے والا بھی ہے، لیکن اس فائدے کے لیے اس کو شاذ و نادر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ڈھائی رقی کافور اور آدھی رقی افیون کی گولی بنا کر سوئے وقت مریض کو کھلائیں تو اس سے بہت سا اسپینہ آتا ہے، اور گھبراہٹ اور درد جاتا رہتا ہے۔ اگر کافور اور ایلوے کی گولیاں بنا کر سوزاک کے مریض کو کھلائی جائیں تو جلن، کھجلی اور بار بار صفو تناسل میں تسدی پیدا ہونے کی شکایت (دغوز سوزاکی) کٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سوزاک کی تکلیف اور صلب کو بھی تسکین دیتا ہے۔

کافور کھٹے الفرج راہم نہائی کی خارش کی شکایت کو بھی دور کرتا ہے، چناں چہ دو دور رقی کافور مریض کو دن میں دو تین بار کھلانے سے یہ شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے استعمال سے پہلے ایک ہلکا سا جلاب دے دیا جائے تو بہتر ہے۔ اس کے علاوہ اگر کافور کو کمین میں کھل کر کے بطور مالش استعمال کیا جائے تو اس صورت میں بھی وہ ظہم نہائی کی خارش اور سوزش کو تسکین دیتا ہے۔ اور اسی فائدے کی غرض سے کافور برق گلاب میں حل کر کے بھی لگایا جاتا ہے۔

کافور احتلام کی شکایت کو بھی دور کرتا ہے، چناں چہ دو دور رقی کافور میں دو چاند افیون ملا کر گولی بنائیں اور رات کو سوئے وقت کھلائیں تو کثرت احتلام کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ اس فائدے کے لیے نوجوان گرم مزاج مریضوں میں اس کا استعمال کو مناسب ہے۔ کافور قوت باہ پرکیتا شیر کرتا ہے، اس کے متعلق یونانی اور ویدک اطباء میں اختلاف ہے۔ چناں چہ یونانی اطباء کافور کو مضبوط باہ سمجھتے ہیں اور اس کی سردی اور قوت تخدیر اس کی اس تاثیر پر دلالت کرتی ہے، اس کے علاوہ تجربات بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ چناں چہ ایک طبیب لکھتے ہیں کہ ان کے ایک دوست نے ساڑھے چار ماشے کافور ایک دن کھایا تو اس کی قوت باہ میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے، دوسرے دن بھی اسی مقدار میں کھایا تو اس کی قوت باہ بالکل جاتی رہی، تیسرے دن بھی استعمال کیا تو اس کا اثر ہوا کہ اس کا معدہ خراب ہو گیا اور غذا کا ہضم ہونا موقوف ہو گیا۔ خود مجھے ایک واقعہ معلوم ہے کہ ایک مرتبہ طاعون کے زمانے میں ایک طبیب نے ایک طاعون کے مریض کو کافور بار بار استعمال کرایا۔ اگرچہ مریض اچھا ہو گیا، لیکن اس کی قوت باہ جاتی رہی۔

دیکھ اٹھا کہ نزدیک کافور مقوی باہ ہے اور وہ اس کو اس فائدے کی غرض سے مختلف مجموعوں وغیرہ میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن بعض دیدہ صاحبان اس سے اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ چناں چہ ایک ویدک کتاب میں اس کو مضبوط باہ لکھا ہے۔

کافور کی مضبوط باہ تاثیر کے متعلق ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ یہ ٹھوڑی مقدار میں مقوی باہ بھی ہے لیکن زیادہ مقدار میں مضبوط باہ

اثر کرتا ہے۔ لیکن مناسب ہی ہے کہ کافور کو تقویت باہ کی غرض سے استعمال نہ کیا جائے۔ گراس کو کمپور می مقدار میں بھی بار بار استعمال کیا گیا تو اس سے بھیضعف باہ کا اندیشہ ہے۔

کافور کی زہدیلی تاثیر کافور کو بطور زہر خورانی استعمال نہیں کیا جاتا۔ لیکن کوئی شخص اس کو زیادہ مقدار میں کھا لیا تو معدے میں درد ہونے لگتا ہے، متلی ہونے لگتی ہے اور بعض اوقات قیئ بھی آنے لگتی ہیں، سر میں چکر آنے لگتے ہیں، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے، زبان ہونے لگتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے جسم کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے اور غصہ پسینہ آنے لگتا ہے، پیشاب کا آنا نہ صرف موقوف ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات پیشاب کی پیدائش ہی موقوف ہو جاتی ہے اور آخر کار غفلت کی حالت میں مریض انتقال کر جاتا ہے۔

اگر کافور کے کھانے سے مذکورہ بالا زہریلی علامتیں پیدا ہو جائیں تو ایسی حالت میں تے لاسے والی دوائیں دے کر تے کرائیں، انہو پے معدی کے ذریعے سے معدے کو دھو ڈالیں اور پھر تقویت کے لیے دوار المسک معتدل جواہر والی دوائیں کھلائیں یا کچیلے کا کوئی مرکب استعمال کرائیں۔

کافور کے مرکبات

اب شفاء :- کافور ایک حصہ، سببودینہ (پیپرمنٹ) ایک حصہ، ست اجا سن نصف حصہ، تینوں چیزوں کو ملا کر کیشی میں ڈالت لٹا کر رکھو۔ دو تین گھنٹے میں تینوں چیزیں خود بہ خود حل ہو کر عرق سی بن جائیں گی۔ اگر چاہیں کہ دو اجلد تیار ہو جائے تو تینوں چیزوں کو کوٹ کر کیشی میں ڈالیں اور کمپور می رکھ دیں۔

معدہ رخسار :- اس کی مقدار غرائج جواؤں کے لیے دو قطرے سے چار قطرے تک ہو۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق آدھے قطرے سے ایک قطرے تک دی جاتی ہے۔ اگر کسی مرض میں اس دو کو بار بار دینے کی ضرورت پیش آئے تو دن رات میں بارہ قطروں کو زیادہ نہیں دینا چاہیے۔ اور اگر کسی مرض میں ایک ہی بار زیادہ مقدار میں دینے کی ضرورت ہو تو چار پانچ قطروں سے زیادہ نہیں استعمال کرنا چاہیے۔

اشارات :- یہ مرکب بیرونی طور پر استعمال کرنے سے مخدر (بے حسی پیدا کرنے والا) اور داغ تعفن اثر کرتا ہے اور غارش والہ تھاب کو دور کرتا نیز جراثیم کو ہلاک کرتا ہے۔ چنانچہ اپنی ان تاثیرات کی وجہ سے یہ ہر قسم کے عصبی دردن مثلاً درد سر عصبی، درد ایرو (عصاب)، کان کو عصبی درد، چہرے کے عصبی درد، دانتوں کے درد، ذات الجنب یا سینے کے عصبی درد، درد گرد، گردنکھیا اور مویغ وغیرہ میں تسکین دہکے لیے مالش کیا جاتا ہے۔

آب شفاء درم کو دور کرنے کی تاثیر رکھتا ہے اور اس مقصد کے لیے اس کو اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ پھوڑے اور پھنسیوں کی ابتدا میں کہ جب ان میں پیپ نہ پڑی ہو آب شفاء استعمال کیا جاتا ہے، زخم ہنری یعنی وہ زخم جو زیادہ ہی بیاریوں کی وجہ سے پست پر بیٹے رہنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں، آب شفاء لگانے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ جراثیم کو ہلاک کرنے کی وجہ سے اکڑ سا جلن دہ پھنسیوں، داد، چنبل، گنج، ہر قسم کی غارش مثلاً قوطوں کی غارش، معدہ کی غارش وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تپتی جھل آنے پر بھی اس کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ناک فی بدو اور ناک کے کیرڑوں کو دور کرنے کے لیے بھی آب شفاء مفید ثابت ہوتا ہے۔ زہریلے جانوروں مثلاً بچھو، کنکھو، بچھو، پتھر، پتھر، کھٹل، بھڑ، تیتیا اور شہد کی مکھٹیوں کے کاٹنے کے لیے بے حد سودمند ہے۔ درد اور جلن کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ نزلہ و زکام، شدید کھانسی، خناق اور سل میں اس کے بخارات کا سٹگانا مفید ہے۔

اندرونی طور پر استعمال کرنے سے اندرونی اعضاء کے عصبی دردن کو تسکین دیتا ہے۔ چنانچہ وجع الفواد (فم معدہ کا درد)، وجع المعدہ (معدے کا درد)، وجع الکبد (جگر کا درد)، وجع الامعاء (دانتوں کا درد) اس کے پلانے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ پیٹے میں اس کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے، متلی اور تے کو روکنے کے لیے بہت مفید دوا ہے۔ اس کے علاوہ دست و پیچش، کرم شکر، پیٹ کے کیرڑے، ذات الجنب (پسلی کا درد)، ذات الریہ (مونیا)، اور سل میں بھی اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

غرض کہ یہ ایک ایسا عجیب و غریب مرکب ہے کہ ایک ہوشیار معالج اکثر بیماریوں میں مختلف بدرقوں کے ساتھ اس کو استعمال کر کے مریض کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اگر بال بچوں والے گھروں میں یہ دوا بنا کر رکھی جائے تو بوقت ضرورت بہت سی تکلیفوں میں کام آ سکتی ہے۔

ترکیب استعمال سرد وغیرہ میں حبیبی درد ہو تو پھر سری سے اس محلول دوا کو نگار ڈرائیگی سے مل دو۔ پسلی کے درد، گھٹیا وغیرہ میں نگار مالش کرو۔ پھوڑے بھنبیوں پر دیسے ہی نگار دو۔ کان میں درد ہو تو روغن گل دو قطرے میں دو قطرے یہ دوا ملا کر ٹپکاؤ۔ ڈاڑھ یا دانت کا درد ستارہا ہو تو اس دوا میں روئی کا پھویا تر کر کے ڈاڑھ یا دانت پر رکھو۔ خارش (خواہ کسی عضو میں) اور تپتی میں روغن گل میں ملا کر نگار دو۔ دوا، گچ، چنبیل میں تنہا اسی کو نگار دو۔ البتہ اگر ضرورت ہو مثلاً خالص اسی کے نگارے سے سوزش ہو تو تھوڑے سے روغن گل میں ملا کر نگار دو۔ زہریلے جانوروں کے کاٹے پر ایک دو قطرہ ڈال کر انگلی سے مل دو۔ نزلہ و کام میں روال پر اس دوا کے چند قطرے ڈال کر منگھاؤ، اور تھوڑے نیم گرم پانی میں ملا کر اس سے ناک کو دھوؤ۔

نیم معدہ کے درد میں تین چار قطرے یہ دوا عرق گلاب میں ملا کر پلاؤ۔ معدے کے درد، جگر کے درد، قویخ اور نفخ حکم وغیرہ میں اجوائن کے عرق میں یا صرف پانی میں ملا کر پلاؤ۔

ذات الحبب (پسلی کے درد) اور ذات (آریہ) (منوینا) میں پسلیوں اور سینے پر یہ دوا روغن گل میں ملا کر مالش کرو۔ اور دو دو قطرے عرق گاؤ زبان میں ملا کر پلاؤ یا شربت اعجاز میں ملا کر چٹاؤ۔ سس، کھانسی اور گالی کھانسی میں بھی شربت اعجاز میں ملا کر چٹانا چاہیے۔

بھنبے میں اس دوا کے دو دو قطرے عرق گلاب میں ملا کر دو دو گھنٹے کے بعد پراہر دیتے، بنے چاہئیں۔ یہاں تک کہ آرام کی صورت نظر آجائے۔

پیاس زیادہ ستاتی ہو تو اس دوا کے دو قطرے مصری کی ڈلی پر ڈال کر چوسو پیاس کم ہو جائے گی۔

جوشاند کا فوس کا فور دو تو لے کو دسیر بانی میں جوش دیں۔ لیکن برتن کو سرپوش۔ دے ڈھانچے رکھیں۔ دس منٹ تک جوش دینے کے بعد آگ سے اتار لیں اور شکر ڈال کر کے بوتلوں میں پھریں۔ بھنبے کے مریض کو یہ پانی دو دو تو لے کی مقدار تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پلائیں۔ چند بار پلانے سے تپے اور دستوں میں آفت معلوم ہونے لگے گا۔

حب کا فوس کا فور دوا شے، بھنگ، ماشہ۔ دونوں کو پیس کر دانہ موگ برابر گویاں بنائیں۔ ایک ایک گولی تین تین گھنٹے کے بعد ایک دو گھنٹہ پانی کے ساتھ دیں۔ تپے خواہ کسی ہی شدت سے آتی ہو اور کسی دوا سے بند نہ ہوتی ہو، ان گولیوں کے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔

عسقی کا فور کا فور خالص ایک حصہ کو ربی فانیڈ اسپرٹ چار حصے میں ملا کر رکھیں۔ کا فور اس میں مل ہو کر عسقی بن جائے گا۔

بھنبہ، نفخ شکم اور بواسیر کے لیے مفید ہے۔ اس دوا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نفث الدم (خون متو کنا) میں فائدہ دیتا ہے۔

مقل اور خوراک دو تین قطرے یہ محلول تھوڑے سے پانی میں ملا کر پییں۔

دوائے مسکن کا فور ایک تولہ، کلورل بائیڈریٹ ایک تولہ، دونوں کو ملا کر ایک شیشی میں رکھیں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔ پیتانی پر لگانے سے سر کے درد کو فوراً تسکین دیتی ہے۔ پچھو یا بھڑکے کاٹے پر لگانے سے فوراً درد اور جلن کو کم کر دیتی ہے۔ ڈاڑھ یا دانت کا درد خواہ کیسا ہی شدید ہو ایک پھر سری اس میں تر کر کے رکھیں، درد فوراً دور ہو جائے گا۔

ذرو سقلاع۔ بنسلوچن، دانہ الاچی خرد، کتھ سفید، پرائی گھمی، سنگ جواحت، زرد زرد، شورہ قلی، گاؤ زبان حلوائی ہوئی۔ بودک ایسٹ ہر ایک ایک تولہ، نیلا متو متا بریاں ماشے۔ سب کو نہایت باریک پس چھان کر شیشی میں رکھیں اور بوقت ضرورت ایک چمکی منہ میں چھریں۔ قلاع خواہ کیسا ہی پرانا اور شدید ہو اس کے استعمال سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

نفوخ کا فوس۔ نوشادر ایک تولہ، کا فور تین ماشے کو پیس کر شیشی میں بند کر کے رکھیں، کیسا ہی درد ہو اس کے سونگھنے سے جاتا رہتا ہے، ڈاڑھ اور دانت کے درد کو بھی تسکین دیتی ہے۔

بھیم مینی کا فوس۔ آج کل بھیم مینی کا فور کے نام سے جو کا فور مشہور ہے وہ بنایا جاتا ہے اور عام طور پر آنکھ کی مٹائی میں ڈالا جاتا ہے، اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے:-

کا فور خالص دو تو لے، ناگرم متا ایک تولہ، برادہ صندل سفید ایک تولہ، زیرہ سفید، سرد چینی، پال چھڑ، لونگ ہر ایک ماشے۔

داتا گنجی کلاں ایک تودہ، زعفران ایک تودہ، مشک خاں ایک تودہ، جس ایک تودہ، جادوئی ایک تودہ، جافضل ایک تودہ، جعفری جلی نرمانے، درج گلاب، سب چیزیں کو کوٹ کر ایک جگہ ملاؤ اور دودھ تک کھل کر دجیب سب دوائیں ایک جہان ہو جائیں تو ایک کاسی کے کٹورے میں دوا ڈال کر دودھ کٹورا اس کے اوپر رکھ دیں اور دو دنوں کے کنارے ملا کر آٹا وغیرہ لگا کر دزدوں کو اچھی طرح بند کر دیں۔ اس کے بعد چلے پر چڑھا کر اس کے نیچے نہایت ہلکی آگ جلائیں، اس قدر کہ آگ کا شعلہ انگی کے برابر ہوتا ہو، بلکہ بہتر یہ ہے کہ تیل کے چراغ میں ایک موٹی جلی ڈال کر جلائیں، اور اوپر کے کٹورے پر کپڑے کی گڈی پانی میں بھگو کر رکھیں، اور اس کو بار بار ٹھنڈا کرتے رہیں۔ کافور دوسری ادویہ کے اثرات کو ساتھ لے کر اڑا لیا اور اوپر کے کٹورے پر جمبٹا جائے گا۔ تین چار گھنٹے کے بعد جب برتن سرد ہو جائے تو احتیاط سے کھولیں۔ اور اوپر کے کٹورے میں جما ہوا کافور لے کر رکھیں۔ یہی بعیم سنی کا فذ ہے۔

(۲) کافور، صندل سفید ہر ایک دو تولے، الائچی خورد، بنسلوچن، الائچی کلاں، جافضل ہر ایک ایک تودہ، نوگ تین تودے، زعفران دو تودے۔ سب کو الگ الگ باریک کھل کر کے رکھیں، اور ایک تانبے کا برتن کٹورہ کی ہم شکل لے کر اس میں پہلے صندل کا برادہ بچھائیں، پھر دو دنوں الائچی کا سفوف ڈالیں، پھر ان پر کافور کو نیم کوب کر کے رکھیں، پھر اس کے اوپر زعفران، پھر نوگ، پھر جافضل اور آخر میں بنسلوچن ڈال کر برتن کا ٹھنڈا ڈھکنے سے بند کر دیا اور درز کو آٹا وغیرہ لگا کر اچھی طرح بند کر کے اس کے نیچے ایک چراغ موٹی جلی جلائیں۔ ڈھکنے کے اوپر کپڑے کی گڈی پانی میں بھگو کر رکھیں اور اس کو بار بار ٹھنڈا کرتے رہیں۔ تین چار گھنٹے کے بعد سرد ہونے پر برتن کو کھولیں اور ڈھکنے پر لگا ہوا کافور کھینچ کر کام میں لائیں۔

خودکشی کا ارادہ

بزدلی اور کم ہمتی پر مبنی ہے۔ پرکیت غلوں کی ہر لطف گھڑیوں سے آپ محروم ہیں تو

طلائے مقوی خاص (جینٹو)

استعمال کیجیے۔ اس سے تجدید شباب ہو جاتی ہے یہ طلایہ مشہور پر و فیسر یو جین ایشینیاخ کے مشہور عالم تجربات اور اس کی بیش قیمت تحقیقات کو سامنے رکھ کر تیار کیا گیا ہے اور یقیناً یورپ کی ان تمام کوششوں سے زیادہ کامیاب ہے جو اب تک اعادۂ شباب کے متعلق منظر عام پر آچکی ہیں طلایہ مقوی خاص شخص کی مکمل بناوٹ اس کی رگوں اور ریشموں کو تمام خرابیوں سے پاک کر کے مقامی دوران خون کو تیز کر دیتا ہے اور عضو کے لیے بہترین تازہ خون ہٹا کر کے اعلیٰ بیانیے پر اس کی پرورش کرتا ہے اس لیے عضو کی دباوت حیرت انگیز طور پر بڑھ جاتی ہے۔ کوتاہی اور لا غری و دور جاتی ہے۔ بیجان جلد جلد ہونے لگتا ہے۔ اور پورا بیجان ہو جانے کی وجہ سے آدمی وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے لیے

کامل جوش و خروش

کے ساتھ تیار ہو جاتا ہے۔ مشت زنی، اعطام، کثرت جماع اور اسی قسم کی غلط کاریوں کے خراب نتائج کی پوری علاج ہو جاتی ہے۔ یہ طلایہ عرصے تک تجربات کرنے کے بعد تیار کیا گیا ہے اور چار ماہ کی سال سے اس بخل ور بے نظیر طلایہ کو بڑے وثوق کے ساتھ مایوسہ زندہ دگر مرخصیوں پر ہتھال کر کے نہیں جوانی اور زندگی کے نطفے سے بکنا کر کیا جا رہا ہے۔ یہ طلایہ اس قسم کی تمام دواؤں میں پہلی اور آخری دوا ہے قیمت فی شیشی آٹھ روپے (سے) پرچہ ترکیب ہتھال ہمارا ہے +

ہمسدر دوا خانہ، دہلی +

ہر قسم کی علمی، ادبی، تاریخی، سیاسی اور طبی کتابیں مندرجہ ذیل پتے سے طلب فرمائیے۔

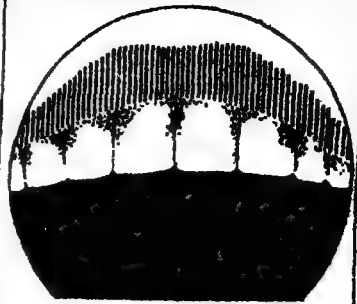
مکتبہ حاجی حافظ محمد ذکریا بازار سیٹارام، دہلی

پائریا

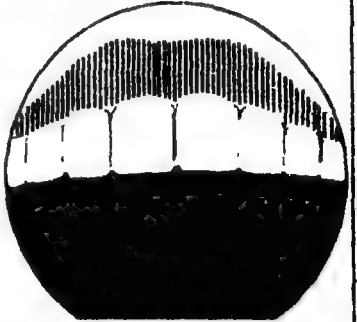
آج کل سو میں سے پچانوے لوگ ایسے ملیں گے جن کے موڑ سے ٹھیک نہیں ہوتے بلکہ ان میں ضرور کوئی نہ کوئی خرابی ہوتی ہو اور جلد پائیریا کی صورت اختیار کر لیتی ہو۔ اور جب پائیریا ہو جاتا ہو تو اس کا زہر آہستہ آہستہ پٹ میں پہنچ کر خون میں شریک ہوتا رہتا ہو۔ اور اس زہر سے صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہو۔ اگر مناسب اور معقول علاج نہیں کیا جاتا ہو تو زندگی تک خطرے میں پڑ جاتی ہو۔

اکسیر پائیریا

ان تمام ہولناکیوں کے سد باب کے لیے واحد دوا ہے جسے تیار کرنے کا فخر ہمدرد خانہ کی مجلس تجربات کو ہو اگر آپ کو پائیریا کی شکایت ہو تو اس سے بہتر دوا آپ کو نہیں مل سکتی۔ یہ دوا دوائیں ہیں۔ ایک دوا سے کلیاں کی جاتی ہیں اور دوسری دوا بطور بخن لگائی جاتی ہو۔ غرض پائیریا کا مکمل علاج ہو۔ قیمت دو روپے (دو روپے) ملنے کا پتہ :- ہمدرد دوا خانہ دہلی



ان موڑوں میں بہت پرکھ ہے۔ ہر وقت خون نکلتا رہتا ہے اگر علاج نہیں کیا جائے تو دانت گر پڑیں گے۔



میں دانتوں سے خون نکلتا ہے اور بہت ہی زخمی ہو رہا ہوں۔ انھیں نکال دیتے ہیں۔ لیکن اکسیر پائیریا سے موڑ سے بالکل صاف کر دیے ہیں

کھانسی کا ٹھسکا

موت کا پیش خیمہ ہے۔ پھیپھڑوں میں خراش یا زخم ہو جانے پر کھانسی کا ٹھسکا آتا ہو بلکہ بخار بھی رہتا ہے کبھی پھیپھڑوں کی کم زوری یا نزلہ و زکام کی وجہ سے کھانسی آتی ہو اور آہستہ آہستہ پھیپھڑوں میں زخم ڈال دیتی ہو غرض کھانسی کا دوا دن رہتا ہی خطرے سے خالی نہیں ہو۔ جب کھانسی ہو تو فوراً

رجسٹرڈ دواوری

ہو جائیں گے۔ یہ دوا انھیں زخمی نہیں ہونے

نزلے کا تیز بابی پھیپھڑوں پر گرے گا

کو اس کے نقصان سے بچانے

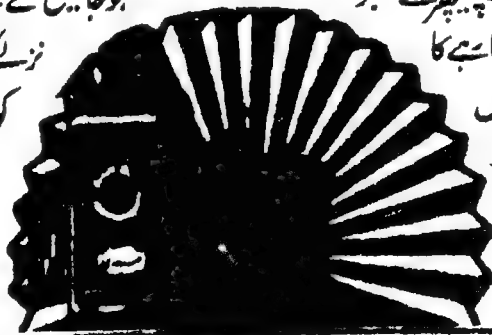
اس کے استعمال سے بدن اور

جو بچے کم زور ہوں جلدی

ہڈیاں کم زور نرم اور ٹھیک ہوں

آپ بھٹا کا کام دیتی ہو۔

پرچہ ترکیب ہمراہ



کا استعمال شروع کر دیجیے۔ پھیپھڑے مضبوط

دے گی۔ بلکہ بخار بھی جاتا ہے کا

تو صدوری پھیپھڑوں

میں دوا کا کام دے گی۔

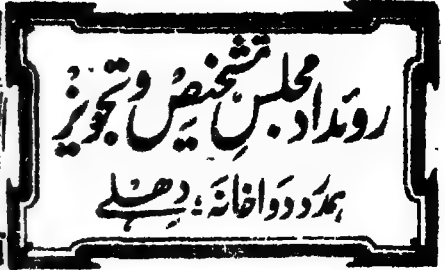
پتھوں میں طاقت آئے گی۔

سے پیروں نہ چلیں یا ان کی

تو صدوری ان کے لیے

ایکیشی کی قیمت شرعہ

ہمدرد دوا خانہ، دہلی



حالات مرضی نمبر $\frac{۲۰۴۷۹}{۳۹۰۵}$

علاج : (مہج) سفوف عجیب ۶ ماشے ووردہ کے ساتھ پھانکیں۔

[illegible]

حالات مرضی نمبر $\frac{17926}{2897}$

علاج (صبح) مستورین ایک تولہ دودھ میں گھول کر پلا دیا کریں۔

حالات مابعد ————— مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے بے حد مسرت محسوس ہوتی ہے کہ دواؤں کے استعمال سے

اہلیہ کو فائدہ پہنچا۔ اب کوئی شکایت نہیں۔

(مجلس نے حبّ حمل ایک عدد معجون موجر س ۹ ماشے میں ملا کر کھلانے کی ہدایت کی۔)

حالات مرضی نمبر: $\frac{2816}{899}$

”..... ماہواری ایام میں خرابی ہے جسم لاغر ہے۔ دل کی حرکت بہت زیادہ ہے خوف و ڈر کا احساس ہر وقت رہتا طبیعت
مندی ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت بھی ہے۔ ہیشیر یا کادورہ پڑتا رہتا ہے۔“

تشخیص کی گئی کہ اعصاب کی کمزوری اور رحم کی خرابی کی وجہ سے یہ شکایات پیدا ہوئی ہیں۔
علاج۔ (صبح) مستورین ایک تولہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔

(شب) حب مرداری ایک عدد کو محون سپاسی پاک ماشے میں رکھ کر کھلا دیا کریں۔
(بعد غذا) جوارش بود شیریں ۹۔۹ ماشے دونوں وقت کھلائیں۔

حالات مابعد۔ ”..... دوائیں کھاتے ہوئے بیس دن ہو گئے ہیں۔ آج تک ہیشیر یا کادورہ نہیں ہوا۔ اور شکایتیں

بھی باقی رہی ہیں۔“

(مجلس نے یہی دوائیں مزید استعمال کرنے کی ہدایت کی)

ذیابیطس

حالات مریض نمبر ۱۳۶۶۹

”..... پیشاب دن میں تیرہ چودہ بار آتا ہے۔ اور رات کو ۲۰۔۱۵ مرتبہ۔ اور غوب کھل کر آتا ہے۔ پیاس بھی مدرسے زیادہ لگتی جو۔
پانی پیتے ہی فوراً پیشاب آجاتا ہے۔ جلن وغیرہ بالکل نہیں ہوتی۔ پیشاب کا رنگ بالکل پانی کی طرح سفید ہوتا ہے۔ مرض سردیوں میں تین مہینے زیادہ
رہتا ہے۔ پیاس سخت لگتی ہے۔ دن میں نو دس کٹورے اور رات کو پچاس کٹورے پانی پی جاتا ہے۔“

تشخیص مجلس نے ذیابیطس غیر شکر کی تشخیص کی۔

علاج (صبح) دولابی ایک قرص چھاپھ کے ساتھ کھائیں۔

(رات) قرص فولاد ایک عدد، قرص زمرہ ایک عدد کو جوارش زرد عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھالیں۔

(تیسرے پہر) انڈیو روٹو ۱۶ ماشے کھائیں۔

حالات مابعد ”..... دوائیں مریض کو استعمال کرائی گئیں۔ پہلے پانچ چھ دن تو مرض بڑھتا ہوا معلوم ہوا۔ لیکن اس کے
بعد بے حد فائدہ پہنچا۔ دواؤں کے استعمال سے پہلے مریض تقریباً ۲۰۔۱۵ سیر پانی پی جاتا تھا، اور پیاس شدید رہتی تھی۔ لیکن اب تو بہت کم
پانی پیتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان دواؤں سے ہی فائدہ ہو جائے گا۔ ایک کورس اور بھیج دیجیے۔“

ضعفِ مشانہ

حالات مریض نمبر ۱۹۸۴۶

”..... مجھے پیشاب زیادہ آنے کی شکایت ہے۔ راتوں کو اٹھنا پڑتا ہے۔ دن میں گھنٹہ بھر بعد پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ اور
قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہے۔ یہ شکایت ہے تو بہت دن سے، مگر ایک مہینے سے زیادہ ہو گئی ہے۔“

تشخیص مجلس نے ضعفِ مشانہ تشخیص کیا اور مندرجہ ذیل دوائیں تجویز کیں۔

علاج قرص فولاد ایک عدد، قرص زمرہ ایک عدد کو جوارش زرد عنبری ۶ ماشے میں رکھ کر صبح کے وقت کھالیا کریں۔

حالات مابعد ”..... آپ کی بندہ نوازی کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ آپ کی ادویات نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا۔
پیشاب اب زیادہ نہیں آتا۔ قطرہ قطرہ آنے کی شکایت بھی بالکل نہیں رہی۔“

زیادہ عمر کی عورتیں بھی جوان معلوم ہونے لگتی ہیں

گری ہوئی چھاتیوں کا ابھر آتی ہیں

جب عورتوں کی چھاتیوں میں دھل جاتی ہیں تو وہ وقت سے پہلے بڑھاپے معلوم ہونے لگتی ہیں لیکن ہمدرد دوا خانے کی لاجواب ایجاد ”ضممائی شہباز“ اس نیکایت میں لاجواب دوا ثابت ہوئی ہے۔ یہ اس قدر کامیاب ہو کہ

یورپ کی قیمتی سے قیمتی ادویات اس کے مقابلے

میں بیچ ہیں۔ اس کے چند روزہ ہتھمال سے چھاتیوں کا

ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے اور چھاتیوں میں دھل و زرد

ہو جاتی ہیں۔ خواہ چھاتیوں کا بیاہری سے گری ہوں

یا بچوں کو دودھ پلانے سے یا عمر کی زیادتی سے سب کے

لیے یکساں مفید ہے۔ بالکل بے ضرر ہے۔ بے حد خوشبودار۔

قیمت فی ڈبیر ایک روپیہ (مقرر)

ہمدرد دوا خانہ یونانی دھلے



شادی شدہ حضرات کے لیے لاجواب تحفہ

شادی کا لطف دو بالا ہو جانا ہے

شادی کے بعد جو حضرات ازدواجی زندگی کا پورا پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ

ملذذ عجیب

سے ازدواجی زندگی کے لطف کو دور بالا کر لیں۔ یہ دوا نہایت ملذذ اور کیف آور ہے۔ طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور زوجین کی

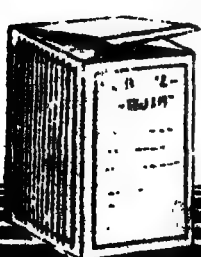
محبت اور لطف کو دیر پا بنادیتی ہے۔ عام بازاری ادویہ کی طرح اس کے بعد کے اثرات مضراؤر تکلیف دہ

ہیں ہوتے۔ ملذذ عجیب نقصان پہنچانے کے بجائے اثا فائدہ

کرتی ہے۔ کیف میں بھی اضافہ کرتی اور لطافت کو بھی بڑھاتی ہے۔

جس نے ایک مرتبہ ہتھمال کیا اگر وہ یہ ہو گیا۔ قیمت

فی شیشی (مقرر)



ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

MOLAZZIZ
HLIB

REGD





انگور اور صحت انگور بہترین، لذیذ، خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھل ہے۔ پھل بیچنے والے اس سے منے سے منے دار پھلوں کو منسوب کر کے اپنے پھلوں کی عمدگی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ سنگترے والے اکثر اس قسم کی ہانک لگاتے سنے جاتے ہیں۔

۱۱ انگور کا ہے سنگترے میں

عمل زنجور کا ہے سنگترے میں

یہ پھل جس طرح لذت اور ذائقے میں دوسروں سے فائق ہے اسی طرح فوائد میں ان سے بدرجہہ فضیلت رکھتا ہے۔ دانوں نے اس کی کمیائی تحلیل کر کے معلوم کیا ہے کہ اس میں ۶۶.۳۹ فی صد پانی، ۳.۱۱ فی صد مواد لمحہ اور ۶.۵۱ فی صد چربی ۲.۱۹ فی صد کاربنی آغذیہ ۱.۹۱ فی صد کیلیم، ۱.۱۰ فی صد میگنیشیم، ۱۹.۹۱ فی صد پٹاسیم، ۱.۱۵ فی صد سوڈیم، ۰.۳۱ فی صد فاسفورس، ۰.۵۰ فی صد کلورین، ۰.۲۵ فی صد گندک ہوتی ہے۔

ان اجزاء کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انگور کے رس میں پروٹین اور چربی بہت کم اور مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ سیلووس بالکل ہوتا ہی نہیں اس میں کاربنی غذا کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ انگور کی شکر کو ڈکسٹروس (Dextrose) کہتے ہیں۔ یہ جسمانی قوت کے لیے بہت مفید ہے۔ ملاوہ ان میں انگور کے رس میں بہت سی معدنیات پائی جاتی ہیں۔ پٹاسیم سے بڑھے مضبوط اور گھٹیلے بنتے ہیں۔ کیلیم سے بڑھی سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اور فاسفورس سے دماغ اور پیچھے سے تقویت پاتے ہیں۔ عقل و ملاحظہ تیز ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دانوں نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ اس کے ایک پونڈ سے ۳۳۷ حرارے (Calories) یعنی قوت کی اکائیاں حاصل ہوتی ہیں حال آنکہ دودھ سے صرف ۳۱۲ حرارے میسر آتے ہیں۔ گویا انگور کا استعمال دودھ کے استعمال سے زیادہ قوت بخشتا ہے۔ اس کے اجزاء کے عمدہ تناسب کی بدولت بیمار اور تن درست ہر نوع کے اشخاص اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ اسے بطور غذا استعمال کرنے سے جسم میں حرارت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جسم کے زائل شدہ ذرات کی مرمت ہو جاتی ہے اور کمزوری و لغات بہت محسوس نہیں ہوتی۔ آدمی چاق و چوبند اور تن درست رہتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ کسی آدمی کو حفظ انگوروں پر گزارا کرنے کے لیے بہت سی مقدار میں انگوروں کی ضرورت ہے۔ حال ہی میں میونخ کی تجربہ گاہ میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اوسط درجے کے تن درست انسان کو ۲۴۰۰ حراروں کی حرارت رکھنے والی خوراک کی ضرورت ہو۔ اتنی قریباً ۶ پونڈ انگور استعمال کرنا اس سے حاصل ہوگی اور روزانہ اس قدر مقدار کا تیسرا نا محال ہے۔ البتہ بیماروں کے لیے یہ بہترین اور موزوں خوراک ہے۔ قدرت نے اس میں کئی بیماریوں نے دُور کرنے کی عجیب تاثیر و دعیت کی ہے۔ چنانچہ سائنس دانوں نے تجربات سے واضح کیا ہے کہ یہ بعضی اور خرابی باطنہ جس کی وجہ سے بھوک کی کمی، اچھار، قبض، پیشب، مٹی، سینے کی سوزش، پیٹ کا بیماری ہونا، کھانا کی چکنے کے بعد درد شکم محسوس ہونا، بدبودار سانس بکنا، سر کا درد وغیرہ رونما ہوتے ہیں، انگوروں کے استعمال سے ایک دم دور ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ غذا ہلکی اور زود ہضم ہے اور پر دہن کے کم ہونے سے آنتوں اور معدے کو آرام اور سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا رس پیچھے اور گردے کی بیماریوں میں مفید نتائج پیدا کرتا ہے۔ پیچھے اور گردے کو تقریب دینا، پیشاب لاتا اور کف کو خارج کرتا ہے۔ مرگی، ذیابیطس اور اعتناق الرحم میں انگور صریت انگیز اثر دکھاتا ہے۔ انگور کے رس میں شہد ملا کر استعمال کرنے سے کھانسی کو شریفہ فائدہ ہوتا ہے۔ اختلاج قلب میں جی انگور بہت کام دیتا ہے۔ اگر ایسا مریض انگوروں پر کئی دن بسر کرے تو بیماری سے بہت جلد نجات حاصل کر لیتا ہے۔

چھوٹے بچوں کو قبض کے وقت اور دانت نکلنے کے ایام میں اور سوکھے کے بجائے بچوں کو انگور کا رس دیا جائے تو یہ انتہا فائدہ ہوتا ہے جو کمزوری

اور لاغری بھی انگوروں کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے اور بدن خیز ہو جاتا ہے۔ ناریں کے پانی کے ساتھ انگور کھانے سے جسم میں یرت انگیز سیداری اور چستی دکھائی دیتی ہے۔ اگر دماغی کام زیادہ کرنے والے آدمی اسے استعمال کریں تو ان کا تکان دور ہو جاتا ہے اور مگنا کار کام کرنے سے تھک کر مدی ظاہر ہوتی ہے وہ ناپود ہو جاتی ہے جن عورتوں کو باہراری محض بقاعدہ نہ آتا ہو یا دوسرے زنانہ پرشیدہ امراض میں مبتلا ہوں انھیں اسکی کھانے سے بخیر تمام امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ حاملہ عورت کو ایام حمل میں جو عوارض لاحق ہو جاتے ہیں انگور کا استعمال ان کو ان سے بچاتا ہے اور اندرونی بچے کو مضبوط اور توانا بناتا ہے۔ چنانچہ ایران میں حاملہ عورتیں انگور کا رس۔ برکہ اور کشش کا استعمال بہ کثرت کرتی ہیں مغربی ملک کے لوگ بچوں کو صحتور تن درست اور خوب صورت بنانے کے لیے انگور کا رس افزائے پلاتے ہیں۔

الفرض یہ کیا بلحاظ خوراک اور کیا بطور دوا بہترین چیز ہے مگر اس کو کھانے میں بھی حکمت درکاربے۔ اس کا رس چرس کر چھلکا اور پینچینک بننا درست نہیں ہے اس طرح اس پھل کے کلی فوائد سے استفادہ نہیں ہو سکتا۔ دھیرہ بہ کہ بیج میں چرنے اور فاس فورس کی مقدار ہوتی ہے۔ نیز پھلکے میں پورے پھل کا دو تہائی حصہ کاربوہائیڈریٹ کا ہوتا ہے۔ اس لیے اگر دانت مضبوط ہوں تو بیج کو درنہ کم از کم چھلکے کو ضرور چبا کر کھانا چاہیے تاکہ پورا پورا فائدہ حاصل ہو۔ دوسرے انگور کھانے کے بعد ذرا پانی بھی نہیں پینا چاہیے۔ یوں تو ہر ایک پھل کے بعد پانی پینا مفید اور مناسب ہے۔ چنانچہ فارسی کا مقلوہ ہے کہ آب برمیوہ خوردن دیوہ برآب خوردن موزوں نیست۔ مگر انگور کے لیے خاص طور پر اس حقوے پر عمل کرنا ضروری ہے مگر کبھی نا انگور زلیں تو خشک انگور جن کو کشش اور خشکے نام سے موسوم کیا جاتا ہے استعمال کرنا چاہیے۔ یہ لحاظ غذا انگور سے مفید تر ہیں اندازہ کیا گیا ہے کہ کبھی قدر فائدہ ایک پونڈ انگور سے جسم کو پہنچتا ہے اتنی کشش سے پانچ گنا فائدہ ہوتا ہے کشش کو کچے دودھ میں ڈال کر کچھ عرصے رکھنے اور پھر اسے گرم کر کے پینے سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں کے پیٹ زیر پانی جمع ہو جاتا ہے جو گھٹیا سے دکھی رہتے ہیں انھیں سردی بہت ستاتی ہے یا جن کو فطری طور میں پانی جمع ہو گیا ہو انھیں کشش کو دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوگا۔ ششے کا مردوں میں استعمال بہت طاقت بخشا ہے۔

کھٹے انگوروں کا رس جوت۔ مویج اور زخم پر لگانے سے عمدہ نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ تھکے ہند کرنے کے لیے اور پیشاب کی سوزش میں بھی یہ مفید ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر اولڈ فیلڈ کی رائے میں دمہ کے بیمار کو انگور اور انگور کے رس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے ان کا قول ہے کہ اگر بیمار انگور کے کھیت میں رہائش اختیار کر لے تو بہت جلد تن درست ہو جاتا ہے۔ بہر حال قدرت نے اس پھل کو نادر صفات سے متصف فرمایا ہے۔ ہر شخص ان فوائد سے بہرہ اندوز ہونا چاہیے۔ رائس

غدد و دوسرے کا تعلق حسن سے غور سے دہن سے درون افزائے غددوں کے متعلق جو انسانی تن درستی اور انسانی عمر پر بہت نمایاں طور پر اثر انداز ہوتے ہیں بہت زور شور کے ساتھ تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اس میں ڈاکٹر سامی شک نہیں کہ بعض درون افزائے غدد مردوں اور عورتوں کی صحت اور ان کے جن پر بہت کافی اثر ڈالتے ہیں۔ ان غدد و دوسرے کا کام کو زندگی کے سارے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ اگر یہ تمام غدد ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں تو انسان صحت اور خوب صورتی میں کامل ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ان میں سے ایک دھبی بے نمر ہو جاتا ہے تو پھر نہ صحت باقی رہتی ہے نہ خوب صورتی۔ بعض لوگوں میں غددہ تمامیرہ دیوچہ شری گھینڈ کے ذیلیات خلل کی وجہ سے بڑے بڑے ہو جاتے ہیں، ناک بے ڈھنگی اور موٹی ہو جاتی ہے۔ لیکن یہی غدد اگر اچھی طرح کام نہ کرے تو لوک بولنے اور مختصر قدامت کے رہ جاتے ہیں۔

اگر غددہ تیموسہ (تھائس گھینڈ) صحت کا رپرہائل ہو جائے تو انسان کا چہرہ بارون ہو جاتا ہے۔ جلد کی رحمت کا تعلق "غددہ فوق الخلیہ" (ایڈریش گھینڈ) سے ہے۔ "مرض ایڈیس" میں بھی ایڈریش غدد و غراب ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے بدن کی جلد شریع میں پھلی اور لہر متا بنے کے رنگ کی باطن بہ زردی ہو جاتی ہے۔ جلد کی بافت اور اس کی دوسری خصوصیات پر بھی درون افزائے غددوں کا بہت اثر پڑتا ہے۔ اگر ان غدد و دوسرے کا فعل صحیح اور متوازن ہو تو بدن کی کمال تہی ہوئی اور چست و تن درست ہوتی ہے۔ جن لوگوں میں غددہ در قیہ (تھائس گھینڈ) کا فعل صحیح نہیں رہتا ان کی کھال میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور نوجوانی میں بھی بڑھاپے کے سے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ کھال کی نرمی اور لچک کا انحصار زیادہ تر غددہ در قیہ ہی پر ہے۔

فوش نما اور چمک دار دانت اس بات کی علامت ہیں کہ درون افزاء غدد دوں کا فعل صحیح اور متوازن ہے۔ جن لوگوں کے جسم میں غدد ذوقہ تن درست ہوں ان کے دانت خوب صورت اور موہنوں کی طرح آب دار ہوتے ہیں۔ کسی دانتوں کے معالج سے اگر آپ دریافت کریں تو معلوم ہوگا کہ عموماً ایسے دانت جو جلد ٹوٹ جائیں یا سڑنے لگیں غدد ذوقہ جانی کی خرابی فعل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے دانت بڑے بڑے اور آگے کو نکلتے ہوئے ہوتے ہیں ان کے جسم میں غدد خمائیر کی رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے کہوں کہ ہڈیوں کی نشوونما کا انحصار اس غدد پر ہے۔ جن لوگوں کا قد چوڑا ہے وہ اگر غدد خمائیر معدوم کی دو گویاں روزانہ ایک صبح ایک شام کھایا کریں تو انھیں نفع پہنچ سکتا ہے۔

ہمارے ہندوستانی شعرائے دیوان کے دیوان غورتوں کی بابوں کی تعریف سے بھرے پڑے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان کا تعریف کرنا کسی طرح بھی بے جا نہیں ہے۔ خود غورتوں کو بھی اپنے ان بالوں سے جوان کے سن میں چار چاند لگا دیتے ہیں، بے انتہا محبت ہوتی ہے۔ بالوں کی خوبی بالوں کی ساخت اور بالوں کا گھنا پن ان سب کا تعلق غدد ذوقہ سے ہے۔ چہرہ اور اعضاء بتائی کے بال انہیں سے متعلق ہیں اور زنانہ خفیتہ الرحم چہرے پر بالوں کو نکلتے سے روکتے ہیں کہیں کبھی ہمیں ایسی بھی ایک آدھ عورت نظر آجاتی ہے جس کے چہرے پر ڈاڑھی اور مونچھوں کے چند بال نمودار ہو جائیں ایسی عورتوں کے خفیتہ الرحم چھپانے سے روکتے ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتوں کے چہرے پر بال اس وقت نکلتے ہیں جب وہ سن ایسا کو پہنچ جاتی ہیں کہوں کہ اس عمر کو پہنچنے کے بعد خفیتہ الرحم زوال پذیر ہو جاتا ہے۔

اس حقیقت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مردانہ اور زنانہ صنفی دونوں افزاء غدد معدوم اور غورتوں کی تن درستی اور سن و صورت پر بڑا زبردست اثر اور اقتدار رکھتے ہیں۔ خواہ وہ کسی ملک اور کسی آب و ہوا کے اندر رہنے والے ہوں۔

انسان کی خوراک گھاس ابتدا سے آفرینش سے گھاس مویشیوں اور چوپایوں کی خوراک رہی ہے۔ گائے گھاس کھا کر انسان کے لیے دودھ صبی نعمت بنا کر کرتی ہے اور بیل اسے چکر سہارا بل چلاتے ہیں، گھوڑے ہمیشہ سواری کا کام دیتے چلے آئے ہیں اور ہاتھی اسی گھاس کو کھا کر جنگلوں کے اندر ہمارے شہتیرے ڈھوتے رہتے ہیں۔ گھاس نے ان جانوروں کے جسم میں طاقت اور قوت برداشت پیدا کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس زمانے سے پہلے کسی کو بھی خیال نہ آیا تھا کہ گھاس کی کیا وہی ترکیب معلوم کرے۔ اور اس کا تجربہ کر کے اس کے خواص و فوائد سے واقفیت بہم پہنچائے۔ یہ صحیح ہے کہ گھاس کا بیج یعنی اناج ہماری خوراک میں داخل تھا اور بائس کے قلعے جی بوگھاس جی کی ایک عظیم الجثہ قسم ہے، ہمارے باد چلی خانوں میں بار پاتا جاتے تھے لیکن جانوروں کی طرح گھاس کھانا انسان کا شکار کبھی نہیں رہا ہے۔ لیکن اب جانچ کو بلوا ڈیلیو، آرگراہم، ادرسی، بیت شناس نے جو فن کیا ہے، برین ہیں مسلسل چار سال تک تحقیقات کرنے کے بعد ثابت کیلے کہ گھاس کے اندر بڑی قوت پنہاں ہے۔ انہا نے سائنس آف پیکا گوہ لکھا ہے کہ اناج پیدا کرنے والی گھاس میں سوائے حیاتیات د کے باقی سب حیاتیات موجود ہوتی ہیں۔ یہ حیاتیات اس میں نہ شک پھلوں اور ترکاریوں کی بہ نسبت، انھیں گنے زیادہ ہوتی ہیں۔ اناج کی گھاس کے اندر گارجوں کو مقابلے میں حیاتیات الف تیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ سبز پتے والی ترکاریوں کی بہ نسبت حیاتیات ب لوگنا زیادہ ہوتی ہے، اور مٹاڑوں اور لیوں کی قسم کہ پھلوں کی بہ نسبت چودہ گنا حیاتیات جہ زیادہ پائی جاتی ہے۔

اسی انہار کا بیان ہے کہ انسانی خوراک کے لیے موزوں بنانے کی مرض سے ان کی کیا ساز و تمختین نے گیہوں کے پتوں کو خشک کر کے پیس لیا اور اسی طرح جو ادویہ وغیرہ کے پتوں کا بھی سفوف تیار کیا۔ ان محققین نے جانوروں جبرہ گھاس کا سفوف کھایا۔ وہ کھانسی زکام سے بھی محفوظ رہے اور عام جسمانی صحت بھی بہت اچھی رہی۔ اس پر راست ہائے متحدہ میں تین اور کنڈا میں ایک کارخانہ گھاس کا یہ سفوف تیار کیا کرتے ہیں۔ اس پر پی ہونڈ پھو سینٹ خرچ آتا ہے۔

ان ماہرین کیلئے گزشتہ نصفے میں سنائی کی کیا وہی سوسائٹی کے سامنے یہ اعلان کیا کہ تاریخ عالم میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ چند پیسے خرچ کر کے صرف بارہ پونڈ گھاس کے سفوف کا استعمال تمام ریاست ہائے متحدہ کو خوراک کے تمام اجزاء بہم پہنچا دیا کرے گا۔ گھاس کے گٹھنوں پر اب سائنس کا سیل لگ کر اس کی قدر و قیمت میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا ہے، اور اگر انسان نے گھاس کو اپنی خوراک میں دخل

کر لیا تو اس سے ایک فائدہ تو ضرور ہی پہنچے گا کہ انسانی اور حیوانی دنیا میں باہم خوراک اور متن درستی کی کیسانیت کا رشتہ قائم ہو جائے گا۔

دماغی سکون اور خوشی دماغی سکون، دماغی مسترت، دماغی اطمینان سب کے سب جسمانی صحت کے اجزاء ہیں۔ ہمارے دل کے بعض جذبات مثلاً نفرت اور محبت ہمارے لیے تعویذ بخش ہیں اور چند دوسرے جذبات مثلاً حسد، غصہ، افسوس وغیرہ روح کو تکان پہنچاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا دماغ اور ہمارا جسم دونوں ہمارے اول سے ماؤس اور اس کے لیے موزوں ہونے چاہیں۔ جس طرح کہ بڑی بڑی عضلاتی درزشوں کے لیے جسم کو مشق کر کے سدھالیا جاتا ہے اسی طرح دل پر بھی اس قسم کا قابو حاصل کیا جاسکتا ہے کہ وہ حالات کا اثر ہمارے منشاء کے مطابق قبول کرے۔ زندگی کے اندر کوئی حقیقی کامیابی حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہے کہ ہم اپنے مقصود کی خاطر اپنی ہستی کو قربان کر دیں۔ انسان کے جسم میں دماغ میں جس قدر صلاحیت اور استعداد ہے۔ اس کے کمال یا انتہا تک کوئی انسان اس وقت تک نہیں پہنچا ہے جب تک کہ اس نے یہ نہ سیکھ لیا ہو کہ فردیت کے وقت اپنی پوشیدہ طاقتوں سے کس طرح کام لیا جاتا ہے۔

حاملہ کی غذا کا اثر جنین پر غالباً یہ صحیح ہے کہ اب بچہ دیکھنے کا علاج کرنے والے مخصوص ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ ہم جنین کی سہولت کو بڑھانے سے روک سکتے ہیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ حاملہ کی غذا میں حل کے آخری تین ماہ کے دوران میں شکر اور شکر بنانے والی غذاؤں یعنی نشاستے کا جز کم کر دیا جائے۔ اسی طرح اس کو پانی بھی کم مقدار میں پلایا جائے اس بات کی احتیاط رہے کہ شکر یا پانی کا جز غذا میں اس حد تک کم نہ ہو جائے کہ حاملہ کے اپنے جسم کی ضرورتیں بھی پوری نہ ہو سکیں۔ اس قسم کی تعلیل غذا کا اثر جنین کے قد کی لمبائی پر نہیں پڑتا اور نہ اس کے سر کی سہولت میں کمی آتی ہے۔ یہ چیزیں تو غالباً بچے کو والدین سے ورثہ میں ملتی ہیں۔ بچے کا وزن اور بچے کی بہت ہی اہم چیزیں ہیں۔ کیوں کہ اکثر وضع حل کے وقت بچے کی سہولت ہی دشواریاں پیدا کر دیتی ہے خصوصاً جب بڑیاں مونی ہوں۔

سوٹھا ہوا چہترہ !

پیارا نہیں بچھا سکتا۔
انسان کا مادہ منویہ پانی ہو کر رہ جاتا
جو تو وہ بھی جذبات کی تشنگی نہیں بچھا سکتا۔ سوتے یا جاگتے ہی اس قیمتی چیز کا بہنا
جوانی کے چہرے کو خشک کر دیتا ہے۔ عصاب کی حس بڑھ جانے پر احتلام کی کثرت
ہو جاتی ہے اور دن میں بھی مادہ منویہ بہتا رہتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت سفید
رنگ کی جو چیز نکل جاتی ہے، یہی شباب اور جوانی کی روح ہے۔ اسے روکنے
کے لیے

”قرص جربان“

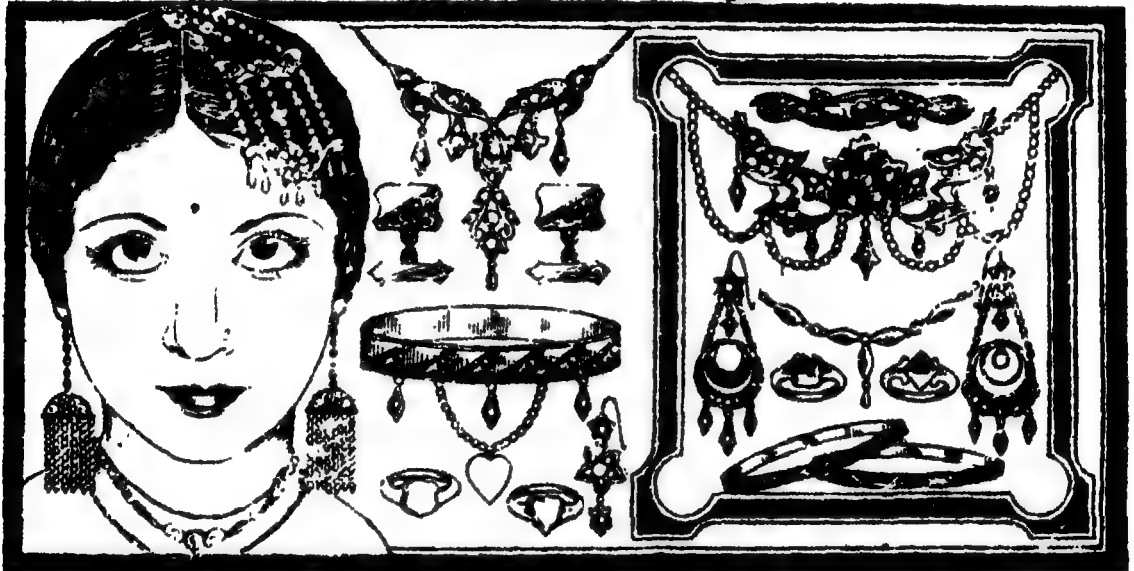
سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ احتلام تو اس کی دو پائے خوراکوں ہی میں
کا فور ہو جاتا ہے۔ بڑھی ہوئی حس احتلال پر آ جاتی ہے۔
قیمت فی شش دو روپے۔ پرجہ ترکیب ہر جگہ



ہمدرد دھت دہلی

دس ہزار روپیہ مفت

امرتسر میں سونا دوپے تولہ ہو گیا



ناظرین دیکھتے اس سونے کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے جس گھر میں یہ اہلی امریکن نیو گولڈ گایا وہاں سے دوبارہ سبارہ فرمائش آئی۔ یہ سونا ایک لاکھ چوبیس چمچ ہے۔ اہلی سونے اور اس سونے میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔

غالب لالہ رام پرکاش صاحب ساجنی دہلی سے ۵ ہزار نو سو کو خرید فرماتے ہیں۔ آپ کا امریکن نیو گولڈ کا پارسل ملاو بیکھر کر ٹری خوشی ہوئی چچو وانی کمال کی جو آپ کے امریکن نیو گولڈ اور اہلی سونے میں کوئی فرق نہیں پاتے، اس نئی چیز کو تیار کر کے دنیا کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے۔ پندرہ تولہ سونا فوراً میرے دوست کیلئے ارسال کر دیوں اس کے بعد آپ کو اور بھی آرڈر دیا جائیگا یہ سونا اسٹی پر اہلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اہلی سونے کی طرح گولڈ اور گھٹایا جاتا ہے۔ بالکل اہلی سونے کے برابر ہے جو تیار سے جو تیار ضرورت چھ شکل سے پہچان کر سکتا ہے۔ اس کے ہوتے زیورات ہر رنگ بند کتے چاہے ہیں اس سے ہر قسم کے زیورات آج کل کے فیشن کے مطابق تیار ہو سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا فرمائش کو غلط ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپیہ نقد ان مو یا جائیگا۔ قیمت صرف شہوری کی خاطر ایک تولہ عدد پلے رکھا تین تولہ یا چھ تولہ آٹھ تولے چھ تولہ دس تولے پندرہ تولہ یا بیس تولے چالیس تولے پچاس تولے یہ (ضروری نوٹ) ہر زمین تولہ کے خریدار کو پیکیج فرج مفت۔ چھ تولہ یا اس سے زیادہ منگوانے والے خریدار کو قصور واک و پیکیج دونوں بالکل مفت پندرہ تولہ کے خریدار کو ایک عدد اہلی گھڑی باطل ٹھیک وقت دینے والی چابی ۲۲ گھنٹہ گارنٹی دس سال مفت بطور انعام دی جاوے گی۔

گھارنٹی۔ اگر پندرہ تولہ قیمت فوراً واپس ہوگی جلدی منگوائیں درخت ختم ہونے پر یا اس جو ٹا پڑے گا۔

۷۷ اہلی ہندو میسنز امریکن۔ پی۔ کپنی۔ پی۔ او۔ بکس ۷۷۔ ایچ۔ ڈی۔ امرتسر (پنجاب)

ایک ڈہن کی سننی خیرآپ مٹی
 عجوبات کا خزانہ۔ واقعات کا سمندر۔ دلچسپی کا بار بار خوبصورتی کا اکھاڑ۔
 محبت کا مریخ اور غصہ مازوں کا آئینہ ۸۴ آئینوں کی رنگین تصاویر سے
 محض قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک سات آنے علاوہ
 ایک سو تیس چھٹے سائز کی برائوٹ تصویروں کا البم۔ قیمت اصلی چھ روپے رعایتی تین روپے چار آنہ۔
 (دیکھئے) علاوہ محصول ڈاک۔ کم نہیں ملے گی۔

درہار حسن
 اصل کوکشا ستر
 ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک کی خوبصورت لڑکیوں کی کارٹو سائز کی ۳۶ تصاویر گہرے کی برائوٹ حالت
 میں یہ تصویریں ۱۲-۱۷ تصاویر کے تین البموں میں ہیں قیمت فی البم دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت
 فی البم ایک روپیہ چار آنے تین البموں کے اکٹھے خریدار سے تین روپے صرف محصول ڈاک ایک البم پر
 بھی آٹھ آنے لگتا ہے۔ اوڑھیں البموں پر بھی آٹھ آنے۔

بیوفا کون
 حمد اور عورت دونوں کی بیوفاؤں کی درخیز کہانیاں بڑا سائز ۱۹۲ صفحات قیمت صرف سو روپیہ
 سندرجہ بالا تمام اشیا کے اکٹھے خریدار سے صرف نو روپیہ مع محصول ڈاک ملے جائیں گے۔
 پتہ: ہفتہ وار سوشل ریفارمر ایچ ڈی۔ سیاتھو۔ شملہ

فنسی سٹوایج مفت انعام
 ہمارا مشہور عطر سینٹ فلاور نہایت عمدہ پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو
 آپوشاک اور تمام گھر کو معطر کرتا ہے۔ نفع یہ کہ ہر رات منٹ کے بعد نئی خوشبو
 آدیتلے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ دیکھئے اس طرح ہر گھر میں پہنچانے
 کیلئے ہماری فرم نے ہر شیشی کے خریدار کو ایک عدد فنسی سٹوایج مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گھڑی کیا ہے خوبصورت گھڑی ہے۔ اس کی
 جگہ دمک اور خوبصورتی غنیمت ڈھائی ہے مضبوطی اور باریکداری کی گارنٹی دس سال ہے۔ جو اگر گارنٹی کے اندر جواب ہو جائے۔ تو کپنی دوسری
 گھڑی مفت دیگی۔ دیکھئے ایک شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک دیکھئے خرقہ ۱۱۱
 علاوہ دینے پر تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف اور تین گھڑیاں مفت دیتے ہیں۔ امریکن میڈیکل سٹور پوسٹ بکس ۳۱۱ ایچ ڈی۔ لاہور

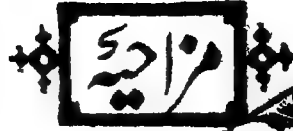
رعایتی اعلان

صرف ایک روپیہ میں سال بھر تنہ
 بشرطیکہ آپ یہ اعلان پڑھتے ہی چندہ رواد کو بی رسالہ تین سالہ رسالے
 سے اپنی نئی آب و تاب سے نشہ کن علم و ادب کے لئے جام حیات لے پڑتے
 آ رہے ہیں جس میں ہر ماہ بہترین جوڑے کے ادبی مضامین شوقیہ جدید کے جو کچھ
 افسانے پانچہ خیالات سے سمور فریادیات و مضامین ادبی حلقہ کا ایک بہترین
 مجموعہ ہر ماہ اپنی نئی زالی شان سے نکل کر باعث خوش طبعی ناظرین کو ہر ماہ
 ہے چندہ صرف تھوڑے خرچہ کیلئے ایک روپیہ سالانہ کر دیا ہے۔ نوڈ کے
 لئے برج اپنے شہر کے ایجنٹوں سے طلب کریں۔ یا قریب آدہ (۱۱۱) لاٹھ
 میسر سے بھر کر تہ ذیل سے منگائیں۔

نیچر سالہ تینہ۔ ایچ ڈی۔ سیاتھو۔ شملہ

ڈاک کے ردی ٹکٹوں سے

دولت کمانے کا راز
 ٹوٹکے استعمال شدہ ردی ٹکٹ اکٹھے کرنے کا شوق ہندوستان
 میں بڑھ رہا ہے۔ لیکن بہت کم اصحاب یہ جانتے ہیں کہ ان ٹکٹوں سے
 کس طرح سینکڑوں روپیہ ماہوار کمایا جاسکتا ہے۔ اور معمولی قیمت کا ایک
 ٹکٹ ہزاروں روپیہ پر کس طرح فروخت ہوتا ہے۔ ردی ٹکٹ کہاں سے
 ملتے ہیں۔ کون ردی ٹکٹ خریدتا ہے۔ یہ سب معلومات اور ردی ٹکٹوں کی
 تجارت کے راز جاننے کیلئے آپ آج ہی صرف ایک روپیہ چار آنہ بذریعہ ہماری ڈور
 بھیج کر ردی ٹکٹوں میں دولت کا انبار نامی کتاب میں منگو رہیں جو آپ کی
 معلومات میں بعد ازاں ذکر کریگی۔ اس کتاب سے آپ فرصت کے وقت میں ہزاروں
 روپیہ کمائیں گے۔ وی۔ بی۔ آٹھ آنے زیادہ لکھیں گے۔ ملے کا پتہ۔
 نیچر سالہ تینہ۔ ایچ ڈی۔ سیاتھو۔ شملہ



لاش کی تلاش



(ڈسٹن ڈائمنڈ روٹ کا ایک مزاحیہ افسانہ)

شہر کے نامور سرجن کو بعض تجربات کے لیے ایک تازہ لاش کی ضرورت تھی۔ شہر کے خیراتی اسپتال میں گیا اور انچارج سے پوچھا، ”کیسے کسی لاوارث مریض کو بھی لٹا دیا جائے؟“

انچارج نے جواب دیا، ”واہ ڈاکٹر صاحب! آپ آئے خوب وقت پر۔ نمبر ۴۴ میں مرنے والے مریض کو ڈھال گھسنے کی دیر لگ چکی ہے۔ آپ کا کام بن جائے گا۔ بے لمبا تو لگا تو جوان!“

سرجن نے کہا، ”دو گھنٹے بعد مرے گا تو پھر میرا کام نہیں بن سکتا۔ یا تو مجھے لاش ابھی مل جاتی یا پھر کل صبح ملنی چاہیے کیوں کہ میں دو ڈھال گھسنے بعد ایک رات کے لیے باہر جا رہا ہوں اور کل صبح دس بجے تک واپس آؤں گا۔ لاش چاہیے بالکل تازہ۔“

خیراتی اسپتال کا انچارج بولا، ”خیر کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ کے لیے نمبر ۴۴ کو کل صبح دس بجے تک ہی زندہ رکھوں گا۔“

سرجن شکر ادا کر کے رخصت ہوا۔

انچارج نے مریضوں کے کمرے میں واپس آکر نمبر ۴۴ کو بہترین قسم کی مقوی دوا پلائی، دوا نے فوری اثر کیا مریض کو نیند آگئی اور وہ پرسہ چھو گھسنے تک سوتا رہا۔

صبح خیراتی اسپتال کا انچارج جب معائنہ کرنے گیا تو دیکھا کہ مریض نہایت اطمینان سے بستر پر بیٹھا ہے۔ کھانسی کی شدت کم ہے۔ بلغم آسانی سے خارج ہو رہا ہے۔ پسلیوں میں درد بھی نہیں۔ انچارج غائب ہے اور چہرے پر تازگی! ڈاکٹر کو دیکھ کر اس نے خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے کہا، ”ڈاکٹر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ آپ نے میری جان بچائی۔“

انچارج نے حیرت کی نگاہوں سے مریض کی طرف دیکھ کر پوچھا، ”کیا درحقیقت تمھاری جان بچ گئی؟“

مریض نے جواب دیا، ”جی ہاں ڈاکٹر صاحب، میری حالت آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ خدا کے لیے آج بھی مجھے وہی دوا پلا دیجیے جو کل پلائی تھی۔“

انچارج کی زبان سے عالم حیرت میں نکلا، ”میں دو دوا پلا دوں مگر سرجن صاحب کیا کہیں گے؟“

مریض چونک کر بولا، ”سرجن صاحب کیا کہیں گے؟ ڈاکٹر صاحب آپ نے یہ کیا سنا لیا۔ کیا آپ میرے صحت پانے سے ناخوش ہیں؟“

انچارج نے اپنا سر کھمکاتے ہوئے کہا، ”نہیں نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ میں کچھ اور کہہ رہا تھا۔“

انچارج تھوڑی تھوڑی دیر بعد مریض کو جا کر دیکھتا تھا اور پوچھتا تھا، ”اب کیا حال ہے؟“ اس امید پر کہ شاید کمرہ مریض پر تیز مریضی دوا کا رد عمل شروع ہو جائے۔ مگر وہ ہر مرتبہ یہی کہتا تھا، ”خدا کا شکریہ! اور آپ کی مہربانی۔“

جواب سن کر خیراتی اسپتال کے انچارج کا منہ ٹپک جاتا تھا۔ ٹپک دس بجے دن کو سرجن نے واپس آکر کہا، ”لاؤ لاش کہاں ہے؟“

انچارج نے جواب دیا، ”لاش — لاش — کیسی لاش؟“

سرجن بولا، ”اے وہی لاوارث مریض جو مرے والا توکل ہی تھا لیکن جسے تم نے میرے لیے آج صبح تک زندہ رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔“

انچارج نے کہا، ”میرے مریض کل بے شک مرنے کے لیے تیار تھا۔ لیکن آج اس نے اپنی رائے بدل دی اور اب وہ مرنا نہیں چاہتا۔“

(نتیجہ صاف ہے)



از جناب پروفیسر حکیم مظفر حسین صاحب انظر جرنلٹ، شاعری کالج، لاہور

میں ۱۶ نومبر ۱۹۱۵ء کو رات کے ٹھیک پونے نو بجو ڈاکٹر عارف صاحب کے وسیع شفا خانے میں داخل ہوا۔ تیس اکتیس آدمی وہاں موجود تھے۔ آج ڈاکٹر صاحب لوگوں کو تنویم کے کرشمے دکھانے والے تھے اور یہ لوگ اسی غرض سے آئے تھے اور میں بھی تو اسی واسطے وہاں گیا تھا۔

صاحب خانہ، اشارتہ ڈاکٹر ہونے کے علاوہ عامل، بخومی، عامل تنویم (سمرا نذر) اور خدا جلے کیا کیا تھے۔ مگر بڑا ہو بگمائی کا کہ بعض ڈگری بردار ڈاکٹروں کو اعلیٰ حضرت کی طبابت و صداقت ہی سے انکار تھا اب اسے رشک و حسد کے زہریلے جذبات کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب، چشم بدور، بڑے رولدار، وجاہت آب، سرؤقد اور مولے تازے انسان تھے۔ مگر قیمتی سے ان کے مخالفین۔ ان پر خواہ مخواہ "مروزیہ" کی پھبتی اڑایا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی شتر اسلام کے نام سے بھی مخاطب کیا کرتے تھے بس یہ معاملہ ان کی غیر معمولی قابلیت اور اسلام و مسلم کی ناز برداری کا اظہار بردار یوں بکا نہیں، مگر اس ناقدر دانی کے زلمے میں اس سے زیادہ اور توقع بھی کیا کی جاسکتی ہے! مع تقویر تو اسے چسپرخ گرداں تقویر!

ان کی آواز بڑی کڑا کے دار تھی اور شاید اسی وجہ سے "اہل جنت" ان سے فوراً مرعوب ہو جایا کرتے تھے! ————— یان کی تنویم کے اثر میں آجایا کرتے تھے۔ وہ باتیں بھی بڑے مزے مزے کی خوب چٹنی چھڑی اور پٹھے دار کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سر بازار لیکچر دے کر دوا بچے والی مخلوق ان کو اپنا پیروم شد مانتی تھی۔ اور ساندھے کے تیل کے اکثر "مک التھار" صاحبان ڈاکٹر صاحب جلد کے اچھے شاگردوں میں تو بڑا شاندار انفرض ڈاکٹر صاحب عام نہیں بلکہ خاص انخاص۔ سر آتش آدمی تھے۔ نہیں، نہیں! میں نے غلطی کی وہ خاکی مخلوق سے کسی قدر مختلف یعنی باترتے۔ اور ان کے دعوے، اشارتہ! سننے سننے اکثر لوگوں کے کان قوت سماعت سے بے نیاز اور بے بہرہ ہو چکے تھے۔

میں نے حضرت کو فرشی سلام کیا تو بولے ————— "بھئی خوب آئے۔ ہم آپ ہی کا انتظار کر رہے تھے۔ بس مصلحت شریع ہی بچنے والا ہے۔"

میں ۱۔ بہت خوب! شکریہ! ڈاکٹر صاحب، مجھے بڑا اشتیاق ہے!

ڈاکٹر ۲۔ واہ سمرازم کے موجد ہوا! تیرے دونوں ہاتھ چوموں! کیسا زبردست علم و فن ایجاد کیا ہے! روحانیت کا لہریں ارتاسمندر! بعض نادان انسان سحر اور جادو کے انکاری ہیں۔ لیکن ہم ان کو ڈنکے کی چوٹ چلیج کرتے ہیں کہ جادو ہی سمرازم تو ہے! بھئی یہ جادو نہیں تو اور کیا؟ حنایت ۳۔ بے شک! بے شک! ڈاکٹر صاحب، یہ جادو ہے! چلتا جادو!

ڈاکٹر ۴۔ اچھی جادو کا بھی یاد!

احمد ۵۔ مگر ڈاکٹر صاحب! لوگ یہ کیوں کہتے ہیں کہ جادو برق! مگر کرلے والا کا فر؟

ڈاکٹر ۶۔ اچھی ماحول و طاقت! تم حالوں کی باتیں کیوں بے بیٹھے! ————— میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ سمرازم نہایت اعلیٰ، مفید، مقدس اور زبردست علم و عمل اور فن ہے۔ چنانچہ اس کی شہرت مشرق و مغرب میں ہے اور اس کے سلسلے جمال، بھوک، جنت، منت، شتر، سحر، شہید، طلسم، تہذیب، نقش اور اوراد و نمازات سب سچ ہیں! یاں سمرازم کے عامل کے سلسلے سیانے، دیوانے، بھگت، رمتاں

تجربہ، جو تھی، پنڈت، ہمووی وغیرہ سب ہی پانی بھرتے ہیں۔ یعنی اس خاکسار کے نیاز مند ہیں؛

عنایت :- حق ہے! واللہ حق ہے! ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر :- اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اس کے واسطے نہ تو اتنی رات کے بیساک وقت شہر خوشامی جاگ اور ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر غلیظ پڑھنے کی ضرورت ہے، نہ قبر کے فردے جگانے کی اور نہ مردہ گھاٹ میں جانے کی حاجت اور نہ مردے کی گھونپڑی میں کھیر پکا کر کھا نا ضروری! اچھی یہ تو دی بات ہے کہ نہ ہندی لنگے نہ پھنگری اور رنگ چوکھا آئے!۔۔۔ ڈاکٹر کی مشق درکار ہے، اس پھر کیا تھا۔ خاکی انسان میں وہ کمال اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ مثل پرند ہوا میں اڑتے پھرے۔ اور ہاتھی کو بال سے جلاو۔ ہاتھ باندھ کر ڈال لو۔

عنایت :- ڈاکٹر صاحب، کہتے ہیں کہ مسمرزم سے آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر :- لا حول و لا قوۃ! یہ ماسدوں اور جابلوں کی بکواس ہے یا دشمنوں کا افترا اور بہتان! ورنہ یہ تو جوہ طبع روشن کر دیتی ہے۔ بھئی، یہ وصف اس عمل میں ہے کہ کسی انسان کے ہوش و حواس دم کے دم میں رخصت کر کے اُسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کیا اور پھر اس کو دیر سے دنیا جہان کے راز معلوم کر لے اور کام لینے کے بعد پھر اسے ہوش میں لے آئے۔ واہ! کیا کہنا ہے مسمرزم کا! سبحان اللہ۔

عنایت :- واللہ بے نظیر فن ہے! یہ واقعی جادو ہے ڈاکٹر صاحب قبلہ!

ڈاکٹر :- احمد، ادھر آؤ۔

احمد ڈاکٹر کے قریب آگیا۔ اس کی عمر بھی کوئی سو لہ سترہ برس کی ہوگی۔ پیشانی ذرین اور ناک بڑی۔

اب ڈاکٹر صاحب احمد کی گدی پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ کر بولے، ”احمد اتر سامنے لیپ کی طرف دیکھو! ابھی دیکھو! خب ہمارے لپکس نہ چھپنے پائیں۔“

احمد نے حکم کی تعمیل کی اور کوئی پانچ سکنڈ گزرنے کے بعد وہ چلا یا، ”اچھے ڈاکٹر صاحب! مجھے بچاؤ! میں آپ کے پیروں پر تباہ ہوا! اچھی، اچھی! تو ہوا اڑنے لے لے جا رہی ہے! اوہ! میرا تمام بدن سنسنار ہے! آف! سنسنائٹ تو دم بدم بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے!۔۔۔ اندھیرا ہر طرف بھینک اندھیرا!۔۔۔ اب مجھے نیند آرہی ہے! میں گرا۔۔۔ میں گرا، گرا، گرا!“ وہ یہ کہتے کہتے گر پڑا۔ اور بظاہر معلوم ہوا کہ وہ بے ہوش ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے کچھ پرکھ کر اس کے منہ پر پھونکیں! میں تودہ فوراً ہوش میں آگیا اور ایسا ایک کی کھڑا ہو گیا۔

اب ڈاکٹر صاحب اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے، ”کیوں کیا حال ہے؟“

احمد :- تو بے میری تو بہ! قبلہ ڈاکٹر صاحب خدا کے لیے میری خطا معاف کیجیے۔ پھر ایسا تصور برگر نہیں ہو گا! ماں اب میں وہ بات پھر کہہ نہیں سکتا کہ مسمرزم بے اثر ہے! اب تو میں دل سے قائل ہو گیا اور پھر تائیں رہوں گا۔

ڈاکٹر :- ”ارعب اور شان سے! انکار ہی کے انکار سے فن کی طاقت اور اہمیت برگر کم نہیں ہو سکتی! بلکہ یہ بات یعنی انکار جہالت کا مظاہرہ سمجھا جاسکتا ہے!“

ماضی :- ”بے شک! بے شک!۔۔۔۔۔“

ڈاکٹر کے اشارے پر ان کا دیکر گول میرا اٹھا لیا، اس کے گرد پانچ کرسیاں رکھی گئیں اور ان پر ڈاکٹر صاحب کے علاوہ عنایت، احمد اور ہریشا بیٹے اور ولایت بی۔

ڈاکٹر :- حضرات! آپ میری ہدایات غور سے سنے گا۔ اور ان پر حرف بہ حرف عمل کیجیے گا۔

چاروں :- اچھا جناب!

ڈاکٹر :- اب ہم گویا ادبی اور کیف دنیا سے نکل کر دُعا مان اور آسمانی طاقت میں داخل ہوتے ہیں۔ لہذا آپ حضرات کو خوش عقیدہ اور پُر امید رہنا چاہیے۔ خدا، تعسب، یگمائی اور شک دل سے نکال بیٹیکو! خبردار! خبردار! بد اعتقادی اور انکار، یعنی کفر خدا کے پاس نہ پہنچنے پائے!۔۔۔

”اگر کسی مروجہ سپاہی کی روح آئی ہے تو وہ پائے اٹھیں۔“

دیکھتے ہی دیکھتے میز کے دوپائے اٹھے !

ڈاکٹر : سپاہی کی روح ہے ، سپاہی کی ۔ فرد میدان جنگ سے آئی ہوگی ۔ پس اس سے جنگ کے شعلے ! تیں پوچھنی چاہئیں ۔

ایک شخص : ہاں ڈاکٹر صاحب ! جنگ ہی کا کچھ حال پر چھوئے اور مناسب ہو تو دریافت کیجیے کہ جنگ کب ختم ہوگی ؟

ڈاکٹر : بہت اچھا ! یہی پوچھتا ہوں ! دلہنڈا آواز سے ، اگر جنگ جلد ختم ہوئے والی ہے تو ایک پایہ اٹھے ۔

ایک سکند بعد ایک پایہ اٹھا ۔

ڈاکٹر : ہاں ! جنگ جلد ختم ہوگی ! الحمد للہ کہ یہ بلا جلد تلنے والی ہے ! ---- خیر اب یہ پوچھنا چاہیے کہ فتح کس کی ہوگی !

ایک شخص : ہاں ، ہاں ۔ ڈاکٹر صاحب ، یہی پوچھیے ۔

ڈاکٹر : اگر جرمنی ہارے گا اور فتح برطانیہ کی ہوگی تو ایک پایہ اٹھے صرف ایک پایہ !

ایک پایہ اٹھا ۔

ڈاکٹر : مبارک ہو ! فتح برطانیہ کی ہوگی ۔ اور جرمنی ہارے گا ! ظالم کو سزا ملنا تو قدرتی بات ہے ۔

یہ سن کر تمام حاضرین نے نعرہ مسرت بلند کیا ۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے بہت سے سوالات پوچھے ۔ مثلاً رفیق کی شادی کب ہوگی ؟ کیا احمد مرض سے نجات پائے گا ؟ احسن کو موت

کا خوف نہیں ؟ کیا حمید پاس ہو جائے گا ؟ کیا ہر پر شا کو تجارت سے فائدہ ہوگا ؟ نقصان کا تو اندیشہ نہیں ؟

اور مذکورہ بالا طریق سے اقراری یا انکاری جواب پائے ۔

آخر کار حلقہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اور حاضرین ڈاکٹر صاحب کی داد طلب لگا ہوں کو دل کھول کر داد دیتے رہے ۔

اگلے ہفتے ڈاکٹر صاحب نے دوسرے رنگ میں حلقہ قائم کیا ۔ چنانچہ وہ اور ان کے چار رفیق چاندنی پر بیٹھے ، درمیان میں گول میز رکھی

اور اس پر سب نے ہاتھ رکھے ۔ کراہک رہا تھا ۔ لبان سنگ رہا تھا اور ڈاکٹر صاحب کا لباس معطر تھا ۔

ڈاکٹر : پاکیزہ رُوح کا تصور باندھو ۔ مناسب ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرستوں کا تصور کرو ۔ خیالات یک سو رکھو

ان کو منتشر نہ رہو نہ ہونے وہ اور دماغ میں صرف ایک ہی خیال رکھو ۔ یعنی روح کا ، پاکیزہ روح کا ۔

رفیق : بہت بہتر خیال !

روح کے تصور اور انتظار میں پندرہ منٹ گزر گئے تو احمد جابائیں لینے لگا ۔ پھر اونگھنے لگا ۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ گویا اسے غش

آ رہا ہے اور وہ گرے گا کہ وہ اور آخر کار فرش پر گر گیا ۔

ڈاکٹر صاحب یہ دیکھ کر بولے کہ بس اب حلقہ ختم ہوا ، لہذا آپ حضرات میز سے الگ ہو جائیں ! ---- اس حکم کی تعمیل کی گئی ۔

اب ڈاکٹر صاحب احمد کی طرف متوجہ ہوئے ۔ اور نظر ہمارا اس کی ابروؤں کی طرف دیکھا ۔ وہ مدہوش تھا ، اب ڈاکٹر صاحب نے اسے ایک

لمبی سی میز کے اوپر بٹا دیا ، اور پھر زور سے بولے ۔

”احمد ! تہاؤ کیا کسی بزرگ نے نزول اجلال فرمایا ۔ اگر تشریف لائے ہوں تو ایک کھٹکا ہو ، ایک کھٹکا ۔

پانچ سکند کے بعد ٹکی سی آواز آئی ”کھٹ“ مگر یہ کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ کھٹکا کہاں ہوا ۔

ڈاکٹر : خوش ہو کی روح آگئی ۔ مر جا ، مر جا !

ایک شخص : ڈاکٹر صاحب ، مہربانی کر کے یہ بات پوچھیے کیا عبد الحمید کی جان اس مرض سے بچ جائے گی ۔

ڈاکٹر : آواز بلند سے کیا تب وق کا مرین حمید جاں بر ہو جائے گا ۔ اگر اس کی جان بچ جائے گی تو دو کھٹکے ہوں ۔ ورنہ ایک ۔

ایک کھٹکا ہوا۔ اور حاضرین عہد الجہد کی زندگی سے مایوس ہو گئے۔
ڈاکٹر صاحب نے اس طرح اپنی کرامت اور غیب دان کا سکہ دوں پر بٹھایا، اور یہی ان کی آمدنی کا بڑا ذریعہ تھا۔

برادر اصغر! میں ڈاکٹر عارف کو خوب جانتا ہوں، اور ان کی تلویم دانی کے راز سے بھی ناواقف نہیں۔

اصغر: یعنی؟

جمیل: یعنی چار سو بیس۔ بلکہ کچھ زیادہ ہی۔

اصغر: مسٹر جمیل! آپ بڑے نا انصاف ہیں۔

جمیل: یہ صحیح نہیں! ہاں تمہارے سادہ لوح ہونے میں کلام نہیں۔

اصغر: صرف میں ہی نہیں! وہاں تو اور بہت سے آدمی موجود تھے۔

جمیل: تو ان سب کو یہ وقت بنایا گیا۔ زندہ باد ڈاکٹر عارف!

اصغر: تو کیا آپ سمر ازم کے قائل نہیں؟

جمیل: کیوں نہیں! البتہ عارف کی حقیقت سے خوب واقف ہوں۔

اصغر: کیا میں اپنے حواس کا اعتبار نہ کروں۔ کیا میری آنکھوں اور کانوں نے دھوکا کھایا۔ جناب میں نے ان کے دو حلقے دیکھے۔ بہت

کچھ آنکھوں سے دیکھا اور بہت کچھ کانوں سے سنا۔ اور دوسری لوگوں نے بھی کرشمہ دیکھا۔

جمیل: بتاؤ تو یہی کیا کیا دیکھا؟

اصغر: ڈاکٹر صاحب نے ہم سب لوگوں کے سامنے، احمد کی گڈی پر ہاتھ رکھا، اور اس سے کہا کہ لمپ کی طرف دیکھو! اس نے یہ کیا۔

تو وہ چند ہی منٹوں کے بعد چلتا، ”مجھے سچاؤ۔ میں اڑا۔“ اور یہ سب کے سامنے کی بات ہے۔

جمیل: یقین کرو کہ احمد ڈاکٹر کا سکھایا پڑھا ہوا تھا۔

اصغر: آپ بڑے بدگمان ہیں۔

جمیل: ارے بھئی، بازار میں تماشا کرنے والے شعبہ باز تو اس سے بھی زیادہ شعبہ سے دکھا دیا کرتے ہیں۔ تم نے بھی دیکھا ہوگا کہ وہ آدمی

کو ہوا میں معلق کر دیتے ہیں! یا کسی لڑکے کو چادر اڑھا کر بنا دیتے اور اس سے سوالات کے جوابات حاصل کرتے ہیں۔

اصغر: جی ہاں، میں نے بھی ایسے تماشے دیکھے ہیں۔

جمیل: تو وہ سب فریب جو۔ اور کچھ نہیں۔

اصغر: کیسے! کیا وہ سمر ازم نہیں جانتے؟

جمیل: وہ شعبہ باز سمر ازم بالکل نہیں جانتے، بلکہ باریک تاروں کے ذریعے سے لیٹے ہوئے آدمی کو اوپر کو کھینچ لیتے ہیں۔ باریک تار

رات کو نظر نہیں آتا۔ اسی وجہ سے شعبہ دن کو نہیں کرتے۔ کٹھ پتلی بچائے والے بھی خفیہ تار ہلکا کر تماشا کرتے ہیں، گتے کی تصویریں بچائے اور

دیکھنے کے کاغذی پہلو اڑا کر تماشا بھی اسی وجہ سے رات کو دکھایا جاتا ہے۔

اصغر: آپ کی باتیں بڑی عجیب ہیں! — اور جناب وہ چادر کے اندر سے درست حجاب دینے کا سبب کیا ہے؟

جمیل: فرض کرو کہ ایک آدمی کے پاس چاقو ہے۔ حامل وہ چاقو دیکھ کر معمول سے اس کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے تو وہ سیدھے لفظوں میں

سوال نہیں کرے گا۔ بلکہ کہے گا،

(۱) چلو، چلو، جلدی کرو۔ (۲) ابھی، ابھی، بولو۔ (۳) قلب پر زور ڈالو۔ (۴) واہ، اتنی دیر کر دی! — وغیرہ۔

اب معمولی حامل کے لئے جوئے ہلوں کے شروع کے حرف بالترتیب جوڑے گا تو ان سے ”چاقو“ بن جائے گا اور وہ بڑا کھف

بتا دے گا۔

عادل، اس قسم کی مشق معمول کو پہلے کر دیتا ہے اور اس کے بعد اس سے کام لیتا ہے، مگر لوگوں کو یقین دلاتا ہے کہ یہ تنویر کا کرشمہ ہے۔ بس ایسے ہی ہتھ کنڈے اور صفائیاں آپ کے ڈاکٹر کرتے ہیں۔

اصغر : انھوں نے گول میز پر رُوحیں بلائیں۔ کیا آپ اس سے بھی انکار کریں گے؟
جمیل : یہ بھی سن لو۔ قرآن حکیم نے رُوح کو ”امر ربی“ بتایا ہے، اور ان الفاظ کے معانی کی وسعت غیر محدود ہے۔ علم و عمل طب میں رُوح ایک مادی شے یعنی وہ لطیف بخار جو قلب کے اندرون سے پیدا ہوتا ہے۔ لغات میں بھی یہ مذکور ہے۔ رُوح حیوانی بھی اس کو کہتے ہیں۔ مگر یہ مادی چیز ہے اور بقائے حیات کے لیے خون کے ہر ذرہ شرا میں کے ذریعے سے تمام جسم پہنچتی ہے، اور جان داروں کی زندگی کا دائرہ مدار اسی پر ہے۔ پس سوچو کہ یہ چیز انسان کے بدن سے نکل کر میز میں کیسے داخل ہو سکتی ہے۔

اصغر : تو پھر میز کے پائے کیوں اور کیسے اُٹھے۔ اور سوالوں کے جوابات کیسے ملے؟
جمیل : اس کی کچھ حقیقت ہے۔ انسان کے جسم میں ایک خاص قوت ہوتی ہے جسے حیوانی مقناطیسیت کہتے ہیں۔ دیکھو جب میز پر بہت سے ہاتھ رکھے گئے تو ان کی برقی ردائیں داخل ہوتی ہیں۔ بس اسی سے پائے اُٹھے۔ اب رہے سوالوں کے جواب، تو وہ بھی انھیں لوگوں کے خیالات و جذبات سے جن کے ہاتھ میز پر رکھے گئے۔ مگر ان جوابوں کا صحیح ہونا امر لازم نہیں! ان دونوں تجربہ معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر غلط ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ جنگ عظیم کے متعلق ۱۹۱۵ء میں ہی کہا گیا کہ وہ جلد ختم ہوگی۔ مگر ۱۹۱۸ء سے پہلے اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔

اصغر : دوسرے طبقے میں احمد کو غش آیا۔ اور کھٹکے سے سوالوں کے جوابات ملے۔ اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟
جمیل : احمد کی غشی مصنوعی تھی۔ یعنی ڈاکٹر کی چار سو ہیں۔ اس کا پڑھا یا جو اسبق احمد نے میا مٹھو بن کر دھرایا۔
اصغر : تو سمرانم کوئی چیز نہیں اور اس میں اثر و طاقت نہیں۔

جمیل : کیوں نہیں! انسان کی دیگر غشی طاقتوں کے مانند ایک طاقت ہے قوت ارادی۔ اس کو ترقی دے کر اس سے کام لیا جاسکتا ہے۔ اس فن کی بڑی بڑی کتابیں ہیں یہ بجائے خود ایک وسیع سائنس ہے۔ اس کا منکشف نہایت عالم تھا۔ آج بھی اس کے عالم و عامل موجود ہیں مگر عارف کو راہ ہے اور عیار ہے اس سے کچھ بھی نہیں آتا۔

اصغر : اور وہ کھٹکے کیسے ہوئے؟

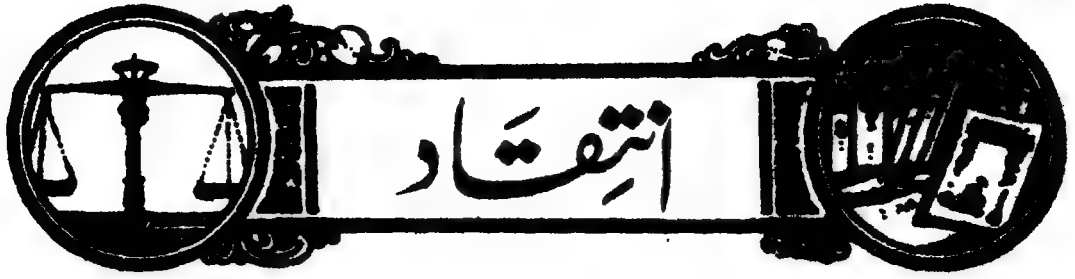
جمیل : عارف نے میز کے نیچے پہلے سے کسی آدمی کو چھپا دیا ہوگا۔ پس وہی ڈاکٹر کی آواز پر کھٹکا کرتا ہوگا۔

اصغر : جناب آپ نے تو میری آنکھوں کے آگے سے گویا پردے اُٹھا دیے۔ آہ! اس دنیا میں کیسے فریب ہوتے ہیں۔

جمیل : اور کھٹکے پڑے لوگوں کی فریب کاری اور زیادہ افسوس ناک ہے۔

اصغر : بے شک، بہر حال میں آپ کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ خیر اب میں عارف جیسے لوگوں کے فریب میں ہرگز نہیں آؤں گا۔ آؤ آؤ! اصغر یہ کہہ کر چلا گیا۔

بھیتی ص ۴۲ ہے سرجن چونک کر بولا، ”یہ کس طرح؟“ انچارج نے مسکرا کر جواب دیا، ”یہ اسی طرح میں طرح آپ نے کل فرمایا تھا کہ لاش مٹا تو ابھی ملے ورنہ انھارہ گھٹے بعد لوں گا۔“ ”یعنی؟“ ”میرے مریض نے بھی یہی ہول بڑا کہ مرنا ہے تو آج ہی مریں گے نہیں تو اٹھارہ سال کی خبر لائیں گے۔“ مگر ڈاکٹر صاحب بڑا دماغی ساری غلطی آپ کی جو۔ نہ آپ مریض کو زندہ رکھنے کے لیے کہتے تھے نہ میں اسے وہ مقصدی دوا پلاتا جو اس کے لیے اکیس بن گئی۔ اب پھر کیجیے کسی لاوارث مریض کے کو کھٹکے کا انتظار! ”سرجن نے آہ سرد بھر کر کہا، ”مرضی مولا۔ دو بیٹے سے تو انتظار ہی انتظار میں سوکھ رہے ہیں اب دیکھیے یہ مدت کب ختم ہوتی ہے۔ مگر بجائے خدا کے لیے اب تم اس شخص دوا کے ذریعے سے کسی مریض کو مرنے سے نہ روکنا۔ تازہ نہیں تو ہم دو چار گھنٹوں کی باسی لاش ہی سے اپنا کام چلا لیں گے۔“



حاذق تقطیع ۲۰۰۰۰، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ سالانہ۔

پتہ:- منیجر صاحب رسالہ "حاذق" بجنور۔ (ٹی۔ پی)

”حاذق“ ایک نیا لمبی رسالہ ہے جو جناب مولوی مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ کی سرپرستی اور جناب رفیق احمد صاحب حاذق قائل القاب کی ادارت میں کئی مہینے سے شائع ہو رہا ہے۔ مضامین، ترتیب اور کتابت و طباعت کے اعتبار سے یہ رسالہ اپنے بہت سے معاصرین میں ابھی سے خلصاً ممتاز ہے۔ آمیتوں کے لکھنے پرست اور ایڈیٹر صاحب کی توجہ اس پر اسی طرح رہی تو حاذق“ میں ملتی خدمات انجام دے سکے گا۔ مستقل عنوانات میں عام و خاص نظریں دل چسپوں کا بخاطر رکھا جاتا ہے، امید ہے کہ ”حاذق“ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگا۔

تیر بہدف تقطیع ۲۰۰۰۰، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ:- منیجر صاحب رسالہ ”حکیم کن“ حیدرآباد دکن۔

دکن کے شہر طبری رسالے ”حکیم کن“ تیر بہدف کے نام سے اپنا سال نامہ شائع کیا ہے جس میں متعدد اطباء کے مجربات اور ان کی مختصر سوانح حیات درج ہیں۔ تقریباً چالیس اطباء کے مجربات اور سوانح کے علاوہ اس میں مقررہ الامراض نامی ایک بیاض کے نسخے اور ٹونائی ملی پورڈ کے مجربات بھی درج کیے گئے ہیں۔ اس سال نامے کے سرسری نظر سے دیکھنے کے بعد یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس کو مرتب کرنے میں خاصی احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ مجربات عموماً صحیح اور منتخب ہیں۔ نقشہ امراض و ادویہ اسے روایت و آرام میں لے کر نسخے ملنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ بہر حال ہماری رائے میں یہ مجموعہ مجربات اطباء کے لیے مفید ہوگا۔ متعدد تصویریں بھی اس سال نامے کی زینت ہیں۔

سال نامہ حکیم حاذق تقطیع ۳۰ × ۲۰، ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے (۸ روپے)۔

پتہ:- دفتر رسالہ ”حکیم حاذق“ گجرات (پنجاب)

رسالہ حکیم حاذق نے اپنا یہ سال نامہ ایک بزرگ کے مجربات کی اشاعت کے لیے وقف کیا ہے جو ان بزرگ کا نام حکیم مولوی حاجی محمد الدین صاحب جو اوارہ حکیم حاذق نے ان مجربات کو خوبی سے مرتب کیا ہے اور ترکیب بیماری ترکیب استعمال اور فوائد کا بیان عام فہم انداز میں کیا ہے جس سے نہ صرف اطباء بلکہ عوام بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مجربات کی تعداد تقریباً دو سو ہے۔ بہت سے نسخے مفید اور کارآمد ہیں۔

ڈاکٹر کلام تقطیع ۲۰۰۰۰، ضخامت ۱۵۲ قیمت پانچ آنے۔

پتہ:- سینٹارام دت صاحب کو بیاج۔ انارکلی لاہور۔

”ڈاکٹر کلام“ بہت صاحب کے پانچ مضامین کا ایک مجموعہ ہے جن کے عنوانات، فلسفہ خیال، فلسفہ کلام، آئینہ آئینہ رخ و خود تو چہی، فلسفہ یک سوئی اور فلسفہ معلق ہیں۔ ان عنوانوں ہی سے اس رسالے کے موضوع کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بغیر وہاں کے خیال کی طاقتوں سے کام لے کر علاج کتنا ہی اس کا اصل موضوع ہے جس کو واضح اور کٹل کرنے کے لیے دوسرے عنوانات پر قلم اٹانا ضروری تھا۔ ہر صاحب نے یہ رسالہ قلمی نقطہ نظر سے نہیں لکھا ہے بلکہ ان کا مشاہدہ بالفاظ خود ہے کہ عوام میں اس قسم کے طریقوں کی اشاعت کی جائے۔ اسی لیے ہر صاحب نے انداز بیان بھی وہی اختیار کیا ہے جو عوام اور غیر فنی لوگوں کے لیے مناسب اور ان کی سمجھ کے دائرے میں ہو۔ وقت کو اس قسم کے طریقوں کا عملی ذوق رہا ہے اس لیے وہ موٹی موٹی اور چٹائی باتیں صفائی سے

کہہ گئے ہیں بھروسہ صاحب کا یہ رسالہ دل چسپی سے خالی نہیں بننا یقین اسے اوپر کے پتے سے منگاسکتے ہیں۔

عالم گیر کا تاریخ نمبر تقطیع ۲۰۳۰ء ضخامت ۱۵۲ صفحے قیمت بارہ آنے۔

پتہ: منیجر صاحب رسالہ "عالم گیر" بازار سید منٹھا، لاہور۔

لاہور کے مشہور ادبی رسالہ "عالم گزرت" نے اپنا تازہ خاص نمبر تاریخ کے نام سے وقف کیا ہے، حقائق و معارف، تاریخی افسانے، تحقیقات و تجلیحات تاریخی، ڈرامے، تاریخی نظمیں، سیاسیات، شخصیات اور نقش و نگار، درو و دیوار شکستہ و وہ عنوانات ہیں جن پر اس نمبر میں مفید اور دل چسپ مضامین جمع کیے گئے ہیں۔ مضمون نگاروں میں بعض مشہور اصحاب قلم بھی شامل ہیں، مجموعی حیثیت سے اپنے تاریخی مواد کی وجہ سے قابل قدر ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ و قیمت بھی مناسب ہے۔ ہمیں امید ہے کہ خالقین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

شہر خموشاں تقطیع ۲۳۰/۱۹، نہایت ۱۱۲ صفحہ قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: گل فروش پیشنگ باؤس۔ دہلی۔

جناب سید محمود صاحب مودت بی۔ اے۔ اوی حلقوں میں خاصے متعارف ہیں انھوں نے ”شہر خوشاں“ کے نام سے سات افسانوں کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے۔ یہ افسانے دراصل سائیف فک نوعیت کے ہیں جنھیں سید صاحب نے امریکا کے ایک رسالے سے افذ کیا ہوا وازدہ و دان طبیعے کے مذاق کا لحاظ رکھ کر ان کا خوش اسلوبی سے ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ گو اب بھی سلیس اور ہائماورہ ہے لیکن اگر سید صاحب اس پر نظر ثانی کرنے کے لیے وقت بکال لیتے تو وہ اور بھی پاکیزہ اور روان ہو جاتا۔ بہر حال مجموعی حیثیت سے اس ترجمے کے لیے مترجم صاحب اب بھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ افسانوں کی نوعیت کے متعلق بھی کہا جاسکتا ہے کہ دل چسپ بھی ہیں اور معلومات میں اضافہ کرتے والے بھی۔ علمی ذوق رکھنے والوں کے لیے ان افسانوں کا مطالعہ خصوصاً مفید ثابت ہو گا کیونکہ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی علمی نکتے کا حامل ہے جو مجرمے کی کثمت اور طباعت اوسط دہے کی ہے۔ قیمت کچھ زیادہ لگی گئی ہے۔

بالشوزیم اور اسلام تقطیع $\frac{2 \times 3 \times 3}{14}$ صفحات ۴۸ صفحہ قیمت ۲۵/-

پتہ:- بیچر صاحب دارالتصنیف، مولوی محمد ایدایون - ریلو - پی)

جناب مولانا شاہ محمد حامد صاحب ہدایونی نے اس مختصر رسالے میں بالشیروم کے نظام حکومت، تقسیم سرمایہ مالی مساوات اور اشتراکیت کے دوسرے اصول پر بحث کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کا موازنہ ان اصول سے کیا ہے اور ثبات کیا ہے کہ دنیا کے موجودہ مضائب کا خاتمہ دوسری اشتراکیت سے نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ مولانا کا انداز بیان علمی ہونے کے باوجود عام فہم ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ عام دُعا میں اس سے فائدہ حاصل کریں گے۔ اوپر کے پتے سے سات آنے کے محنت بھیج کر یہ رسالہ منگایا جاسکتا ہے۔

جامع الآداب تقطیع ۲۰۲۰، ضخامت ۲۵۵ صفحے، ایک روپہ آٹھ آنے۔

ہفتہ :- ناظم صاحب مکتبہ علوم مشرقیہ اسلامیہ کالج، پشاور۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل اور دینی فاضل نے غنی کے ایک رسالے "آداب الفطی" کا ترجمہ اردو میں "جامع الادب" کے نام سے کیا جو غنی کے محل رسالے کے مقابلے کا موقع تو ہمیں کبھی نہیں ملا لیکن رسالے کے نام مضامین اور ترتیب اور طریق بیان (جس میں حد تک ترجمے سے معلوم ہو سکتا ہے) سے یہ اندازہ ہوتا ہو کہ یہ رسالہ مکتبہ کے سکول کے بچوں کے لیے لکھا ہو۔ اخلاقیات، معاشرت اور معیشت کے سچے سچے مسائل کا اس رسالے میں بحث نہیں تقریباً سب باتیں بچوں کی عقل و فہم کے مطابق لکھی گئی ہیں اور اس لحاظ سے اصل رسالہ نہ صرف نفس مضمون کے لحاظ سے قابل قدر ہو بلکہ اس کا انداز بیان بھی صاف ہو۔ لیکن ترجمہ میں مترقے جو زبان استعمال کی ہو وہ بچوں کے لیے موزوں قرار نہیں دی جا سکتی۔ اکثر جگہ مترقے نے محل غنی رسالے کے لفظوں کے لٹے رکھے ہیں مثلاً "مالہ اندو میں ان کا عام ترجمہ کیا جا سکتا ہو۔ مضمین میں یہی الفاظ کیے گئے ہیں موجود لیکن مترقوں کو خاص طور پر لکھنے والے مترقے



مُراسلات

اُبتائے ہند سے ضروری گزارش آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کا اجلاس ششم

جناب من تسلیم۔ آپ کو معلوم ہے کہ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس طب اور جماعتِ اطباق کی فلاح و بہبود کی خاطر ہندوستان کے مختلف مشہور مقامات پر پانچ شاندار اجلاس منعقد کر چکی ہے، اور اب اجلاس ششم کی تیاریاں ہیں۔ لیکن یہ اجلاس اپنی نظر آپ ہی ہونا چاہیے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے اطباق بلا پس و پیش ہماری مدد و معاونت فرمائیں۔ امداد کی شکل یہ ہے کہ جلد سے جلد موازی چارٹے بھیج کر قراطیس رکنیت طلب فرمائیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم ایسی تمام یونانی طبی جماعتوں کی توجہ جلد و جلد الحاق کی طرف دلاتے ہیں جنہوں نے ابھی تک آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس سے اپنا الحاق نہیں کیا ہے، تاکہ ملک میں اس کی آواز نہ مٹے۔ اور ویدوں اور طبیبوں کی مشترکہ جماعت آل انڈیا آئرو میک دیونانی طبی کانفرنس کی آواز کو بھی مضبوط بنایا جاسکے۔

تواضع و مہربانی سے کانفرنس رکنیت کے لیے جزل سکرٹری یا حسب ذیل پتے پر خط و کتابت کیجیے۔

شفاء الملک حکیم دلچن خاں صاحب، صدر آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس، دہلی

الذاعیان

لاہور	حکیم سید علی احمد نیر واسطی	کراچی	حکیم عبد الحمید شروانی
امرتسر	حکیم حافظ ابوتراب محمد عبدالحق، نائب صدر	بنوں	حکیم جبار رام۔ بی۔ اے
میرٹھ	شفاء الملک حکیم ناصر الدین ظہیری	لاہور	حکیم عبد الحمید عقیقی
دہلی	حکیم خواجہ رضوان احمد	لاہور	حکیم غلام محی الدین چیف ایڈیٹر الحکیم
لکھنؤ	حکیم عبد الحمید عزیز جی جیو بانی ٹولہ	سرہند شریف	حکیم صوفی شیر محمد انصاری
حکیم محمد صفر شہید شروانی جزل سکرٹری دپرنسپل محبوب اندر اطباقیہ کالج، ہسپتالہ			

”ابنائے قدیم“ جامعہ طبیہ دہلی کا پہلا عام اجلاس

اعلان کے مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۴۱ء کو ٹیک ۲۸ بجے رات کو مقامی اور اطراف و اکناف ملک کے ”ابنائے قدیم“ جامعہ طبیہ دہلی اُس پنڈال میں جو تقسیم اسناد کے لیے سجا کر ڈھن بنا دیا گیا تھا، جمع ہو گئے جس میں مقامی ابنائے قدیم کی کمیٹی کے ناظم جناب مولوی حکیم عطاء الرحمن صاحب قاسمی کے مرتبہ ”لائقہ“ ابنائے قدیم جامعہ طبیہ دہلی کی تمام دفعات پر سرگرم بحث و تمحیص کے بعد تقریباً گیارہ بجے رات کو ”مجلس عاملہ“ ابنائے قدیم کا وجود مسودہ ہوا۔ مجلس عاملہ اور کل ”ابنائے قدیم“ کی طرف سے میں اپنے محترم بھائی مولوی حکیم عطاء الرحمن صاحب قاسمی کا شکر گزار ہوں کہ موصوف نے لائقہ مرتب فرما کر ”مجلس عاملہ“ کو ایک بڑی زحمت سے بچایا۔

اس کے بعد چھوٹے داران و مجربوں کا انتخاب مقرر عمل میں آیا۔

حکیم جان محمد، پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی۔ ناظم مجلس ابنائے قدیم جامعہ طبیہ دہلی۔

میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس

میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس ۸ اپریل ۱۹۸۸ء کو شفا الملک حکیم رشید احمد صاحب کی صدارت میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے بعض اہم ریزولوشن درج ذیل ہیں:-

ریزولوشن نمبر (۱) میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس بنگلور کا یہ اجلاس آں جہانی حضور ہزبائی نس سرکشن وڈیر ہبادر والی ریاست میوس کے انتقال پر ملاں پر اپنے دلی حزن و غم کی اظہار کرتا ہے اور آں جہانی کی روح کی تسکین کے لیے دعا کرتا ہے۔

ریزولوشن نمبر (۲) میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس بنگلور کا یہ اجلاس عام جناب شفا الملک مولوی حکیم عبدالحمید صاحب ککسوی کی ناقت و فات پر اپنے دلی حزن و غم کی اظہار کرتے ہوئے ان کے سپاہندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی و تعزیت کرتا ہے، اور ان کی وفات کو طبی دنیا کے لیے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ ملک تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

ریزولوشن نمبر (۳) میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس بنگلور کا یہ اجلاس عام ایک بورڈ آف انڈین سسٹم آف میڈیسن کے قیام کے مطالبے کا اعادہ کرتا ہے جو اس ریاست میں یونانی فن طب کی ترقی اور یونانی طبیوں کو منظم کرنے کا ذمہ دار ہوا اور ان کو ڈاکٹروں کے مساوی حقوق دلانے میں مدد و معاون ہوا اور ساتھ ہی حکومت سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اس بورڈ کی تشکیل بمبئی کے بورڈ آف انڈین سسٹم آف میڈیسن کی طرح ہو اور یہ کہ اس بورڈ کے زیر نگرانی ایک طبی ڈپارٹمنٹ قائم کیا جائے جس کے ماتحت لوکل باڈیز کی تمام یونانی اور دیگر ڈسپنسریاں ہوں۔

ریزولوشن نمبر (۴) میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس عام حکومت سے اس مطالبے کا اعادہ کرتا ہے کہ حکومت کی طرف سے مزید یونانی دواخانوں کے اجراء کے منظور ریاست کے مرکزی مقام بنگلور میں کسی عوزوں جگہ ایک ماڈل یونانی اسپتال جاری کیا جائے۔ اسپتال کے سالانہ اخراجات کی فہرست جو حکومت کی خدمت میں درکنگ مین کی طرف سے پیش کر دی گئی ہے، اس کو یہ اجلاس عام ہنگراستان دیکھتی ہوئی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ درکنگ مین کے پیش کردہ معمولی اخراجات کو منظور کرتے ہوئے ایک ماڈل یونانی اسپتال کے اجراء کا حکم جاری کرے۔

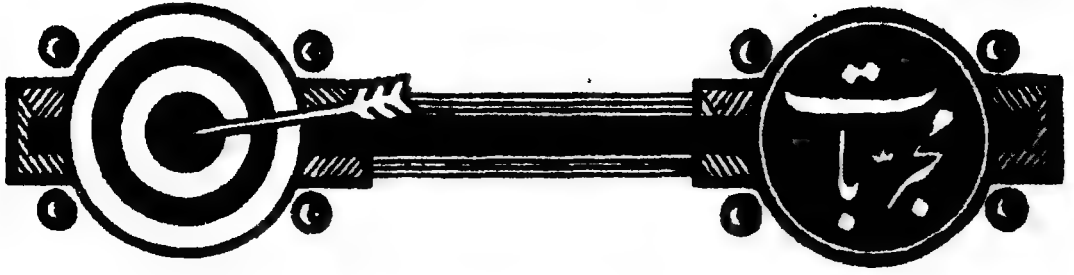
ریزولوشن نمبر (۵) میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس عام حکومت سے اس مطالبے کا اعادہ کرتا ہے کہ میوس ایور دیک اینڈ یونانی طبی کالج کی مزید ترقی کے لیے کالج کی کمیٹی کی تشکیل میں کانفرنس کے دو نمائندوں کا اضافہ کرے۔

ریزولوشن نمبر (۶) میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس عام بمبئی میڈیکل پریکٹیشنرز ایکٹ کے اس فیادہ نقصان کی طرف حکومت بمبئی کو متوجہ کرنا چاہتا ہے جس میں بورڈ کی جبری کے لیے حکیموں اور دیود کا مشترکہ انتخاب منظور کیا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ جداگانہ انتخاب کے ذریعے سے حکیموں کو یکم اد دیدوں کو یہ منتخب کریں۔ یہ اجلاس موجودہ حکومت بمبئی کی غیر عمومی قانونی قوتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُمید کرتا ہے کہ وہ اس قانون کے مذکورہ بالا نقصان کو دور کر کے ہندوستان کی عام طبی دنیا کو شکرگزاری کا موقع دے گی۔

ریزولوشن نمبر (۷) میوس اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس عام طبیہ کالج بمبئی کے شرائط داخلہ کے ماتحت حکومت بمبئی کے ”میڈیکل اسٹینڈرڈ“ اور ”کپسری انگلش“ کی قید نگاہ دینے کو جب کہ قدیم و جدید مضامین کی تعلیمات اردو زبان میں دی جا رہی ہیں جن کی تعلیمی ترقی کے راستے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ تصور کرتا ہے اور حکومت بمبئی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ایسے طلباء کے لیے جنہوں نے میٹرک پاس نہیں کیا ہے، داخلے کا کوئی امتحان مقرر کرے۔

حکیم عبدالسلام

فن الولادة
حل، عامل، زچہ، بچہ کے امراض و حالات کے علاج اور تلخیص: یہ کتاب حکیم فضل الرحمن صاحب نے ڈاکٹری کی منتخب کتابوں سے منتخب کر کے لکھی ہے اور ملک کی اکثر طبی درس گاہوں میں درج نصاب ہے۔ قیمت چھ روپے۔ خانہ کاپتہ ۱۔ مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی۔



جناب حکیم زکریا حسین صاحب اللہ آبادی

طلائے خاص بیج کنیر سفید، پوست بیج اکھ، قسط تلخ، بیج دھتورہ، بھنناک، جوز بوا، بیر بونی، گھونگی سفید، خراہین، صفتے خشک، تخم ترب، عاقر قرحا، سمندر سوکھ، دار چینی، تخم کوچ، اسکند ناگوری۔

ترکیب تیاری :- تمام دوائیں ۲۰۲۰ تو لے کر نیم کوفتہ کر لیں اور ایک چینی کے پیالے میں عمدہ شراب ڈال کر یہ دوائیں بھلّو دیں جب شراب جذب ہو جائے اور دوائیں خشک ہو جائیں تو دوبارہ شراب ڈال دیں۔ زیادہ توی کرنے کے لیے تیسری بار بھی شراب ڈالی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد دوائیں آتش شیشی میں ڈال کر تیل کشید کر لیں۔

ترکیب (استعمال) :- اس طلاء کو بکے ہاتھ سے عضو خاص پر ۱۵-۱۰ منٹ تک ملیں، اس کے بعد اوپر سے پان باندھ دیں۔

فوائد :- عضو خاص کو سخت کرتا ہے اور مقوی باہمی ہے۔

حبوب رعشہ صبر مقوی ۳ تو لے، تخم فضل ۱۰، ماشے، جند بیدستر پونے دو ماشے، مقل ازرق ۲، ماشے، مرب دو داؤں کو خوب باریک کر کے چنے برابر گویاں بنائیں، اگر سردی کی وجہ سے رعشہ کی شکایت ہو تو کسی طبیب سے شورے سے مہل لے لیں۔ اس کے بعد صبح کے وقت دو گویاں کھالیا کریں، بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

دوائے رعشہ مومیائی خاص چنے برابر ۳۰ ماشے گھی کے ساتھ کھالیا کریں۔

فائدہ :- کثرت جماع کی وجہ سے پیدا شدہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔

اکسیر رعشہ بیخمال گس ۲ رقی پان میں رکھ کر کھلائیں۔

فائدہ :- ہر قسم کے رعشہ کے لیے مفید ہے۔ تین دن یا سات دن تک استعمال کریں۔

انتباہ :- مناسب ہے کہ مریض کو نہ بتایا جائے کہ اس کو کیا کھلایا گیا ہے۔

دوائے نزول المار کا فوہیم سینی کو اس عورت کے دودھ میں گھس لیں جس کی گود میں روکا ہوا اور آنکھوں میں لگائیں۔

فائدہ :- ۱۵-۱۰ جینے سوا جینے لگا، استعمال کرنے سے شکایت جاتی رہتی ہے۔ نسخہ آسان بھی ہے اور مفید بھی۔

دوائے کثرت بول برگ درخت سپستان نرم کو پٹیں، چند عدد لے کر شکر مرخ کے ساتھ کھلائیں۔

فائدہ :- تین دن میں اس پیشاب کی زیادتی کو روک دیتا ہے جس کا سبب گردے کی کمزوری ہو۔

سفوف حبس بول کباب چینی سائیدہ ۶ ماشے، ترش دہی ۱۰، تو لے میں ملا کر کھلائیں۔

فائدہ :- تین دن استعمال کرانے سے پیشاب رگ جانے کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

دوائے سیلان الرحم تالاب کی کالی کو مٹی کے پیالے میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب جل جائے اور خشک ہو جائے تو باریک کر لیں اور براہ کی شکر ملا کر رکھ لیں۔ صبح کے وقت ۱۰ ماشے پانی کے ساتھ پھینکا دیں۔ فائدہ :- سیلان الرحم کے لیے بہت مفید ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر حبیب، آزاد چاند پوری

حب یواسیر رست ایک تولہ، مقل ازرق ایک تولہ، مغز تخم نب ۶ ماشے، مغز تخم بکائن ۶ ماشے، تخم گندنا ۶ ماشے، صبر زرد ۶ ماشے، مصطلی

پوست ہلیدہ زرد ہر ایک ۱۶ ماشے۔ آب برگ کلدندہ سبز نقد ضرورت میں پس کرچنے برابر گویاں بنائیں اور دو دو گویاں لات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ کھائیں۔ فاسل ۱۰۔ ہر قسم کی بواسیر کے لیے مفید ہے۔

حب بچش۔ افیون خالص، سہاگہ بریاں، مصلیٰ، شکر، زعفران، پوست ہلیدہ زرد، ہر ایک دو ماشے عرق گلاب میں کھل کر کے چنے برابر گویاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔

فواصل۔ ہر قسم کی بچش کے لیے مفید ہے۔ اگر سدی بچش ہو تو پہلے روغن بیدائخیر ۴ تو لے لٹائیں۔

شریت حب الاس۔ حب الاس ۵ تو لے، برگ بول ۵ تو لے، ریخ بخبار ۳ تو لے۔ ایک سیر پانی میں پس کر خوش دیں۔ اس کے بعد صاف کر کے نبات سفید تین پاؤ ڈال کر قوام بنائیں اور تین تو لے پانی میں ملا کر لٹائیں۔

فواصل۔ ہر قسم کے اسہال کے لیے مفید ہے۔ بچش کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ خون کے بند کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

شریت ضیق النفس۔ برگ رقوم بختہ پادیسر کو ایک سیر پانی میں خوش دیں جب نصف رہے اچھی طرح مل کر چھان لیں اور نبات سفید تین پاؤ ڈال کر شریت کا قوام تیار کریں۔ اور دو تو لے مانی میں ملا کر لٹائیں۔

فواصل۔ اخراج بلغم بہ کثرت ہو کر تنفس میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

تریاق معصابہ۔ اسطوخودوس ۵ تو لے، کشیز خشک ۵ تو لے، قلع سیاه ۵ ماشے۔ ہر ایک پس کر رکھیں اور ۵ ماشے پانی کے ساتھ سوچ کھنے سے پہلے پینکادیں۔ فاسل ۱۰ معصابہ کے لیے بہت مفید ہے۔

حب نفرس۔ پتھری بریاں ۱۶ ماشے، سورنجان شیریں ۲ تو لے، ایلیو ۱۹ ماشے۔ ہر ایک پس کر چنے برابر گویاں بنائیں۔ اور دو گویاں صبح اور دو شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔ فاسل ۱۰ نفرس کے لیے مفید ہے۔

اکسیر در گردہ۔ کبوتر مھرانی کی میت ۵ تو لے اور نمک طعام ۲ تو لے ہر ایک پس کر رکھیں۔ ضرورت کے وقت ۳ ماشے یہ سفوف نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ فاسل ۱۰ یہ سفوف اس قدر مفید ہے کہ تین خوراک سے زیادہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

جناب حکیم سید محمد (سید علی حسا)، آنریری مجسٹریٹ جو دھپنوی

اکسیر بامعنی۔ ایک گڑا کھو دکر اسے گدھے کی بید کے ایلوں سے آمدا بھر دیں اور اس میں آگ لگا کر اوپر سے پتیل کی ایسی تعالیٰ ڈھک دیں جو گڑھے کے منہ کو بالکل بند کر دے۔ گڑھے میں تھوڑی سی ہوا جانے دینے کے لیے ایک چھوٹا سا سوراخ رہنے دیں۔ ایک مات میں تمام دھواں تعالیٰ پر جم جائے گا۔ تعالیٰ پلٹ کر حفاظت سے رکھ لیں۔ پھر باؤ بڑنگ ۳ ماشے، سویا ۳ ماشے، سوہن کمی ۳ ماشے، افیون ۱۰ ماشے، سپاری دو عدد، لودھ پٹانی ۳ ماشے، لے کر اچھی طرح کوٹ لیں، اور ۵ تو لے گائے کے تھن میں جلا لیں۔ جب تمام دوائیں مل کر کوئلہ ہو جائیں تو ان کو دھویں والی تعالیٰ میں ڈال دیں۔ اور کاشی کے دھتے سے خوب پیس۔ جب خوب باریک ہو جائے تو محفوظ کر لیں اور سلائی سے لگایا کریں۔ فاسل ۱۰۔ پلک کی بامعنی کے لیے اکسیر صفت ہے۔

اکسیر حیل۔ برادہ دندان فیل خالص اور مصری ہم وزن لے کر سفوف تیار کریں۔ اور حیل سے خارج ہونے کے بعد ۸ ماشے یہ سفوف دودھ کے ساتھ پھینکائیں ایک ہفتے تک لگاتار استعمال کر کے جمار کریں۔

فاسل ۱۰۔ اگر آدہ منویہ میں کوئی نقص موجود نہیں ہے تو پہلے، دوسرے یا تیسرے مہینے میں حل قرار پاتا ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب ارثی۔ دھلوی

اکسیر مقوی دماغ۔ صدف خورد سائیدہ ۲ تو لے، شب یمانی سفید سائیدہ، کنول گٹہ سائیدہ ہر ایک ایک تو لے۔

ترکیب تیاری۔ ایک مٹی کے گڑھے میں پہلے آدھی صدف بچا دیں۔ اس کے بعد شب یمانی اور کنول گٹے کا سفوف بچائیں۔

اور باقی کی صدف پھیلا کر گل مکت کر لیں اور سات سیر ایلوں کی آگ دیں۔

خوراک ۱۔ ایک ماشہ یہ دو اشبد میں ملا کر صبح کے وقت چائیں۔ فاسل ۴۔ داغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے۔

اکسیر حافظہ پوست برگہ سائے میں خشک کر کے باریک پس لیں۔ اور اس میں دو چند کھانڈ ملا لیں۔ ۱۶ ماشے یہ سفوف صبح کے وقت یا رات کو سوتے وقت پھانک لیا کریں۔ دوران استعمال دوا میں ترش اشیا کا پرہیز رکھیں۔

فاسل ۵۔ قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے۔

اکسیر معدہ پوست بچ مدار دو تولے، بیلہ سیاہ ایک تولہ، تخم جوزاٹل ۳ ماشے، آملہ ایک تولہ، کشیز خشک ۹ ماشے، گندک ۱ ماشہ۔

ترکیب تیار کریں، پہلے گندک کو دودھ میں مدبر کریں پھر باقی دواؤں کے ساتھ تین پیر کھل کریں۔ اس کے بعد چار پیر آپ لیموں کا فدی ملا کر کھل کر کے چنے براہ گویاں بنالیں۔ صبح کے وقت ایک گولی شیرہ زیرہ سیاہ ۳ ماشے کے ساتھ کھائیں۔

فناٹل ۱۔ یہ گویاں ہر قسم کے درد شکم معدہ اور ضعف معا کے لیے مفید ہیں۔ ریاچ کو خارج کرتی ہیں۔ زود اثر ہیں۔

اکسیر درد شکم گل عشر خشک کو آب برگ عشر میں ۳ دن کھل کر کے چنے براہ گویاں بنالیں اور دودھ گویاں پانی کے ساتھ کھائیں۔

فاسل ۲۔ یہ گویاں سخت سے سخت درد شکم کے لیے مفید ہیں۔

عرق مقوی خاص بودینہ، زنجبیل، اجائن دیسی ہر ایک ۴۰ تولے۔ فل دراز، عود ہندی، تنک سنگ ہر ایک ۲۰ تولے، زکچور ۱۰ تولے۔ خاص صبر کے میں رات کو بھگو دیں۔ صبح کو چار سیر سرکہ جامن خاص اصاڈ کر کے ۴ سیر عرق کشید کریں۔

مقلد روراک ۱۔ ۱۰ قطرے یہ عرق تازہ پانی میں ملا کر ملاٹیں اور بچوں کو ۳ قطرے دیں۔

فاسل ۳۔ ۱۔ درم بگر، درم حلال، نصف معدہ و بگر، بیضہ، طیریا، کئی خون، اسہال، متلی، درد معدہ اور جس ریاچ کے واسطے عجیب و غریب

چیز ہے۔ استنباک ۱۔ کھانسی کی حالت میں یہ عرق نہ دیں۔

شربت بکن آب بکن تازہ، آب برہم دندی تازہ، آب گورکھ پان تازہ ہم وزن لے کر جوش دیں۔ اور آب مرقق حاصل کر کے چار گنی قند ملا کر شربت تیار کریں اور تھے روح کیوڑہ کا اصاڈ کریں۔ خوراک ۱۔ ۳ تولے صبح اور اسی قدر سہ پر کو تازہ پانی میں گول کر دیں۔

فاسل ۴۔ یہ شربت فولاد کے شربت سے زیادہ فائدہ مند ہے۔

جناب ڈاکٹر ایم۔ اے۔ مجید خاں صاحب

نمک بوا سیر تخم نیم، تخم بکائن، برگ مدبرگہ، برگ لکڑ دندہ ہم وزن۔ سب دواؤں کو خشک کر کے آگ لگا دیں اور راکھ حاصل کریں۔ پھر اس راکھ میں چار گنی پانی ملا کر مل کریں اور روزانہ ہلاتے رہیں۔ تیسرے روز پانی نہ کر اُسے مقطر کر کے بدستور نمک بنائیں اور اس کو شیشی میں بند رکھیں۔

خوراک ۲۔ ۲ تولے ایک ماشہ نمک پانی میں گھول کر پی لیں۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔

فناٹل ۱۔ غنی اور بادی بوا سیر کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ غنی بوا سیر کے لیے رسوت کے آب زلال کے ساتھ پی لیا کریں۔

نمک مقوی دماغ تربلہ ۳ سیر، برہمی بونی ایک سیر۔ ان دونوں کو جلا کر راکھ حاصل کریں۔ پھر راکھ میں چار گنی پانی ڈال کر روزانہ ہلا دیا کریں۔ چوتھے روز آب زلال حاصل کریں اور اسے مقطر کریں اور نمک بنالیں۔ اس کے بعد دو حصے یہ نمک اور ایک حصہ ورق نعرو ملا کر خوب کھل کریں یہاں تک کہ یک جان ہو جائیں۔ شیشے کی ڈاٹ والی شیشی میں بند کر کے رکھیں۔

خوراک ۱۔ ایک رتی یہ نمک خمیرہ گاڈز ہاں یا سیب کے شربت میں ملا کر کھائیں۔

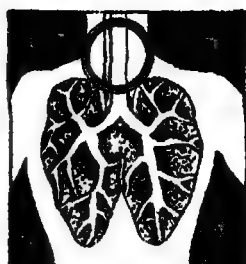
فناٹل ۱۔ بے حد مقوی دارغ ہے۔ طالب علموں کا مونس اور داغی کام کرنے والوں کے لیے پیامِ راحت ہے۔

گزشتہ سے پیوستہ،

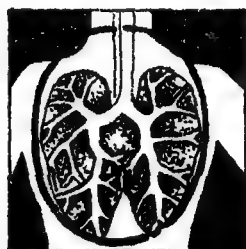
چٹائیں۔

75

کھانشی دی مہ



معمولی دواؤں کو انٹرمرٹنگ لک ہی رہتے، اور جینٹیلوں کی
مغالی بالکل نہیں بی بلکہ عارضہ ہو کر چلا جا، مسالین
زمرہ کے کوٹھاکر کی جو مکہ جہاں، مایوں کے بغیر کو



نکال کر حقیقی سکون بخشتی ہے۔

کوئی گھرایا نہیں جو جس میں کوئی نہ کوئی کبھی کھانسی میں مبتلا نہ ہو۔ اور پھر یہ مرض ہرگز ایسا نہیں جو کہ اس کی طرف مقبول توجہ نہ کی جائے کیوں کہ معمولی کھانسی مناسب تدارک اور علاج نہ کرنے سے بڑھ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہو کہ

سُعَالِین کی ایک شیشی بطور حفظِ مائعِ مگر میں رکھی جائے تاکہ ضرورت کے وقت فوراً استعمال کر لی جائے معمولی کھانسی کو اس

کے چند قرص ہی کافی ہیں۔ اس دوا کا اثر خصوصیت کے ساتھ ہوائی نالیوں پر ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے ان کا تشنج دُور ہو جاتا ہے۔ اس طرح نہ صرف پُرانی سے پُرانی کھانسی دُور جاتی ہے بلکہ دم تک دُور ہو جاتا ہے۔ سیفینہ

بلغم سے بال صاف ہو جاتا ہے قیمت ایک شیشی صرف (۸۔)

مکتبہ کا پتہ :- ہمدرد و خانہ، دہلی

زندگی پشیاب کے قطروں میں

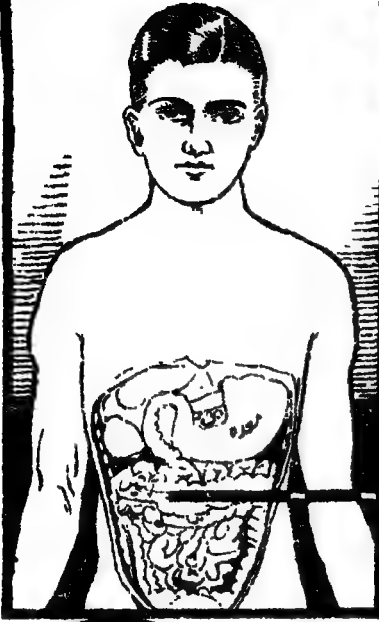
پیشاب میں شکر آنے لگتی ہو تو زندگی کی روح پیشاب کے قطروں سے نکل جاتی ہو جس طرح گیہوں نشاستہ نکل جاتے ہیں۔ بے کار ہو جاتا ہو اسی طرح آدمی شکر خارج ہو جانے پر آدمی نہیں رہتا۔ یہ شکر زندہ رہنے کے لیے مٹی کا آرائی ہو مگر وہ آرائی میں اس مرض کی حیرت انگیز دو "دولابی" ایجاد ہوئی ہو جو شکر آنے میں اس کی کام دیتی ہو۔ انجکشن کے بغیر یہ ٹیسٹ سکتا ہے۔ رفع ہو جاتی ہو۔ ذیابیطس سادہ ہو یا شکر مری، دولابی اس کی جڑیں اکھاڑ دیتی ہو۔ پیاس کی شدت کم کر دیتی ہو۔ چہرے کا رُو کھاپن دور ہو جاتا ہو۔ ذیابیطس کی وجہ سے گرہ، جگر اور بیضہ وغیرہ میں جو بھلک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں "دولابی" اس کا جواب علاج ہو۔

قیمت فی شیخی تین روپے (تین روپے) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دیا ہے۔

ہمکدر دوا خانہ، دہلی

صحت کی خرابی

یہاں سے شروع ہوتی ہے



تن درستی کی اصل بنیاد آنتیں ہیں۔ آنتوں کا فعل جب مکمل رہتا ہے تو ان میں گندگیاں جمع ہو جاتی ہیں اور ستم ذاتی (دو ٹوائیوٹیکسی کیشن) کا سبب بن کر تن درستی کو خطرے میں ڈالے لیتی ہیں اور جب متور کا فعل بے قاعدہ ہو جاتا ہے تو قبض کی خوفناک شے کا شکار ہو جاتی ہے۔

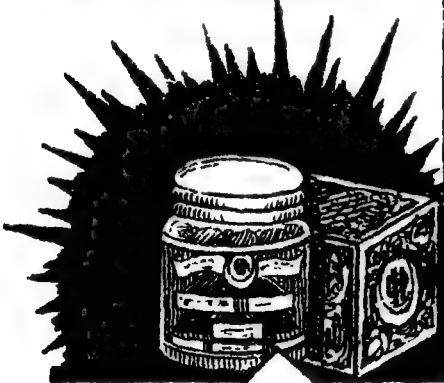
شکم جالینوس کا روزانہ استعمال تن درستی کا ہمہ گیر ہضم میں یہ مکمل مدد دینا ہے۔ فضلات دفع ہو کر آنتیں صفا ہو جاتی ہیں۔ قبض دور ہو جاتا ہے۔



قیمت
فی شیشی
آٹھ آنے

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

پیش خطرناک بیماری ہے!



پیش کے علاج میں سب سے زیادہ مشکل یہ ہوتی ہے کہ اصل سبب سمجھ میں نہیں آتا۔ عصبانی اور میانی (بیلیری ایڈامیک ڈسٹری) کی مختلف علامات اگرچہ معادن ہو سکتی ہیں، لیکن غلطی ہمیشہ ہوتی ہے اور اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض بڑھ جاتا ہے اور بڑی خطرناک بیماریوں کا سبب بن جاتا ہے۔ ہمدرد دوا خانے کی مجلس تجربات نے دونوں قسم کی پیش کو سامنے رکھ کر تاکہ دونوں حالتوں میں اس کے فائدے کیسے ہوں۔ ۳-۴ خوراکیوں میں مرض دور ہو جاتا ہے۔ بطور حفظ ما تقدم ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے شروع ہوتے ہی دو ایک ٹکیاں کھا لیجیے۔ اگر کسی وجہ سے دست آرہے ہوں تو اسے بلا تکلف استعمال کیا جاسکتا ہے۔

کو ایجا دکیا
جینچین ٹیڈ

اور پیش

بلا تکلف

قیمت ایک شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی



(۲۱۰) آشوب چشم - دل لڑائی کو اور دین کے انگلیشن او۔ پینے کے لیے "ایلیٹرس کارڈین" دیجیے۔ آنکھوں کے علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے اگر زیادہ ضرورت ہو تو ایلیمینڈ ٹیک لوشن صبح و شام آنکھ میں ڈالیے۔ لڑائی کی عام تن درستی کو بہتر کرنے کی تدابیر اختیار کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد) اب، آپ اس لڑائی کو محدود داخلے کی "صافی" ایک ایک تو صبح و شام پانی میں ملا کر پلائیے۔ رات کو سوتے وقت اطرینل شامیزہ ۶ ماشے کھانے کی ہدایت کیجیے۔ نتیجہ ہے کہ یہ دوایں اگر بندہ کے ساتھ ایک بیٹے تک استعمال کی گئیں تو یہ شکایت قطعی جاتی رہے گی۔ گوشت اور دوسری گرم چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ہر مرنے والے ایک عدد ورق چاندی میں لپیٹ کر رات کو سوتے وقت کھٹایا کریں۔ اور اوپر سے دودھ پر روغن بادام شیریں ۶ ماشے ڈال کر ملا کر صبح کو اطرینل بنائی جاوے ایک عدد ورق چاندی میں لپیٹ کر کھایا جائے۔ (حکیم عبدالواحد) (د) عرق گلاب ۲۰ توے۔ سٹورناٹریٹ ۲۰ زنی۔ دونوں کو مل کر کے نیلے رنگ کی شیشی میں لکھیں۔ ایک ایک قطرہ پلوں پر ڈالیں اور مغزوی دیر کے بعد پلوں کو آب مقطر سے دھو ڈالیں۔ (حکیم جلیوں لائل پوری)

(۲۱۱) اقم الصبیان - ۱۱۱ - دوسرے اقم الصبیان (مرگ) کے دوسرے ہیں۔ اگر اس وقت علاج میں غفلت کی گئی تو نتیجہ خراب ہو گا کسی ہوشیار معالج کے مشورے سے بچوں کو "ٹریپین برومانڈ" استعمال کرئیے۔ انتہائی کوشش کیجیے کہ بچے ہر وقت خوش رہیں۔ غم بہ غصہ نہ ہو کہ باسی پائے سادہ اور نہ دھنم غلامیں استعمال کر لیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد پوری)

رہا آپ، بچوں کو بچہ لکھا ہو، سفوف کھلائیے۔ دوسرا بچہ کوئی الامکان ایک ماہ ۶-۷ سالہ بچے کو دوا شے سفوف پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ درمات کو سسٹم وقت چھو۔ بچہ کو ڈیڑھ ماہ اور بڑے بچے کو تین ماہ نیمرو گاؤ زباں مغربی جید اور عود صلیب والا کھلائیے اور کم سے کم ایک ڈیڑھ ہفتے "مان کا سٹون" چارویں رکھیے۔ تاہن بادی ہیزوں کے کھلائے۔ بڑے خاص طور پر پر میز کرنا جائے اور خصوصاً ان کے منہ کو فراب دینے سے بچایا جائے۔ سفوف یہ ہے۔ پوسٹ ہلیدنڈ ۱، پوینین، ترب سفید، تینوں چیزیں ضرورت کے مطابق برابر وزن لے کر ایک پیس چھان کر منہ میں ڈالیں۔ (حکیم سعید احمد)

(ج) کافر سہاگ، نوشادر ہیزوں کھل کر کے گھٹن میں ملا کر سوار کیا کریں۔ ترچھا ایک توے۔ ترچھا ایک توے۔ دھج ایک توے کو کھٹ کر روغن بادام دو توے سے چرب کر کے رکھیں۔ ایک ماہ چھوٹے بچے کو اور دوا شے بڑے بچے کو شہد میں ملا کر چٹائیں اور پھر دودھ پلایا کریں۔ (مرسی لاکھ) (د) سیال مسکن کا ایک ایک چمچ دونوں وقت کھانے کے بعد چلائیں۔ ہمد و محنت ۱۹۸۰ء کے صفحہ ۳۸-۳۹ ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم جلیوں) (د) ۲ - رتی چھوٹے کو اور دلی ۱۰ - بچہ کو ڈیڑھ ماہ اور بڑے کو تین ماہ نیمرو گاؤ زباں مغربی جید اور عود صلیب والا کھلائیے اور کم سے کم ایک ڈیڑھ ہفتے "مان کا سٹون" چارویں رکھیے۔ تاہن بادی ہیزوں کے کھلائے۔ بڑے خاص طور پر پر میز کرنا جائے اور خصوصاً ان کے منہ کو فراب دینے سے بچایا جائے۔ سفوف یہ ہے۔ پوسٹ ہلیدنڈ ۱، پوینین، ترب سفید، تینوں چیزیں ضرورت کے مطابق برابر وزن لے کر ایک پیس چھان کر منہ میں ڈالیں۔ (حکیم سعید احمد)

(۲۱۲) تدابیر علاج - ۱۱۱ - اس بات کا اندازہ کہ آپ کی اہلیہ کیلئے مستقر اصل مغربہ یا مغربہ جو آپ نہیں کر سکتے کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر اس سے رائے طلب کیجیے اگر اس کا بھی یہی فوٹو ہو کہ مستقر اصل مغربہ جو گا تو بہترین علاج قبل تدبیر ہے کہ کھانا محنت سے پرہیز کیجیے۔ آج کل کے طب کوئی ایسی دوا یا ایسا طریقہ ایجاد نہیں کر سکی ہے جس پر مغربہ کیا جاسکے یا جس کے متعلق قابل یقین کے ساتھ یہ کہا جاسکے کہ مستقر مغربہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ اتنا اور عرض کروں کہ نوے صدی سے بھی زیادہ عورتوں میں استقرار میں ان کی تن درستی کو بہتر بنانے کا باعث ہوا کرتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد پوری)

(ب) اگر آپ کی اہلیہ صاحبہ کر دہیں اور ایام عمل اور وضع عمل کی مصوبتوں کو برداشت نہیں کر سکتیں تو آپ ضبط نفس سے کام لیجیے، کیوں کہ کم زوری کی حالت میں معاشرت بھی مناسب نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ اس پر قادر نہیں ہیں تو دوسری شادی کر لیجیے، اگر یہ بھی آپ کی محنت سے باہر ہے تو ہمہ دوا خانے کی "انٹی" استعمال کیجیے اور ہمد و محنت کا خاص منصب ضبط تولید و اصلاح نسل "قلب کر کے ملاحظہ فرمائیے میں میں آپ کو ایسی بہت سی تدبیریں ملیں گی جن پر عمل کرنے سے آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۱۳) گردن کا درد - دل ۱ - درد اگر کسی درجے میں بھی خطرناک ہو تو قاتی مدت میں خطرات ظاہر ہو گئے ہوتے۔ غالباً صرف گردن کے عضلات میں درد ہو کر اترے "منی منٹ کیمفر" اور "منی منٹ ہیلڈونا" ملا کر اش کیجیے اور انٹینسٹی کی گویاں کھائے کر دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد پوری)

(ب) آپ کے مرنے اس قدر مختصر لیکن سے مرنے کی ہم تقیہ نہیں ہو سکتی۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۱۴) شیشی کا علاج - دل ۱ - غالباً صبح نہیں ہے کہ آپ کے صاحب زادے شام سے صبح تک بے ہوش رہتے ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

گر کسی اچھے معالج سے مقامی طور پر علاج کرایئے۔ مریض کو دیکھتے بغیر کوئی نسخہ رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
 (ب) آپ سب سے پہلے اپنے رٹکے کی ماحضت خصوصاً معدے کا علاج کیجیے۔ اور اس غرض کے لیے دواؤں کے علاوہ تدابیر سے بھی کام لیجیے
 مثلاً غلاب نموک گنے پر کھانا کھایا جائے اور شکم بڑی سے پرہیز کیا جائے اگر رات کا کھانا موقوف کر دیا جائے تو بہتر ہے، درنہ شام ہونے سے پیشتر
 ہی کوئی کھانا کھالی جائے۔ قابض، بادی، غلیظ اور دیگر ہضم چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ بطور دوا کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۶-۶
 ماشے دو دوں وقت کھائیں اور صبح کو خیر کا وزبان عبثی مدوار عود صلیب والا سا کھائیں۔ اگر قبض بھی رہتا ہو تو رات کو سوتے وقت اطرینل زانی
 ۷ ماشے کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) بڑھری ایک عدد کو چاندی کے ورق میں پیسٹ کر رات کو سوتے وقت کھائیں۔ اور پے دو دھ میں روغن بادام ۶ ماشے ملا کر پلائیں صبح
 کو جوارش جالینوس ۱۰ ماشے عرق بادیان ۱۰ اتوے کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسا جہ)
 (د) بادیان ۷ ماشے، کالی مرچ ۵ عدد اگل قند آفتابی دو توے۔ آدھ پاؤ پانی میں شیر و کمال کرمج پلائیں۔ ترکچہ، مکو، رخک، پودینہ خشک، سنگ
 سیاہ ۷-۶ ماشے، موٹا سفوف بنا کر دوا ماشے شام کو پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم منظور الدین احمد)

(۲۱۵) مرگی :- (۱) مریض کو ایک عدد دار تک "ٹریبل پروانڈس" استعمال کرائیے۔ غذا بہت سادہ اور زود ہضم دیکھیے۔ مریض کو تا حد امکان
 خوش و خرم رکھیے اور غم اور غصے سے بچائیے، روزانہ غسل کی عادت ڈال دیجیے اس بات کی بھی احتیاط کیجیے کہ قبض نہ ہونے پائے۔ (دستبرد)
 (د) ۲۶-۲۷ سالہ مریض بارہ سال سے مرگی میں مبتلا ہے، اب اس کا علاج تقریباً نامکن ہے، البتہ اگر ان کو عرصے تک سچون زہیب ۱۹ شرات
 کو کھلائیں اور صبح کو خیر کا وزبان عبثی مدوار عود صلیب والا ۱۰ ماشے استعمال کرائیں اور کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کھلائیں تو ممکن ہو
 کہ مرض میں کچھ تخفیف ہو جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ہزار پایہ اکرم دارغ شترافل دل دار، پوست رشیما ہم وزن کھل کر کے نوا دیں۔ روغن بادام ۶ ماشے دو دھ میں ملا کر شیریں کو کے رات کو
 پلایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسا جہ)

(۲۱۶) تھے دوری :- (۱) معلوم کیجیے کہ بہت مشرہ میں وہ کون سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ مریض کو تھے شریع ہو جاتی ہے۔ لیکن ہے کہ کوئی خاص
 غذا ہضم نہ ہوتی ہو یا لیکن ہے کہ قبض ہو جاتا ہو تو تھے کہ مخصوص سبب نہ معلوم ہو کوئی صبح مشورہ دینا نامکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
 (ب) آپ اس مریض کو روزانہ صبح و شام جوارش زارین ۷-۷ ماشے کھائیے اور شربت اکسیر فاص ایک ایک تولد بعد غذا چائے کی بدایت کیجیے۔
 (حکیم عبدالواحد)

(ج) گل سہانہ دو توے، سونف، سہاگ، کافور، رنگ سیاہ، ہینگ ہر ایک ایک تولد کو آب پیاز میں تولے میں کھل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔
 اور ایک ایک گولی صبح و شام ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسا جہ)

(۲۱۷) زکام وغیرہ :- (۱) آپ کے بچے کو کھلی ہوئی اور صاف ہوا کی، دھوپ کی، کیلیم کی، اور پھلی کے تیل کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اسے ہر وقت
 کھلی ہوا میں رکھیے۔ جتنی دیر ممکن ہو دھوپ میں کھینچے دیکھیے اور جب دھوپ برداشت کے قابل نہ رہے تب بھی ایسے کمروں میں رکھیے جہاں خوب روشنی ہو
 ہوا آتی ہو۔ کیلیم کی پوری کرنے کے لیے "کولائڈل کیلیم ڈیوڈین" کے انجکشن لگوا دیجیے اور پینے کے لیے پھلی کا تیل یا اس کا کوئی مرکب ایک
 عرصے تک استعمال کراتے رہیے۔ پھلی کے تیل کے متعلق کچھ غلط خیالات عوام میں پھیل گئے ہیں ان کا کچھ خیال نہ کیجیے اور گرمی اور برسات ہر موسم میں آپ
 اسے بلا تحفہ استعمال کر سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس بچے کے ہضم اور قبض کا خاص طور پر خیال رکھیے، اس قسم کی شکایتوں میں ہضم کی خرابی اور قبض کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ قابض بادی اور دیگر
 ہضم غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے۔ کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس تین تین ماشے کھائیے اور صبح کے وقت خیر زانی جوارش جالینوس ۱۰ ماشے دیکھیے
 (حکیم عبدالواحد)

(ج) چون براش دلیہ استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسا جہ)
 (۲۱۸) ۱ سہال :- (۱) آپ نے یہ حصر دہرایا کہ مریض کو حرارت بھی ہوتی ہے یا نہیں، بہتر ہو کہ مریض کے پائے کا خورد بینی امتحان کرایجیے۔ اس سے
 یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ آپ پیش کے جراثیم تو آنتوں میں باقی نہیں ہیں اور یہ بھی متیقن ہو سکے گا کہ اور کون کون سے جراثیم آنتوں میں پہنچ چکے ہیں۔ اگر پیش
 کے جراثیم اب بھی پائے جائیں تو "ایس ٹین" کے انجکشن لگوا دیجیے۔ اگر خدا خواستہ دقتی جراثیمیں تو پھر مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج سے مشورہ کیجیے۔ مریض نہ
 چون کہ کمرہ ہو جاتی جا رہی ہے۔ اس لیے خلعت کرنا مناسب نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس مریض کو صبح کے وقت اتنی بہت، ایک توں سچون سنگ اند مرغ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے اور جوارش خورشیدیں ۶-۷ ماشے دو دوں وقت
 کھانے کے بعد کیجیے۔ غذائیں طام کچھ دلی، ساگو دانہ، بادلیا کے بوا کوئی چیز نہ دی جائے۔ گوشت روٹی سے قطعی پرہیز کیا جائے۔ سب پرہیز وقت اگر کچھ
 سناے تو بھلوں میں سے سبب مشورہ کھائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) جواب خیر ۶-۷ کا نسخہ استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسا جہ)
 (د) آپ چون خیر ۶-۷ ماشے صبح و شام ہر روز شربت دینا دو توے عرق کوہ توے بخاری ۳ توے چند روز استعمال کرائیں (حکیم محمودی)

(۲۱۹) نسخہ مطلقہ - (۱) آپ کے جگر میں پتھری ہے تو میں آپ کو یہی رائے دوں گا کہ جلد سے جلد آپ کو کڑا لیے۔ یہ بہت ہی خطرناک ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے درد کے جو دورے پڑتے ہیں وہ اکثر ناقابل برداشت ہوتے ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ درد کب چڑھائے گا۔ دواؤں سے پتھری کا ٹھٹھنا ممکن ہے مگر اس کے لیے طویل مدت درکار ہے اور کسی بھی ایسا ہوتا ہے کہ اس مدت کے دوران میں مریض کو درد کا دورہ پڑا اور جان بحق تسلیم ہو گیا۔ آپ پتھری کے ذریعے سے پتھری نکلوا دیے کے بعد آپ ایسی دوائیں استعمال کر سکتے ہیں جن سے پتھری کا بننا بند ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) صبح کو دوائے سنگ - ایک شربت بڑی ایک ٹولہ میں ملا کر چائیں اور اوپر سے مولی کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی چھ تو لے میں شربت بڑی دو تین تو لے ملا کر پییں اور رات کو سوتے وقت روغن زیتون ایک تولہ عرق بادیان اور عرق کدو ۵-۵ تو لے میں ملا کر استعمال کریں۔ (عظیم عبد الواحد)

(ج) پتھری شربت بریلوی - نوشادر سائیدہ رقی ملا کر دھات پانی سے نکل لیا کریں۔ (عظیم جہاوی لاس پوری)

(۲۲۰) سفید دواغ - (۱) یہ برص کے دواغ ہیں اور اگرچہ دواغ سے بہت کچھ کیے جاتے ہیں لیکن شاید ایسی دوائیں دریافت نہیں ہوئی ہیں جو ان دواغوں کو کھولیں۔ یہ میں آپ کو اطمینان دلانا چاہوں کہ یہ دواغ بدلتا ہونے کے علاوہ اور کسی طرح بھی مریض کے لیے اذیتناک نہیں ہوتے، مگر ان کو کسی دوسرے کو سیاری گئے کا خطرہ ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) اگر آپ کے مزاج پر یہ سفید دواغ زیادہ ہوتا ہے تو یہ روغن کشید کر کے استعمال کرائیے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اندرونی استعمال کے لیے صدف برص کا استعمال نہایت مناسب ہے۔

روغن کشید - ہاچی، تخم بوزہ، ہرڈن سے کڑھلے ساپ کا ٹھکڑا کر کے اس کے اندر پیو دیں۔ اور ایک مستحکم مکیٹی بانڈی میں (جس کو چند روز میں چند سوراخ کر دیے گئے ہوں) رکھ کر زمین میں ایک گڑھا کھودیں اور اس کے اوپر رکھیں اور نیچے ایک چینی کا پیالہ رکھ دیں، بانڈی کا منہ اچھی طرح بند کر کے اس کے چاروں طرف اپنے پن کراگ لگائیں، بانڈی کے سوراخوں سے تیل ٹپک ٹپک کر پائے میں پڑے جوتا رہے گا، ٹھنڈا ہونے پر پیالے کو نکال کر اس میں جم شدہ تیل شبشی میں رکھیں، اور پھر یہی سے سفید دواغوں پر لگائیں۔ (عظیم عبد الواحد)

(ج) روغن تارامیراکی اش کیا کریں اور پانچ قطرے دہی میں ملا کر کھلائیں۔ (عظیم لالہ سری رام دوسا جہا)

(۵) جھوٹے کے پتوں کا رس دن میں چار پانچ بار دواغوں پر مل دیا کریں۔ (عظیم جہاوی)

(۲۲۱) پیرا سوسوزاک - (۱) بندہ پروری مخصوص توبہ ایسی صورت میں آپ کے کس کام آئے گی کہ جب آپ کے دونوں مرض خفص شدہ ہیں اور دونوں بہت ہی بھڑکی ہوئی ہیں اور غلاب میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ جلد سے جلد آتشک کے لیے "نیوسلوا سن" کے انجیکشن کسی ہوشیار ڈاکٹر سے لگوا لیجئے۔ آتشک کا فاسد مادہ جسم سے نکل جانے کے بعد سوزاک کی طرف توجہ کیجیے گا اور اس کے لیے "پروڈیون" کی گویاں استعمال کر لیجیے گا یا اگر آپ پسند کریں تو اس کے لیے پیلو آکسی گن کے انجیکشن ہی لگوا لیجیے گا اور ان دواؤں سے اگر آپ کے مرض دور ہو جائیں تو آئندہ خدا کے لیے دوا عطا فرمائی جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) آپ کے رگے ریشوں میں آتشک دسوزاک کا زہر اتر چکے ہوں جو اس کو تبسم سے نکال باہر کرنے اور خون کو اس سے پاک، دھاف کرنے کے لیے کئی مہینے تک دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہے آپ روزانہ صبح کو "شافی" ایک عدد منہ میں رکھ کر "شافی" ایک تولہ کو پانی میں گول کر اس کے ساتھ نکل جایا کریں اور تیسرے پہر صبح کو "شافی" ایک تولہ پانی میں گول کر پییں اور رات کو سون چھبے ۹ شے کھالیا کریں۔ ان دواؤں کا استعمال کم سے کم تین مہینے تک جاری رکھیں، امید ہے کہ آپ کی تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ (عظیم عبد الواحد)

(ج) مہلک ہفت روزہ استعمال کر کے پتھریں کشتہ چار دھات ۲ چاول ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (عظیم جہاوی لالہ سری رام دوسا جہا)

(۵) صدف بنگو ۳-۲ شے صبح وشام ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (عظیم جہاوی لالہ سری رام دوسا جہا)

(۲۲۲) بخار اور کھانسی - آپ مریض کے سینے کا کسی ہوشیار معالج سے امتحان کرائیے۔ بہتر ہو کہ مضر کا ٹور دینی امتحان کے معلوم کر لیا جائے کہ مریض سل میں تو مبتلا نہیں ہے آپ نے جو علامات کہتی ہیں ان سے ذہن اسی طرف منتقل ہوتا ہے کہ مریض کو خفاخوات ذق ہو چکی ہے اگر ایسا ہے تو مریض کو کسی بہاڑی مقام پر لے جائیے۔ اور کسی اچھے معالج سے علاج کرائیے اسی طرح اگر آپ معقول علاج کے بغیر لگاتے رہے تو پھر علاج کا موقع ہی شاید نہ رہے۔ اگر سل نہیں ہے تو مریض کو پھیکی کا تیل خوب اچھی طرح پلائیے۔ خدا عطا اور قوت بخش کھلائیے چند روز میں پھیپھڑوں میں طاقت آجائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) صبح کے وقت قرص مر جان جہا والا ایک عدد غیرہ کا ڈراں غیری جہا ہوا والا لٹے میں رکھ کر کچ کھائیں اور "صفدری" ایک تولہ رات کو پانچ لٹہ کر کے کم ایک مہینے تک جہا براستعمال کریں۔ (عظیم عبد الواحد)

(۲۲۳) علامت - (۱) جسم کا ٹھنڈا رہنا اس بات کی علامت ہو کہ دوران خون جسم میں صحیح نہیں ہوتا۔ ہاتھ پیروں میں سے آگ نکلنا بد معنی کی علامت ہے۔ پوٹے آدمیوں میں اول تولہ مکرور ہو جاتا ہے اور خون کو اتنی قوت نہیں پہنچ سکتا کہ تمام جسم میں اچھی طرح پہنچ سکے اور ساتھ ہی ساتھ ٹور آجائے بھی مکرور ہو جاتا ہے۔ اسی لیے یہ دونوں علامتیں ان میں ظاہر ہوتی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) ہاتھ کی تھیلی اور ٹولوں کا گرم کرنا غنا معدے اور جگر کی بیماریوں خصوصاً جھک خرابی سے جو اگر کہے۔ مہلک میں یہ شکایت بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور اس کی دوا عموماً یہی ہو کرتی ہے کہ ان کے معدے اور جگر کی حالت اچھی نہیں ہوتی اور صبح غراب ہو جاتا ہے۔ پوڑھوں میں پتھری

(۲۲۴) کثرتِ ریاچ - (۱) دل اور دماغ کے متاثر ہونے سے آپ کا کیا مطلب ہو اور آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ کے دل و دماغ ریاچ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ آپ پانچ گوس روزانہ چلنے کے عادی ہیں اور اس کے باوجود آپ کو قبض رہتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ پانی کافی مقدار میں نہیں پیتے ہوں گے۔ اگر ایسا ہے تو پانی کی مقدار زیادہ کر دیجیے۔ ایک جوان آدمی کو دن بھر میں کم سے کم آٹھ دس گلاس پانی پینے کی ضرورت ہو اور اس موسم میں تو اور بھی زیادہ پانی پینے کی ضرورت ہے۔ صبح اٹھتے ہی نہار نہہ اگر آپ ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس پی لیا کریں تو رقع قبض میں بہت مدد دیگا۔ دو اوس میں پڑو لا کر قبض کے لیے بہت اچھی چیز ہے۔ قبض کے علاوہ آپ نے کوئی اور شکایت لکھی ہی نہیں جو کچھ سمجھیں آئے کہ مرض کیا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تعجب ہے کہ آپ روزانہ ۶-۵ میل سیر کے عادی ہونے کے باوجود کثرتِ ریاچ کی شکایت میں مبتلا ہیں۔ بہر حال آپ کو اپنی غذا کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ غذائیں سادہ کھائیے مثلاً موٹے آٹے کی روٹی ساگ پات اور سبز کاریاں کھائیے۔ آلو بھی قابض ہادی چیزیں اور میٹھی چیزیں بالکل نہ کھائیے۔ سیرے خارج ہونے کے بعد تیل کی ماش تمام بدن پر کیجیے۔ اگر دوسرے آدمی سے ماش کرائی جائے تو اس کو ہدایت کیجیے کہ وہ اوپر اُدھر ہاتھ مارنے کی بجائے ایک قرینے کے ساتھ اپنا ہاتھ اوپر سے بچے کی طرف لائے۔ اور اسی طرح ہاتھوں اور پردوں کی بھی ماش کر دیں۔ ماش آپ خود اپنے ہاتھ سے اس طرح کیجیے کہ دائیں ہاتھ کو تیل لگا کر بائیں طرف جھکے سے قریب اور پیٹ پر رکھ کر پوری تھیلی سے پیٹ کو لٹے ہوئے اوپر پسلی تک لائیے۔ اس کے بعد بائیں طرف ہاتھ کو موڑ دیجیے اور ادھر کی پسلیوں کے پاس پہنچ کر پیٹے بائیں جھکے سے قریب تک پہنچ جائیے اور ہاتھ کو اٹھا کر اوپر دائیں طرف لے جائیے اور اسی طرح ۵-۶ مرتبہ کیجیے۔ امید ہے کہ ایسا کرنے سے آنتوں میں تحریک پیدا ہو کر قبض بھی دفع ہوگا اور ریاچ بھی خارج ہو کر میں گئے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون مغویٰ عمدہ ۱۰-۶ ماشے کھائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آپ فولاد محلول استعمال کیجیے۔ نسخہ اکت سنگھ کے ہمدرد دھت میں صفحہ ۴۰ پر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوسا جھ)

(د) گل قند ۳ توے، نمک منیاری ۱۰ توے ہر دو کو ملائیں اور ۶ ماشے کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت کھائیے۔ (حکیم جاپوں لائل پوری)

(۵) اسپنول ایک توہ کہ ماشہ بھر گھی یا روغن بادام سے چرب کر کے رات کو سوتے وقت پھاٹک میں اوپر سے پاؤں پر دھو دھو رہیں۔ ۵-۶ دھو کر پانی کا ہوتو اچھالے۔ ایک مہینہ مسلسل استعمال کریں۔ اس کے بعد جیسے میں وہ چار مرتبہ حسب ضرورت استعمال کر لیا کریں۔ (حکیم مظفر الدین)

(۲۲۵) تھیمبیلوں کا پسینہ - (۱) آپ کسی بھی خفیت سادہ پیٹ میں ہو جانے کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے۔ مریض کی تھیمبیلوں میں پسینہ آنے کا سبب یہی ان کا فطور مضہ ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے پیٹ میں کیڑے ہوں۔ اگر کبھی کوئی کچھ اچھا خانے میں نکلا ہے تو طالبان میرا خیال سمجھ ہے اور آپ سب سے پہلے ان کو کچھ دوا کھلائیے اگر کچھ نہیں ہیں تو کسی مقامی معالج سے فطور مضہ کا علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہمارے جسم میں پسینہ پیدا کرنے والی گھٹیاں کم دہش ہر جگہ موجود ہیں، جو مقامی اعصاب جلد کے تحت سطحی عروق کے کھلنے سے اپنا کام انجام دیتی رہتی ہیں، ہاتھ کی تھیمبیلوں اور پاؤں کے ٹکوں میں یہ گھٹیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ لیکن ان مقامات کی جلد مخصوص اور سخت ہونے کے باعث عموماً ان کا کام ختم رہتا ہے۔ لیکن جب کسی شخص کے خون میں کوئی غیر معمولی تغیر ہوتا ہے اور اس سے پسینہ پیدا کرنے والا عصبی مرکز متحرک ہوتا ہے تو اعصاب جلد پر اس کا اثر پڑتا ہے اور یہ اثر اس قدر سخت ہوتا ہے کہ تھیمبیلوں وغیرہ کی سخت جلد بھی گھٹیاں کو پسینہ پیدا کرنے اور اس کے نکلنے کو نہیں روک سکتی اور نہ موم کو کسی سردی اس کے لیے مانع ہو سکتی ہے۔ ایسے لوگ عموماً عام جسمانی کمزوری، مگر اور معدے کی بیماریوں اور قبض کے شکار ہوا کرتے ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۲۶) سیاری کے فائدے اور نقصانات - (۱) سیاری کسی قدر قابض ہوتی ہے اور دوسرا فائدہ اس کا یہ ہے کہ آنتوں کے کیڑوں کو بھی ہلاکتی ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے دل اور دماغ پر اس کا کوئی اثر اچھا یا بُرا نہیں ہوتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دل و دماغ قابض اور رادع (دکو کوٹانے والی) ہے۔ دانتوں اور موٹروں کو قوی کرتی ہے اور ان سے خون بہنے کو روکتی ہے، پیسے کی آمد کو بند کرتی ہے، دستوں کو روک دیتی ہے۔ جسے کو قوی کرتی ہے، دل و دماغ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہے اور دماغ کی طرف بخارات چڑھنے کو روکتی ہے اور گرم ہاتھ جو روک کر سکتے ہیں اس کو شکم دیتی ہے اگر وہ دھلنے کی پتھری کے مریضوں اور قورخ کے مریضوں کے لیے مضرب۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۲۷) مجموعہ امراض - (۱) آپ اپنی عام دھت کی بجائیے لیے چند شیشیاں "انکرے ٹون" کی پی ڈایے جنھوں نے کے لیے آپ یہ کہنے پر کرات کو جس وقت وہ تکلیف دیں اس وقت دو تین قطرے مٹی کے تیل یا بارہین کے تیل کے مہر کے اندر ٹپکائیں۔ چند بار یا کرنے سے چہننے مرا رہیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حضرت! ایسا کون یکم ہے جو خدا خواست آپ کی موت کا خواہش مند ہو۔ ہم تو دست بردار خدا کا خدا آپ کو اپنی رحمت سے عر شرف عطا فرمائیے۔ لیکن شہال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے مرض کی عمر تیس سال ہو چکی ہے اور اب اسی سال کی عمر میں آپ کو یہ خیال ہو رہا ہے کہ وہ کے ذریعے سو حالات شائع کر کے طالع کرنا چاہتے ہیں۔ ہر مرض کا ذمہ خداؤں پر ہی ختم نہیں ہے، بلکہ جس کی قدرتی قوت طاقت کو بھی۔ یہ سب باتیں سوچ کر آپ کے لیے ان مراحل میں پہنچنے کے لیے جس میں قوت طاقت بھی کم ہو رہی ہے، اس لیے مرض سے شفا یابی کی چنداں امید نظر نہیں آتی، لیکن ہم مشورہ دینا ہمارا فرض

40

سوال و جواب

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرنے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

ضوابط اندراج

- (۲) سوال دو سطروں سے مرکز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
- (۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی دو آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیے۔
- (۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو آنے کے تحت بیچ کر تین سطر سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
- (۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
- (۶) اشعار کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے دھڑکھٹاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
- (۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجیے وقت گزیر زبردستی اور پتہ نہ لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
- (۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر پچھلے کی تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
- (۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دوا مانے یا رسالے کے پرستار کا استعمال کیے گئے ہوں۔

سیکریٹری ہمدرد محنت

(۲۳۵) ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء میں مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی، کے آخری جیسے میں دس امرامی نئے بعنوان "مصر" درج ہیں۔ ان میں سے اس ایک نئے کی نقل کی ضرورت جس میں ہمارا در کونیم کے درخت میں نصب کرنے کے بعد اس کے پھول سنبھال کرنے کی تھیں اور درج ہو۔ (فریدانمبر ۳۶۵) (۲۳۶) میرے تمام سر میں کبھی خصوصیت کے ساتھ تاویں، در درجہ ہے۔ ہر بھٹکے بعد آگھ میں شدید درد ہو جاتا ہے۔ درد ہونے سے پہلے چارخ کے گرد رنگین چکر دکھائی دیتے ہیں اور دھندلا دکھائی دینے لگتا ہے۔ نزلہ بھی رہتا ہے۔ کھٹو کے میڈیکل کالج کے اکثریم نے سنبھال بانی انگلہ کو تشخیص کیا ہے۔ (ایک ناظر)

(۲۳۷) میرے ۶۵ سالہ والد صاحب بواسیر فونی میں مبتلا ہیں۔ قبض صبت زیادہ رہتا ہے۔ کالج بھی مکمل آتی ہے جو انگلیوں کی مدد سے اندر ہو جاتی ہے۔ عمو کی زبانی کے ساتھ ساتھ کالج کی تکلیف بڑھتی جا رہی ہے، یہاں تک کہ اب پیشاب کرتے وقت بھی کالج نکل آتی ہے اور پیشاب رگ جاتا ہے۔ (فریدانمبر ۹۱۲) (۲۳۸) میری عمر ۶۱ سال ہے۔ دو گھنٹے کے بعد پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب متور می مقدار میں اور تھوڑا قطرہ ہو کر آتا ہے اور دھار ٹپڑھی ہوتی ہے۔ گرم چیزیں نقصان پہنچاتی ہیں۔ (فریدانمبر ۱۰۵۳)

(۲۳۹) مجھے مسارع الصدور، اسٹیکسکوپ، پیراڈیا، انگریزی میں کسی ایسی اور مفید کتاب کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب اور محکمہ انگریزین صاحب مناسب رہنمائی فرمائی۔ (فریدانمبر ۸۱۱)

(۲۴۰) پچاس سالہ مریض کے لئے پیرس دس جیسے ہوئے مریض آگئی تھی۔ چلنے پھرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دواؤں گئے متورم ہیں۔ مریض کو پیچھے آتشک ہو گیا ہے۔ (فریدانمبر ۷۰۹)

(۲۴۱) میرے چالیس سالہ دوست کے سپٹ میں کھانا کھانے کے چار گھنٹے بعد درد ہوتا ہے۔ یہ درد کچھ کم لینے سے جاتا رہتا ہے۔ قبض کی دائمی شکایت ہے۔ کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ (فریدانمبر ۹۳۰)

(۲۴۲) پینتالیس سالہ مریض کی آنکھی پر سفید داغ تین سال سے تھا۔ اب مرض بڑھ کر بالائی پشت اور تھیلی پر پھیل گیا ہے۔ داغوں کا رنگ کبھی بالکل سفید اور کبھی سرخی لیے ہوئے ہوتا ہے۔ سوئی چھونے سے خون بھی نکلتا ہے۔ (فریدانمبر ۱۰۶۰۶)

(۲۴۳) ۱۵ سالہ خیر شدہ ریفی کو بار بار پیشاب آنے کی شکایت ہے۔ کبھی کبھی بستر پر بھی پیشاب کر دیتی ہے۔ (فریدانمبر ۳۰۷)

(۲۴۴) میرے ۲۰ سالہ لڑکے کے ہاتھ پر کرموں میں کھلتے ہیں اور بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ (فریدانمبر ۱۰۴۳۲)

(۲۴۵) مجھے گرد دی داغ اور نزلے کی شکایت ہے۔ سینے میں خراش بھی رہتی ہے۔ (فریدانمبر ۸۱۳۶)

(۲۴۶) میں اٹھارہ سالہ طالب علم ہوں۔ میرے جسم میں خون کی بہت کمی ہے۔ قبض رہتا ہے۔ نیزہ درد سر، نزلہ و زکام رہتے ہیں۔ دماغ کم زور ہے۔ (فریدانمبر ۹۱۱)

(۲۴۷) ۲۳ سالہ ریفی چار سال سے سیلان دم میں مبتلا ہے۔ رطوبت اندھے کی سفیدی کی طرح ہوتی ہے۔ مکر اور زائوں میں درد رہتا ہے۔ ایک سال سے نزلے کی شکایت بھی رہے گی ہے۔ سبک نہیں لگتی۔ امکان کی شکایت بھی ہے۔ (فریدانمبر ۵۵۵)

۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء میں مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی، کے آخری جیسے میں دس امرامی نئے بعنوان "مصر" درج ہیں۔ ان میں سے اس ایک نئے کی نقل کی ضرورت جس میں ہمارا در کونیم کے درخت میں نصب کرنے کے بعد اس کے پھول سنبھال کرنے کی تھیں اور درج ہو۔ (فریدانمبر ۳۶۵)

گرمی کے موسم میں تن درستی کی حفاظت

اطباء قدیم نے موسم گرمی کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موسم میں ہوا کے جمونے شعلوں اور آگ کی لپٹوں کی طرح گرم ہو جاتے ہیں اور فضا تپتے ہوئے تنور کی مانند ہو جاتی ہے۔ درخت، آبشار، ندی اور نالے خشک ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف انسان بلکہ حیوان بھی گرمی کی شدت کو محسوس کرتے ہیں اور ہر وقت پانی کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں۔ طائران خوشنوا اپنی اپنی زمزمہ بھیاں بھول کر کھلی ہوئی سوکھی مقلوں اور بانپتے ہوئے سینوں سے صدر لے اٹھ کر پیکار کرنے لگتے ہیں۔ غرض مجموعی حیثیت سے یہ موسم بہت ہی شعلہ انگیز اور آتش ریز ہوتا ہے۔ انھیں میرٹھی نے کیا خوب کہا ہے :-

مئی کا آن پہنچا بہمیں بہا چوٹی سے ابروی تک پسینہ

گرمی کی مصیبتیں و خطرے اس موسم میں روح بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ اور وہ رطوبت بھی کچھ نہ کچھ تحلیل ہو جاتی ہے جس پر زندگی کا مدار ہے۔ معدہ کم زور اور مضطرب ہو جاتا ہے۔ سخت مہلک اور خطرناک بیماریاں پھوٹے پڑتی ہیں۔ اسی لیے صاحبانِ مقدرت سرد مقامات مثلاً کشمیر اور شیلے وغیرہ چلے جاتے ہیں۔ جو وہاں نہیں جاسکتے وہ برقی پنکھوں اور خس کی ٹھنڈی مٹیوں کی مدد سے اپنے محلوں میں کشمیر اور شیلے کی ٹھنڈکوں کو جذب کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ مگر ہندوستان کے عام باشندے ناداری اور غربت کی وجہ سے اپنی عزیز ترین زندگی کی حفاظت کر لے اتنا رپیہ خرچ نہیں کر سکتے۔ وہ نہ کشمیر جاسکتے ہیں نہ شیلے، اور نہ خس کی مٹیوں سے کوئی ایسی جنت تعمیر کر سکتے ہیں جہاں گرمی کی جتنی مصیبتوں سے انھیں بچا مل سکے۔ وہ اپنی جانوں، عزیز اور قیمتی جانوں ہی کو ڈھال بنا لیتے ہیں۔ اس لیے کوئی ٹوکے آتشیں جھینکوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ کوئی محسوسہ بخار میں مبتلا ہو کر دم توڑ دیتا ہے۔ کوئی صفرو دی دستوں، تھے اور پیاس کی مصیبتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ دردِ دسرا اور دل کے دھڑکنے کی شکایتیں تو اس موسم میں عام ہو جاتی ہیں۔ گرمی کے ان

مہلک اور جان لیوا خطروں سے حفاظت کی یہی صورت ہے کہ آدمی دھوپ اور گرمی سے بچتا رہے۔ ٹوچتے وقت باہر نہ نکلے۔ سایہ اور دھوپ کے درجہ حرارت میں ۵۰ - ۴۰ درجے کا فرق ہوتا ہے اس لیے باہر نکلنے کی حالت میں پتھری لگانا ضروری ہے۔ سر، گردن اور ٹیڑھ کی گرمی سے کافی حفاظت کرنی چاہیے۔ دھوپ میں چلنے پھرنے کے بعد ایک ایک ٹھنڈا پانی نہ پیا جائے ٹھنڈی جگہ سے ایک دم باہر بھی نہ جانا چاہیے۔ گوشت اور گرم چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ غذائیں ٹھنڈی اور بری ترکاریاں مثلاً کھیر، گلڑی، خرفہ، پالک، کاجو وغیرہ کھانی جائیں۔ سیاہ لباس نہ پہنتا چاہیے۔ پھلوں میں تر بوڑ، سنترہ، انار، فالہ کھانا چاہیے۔ قبض ہو جائے تو کوئی ہلکی ملٹین دوا مثلاً قرص ملٹین کھائیں۔ سہل ہرگز نہ لیں۔ غذا کے ساتھ سرکہ، پیاز، پودینہ یا اٹی ضرور کھائیں۔ گرمی میں پیسنے زیادہ کانے سے اور موسم کی گرمی و خشکی اور معدے کی حدت کے باعث پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو ٹھنڈا اور میٹھا پانی پینا چاہیے۔ اور چونکہ ہندوستان میں عام غربت و افلاس کی وجہ سے ہر شخص اوپر کی ضروری ہرایتوں پر عمل نہیں کر سکتا اور نہ بیک وقت ان کا حاصل کرنا کوئی آسان بات ہے، اس لیے

یہ ہے کہ صبح کو نہار منہ کوئی ٹھنڈا، نمفروح اور مسکن مشربت پانی میں ڈال کر پی لینا چاہیے اور بھر اطمینان سے اپنے کاموں میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ لیکن مشربت ایسا ہونا چاہیے جس کے متعلق صحیح طبی اصول پر یہ اطمینان ہو کہ وہ معدہ، جگر، دل و دماغ اور گردے اور جسم کی پوری مشین کے کاموں پر کوئی خراب اثر نہ ڈالے گا۔ بلکہ وہ ان اعضا کو گرمی کے اثر سے بچا کر معمول کے مطابق اپنے افعال و وظائف

گرمی کی مصیبتوں سے بچنے کی اچھی ترکیب یہ ہے کہ صبح کو نہار منہ کوئی ٹھنڈا، نمفروح اور مسکن مشربت پانی میں ڈال کر پی لینا چاہیے اور بھر اطمینان سے اپنے کاموں میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ لیکن مشربت ایسا ہونا چاہیے جس کے متعلق صحیح طبی اصول پر یہ اطمینان ہو کہ وہ معدہ، جگر، دل و دماغ اور گردے اور جسم کی پوری مشین کے کاموں پر کوئی خراب اثر نہ ڈالے گا۔ بلکہ وہ ان اعضا کو گرمی کے اثر سے بچا کر معمول کے مطابق اپنے افعال و وظائف

کے انجام دینے میں سرگرم رکھے۔ جگر کو گرم نہ ہونے دے کہ وہ معمول سے زیادہ صغیر پیدا کرنے لگے۔ دل کو قوت دے کہ اس کی حرکتوں کو پست نہ ہونے دے اور گردوں کو ان کے اصل فرض کی ادائیگی پر اس طرح آمادہ و تیار رکھے کہ وہ جسم کے زہریلے مواد کو پشیا ب کے ذریعے سے نکالتے رہیں، جلد اور پسینے کی گھٹٹیوں (غدد عرقیہ۔ سوٹ گلینڈز) کے افعال کو اس قدر باقاعدہ رکھے کہ موسم کی گرمی اور ٹھنڈی ہوا میں پھرنے سے بدن میں جو گرمی پیدا ہوا اسے وہ پسینے کے ذریعے سے نکالتی رہیں۔ نظاں ہے کہ یہ فائدے کسی عام اور باڈا کی مشرت سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان کا حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہو جب ماہرین فن کی کوئی جماعت یا فن طب سے متعلق کوئی ایسا ادارہ جسے بہترین دل و دماغ، اوج عقل و فہم رکھنے والے اطباء کا مخلصانہ تعاون، اور جدید آلات و اسازی کی امداد حاصل ہو، سائنسک اصول پر کوئی ایسا مشرت تیار نہ کرے جس میں یہ تمام اوصاف جمع ہوں۔ پھر کیا وی اصول سے اس کے اثر کرنے والے اجزاء کے متعلق قطعی طور پر ثابت نہ ہو جائے کہ واقعی وہ فائدے اس میں موجود ہیں۔ اس قسم کا مشرت جو اپنے سائنسی فکر منافع اور فوائد کی بنا پر مندوستان بھر میں مشہور اور اپنی ٹھنڈی فرحت بخش اور مسکن تاثیرات کی وجہ سے عہد حاضر میں لانا فی تسلیم کیا جا چکا ہے صرف

مشرت روح افزا (فجٹرا)

ہے۔ جسے سالہا سال کی محنت و کاوش کے بعد ہمدرد و خانہ دہلی نے تیار کیا جو اور ۳۵ سال کی طویل مدت میں اس کی لاکھوں تلیں، بولنے مخصوص دل فریب سرخ رنگ اور اپنی عطریہ خوشبو کے باعث جذب کشش کی تمام رنگین خصوصیتوں کی حامل ہوتی ہیں، ہندوستان اور بیرون ہند مختلف المزاج انسانوں، مختلف آب ہوا کے شہروں، قصبوں اور دیہات میں اپنے طبی اوصاف کا مظاہرہ کر چکی ہیں مشرت روح افزا صرف ایک گلاس جس میں بے شمار قیمتی پھولوں کا رس اور موسمی تازہ پھولوں کی خوشبوئیں شامل ہوتی ہیں گرمی کی تمام شعلہ باریوں کو ایک ہی لمحہ میں اس طرح سرد کر دیتا ہے جیسے پانی کا چھینا آگ کو۔

مشرت روح افزا اور موسم گرما

میں وہی تعلق جو جو پانی اور آگ میں ہو سکتا ہے۔ جب دھوپ میں چلنے پھرنے، یا نو کے گرم جھونکوں کے اثر سے معدے میں آگ سی حال ہو جائے۔ زبان پر کانٹے کھڑے ہوں، ہونٹوں پر پیڑیاں جم گئی ہوں، آنکھوں سے چنگاریاں جھڑتی ہوئی معلوم ہو۔ ہی ہوں، پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گیا ہو مگر پیاس لحد بہ لحد بڑھتی جا رہی ہو، دل کی حرکت سست ہو گئی ہو اور آدنہ یہ محسوس کر رہا ہو کہ بے ہوشی ایک خطرناک دیکو کی طرح اس کی طرف بڑھتی جا رہی ہو تو مشرت روح افزا کا ایک گلاس پی لینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زندگی ایک سرخ سیال کی شکل اختیار کر کے جسم میں داخل ہو گئی اور دیکھتے ہوئے انگاروں یا لپکے ہوئے شعلوں پر پانی ڈال دیا گیا۔ مشرت روح افزا پیتے ہی ہمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے کہ آدمی دوزخ سے نکل کر جنت میں پہنچ گیا۔ مشرت روح افزا گرمی کی تمام خطرناک علامات اور مخدوش بیماریوں کے لیے تریا ثابت ہوا ہے۔ پیاس گزنی اور خشکی کو فوراً دور کرتا ہے۔ طبیعت کی سستی، اپتی اور ممکن کو دفع کرتا ہے۔ درد سرتے، متلی، صفراوی دستوں اور دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ دل و دماغ کو کیف و سرور سے بھر دیتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہے بلکہ اس کا رنگ تو شوخی اور عنایت کی اس حد تک پہنچ گیا کہ اس میں دل ربانی اور محبوبیت کی شان پیدا ہو گئی ہے۔ پھر اس کی نگہت نیز خوشبوئیں جو گلاس ہونٹوں تک پہنچنے سے پہلے ہی دل کے غچے کو گھول کر پھول بنا دیتی ہیں اور دماغ کی بندگی کو کھلنے پر مجبور کر دیتی ہیں، اس کی دلی فریبی اور کشش کو اور بڑھا دیتی ہیں۔

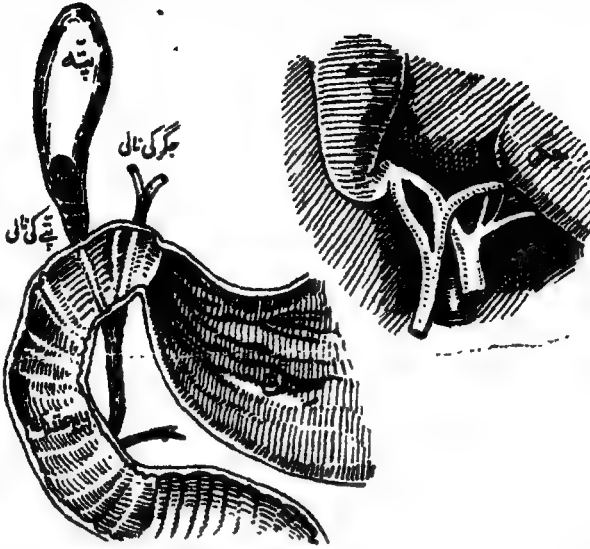
مشرت روح افزا کی تاثیریں

مشرت روح افزا کی ترتیب ایسے اجزاء سے کی گئی ہے جو طبیعت یا قوت حیات (وائٹل فورس) کو بیدار کر کے سو قوت

دماغت بخشتے ہیں اور طبیعت کو اس قابل بنا دیتے ہیں کہ ناگہانی طور پر کوئی موسمی خطرہ پیش آ جائے تو وہ اس کا مقابلہ کر کے اور جسم کو ازاد یا حرارت (ثانی پر تھرمیا) (HYPERTHERMIA) سے محفوظ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صبح کو نہار مٹھ شربت روح افزہ اس کا ایک گلاس پی لینے سے لو لگنے کا اندیشہ نہیں رہتا اور دھوپ میں ملنے پھرنے یا روزمرہ کے کاموں میں ورزش کی حد تک پہنچنے والی محنت و مصروفیت کے باعث قدر شا عسلات کی حرکت سے جو زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے اسے شربت روح افزہ کا اثر کرنے والا اصل جزو جلد اور پسینے کی گلیٹیوں (عدو قیہ سونٹ گلیٹیز) پر اثر ڈال کر پسینے کی راہ کو خارج کر کے جسمانی حرارت کو اعتدال پر قائم رکھتا ہے اور جگر کے افحال کی نگرانی کر کے غلیات جگر (ہیپے پیک سیلین) کا طبی مقدار سے زیادہ صفرا پیدا کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑتا نیز آنٹوں پر صفرا یعنی پت کی ترادش کو اس درجے یا قاعدہ رکھتا ہے کہ نہ تو صفرا زیادہ مقدار میں آنٹوں پر ٹپک کر صفراوی دستوں کا باعث ہو سکتا ہے اور نہ اس کے کم ٹپکنے کی وجہ سے قبض کا اندیشہ رہتا ہے۔ شربت روح افزہ جگر کے فعل کو درست رکھ کر یہ موقع نہیں دیتا کہ صفرا معمول سے زیادہ معدے میں اگر دوسرا متلی سقے، اور دستوں وغیرہ کا باعث ہو۔ یہ گردوں کے مزاج اور ان کے افحال کو گرمی کے اثر سے بچاتا ہے اور گردے خون کے خراب اجزاء کو بدستور پیشاب کے راستے سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

جگر اور پت

ان دونوں افحال کے اثرات شربت روح افزہ کے ساتھ سے صبر ہتے ہیں اور وہ خلی جگر ہیپے پیک سیلین کو طبی مقدار سے زیادہ صفرا پیدا کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑتا +



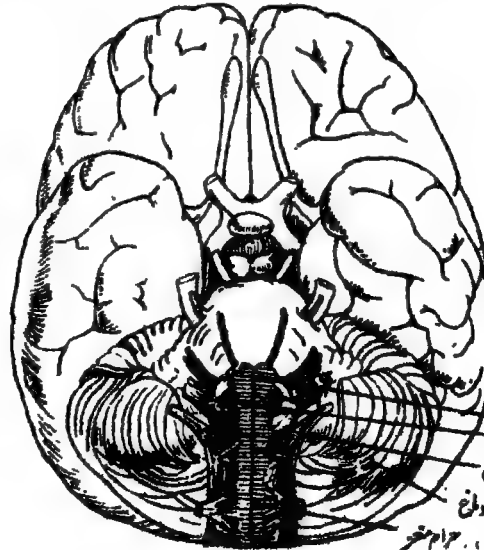
ایک گلاس پی لینے سے لو لگنے کا اندیشہ نہیں رہتا اور دھوپ میں ملنے پھرنے یا روزمرہ کے کاموں میں ورزش کی حد تک پہنچنے والی محنت و مصروفیت کے باعث قدر شا عسلات کی حرکت سے جو زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے اسے شربت روح افزہ کا اثر کرنے والا اصل جزو جلد اور پسینے کی گلیٹیوں (عدو قیہ سونٹ گلیٹیز) پر اثر ڈال کر پسینے کی راہ کو خارج کر کے جسمانی حرارت کو اعتدال پر قائم رکھتا ہے اور جگر کے افحال کی نگرانی کر کے غلیات جگر (ہیپے پیک سیلین) کا طبی مقدار سے زیادہ صفرا پیدا کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑتا نیز آنٹوں پر صفرا یعنی پت کی ترادش کو اس درجے یا قاعدہ رکھتا ہے کہ نہ تو صفرا زیادہ مقدار میں آنٹوں پر ٹپک کر صفراوی دستوں کا باعث ہو سکتا ہے اور نہ اس کے کم ٹپکنے کی وجہ سے قبض کا اندیشہ رہتا ہے۔ شربت روح افزہ جگر کے فعل کو درست رکھ کر یہ موقع نہیں دیتا کہ صفرا معمول سے زیادہ معدے میں اگر دوسرا متلی سقے، اور دستوں وغیرہ کا باعث ہو۔ یہ گردوں کے مزاج اور ان کے افحال کو گرمی کے اثر سے بچاتا ہے اور گردے خون کے خراب اجزاء کو بدستور پیشاب کے راستے سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

شربت روح افزہ کی ایک خاص تاثیر

جس سے نہ صرف عام بازاری شربت بلکہ موجودہ زمانے کے بہترین شربت بھی محروم ہیں یہ جو کہ وہ دل، جگر، معدہ اور گردوں کے کاموں پر پورا حاکمانہ اثر قائم کرنے کے ساتھ اپنے بہترین اور مقوی پھلوں کے رسوں اور پھلوں کی خوشبوؤں نیز مغزجات کے باعث دماغ، راس، نخاع و میڈولا، پر بھی مؤثر ہوتا ہے اور مرکز مولد حرارت (دھرموجے نے ٹیک) مرکز مخرج حرارت (دھرمولائی ٹیک) اور مرکز معدل حرارت (دھرمونیک ٹیک) کو اتنا متزلزل رکھتا ہے کہ اول تو جسم میں زیادہ حرارت پیدا ہی نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو مرکز مخرج حرارت فوراً سرگرم عمل ہو جاتا ہے اور نفس شیز

دماغ کے نیچو کا حصہ

جس کے پچھلے حصے میں راس نخاع (میڈولا) کے پاس وہ مرکز ہوتے ہیں جو انسان کے جسم میں حرارت پیدا کرتے ہیں اور اس کو اعتدال پر رکھتے ہیں۔ شربت روح افزہ اعتدال میں داخل ہوتے ہی پھیپھوں کے ذریعے سے ان مرکز پر اثر کرتا ہے اور اس طرح دماغ جسم کی حرارت اعتدال پر عصبانی چھوڑ دیتا ہے۔



کے باعث دماغ، راس، نخاع و میڈولا، پر بھی مؤثر ہوتا ہے اور مرکز مولد حرارت (دھرموجے نے ٹیک) مرکز مخرج حرارت (دھرمولائی ٹیک) اور مرکز معدل حرارت (دھرمونیک ٹیک) کو اتنا متزلزل رکھتا ہے کہ اول تو جسم میں زیادہ حرارت پیدا ہی نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو مرکز مخرج حرارت فوراً سرگرم عمل ہو جاتا ہے اور نفس شیز

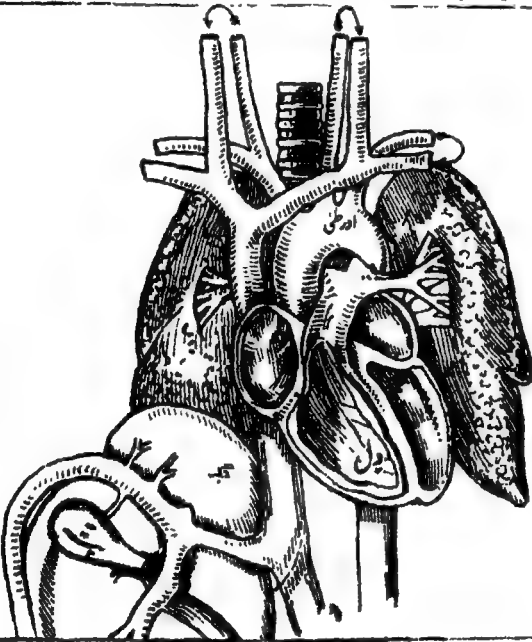
فضلات مثلاً پیشاب، پاخانہ اور جلد کے ذریعے سے حرارت بدنہ خارج ہو جاتی ہے۔ غرض شربت روح افزا دماغ کے مرکز حرارت کے افعال میں موسم گرما کے تباہ کن اثرات سے کسی قسم کا اختلال پیدا ہونے نہیں دیتا۔ بلکہ مرکز مولد حرارت اور مرکز مخرب حرارت کے وظائف میں طبعی یکسانیت، ہم آہنگی اور اعتدال قائم رکھتا ہے۔ اس طرح انسان گرمی کی بہت سی جھلک بیماریوں سے یقینی طور پر محفوظ رہتا ہے، کیونکہ اگر پیدائش حرارت اور اخراج حرارت میں تناسب و اعتدال قائم نہیں رہتا تو طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ شربت روح افزا کی یہی تاثیر ہے جس نے اسے طب قدیم کی تمام نئی اور پرانی ایجادات میں خاص اور امتیازی درجہ دے دیا ہے۔ کج ان خواص اور تاثیرات کا کوئی شربت دستیاب نہیں ہو سکتا۔

شربت روح افزا کے جزا و موثرہ

شربت روح افزا جو بہارِ رحمتِ دہلی میں ۳۵ سال سے نہایت احتیاط اور حکیمانہ نکتہ آفرینوں کے ساتھ مخصوص

دل اور دورانِ خون

شربت روح افزا کی
پہلی خوراک دورانِ خون
پر اپنا اثر کرتی ہے۔ دورانِ
خون شربت روح افزا
کے استعمال سے ہمیشہ
صحیح رہتا ہے۔



تحریراتی میں تیار ہوتا ہے۔ اپنے
اجزائے موثرہ کی اہمیت اور
طریق تیاری کی ندرت نیز اپنے
فوائد کے لحاظ سے دنیا کا
بے نظیر اور لامتناہی شربت
ہے۔ اس میں انار، سیب
سنترہ، انناس، بھی، فلسفہ
آلوچہ اور دوسرے بہترین تازہ
پھلوں کے رسوں کے علاوہ بہت
نایاب اور بیش قیمت پھول دالے
جاتے ہیں۔ یہی پرس نہیں کیا
جاتا بلکہ گلاب، بید مشک، کیوڑہ

اور دوسری قیمتی ادویہ کے نہایت صاف و شفاف عرق تیار کر کے شربت روح افزا میں شامل کیے جاتے ہیں مختلف موسموں میں پیدا ہونے والے پھلوں، پھولوں اور میوؤں کے عرق شربت روح افزا کی ترتیب میں شامل ہیں جن کا ان کے موسم سے تیاری شربت کے زمانے تک جتنی اصول پر محفوظ رکھنا ہی ایک عظیم الشان فنی کارنامہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شربت روح افزا میں ایسی عجیب اور نادرتاثریں پیدا ہو جاتی ہیں جو طبیعت یا قوتِ حیات (دو اسل فورس) کو گرمی کی تمام بیماریوں کے خلاف کامیابی سے جنگ کرنے کے قابل بنادیتی ہیں

شربت روح افزا کی تیاری

شربت روح افزا کی تیاری میں ایسی خصوصیات برتی جاتی ہیں جو دلی فن و داسازی میں بجائے خود ایک انقلاب ہیں اور جو طب قدیم کے تمام اداروں میں صرف بہارِ رحمتِ دہلی کا حصہ ہیں۔ شربت روح افزا جس مخصوص دیک میں تیار کیا جاتا ہے وہ اتنی بڑی ہے کہ اس میں ایک ہی وقت میں تقریباً ایک ہزار بوتلیں سمائی ہیں۔ ہر دیک میں مخصوص قسم کے آلات لگے ہوتے ہیں جو ہر وقت شربت کا درجہ حرارت، مقدار، وزن اور اس کا قوام وغیرہ بتاتے رہتے ہیں۔ یہی سائنسی نکتہ طریقہ تیاری جو شربت روح افزا ہمیشہ کیساں ہوتا ہے۔ ہر رسوں، لکھنے کے پتوں میں کے مزہ، رنگ، قوام اور خوشبود و خیر میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شربت کی تیاری میں ہمیں غم نہیں ہو جاتی بلکہ

اس کے بعد اسے بغیر ماتہ لگائے مشینوں سے صاف کیا جاتا ہے اور مشین ہی کو بوتلوں میں بھرا جاتا ہے اس کے بعد کپ شول لگانے والی او بوتلوں پر پبل لگانے والی مشینیں پیکم شروع کرتی ہیں اور مشرب روح افزا کی بوتل کو ڈھن بجا کر پیش کر دیتی ہیں۔ یہی وہ خصوصیات ہیں جو مشرب روح افزا کو اپنی شان اور اپنے طرز کا واحد مشرب ثابت کر چکی ہیں۔ گزشتہ ۵۳ سال میں کوئی مشرب، مشرب روح افزا کا حریف ثابت نہیں ہوا اور آئندہ بھی اس کا امکان نہیں۔

شربت روح افزا اور گرمی کی بیماریاں

گرمی کے سخت اور روح و اخلاط کو خاستہ کر دینے والے موسم میں بہت سی مہلک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان تمام بیماریوں کے لیے روح افزا سے بہتر کوئی دوا ایجاد نہیں ہوئی مگر معتقدوں کا مقولہ ہے، ”خطہ صحت کا ایک اونس رشفہ کے ایک پونڈ کی قیمت رکھتا ہے، اس لیے بہتر وہ گرمی کی بیماریوں میں شربت روح افزا کی رشفہ بخششوں کے اطہار سے پہلے شربت روح افزا کے ذریعے سے ان بیماریوں سے بچنے کا طریقہ بتا دیا جائے۔“

موسیٰ کربلا

گرمی اور کر بلا میں ایک معنوی ربط ہو۔ پیاس کی شدت کر بلا کی بھی خصوصیت ہو اور گرمی کی بھی۔ اس موسمی کر بلا سے بچنا اور اپنے متعلقین نیز خاندان کے لوگوں کو بچانا ہر عہد آدمی کا پہلا فرض ہو۔ اس کا بہتر طریقہ یہ ہو کہ گرمی شروع ہوتے ہی صبح کو ہنار منہ مشرب روح افزا کا ایک گلاس پی لیا کیجیے۔ ایک اوسط درجے کے گلاس میں چار پانچ تو لے مشرب روح افزا اذ التا کافی ہو اگر برف دستیاب ہو سکے تو پانی کو برف سے ٹھنڈا کر لینا چاہیے۔ مشرب روح افزا سے تیار کیا ہوا یہ خوب صورت، خوش ذائقہ اور خوش ذائقہ اور خوشبودار جام دن بھر گرمی کے خواہشات محفوظ رکھے گا۔ اگر صبح کے ناشتے میں مادا دودھ پینا ضروری ہو تو دودھ کو مشرب روح افزا سے میٹھا کر کے پینا چاہیے۔ زندہ دلاں پنجاب دہی کی لسی میں مشرب روح افزا شامل کر کے پی سکتے ہیں۔ دودھ اور لسی کا ذائقہ مشرب روح افزا سے بہت خوش گوار ہو جاتا ہے۔ شام کو جب دن بھر کی مصروفیت کے بعد دل و دماغ اور اعصاب میں ٹھکن محسوس ہو تو مشرب روح افزا کا ایک گلاس نوش فرما کر دل و دماغ اور اعصاب میں طاقت و توانی اور قوت و مسرت کی ایک حیات بخش لہر فوراً پیدا کی جاسکتی ہے۔ خود بھی پیجیے اور سفر حیات کے تمام رفیقوں کو اس کا ایک لایک گلاس پلا کر اپنی زندگی کے چھوٹے، پھلنے باغ کو با در صبر کے حوادث سے بچائیے۔

ہاکی اور ٹینیس کے میچ اور شربت روح افزا

ہاکی، ٹینس، فٹ بال، گولف، بیڈمنٹن اور اسی قسم کے ورزشی کھیلوں کے بعد جب پسینہ کثرت سے بہنے لگے اور گرمی میں سخت ورزش کے نتائج کی بنا پر دل کی حرکت سست اور کم زور ہو رہی ہو یا ممکنہ انحلال اور افسردگی کا احساس ہو رہا ہو تو سوڈا واٹر اور ہر قسم کے مروتہ بستکن سیالوں اور مشروبات سے قطع نظر کہ شربت روح افزا کا ایک ایک گلاس ہر کھلاڑی کو پی لینا چاہیے۔ شربت روح افزا سوڈا واٹر میں ڈال کر پیا جائے گا تو سوڈے میں وہ نطف پیدا ہو جائے گا جو اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔

شربت روح افزا اور ماہِ صحت (جسٹ)

اگرچہ شربت روح افزا اپنی شان کا باکل انوکھا شربت ہے اور اس کے فوائد کسی دوسرے شربت یا عرق میں مجنبہ منتقل نہیں ہو سکتے تاہم ہمدرد و اخاء دہلی نے دور دورہ زار بننے والے ان لوگوں کی خاطر جو شربت روح افزا حاصل نہیں کر سکتے اور محض ڈاک کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتے ایک عجیب و غریب عرق "مار لہتھ" ایجاد کیا ہے جس میں انار، انگور، سنقرہ، ہبی، انتاس، فالہ وغیرہ کے تازہ رس بھی شامل ہیں اور عرق اور مٹھی دھن دو اس میں ڈال گئی ہیں۔ جو حضرات شربت روح افزا نہ خرید سکیں وہ مار لہتھ ۲۔ تو لے کر معمولی شکر یا قند کے شربت میں

ملاکر مع و شام شربت روح افزا کے پی سکتے ہیں۔

گرمی کی بیماریاں اور شربت روح افزا کے کثرت

شربت روح افزا گرمی کی مختلف بیماریوں کا بالکل آخری آسان اور بچا

پیش کر کے زبردست اور زندہ جاوید کا نام انجام دیا ہے۔ گرمی کی موزی اور تکلیف دہ بیماریوں میں شربت روح افزا استعمال کرنے کے نہایت آسان اور عام فہم طریقے لکھے جاتے ہیں:-

درد

گرمی میں زیادہ تر صفروں یا دھوی در در سر ہوا کرتا ہے صفروں در در سر میں کافور ملا کر دیا جاتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ بکائیاں آتی ہیں۔ دھوی در در سر میں کھول مل چھوٹے کارنگ سرخ ہوتا ہے۔ مسجاری معلوم ہوتا ہے۔ ہر قسم کا درد سر لو لگنے سے بھی ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات گرمی میں دماغی کام کرنے کی وجہ سے بھی سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ صفروں در در سر میں شربت روح افزا ۴۴ تو لے پانی میں یا عقیقہ بید مشک ۵ تو لے میں ڈال کر پلائیں۔ پیشانی پر قش زہم کی پھریری لگا دیں یا ہندو مرہم مل دیں۔ شربت روح افزا پہلی ہی خوراک میں صفرا بہت کو جو غیر طبعی طور پر محدسے میں گر کر درد سر پیدا کرتا ہے۔ روک دیتا ہے اور درد سر دور ہو جاتا ہے۔ اگر شربت روح افزا نہ ہو تو بال صحت ۲۰ تو لے معمولی شربت میں ملا کر پلائیں۔ درد سر دھوی میں شربت روح افزا ۴۴ تو لے پانی میں ڈال کر پلائیں۔ دماغی کام کرنے سے در در سر ہوا جو اکثر مصنفین، وکیلوں ایڈیٹروں دفتر کے کلکروں و محنتی طالب علموں کو ہوا کرتا ہے تو در در سر یا ٹھکن کا احساس ہوتے ہی شربت روح افزا ۵ تو لے برف کے ٹھنڈے پانی میں ڈال کر نوش کریں اس سے فوراً درد اور ٹھکن دور ہو جائے گی اور دلخ تازہ دم ہو کر کام کی طرف لگ جائے گا۔

لو لگنا۔ سن اسٹروک

جب سخت گرمی پڑتی ہو اور مروج کی تیزی بڑھ جاتی ہو تو ہندوستان کے گرم شہروں میں مئی جون اور جولائی میں لو لگنے کے حادثے ہوا کرتے ہیں جن مقامات پر گرمی ۱۰۸ سے ۱۲۰ فارن ہیت تک ہوتی ہو وہاں آدھی رات گزرتا ہے بھی لو لگ جائے کہ بر لو لگنے پر مریض کے دل پر گرمی کا احساس ہوا کرتا ہے۔ سر جھکا تا ہے۔ آنے آتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ نبض کم زور ہو جاتی ہے۔ سانس تنگ ہو جاتا ہے۔ پھر بے ہوش ہو جاتی ہے۔ ٹو کے سخت جملے کی صورت میں دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ ٹو کا کوئی حادثہ ہونے پر فوراً مریض کو آرام سے لٹا کر سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور شربت روح افزا ۴۴ تو لے ٹھنڈے پانی میں گھول کر جس قدر جلد ممکن ہو سکے پلائیں۔ اگر کچے آم کا جین تو ان کو گرم لاکھ میں دبا کر پانی چھڑیں اور یہ پانی ۵ تو لے لے کر اس میں شربت روح افزا ۴۴ تو لے شامل کر کے پلائیں۔ ٹھنڈے سرد لکھائیں۔ جب پیاس معلوم ہو تو شربت روح افزا عقیقہ بید مشک میں ملا کر پلائیں۔ شربت روح افزا ۴۴ تو لے سے ۵ تو لے تک مصری یا شکر کے شربت میں ملا کر اور ٹھنڈا کر کے پلائیں۔

(نسرختہ مصلحتیں سری :- عطر خس - عطر صندل - روغن گل - ہوزن)

احتلاج یا دل کی دھڑکن۔ گرمی کی شدت یا لو لگنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ یہی صورت میں طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ دل ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جب دل کی حرکت تیز ہو اور طبیعت پر وحشت کے آثار ظاہر ہوں تو فوراً شربت روح افزا ۵ تو لے ٹھنڈے پانی کے ایک گلاس میں ملا کر پلائیں۔ گرمی یا لگائے کے دودھ میں شربت روح افزا ڈال کر پیئے۔ دل کی دھڑکن دور ہو جاتی ہے۔ دل سستقل طور پر کم زور ہو تو غمیو مروراریدہ ماشے یا غمیو زہر مرہم ماشے کھلا کر اوپر سے شربت روح افزا ۴۴ تو لے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پلائیں۔

پیاس کی زیادتی۔ پیاس اس احساس کا نام ہے جو سرد تر چیز کی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔ جب پانی کی مقدار خون میں کم ہو جاتی ہے تو پیاس معلوم ہوتی ہے۔ گرمی میں پیاس بہت لگتی ہے۔ پیاس کے وقت اگر عمدہ پانی دستیاب نہ ہو اور زہاب پانی پینے میں آجائے جیسا کہ ریل اور بیل گاڑیوں کے سفر میں ہوا کرتا ہے تو خطرناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آدی ہر وقت گھر پر نہیں رہتا اور جب سفر میں ہوتا ہے تو جگہ جگہ کا پانی پینا پڑتا ہے جس کے اچھا ہونے کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی اس قسم کا پانی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ اس لیے گرمی میں خاص طور پر اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ پیاس کم لگے۔ گرمی میں کبھی محدہ، اجکراؤ، گروں کا فرج گرم ہو جانے کی وجہ سے بار بار پیاس لگتی ہو مگر پانی پینے سے تسکین نہیں ہوتی۔ پانی پیتے پیتے پیٹ پیچھول جاتا ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے بھی پیاس بڑھ جاتی ہے۔ علاج گرمی کے موسم میں پیاس کی شدت سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ صبح کو دن چڑھنے سے پہلے ۴ تو لے شربت روح افزا ٹھنڈے پانی یا دودھ یا دہی کی لسی میں ڈال کر پی لیں۔ اس ترکیب سے جگہ جگہ اور گروں پر اتنا اچھا اثر پڑتا ہے کہ دن بھر پیاس کی شدت نہیں ہوتی۔ جلد اور پیٹنے کی کشیدگیوں وغیرہ جو موٹ گھینڈز کا فعل بھی باقاعدہ رہتا ہے اور پسینہ ضرورت سے زیادہ خارج نہیں ہوتا۔ سخت گرمی کے وقت بھی طبیعت کام کرنے

پر حاضر رہتی ہو۔ پیاس کی شدت کے مریضوں کو شربت روح افزا ہ تو لے نہایت ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پلائیں۔ پہلے ہی گلاس میں پیاس کو سکون ہو جاتا ہو ضرورت ہو تو ایک گھنٹے بعد دوسرا گلاس پلائیں۔ ذیابیطس کے مریضوں کو پیاس کی زیادتی میں دو لابی ایک قرض کھلا کر اوپر سے شربت روح افزا ہ تو لے دچھا چھ۔ مئی ۱۵ ہ تو لے میں ملا کر پلائیں۔ اس سے صہل مرض کا بھی قلع قمع ہو جائے گا اور پیاس بھی دور ہو جائے گی۔ تین چار ہفتے مسلسل یہ عمل کریں شربت روح افزا ہ موجود نہ ہونے کی صورت میں ماڈرل صحت ۲، تو لے استعمال کیا جاسکتا ہو۔

قے اور متلی۔ گرمی میں جگر کے فعل کی خرابی کے باعث صفرا غیر معمولی طور پر سردے میں گر کر پیاس، ڈاڈمٹلی وغیرہ کی شکایتیں پیدا کر دیتا ہو ایسی صورت میں شربت روح افزا ہ تو لے پانی میں گھول کر تھوڑا تھوڑا پلائیں یا شربت روح افزا ہ تو لے عرق پودینہ ۱۰ تو لے یا عرق گلاب ۵ تو لے میں ڈال کر پیئیں اور ذرا سا شربت روح افزا ہ بار بار چاشتے رہیں۔ جی چاہے تو سوڈا وائٹ میں شربت روح افزا ہ شامل کر کے پیئیں۔ جہاز، ریل اور ہیل گاڑی وغیرہ میں بیٹھنے سے جو ڈانے لگتی ہو اس میں بھی شربت روح افزا نہایت مفید ہو۔ دو تو لے شربت پانی یا سوڈا وائٹ میں ڈال کر پلائیں۔ حاملہ عورتوں کی قے میں بھی شربت روح افزا ہ تریاق ثابت ہو جائے۔ ذرا ذرا سا شربت چٹائیں یا پودینے کے عرق میں ۲ تو لے شربت روح افزا ہ ڈال کر نوش کریں۔ گرمی کے تمام تجارتوں میں قے، پیاس، درد سر اور ہڈیاں کو۔ قے کرنے کی غرض سے شربت روح افزا ہ اسی طرح استعمال کریں۔

بھوک بند ہو جانا۔ گرمی کی شدت میں اکثر بھوک بند ہو جاتی ہو یا کم لگتی ہو۔ ایسی صورت میں صبح سویرے نہا رنہ ۴ تو لے شربت روح افزا ہ پانی یا دو میں ڈال کر پیئیں اور دوپہر تک کچھ نہ کھائیں کھانے کے وقت سردے میں بھوک کا احساس ہونے لگے گا اور حسب معمول خوب غذا کھائی جائے گی۔

ناگہانی بے ہوشی۔ بعض اوقات گرمی میں بچے میں بیٹھنے یا ریل اور مرکب پر چلتے چلتے آدمی بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہو۔ یہ قسم کی بے ہوشی میں شربت روح افزا ہ تو لے ٹھنڈے پانی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا بے ہوش آدمی کو پلائیں۔ نہ پانی سے تو چھپے سے حلق میں تاریں، اگر دل سے تو عرق بید شک ۵ تو لے عرق کیوڑہ ۵ تو لے بھی شامل کر دیں۔

صفراوی یا پیت کے دست

گرمی کے موسم اور گرم مقامات پر زندگی خرابی سے اکثر صفراوی یا پیت کے دستوں کی شکایت ہو جاتی ہو بچوں کے ہر قسم کے دستوں سے تو بیٹھے کا خبیث ہو جاتا ہے۔

دست شروع ہوتے ہی بڑے آدمی کو ۴ تو لے شربت روح افزا ہ عرق گلاب ۱۰ تو لے یا عرق پودینہ ۱۲ تو لے یا صرف پانی میں ڈال کر پلائیں۔ جب پیاس حلوم ہو تو سوڈا وائٹ میں شربت روح افزا ہ ڈال کر پلائیں۔ بچوں کو شربت روح افزا ہ ۱۰ تو لے یا عرق گلاب ۳ تو لے میں ملا کر دیں۔ سبز رنگ کے دست ہوں تو اسی شربت میں ذرا سا نارنہل دریا پانی اور زہر مہرہ بھی گھسیں دیں۔

بے خوابی یا نیند نہ آنا۔ گرمی میں جگر کی خرابی، قبض یا بد معنی کی وجہ سے یہ شکایت ہو جاتی ہو۔ نیند بالکل نہیں آتی یا کم آتی ہو۔ حاملہ عورتوں کو بھی نیند نہ آنے کی تکلیف ہو جاتی ہو۔ ایسی صورت پیش آنے پر شام کا کھانا سونے سے چار گھنٹے پہلے کھا لیا کریں اور رات کو سوتے وقت ۴ تو لے شربت روح افزا ہ ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پی لیا کریں۔ اس سے اکثر پہلے ہی دن نہایت گہری اور آرام کی نیند آ جاتی ہو۔ حاملہ عورتوں کو یا حمل میں نیند نہ آنے سے تو وہ بھی شربت روح افزا ہ اسی ترکیب سے استعمال کر سکتی ہیں۔ سرسبز تیل ڈالنے کی عادت ہو تو معمولی بازار میں تیلوں کی جگہ روغن بے نظیر اچھی طرح سرسبز تیل لیا کریں۔

طبیعت کا گرا گرا رہنا۔ گرمیوں میں دل کی حرکت کم زور ہو جاتی ہو۔ اس لیے اکثر طبیعت افسردہ اور گرمی گرمی رہتی ہو۔ شربت روح افزا ہ اور ذرا خون پر نہایت اچھا اثر ڈالتا ہو۔ اس کے استعمال سے طبیعت نشاط اور خوش ہو جاتی ہو جس وقت طبیعت گرمی گرمی ہو تو شربت روح افزا ہ تو لے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پی لیں۔ صبح و شام عادتاً شربت روح افزا ہ پیتے رہیں تو یہ شکایت پیدا ہی نہ ہوگی۔

چڑچڑاہٹیں۔ گرمیوں کے دن بہت بڑے ہوتے ہیں یوسم کی گرمی کے باعث جسم میں حرارت زیادہ ہو جاتی ہو۔ فضا اور ماحول بھی گرم ہوتا ہو ان وجہ سے اکثر دماغی کام کرنے والوں کے فرائض میں جن میں ایڈیٹروں سے لے کر دفینوں کے کلرک سب شامل ہیں۔ چڑچڑاہٹ پیدا ہو جاتا ہو۔ ذرا سی بات پر غصہ آتا ہو اور معمولی معمولی اسباب پر وہ بیوی بچوں اور ملازموں پر خشکی کا اظہار کرتے ہیں حقیقت میں یہ دل اور عصبانیت کی کم زوری کا نتیجہ ہوتا ہو اس دل چسپ مرض میں جب بیوی بچے شوہر کا انتظار خوف و ہراس کے ساتھ کیا کرتی ہو اور بچے تھینک باپ کے کھڑے ہو تو کھینے ہی خاموش ہو جاتے ہیں۔ شربت روح افزا نہایت مفید ہوتا ہو۔ ۴ تو لے شربت روح افزا ہ روف کے ٹھنڈے میں ڈال کر آتش مزاج شوہر یا باپ کو ملا دینا چاہیے۔ جلد یہ چڑچڑاہٹیں اور غصے کی عادت دور ہو جائے گی۔

نکسیر گرمی کے موسم میں گرمی اور خشکی کے باعث تکبیر چھوٹنے لگتی ہے اور سب سے خون ضائع ہو جاتا ہے جن لوگوں کو یہ شکایت ہو انھیں روزانہ صبح کو شربت روح افزا ۳ تولے پانی یا عرق شاہترہ میں ڈال کر پی لینا چاہیے۔

صفروں یا پست کا بخار۔ یہ شدید قسم کا پیرانی بخار ہے جو محرقہ بھی ہے کی ایک خطرناک قسم ہے جس میں بخار بہت تیز ہوتا ہے۔
علاج۔ پہلے ہی دن شربت روح افزا ۳ تولے عرق کاسنی یا عرق شاہترہ دس سے تیس سے ملا کر پلائیں اور روزانہ تین دن تک صبح و شام پلاتے ہیں اس سے اخراج ضلالت کا نظام درست اور باقاعدہ ہو جائے گا اور تیس دن بخار راتر جائے گا اگر بخار نہ آئے تو پھر چار دن بھی شربت روح افزا مذکورہ طریقے پر پلاتے رہیں۔
 ساتویں دن شام کو تھیں ۲ ملا لیں صبح کو دو تین اجابتیں اگر طبیعت درست ہو جائے گی غذا میں خرفہ پالک کدو وغیرہ کی ترکیبیں کھلائیں یا آتش جو پلائیں۔
مختلف قسم کی پارٹیاں اور شربت روح افزا۔ موسم گرمی کی کوئی پارٹی جس میں شربت روح افزا نہ ہو کبھی دوسرا دھت و شادمانی کے لحاظ سے کام یاب نہیں ہو سکتی جن پارٹیوں میں شربت روح افزا سے تیار کیا ہوا سرخ رنگ کا سیال سفید پوری گلاسوں میں چمک رہا ہو وہ نتیجے کے لحاظ سے قطعاً کام یاب بھی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی پارٹی شربت روح افزا سے محروم رہنا نہیں چاہتی۔

شربت روح افزا کا آئینہ کریم۔ بعض جدت پسند حضرات گلے کے عمدہ دودھ اور بالائی میں شربت روح افزا شامل کر کے آئینہ کریم بنا کر نوش کرتے ہیں۔ اس طریقے سے تیار کی ہوئی آئینہ کریم نہایت خوش ذائقہ خوش رنگ اور مغز بوتی ہے صاحبان ذوق اسے بے حد پسند کرتے ہیں۔

شربت روح افزا پورھوں، جوانوں، عورتوں، بچوں، سرہایہ داروں، مزدوروں، ہندوؤں، مسلمانوں، پارسیوں، عیسائیوں، مولویوں، پنڈتوں، غرض ہر مذہب کے ہر عمر کے افراد کے لیے گرمی کا بہترین، طبی اور سائنسی فک تھہ ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش قطعاً دانشمندی اور دور بینی ہے۔ اس میں کوئی ناجائز چیز شامل نہیں ہے۔

شربت روح افزا کی قیمت اور خاص رعایتی اعلان

شربت روح افزا کی قیمت اس کے فائدے کے لحاظ سے پہلے ہی کم رکھی گئی ہے ایک روپیہ چار آنے فی بوتل میں اس قسم کی خوبیوں والا شربت کسی طرح بھی ہنگام نہیں ہے پھر بھی زیادہ تعداد میں بوتلیں خریدنے والوں کے لیے خاص رعایت کر دی گئی ہے چنانچہ تین بوتلوں سے پانچ بوتلوں تک خریدنے والوں کے لیے ارنی بوتل کی رعایت کی جاتی ہے اور چھ بوتلوں سے گیارہ بوتلیں تک کے خریدار کو ۶ پیسے فی بوتل کی اور ایک درجن یا اس سے زیادہ بوتلوں کے خریدار ۲ روپیہ کی کمی قیمت میں کر دی جاتی ہے۔ طبیوں، عطاروں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کو ۲ روپیہ کمیشن دیا جاتا ہے۔

دہلی سے باہر کے شائقین کو چاہیے کہ وہ ریلوے کے ذریعے سے شربت کا پارسل منگوائیں۔ ڈاک سے پارسل منگوانے میں خرچ زیادہ آتا ہے۔ دو دو تین تین خریدار مل کر اگر شربت منگوائیں تو ریلوے کے محمول میں بھی کمی ہو جاتی ہے اور اعلان کے مطابق وہ رعایت کے حقدار بھی زیادہ ہوتے ہیں + ریلوے پارسل منگوانے والے صحاب اپنے اسٹیشن کا نام معہ لائن صاف صاف لکھیں +

دواؤں کی قیمتیں

۱۲۵۶۷
۱۱۰۹۵

جن دواؤں کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے ان کی قیمتیں ناظرین کی سہولت کے لیے نیچے لکھی جاتی ہیں +

نام ادویہ	مقدار تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار تعداد	قیمت
غیر زہر مہرہ	۱ تولہ	۸	زہر مہرہ معمولی	۱ تولہ	۴	عرق شاہترہ	۱ بوتل	۳	قرص ملین	۱ درجن	۴
غیر زہر مہرہ	۱ تولہ	۴	شربت روح افزا	۱ بوتل	۴	عرق کاسنی	۱ بوتل	۳	قل زم	۱ شیشی	۴
دولانی (کیشیشی)	۴۴ خوراک	۴	عرق بید مشک	۱ بوتل	۱۲	عرق کیوڑہ	۱ بوتل	۴	ماربعت	۱ بوتل	۴
روغن بے نظیر	۱ شیشی	۱۲	عرق پودینہ	۱ بوتل	۴	عرق گلاب	۱ بوتل	۱۳	نارچیل دریائی	۱ تولہ	۴
									مہرہ مرہم	۱ ڈبہ	۸

تمام شدہ ۱۹۰۶ء بمکدرد کو احسان دہلی تارکا پتہ "ہمدرد" دہلی

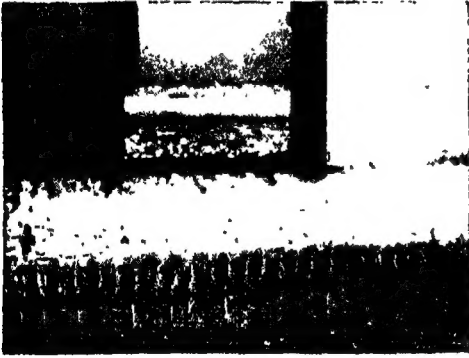
شربتِ روح افزا کی تیاری کے بعض مناظر



مشین سے بوتلوں پر لیبل لگائیے جا رہے ہیں



ہزاروں شربتِ روح افزا کی بوتلوں کا ایک منظر



یہ شربتِ روح افزا کی تیاری کے دوران میں کھیر کا کوئی بڑا پیش پناؤ نہیں



روح افزا کی بوتلوں کو پیکٹ کیا جا رہا ہے۔

ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

Hamdard-i-Sehat

FOUNDED IN MEMORIAL OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

HYPNO-THERAPY NUMBER

For the first time in the Urdu language a comprehensive treatise on Hypnotism, in its medical aspects of Hypno-therapy and Psycho-therapy, has been presented in the form of this Special Number. The detailed Table of Contents will show that it is not a collection of articles on magic or magical cures, but a purely educational and medical masterpiece, containing learned and thoughtful discussions from all points of view on the Science of curing diseases of human beings through their conscious and sub-conscious "selves". While on the one hand this Number removes the wall of strangeness between the Indian physicians and the principles of Hypno-therapy, on the other it provides full instructions for the treatment of diseases through this marvellous system. The history of Hypnotism and Psycho-therapy which covers 34 pages of this treatise, is the result of comprehensive and untiring researches in the fields of Hypnotism and Hypno-therapy as found or practised in ancient Egypt, Assyria, Babylon, Greece, Rome, Iran, China and India Etc. Besides, along with the Islamic point of view and the methods of treatment by Hypnotism as practised by the Islamic physicians, a description has also been given of the services rendered by *sufis* and spiritual men in this line. In fact there is no such complete information and discussion available in any Eastern language. Hypnotism and its results, suggestion and auto-suggestion Hypno-therapeutics, the way of acquiring personal magnetism, practical instructions as to hypnotising, many personal experiences and incidents, and a chapter of literary interest containing high-class romantic and humorous stories, poems and in fact everything that could be imagined on this important subject, are the features of this Special Number, which will surely be of great value and educative interest to the Scientist, the Physician and the layman.

Special Edition
As. 12

PRICE

Original Edition As. 12
Postage One Anna

SAMI-42

Editor
HAKIM
HAFIZ MO. SAID
—
YEARLY
SUBSCRIPTION
ONE RUPEE



HAMDARD MANZIL, DELHI

Director
HAKIM
H. ABDUL HAMEED
—
SINGLE COPY
TWO ANNAS

